UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222860
UNIVERSAL
LIBRARY

UnEven Page Numbers Within The Book Only

REGISTERED NO L. 1315

ایڈیٹر سید ظہور احمد حسنی شاہجہانپوری





زینبا اتقانی یا سیدتی و مولاتی

چیست دنیا؟

از خدا غافل بدن

نے قماش و نقرہ و فرزند و زن !

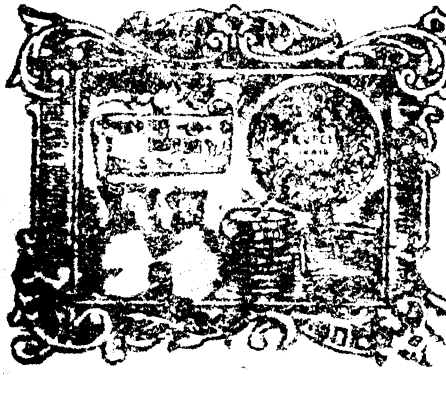
مسلمانوں کو دینداری اور دنیاداری کی صحیح تعلیم دینے والا ماہوار رسالہ

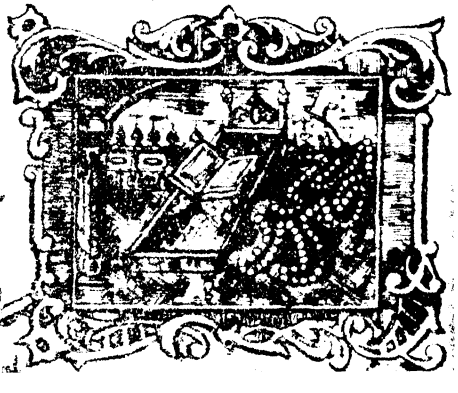
دین و دنیا

جس کیساتھ حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی کا ماہوار رسالہ پیر بھائی بھی شامل ہے

نظامیہ دار الاشاعت دہلی سے شائع ہوتا ہے

ہر خریدار کو اختیار ہے کہ جب اسکا جی چاہے دیکھے ہوئے پرچے احتیاط سے واپس کرکے اپنی ادا کردہ کل قیمت ہم سے واپس منگالے





سالانہ قیمت

اعلیٰ ایڈیشن للہ، معمولی ایڈیشن ۴

ششماہی قیمت

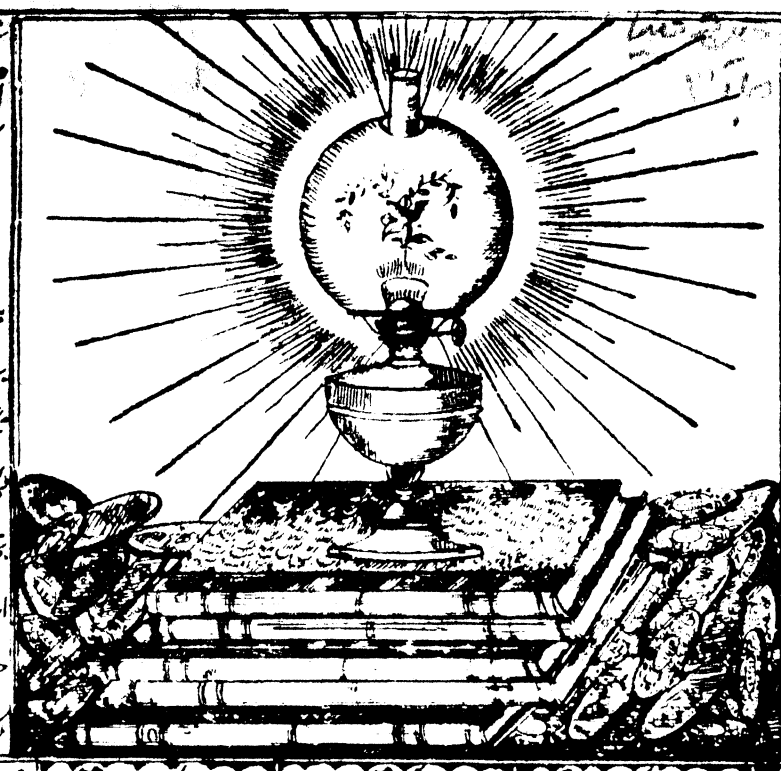
اعلیٰ ایڈیشن ۳، معمولی ایڈیشن ۲

تجارت کی روشنی

اور

دولت کی فراوانی

ہندوستان کو بھی امریکہ، جرمنی جاپان اور انگلینڈ کا ہمسر بنا کر دکھا سکتی ہے، اور ہندوستان یورپ سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں رہ سکتا بشرطیکہ یورپین تجار کی طرح ہندوستانی تاجر بھی اصولِ تجارت سے واقف ہو کر پابندی کے ساتھ کام کرنیکے عادی ہو جائیں



نظامیہ دارالاشاعت

دہلی کا

بہترین کارنامہ

یہ ہے کہ اُس نے بے روزگاروں کو برسرروزگار کرنے اور ملک سے افلاس و تنگدستی کی مصیبت کو دور کرنے اور نئی نسلوں کو تجارتی تعلیم دینے کیلئے تجارتی تعلیم کی مفید عام کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا ہے جنکے حسب ذیل پانچ حصے شائع ہو کر ملک سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں

تجارت کی پہلی

اس میں "مبادیات تجارت" کا بیان ہے یعنی یہ بتایا گیا ہے کہ تجارت کیوں اور کیونکر کیجاتی ہے تجارت کے حیرت انگیز منافع۔ تجارت شروع کرنے اور اُس میں کامیاب ہونیکے طریقے اور روپیہ پیدا کرنے اور کفایت سے خرچ کرنے کے ایسے بیش بہا اصول بیان کیے گئے ہیں کہ آدمی اُن پر عمل کر کے اپنی زندگی میں تحیر افزا انقلاب پیدا کر سکتا ہے، ایک ناتجربہ کار کو تجربہ کار بنانے اور تجارت کی مشکلات پر قابو پانے کے لیے بہترین کتاب ہے۔ پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ مفید تر اور اضافہ کے ساتھ دوبارہ چھپی ہے۔ قیمت عہ مجلد عہ

تجارت کی دوسری

اس میں "فن اشتہار" کی تعلیم ہے، اور اشتہارات کا ذریعہ سے ہر قسم کی جائز تجارت کو فروغ دینے کیلئے نہایت کارآمد اصول بیان کیے گئے ہیں، اشتہارات کا مضمون بنانے، ڈیزائن تجویز کرنے، عمدہ لکھوانے چھپوانے اور اُنکی اشاعت کیلئے کم از کم خرچ میں بہتر سے بہتر طریقے نہایت آسان کرنے کے متعلق وہ تمام ضروری ہدایات و معلومات اس کتاب میں موجود ہیں جن سے اہل مغرب فائدہ اُٹھا رہے ہیں قیمت فی جلد عہ۔ مجلد عہ

تجارت کی تیسری

اس میں "دوکانداری" کی تعلیم ہے، دوکان کیسی ہو؟ کہاں ہو؟ چیزیں کیسے آراستہ کی جائیں؟ مال کیونکر کفایت خریدا جائے؟ نفع کتنا لیا جائے؟ گاہکوں کو کیونکر خوش رکھا جائے؟ بکری اور نفع بڑھانے کے لیے کن اصول پر عمل کیا جائے؟ دوکان کی شہرت و ہر دلعزیزی کے طریقے۔ گاہکوں سے قرضہ وصول کرنے کی تدابیر اور دوکان کا حساب کتاب رکھنے کے اُصول اسمیں درج ہیں قیمت فی جلد ۱۲۔ مجلد عہ

تجارت کی چوتھی

یہ "مراسلات تجارت" کی تعلیم کے متعلق ہے اسمیں بتلایا گیا ہے کہ صرف ایک کرسی اور ایک میز بہم پہنچا کر آپ کس طرح ہزارہا روپیہ پیدا کر سکتے ہیں، کاروبار شروع کرتے وقت کس طرح سوداگروں، مکانخانہ داروں اور گاہکوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہیئے ایک کاروباری دی کو خط و کتابت کسطرح کامیاب بنا سکتی ہے ایک بڑے کاروباری دفتر میں کلرکوں کی نگرانی کسطرح کیجا سکتی ہے ہزارہا ضروری معلومات کا مجموعہ قیمت فی جلد عہ۔ مجلد عہ

تجارت کی پانچویں

اس میں فن "بہی کھاتہ" کی تعلیم نہایت خوبی کے ساتھ دی گئی ہے تمام رجسٹروں اور بہیوں کا نمونہ اُردو اور انگریزی میں دیکر اُن کو رکھنے اور اُن کی خانہ پُری کے طریقے آسان پیرایہ میں تعلیم کیے گئے ہیں دیسی اور بدیسی طریقوں کا فرق اور فوائد کو نہایت عمدگی سے دکھایا گیا ہے۔ تمام حسابات کو درست رکھنے کے اُصول سمجھائے گئے ہیں۔ ہر چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے تاجر کے لیے نہایت ضروری چیز ہے قیمت عہ مجلد عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت خواجہ ڈپو رسالہ دین دُنیا دہلی

فہرست مضامین رسالہ دین و دنیا دہلی بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۳ عیسوی

پیر بھائی:- حضرت مولانا حاجی حافظ محمد عثمان صاحب ۱

دین و دنیا

حمد:- از حضرت بیان یزدانی میر عطی مرحوم ۱

نعت (از موقف شفق عماد پوری و حکیم عین الحسن صاحب جری امروہوی ۱

تفسیر قرآن مجید:- ایڈیٹر ۶

شرح مثنوی مولانا روم:- ایڈیٹر ۷

شرح دیوان حافظ:- ایڈیٹر ۸

شرح گلستان:- ایڈیٹر ۹

شمار ماہ و سال:- علامہ ابوالفضل محمد احسان اللہ صاحب عباسی ۱۰

صحیفۂ عالم:- (نظم) مولوی محمود حسن صاحب محمود اسرائیلی ۱۲

توحید:- (ماخوذ) ۱۳

قسم:- (ماخوذ) ۱۳

کامیابی کا راز:- مولوی محمد یحییٰ صاحب تنہا بی اے ۱۳

اپنے حال پر دو آنسو:- (نظم) عابدہ بیگم صاحبہ مدراس ۱۵

سلام یزدانی:- (نظم) حضرت یگانہ چنگیزی ۱۶

ہائے کیوں:- (نظم) ملک نکلام سید ابن حسین صاحب قوی امروہوی ۱۶

بند سلیم:- (نظم) ماخوذ ۱۶

رسائل کی روح

محبت الٰہی:- (اشعار) ۱۷

افکار صغیر:- (نظم) علیگڑھ کالجین ۱۸

اقوال بقراط:- (شیر الاطبا) ۱۸

کلام شاد:- نظم ۱۹

بچوں کو ساتھ سلانا:- الحکیم ۱۹

معلومات

بھوک:- ایڈیٹر ۲۰

جوش خون:- (ہ) ۲۰

گرمی جسم:- (ہ) ۲۰

درد سر:- (ہ) ۲۰

بیمار کا کمرہ:- (ہ) ۲۰

حرارت کے مدارج:- (ہ) ۲۰

گیلے کپڑوں سے زکام:- (ہ) ۲۰

مٹی کا تیل:- (ہ) ۲۰

وسائل معاش

رنگسازی:- ایڈیٹر ۲۱

لکڑی کی رنگائی:- (ہ) ۲۱

سوالات:- مذہبی طبی صنعتی متفرق ۲۲

جوابات ۲۳

انشائے لطیف

دل:- از جناب سلطان حیدر صاحب جوش ۲۴

برسات کا سماں:- نظم (ماخوذ) ۲۵

صنف نازک کیلئے

زیور:- (لطف) ۲۶

ماں کا اثر بچہ پر:- (لطف) ۲۷

بیوی:- نظم از حضرت قوی امروہوی ۲۸

زنانہ مشاغل:- از بلقیس بیگم صاحبہ ۲۸

لیلائے سخن کا دیوانہ:- (قصہ) از ایڈیٹر ۲۹

معزز خریداران توجہ فرمائیں:- از طرف منیجر ۳۳

عتبات عالیات کے متبرک نقشے

مکانات کی آرائش اور ایمان کی زیبائش کیلئے

سترہ (۱۷) فوٹو

مقامات مقدسہ ذیل کے اعلیٰ رنگین فوٹو

(۱) مسجد نبوی (۲) روضۂ حضرت علیؑ (۳) ضریح حضرت علیؑ (۴) روضۂ حضرت امام حسینؑ (۵) خیمہ گاہ حضرت امام حسینؑ (۶) روضۂ حضرت عباسؑ (۷) باغ امام جعفر صادقؑ (۸) روضۂ امام علی الہادیؑ (۹) روضۂ حضرت مسلمؑ (۱۰) روضۂ اسیران حضرت مسلمؑ (۱۱) روضۂ حر (۱۲) روضۂ حر رض (۱۳) روضۂ مختار رض (۱۴) روضۂ حبیب ابن مظاہر (۱۵) کاظمین شریفین (۱۶) روضۂ امام حسن عسکریؑ (۱۷) آرٹ سلمان فارسی

قیمت عہ- منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

آپ کے مکانات کی زینت کے لیے نہایت اعلیٰ درجہ کے

آٹھ رنگین رنگین کتبے

لکھائی چھپائی کی نفاست کا بنیظیر

اور حسین انگیز نمونہ

[illegible] کا تحفہ جس سے مکانات کی زینت دوبالا ہو جائے گی اور [illegible] کتبوں کا تیل اور نایاب سنت [illegible] آٹھ دلفریب کتبوں کا تیل اور نایاب سنت

قیمت علاوہ محصول ڈاک (للمعہ)

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

نمونہ

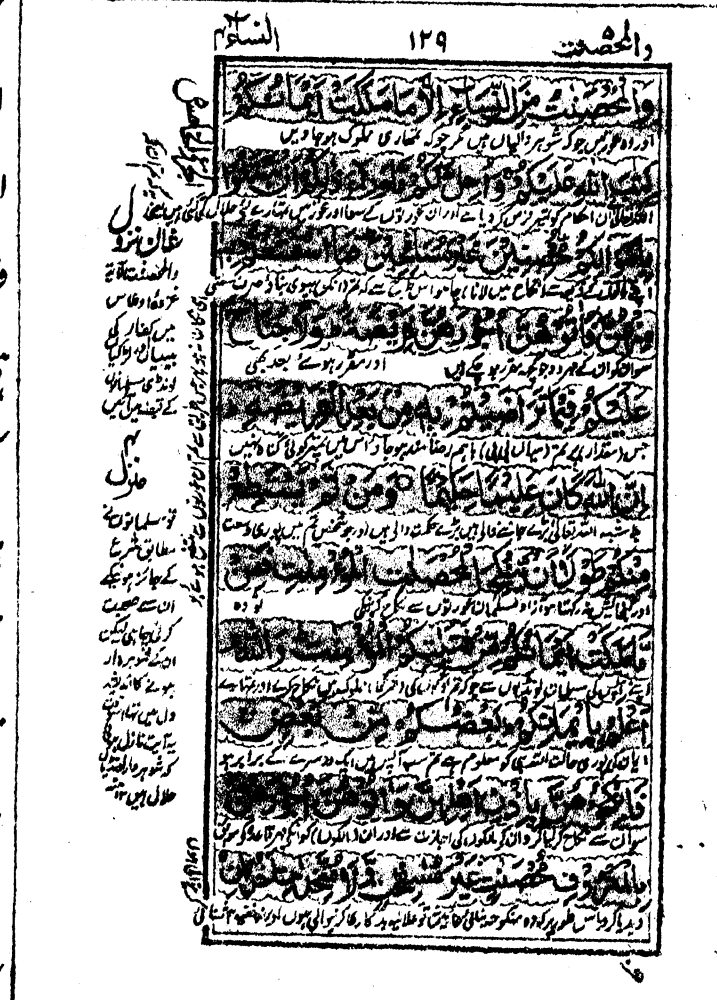


حمائل شریف مترجم



بترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولینا حافظ قاری اشرفعلی صاحب تھانوی

اوّل تو کلام خدا ہونے کی حیثیت سے پھر جامع کمالات و منبع علم و فضل حضرت مولینا حافظ قاری اشرفعلی صاحب تھانوی کے سلیس اُردو ترجمہ کی حیثیت سے یہ حمائل شریف اپنی آپ ہی نظیر ہے مزید براں سورتوں کے خواص، آیات کے نازل ہونے کے اسباب اور جگہ بجگہ نہایت مفید اور ضروری آیتوں کے فوائد جو حضرت مولانا ہی کی تفسیر سے انتخاب کرکے درج کیے گئے ہیں، اور ترجمہ کے اُس کمال نے جسکو پڑھکر مطالب الٰہیہ واضح طور پر سمجھ میں آجاتے ہیں اس کے حسن کو دوبالا کردیا ہے۔ خصوصاً

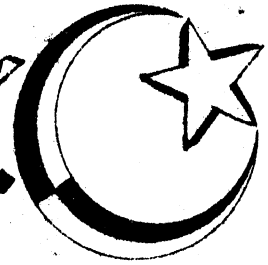

النساء ۴ ۱۲۹ والمحصنٰت

اُس فہرست نے جس سے ہر ایک آیت بآسانی نکالی جاسکتی ہے اور سورتوں کی تعبیروں نے جو خواب میں وروزبان دیکھی گئی ہوں اسکی تنویر میں اور بھی چار چاند لگادیے ہیں۔ ہدیہ باوجود ان تمام خوبیوں کے مجلّد چرمی صرف رعایتی للعہ

ملنے کا پتہ:۔ نظامیہ دارالاشاعت دھلی



حضرت خواجہ حسن نظامی کی نئی تصنیفات



تعلیم القرآن

پورے قرآن شریف کی تعلیم کا خلاصہ، جو قرآن آسان قاعدے کے بعد پڑھایا جاتا ہے۔ نماز۔ روزہ۔ حج زکوٰۃ جہاد اور تمام اسلامی احکام و نواہی کی آیات باب قائم کر کے لکھی گئی ہیں، اور ہر آیت کے بعد اُسکا ترجمہ آسان زبان میں تحریر ہوا ہے۔ جس نے اس کتاب کو حفظ کر لیا وہ پورے قرآن کے معنی اور مطالب کا حافظ ہو جائے گا۔ قیمت ۸ر

ہندو مذہب کی معلومات

یہ کتاب خاص طور سے داعیان اسلام اور مسلمانوں کی معلومات کے لیئے لکھی گئی ہے اسکو پڑھکر سارا ہندو مذہب سامنے آجاتا ہے اور اسکا پڑھنے والا ایک ہندو کو دیکھتے ہی پہچان جاتا ہے کہ وہ برہمن ہے یا چھتری ہے یا ویش ہے یا شودر ہے ہندو مذہب کی اُصولی تعلیم اُس کے دیوتا اُسکی کتابیں اُس کے تہوار ہر چیز اسکے اندر موجود ہے۔ قیمت ۸ر

لے دور کا سلام

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جناب میں درد و سوز پیدا کرنے والا پیام ہے۔ قیمت صرف ایک آنہ۔

داعی اسلام

اس کتاب میں ہر مسلمان کو داعی اسلام کا کام کرنے کی اور داعی اسلام بنانے کی ترکیبیں اور حکمتیں بتائی ہیں قیمت تین آنے (۳ر)

غزنوی جہاد

سلطان محمود غزنوی کے سترہ حملوں کا تاریخی تذکرہ ہے۔ جو ہندوستان پر ہوئے۔ ہر جہاد کی پوری کیفیت ہے، جس کو پڑھکر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور مسلمانوں کی سرفروشیاں آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں۔ عورتوں اور بچوں کے پڑھانے اور سُنانے کے قابل ہے۔ ۸ر

مرگ نامہ

یہ کم ٹوموت کا دوسرا حصہ ہے جسمیں آٹھ مرنے والوں کے اچھے اور دردناک قصے ہیں۔ قیمت ۶ر

گاندھی نامہ

مہاتما گاندھی کی ذات و صفات کا نہایت دلچسپ اور مفید تذکرہ ہے بہت پسند کیا جاتا ہے قیمت فی جلد آٹھ آنے (۸ر)

تین شہید

مراکشی عرب۔ طرابلسی عرب اور ایرانی مجتہد کی شہادت کا دردناک تذکرہ۔ جوش و خروش کا خزانہ۔ قیمت ۲ر

مسلمان بچوں کے دس سبق

نہایت دلچسپ اور بچوں کا جی خوش کرنے والے تعلیمی دینی سبق ہیں لڑکیاں اور لڑکے خوشی خوشی پڑھتے ہیں قیمت ۳ر

چار درویشوں کا تذکرہ

ہندی۔ مصری۔ یمنی۔ اسپینی مشایخ قدیم و جدید کے حالات جن کے پڑھنے سے مذہبی و تاریخی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ قیمت ۳ر

حلال خور

یہ کتاب داعیان اسلام اور مسلمانوں کی معلومات کے لیئے لکھی گئی ہے اسمیں ہندوستان بھر کے حلالخوروں کے مذہبی قصے۔ تاریخی حالات اور دلچسپ رسم و رواج کا بیان ہے۔ ۸ر

سکہ قوم

اسمیں سکھ قوم کی تمام مذہبی اور رسم و رواج کی باتیں درج ہیں۔ ۶ر

مینجر نظامیہ دار الاشاعت دہلی

طوائف

کی

پُراسرار زندگی کے متعلق دلچسپ معلومات بہم پہنچانیوالے عجیب و غریب ناول

مصنفہ قاری سرفراز حسین صاحب عزمی دہلوی سیاح برہما۔ جاپان و انگلستان

(۱) **سعید**۔ اس میں ایک تعلیم یافتہ نوجوان مسلمان اور ایک پاتر کے جذبات دلی کا خاکہ کھینچا گیا ہے حسن و عشق کے معاملات پر نہایت لطیف بحث کی گئی ہے اور انجام اخلاقی فلاح پر کیا گیا ہے۔ ۱۸×۲۲ کی تقطیع۔ عمدہ چھپائی۔ نفیس کاغذ۔ قیمت ۸ر

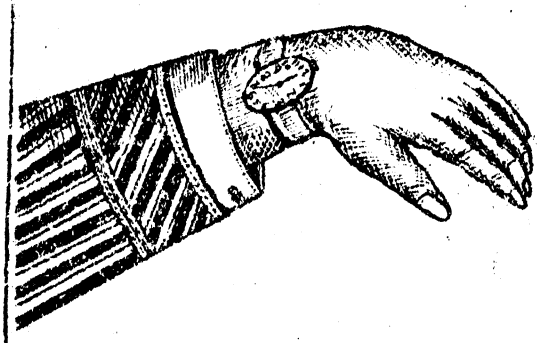
(۲) **سعادت**:۔ اس میں دہلی کی ایک تعلیمیافتہ۔ سلیقہ مند۔ خوبصورت طوائف کے حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے ناچ رنگ حسن و عشق، وصال و فراق ہر ایک کا دلچسپ نقشہ کھینچا گیا ہے۔ عاشق و معشوق کی پُرلطف خط و کتابت ہے۔ انجام کار دونوں کو راہِ راست نصیب ہوتی ہے۔ ۱۸×۲۲ کی تقطیع عمدہ کاغذ۔ نفیس چھپائی۔ قیمت ۸ر

(۳) **شاہد رعنا**۔ اس میں دہلی کی ایک ڈیرہ دار طوائف کی "خود نوشت" سوانح عمری ہے، یہ ناول اپنا آپ ہی نظیر ہے آج تک ملک میں اس مضمون پر اس سے بہتر ناول تصنیف نہیں کیا گیا۔ ایک فرسٹ کلاس طوائف کی کمسنی سے لیکر بڑھاپے تک کی لائف نہایت سنجیدگی کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ زبان کی سلاست خاص طور پر قابل داد ہے۔ قیمت عہ

(۴) **سزائے عیش** سلسلۃ الطوائف کا یہ آخری ناول ہے، جو حال میں تصنیف کیا گیا ہے۔ شاہد رعنا کامیڈی ہے اور سزائے عیش قریب قریب ٹریجڈی کے ہے مگر انجام اسقدر اچھا ہوا ہے کہ کامیڈی سے بھی بڑھ گیا ہے مصنف کا زورِ قلم اسمیں قابل ستائش ہے۔ فلسفۂ حسن و عشق و تفکر یکیات عامہ پر فلسفیانہ بحثیں کی گئی ہیں مگر دلچسپ پیرایہ اور عام فہم زبان میں مزید براں ایک دلچسپ نقشہ دیا گیا ہے جسمیں ایک شریف گھر اور ایک طوائف کے کوٹھے کا دن رات کا ٹائم ٹیبل درج ہے، بایں ہمہ متانت کو کہیں ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ ۱۸×۲۲ تقطیع۔ عمدہ کاغذ۔ نفیس چھپائی۔ قیمت ۱۰ر

اگر ملک کی اخلاقی اور سوشل حالت سنوارنی ہے تو ہر نوجوان ان چاروں ناولوں کو پڑھے اور جنکی کوٹھوں تک رسائی ہو وہ ان ناولوں کو وہاں پہنچائیں۔

مینجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی



کلائی گھڑی طلائی

بالکل مفت

قوت بازو سے حاصل کیجئے

ہم نے ارادہ کیا ہے کہ رسالۂ دین و دُنیا کی توسیع اشاعت کیلئے تحائف تقسیم کیئے جائیں تاکہ اُن صاحبوں کا جو اس دینی و دُنیوی رسالہ کی ترقی کیلئے ہمدردی و دلسوزی کا اظہار کریں قلمی شکریہ کے ساتھ عملی شکریہ بھی ادا ہو سکے۔ ہمنے تحائف مقرر کرتے وقت **گھڑیوں** کو سب سے زیادہ موزوں سمجھا ہے جو دین و دُنیا دونوں کے معاملات میں کار آمد ہے اُمید ہے کہ دین دنیا کے قدردان ان انعامات کو حاصل کرینگے اور ہم بہت جلد رسالہ کے صفحات میں جلی حرفوں کے ساتھ اُن کے نام نامی کو شائع کر سکینگے۔

پہلا انعام ایک طلائی گھڑی ہے

یہ اُس دلسوز و ہمدرد خریدار کی خدمت میں پیش کی جائے گی جو رسالۂ دین و دُنیا کے لیئے ایک تنو نئے خریدار پیدا کرے گا +

دوسرا انعام ایک نقرئی گھڑی ہے

یہ اُس بہی خواہ رسالہ کی نذر ہوگی جو پچاس (۵۰) نئے خریدار بہم پہنچائے گا۔

تیسرا انعام ایک نکل کی گھڑی ہے

یہ اُن حضرات کو ارسال ہوگی جو رسالہ کے لیئے ۲۵ نئے خریدار حاصل کریں گے۔

چوتھا انعام دو روپے کی کتابیں ہیں

اور یہ اُن صاحبوں کو دیا جائے گا جو رسالہ کو دس خریدار عطا کریں گے۔

پانچواں انعام ایک روپیہ کی کتابیں ہیں

اور یہ اُن لوگوں کو ملے گا جو رسالہ کو پانچ خریدار دینگے

{منیجر رسالۂ دین و دُنیا دہلی

دولت و عزت کا اصلی راز

مکمل مرغی خانہ یورپ و امریکہ وغیرہ میں کروڑوں روپیہ سالانہ مرغیوں اور انڈوں کی فروخت سے پیدا کیا جاتا ہے آپ بھی اس کتاب کی امداد سے ہزاروں روپیہ کما سکتے ہیں اردو زبان میں اس فن کے متعلق اب تک کوئی کتاب ایسی جامع۔ ایسی مفصل ایسی مکمل اور ایسی آسان شائع نہیں ہوئی باتصویر۔ قیمت ۴ عہ علاوہ محصول

کاغذ سازی اس کتاب کی امداد سے قسم قسم اور ہر رنگ کا کاغذ بنانا بہت جلد آجاتا ہے نہایت محنت و جانفشانی کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے ہر قسم کی معلومات اس میں درج ہے۔ ہر قسم کا کاغذ تیار کرنے کے متعلق ہر بات کو اچھی طرح کھول کھول کر بتایا گیا ہے۔ قیمت صرف ۴ عہ

چینی مٹی کی مصنوعات چینی مٹی کیونکر تیار کیجاتی ہے۔ اس کا خمیر کیسے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کی رکابیاں پیالے۔ پلیٹ چاء دانیاں طشتریاں گلاس کٹلان جگ وغیرہ ہزاروں قسم کے برتن۔ کھلونے افسانے کھلونے کیونکر بنائے جاتے ہیں قیمت فی جلد ۸ عہ

مکمل گھڑی سازی اس میں ہر قسم کی چھوٹی بڑی گھڑیوں اور گھنٹوں کا استعمال۔ گھڑی درست کرنے کی ترکیبیں۔ اور ایک ایک پرزے و اوزاروں وغیرہ کی ضروری معلومات کو نہایت خوبی کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ قیمت علاوہ محصول ۴ عہ

موم بتی بنانا اس کتاب میں موم بتی تیار کرنا اسقدر خوبی اور سلاست کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ ایک معمولی اردو زبان کو سمجھنے والا بخوبی ذہن نشین کر کے جلد سے جلد ہر قسم کی موم بتی بنانے پر نہایت آسانی کے ساتھ قادر ہو سکتا ہے۔ قیمت ۴ عہ

دباغت اس کتاب میں ہر قسم کے چمڑے کو رنگنا۔ صاف کرنا اور قابل استعمال بنانا نہایت خوبی سے بتایا گیا ہے۔ چمڑے کو نرم اور چکدار بنانے کی مہمل المحصول ترکیبیں درج ہیں۔ کاپندری۔ مدراسی اور بنگلوری اور دلایتی چمڑے کیونکر تیار ہوتے ہیں اور کس طرح پالش کیجاتی ہے۔ قیمت ۴ عہ

لوہا ڈھالنا لوہے کا کاروبار کرنے والوں کے لئے نہایت مفید کتاب ہے اس میں لوہے کی ڈھلائی کے متعلق تمام معلومات درج ہیں ۸ عہ

کارخانہ ڈھلائی پارچہ شوئی کے متعلق مفید معلومات کو لئے ہوئے اردو زبان میں اب تک کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی تھی لیکن قابل مؤلف نے اس کمی کو بھی بخوبی پورا کیا ہے قیمت صرف ۴ عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

فن سراغرسانی

یہ کتاب فن سراغرسانی کی سب سے پہلی جامع اور ضخیم کتاب ہے۔
یہ کتاب اسقدر معلومات پر مشتمل ہے کہ اردو اور انگریزی میں ایسی کوئی کتاب نہیں دیکھی گئی
یہ کتاب ہندوستان کی پولیس میں ایک نئی روح پھونک دے گی۔
یہ کتاب جرائم اور جرائم پیشہ اشخاص کے سربستہ راز منکشف کر دے گی۔
یہ کتاب پولیس کو سچے رہنما کا کام دیگی۔
یہ کتاب پولیس کے دامن سے بدنامی کا داغ دھو کر نیکنام بنائے گی۔
یہ کتاب ایک کانسٹیبل کو سپرنٹنڈنٹ کے عہدے پر پہنچائے گی۔
یہ کتاب سراغرسانی کی انسائیکلوپیڈیا ہے۔
یہ کتاب مخفیہ پولیس کے لئے شمع راہ ہے۔
یہ کتاب وکلاء کی کامیابی کا راز ہے۔
یہ کتاب ججوں اور مجسٹریٹوں کیلئے معاملہ فہمی اور روشن دماغی کا واحد ذریعہ ہے
یہ کتاب ڈاکٹروں کیلئے نہایت مفید ہے کیونکہ اسے پڑھکر وہ ڈاکٹری متعلقہ عدالت وپولیس وغیرہ سے آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔
یہ کتاب ملک کے لئے ایک بہترین رہنمائے زندگی ہے کیونکہ یہ انسان کو عاقبت اندیش دنیا کی مکاریوں اور عیاریوں کا ماہر اور اُنسے محفوظ رہنے کیلئے تیار بناتی ہے۔
یہ کتاب افسانہ نگاروں کی روح ہے کیونکہ ہزارہا افسانے اور سچے پلاٹ بنائے جاسکتے ہیں
یہ کتاب لوگوں کو فن سراغرسانی کی طرف توجہ دلائے گی اور اُمید ہے کہ دوسرے ممالک کیطرح ہمارے ملک میں بھی سراغرساں پیدا ہونگے۔
یہ کتاب پولیس میں سراغرسانی کا مذاق پیدا کریگی، اُسے فرض منصبی سے آگاہ کرے گی ہر مشکل میں آسان راہ بتائے گی اور آخر کار ہر معاملہ میں کامیابی کی آخری منزل پر پہنچائے گی +
یہ کتاب موجودہ سراغرسانوں کے لئے ایک ماہر اُستاد کا کام دیگی اور اُنہیں سراغرسانی کے ایسے طریقے بتائیگی جو آج تک اُنہیں معلوم نہ تھے۔
یہ کتاب عملی طور پر پڑھی جائیگی اور اسکی ہدایتوں پر کما حقہ عمل کیا جائیگا تو ایک طرف پولیس کی کامیابی لازمی اور دوسری طرف ارتکاب جرائم کی کمی یقینی ہے +
یہ کتاب درحقیقت اسقدر مفید ہے کہ نہ صرف سی۔ آئی۔ ڈی کے ملازمین۔ نہ صرف اہل پولیس نہ صرف حکام بلکہ ہر اُردو خواں شخص کے پاس اسکی ایک جلد ضرور ہونی چاہیئے۔

حجم تقریباً ۱۲۰۰ صفحے

قیمت :- فی جلد غیر مجلد ۷ سے ۔ مجلد ۸ عہ علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

انجمن ترقی اردو کی نادر مطبوعات عام

فلسفہ تعلیم ہربرٹ اسپنسر کا نام فلسفہ میں افلاطون اور ارسطو کیا تھ لیا جاتا ہے اُس کے اُصول ارتقا کی بنیاد پر فلسفہ کی تمام شاخوں کو ایک سلسلہ میں منسلک کر دیا ہے اگرچہ اُسکی تصانیف فلسفہ میں حرکۃ الآرا ہیں لیکن اُس کی کتاب تعلیم خاص طور پر مقبول ہوئی ہے کتاب اس بحث پر مشتمل ہے کہ تعلیم میں کن باتوں کی ضرورت ہے اور کن کی نہیں اس کا طرز بیان طریق استدلال نہایت دلچسپ و دلنشین ہے چھوٹے چھوٹے جملے اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر نظر ڈالی ہے اور انسانی نفس کے متعلق نکات بیان کیے ہیں پڑھنے کے قابل ہیں۔ حجم تقریباً ۲۰۰ صفحے۔ قیمت مجلد تین روپے (۳؍) علاوہ محصول۔

القمر اس کتاب میں اوّل قوانین حرکت، نظام شمسی کا بیان ہے اس کے بعد چاند کے متعلق جتنی جدید تحقیقات ہوئی ہے سب کو جمع کر دیا ہے مصنف نے اُن مسائل کو عجیب دلفریب طرز میں ادا کیا ہے۔ قیمت دس آنے (۱۰؍)

تاریخ تمدن (ہر دو حصہ) سر طامس پیکل کی مشہور کتاب کا ترجمہ ہے اسمیں تمدن کی ابتدائی تاریخ سے لیکر انتہا تک ہر مسئلہ پر بےنظیر قابلیت اور عدیم المثال دست نظر کے ساتھ بحث کی گئی ہے یہ کتاب ہمیں واقعات پر غور کرنا اور اُن سے نتائج کی صحیح اخذ کرنا سکھاتی ہے مصنف نے انسانی تمدن کے متعلق عجیب و غریب اصول قائم کیے ہیں اور بڑی بڑی دلچسپیاں کی ہیں اور اپنے اصول و کلیات کی حمایت میں تاریخی واقعات کے انبار لگا دیے ہیں۔ قیمت ہر دو حصہ مجلد وغیر مجلد ۔

مقدمات الطبیعیات یہ کتاب انگلستان کے مشہور سائنداں و حکیم ھکسلی کی کتاب کا ترجمہ ہے اس میں مظاہر فطرت کا بیان ایسے عالمانہ انداز اور جامعیت کے ساتھ کیا گیا ہے کہ اور کسی اُردو کتاب میں ملنا محال ہے۔ حجم ۳۰۰ صفحے اخیر میں اُن مصطلحات کی ایک شاندار فہرست اور اُردو مرادفات جو اس کتاب میں مستعمل ہوئے ہیں شامل ہیں۔ قیمت غیر مجلد دو روپے (۲؍) مجلد

دریائے لطافت یہ ہندوستان کے مشہور اور فصیح البیان شاعر میر انشاء اللہ خاں کی مثنوی کا کتاب ہے جو اُردو زبان کی تحقیق اور محاورات و الفاظ و صرف و نحو پر اس خوبی اور جامعیت کے ساتھ لکھی گئی اور اپنی خوبیوں کی وجہ سے اب تک نظیر کبھی نہیں جاتی ہے۔ اس میں اُس زمانہ کی مختلف بولیاں خاص خاص محاورات و عورتوں کی زبان اور الفاظ بھی درج ہیں۔ قیمت عہ

طبقات الارض اردو زبان میں اس علم پر ایسی جامع کتاب اب تک نہیں لکھی گئی کتاب کے تین حصے اور اکیس باب ہیں۔ حجم ۴۰۰ صفحات۔ آخر میں تمام مصطلحات کی فرہنگ مع مرادفات وغیرہ درج ہے۔ قیمت فی جلد غیر مجلد دو روپے (۲؍) مجلد

تاریخ ملل قدیمہ اس کتاب میں اقوام قدیمہ کی تاریخ نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے لکھی گئی ہے، تمام حالات و واقعات کو آئینہ بنا کر پیش کر دیا گیا ہے ہلت قدیم کے متعلق نہایت تحقیق و شرح و بسط کو کام میں لایا گیا ہے۔ قیمت فی جلد مجلد ہے علاوہ محصول

تاریخ اخلاق یورپ (حصہ اوّل و دوم) یہ پروفیسر لیکی کی مثنوی اور عالمانہ کتاب کا ترجمہ ہے۔ اٹھارہویں صدی اور اُس کے قابل کی معاشرت اور مذہب و اخلاق کی معلومات کی بنا پر ایک بیش بہا گنجینہ ہے اور نہایت دلچسپ اور حکیمانہ کتاب اس کے پڑھنے سے دماغ میں وسعت اور وسعت نظر پیدا ہوتی ہے قیمت ہر دو حصہ مجلد وغیر مجلد عہ

انتخاب کلام میر یہ سرتاج شعرائے اُردو میر تقی میر کا کلام ہے میر صاحب کی کلیات ایک ضخیم دفتر ہے جسمیں طب و یاس بھی کچھ ہے لیکن یہ انتخاب اُن کے کلام کی روح ہے۔ شروع میں ۴۰ صفحے کا قابل دید دیباچہ ہے قیمت مجلد عہ

نکات الشعرا شعرائے اُردو کا نہایت دلچسپ تذکرہ۔ خدائے سخن حضرت میر تقی میر (مرحوم و مغفور) جیسے زبردست اور معجز نگار شاعر کے قلم سے۔ قیمت عہ

مشاہیر یونان و روما یہ کتاب اگرچہ پہلی صدی عیسوی کی لکھی ہوئی ہے لیکن دُنیا میں آج تک کوئی اس رتبہ کو نہیں پہنچا، تمام دُنیا کے انشاپردازوں نے اس کے آگے سر جھکا دیا ہے۔ کتاب کا موضوع "قدیم یونانی و رومی مشاہیر کے حالات" ہے لیکن ان کے لکھنے میں مصنف نے وہ کمال دکھایا ہے جسکی نظیر دُنیائے ادب میں نہیں ملتی۔ اسکا قلم جہاں دُنیا بھر کی جنبش نبا دیتا ہے وہیں ہو چکا ہے۔ ہمیں اشارہ سے وطن جوانمردی۔ اُلوالعزمی کے ایسے کارنامے نظر آئینگے جو دلوں کو ہلا دیں گے قیمت ہر دو جلد یا پانچ روپے چھ آنے عہ

علم المعیشت اس علم پر ٹیکسل اکانومی پر اُردو میں یہ نہایت مستند اور جامع کتاب ہے مصنف نے مشکل سے مشکل مسائل کو بڑی سلاست اور خوبی سے بیان کیا ہے یہ علم دنیا میں روز بروز ترقی کر رہا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ انسانی تمدن کا اصلی راز ان اصول کے مطالعہ کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ موجودہ زمانہ کے تمدن و ترقی کے پیچیدہ راز و اسباب بغیر اس علم کے مطالعہ کے سمجھ میں نہیں آسکتے۔ قیمت عہ

تاریخ یونان قدیم اوٹو سولف نے نہایت مستند کتابوں سے یونان قدیم کی تاریخ اُردو زبان میں بڑی محنت سے لکھی ہے اس سے بہتر یونان کی تاریخ قدیم پر ابتک کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی اور قابل امتیاز امر یہ ہے کہ یہ کتاب خاص طور پر اہل ہند کے مطالعہ کے لیے لکھی گئی ہے جسے پڑھکر وہ بہت سے مفید سبق حاصل کر سکیں گے۔ قیمت مجلد عہ

رسالہ نباتات اُردو میں علم نباتات پر یہ پہلا رسالہ ہے جسمیں سلیس اور آسان زبان میں علم نباتات کا بیان ہے۔ مولف نے بہت کم اصطلاحات سے کام لیا ہے، بلکہ جہاں تک ممکن ہوا ہے تمام مسائل کو بغیر دقت کے روزمرہ کی گفتگو میں ادا کر دیا ہے۔ کتاب واقعی پڑھنے کے قابل ہے۔ قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک۔

دیباچہ صحت یہ کتاب ڈاکٹر لطافت حسین خاں صاحب علیگ آئی۔ ایم۔ ایس نے ڈاک کے حالات اور ضروریات کو مدنظر رکھکر لکھی ہے اگرچہ اس بحث پر اُردو میں اور بھی کئی کتابیں ہیں لیکن یہ خاص امتیاز رکھتی ہے اور اس قابل ہے کہ علمی دلچسپی اور ملکی حالات و ضروریات پر نظر رکھنے والے اسکو پڑھیں۔ قیمت مجلد للعہ

مینیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

الماری کا ایک خانہ

جس میں ہندوستان کے مشہور اور بہترین ادیب و انشا پرداز شمس العلماء مولانا آزاد (مغفور) دہلوی کی حسب ذیل تصنیفات ہوں ایک پوری لائبریری سے زیادہ ممتاز اور قابل قدر ہے

نگارستانِ فارس یعنی فارسی زبان کے مشاہیر شعراء کا تذکرہ، فارسی زبان کی عہد بعہد ترقیوں کو اُن کے کلام کے ساتھ ساتھ مورخانہ طرز لیے ہوئے آبِ حیات کے لفظوں میں ادا کیا ہے، خدائے سخن استاد رودکی سے لیکر خان آرزو تک کے حالات سے نگارستان کو سجایا ہے، نہایت خوشخط۔ کاغذ اعلیٰ درجہ کا سفید۔ اور چکنا اور قیمتی۔ چھپائی بہت صاف اور دیدہ زیب۔ قیمت فی جلد تین روپے (عہ)

دربارِ اکبری شہنشاہ ہند جلال الدین محمد اکبر اور اُس کے نورتن کا تاریخی افسانہ۔ دلچسپ حالات۔ رزم بزم۔ شادی و غم۔ ہندو مسلمانوں کا ملاپ۔ ۲۲×۲۹ کی بڑی تقطیع (۸۵۰) صفحوں کی ضخامت۔ کاغذ نہایت قیمتی۔ لکھائی۔ چھپائی بہت عمدہ۔ قیمت فی جلد ۵ر

آبِ حیات مشاہیر شعرائے اُردو کی سوانح عمری اور اُردو زبان کی عہد بعہد ترقیوں کا حال ہے، مشرقی شاعری کی آخری جھلک اور آخری بہار کا دلفریب اور دلسوز افسانہ ہے۔ جسجم (۵۵۲) صفحے۔ لکھائی۔ چھپائی کاغذ بہت عمدہ۔ قیمت ۲ر علاوہ محصول۔

سیرِ ایران مشرقی زبانوں کے محقق نے ہندوستان اور پنجاب سے نکلکر افغانستان اور ایران تک تحقیق کا دامن بچھا دیا تھا۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد اپنے سفر کے حالات مولانا نے خود بیان فرمائے ہیں جو اسیس رائی سے لیکر پربت تک روشنی ڈالی ہے۔ قیمت فی جلد دو روپے (عہ)

سخندان فارس فارسی زبان کی ایک مکمل تاریخ جس میں مختلف زبانوں کے مقابلہ سے قوموں کے باہمی رشتوں کے مٹے ہوئے سُراغ نکالے گئے ہیں زند۔ پہلوی۔ دری۔ سنسکرت کے الفاظ کا مقابلہ کرکے تاریخی نتائج نکالے ہیں۔ نگارستان فارس کے ساتھ ساتھ اسکا ہونا ضروری ہے سائز ۲۰×۲۶۔ ضخامت ۳۲۰ صفحے۔ قیمت علاوہ محصول دو روپے بارہ آنے (عہ)

جانورستان مولانا نے یہ کتاب جانوروں کے ظاہر و باطن پر لکھی ہے۔ جس میں درندوں۔ پرندوں۔ چرندوں۔ غرضکہ سب کو رکھنے۔ پالنے اور سدھارنے کے طریقے نہایت پیاری زبان میں بیان فرمائے ہیں۔ قیمت علاوہ محصول بارہ آنے (۱۲ر)

دیوان ذوق مغل شہنشاہی کے آخری چراغ ابوظفر محمد بہادر شاہ کے اُستاد ملک الشعراء حضرت ذوق کا کلام اور پوری سوانح عمری۔ ضخامت (۱۶۰) صفحے۔ قیمت ۱ر علاوہ محصول وغیرہ۔

تذکرۂ علماء اس میں مولانائے ممدوح نے ہندوستان کے ۴۰ علمائے مشاہیر کا تذکرہ لکھا ہے۔ شروع میں حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب کا دیباچہ بھی شامل ہے۔ قیمت ۵ر

مکتوباتِ آزاد مولانا کے کئی سو دلچسپ۔ سبق آموز خطوط کا گرانبہا مجموعہ۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنے

نظمِ آزاد دیدہ زیب نظم قیمت ۹ر

نیرنگِ خیال مولانا کی ایک قابل قیمت نو آنے

نصیحت کا کرن پھول۔ قیمت ۹ر

قندِ پارسی ایران کی موجودہ فارسی کی تعلیم۔ قیمت ۱۱ر

بیاضِ آزاد مشاہیر شعرائے ہند کے کلام کا انتخاب اور وہ بھی مولانا آزاد جیسے سخن سنج کا کیا ہوا۔ نہایت خوشخط۔ ہر صفحہ پر صرف تین شعر ترچھے لکھے ہوئے۔ جلی قلم۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ شنگرف سے لکھی ہوئی قلمی کتاب سامنے رکھی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

آموزگارِ فارسی فارسی زبان (جو خاص ایرانی باشندے بولتے ہیں) سکھانیوالی اس سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں ہے۔ ایک ایک مفہوم کے سینکڑوں الفاظ۔ جملے۔ محل استعمال سب اسمیں جمع ہیں۔ اسکے پڑھنے کے بعد ہر شخص بے تکلف فارسی بول سکتا ہے۔ قیمت ۱۲ر

مینیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

ہوالکل یا معین

پیر بھائی

بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۴۲ھ

نیا سال ۱۳۴۱ھ ختم ہوا۔ محرم کی پہلی تاریخ سے ۱۳۴۲ھ کا دور شروع ہے یہ کہنا کہ نیا سال مبارک ہو ایک دعا ہے۔ مگر ضرورت ہے کہ گذشتہ سال کے اعمال کا حساب کرنا چاہیے کہ کتنے گناہ کیے، کتنی نیکیاں ہوئیں اور آئندہ سال کا موازنہ (بجٹ) بنایا جائے کہ اپنی ذات، اپنی قوم اور اپنے مذہب کے واسطے کیا کیا کام کرنے ہیں۔

ذی الحجہ کا پیر بھائی جب سے رسالۂ دین و دنیا جاری ہوا ہے یہ پہلا مہینہ تھا جس میں رسالۂ پیر بھائی شائع نہیں ہو سکا۔ کیونکہ حسن نظامی دہلی میں موجود نہ تھا۔ اور سفر میں اس قدر کم فرصتی ہوتی ہے کہ لکھنا پڑھنا دشوار ہو جاتا ہے۔

سفر دکن کا خلاصہ حسن نظامی کو اعلیٰ حضرت حضور نظام نے برقی پیغام بھیجکر حیدر آباد بلایا تھا۔ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۴۱ھ کو دہلی سے روانگی ہوئی۔ ۲۵ ذیقعدہ کو حیدر آباد پہنچا۔ مہاراجہ سرکشن پرشاد کے گوبند باغ میں قیام ہوا۔ یکم ذی الحجہ کو حضور نظام نے اپنے محل کنگ کوٹھی میں کھانے کے لیے مدعو کیا۔ ۱۴ ذی الحجہ کو خاص فرمان کے ذریعہ دوسو روپئے ماہوار حسن نظامی کے نام مقرر کیے۔ ۱۴ ذی الحجہ کو پھر کنگ کوٹھی میں کھانے کی دعوت میں بلایا گیا۔ ۲۲ ذی الحجہ کو حیدر آباد سے رخصت ہوا۔ ۲۴ کی شام کو دہلی پہنچا گیا

حور بانو کی صحت ۱۴ شعبان ۱۳۴۱ھ سے علالت شروع ہوئی۔ رمضان المبارک میں پہلا آپریشن اسکے شکم پر ہوا۔ شوال میں دوسرا عمل جراحی کیا گیا۔ ذیقعدہ اور ذی الحجہ میں بخار برابر قائم رہا اور زیر ناف آپریشن کا زخم ناسور بن گیا۔ ڈاکٹر سراج الدین صاحب کا علاج کرتے رہے۔ جو جراحی میں نہایت اعلیٰ قابلیت رکھتے ہیں۔ آخر خدا نے فضل کیا ناسور اچھا ہو گیا۔ مگر بخار اب تک کہ محرم کی پانچ تاریخ ہے ایک سو تین درجہ رہتا ہے۔ دعا کی ضرورت ہے

فتوئے کفر کا جھگڑا جب سے حسن نظامی پر کفر کا فتوے لگایا گیا ہے دہلی اور ہندوستان کے کئی شہروں میں باہمی نفاق کی ایک نئی صورت پیدا ہو گئی ہے، اور واقعہ پسند طبائع نے اس قصہ کو شغل زندگی بنا لیا ہے۔

اس فتوے کی بنا میری کتاب "مرشد کو سجدۂ تعظیم" ہے جس میں تعظیمی سجدہ کو مباح ثابت کیا گیا تھا۔ یہ کتاب اس غرض سے نہیں لکھی گئی تھی کہ لوگ مجھ کو تعظیمی سجدے کریں۔ یا مسجدوں کا رواج پڑھے۔ بلکہ حضرت غوث الاعظم رض حضرت خواجہ اجمیری رض حضرت خواجہ قطب صاحب رض۔ حضرت بابا گنج شکر رض۔ حضرت محبوب الٰہی رض جیسے اولیاء اللہ پر جو طعن کیے جاتے تھے کہ یہ بزرگ تعظیمی سجدے کراتے تھے، ان کو طعن سے بچانے کے لیے یہ کتاب لکھی گئی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ معمولی بات کو حد سے زیادہ بڑھا دیا گیا۔

فتوئے مذکور کی حقیقت یہ فتوے جس اشتہار میں دعوے کیا گیا ہے کہ تمام علمائے ہند نے حسن نظامی کی تکفیر کی ہے، اگر غور سے دیکھا جائے تو اول سے آخر تک مغالطہ سے بھرا ہوا ہے

اوّل تو یہ درست نہیں ہے کہ تمام علمائے ہند کے اس میں دستخط ہیں کیونکہ گنتی کے چند علما کے نام اس میں نظر آتے ہیں۔ حالانکہ ہندوستان میں ہزاروں علماء موجود ہیں۔

دوسرے یہ کہ فتوے میں دو ایسے مفتی ہیں جنکی عمر سولہ سترہ سال کی ہے اور جو مولوی ہونا کجا عربی کا ایک لفظ بھی نہیں جانتے۔ اور دونوں جناب مولوی احمد علی صاحب محدث کے صاحبزادے ہیں۔ معلوم نہیں اتنی بڑی جرأت کس نے دلائی کہ کمسن لڑکوں کو مفتیان اعظم کی صف میں بٹھا دیا گیا۔

تیسرے فتوے کے دو بڑے رکن جناب مولانا کرامت اللہ خاں صاحب اور جناب مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اس فتوے پر مہر و دستخط کرنے سے انکار کرتے ہیں اور انہوں نے تحریری اطلاع دی ہے کہ ہم نے مذکورہ فتوے کفر پر مہر و دستخط نہیں کیے۔

چوتھے مولانا کفایت اللہ صاحب کی نسبت یہ بہتان ہے کہ انہوں نے حسن نظامی پر کفر کا فتوے لگایا کیونکہ فتوے میں ان کی عبارت کے کسی لفظ سے تکفیر ثابت نہیں ہوتی۔

پانچویں اس فتوے میں مولوی شرف الحق صاحب دہلوی کے دستخط بھی ہیں جو رات دن سربازار امرد لڑکوں کو سجدے کرتے پھرتے ہیں۔ ایسے شخص کے فتوے کی جو وقعت ہے ظاہر ہے۔

بس صرف ایک جناب مولوی احمد علی صاحب محدث میرٹھی کا نام باقی رہتا

ہے جو فتوئے کفر میں ممتاز نظر آتے ہیں۔ ان کی دیانت داری کا یہ حال ہے کہ حسن نظامی کی تردید لکھتے وقت انہوں نے یہ دعوے کیا ہے کہ کتاب سجدۂ تعظیم میں حسن نظامی نے مشکوٰۃ شریف کی جس حدیث کا ذکر لکھا ہے وہ مشکوٰۃ میں کہیں نہیں ہے۔ مگر جب مولانا عبدالسلام صاحب عینی شاہ نظامی نے حیدرآباد دکن سے ان کو مشکوٰۃ کے صفحہ کا حوالہ دیکر لکھا کہ حدیث مذکور مشکوٰۃ میں موجود ہے تو وہ دم بخود ہو کر رہ گئے۔ اگر ان میں دیانت ہوتی تو اپنی غلطی کو تسلیم کر لیتے۔ مگر انہوں نے آجتک ایسا نہیں کیا بلکہ وہ زیر لب مسکراتے ہیں کہ ہم نے حسن نظامی کو خوب رسوا کیا۔ اور اس کے بزرگوں پر خوب ہی لعن طعن کیے۔

مولانا کو معلوم ہونا چاہیے کہ حسن نظامی کو آپ جس قدر چاہے رسوا کیجیے وہ بے شک اسی قابل ہے مگر خدا کے لیے حضرات اولیاء اللہ کو گستاخانہ الفاظ سے یاد نہ فرمائیے ورنہ غیرت الٰہی جوش میں آئیگی، اور جب غیرت الٰہی جوش میں آتی ہے تو بے ادب لوگوں کی صورت و سیرت کو مسخ کر دیتی ہے۔

قصہ مختصر یہ کیفیت اس کفر کے فتوے کی ہے جسکی نسبت خواہ مخواہ میدان کارزار گرم کیے گئے ہیں۔ جب اہل علم و اہل نظر ان تمام حالات کو معلوم کرتے ہیں تو خود ہی یہ فتوے ان کو کیچڑ و پوچ معلوم ہونے لگتا ہے۔ پھر کیا ضرورت ہے کہ ناقابل توجہ بات کو اتنا بڑھایا جائے۔

بعد کے واقعات

اہل سلسلہ کی آگاہی کے لیے لکھا جاتا ہے کہ جب کفر کے فتوے کی دہلی میں خوب تشہیر ہو چکی اور حسن نظامی نے صرف ایک اعلان بطور تشریح کے شائع کر کے سکوت اختیار کر لیا تو دہلی میں ایک نئی جماعت کفر ساز لوگوں کی قلعی کھولنے کو کھڑی ہوگئی۔ چونکہ دہلی جو ہمیں خواجہ کی چوکھٹ کہلاتی ہے ان لوگوں سے خالی نہیں ہے جو اولیاء اللہ کی غلامی کا فخر رکھتے ہیں۔ ان حضرات نے حسن نظامی کی حمایت کیلیے نہیں بلکہ حضرات اولیاء اللہ کی حمایت کے خیال سے ان مولویوں کی حقیقت لکھنی شروع کی جنہوں نے کفر کا فتوے دیا تھا چنانچہ سب سے پہلے روزانہ اخبار مبلغ دہلی کے چشتی ایڈیٹر نے کفر ساز مولویوں کی نام بنام حقیقت شائع کی اسکے بعد محمد فاروق صاحب چشتی ایڈیٹر آئینہ ہند کے نام سے ایک اشتہار شائع ہوا جس میں فتوے جمع کرنیوالے صاحب کے ذاتی حالات تھے۔ اس اشتہار کو دیکھنے کے بعد میری طرف سے اشتہار شائع ہوا کہ مجھکو اس قسم کے مضامین و اشتہارات پسند نہیں ہیں۔ اسکے بعد محمد فاروق صاحب چشتی پر توہین کا مقدمہ کفر ساز صاحب نے دائر کرایا جسکی پیشی ۱۰ اکتوبر کو مقرر ہے۔

غرض دہلی میں اس قضیہ نے حد درجہ کی تفریق مسلمانوں میں پیدا کر دی ہے اور ہر جگہ اس کا چرچا ہوتا ہے۔ بزرگان دین کے ماننے والے اور ان کے منکرین دو جماعتوں میں متحد ہو گئے ہیں اور آریہ سماج کو بہت اچھا موقع اس سے فائدہ اٹھانے کا مل گیا ہے۔

ثبوت سجدہ تعظیم

کی نسبت مولانا عینی شاہ نظامی اور دہلی کے اور چند علمائے رسائل لکھے ہیں جس کو ضرورت ہو قیمتاً دفتر حلقہ مشائخ دہلی سے منگا لے۔

مدرسہ واعظان اسلام کی حالت

وسط شوال سے پانچ آدمی اس مدرسہ کے لیے صوبہ سرحد سے آئے تھے۔ جن کے نام یہ ہیں:۔ احمد عبدالعلی نظامی۔ محمد اکرم نظامی۔ نورالدین نظامی۔ بنوں سے عبداللطیف نظامی ہزارہ سے۔ سید جمال شاہ ہوتی مردان سے۔ ان کو پہلے خلاصۃ قرآن شریف مع ترجمہ کے حفظ کرایا گیا جس کو میں نے تعلیم القرآن کے نام سے ابھی حال میں تیار کیا ہے اور جس کا یاد کرنا تمام قرآنی تعلیم پر حاوی کر دیتا ہے۔

ذیقعدہ و ذی الحجہ میں عبداللطیف اور سید جمال شاہ خانگی ضروریات کے سبب واپس چلے گئے۔ صرف بنوں والے باقی رہے۔ ذی الحجہ میں دو آدمی اور آگئے، ایک مولوی مولد الحفیظ خاں صاحب نظامی تیکی شاہ بھاگل پور سے آئے ہیں جو حسن نظامی کے خلیفہ اور انگریزی فارسی اردو وغیرہ علوم سے واقف سالک و عارف شخص ہیں۔ عمر ساٹھ برس کی ہے۔ دوسرے عبداللہ صاحب سرمدی نصیر آباد بہاول سے آئے ہیں۔ یہ نوجوان بہت ہونہار معلوم ہوتے ہیں۔ انکو دعوت اسلام کے لیے صرف تصنیف و تالیف کا کام سکھایا جائیگا کہ دعوت و تبلیغ کو ایک ایسی جماعت کی از حد ضرورت ہے جو رات دن تصنیف و تالیف کے ذریعہ یہ فرض ادا کرے۔

مدرسہ کا تیسرا

ابھی باقاعدہ کام شروع نہیں ہوا ہے لیکن انشاء اللہ اس سال کی اشاعت تک باقاعدگی سے کام ہونے لگیگا۔ بالفعل صرف دس آدمیوں کو رکھا جائیگا۔ پانچ موجود ہیں، پانچ اور قبول کیے جائینگے۔

حساب کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے مخصوص لباس، اور ہر قسم کی فراہمی کتب و متفرق ضروریات زندگی میں فی کس تیس روپے ماہوار خرچ ہونگے پس دو سو روپے ماہوار تو اسکے لیے اور دہ روپے ماہوار کا ایک ایسا عالم جو علم دین کی ضروری معلومات کے علاوہ تاریخ اقوام انکے مذاہب و خصائل بھی جانتا ہو اور طلبہ کو درس بھی دیسکے۔

باقی تمام امور حسن نظامی خود اپنے ذمے رکھیگا جسکے معاوضہ کی ضرورت نہیں، کل پونے تین سو روپے ماہوار خرچ ہوگا۔ مگر آمدنی مقررہ اس سے بہت کم ہے۔ افریقہ کے پیر بھائیوں نے ستر شلنگ ماہوار مقرر کیے ہیں اور چھ سو روپے سے زیادہ یکمشت بھیجے ہیں کشمی شاہ نظامی نے برما کے بھائیوں سے پانسو روپے سے زیادہ یکمشت بھیجے ہیں مگر مقررہ رقم کچھ نہیں ہے یمنی نظامی نے ایک سو روپے حیدرآباد نظامی کی طرف سے بھیجے ہیں۔ اس کے علاوہ دو چار دس بیس تیس چالیس کی کچھ اور رقمیں بھی ہیں جن کا مفصل حساب موجود ہے۔ بنوں کے طلبہ کے وارثوں اور دیگر پیر بھائیوں نے بھی اکتیس روپے ارسال کیے ہیں۔ مگر یہ سب تخمینیں مصارف کے لیے کافی نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ کی کارسازی پر بھروسہ ہے

داعی اسلام تیار ہے

حسن نظامی نے داعی اسلام کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا تھا اور ایک ہزار کی تعداد میں اپنے خرچ سے مفت بانٹا تھا۔ اسکی نسبت آریہ اخبارات نے آسمان سر پر اٹھا لیا ہے کہ حسن نظامی نے ہندوؤں کے خلاف خفیہ سازش کی ہے یہاں تک کہ سوامی شردھانند جی نے بھی مضامین کا ایک سلسلہ حسن نظامی کی اس کتاب کے خلاف لکھا ہے۔ جو پیسہ اخبار میں چھپے، ہزاروں کی تعداد میں بذریعہ ڈاک تقسیم ہوا اسکو خفیہ کیونکر کہا جا سکتا ہے حسن نظامی نے کتاب کے اندر خفیہ رکھنے کی تاکید محض اس وجہ سے کی تھی کہ مسلمان قوم اسکے مضامین کو بازاریوں چھچھلتی نہ پھرے۔

اس کتاب میں کوئی مخفی بات نہیں ہے نہ کسی غیر مسلم قوم کے خلاف کوئی منصوبہ ہے۔ بلکہ اسمیں وہ حکمتیں اور تدبیریں بتائی گئی ہیں جن سے ہر مسلمان داعی اسلام کا کام کرسکے۔

یہ کتاب ختم ہوگئی تھی اور بے شمار درخواستیں اسکی آرہی تھیں، خصوصاً افریقہ کے برادرانِ دینی کا مطالبہ تھا آخر انہی کی خاطر سے اسکو مکرر چھپوایا گیا اور چھپ کر تیار ہے، مگر اب حسن نظامی مفت تقسیم نہیں کرسکتے لاگت کے قریب اسکی قیمت تین آنے مقرر کی گئی ہے۔ یہ بھائیوں اور مسلمانوں کو چاہیے کہ سو سو دو دو سو کتابیں یکمشت خرید کر غربا میں تقسیم کردیں تاکہ ہر مسلمان دعوتِ اسلام کی حکمت و تدبیر کو سمجھکر اس خدمت کا ثواب حاصل کرسکے۔

یہ کام ایسا ہے کہ محض ایک کتاب کی قیمت ادا کرنے سے داعی اسلام کا اجر حاصل ہوسکتا ہے فوراً طلب کرنی چاہیے ورنہ کتاب ختم ہوجائیگی۔ مانگ بہت زیادہ ہے حلقہ مشائخ بک ڈپو دہلی سے ملیگی۔ مگر پانچ سے کم کا روانہ کرنا مشکل ہے۔

سنت نہال سنگھ کا تعصب

سنت نہال سنگھ ایک سکھ مضمون نگار ہیں عرصہ تک یورپ میں رہے ہیں، اور یورپین عورت سے شادی کی ہے، یورپ میں ان کے مضامین بہت پسند کیے جاتے ہیں۔

سنت کا لفظ سکھوں میں درویشوں کے لیے مخصوص ہے، مگر نہال سنگھ صاحب نام کے سنت ہیں ورنہ وہ سکھ مذہب اور سکھ صورت سے بظاہر کچھ تعلق نہیں رکھتے۔

گزشتہ سال حسن نظامی نے سر علی امام کے ہاں حیدرآباد میں ان کو کئی بار دیکھا تھا۔ سر علی امام نے انکو شاندار بنگلہ، موٹر اور بہت معقول تنخواہ پر ریاست کی تاریخ لکھنے کے لیے نوکر رکھوا دیا تھا۔ ان کو اتنی بڑی تنخواہ دی جاتی تھی جو حیدرآباد کے بڑے بڑے عہدہ داروں کو بھی میسر نہیں ہے۔ مگر آج دہلی پہنچکر حیدرآباد کے خلاف تعصب سے لبریز مضمون لکھتے ہیں جو غالباً انگریزی میں ہوگا۔ کیونکہ وہ انگریزی ہی میں لکھ سکتے ہیں۔ اسکا ترجمہ لاہور کے مشہور متعصب اخبار ملاپ نے شائع کیا ہے۔ ذیل میں اس مضمون کو درج کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین اندازہ کرسکیں کہ غریب مسلمانوں کے خلاف کس طرح ایکا کرکے کام ہو رہا ہے حسن نظامی اس مضمون کی نسبت صرف اتنا کہنا چاہتا ہے کہ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ حیدرآباد میں ہر مذہب اور ہر قوم کے حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے۔ البتہ کشمیر اور پنجاب میں مسلمان علانیہ اپنے حقوق سے محروم کیے جارہے ہیں

سنت نہالسنگھ کا مضمون یہ ہے:-

ریاست حیدرآباد میں کیا ہو رہا ہے؟

میں اورنگ زیب ثانی پیدا کرکے چھوڑونگا

موجودہ نواب کے اقدامات کی خطرناکی

(از قلم سنت نہال سنگھ)

ایک دن جبکہ میں اپنے ایک دوست سے جو ریاست حیدرآباد کا ایک بڑا مشہور افسر ہے باتیں کر رہا تھا تو میرے دل میں اتفاقیہ یہ خیال آیا کہ میں اس سے دریافت کروں کہ آیا کیا وجہ ہے کہ علیگڑھ اینگلو اورینٹل کالج کو مسلم یونیورسٹی کہتے ہیں حالانکہ اس سے زیادہ تعلیم والے طلبا ہیں یا کسی اور ذریعہ سے یونیورسٹی مذکور سے تعلق رکھتے ہیں۔ نظام حیدرآباد کی ریاست کے عہدے دار ہیں۔ میرے دوست نے اپنے اُن دوستوں کی جو علیگڑھ یونیورسٹی کے طلبا رہ چکے ہیں ایک طول طویل فہرست دکھائی میں اس فہرست کو دیکھکر ششدر رہگیا

اُن کا نصب العین اور اوصاف

ریاست حیدرآباد کی کونسل کا جو ممبر خزانہ ہے وہ گریجویٹ نہیں ہے لیکن علیگڑھ یونیورسٹی کی تعلیمی کونسل کا ممبر ہے۔ محکمہ خزانہ کا سکریٹری ایک گریجویٹ نوجوان ہے۔ محکمہ ادویات کا جو سکریٹری ہے وہ اُس مشہور نواب کا بیٹا ہے جو کئی سالوں تک علیگڑھ یونیورسٹی کا مشہور رکن رہا ہے۔ سکوٹری مذکور نے اپنی تعلیمی زندگی کا بہت سا حصہ اسی کالج میں گزارا ہے۔ محکمۂ سررشتۂ تعلیم کا ڈائرکٹر کالج ہذا کے بانی کا پوتا ہے۔ عثمانیہ یونیورسٹی کالج کا پرنسپل علیگڑھ اینگلو اورینٹل کالج کا طالبعلم ہے۔ اس طرح سے نام ایک دوسرے کے ساتھ منسلک کرتے ہوئے افسران ریاست کی فہرست میں اضافہ کا کارن بنے۔

میں نے مذاقیہ اپنے دوست سے کہا کہ پھر حیدرآباد کو علیگڑھ یونیورسٹی کا ضمیمہ کیوں نہیں کہتے؟ میرے دوست نے مسکراتے ہوئے جواب دیا "بے شک" تھوڑی دیر کے سکوت کے بعد اُس نے اپنے کلمہ میں ان الفاظ کی ایزادی کی "اگر آپ حیدرآباد ریاست کو اس نام سے منسوب کریں تو آپ غلطی نہیں کریں گے"

یہ ذکر کرنا کہ یہ تمام اصحاب جنہوں نے علیگڑھ کالج سے اپنی تعلیم حاصل کی ہے یا کسی دوسرے ذریعہ سے علیگڑھ کالج سے تعلق رکھتے ہیں مسلمان ہیں۔ میرے خیال میں اس وقت بے سود ہے۔ تقریباً سو فی صدی نظام حیدرآباد کی ریاست کے عہدہ داران مسلمان ہیں اور وہ وہی ہیں جنہوں نے مسلم یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی ہے۔

جب پہلی مرتبہ میں حیدرآباد آیا تو میں نے دیکھا کہ انتظامیہ کونسل کے صدر علی امام کے خیالات وہ نہیں ہیں جو نواب صاحب کے ہیں۔ سر علی امام ایک پکے مسلمان ہیں۔ جہانتک میرا دماغ کام کرسکتا ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ شاید ریاست حیدرآباد میں صرف ایک ہی غیر مسلم افسر تھا، اُسکا نام آنریبل نواب فریدون ملکیار تھا۔ آپ ایک پارسی جنٹلمین ہیں لیکن اُردو زبان بہت اچھی طرح سیکھ گئے ہیں اور ہر جمعہ کو مسلمانوں کی جماعت میں شمولیت اختیار کرتے ہیں، نواب صاحب کے عہدہ داروں میں ایک بھی ہندو افسر نہیں ہے۔

قسم ٹوٹ گئی

اب میں آپ کے سامنے ایک نئی بات پیش کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جہاں نواب صاحب کے دیگر تمام وکمال عہدہ داران مسلمان ہیں وہاں آپ کے قانونی مشیر ہندو ہیں۔ آپ محکمۂ قانون کے سب سے بڑے افسر ہیں اور مجلس واضع آئین و قوانین کے سکریٹری ہیں۔ جتنے عرصہ تک میں وہاں حیدرآباد میں رہا اس مجلس کا ایک بھی اجلاس منعقد نہیں ہوا۔ آپ کا اسم مبارک دیوان بہادر کرشنا چاریہ ہے۔ آپکی علمی ادبی لیاقت کی جہانتک تعریف کی جائے اُتنی ہی بجا ہے۔ قانونی مشیر کا نائب بھی ہندو نوجوان ہے جس کا نام رائے بہادر بالمکند ہے۔ رائے بہادر ایک لایق و فائق وکیل ہیں۔

بایں ہمہ مجھے ایک اور غیر مسلم کا نام یاد آگیا ہے جو محکمۂ حفظانِ صحت کے سب سے بڑے افسر ہیں لیکن انتظامیہ کونسل کے نمبر سے اُن کی پوزیشن بہت اونچے ہے۔ آپ کا اسم گرامی لفٹننٹ کرنل بادا جیون سنگھ ہے۔ مسٹر رابرٹ لورین الیکٹریکل ڈپارٹمنٹ کے سب سے بڑے افسر ہیں۔ آپ ایک مشہور انجینیر ہیں حیدرآباد کی ریاست میں داخل ہونے سے پیشتر آپ انگلستان اور برطانوی ہند و دستان میں کافی مشہور ہوچکے ہیں جہاں تک مجھے یاد ہے دیگر تمام محکمہ جات کے اعلیٰ افسران مسلمان ہیں۔ جس وقت سر علی امام نے ریاست حیدرآباد سے ملازمت چھوڑی تھی جسکے متعلق میں کسی دوسرے مضمون میں اپنے خیالات کا اظہار کرونگا تو مسٹر عبادالدین یوسف علی انڈر سیکریٹری سیکرٹریٹ سے اُن کی جگہ تبدیل کی گئی۔ لیکن آپ نے بعد میں اُس اسامی سے استعفےٰ دیدیا۔ آپ کی ملازمت کا جو وقت ابھی باقی تھا اُسکے معاوضہ میں پچھتر ہزار لاکھ روپیہ دیدیا گیا۔ پھر ایک ہندو انتظامیہ کونسل میں داخل ہوا۔ آپ کا اسم گرامی رائے بہادر مرلی دھر تھا۔ محکمۂ مال کا تمام کام آپ کے سپرد کیا گیا۔ آپ محکمۂ دیوانی سے ریٹائر ہونے پر (صرف خاص) یعنی خانگی امورات اور لین دین کے کاموں پر مامور ہوئے

ریاست کے مختلف اضلاع کی کیفیت

میں دارالخلافہ سے روانہ ہوکر مختلف اضلاع کا چکر لگانے لگا۔ میں نے دیکھا کہ اگر دارالخلافہ میں مسلمان اعلیٰ عہدہ داران ہیں تو ہر ایک ضلع کے بھی افسر اعلیٰ

مسلمان ہی ہیں، میں مثال کے طور پر بیدر کا قصہ بیان کرتا ہوں۔ بیدر میں میں نے دیکھا کہ سب سے بڑا افسر جسکو وہ لوگ تعظیم دار کہتے تھے مسلمان تھا۔ جج صاحب مسلمان، محکمہ پولیس کا سپرنٹنڈنٹ مسلمان، غرضکہ ادنے سے ادنے افسر مسلمان تھا۔

جب میں اورنگ آباد میں گیا تو میں نے دیکھا کہ جو افسر اس ضلع کا انچارج ہے وہ بھی مسلمان ہے غرضکہ اس ضلع کے بھی افسران مسلمان تھے۔ آجتا میں محکمہ ارکی اوجنل کا سب سے بڑا دفتر ہے اسکے بھی سارے افسر مسلمان تھے۔ کھنڈرات اور آثار قدیمہ کے افسر جو ہندوؤں کے اُن مناروں کے متعلق جو پہاڑوں کی کھوہ کاٹ کر بنائے گئے ہیں ذرا بھی واقفیت نہیں ہے مسلمان تھا۔

یہ ذکر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ ریاست حیدرآباد کی بہت سی آبادی ہندوؤں کی ہے۔ میں اندازے کہہ سکتا ہوں کہ اس ریاست میں ہندوؤں کی آبادی تقریباً ۹۰ فیصدی ہے پھر کیسے افسوس کا مقام ہے کہ جس ریاست میں ہندوؤں کی آبادی سب سے زیادہ ہو اُسکی انتظامیہ جماعت و دیگر شعبوں کے تمام و کمال اعلیٰ و ادنے افسران مسلمان ہوں جن کی تعداد لحاظ آبادی بہت کم ہے۔ میرے خیال میں کوئی شخص ایسا نہیں ہوگا جس کو حیدرآباد کی ریاست سے سفر کرنیکا موقع ملا ہو اور اُس نے یہ معاملہ جو میں نے اوپر عرض کر دیا ہے نہ سمجھا ہو۔

ریاست حیدرآباد میں رکھ میں نے جو معلوبات حاصل کیں اُن کے متعلق یہ کہنا کچھ کا شک کرنا فضول ہے۔ معاملات ایسے ہوگئے ہیں کہ جن کے متعلق توضیحاً بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے، ہندو اپنے آپ کو محکوم سمجھتے ہیں اور مسلمان حاکم۔ اگر کوئی شخص اسکے متعلق مزید حالات یا تشفی کا دریافت کرنے چاہے تو جواب ملیگا کہ "چونکہ یہ مسلمانوں کی ریاست ہے" اور اگر ہم اُن کو یہ جواب دیں کہ "حیدرآباد اتنی ہی مسلمان ریاست ہے جتنا کہ ہندوستان ایک عیسائی ریاست" تو پھر وہ لوگ لاجواب ہو جاتے ہیں۔

اب اس جواب کی تہہ میں جو بات سب سے زیادہ کام کرتی ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح حیدرآباد کی ریاست مسلمانوں کی ریاست میں مسلمان سب سے بڑی آسامیوں پر ہیں۔ اسی طرح عیسائی ہندوستان کی انتظامیہ جماعت کے اعلیٰ افسران عیسائی ہونے چاہئیں کیونکہ وہ غالب ہیں یا حاکم ہیں۔ لیکن معاملہ دگرگوں ہے۔

جس مکان میں میں نے رہائش اختیار کی ہوئی تھی اُس میں پہلے ایک انگریز رہتا تھا جو انتظامیہ جماعت کا ایک بڑا افسر تھا۔ لیکن اب مستعفی ہو کر کہیں چلا گیا تھا۔ چند ایک اصحاب نے جن کو اُس انگریز کے مستعفی ہونیکی وجوہات کے متعلق علم تھا مجھ سے کہا کہ جس محکمہ میں یہ انگریز کام کیا کرتا تھا اُس میں ایک آسامی خالی ہوئی۔ انگریز افسر موصوف نے اُس آسامی کے لیے ایک غیر مسلم نوجوان کی سفارش کی اور کاغذات نواب صاحب کی کوٹھی بھیجے۔ یہ جب کاغذ شاہی کوٹھی سے واپس آئے تو اس نے دیکھا کہ اُن پر ایک سوال لکھا ہوا تھا جس کا جواب مطلوب تھا۔ سوال یہ تھا کہ "کیا کوئی مسلمان ایسا دستیاب نہیں ہو سکتا، جو اس آسامی کے فرائض سرانجام دے سکے۔ یا جواب دو کہ آپ نے کیوں حمیدہ صفات والے مسلمانوں کی سفارشیں نہیں کیں"؟ خیر یہ اطلاع صحیح ہو یا غلط۔ مجھے اس سے کوئی بحث نہیں کیونکہ میرے کاغذات نہیں تھے لیکن میں اپنے ذاتی علم کی بنا پر اتنا ضرور کہہ سکتا ہوں کہ سر علی امام ایک بڑی آسامی یعنی صدر اعظم کے عہدہ پر ممتاز تھے اُن کو چاہیے تھا کہ وہ تدبر اور سکوت سے کام لیتے ہوئے ایک ہندو کو بھی جج کی آسامی پر مقرر کرتے۔ کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ ہائیکورٹ کے ججوں کی پنچ میں ایک لائق ہندو جج بھی ہو، جو ہندوؤں کے قوانین سے اچھی طرح واقفیت رکھتا ہو تاکہ وہ ججان کو اہل ہنود کے اُن مقدمات میں جو تمام و کمال ہندوؤں کے متعلق ہوں مشورہ دیسکے۔

ہندو طلبا کے وظائف کا تناسب

مجھے یاد ہے کہ ریاست حیدرآباد سے جتنے ہندو اور مسلمان طلبا سمندر پار تعلیم پانے کے لیے بھیجے گئے ہیں ان کے متعلق سر علی امام نے اسکیم تیار کی تھی جس میں وظائف کا تناسب آ اور ۲ ہے۔ میں اس وقت اپنی یادسے بہت سا کام لے رہا ہوں لیکن مجھے اپنی یاد پر پورا پورا بھروسہ ہے کہ یہ تناسب جو میں اوپر عرض کر چکا ہوں صحیح ہے۔

حیدرآباد ریاست کے ضعیف العمر باشندگان نے جنہوں نے اپنی زندگی کا بہت سا حصہ موجودہ نظام کے پیشروؤں کے عہد میں گزارا ہوا ہے۔ مجھے بتایا کہ اب معاملات کی صورت بالکل بدل گئی ہے، سابقہ نظام کے عہد میں ریاست کا سب سے بڑا افسر ہندو ہوتا تھا اور پھر اُس کے ماتحت بھی بہت سے ہندو افسران ہوتے تھے۔ اُن ایام میں ریاست حیدرآباد میں ہندو مسلم سوال کو سر چھپانے کو جگہ نہ تھی۔

میں نے حیدرآباد ریاست میں دیکھا کہ یہ سارا معاملہ ایک مولوی صاحب کی تعلیم کا نتیجہ ہے جنہوں نے نواب صاحب کو اسلام کی تعلیم دی تھی۔ نواب صاحب اُس وقت بالکل بچے تھے، اُن کے دماغ میں ابھی کسی قسم کا کوئی امر نہ تھا۔ مولوی صاحب کو موقع ہاتھ آگیا اور آج جو ہم دیکھتے ہیں یہ مولوی صاحب کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ یعنی وہ اسلامی بیج جسکو مولوی صاحب نے اپنے ہاتھوں ریاست حیدرآباد کی زمین میں بویا تھا آج صرف بڑا نہیں ہو گیا بلکہ ثمردار بھی ہے اور وہ میٹھا پھل لایا ہے جس کی بدولت آج ریاست حیدرآباد کے سینکڑوں اور ہزاروں مسلمان عیش کر رہے ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُس مولوی نے متعدد بار قسم کھا کر یہ الفاظ استعمال کیے تھے "کہ میں نے اورنگ زیب ثانی پیدا کر دیا ہے"

میں نے ایک دفعہ دوران گفتگو میں نظام صاحب کو عرض کر دیا تھا کہ آپ صرف مسلمانوں کے نواب ہی نہیں ہیں بلکہ اُن تمام ہندوؤں اور سکھوں کے بھی مالک ہیں جو آپ کے جھنڈے تلے پرورش پا رہے ہیں۔ "ہندو"

فتنہ ارتداد کا اب کیا حال ہے؟

جو لوگ ہندوستان کے باہر ہیں یا ہندوستان میں رہنے کے باوجود رفتار زمانہ سے واقف نہیں ہیں انکی اطلاع کے لیے یہ لکھنا ضروری ہے کہ اب ارتداد کی تحریک نے اپنا وہ اصلی چہرہ دکھانا شروع کر دیا ہے جو شدھی کے پردہ میں پوشیدہ تھا۔ پہلے اس تحریک کا منشا تو مسلم راجپوتوں کو آریہ بنانا تھا پھر ظاہر کیا گیا کہ آریہ نہیں ہم تو ہندو بناتے ہیں، پھر کہا گیا کہ ہندو نہیں بلکہ برادری سے خارج شدہ لوگوں کو برادری میں ملایا جاتا ہے۔

آریہ سماج نے واقعات کا رنگ دیکھ دیکھ کر آہستہ آہستہ چند ماہ میں کئی رنگ بدلے ہیں اور اب ارتداد کی تحریک کے اصل مقصد کو سمجھنا کچھ دشوار نہیں رہا اور صاف نظر آرہا ہے کہ یہ تحریک مذہب سے کچھ سروکار نہیں رکھتی اور آریہ مذہب درحقیقت کوئی مذہب نہیں ہے بلکہ ایک سیاسی تحریک ہے۔ اور ہمہ تن اسلام اور مسلمانوں کی ہستی کو ہندوستان سے مٹا دینے کی نیت سے آجکل وہ پوری قوت صرف کر رہی ہے۔ اب کھلم کھلا ہندو قوم کو مسلمانوں کے خلاف متحد کیا جا رہا ہے جسکا نام ہندو سنگھٹن رکھا گیا ہے اور جسکا عظیم الشان جلسہ اسی اگست میں بنارس میں ہونیوالا ہے

حسن نظامی

ستمبر ۱۹۲۳ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ محرم ۱۳۴۲ھ

رسالہ

جلد۳ **دین ودنیا** نمبر۶

حمد

ہر آن میں ہر ادا میں تو ہے ہر تان میں ہر صدا میں تو ہے
ہے تجھ سے جہاں کا ساز و ساماں ہر برگ میں ہر نوا میں تو ہے
فانوس کہاں کا شمع کس کی ہر روپ میں ہر ردا میں تو ہے
لشکر میں ہے زور و شور تیرا ہر طبل میں ہر نوا میں تو ہے
گلزار ہرے بھرے ہیں تجھ سے ہر نشو میں ہر نما میں تو ہے
ہر بحر کے موتیوں میں ہے تو ہر باغ کے موتیا میں تو ہے

اے تخت نشین کبریائی اللہ رے تیری بادشائی
رائی تری رحمتوں سے پربت پربت تری ہیبتوں سے رائی
لیکر چیونٹی سے تا سلیماں دیتے ہیں سبھی تری دُہائی
چھینٹا ترے ابر مکرمت کا سو بحر مُراد کی چڑھائی
ہر شعلہ کی تجھ سے لو لگی ہے ہر قطرہ کی تجھ سے آشنائی
نعمت سے تری بھرا ہے عالم کب چودہ طبق میں ہو سمائی

اے دشمن و دوست کے سہارے اے دونوں جہان کے دُلارے
اے پھوٹے ہوئے گھروں کی قندیل اے ٹوٹے ہوئے دلوں کے تارے
خم کھائی ہوئی کمر کی ڈھارس اُجڑی ہوئی کوکھ کے سہارے
چلتا نہیں خاک میں ترا کھوج ذرے ہیں تباہیوں میں سارے
ملتا نہیں چرخ پر ترا بھید پھرتے ہیں تلاش میں ستارے
پایا نہ ترا غبار رہ تک اُڑتے ہیں سپہر کے غبارے

نعت

(از مولینا شفق رضوی)

وہ غنچہ کھلا جو صورتِ گل وادیِ عرب کے خار دنیں وہ گل کہ تھی خوشبو جسکی بی آبادِ صبا گلزار دنیں
وہ نور کہ برقِ طور بنا موسےٰ کے لیے گہسار دنیں وہ شمع اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک فار دنیں
اک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے دربار دنیں

گر خانۂ ظلمت باطل میں اُس نور خدا کا شور نہ ہو گر شمس و قمر کی منزل میں اُس ماہ لقا کا شور نہ ہو
گر بحر رواں کے ساحل میں اُس موج صفا کا شور نہ ہو گر ارض و سما کی محفل میں کولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو ستاروں میں

بھٹکے ہوئے تھے جو فاطر سب جن کا نہ تھا کوئی راہ نما وادیِ عرب میں اُنکے لیے اک غیب سے آیا خضر بنا
جس نکتۂ مالا یحل کا کوئی نہ ہوا تھا عقدہ کشا جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا جو نکتہ دروں سے کھل نہ سکا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

اسرارِ الٰہی کھل نہ سکے منطق کی زبان فلسفہ سے توحید کے عقدے حل نہ ہوئے حکمت کے بیان فلسفہ سے
مذہب کی ہے منزل دور بہت بھٹکے ہیں گمان فلسفہ سے وہ جنت میں لے جان ہے سے آئیں دوکان فلسفہ سے
ڈھونڈھے سے ملیگی عاقل کو قرآں کے سپاروں میں

توحید کے دامن میں ہیگی ہر رنگ کی اک خوشنما رنگ کلی اسلام کے گلشن میں ہی شوق کی اک چہکار کی خوشبو سب میں بسی
اک شمع ہدایت کی ہر جا ظلمت میں ہے جلی ہوئی ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی ہو کاہکشاں یا کہ عثمان و علی
ہم مرتبہ ہیں یاران نبی کچھ فرق نہیں نہ چار دنیں

ہمتا کوئی محبوب خدا کا نہ ہوا اس قطرے سے اچھا کوئی دریا نہ ہوا
ہر چند کہ اُمّی تھے رسول عربی لیکن کوئی اعلم ایسا ہوگا نہ ہوا

جزی امرد ہوی

تفسیر قرآن مجید

(گزشتہ سے پیوستہ)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ۝

ترجمہ:۔ اور جب اُن سے کہا گیا کہ دنیا میں فساد نہ کرو اُنھوں نے کہا ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار وہی ہیں فساد کرنے والے لیکن اُنہیں شعور نہیں۔

تفسیر:۔ یہ آیات کریمہ بھی منافقین کے متعلق ہیں یعنی جب وہ مسلمان جو سچے دل سے ایمان لا چکے ہیں اور ظاہر و باطن میں خدائے دانا و بینا کے پرستار ہیں منافقوں کی ناشائستہ حرکات دیکھکر کہتے ہیں کہ دنیا میں فساد نہ پھیلاؤ تو منافقین اُن کو جواب دیتے ہیں کہ ہمتو فساد نہیں پھیلاتے بلکہ جو طریق عمل ہمنے اختیار کر رکھا ہے یہ اصلاح پر مبنی ہے اور ہم مصلح ہیں۔ منافقین کے اس جواب پر خدا مسلمانوں کو متنبہ کرتا ہے کہ دیکھو ان کی باتوں میں نہ آنا اور جو طریقہ انہوں نے اختیار کر رکھا ہے اُسے اصلاح نہ سمجھنا دراصل یہی لوگ مفسد اور فتنہ پرداز ہیں۔ ان منافقین کا یہ شیوہ تھا کہ اِدھر تو مسلمانوں سے میل جول رکھتے تھے اور اُن سے ظاہر کرتے تھے کہ ہم تمہارے خدا و رسول پر ایمان لائے ہیں اور دوسری طرف کفار و مشرکین سے ملتے تھے اور اُن کو باور کراتے تھے کہ فی الحقیقت ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ مسلمانوں سے ہمیں کوئی ہمدردی نہیں بلکہ ہم اُن کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ اسی اوقات یہ لوگ ایک فریق کے راز دوسرے فریق سے کہتے تھے اور اس طرح کی باتیں بیان کرتے تھے جس سے باہم جنگ و جدال کی نوبت پہنچتی تھی اور جانبین میں فتنہ و فساد کی آگ مشتعل رہتی تھی پس اپنی امور کو مدنظر رکھکر مومنین نے اُن کو سمجھایا کہ تمہارا یہ طریقہ اچھا نہیں۔ ان باتوں کو اختیار کرکے لوگوں میں فتنہ و فساد کی آگ مشتعل نہ کرو لیکن منافقین نے مومنین کے سمجھانے پر مطلق التفات نہیں کیا بلکہ اُن سے کہا کہ تم جن باتوں کو باعث فساد قرار دیتے ہو وہی موجب اصلاح و فلاح ہیں لیکن ذات باری نے کمال مہربانی سے مومنین کو فوراً آگاہ کر دیا کہ یہی لوگ مفسد ہیں اور اپنی بے وقوفی کے باعث اور اس لیے کہ اُن کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے نیک و بد میں امتیاز نہیں کر سکتے اور یہ نہیں سمجھتے کہ جن باتوں کو وہ اچھا جانتے ہیں درحقیقت وہ بُری ہیں اور جن امور کو وہ اصلاح پر مبنی قرار دیتے ہیں وہ سراسر فتنہ و فساد کا باعث ہیں۔ اس آیت میں ضمناً مسلمانوں کو یہ سبق بھی ملتا ہے کہ اُنہیں کفار کے ساتھ اس طرح دوستی نہیں کرنی چاہیے جس کا اثر امور دینی پر پڑتا ہو۔ آفریدگار عالم نے انسانی دلوں کو آئینہ کی طرح بنایا ہے اسی لیے ایک دل کا اثر دوسرے دل پر پڑتا ہے۔ اسی بنا پر حدیث شریف میں آیا ہے کہ برے آدمیوں کی صحبت سے احتراز کرنا چاہیے۔ جب مسلمانوں اور کافروں میں تعلقات دلی پیدا ہونگے تو مسلمانوں کا عکس کافروں کے دل پر اور کافروں کا عکس مسلمانوں کے دل پر پڑیگا لیکن کفار پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا کیونکہ اُن کے قلوب تاریک ہیں اور اُن میں اثر پذیری کی صلاحیت نہیں ہے۔ لیکن مسلمانوں کے دلوں پر کفار کا اثر پڑیگا کیونکہ وہ سادہ اور جلد متاثر ہو جانے والے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اُن کے معاملات مذہبی اور امور دینی میں رخنہ اندازی ہوگی۔ اس کی مثال یوں سمجھنی چاہیے کہ نجس چیز میں پاک چیزوں سے ملکر اُنہیں نجس کر دیتی ہیں لیکن پاک چیزیں نجس چیزوں سے ملکر اُن کو پاک نہیں کر سکتیں۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ:۔ اور جب اُن سے کہا گیا کہ اُس طرح ایمان لاؤ جس طرح لوگ ایمان لائے ہیں۔ اُنھوں نے کہا کیا ہم اُس طرح ایمان لائیں جس طرح بے وقوف ایمان لائے ہیں۔ خبردار وہی بے وقوف ہیں مگر جانتے نہیں۔

تفسیر:۔ یہ آیات بھی منافقین ہی کے متعلق ہیں یعنی مسلمانوں نے اُن کی فتنہ پردازیاں اور بے ایمانیاں دیکھکر کہا کہ تم لوگ اس طرح کیوں نہیں ایمان لاتے جس طرح اکابر اصحاب ایمان لائے ہیں یعنی اُن کا ظاہر و باطن یکساں ہے۔ سچے دل سے خدا و رسول کے مطیع فرماں ہیں اور ہر موقع پر اُسکی راہ میں جان و مال نثار کرنے کو تیار ہیں اسکے برخلاف تمہارے دل میں کچھ ہے زبان پر کچھ ہے۔ اِدھر کی باتیں اُدھر لگاتے ہو اور باہم فتنہ و فساد برپا کرتے ہو۔ مسلمانوں کی یہ بات سُنکر منافقین نے کہا کیا خوب تمہارا منشا ہے کہ ہم بھی اُس طرح ایمان لائیں جس طرح بے وقوف ایمان لائے ہیں۔ منافقین نے (نعوذ باللہ) اُن اصحاب کرام کو جو سچے دل سے ایمان لائے تھے سفیہ یعنی کم عقل کہا۔ خدائے کریم نے کمال شفقت و کرم سے اگلے الفاظ میں خود ہی مسلمانوں کی جانب سے منافقین کے متعلق ارشاد فرمایا اور مسلمانوں کو متنبہ کر دیا کہ درحقیقت یہی لوگ کم عقل و بے وقوف ہیں لیکن جانتے نہیں یعنی اپنی ذات سے وہ واقف نہیں اور اپنی حماقتوں سے بے خبر ہیں حضرت سلمان فرماتے تھے کہ اس آیت میں جن منافقین کا ذکر ہے وہ اس قوم تک پیدا نہیں ہوئے مفسرین کو حضرت کی اس بات پر تعجب تھا لیکن واقعہ یہ ہے کہ جہل اس آیہ کریمہ کی زندہ تفسیر دنیا میں موجود ہے جسطرح سرور عالم کے زمانہ میں منافقین مسلمانوں کیساتھ اُنکے افلاس و غربت کی وجہ سے تمسخر کرتے تھے اور اُنکی دینداری سادگی اور نیکی کے باعث انہیں کم عقل سمجھتے تھے اُسی طرح آجکل بھی ملک میں ایک ایسی جماعت موجود ہے جو نہ سچے پابند اور احکام الٰہی کے حقیقی پیرو بزرگوں کی شان میں بے ادبی کرتی ہے۔ جو لوگ مذہبی باتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور فرائض کو سچے ذوق شوق کے ساتھ بجالاتے ہیں اُن کا مذاق اُڑاتے ہیں اور اُنہیں بے وقوف سمجھتے ہیں لیکن خیر اور عالم نے صدہا سال پیشتر اپنے ان نیک بندوں کی عزت و عظمت برقرار رکھی ہے اور اُنکو تحقیر سمجھنے والے منافقین کے متعلق صاف

الفاظ میں خبردار کر دیا ہے۔ (باقی آئندہ)

شرح مثنوی مولانا رومؒ

(گزشتہ سے پیوستہ)

شاہ و طبیب کی ملاقات

ادب کے متعلق بیش بہا نصائح ضمناً ارشاد فرمانے کے بعد مولانا پھر اصل حکایت کی طرف رجوع کرتے ہیں اور شاہ و طبیب کی ملاقات کا حال ذیل کے الفاظ میں لکھتے ہیں:-

شہ چو پیش میہمان خویش رفت　　شاہ بود و لیک بس درویش رفت

ترجمہ:- بادشاہ جب اپنے مہمان کے سامنے گیا تو اگرچہ بادشاہ تھا لیکن درویش بنکر گیا۔

دست بکشاد و کنارش گرفت　　ہمچو عشق اندر دل جانش گرفت

ترجمہ:- ہاتھ کھولے اور مہمان کو آغوش میں لیا۔ اور عشق کی طرح اُسے جان و دل میں جگہ دی۔

مطلب:- بادشاہ نہایت عاجزی اور فروتنی کے ساتھ اور بادشاہ ہونے کے باوجود فقیر بنکر اپنے مہمان کے سامنے حاضر ہوا اور کمال گرمجوشی سے ہاتھ پھیلا کر اُس سے بغلگیر ہوا اور نہایت عزت و احترام کے ساتھ پیش آیا۔ اُسے اپنے دل میں اور اپنی جان میں اس طرح جگہ دی جس طرح عشق انسان کے جان و دل اور رگ و پے میں رہتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ انتہائی خلوص اور نیازمندی کے ساتھ بادشاہ نے مہمان غیبی کو خیر مقدم کہا۔

دست و پیشانیش بوسیدن گرفت　　وز مقام و راہ پرسیدن گرفت

ترجمہ:- اُس کی پیشانی اور ہاتھ کو بوسے دینے لگا اور مقام و راہ کا حال پوچھنے لگا۔

مطلب:- غالباً اس زمانہ میں یہ ایک ادائے تعظیم تھی کہ پیشانی اور ہاتھوں کو بوسہ دیا جائے۔ پس بادشاہ نے اپنے مہمان کی پیشانی اور ہاتھوں کو چوما اور کمال اخلاق سے یہ دریافت کیا کہ آپ کو راہ میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی اور آپ خیر و عافیت کے ساتھ یہاں پہنچ گئے۔

پُرس پرسان می کشیدش تا بصدر　　گفت گنجے یافتم اما بہ صبر

ترجمہ:- یہ باتیں پوچھتے ہوئے اور مہمان کا ہاتھ ہاتھ میں لیے ہوئے اُسے صدر جگہ تک لے گیا اور کہا کہ میں نے خزانہ پایا لیکن بڑے صبر کے ساتھ۔

مطلب:- یعنی بادشاہ نے مہمان سے معانقہ کیا۔ حال سفر پوچھا اور اپنی نشست میں اُسے کھینچکر صدر نشین میں بٹھا دیا اور کہا کہ میں نے آپ کو کیا پایا گویا ایک خزانہ مجھے مل گیا اگرچہ اس خزانہ کے حصول میں مجھے بہت صبر و انتظار کرنا پڑا۔

صبر تلخ آمد ولیکن عاقبت　　میوۂ شیریں دہد پر منفعت

ترجمہ:- صبر تلخ ہے لیکن آخر میں میٹھا اور منفعت سے بھرا ہوا پھل دیتا ہے۔

مطلب:- چونکہ صبر کا ذکر آگیا تھا اس لیے مولانا بادشاہ کی زبان سے ضمناً صبر کی تعریف فرماتے ہیں اور اُس کی خوبیوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ صبر اگرچہ تلخ ہے۔ ناگوار ہے۔ تکلیف دہ ہے لیکن اُس کا نتیجہ ہمیشہ خوشگوار اور شیریں اور راحت بخش ہوتا ہے اور صبر کرنے والے کو صبر سے بڑی منفعت حاصل ہوتی ہے۔

گفت اے نور حق و دفع حرج　　معنی الصبر مفتاح الفرج

ترجمہ:- بادشاہ نے کہا اے نور حق اور اے مجبوری دور کرنے والے اور اے الصبر مفتاح الفرج (صبر کشادگی کی کنجی ہے) کے مفہوم مجسم!

مطلب:- بادشاہ نے مہمان کو ایسے الفاظ کے ساتھ مخاطب کیا جس سے اُسکے اوصاف واضح ہوتے ہیں چنانچہ کہا کہ اے حق و صداقت کی روشنی۔ اے حرج اور مجبوری کو دور کرنے والے اور اے اس حدیث کے کہ "صبر کشادگی کی کنجی ہے" صحیح اور مجسم معنی و مفہوم۔

اے لقائے تو جواب ہر سوال　　مشکل از تو حل شود بے قیل و قال

ترجمہ:- اے تیری ملاقات ہر سوال کا جواب ہے۔ اور بے گفت و شنید تجھ سے ہر مشکل حل ہو جاتی ہے۔

لغات:- لقا:- ملاقات۔ قیل:- کہا گیا۔ (صیغہ ماضی مجہول) قال:- کہا (صیغہ ماضی معروف) قیل و قال:- گفت شنید۔ رد و قدح۔ بحث و تکرار۔

مطلب:- ان الفاظ کے ساتھ بادشاہ نے اپنے مہمان کو مخاطب کیا ہے یعنی اے وہ ذات کہ صرف تجھے دیکھکر اور تجھ سے ملکر دل کے سوال کا جواب خود بخود مل جاتا ہے اور سکون و اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ اور تیری بدولت ہر مشکل بحث و تکرار اور رد و قدح کے بغیر حل ہو جاتی ہے۔

ترجمان ہر چہ ما را در دلست　　دستگیر ہر کہ پایش در گلست

ترجمہ:- ہمارے دل میں جو کچھ ہے تو اُس کا ترجمان ہے اور تو اُس شخص کا دستگیر ہے جو پا بہ گل ہے۔

مطلب:- بادشاہ کا خطاب بدستور جاری ہے اور یہ شعر ماسبق کی تائید میں ہے۔ چنانچہ ملاقات سے ہر سوال کا جواب اس لیے مل جاتا ہے کہ آپکی ذات ہمارے دل کی باتوں کی ترجمان ہے اور ہر مشکل اس لیے حل ہو جاتی ہے کہ آپ مصیبت میں پھنسے ہوئے لوگوں کے دستگیر ہیں۔

(باقی آئندہ)

شرح دیوانِ حافظ

(گزشتہ سے پیوستہ)

در بزمِ دور یک دو قدح درکش و برو یعنی طمع مدار وصالِ دوام را

ترجمہ:۔ بزمِ دور میں ایک دو پیالے پی اور چل دے یعنی دوصال دائمی کی امید نہ رکھ۔

مطلب:۔ اس شعر میں دنیا کی بے ثباتی فرصتِ عمر کی کوتاہی ظاہر کی گئی ہے اور اس وقفۂ قلیل میں سرگرمی کار کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ یعنی اس مجلس میں دور چل رہا ہے تم بھی آگئے ہو تو ایک دو پیالے پیکر اپنی راہ لو۔ یہ امید نہ رکھو کہ اس بزم میں ہمیشہ رہ سکو گے اور دورِ ساغر کا موقع برابر ملتا رہے گا۔

اے دل شباب رفت و نچیدی گلے ز عمر پیرانہ سر مکن ہنرِ ننگ و نام را

ترجمہ:۔ اے دل جوانی ختم ہوگئی اور تو نے عمر (کے باغ) سے ایک پھول بھی نہ چنا (اب) بڑھاپے میں ننگ و نام کا خیال نہ کر۔

مطلب:۔ کام کا سب سے بہتر وقت شباب ہے، دین و دنیا کی نیکی و ناموری اسی زمانہ میں حاصل ہوتی ہے پس اے دل جب شباب ختم ہوگیا اور تو نے اُس سے کچھ فائدہ نہ اُٹھایا تو اب بڑھاپے میں ننگ و نام اور عزت و ناموس کی کوشش بیکار ہے۔

حافظ مُرید جام مے ست ای صبا برو وز بندہ بندگی برسان شیخِ جام را

ترجمہ:۔ حافظ جامِ مے کا مُرید ہے۔ پس اے صبا جا اور بندہ کی طرف سے شیخِ جام کو بندگی پہنچا۔

لغات:۔ جام:۔ خراسان میں ایک مقام کا نام ہے۔ ملا عبدالرحمٰن جامی اور اکثر بزرگانِ دین کا مولد و منشا ہے۔ شیخِ جام سے کسی خاص بزرگ یا خواجہ قطب الدین یحییٰ جامی کیطرف اشارہ ہے جو حضرت حافظ رح کے زمانہ میں موجود تھے۔

مطلب:۔ جامِ جم یعنی شراب وحدت کی بیخودی کا میں مرید ہوگیا ہوں۔ پس اے صبا شیخِ جام کو میری طرف سے سلام پہنچا دے اور اس واقعہ سے آگاہ کر دے (کہا جاتا ہے کہ حضرت حافظ کسی کے مرید نہیں تھے۔ جامِ جم اور شیخِ جام میں جو شاعرانہ لطافت ہے وہ ظاہر ہے)

غزل

رونق عہدِ شباب است دگر بستاں را سرو سد مژدۂ گل بلبلِ خوش الحاں را

ترجمہ:۔ باغ کو از سرِ نو عہدِ شباب کی رونق عطا ہوئی ہے۔ بلبلِ خوش الحاں کو بہار کا مژدہ پہنچ رہا ہے۔

لغات:۔ بستاں:۔ مخفف بوستاں۔ بو کی جگہ۔ باغ۔ گل۔ پھول۔ بہار۔

مطلب:۔ ان دنوں باغ میں از سرِ نو رونق پیدا ہوئی ہے اور بلبل خوش الحاں کو بہار کا پیام پہنچ رہا ہے۔ شعر کا معنوی مطلب نکالنے کے لیے باغ سے بزمِ یار بلبلِ خوش الحاں سے عاشق اور "مژدۂ گل" سے امیدِ وصال مراد لینی چاہیے۔

اے صبا گر بجوانانِ چمن باز رسی خدمتِ ما بہ سمن سرو و گل و ریحاں را

ترجمہ:۔ اے صبا اگر تو جوانانِ چمن کے پاس پھر جائے تو سرو، گلاب اور نازبو کو ہمارا سلام پہنچا۔

لغات:۔ خدمت:۔ بندگی۔ سلام۔ ریحاں:۔ نازبو۔ پھول۔

مطلب:۔ دونوں شعر باہم مسلسل ہیں۔ پہلے شعر میں باغ کی موجودہ حالت دکھا کر عاشق صبا سے مخاطب ہوتا ہے جس سے اُس کی درماندگی، دور افتادگی اور مجبوری ظاہر ہوتی ہے۔ اور کہتا ہے سرو، گلاب اور نازبو وغیرہ جوانانِ چمن کے پاس تو دوبارہ جائے تو اُن سے ہمارا سلام کہدے۔ معنوی مطلب ملحوظ رکھتے ہوئے جوانانِ چمن سے حریمِ قدس کی مقرب ہستیاں مراد لینی چاہیے۔

اے کہ بر مہ کشی از عنبر سارا چوگاں مضطرب حال مگردان من سرگرداں را

ترجمہ:۔ اے وہ کہ تو چاند (چہرۂ تاباں) پر عنبر سارا (زلف) سے ہالہ ڈالتا ہے

لغات:۔ عنبر سارا:۔ عنبر خالص۔ چوگان:۔ ایک خم دار لکڑی جو گوے و چوگاں کے مشہور کھیل میں استعمال ہوتی ہے۔ اور اسی خمیدگی کی وجہ سے بمعنی ہالہ۔

مطلب:۔ عاشق محبوب سے کہتا ہے کہ عنبر سارا یعنی زلفِ عنبریں سے چہرۂ تاباں کو چھپا کر میری پریشانیوں میں اضافہ نہ کر۔ معنوی مطلب یہ ہے کہ مشاہدۂ انوارِ الٰہی سے جو انبساط پیدا ہوتا ہے۔ وہ حجاب و ظلمت کے بڑھ جانے سے مبدل بہ انقباض ہو جاتا ہے جس سے طالبِ حقیقی کو اضطراب و قلق لاحق ہوتا ہے اور وہ شاہدِ معنی سے فریاد کرتا ہے کہ اپنے انوار کی بارش میں کمی نہ کر اور ایک پریشان کو اور زیادہ پریشان نہ کر۔

ترسم آں قوم کہ بر دُرد کشانم خندند در سرِ کارِ خرابات کنند ایماں را

ترجمہ:۔ مجھے خوف ہے کہ جو لوگ دُردکشوں پر خندہ زن ہیں وہ اپنے ایمان کو خرابات کے معاملات کی نذر کر دینگے۔

مطلب:۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ جو لوگ شراب پینے والوں پر ہنستے ہیں انکا مذاق اُڑاتے ہیں مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ خود اپنا ایمان میکاریوں کی نذر نہ کریں۔ حدیث شریف میں بھی یہ مضمون موجود ہے کہ جو شخص بدنیتی کیساتھ اپنے کسی بھائی کے عیب کا اعلان کرتا ہے وہ مرنے سے پہلے اُن عیوب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہ مضمون اس رُباعی میں کس خوبی سے ادا ہوا ہے ؎

مضامین و مقالات کے لئے مضمون نگار ذمہ دار ہیں

شرح گلستاں

(گزشتہ سے پیوستہ)

وصف ترا گر کنند ور نہ کنند اہل فضل حاجتِ مشاطہ نیست روئے دل آرام را

ترجمہ:۔ اہل فضل تیری تعریف کریں یا نہ کریں جس چہرہ کو مشاطہ کی حاجت نہیں ہے۔

لغات:۔ اہل فضل:۔ صاحب فضیلت۔ اہل کمال۔ مشاطہ:۔ کنگھی کرنے والی بالوں کو آراستہ کرنے والی۔ دل آرام:۔ دل کو آرام دینے والا۔ محبوب۔ حسین۔

مطلب:۔ ممدوح کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ تیری ذات اہل کمال کی تعریف و ستائش سے مستغنی ہے جس طرح ایک حسین چہرہ کو اپنی قدرتی زیبائش و رعنائی کی وجہ سے مشاطہ کی ضرورت نہیں اسی طرح تجھ کو اپنے ذاتی اوصاف و محاسن کے باعث کسی تعریف کرنے والے کی حاجت نہیں۔

ذکر تقصیر خدمت و موجب اختیار عزلت

ترجمہ:۔ خدمت میں کمی اور گوشہ نشینی اختیار کرنے کی وجہ کا بیان۔

مطلب:۔ اس عنوان کے ماتحت شیخ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خدمت میں کوتاہی و کمی کیوں کی اور گوشہ نشینی کا باعث کیا تھا۔

تقصیر و تقاعدے کہ در مواظبت بارگاہ خداوندی میرود بنابر آنست کہ طائفہ از حکمائے ہندوستان در فضائل بزرجمہر سخن میگفتند باآخر جزایں عیبش نہ دانستند کہ در سخن گفتن بطی ست یعنی درنگ بسیار ہمی کند و مستمع را منتظر می باید بود تا وے تقریر سخنے کند

ترجمہ:۔ بارگاہ خداوندی کی ہمیم حاضری میں جو کوتاہی اور تامل ہو رہا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ "ہندوستان کے حکیموں کا ایک گروہ بزرجمہر کی خوبیوں کے متعلق گفتگو کر رہا تھا اور آخر کار انہوں نے بزرجمہر میں اس کے سوا کوئی عیب نہ دیکھا کہ وہ بات کرنے میں بہت تاخیر پسند ہے یعنی بہت دیر میں بات کہتا ہے اور سننے والے کو بڑا انتظار کرنا پڑتا ہے کہ وہ کوئی بات کہے۔

لغات:۔ تقصیر:۔ کمی کرنا۔ کوتاہی کرنا۔ تقاعد:۔ بیٹھ رہنا۔ کسی کام کو جاری ہو ملتوی کر دینا۔ مواظبت:۔ ہمیشگی۔ کسی کام کو ہمیشہ کرتے رہنا۔ طائفہ:۔ گروہ۔ جماعت حکیم:۔ صاحب حکمت۔ صاحب علم و فضل۔ اہل کمال۔ عقلمند و علم داں۔ فضائل:۔ (جمع فضیلت) بزرگی۔ خوبی۔ کمال۔ بزرجمہر:۔ بزرگ مہر۔ (بڑا آفتاب) کا عرب نوشیرواں عادل کا وزیر اعظم جو اپنی فہم و فراست اور تجربہ و حکمت میں بہت مشہور تھا۔ بطی:۔ دیر کرنیوالا۔ درنگ:۔ دیر۔ تاخیر۔ مستمع:۔ سامع۔ سننے والا۔ کان دھرنیوالا۔ مخاطب۔ تقریر:۔ مقرر کرنا۔ بولنا۔ کہنا "تقریر سخن"۔ بات کا مقرر کرنا۔ بات کا کہنا۔

مطلب:۔ میں پہلے دربار شاہی میں برابر حاضر ہوتا تھا۔ لیکن اب چند روز سے حاضری کا سلسلہ موقوف کر دیا ہے اور خانہ نشین ہو گیا ہوں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ میں حکیم بزرجمہر وزیر نوشیرواں کی ایک عادت سے بہت متاثر اور سبق پذیر ہوا ہوں (وزیر موصوف کی اس عادت کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ) ایک دفعہ حکمائے ہندوستان حکیم بزرجمہر کے محامد و محاسن ذاتی کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ آخر ان کو حکیم ممدوح میں باوجود تحقیق اس کے سوا کوئی عیب نظر نہیں آیا کہ وہ جو بات کہتا ہے بہت دیر میں کہتا ہے۔ اور مخاطب کو اس کا جواب سننے کے لیے بہت انتظار کرنا پڑتا ہے۔

بزرجمہر شنید و گفت اندیشہ کردن کہ چہ کنم بہ از پشیمانی خوردن کہ چرا نگفتم۔

ترجمہ:۔ بزرجمہر نے سنا اور کہا کہ (اس بات کو) سوچ لینا کہ میں کیا کروں اس پشیمانی سے بہتر ہے کہ میں نے کیوں کہا۔

مطلب:۔ حکمائے ہندوستان نے بزرجمہر کے متعلق جو رائے دی تھی اس کو سنکر اس نے کہا کہ دیر میں بات کہنی کوئی عیب کی بات نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص کام کرنے اور بات کہنے سے پہلے یہ سوچ لے کہ میں کیا کر رہا ہوں اور کیا کہہ رہا ہوں تو اس سوچنے سمجھنے میں تاخیر ہو جانا اس سے کہیں بہتر ہے کہ سوچے سمجھے بغیر جلدی میں ایک بات منہ سے نکال ڈالے اور پھر پشیمان ہو کہ میں نے کیوں کہا۔ مجھے ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا۔ پس حضرت سعدی فرماتے ہیں کہ بزرجمہر کی اس عادت سے میں نے سبق لیا ہے اور بارگاہ شاہی کی حاضری میں میری طرف سے جو تاخیر ہوئی ہے وہ اسی مصلحت پر مبنی ہے۔

سخن داں پرودہ پیر کہن بیندیشد آنگہ بگوید سخن

ترجمہ:۔ پرانا بوڑھا تربیت پایا ہوا سخن داں پہلے سوچ لیتا ہے پھر بات کہتا ہے۔

لغات:۔ سخن داں:۔ سخن جاننے والا۔ عالم۔ پرودہ:۔ پالا ہوا۔ تربیت پایا ہوا۔

مطلب:۔ ایک صاحب علم و عقل جو بات چیت کے عیب و ہنر سے واقف ہو اور کامل سخندان ہو اور ساتھ ہی پیری اور کہن سالی نے اسے زمانہ کے نشیب و فراز اور سرد و گرم سے باوقف کر دیا ہو جب بات کہتا ہے تو کہنے سے پہلے سوچ لیتا ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور اسکا کیا اثر ہوگا اور کیا نتیجہ ہوگا۔

(باقی آئندہ)

شمارِ ماہ وسال

"چونکہ اسلامی نیا سال شروع ہو رہا ہے اس لیے علامہ ابوالفضل محمد احسان اللہ صاحب عباسی کا مضمونِ ذیل دلچسپی سے پڑھا جائیگا جو موصوف نے دین و دنیا میں اشاعت کے لیے بھیجا ہے" (ایڈیٹر)

بدوِ خلقت سے ماہ وسال کا شمار کیا جاتا ہے۔ گردشِ ماہتاب سے مہینوں کا شمار ہوتا ہے اور تبدیلِ موسم سے سال قائم ہوتا ہے۔ مہینوں کی تقسیم ہفتوں میں کیونکر ہوئی اسکا پتہ نہیں چلتا لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام کرۂ ارض میں دنوں کے سات ہی نام ہیں مہینے کا شمار ماہتاب کے نکلنے کے دوسرے دن سے شمار ہوتا ہے۔ یا ماہ کامل ہونے کے دوسرے دن سے شروع ہوتا ہے۔ ہندو ماہ کامل ہونے کو پورنماشی اور اُسکے اگلے دن کو مہینہ کی پہلی تاریخ یعنی پرِوا کہتے ہیں، اور عرب میں مہینے کی پہلی تاریخ کو غرّہ بولتے ہیں جو رویتِ ہلال کے دوسرے دن واقع ہوتا ہے۔ ہندوؤں کی تیسری تاریخ عموماً مسلمانوں کی پہلی تاریخ ہوتی ہے۔ ہندوؤں میں مہینے کے دو حصے بدی اور سُدی ہوتے ہیں اور انہیں کپھ کہتے ہیں ایک کپھ تقریباً پندرہ دن کا ہوتا ہے۔ ہر قمری مہینہ کی اخیر تاریخ کو دوسری تاریخ بدی کی عموماً ہوتی ہے۔ سال کا شمار کسی بڑے واقعہ سے کیا جاتا ہے مثلاً آدم علیہ السلام کے زمانے کو مسلمان ۷۲۶۶ سال تقریباً بتاتے ہیں اور طوفان حضرت نوح علیہ السلام کو ۵۰۲۴ سال بتاتے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو ۳۰۲۸ سال اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کو ۳۲۳۳ سال بتاتے ہیں۔ بخت نصر کے آغازِ حکومت کا زمانہ ۲۶۹۹ سال کے قریب ہوا۔

ہندوؤں کے نزدیک پہلے راجہ جودھسٹر کے عہد سے سمت کا شمار ہوتا تھا جس کو ۵۰۲۴ برس کے قریب زمانہ گزرا۔ مسلمانوں کے نزدیک صرف حضرتِ آدم سے شمارِ سال کیا جاتا ہے۔ لیکن حکمائے فارس و ہند ابتدائے آفرینش سے شمار کرتے ہیں۔ جسے اہلِ فارس ایک لاکھ پچاسی ہزار سال بتاتے ہیں اور حکمائے ہند ۱۲ ارب کے قریب بتاتے ہیں۔ بہرحال تخلیقِ عالم کی تحقیقات ہمارے موضوع سے الگ ہے۔ لیکن جس قدر نام ہم نے اوپر لکھے ہیں اُن سب سے سنوں کا شمار اگلے زمانوں میں کیا جاتا تھا جو شہر بڑے بڑے واقعات سے سنوں کا شمار کرنا فطرتِ انسانی نہیں ہے۔ بلکہ بعض چھوٹے چھوٹے واقعات سے بھی شمار کرنا فطرتِ انسانی ہے۔

مثلاً اصحاب فیل کی چڑھائی مکّے پر ہوئی تو یثرب و بطحا میں عرصے تک شمار سال اُسی سے ہوتا رہا یا ہندوستان کے ممالکِ متحدہ میں غدر کی مصیبت جھیلے ہوئے حضرات تاریخ خود بہت سے واقعات اس طرح بیان کرتے تھے کہ غدر سے ۵ برس کے بعد یہ ہوا اور ۱۵ برس کے بعد وہ ہوا۔ ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں کے جلوسی سال بھی اسی مد میں ہیں۔ ان میں سالِ جلوس الٰہی زائد تر مشہور ہے۔ جلال الدین اکبر بادشاہ کے سالِ جلوس کو سالِ الٰہی کہتے ہیں۔

تہذیب بڑھنے پر بجائے قمری مہینوں کے شمسی مہینوں کا استعمال ہوا کیونکہ قمری بارہ مہینے سال کو پورا نہیں کرتے۔ ہندوستان میں تیسرے مہینے ایک ادھک ماس (لونڈ کا مہینہ) بڑھا کر یہ کمی پوری کی گئی۔ اور قمری مہینے سے حساب قائم رکھا گیا۔ عربوں نے بدستور قمری ماہ وسال دفتروں میں قائم رکھا۔ لیکن شمسی مہینے کی تحقیقات بحدِ کمال کی فروری کا مہینہ چوتھے سال ۲۹ دن کا پہلے سے قرار پا چکا تھا۔ لیکن ۱۰۰ برس اور ۱۰۰۰ برس کے بعد صورت استثنیٰ قائم کر کے سلجوقی عہد میں عمر خیام نے تمام دنیا کے لیے جنتری مکمل کر دی تھی۔ ایشیا میں عمر خیام اپنی رباعیوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ لیکن یورپ میں وہ علم نجوم کے اُستادوں کا اُستاد مانا جاتا ہے۔

حضرت علیؓ کے علم نجوم کا ذکر کرنا لطف سے خالی نہ ہوگا۔ یہ مثل پیغمبر خدا کے محض اُمّی نہ تھے لیکن معمولی نوشت و خواند سے زائد آج کل کی اصطلاح کے مطابق ان کے پاس علم ظاہری نہ تھا لیکن علمِ باطن سے ان کا سینہ معمور تھا جس میں تمام علوم عقلیہ جس کی ایک شاخ علم نجوم بھی ہے شامل تھے۔ پیغمبر خدا نے فرمایا تھا انا مدینۃ العلم وعلیؑ بابھا "میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اُس شہر کا دروازہ ہے" علم سے محض علم مذہبی مُراد نہیں ہے۔ بلکہ تمام علوم عقلیہ و نقلیہ اس میں داخل ہیں۔

اب دیکھنا ہے کہ علمِ نجوم میں حضرت علیؓ کی کیا پایگاہ تھی۔ ایک روز ایک ذی علم اہلِ کتاب نے حضرت علیؓ کے سامنے آیۂ کریمہ وازدادوا تسعاً "پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے "اصحاب کہف اپنے غار میں نو اوپر تین سو برس رہے" اور یہ کہا کہ میں نے اپنی کتاب میں نو اوپر تین سو نہیں دیکھا بلکہ صرف تین سو دیکھا۔ اگر آپ کی کتاب آسمانی ہے تو یہ فرق کیونکر ہوا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تمہاری کتاب میں یونانیوں کے حساب سے ۳۰۰ سال ہے اور عربوں کے حساب سے جہاں سال قمری ہے تین سو نو برس ہوتے ہیں۔ کیونکہ شمسی سال قمری ماہ کے تقریباً ایک سال ۱۰ یوم کے برابر ہوتا ہے۔ وہ یہ جواب سُنکر متعجب ہوا اور فوراً اسلام لایا۔

یہ حضرت علیؓ کی ذاتی رائے نہ تھی۔ بلکہ قرآن میں بالقصد شمسی و قمری سالوں کا تفاوت بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہر طرح سمجھا جائے اور یہ معجزہ قرآنی ہے۔

کہا جاسکتا ہے کہ اصحاب کہف عربی علم نجوم سے حساب لگاتے تھے جب اُنھوں نے سُنا کہ ۳۰۰ برس زمانہ گزرا تو اُنھوں نے ۹ برس حساب میں اضافہ کر دیا۔ اس صورت میں ازدادوا کا فاعل اصحاب کہف رہیگا۔ ازدیاد کے معنی زائد کردن یا اضافہ کردن بھی ہیں۔ صراح میں ہے وزادوا ازدادہ بمعنیٰ۔ یقال زادہ اللہ خیراً

سالِ ترکی۔ سالِ ایغوز یا سالِ غازلم بھی اسے کہتے ہیں۔ یہ ترکوں کا سال ہندوؤں کی طرح قمری ہے، اور تیسرے برس ایک مہینہ کبیسہ یا لونڈ کا اس میں بھی بڑھتا ہے۔ شاہ غازلم کی دوشاہی سے یہ سال شروع ہوتا ہے۔ تقریباً ۱۶۴۲ برس اسے ہوئے نام مہینوں کے یہ ہیں:

آرام آئے۔ ای کن[۲] آئے۔ اوچ[۳] آئے۔ ترتیخ[۴] آئے۔ بشیخ[۵] آئے۔ الیخ[۶] آئے۔ اپیخ[۷] آئے۔ سکریخ[۸] آئے۔ توقریخ[۹] آئے۔ اونخ[۱۰] آئے۔ ازیرخ[۱۱] آئے۔ اوان[۱۲] یخ آئے

سالِ رومی سکندر کے عہد سے جسے آج تک ۲۲۶۴ برس کے قریب گزرے کہ رومی سنوں کی ابتدا ہوئی۔ مہینے یہ ہیں:

تشرین اوّل - تشرین آخر - کانون اول - کانون آخر - شباط - آذار - نیسان - آبار - حزیران - تموز - آب - ایلول - کانون اوّل کا تک کے مہینہ کو کہتے ہیں - رومیوں کا سال ۳۶۵ ۱/۴ دن کا ہوتا ہے - یہ مہینے ۳۰ یا ۳۱ دنوں کے ہوتے ہیں - ماہ شباط چوتھے سال ۲۹ دن کا ہوتا ہے -

سال فارسی - اسے سال یزدجردی بھی کہتے ہیں - اس کے مہینے یہ ہیں :-
فروردین - اردی بہشت - خرداد - تیر - مرداد - شہریور - مہر - آبان - آذر - دی - بہمن - اسفندارمذ - سب مہینے ۳۰ دن کے ہوتے ہیں اور اسفندارمذ ۳۵ دن کا اور ایک سو بیس سال کے بعد بارھواں سال تیرہ مہینے کا ہوتا ہے - یہ سنہ یزدجرد کی تخت نشینی سے شمار کیا جاتا ہے - جسے قریب ۱۴۰۰ برس ہوئے - تحویل آفتاب اوّل درجہ برج حمل میں جس پر روز ہوتی ہے اُس روز کو نوروز کہتے ہیں -

سال ہندی - راجہ بکرماجیت کی تخت نشینی سے سمبت یا سمت کا آغاز ہوا اس وقت سمت ۱۹۷۹ ہے اور اسی کے بعد راجہ سال باہن (وائن) نے راجہ بکرماجیت کو جنگ میں شکست دیکر اپنا سال موسوم بہ سا کا چلایا - جو بہت مشہور نہیں ہوا - لیکن بنگال اور پتروں اور جنم پتروں میں اب تک بیستعمل ہے - اور اُسے اِس وقت تک ۱۸۴۵ سال ہوئے لیکن صحیح یہ معلوم ہوتا ہے کہ راجہ باہن کی فتح بمقابلہ راجہ بکرماجیت کے نہیں ہوئی، بلکہ بمقابلہ اس کے قائم مقام بعد کے ہوئی - ہندی سال کی ابتدا ماہ چیت سے ہوتی ہے - ۱۲ مہینوں کے نام یہ ہیں :-
چیت - بیساکھ - جیٹھ - اساڑھ - ساون - بھادوں - کنوار - کاتک - اگھن - پوس - ماگھ - پھاگن - ہندیوں کے نزدیک ایک رات اور دن ۶۰ گھنٹے کے بجائے ۶۰ گھڑی میں تقسیم کیا جاتا ہے - اور ہر گھڑی میں ۶۰ پل اور ہر پل میں ۶۰ بپل اور ہر بپل اتنا ہوتا ہے کہ صحیح المزاج اور معتدل مزاج آدمی چھ مرتبہ سانس لے سکے - آفتاب کی سالانہ گردش کے دائرے کو بارہ فرضی حصوں میں اہل نجوم نے تقسیم کیا ہے - زبان عربی میں ان کے نام یہ ہیں :-
حمل - ثور - جوزا - سرطان - اسد - سنبلہ - میزان - عقرب - قوس - جدی - دلو - حوت - ہندوستان میں برج کو راس کہتے ہیں اور بارہ راسوں کے نام یہ ہیں میکھ - برکھ - متھن - کرک - سنگھ - کنیاں - تلا - برچھک - دھن - مکر - کنبھ - مین - آفتاب ان برجوں کا دورہ ۳۶۵ دن ۱۵ ۱/۴ گھڑی میں طے کرتا ہے -

سال انگریزی - مثل سال رومی کے سال انگریزی بھی شمسی ہے - ۱۲ مہینوں کے نام یہ ہیں :-
جنوری - فروری - مارچ - اپریل - مئی - جون - جولائی - اگست - ستمبر - اکتوبر - نومبر - دسمبر - اپریل، جون، ستمبر، نومبر ۳۰ دن کے، اور فروری ۲۸ دن کا - بقیہ مہینے ۳۱ دن کے ہوتے ہیں - چوتھے سال فروری ۲۹ دن کا ہوتا ہے - اور ۴ سال کی کسر کو پورا کرتا ہے - ۱۰۰ اور ۱۰۰۰ برس کے بعد پھر ۲۹ دن میں کچھ تغیر ہوتا ہے - اور یہ عمر خیام کا قایم کیا ہوا ہے - اس سے پھر کچھ کسر باقی نہیں رہتی سال انگریزی کو سال عیسوی بھی کہتے ہیں - اور اسکی ابتدا حضرت عیسےٰؑ کی ولادت سے ہوتی ہے جس کو ایک ہزار نو سو تیئیس (۱۹۲۳) برس ہوئے -

سال ہجری کی ابتدا اس وقت ہوئی جب آنحضرتؐ نے ہجرت کرکے مکہ میں قدم رکھا - لیکن اس کی ضرورت حضرت عمرؓ کے وقت میں محسوس ہوئی - حاکم یمن موسیٰ اشعری نے لکھا کہ خطوط دربار خلافت سے آتے ہیں - اُن سے پتہ نہیں لگتا کہ کون پہلے لکھا گیا - حضرت عمرؓ نے تاریخ و سنہ لکھنے کی ضرورت محسوس کرکے مشورہ کیا کہ سنہ رکھا جائے - لوگوں نے رائے دی کہ فتح مکہ سے شروع سال ہو اور کسی نے کہا وفات رسولؐ سے ہو - حضرت عمرؓ نے کہا کہ پہلی صورت میں مجھے اپنا زمانہ کفر یاد آئیگا اور دوسری صورت میں وفات نبی یاد آئیگی - بالآخر حضرت علیؓ کی رائے ہوئی کہ ہجرت مدینہ سے سال کا شمار ہو اور یہ رائے پسند آئی - ۱۲ ربیع الاول کو آنحضرتؐ مدینہ پہنچے تھے اور ماہ صفر میں مکہ سے چلے تھے لیکن ارادۂ سفر ماہ محرم سے تھا - اس لیے سترہ برس کے بعد حکم محرم ارادۂ سفر مدینہ سے سنہ ہجری کا شمار کیا گیا - نام مہینوں کے یہ ہیں :-
محرم - صفر - ربیع الاول - ربیع الآخر - جمادی الاولےٰ - جمادی الاخریٰ - رجب - شعبان - رمضان - شوال - ذیقعدہ - ذی الحجہ -
شمار مہینوں کا غرۂ ماہ یعنی چاند دیکھنے کے دوسرے دن سے شروع ہوتا ہے - پہلی تاریخ کو غرہ اور جس دن چاند نکلے اُس دن کو سلخ کہتے ہیں - اور ہر مہینہ ۳۰ یا ۲۹ دن کا ہوتا ہے - سال کے دنوں کی تعداد ۳۵۴ ہوتی ہے کیونکہ چھ مہینے ۳۰ دن کے اور چھ مہینے ۲۹ دن کے ہوتے ہیں - اس لیے ۱۰۰ برس کے بعد تقریباً ۳ سال کا فرق پڑتا ہے جیسا کہ اوپر لکھا گیا -

سال جلالی یا ملک شاہی :- جلال الدین ملک شاہ سلجوقی نے سال جلالی کا رواج دیا - سنہ جلالی میں مثل جلال الدین اکبر شاہ ہند و ستان کے اس نے دخل مونا پسند نہیں کیا - شمسی مہینہ سے سال جلالی قائم کیا - سال جلالی ۳۶۵ دن ۵ ساعت ۴۹ دقیقہ کا ہوتا ہے - ہر مہینہ ۳۰ دن کا ہوتا ہے اور ۵ دن اسفندارمذ میں زیادہ کرتے ہیں اور چوتھے سال اسے ۶ دن کا قرار دیتے ہیں آج تک تقریباً ۸۴۵ سال ہوئے -

سال فصلی :- یہ سال مسلمانوں کی یادگار ہندوستان میں ہے - اکبر کے عہد میں بکرماجیتی اور ہجری سنوں کے میل سے ایک نیا سال فصلی رائج ہوا - جو اب تک رائج ہے - ۹۷۱ ہجری کی ابتدائے فصل خریف میں پڑی - ماہ کنوار سے سنہ فصلی کی ابتدا ہوئی، اور وہ ۹۷۱ فصلی سے موسوم ہوا - اور سال ہندی بکرماجیتی کے اعتبار سے شروع ہوا کہ چھ مہینے ۳۰ دن کے اور ۶ مہینے ۲۹ دن کے اور تیسرے سال لونڈ کا مہینہ اضافہ کیا گیا - سنہ فصلی میں مہینوں کے وہی نام ہیں جو سال ہندی میں درج کیے گئے - صرف اتنا فرق ہے کہ سال ہندی چیت سے اور سال فصلی کنوار سے شروع ہوتا ہے -

حق کی تلاش میں ہے تو دیکھ اپنے آپکو خود کو نہ پائیگا تو خدا کو نہ پائیگا

جرمی

صحیفۂ عالم

(از جناب مولوی محمود حسن صاحب محمود الہ آبادی)

رہ رو شب کو ہیں لاکھ صحیفے کا منکر
ورق تازہ نکلتا ہے فلک سے خورشید

یوں تو کچھ بھی نہیں پر کچھ بھی اگر غور سے ہم
ہر ورق صورت سابق کا ہے اک مکرر بدید

نقش کرتے ہیں شعاعوں کے قلم جو الفاظ
عقل انسانی سے ہوتی نہیں ان کی تردید

لفظ گویا کہ وہ قانون طبیعی ہے جریح
جس میں تاویل کی حاجت ہی نہ جائے تنقید

جس کی پابندی سے تخت شرف انسان کو
لیکچر بام فلک تک ہے بس کی تعلید

جو سمجھتا نہیں اسکو وہ بھی مرعوب
اس کی لیکچر تحریر ہے وہ قابل دید

صاحب فہم و فراست ہی سمجھتا ہے کچھ
کہ یہ آئین ہی ہے باب ترقی کی کلید

ان کے اقوال کی کی جائے اگر پابندی
ہو کھول سکتی ہے دنیا میں حیات جاوید

وہ اولوالعزم تھے زندہ ہیں فسانے انکے
تھی شکست ان کے لیے ایک ظفر کی تمہید

وہ یہ کہتے تھے رہے تم کو فرائض کا خیال
وہ یہ کہتے تھے کہ دنیا میں ہو تم سرمایہ

وہ یہ کہتے تھے کہ دنیا میں ہو تم سرمایہ
مقتضی ہے کہ کرے نوع بشر سعی مزید

تیری عبرت کے لیے مورد اس کا فی ہیں
مول ملتی ہو تو جا عقل و خرد ان سے خرید

ہو حیات نبوی پر بھی تحقیق کی نظر
جس کی مدحت سے مزین ہوا فرقان حمید

پھر صحابہ پہ بھی تحسین کی ہو ایک نگاہ
جنکے فعلوں میں تھی ہمرنگی اقوال و وعید

ہو حسین ابن علی کا ترے دلمیں عزم
مہندم ذات سے جبکی ہوئی بنیاد یزید

سینچ کر گلشن دیں جس نے لہو سے اپنے
باغ عالم میں نمایاں کیا اک رنگ جدید

الغرض ایسی نشاں ہیں نضائح الہ کی
بزم انجم میں ہو جس طرح ضیائے مہ عید

کیوں نہ ہو فطرت انساں پہ رہا ان کو عبور
صفحۂ دل پہ منقش رہی لوح خورشید

کارنامے ہی بزرگان سلف کے اپنے
دیتے ہیں یاس میں امید کی انسان کو نوید

توحید

توحید کے چند مراتب ہیں (۱) توحید ایمانی (۲) توحید علمی (۳) توحید حالی (۴) توحید الٰہی۔

توحید ایمانی

اول قسم (توحید ایمانی) سے یہ مراد ہے کہ آدمی یہ جان لے کہ خدا اپنی صفات اور استحقاق پرستش میں یکتا ہے۔ کوئی اسکا مسہم نہیں ہے۔ اور جیسا قرآن و حدیث میں آیا ہے دل سے مانے، زبان سے اقرار کرے۔ یہ توحید نتیجہ ہے صدق خبر کا۔ یعنی کسی ہادی کے قول کو صحیح اور سچ تسلیم کرنے کا۔ اس سے آدمی کھلے شرک سے بچ جاتا ہے۔ اس توحید میں اسلام کے سب فرقے اپنے آپ کو شریک بتاتے ہیں۔

توحید علمی

توحید علمی سے یہ مراد ہے کہ علم یا ظن اور علم یقین کے ذریعہ سے آدمی اُس کو سمجھ سکتا ہے اور بعد توحید ایمانی کے حاصل کرنے کے اُس کے مدارج حاصل ہو جاتے ہیں اور یہ تصوف کی ابتدا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی یقین کے ساتھ جانے کہ حقیقی موحد اور مؤثر مطلق سوا خداوند تعالےٰ کے کوئی نہیں۔ دوسرے لفظوں میں اُس کا وجود اس قابل ہے کہ وحدہ کہلایا جائے اور وہی ایسا اثر پیدا کرنے والا ہے جو کسی قید کا پابند نہیں، اور خدا کی ذات و صفات، و افعال کے روبرو تمام ذاتوں اور صفتوں اور افعال کو ہیچ سمجھے اور سب وجودوں کو وجود مطلق الٰہی کے نور کا پرتو سمجھے اور ہر صفت کو صفت مطلق خداوندی کا سایہ سمجھے۔ چنانچہ جہاں اُس کو علم قدرت۔ ارادہ۔ بینائی شنوائی ملے۔ اسکو خدا کے علم، قدرت، ارادہ، بصر و سمع کا اثر و نشان سمجھے اس طور پر دوسرے افعال کو سمجھے۔ اب بندہ تیسرے درجہ کی توحید تک پہنچنے کے لائق ہے۔ یعنی:-

توحید حالی

اس کے معنی یہ بتائے گئے ہیں کہ توحید کی کیفیت کا غلبہ موحد (اُس انسان) کے اوپر ایسا غالب آجائے کہ رسوم وجود یعنی اپنے یا غیروں کے وجود کے جو نشان بسطور تاریکی کے حائل ہیں سب اُس سے دور ہو جائیں اور وہ شخص توحید کے جلوہ کے سوا کسی کے وجود کو نہ دیکھ سکے۔ اور اپنا وجود الٰہی وجود میں اس طرح مستغرق کر دے جس طرح آفتاب ماہتاب کا نور اُس میں جذب ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں بقول حضرات صوفیائے مشاہدۂ جمال کی وجہ سے موحد کا وجود واحد میں ایسا مجمع اور غرق ہو جاتا ہے کہ اُس کی ظاہری نگاہ میں سوائے ذات و صفات واحد کے نظر نہیں آتا۔ یہاں تک کہ توحیدی کے خیال کو دیکھنے کے فعل کو بھی واحد (خدا) ہی کا فعل سمجھتا ہے۔ اپنا فعل نہیں سمجھتا اور مثل قطرے کے وجود کے طلاطم میں اُس کی ہستی غرق ہو جاتی ہے چنانچہ حضرت جنید نے اس پر کہا ہے۔ التوحید یضمحل فیہ الرسوم ویندرج فیہ العلوم ویکون اللہ کما لم یزل۔ یعنی توحید میں نشان کمزور ہو جاتے ہیں اور علوم لمجاتے ہیں اور اللہ ایسا ہوتا ہے گویا برابر چلا جاتا ہے۔ مگر یہ درجہ نہایت مشکل اور تہذیب نفس سے حاصل ہوتا ہے چنانچہ ابو علی دقاق کا قول ہے کہ "توحید ایسا فرضخواہ ہے کہ اُس کا فرض ختم نہیں ہوتا۔ اور ایسا مسافر ہے کہ اُسکا حق ادا نہیں ہوتا" صوفیا کے نزدیک اس درجہ کی تکمیل سے خفیہ شرک سے آدمی بچتا ہے۔

توحید الٰہی

چوتھی توحید الٰہی ہے۔ اگرچہ اس کو صوفیا کے عقائد اور ادراک اس درجہ توحید سے زیادہ تعلق معلوم نہیں ہوتا وہ یہ ہے کہ ازل میں ہمیشہ خدا اپنے نفس میں وحدانیت اور فردانیت کی صفت سے متصف تھا نہ کہ دوسرے دیکھنے والے کے نزدیک اور یہ حدیث آئی ہے کان اللہ ولم یکن معہ شیء خدا تھا اُس کے ساتھ اور کچھ نہ تھا اس حالت کی تفسیر ہے۔ جیسا اُس وقت تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔ اور ایسا ہی جدا اور واحد و یکتا موجود ہے۔ الان کما کان اور ابد تک یعنی آئندہ ہمیشہ تک ایسا ہی رہیگا، وقت کا اُس پر اثر نہیں ہے چنانچہ

رسائل کی روح

محبتِ الٰہی

دنیا میں انسانوں کے درمیان رحم و کرم اور مہر و محبت کے عناصر پائے جاتے ہیں۔ جن کی بنا پر دوستوں، عزیزوں، قرابت داروں، اولادوں میں میل ملاپ اور رسم و محبت ہے اور جس کی بنا پر دنیا میں عشق و محبت کے یہ مناظر نظر آتے ہیں۔ تم کو معلوم ہے کہ یہ اُس شاہدِ حقیقی کے سرمایۂ محبت کا کتنا حصہ ہے؟ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے، ان میں سے ایک حصہ اپنی مخلوقات کو عطا کیا، جس کے اثر سے وہ ایک دوسرے پر باہم رحم کیا کرتے ہیں، باقی ننانوے حصے خدا کے پاس ہیں" اس لطف و کرم اور مہر و محبت کی بشارتیں کس مذہب نے انسانوں کو سنائی ہیں، اور کس نے گنہگار انسانوں کے مضطرب قلوب کو اس طرح تسلی دی ہے؟

صحیح بخاری میں ایک واقعہ مذکور ہے کہ ایک شخص شراب خواری کے جرم میں بار بار گرفتار ہو کر آنحضرت صلعم کی خدمت میں پیش ہوا، صحابہ نے تنگ آ کر کہا "خدا وندا تو اپنی لعنت اس پر نازل کر یہ کس قدر بار بار لایا جاتا ہے" رحمۃ للعالمین کو صحابہ کی یہ بات ناپسند آئی، فرمایا "اس پر لعنت نہ کرو کہ اس کو خدا اور رسول سے محبت ہے"۔

ابن ماجہ میں ہے کہ مدینہ میں ایک غریب مسلمان نے وفات پائی، اس کا غم کس نے کیا ہوگا، ہاں اس دل نے جو دنیا کا غمخوار بنکر آیا تھا، اس کے فراق ظاہری سے چہرۂ مبارک پر اندوہ و ملال کے آثار تھے، صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلعم! آپ کو اس مرنے والے کی موت کا غم ہے، فرمایا "ہاں اس کو خدا اور رسول سے محبت تھی"۔ اس غریب میں اس محبت کا اثر یہ تھا کہ وہ ہمیشہ زور زور سے قرآن پڑھا کرتا تھا۔ **صحیحین** میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک صاحب کو کسی جماعت کا افسر بنا کر بھیجا تھا۔ وہ جب نماز پڑھاتے تھے تو ہر نماز میں ہر سورہ کے آخر میں قل ھو اللہ ضرور پڑھتے تھے، جب سفر سے یہ جماعت لوٹ کر آئی تو خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر اس نے یہ واقعہ عرض کیا۔ فرمایا اُن سے پوچھو کہ اب وہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا تو اُنہوں نے جواب دیا کہ یہ میں اس لیے کرتا ہوں کہ اس سورہ میں رحم والے خدا کی صفت بیان ہے، تو مجھکو اس کے پڑھنے سے محبت ہے۔ فرمایا "اُن کو بشارت دو کہ وہ رحم والا بھی اُن سے محبت کرتا ہے"۔

صحیح بخاری اور **مسلم** میں متعدد طریقوں سے حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی نے خدمتِ والا میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ "یا رسول اللہ! قیامت کب آئیگی؟ فرمایا تم نے اس کے لیے کیا سامان رکھا ہے" نادم ہو کر شکستہ دلی سے عرض کی کہ "یا رسول اللہ! میرے پاس نہ تو نمازوں کا ذخیرہ ہے نہ روزوں کا اور نہ صدقات و خیرات کا بڑا ذخیرہ ہے جو کچھ سرمایہ ہے وہ خدا اور رسول کی محبت کا ہے اور بس!" فرمایا "تو انسان جس سے محبت کریگا وہ اسی کے ساتھ رہیگا" صحابہ نے اس بشارت کو سنکر اس دن بڑی خوشی منائی۔

صحیح مسلم کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "جب خدا کسی بندہ کو چاہتا ہے تو فرشتۂ خاص جبرئیل سے اس کا تذکرہ کرتا ہے کہ میں فلاں بندہ کو پیار کرتا ہوں، تو جبریل بھی اُس کو پیار کرتے ہیں اور آسمان میں پکار دیتے ہیں کہ خدا اس بندہ کو پیار کرتا ہے تم بھی پیار کرو۔ تو آسمان والے بھی اُس کو پیار کرتے ہیں، اور پھر زمین میں اُس کو ہر دلعزیزی اور حسنِ قبول حاصل ہوتا ہے۔

ترمذی میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رسول اللہ صلعم سے راوی ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میرا بندہ اپنی اطاعتوں سے میری قربت کو اس قدر ڈھونڈھتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، یہاں تک کہ میں اُسکی وہ آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ وہ کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، وہ ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے"۔

امام بزار نے مسند میں حضرت ابو سعید سے روایت نقل کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا "میں ان لوگوں کو پہچانتا ہوں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہید ہیں، لیکن قیامت میں ان کے مرتبہ کی بلندی پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کرینگے یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا سے محبت ہے اور جن کو خدا پیار کرتا ہے۔ وہ اچھی باتیں بتاتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں" الخ۔

ترمذی میں حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "لوگو! خدا سے محبت کرو کہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے، اور خدا کی محبت کے سبب مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کے سبب میرے اہلبیت سے محبت کرو"۔

جو کچھ اسلام کی تعلیم تھی، وہ پیغمبر اسلام کی عملی زندگی تھی"۔

عام مسلمانوں میں پیغمبر اسلام کا لقب "حبیب خدا" ہے دیکھو کہ حبیب و محبوب میں خلت اور محبت کے کیا کیا ناز و نیاز ہیں، آپ خشوع و خضوع کی دعاؤں میں، اور خلوت کی ملاقاتوں میں کیا ڈھونڈتے اور کیا مانگتے تھے، کیا چاہتے تھے اور کیا سوال کرتے تھے؟ امام احمد اور بزار نے مسندوں میں۔ ترمذی نے جامع میں حاکم نے مستدرک میں اور طبرانی نے معجم میں متعدد صحابیوں سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلعم اپنی دعاؤں میں **محبتِ الٰہی** کی دولت مانگا کرتے تھے، انسان کو اس دنیا میں سب سے زیادہ محبوب اپنی اور اپنے اہل و عیال کی جان ہے، لیکن محبوبِ خدا کی نگاہ میں یہ چیزیں ہیچ تھیں۔ دعا فرماتے تھے کہ:-

"خداوندا میں تیری محبت مانگتا ہوں اور جو تجھ سے محبت کرتا ہے اُسکی محبت اور اس کام کی محبت جو تیری محبت سے قریب کردے۔ الٰہی! تو اپنی محبت کو جان سے، اہل و عیال سے، اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ میری نظر میں محبوب بنا"۔

عرب میں ٹھنڈا پانی دنیا کی تمام دولتوں اور نعمتوں سے زیادہ گراں اور قیمتی ہے لیکن حضور کی پیاس اس ٹھنڈے پانی کی ٹھنڈک سے نہیں بجھتی تھی وہ صرف محبت الٰہی کا زلالِ خالص تھا جو اس تشنگی کو تسکین دے سکتا تھا، عام انسان روٹی سے جیتے ہیں

مگر ایک عاشق الٰہی (مسیح) کا قول ہے کہ "انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا" پھر وہ کون روٹی ہے جس کو کھا کر انسان پھر کبھی بھوکا نہیں ہوتا، حضور دعا فرماتے ہیں:۔ "خداوندا! تو مجھے اپنی محبت جو تیری محبت کی راہ میں نافع ہے مجھے روزی کر"

عام ایمان، خدا اور رسول پر یقین کرنا ہے، مگر جانتے ہو! کہ اس راہ کی آخری منزل کیا ہے؟

صحیحین میں ہے:۔ "یہ کہ خدا اور رسول کی محبت کے آگے تمام ماسوا کی محبتیں ہیچ ہو جائیں"

احادیث سے ہمارا یہ دعوے اور بھی زیادہ واضح ہو جاتا ہے، لڑائی کا میدان ہے دشمنوں میں بھاگ دوڑ مچی ہے، جسکو یہاں امن کا گوشہ نظر آتا ہے، اپنی جان بچا رہا ہے، بھائی بھائی سے ماں بچہ سے بچہ ماں سے الگ ہے، اسی حال میں ایک عورت آتی ہے، اس میدان حشر میں اس کا بچہ گم ہو گیا ہے، محبت کی دیوانگی کا یہ عالم ہے کہ جو بچہ بھی اُسکو سامنے نظر آجاتا ہے بچہ کے جوش محبت میں اسکو چھاتی سے لگا لیتی ہے اور اسکو دودھ پلا دیتی ہے۔ رحمۃ للعالمین کی نظر پڑتی ہے، صحابہ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں "کیا یہ ممکن ہے کہ یہ عورت خود اپنے بچہ کو اپنے ہاتھ سے دہکتی آگ میں ڈال دے؟" لوگوں نے عرض کی "ہرگز نہیں" فرمایا تو جتنی محبت ماں کو اپنے بچہ سے ہے خدا کو اپنے بندوں سے اس سے بہت زیادہ محبت ہے"

ایک دفعہ ایک غزوہ سے آپ واپس تشریف لا رہے ہیں، ایک عورت اپنے بچہ کو گود میں لیکر ساتھ آتی ہے، اور عرض کرتی ہے "یا رسول اللہ! ایک ماں کو اپنی اولاد سے جتنی محبت ہوتی ہے، کیا خدا کو اپنے بندوں سے اُس سے زیادہ نہیں ہے؟" فرمایا "ہاں" بیشک اس سے زیادہ ہے" بولی "تو کوئی ماں تو اپنی اولاد کو خود آگ میں ڈالنا گوارا نہ کریگی" یہ سُنکر فرطِ اثر سے آپ پر گریہ طاری ہو گیا، پھر سر اُٹھا کر فرمایا "خدا اُس بندہ کو عذاب دیتا ہے جو سرکشی سے ایک کو دو کہتا ہے"۔

آپ ایک مجلس میں تشریف فرما ہیں، ایک صحابی چادر میں ایک پرند کو جسکے بچوں کے باندھکر لاتے ہیں، اور واقعہ عرض کرتے ہیں کہ "یا رسول اللہ! میں نے ایک جھاڑی سے ان بچوں کو اُٹھا کر کپڑے میں لپیٹ لیا، ماں نے یہ دیکھا تو میرے سر پر منڈلانے لگی۔ میں نے ذرا سا کپڑے کو کھول دیا تو وہ فوراً آکر میرے ہاتھ پر بچوں پر گر پڑی" ارشاد ہوا "کیا بچوں کے ساتھ ماں کی اس محبت پر تم کو تعجب ہے۔ قسم ہے اُس ذات کی جس نے مجھکو حق کے ساتھ مبعوث کیا، جو محبت اس ماں کو اپنے بچوں کے ساتھ ہے، خدا کو اپنے بچوں کے ساتھ اس سے بدرجہا زیادہ ہے"

ربانی تخم خانۂ عشق کا آخری ہوشمند سرشار، ریاض محبت کی بہار جاوداں کا آخری غنچہ خنداں عندلیب نظارۂ جمال حقیقت کا پہلا مشتاق ہمستور ازاں کے چہرۂ زیر نقاب کا پہلا بند کشا زندگی کے آخری گھنٹوں میں ہے، مرض کی شدت ہے، بدن بخار سے جل رہا ہے، اُٹھکر نہیں سکتا، لیکن یک بیک اپنے میں ایک علاج خاص کی قوت پاتا ہے، مسجد نبوی میں جان نثار حاضر ہوتے ہیں سب کی نظریں حضور کی طرف لگی ہیں نبوت کا آخری پیغام سننے کے آرزو مند، دفعتہً لب مبارک ہلتے ہیں، آواز آتی ہے "لوگو میں تم کو اس بات کی خبر کرتا ہوں کہ انسانوں میں میرا کوئی دوست ہے، میرا پیار اصرف ایک ہی ہے، وہی جس نے ابراہیمؑ کو اپنا پیارا بنایا، یہ تو وفات سے پہلے کا اعلان تھا، حیات النبیؐ میں زبان مبارک پر یہ کلمہ تھا "خداوندا! بہترین رفیق" (صحیح بخاری فاتحہ) (معارف)

افکار اصغر

شاید کہ پیام آیا پھر وادیٔ سینا سے — شعلے سے لپکتے ہیں کچھ کوتہ مینا سے
اسرارِ حقیقت کو ایک ایک سے پوچھا ہے — ہر غنچۂ رنگیں سے ہر شاہدِ زیبا سے
میخانہ کی یہ صحبت اے شیخ غنیمت ہے — لے کچھ لبِ ساغر سے کچھ سینۂ مینا سے
یا زندگی نو تھی ہر موجِ حوادث کی — یا موت کا طالب ہوں انفاسِ مسیحا سے
انوار کی ریزش ہو اسرار کی بارش ہو — ساغر کو جو ٹکرا دوں اس گنبدِ مینا سے
وہ عشق کی غفلت سے یہ ہیں واقف ہیں — سو حسن کروں پیدا ایک ایک تمنا سے
یارب! غمِ ہستی کا اب دن ہی ڈھلا دے — یا شاہدِ رعنا سے، یا ساغر و مینا سے

اشعار یہ اصغر کے ہے رقصِ مگہ جاں میں
اک موجِ نسیم آئی کیا باغِ مصلّے سے
(علیگڑھ میگزین)

اقوال بقراط

(۱) چار باتیں باصرہ کو مضر ہیں، اوّل تو طعام نمکین کھانے کی کثرت دوسرے گرم پانی پینے اور اس سے نہانے کی عادت۔ تیسرے آفتاب کی جانب دیکھنا۔ چوتھے چہرۂ دشمن کو منظر بنانا۔

(۲) چار باتیں باصرہ کو قوت دیتی ہیں۔ اوّل دوستانِ خالص کا دیدار۔ دوسرے حسینوں کے چہروں کو منظر بنانا۔ تیسرے چاند پر نگاہ کرنی۔ چوتھے سبزہ پر نظر ڈالنی۔

(۳) تین باتوں سے انسان دُبلا ہوتا ہے۔ اوّل باسی منہ خالی شکم پانی پینے سے۔ دوسرے سخت چیز پر سونے سے۔ تیسرے باآواز بلند بولنے سے۔

(۴) پانچ عضو کا علاج پانچ چیزوں سے کرنا چاہیے یعنی سر کا علاج غرغرہ سے۔ معدہ کا علاج قے سے۔ آنتوں کا علاج اسہال سے۔ جلد کا علاج عرق سے۔ عروق کا علاج فصد سے۔

(۵) جس کے جسم میں اخلاط ردیہ بھری ہوں اُسکو اغذیۂ لطیفہ و اطعمۂ قویہ سے نفع نہیں ہوتا ہے بلکہ نقصان ہوتا ہے۔

(۶) چار چیزوں کے استعمال سے جسم انسان کو ضرر ہوتا ہے۔ اوّل حمام میں دیر تک رہنے سے۔ دوم خلوئے معدہ میں جماع کرنے سے۔ سوم خشک گوشت کھانے سے۔ چہارم قوت سے زیادہ محنت کرنے سے۔

(۷) چھ چیزوں سے جسم انسان میں بیماری پیدا ہوتی ہے، اوّل غذا پر غذا کھانے سے۔ دوم بکثرت جماع کرنے سے۔ سوم زیادہ جاگنے سے۔ چہارم پیشاب و پاخانہ روکنے سے۔ پنجم بغیر بھوک کھانے سے۔ ششم غم و اندیشہ میں رہنے سے۔

(۸) بیمار کے لیے دس نشانیاں موت کی خبر دیتی ہیں۔ اوّل بچشم واحد دیکھنا۔ دوم پوست پیشانی کا کھنچ جانا۔ سوم زمزمۂ گوش کا جنبش کرنا۔ چہارم سینہ کا گرم ہونا۔ پنجم پیروں کا سرد ہونا۔ ششم عرق سرد کا آنا۔ ہفتم سانس کا زور زور سے چلنا۔ ہشتم چہرہ اور آنکھوں کا گرد آلود ہونا۔ نہم بیقراری اور اضطراب کا ہونا۔ دہم آنکھوں سے اشکوں کا جاری ہونا۔

(۹) خالق نے جسم انسان میں تین روحیں مخلوق کی ہیں۔ ایک تو روح حیوانی مسکن اس کا دل ہے۔ دوسرے روح طبعی مکان اس کا جگر ہے۔ تیسرے روح نفسانی جائے قیام اس کی

دماغ ہے۔

(۱۰) انسان کا جسم چار خلطوں سے مختلط ہے، اوّل خون، رنگ اس کا سُرخ، مزاج اس کا گرم و تر، پیدائش اس کی ہوا سے، دوم بلغم، رنگ اُس کا سفید مزاج اُس کا سرد، پیدائش اُس کی پانی سے ہے۔ سوم صفرا، رنگ اس کا زرد، مزاج اُس کا گرم و خشک، پیدائش اس کی آگ سے ہے۔ چہارم سودا مزاج اس کا سرد و خشک، پیدائش اس کی مٹی سے ہے۔ خون سب خلطوں سے افضل ہے۔ خلطوں کا اعتدال موجب صحت اور عدم اعتدال بیماری کا باعث ہے۔

(۱۱) استعمال غذا میں پندرہ چیزوں کا لحاظ رکھنا انسب ہے۔ پہلے اس قدر کھائے جس قدر معدہ آسانی سے اُٹھالے۔ دوسرے بغیر اشتہائے کامل کے کچھ نہ کھائے۔ تیسرے ابھی کچھ بھوک باقی رہے کہ کھانے سے ہاتھ اُٹھالے۔ چوتھے غذائے مرغن زیادہ نہ کھائے پانچویں بہت گرم کھانے سے احتراز کرے۔ چھٹے بہت سرد سے بھی پرہیز رکھے۔ ساتویں کھانے کا وقت مقرر رکھے۔ آٹھویں دیر ہضم کے اوپر زود ہضم نہ کھائے۔ نویں بار بار غذا پر غذا نہ کھائے۔ دسویں غذا مطبوع طبع کھایا کرے۔ گیارھویں غذائے ترش سے محترز رہے۔ بارھویں ایک ہی غذا کا عادی نہ ہوجائے۔ تیرھویں شیریں کے بعد نمکین کھائے چودھویں ترش کے بعد شیریں استعمال میں لائے۔ پندرھویں خشک غذا سے بھی اپنے کو بچائے۔

(۱۲) دس چیزوں کا باہم ملا کر کھانا ممنوعات سے ہے۔ سرکہ اور چاول۔ مولی اور دہی۔ بطخ اور عسل۔ شیر اور انجیر۔ بیضہ مرغ اور پنیر۔ انگور اور کلہ۔ انار اور ہریسہ۔ حجرات اور باقلہ۔ لحم کبوتر اور پیاز۔ شیر اور ماہی +

(مشیر الاطبا)

بچوں کو سلانا

بچوں میں جو جسمانی بجلی پائی جاتی ہے اسے مثبت تصور کرنا چاہیے اسکے مقابلہ میں بڑوں کی جسمانی بجلی منفی سمجھنی چاہیے۔ زمانۂ طفلی چونکہ نشو و نما کا دور ہے اسلیے اس میں عجلت سے تغیرات بدنی ہوتے رہتے ہیں اور عصبی قوتیں بھی کثرت سے پیدا ہو کر مدحیات بنتی رہتی ہیں لیکن اگر اس دور میں بچوں کو اپنے سے بڑے اشخاص کے ہمراہ سونا پڑے اور اس پر مداومت کی جائے تو بڑی عمر کے اشخاص جنکی جسمانی برق منفی اور کمزور ہو چکی ہے بچوں کی برقی قوت جذب کرتے رہینگے اور پیچھے اس نقصان کے باعث اکثر کمزور، زود رو، پژمردہ خاطر سست اور چڑچڑے بچے پیدا ہوتے ہیں اس پر قدیم ترین شہادت حضرت داؤد کی زندگی سے ملتی ہے جنکی نانوے ازواج تھیں۔

دنیا کا تجربہ شاہد ہے کہ ناتوان تواناؤں سے اور مریض تندرستوں سے بہت کچھ قوت حیات جذب کر سکتے ہیں، ماندگی کی حالت میں دوسرے شخص سے جسم دبوانا یا دوسرے کے وقت پنڈلیوں کی مالش وغیرہ فوری نفع بخش ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ دو جسموں کے ملنے سے ایک کی جسمانی برق دوسرے میں نفوذ کر جاتی ہے۔ پھر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ بچوں کو ساتھ سلا کر بڈھے اُن کے اجسام کی برق غیر محسوس طور پر جذب نہ کریں۔

مریض مائیں اپنے شیر خوار بچوں کو ہر وقت پاس رکھنے اور ساتھ سُلانیکی بدولت کچھ مدت تک سلسلۂ حیات کو طول دیتی رہی ہیں۔ امریکہ کا ایک ڈاکٹر رادی ہے کہ ایک عورت کو پھیپھڑوں کی کمزوری سے سل ہوگئی جو لاعلاج تھی۔ اسکا شیر خوار بچہ ہر وقت اسکے پاس رہا۔ بظاہر مریض ماں چند ساعت کی مہمان معلوم ہوتی تھی لیکن اسکے باوجود وہ مہینوں تک زندہ رہی اور اپنے ڈاکٹروں اور معالجوں کی پیشگوئیوں کہ وہ فلاں وقت تک مرجائیگی جھٹلاتی رہی۔ اس اثنا میں بچہ جو تندرست تھا رفتہ رفتہ بیمار ہونے لگا اور کمزور ہوتا گیا اسکی بیماری کا سبب کسی کی سمجھ میں نہ آیا۔ آخر بچہ نے ماں کے دودھ کا حق ادا کیا اور اپنی جسمانی برق کی آخری چنگاری بھی ماں کی جسمانی مشعل کو روشن کرنے میں صرف کردی نتیجہ یہ ہوا کہ ادھر بچے نے اپنی ننھی جان حق کو سونپی اور اُدھر ماں نے سفر آخرت اختیار کیا۔

بڑی عمر کے اکثر اشخاص نوجوان بیویوں سے شادی کرلیتے ہیں۔ اپنی انمیل شادی کے روح پرور احساسات سے خوب واقف ہوتے ہیں وہ بوڑھے اتنے بیوقوف نہیں ہوتے جتنا کہ لوگ اُنہیں خیال کرتے ہیں۔ البتہ ان کی نوخیز بیویاں "نوجوان بیوقوف" ضرور کہلا سکتی ہیں۔ گو عام طور پر اپنا حسن بچانے کی پس جو والدین اپنے بچوں کی صحت اور نشو و نما کے خواہاں ہیں اُنہیں مذکورہ بالا جسمانی نقصان کا سدباب کرنا چاہیے، کیونکہ اسکی تلافی آسان نہیں۔ سب سے بڑی احتیاط یہ کرنی چاہیے کہ مریض بچوں سے تندرست بچوں کو علیحدہ سُلایا جائے۔ ان کے ایک ہی بستر پر سونے سے جہاں مریض بچہ کے جلد تندرست ہونیکی توقع ہے وہاں تندرست بچہ کے جلد بیمار ہوجانے کا بھی احتمال ہے، ایک کنبہ میں ایک بچہ کو مفسیطو دق انار کھانا دلائی تو ہے خواہ اُس کے کمزور بہن بھائی مرہی جائیں۔ بہ نسبت اسکے کہ انکی تمام قوت حیات نصف درجن ضعیف بہن بھائیوں میں تقسیم کرکے سب کو کمزوری کے سادی درجہ پر لایا جائے۔ برخلاف اسکے اگر کسی بڑے کنبے میں ایک دو ناتوان یا مریض بچے ہوں تو انہیں ایسے تندرست بچوں کیساتھ رکھنا جنکی قوت اور صحت اوسط سے کچھ اچھی ہے شفقت آمیز فعل ہے کیونکہ تندرست بچے اپنے کمزور بھائی کو بہت جلد صحت کے اوسط درجہ پر لے آئینگے اور انہیں خود بھی کوئی جسمانی نقصان محسوس نہ ہوگا قوی اور تندرست بچے جو گھر کی چار دیواری کے باہر تازہ ہوا اور کھلے مقامات پر کھیلنے کو دتے ہیں اپنی فالتو صحت کا کچھ حصہ مریض بھائی بہن کو بخوشی دینے پر تیار ہیں لیکن برخلاف اسکے مریض بچے اپنے تندرست بہن بھائیوں کو بھی بیمار بنا دینگے۔ والدین کو احتیاط چاہیے۔

(الحکیم)

کلام شاد

دیکھے تھی سبو مجھے صبر کا حوصلہ دیا
جس کی طلب تھی ساقیا اُس سے کہیں سوا دیا

باغ بہشت کا سماں دل کو ہمیں دکھا دیا
اس کی زباں پہ ہم نثار جسنے ترا پتا دیا

مل نہ گیا ہو ساقیا دُرد کہیں زلال سے
تو نے بلا کے جام نے دل کو مرے ہلا دیا

بخش دیا تھا عشق کو صبر گریز پا اگر
حُسن کو تو نے کس لیے عمزۂ دلربا دیا؟

کچھ نہ کھلا کہ ہے پسند کیوں اُسے بے تعلقی
جس نے تعلقات میں دل کو مرے پھنسا دیا

پیر مغاں نے مے نہیں تم کو دیا تھا جو سبق
تم نے اُسی کا حرف حرف نام خدا بھلا دیا

میرے غریب دل مجھے بھائی مسافرت کی شام
صبح وطن کو شامتی! اچھوٹتے ہی بھلا دیا

پیر مغاں کا بھی ادب بھول گیا وہ مے پرست
جس نے بھرے سبو کی قدر خاک نہ کی لنڈھا دیا

اور تو کچھ گلا نہیں شکوہ یہ ہے کہ دیکھ شوق
دشمن جان و آبرو ساتھ مرے لگا دیا

بزم نشاط داستاں تیرہ و تار ہوگئی
گل کے چراغ عمر کو کس نے صبا بجھا دیا؟

جتنے تھے اپنے غمگسار اس شب تار ہجر میں
پہلے ہی اے فسانہ گو تو نے اُنہیں سُلا دیا

سچ ہے کہ اس سے جو نہ کم ہو وہ ای جمال یار!
خوب کیا جو عشق کو طالع نارسا دیا

در و شب فراق کا میں نہ اُٹھا سکا مزا
تو نے تھپک کے اے اجل جلد مجھے سُلا دیا

اب پلٹ کے آئیگی عمر عزیز شاد حیف!
دولت لازوال تھی تو نے جسے گنوا دیا

(علیگڑھ میگزین بھوپال)

معلومات

بھوک گانے اور بآوازِ بلند پڑھنے سے بھوک لگتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تنفس کی رفتار تیز ہو جاتی ہے جس سے آکسیجن گیس اندر زیادہ مقدار میں داخل ہوتی ہے اور اس لیے غذا بہت جلد تحلیل ہو جاتی ہے کیونکہ آکسیجن گیس سے حرارت پیدا ہوتی ہے۔

جوشِ خوں میوہ اور ترکاریاں کھانے سے خون کا جوش کم ہو جاتا ہے جس کا باعث یہ ہے کہ ان کے استعمال سے ہیڈروجن اور کاربن بہت کم پیدا ہوتا ہے اور یہی دونوں حرارت کا باعث ہیں۔ نیز ان میں پانی زیادہ ہوتا ہے جو مسامات کی راہ سے خارج ہوتا ہے اور بدن سرد پڑ جاتا ہے۔

گرمیِ جسم جسم میں گرمی قائم رکھنے کے لیے سیاہ رنگ کا لباس پہننا چاہیے کیونکہ سیاہ رنگ سورج کی حرارت زیادہ جذب کرتا ہے۔

دردِ سر چائے پینے سے عموماً دردِ سر کم ہو جاتا ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ چائے محرک ہے اس سے دورانِ خون تیز ہو جاتا ہے اور اعصاب کے اندر منجمد خون پگھل جاتا ہے۔

بیمار کا کمرہ ڈاکٹر اور اطبا عموماً بیمار کے کمرے میں لوگوں کی آمد و رفت اور موجودگی سے روکتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ زیادہ آدمیوں سے کاربانک زیادہ پیدا ہوتا ہے جو مضرِ صحت ہے۔ حرارت زیادہ پیدا ہو کر کمرہ نسبتاً زیادہ گرم ہو جاتا ہے جو مریض کے لیے مُضر ہوتا ہے۔ لوگ جب مریض سے گفتگو کرتے ہیں اور وہ جواب دیتا ہے تو اُسکی طبیعت میں حرارت پیدا ہوتی ہے اور طبیعت جو مدبّرِ بدن ہے بدن کی اصلاح کرنے کی بجائے لوگوں کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔

حرارت کے مدارج کمرے کو گرم کرنے والے سٹوو (چولھے) کی حرارت اگر حد سے زیادہ بڑھ جائے تو وہ صحت کے لیے مُضر ہے کیونکہ جب حرارت ۳۰۰ درجہ فیرن ہیٹ بڑھ جائے تو حیوانی، اور نباتاتی مادہ جو ہر وقت ہوا میں ملا رہتا ہے وہ بکھرنے اور خراب ہونے لگتا ہے اور اس سے ایک خاص قسم کے ایخرے پیدا ہونے لگتے ہیں جو صحت کے لیے زہریلے اور نقصان دہ ہوتے ہیں۔ اگر کسی تاریک مکان میں سورج کی شعاعیں پڑنے لگیں تو یہ ایخرے نظر آیا کرتے ہیں۔

گیلے کپڑوں سے زکام گیلے کپڑے پہننے سے اکثر زکام ہو جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جسمانی حرارت یک لخت کم ہو جاتی ہے کیونکہ کپڑوں کا پانی جسمانی حرارت سے بخارات بنکر اُڑتا ہے اور حرارت کو بھی ساتھ لیجاتا ہے۔

مٹی کا تیل مٹی کے تیل کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ زمین سے کھود کر نکالا جاتا ہے چنانچہ بعض ملکوں میں اس کی بہت سی کانیں ہیں جیسے باطوم علاقہ روس برما علاقہ ہندوستان۔ نیویارک امریکہ وغیرہ۔

کئی قسم کا ہوتا ہے۔ اوّل درجہ کا چوقیق اور سفید ہوتا ہے مگر سفیدی میں نیلی جھلک پائی جاتی ہے۔ جو آکسیجن کی ہوتی ہے۔ (جن اشیاء میں آکسیجن کا جز شامل ہوتا ہے اُن کی رنگت میں نیلاپن جھلکا کرتا ہے جیسے کونین مکسچر) اوّل درجہ کا تیل سفید روشنی دیتا ہے اور دھواں بالکل نہیں دیتا۔ دوم درجہ کا تیل جس کا رنگ گہرا ہوتا ہے جلنے میں خراب ہوتا ہے اور اُس میں بدبو بھی پائی جاتی ہے۔

یہ تیل مواد اور ورم کو حل اور غلیظ مادہ کو پتلا کرتا ہے۔ درد کو تسکین دیتا ہے اور جس جگہ لگایا جائے اس جگہ کو گرم کرتا ہے۔ کیڑوں کو مارتا ہے اور جلد کو پھاڑتا ہے گرمی سے فوراً دھواں بنکر اُڑ جاتا ہے۔ عصبی امراض جیسے تشنج میں میٹھے تیل میں ملا کر ملنے سے آرام دیتا ہے۔ گو خود بدبودار ہے لیکن گندہ نالیوں کی عفونت دور کرنے کے لیے اگر اسے گندہ پانی اور کیچڑ پر چھڑکا جائے تو بدبو کو نقصان پہنچاتے نہیں دیتا۔ نہ وہاں کیڑے پیدا ہونے دیتا ہے۔ اگر کسی زخم کے اندر کیڑے پڑ گئے ہوں تو اس کے لگانے یا اندر پچکاری کرنے سے وہ سب مر جاتے ہیں۔ برسات میں اگر اس کو زخم پر چپڑ دیں تو زخم کے خراب ہونے کا اندیشہ نہیں رہتا، اگر کوئی زخم سخت ہو اور پھوٹتا ہو تو اس کے چپڑنے اور اوپر سے پلٹس باندھنے سے جلد پھوٹ جاتا ہے۔ اگر جوڑوں میں کہیں درد ہوتا ہو تو اس کی مالش سے آرام ہو جاتا ہے۔ مالش خواہ اس اکیلے کی ہو یا انڈے کے تیل کے ہمراہ ہو، خواہ کوئی دوسرا تیل ساتھ شامل کر دیا جائے۔ جہاں مچھر کثرت سے ہوں وہاں یہ جس سڑے ہوئے پانی میں مچھروں نے بچے دے رکھے ہوں وہاں اسکو چھڑک دیں تو مچھر بھاگ جاتے اور اُن کے بچے مر جاتے ہیں۔ اگر بھڑ، مکھی، بچھو وغیرہ کاٹے تو اس جگہ اسکو مل دینے سے آرام ہو جاتا ہے۔ زیادہ احتیاط کے لیے اس جگہ کو دبا کر تھوڑا سا خون نکالدیں پھر مقامِ مذکورہ پر سرد پانی بہت بہائیں تاکہ زہریلا خون میں سرایت نہ کر سکے بعدہ اسکی مالش کریں تو بہت جلد فائدہ بخشتا ہے۔ اگر اسکے ملنے میں ذرا دیر ہو جائے اور ورم ہونا شروع ہو جائے تو نیم گرم پانی میں تھوڑا نمک گھول کر اسمیں متورم عضو کو پندرہ منٹ تک رکھیں پھر اچھی طرح دھو کر اس کی مالش کریں تو ورم اُترنے لگتا ہے۔ کھٹمل کھجور اگر کہیں چمٹا ہوا ہو تو خفیف سا اس کے بدن پر مل دیں وہ از خود دور ہو جائیگا داد، چنبل اور پرانی پھنسیوں پر بھانگہ کے ہمراہ ملا کر لگانے سے بڑا فائدہ بخشتا ہے۔ مرض کی رفتار رُک جاتی ہے اور چند روزہ استعمال سے کلی فائدہ ہو جاتا ہے۔ صرف ایک بوند کسی مناسب عرق میں ملا کر دینے سے نفخ (اپھارہ) کو دور کرتا ہے، اگر کسی کے دماغ میں کرم پڑ گئے ہوں اور ان کے باعث مریض کو دردِ سر اور خارشِ سر کی سخت تکلیف ہو تو ایک ایک بوند ناک کے دونوں نتھنوں میں ڈال دیں۔ تھوڑے ہی عرصہ میں تمام کیڑے ناک کی راہ نکل جائینگے۔

اگر کمر یا جوڑوں میں درد رہتا ہو تو روغن بید انجیر یا روغن کنجد یا روغن بابونہ یا روغن السی یا روغن بنفشہ میں ملا کر مالش کریں تو درد اور ورم تحلیل ہو جائیگا۔

کم سرمایہ و الون کیلئے سامانِ معاش

رنگسازی

رنگسازی کا کام اگر سلیقہ سے کیا جائے تو کافی منفعت ہو سکتی ہے کپڑے کی رنگائی کچھ زیادہ مشکل کام نہیں چند روز کسی ہوشیار رنگریز کے ساتھ رہکر سیکھا جا سکتا ہے اور ایک عقلمند آدمی بطور خود بھی حاصل کر سکتا ہے۔ آجکل عام طور پر ولایتی رنگ استعمال ہوتے ہیں لیکن ذیل میں دیسی رنگوں کی چند ترکیبیں لکھی جاتی ہیں جو غالباً زیادہ پسند کی جائینگی۔ ان ترکیبوں سے نہ صرف معمولی کپڑے رنگے جا سکتے ہیں بلکہ سادہ کپڑے کے تھان رنگ کر بازار میں بغرض فروخت رکھے جا سکتے ہیں۔ آجکل سودیشی تحریک کے سلسلہ میں گاڑھے کو بہت مقبولیت حاصل ہے، اگر بچتہ ہلکے رنگوں کا گاڑھا رنگ کر شیروانیوں وغیرہ کے لیے بازار میں مناسب داموں پر فروخت کیا جائے تو خاصہ فائدہ ہو سکتا ہے۔ دیسی رنگ حسب ذیل ترکیب سے تیار ہوتے ہیں وزن حسب مرضی مقرر کرنا چاہیے:۔

رنگ گلابی:۔ دو تولہ کسوم کا رنگ۔ عرق لیموں ایک چمچہ۔

رنگ جینبی:۔ نیل چھ ماشہ۔ عرق لیموں ایک عدد۔

رنگ پستئی:۔ نیل کے رنگ میں اول رنگیں، بعدہٗ ہلدی کے رنگ میں اس کے پانی سے دھو کر دبی کے پانی سے چند بار دھوئیں تاکہ ہلدی کی بو دور ہو جائے پھر قدرے کلف اور آب لیموں میں ڈبو کر تیار کر لیں۔

رنگ سبز:۔ بالکل پستئی رنگ جیسا صرف نیل کا رنگ گہرا ہو۔

رنگ زرد:۔ ہلدی کے رنگ میں رنگیں اور چند بار صاف پانی سے دھو کر دبی کے پانی سے مکرر سہ کرر دھوئیں۔ اب لیموں اور کلف دیکر خشک کر لیں۔

رنگ کافوری:۔ گل ہار سنگھار ایک تولہ لیموں ایک عدد اور کلف

رنگ بسنتی:۔ مثل زرد صرف بسنتی کے لیے رنگ ہلکا لگائیں۔

رنگ گونئی:۔ نیل خام چھ ماشہ رنگ کسوم چھ ماشہ لیموں ایک عدد۔ اول نیل کے رنگ میں رنگیں بعدہٗ کسوم کے رنگ میں۔ اس کے بعد آب لیموں اور کلف۔

رنگ طوطئی:۔ اول نیل بچتہ کے رنگ میں غوطہ دیں پھر ہلدی کے رنگ میں اور ایک عدد لیموں

رنگ فیروزی:۔ نیل خام ایک تولہ گل ڈھاک آدھ سیر۔ لیموں دو عدد۔ اول گل پلاس کے رنگ میں رنگ دیں پھر نیل کے رنگ میں پھر لیموں دیں۔

رنگ انگوری:۔ مثل فیروزی کے ہے۔ صرف انگوری میں رنگ ہلکا دیں۔

رنگ عباسی:۔ نیل خام چار ماشہ۔ رنگ کسوم پاؤ بھر، اول نیل کے رنگ میں، بعدہٗ کسوم کے رنگ میں۔ پھر لیموں اور کلف دیکر تیار کر لیں۔

رنگ بادنجانی:۔ کسوم اور نیل کے رنگ میں بطریق معلوم گل شقاقل کسوم اور ترنج سے رنگ لیں۔

رنگ زعفرانی:۔ کسوم اور ہار سنگھار دونوں رنگ ملا کر۔

رنگ نافرمانی:۔ کسوم اور نیل کے رنگوں میں۔

رنگ طوسی:۔ کسوم اور سیاہی آہن سے۔

رنگ بادامی:۔ کسوم اور ہار سنگھار کے رنگ میں۔

رنگ خشخاشی:۔ کسوم اور نیل سے رنگا جاتا ہے۔

رنگ کیاسی:۔ گل ڈھاک اور لیموں سے۔

رنگ عباسی:۔ ہڑ زرد آدھی چھٹانک۔ سیاہی آہن دو تولہ۔ پھٹکری دو تولہ۔ چوب پتنگ تین چھٹانک۔ اول ہڑ کے رنگ میں غوطہ دیں۔ پھر خشک کر کے سیاہی آہن میں دوبارہ رنگیں۔ تیسری مرتبہ پتنگ کے پانی میں اور چوتھی مرتبہ پھٹکری کے پانی میں رنگ کر کلف دیکر خشک کر لیں۔

رنگ کشمشی:۔ اول ہڑ کے پانی میں بعدہٗ سیاہی آہن میں۔ بعدہٗ ہلدی کے رنگ میں، پھر ناشپال یعنی پوست انار میں۔ پھر پھٹکری کے پانی میں غوطہ دیں۔

رنگ زنگاری:۔ نیلہ تھوتہ اور چونے کے ساتھ رنگا جاتا ہے۔ اگر پارچہ دیر تک اس میں رہیگا تو پُرزے پُرزے ہو جائیگا۔

لکڑی کی رنگائی

لکڑی کی بنی ہوئی اشیاء کی پالش اور رنگائی بھی بیکار اشخاص کے لیے ایک مفید مشغلہ ہے اور اسکے سیکھنے کے لیے بھی زیادہ وقت درکار نہیں۔ معمولی طور پر دو تین روپے روزانہ پیدا کیے جا سکتے ہیں۔ وارنش کا نسخہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ رنگ بازار میں فروخت ہوتے ہیں جنکو اس وارنش میں ملانے سے طرح طرح کا رنگ حاصل ہو سکتا ہے:۔

سیر بھر رال اور سیر بھر روغن السی، اول رال کو کسی آہنی برتن میں آگ کے اوپر رکھیں تاکہ گداختہ ہو جائے۔ کسی لکڑی سے ہلاتے رہیں جب سب گداختہ ہو جائے روغن السی ڈالدیں اور لکڑی سے حرکت دیتے رہیں تاکہ قوام معتدل ہو جائے یعنی نہ زیادہ غلیظ ہو جائے اور نہ زیادہ رقیق رہے۔ بس اسکو کسی پاکیزہ ظرف میں کر کے رکھ لیں اور استعمال میں لائیں۔ اگر بجائے رال کے سندرس ڈالا جائیگا تو اعلیٰ اور عمدہ وارنش تیار ہوگی۔ رال کی وارنش اگر تین چار روز میں خشک ہوتی ہے تو سندرس کی وارنش گھنٹہ دو گھنٹہ میں خشک ہو جاتی ہے۔ گویا ادھر لگایا اُدھر خشک ہوئی اور نہایت صاف و شفاف ہوتی ہے۔

بعض لوگ روغن السی میں روغن تارپین بھی ملا دیتے ہیں۔ یہ نہایت ہی اعلیٰ اور لطیف ہوتی ہے اور بہت ہی جلد خشک ہو جاتی ہے۔ گویا لگانے کی دیر ہے اور اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے:۔

سیر بھر سندرس آگ پر پکائیں جب گداختہ ہو جائے تو آدھ سیر روغن السی اور آدھ سیر روغن تارپین ڈالکر لکڑی سے ہلاتے رہیں۔ جب قوام معتدل ہو جائے تو آگ سے اُتار لیں اور سرد کر کے شیشہ میں بھر دیں۔

کم خرچ بالانشین وارنش بنانی ہو تو رال اور سندرس کی جگہ بیروزہ خشک ڈالیں اور روغن السی اور تارپین کی جگہ مٹی کا تیل +

سوالات

مذہبی

(۹۱۶) بعد نماز عیدین وخطبہ کے حضور اکرم صلعم وصحابۂ کرام وتابعین و تبع تابعین رضی اللہ عنہم نے دعا مانگی ہے یا نہیں مع حوالۂ کتاب جواب دیں۔
(غلام رسول)

(۹۱۷) مہر شرعی کی تعداد کیا ہے؟ (۹۲۵)

(۹۱۸) حضور صلعم کی ازواج مطہرات کے مہر کی تعداد اور اُس کی ادائگی کا طریقہ کیا تھا؟ (۳۹۵)

(۹۱۹) حضرت زینبؓ، حضرت اُم کلثوم، حضرت فاطمہؓ، حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے مہر کی تعداد اور طریقۂ ادائگی مطلوب ہے۔ (۳۹۵)

(۹۲۰) دو ماہ کا حمل ساقط ہوا اور دس یوم کے اندر نفاس بند ہو تو غسل کے کیا شرائط ہیں؟ (۳۹۵)

(۹۲۱) کیا بیل اور بھینسہ کی قربانی جائز ہے؟ (۳۹۵)

(۹۲۲) تہجد کی نماز کی کیا نیت ہے اور کیا وقت ہے؟ (ایک خریدار)

(۹۲۳) عشاء کی نماز کا وقت رات کو کب تک رہتا ہے۔ اگر عدیم الفرصتی کی وجہ سے نماز کو دیر ہو جائے، تو کیا عشاء کی نماز اور تہجد کی نماز ایک ساتھ ادا کی جا سکتی ہے؟ (ایک خریدار)

(۹۲۴) غسل کرتے وقت پہلے وضو کرنا چاہیے۔ مگر مجامعت یا احتلام کے بعد غسل کیا جائے تو اُس میں پہلے وضو کیا جائے یا نہیں؟ اگر بدن کو اول تھوڑے سے پانی سے دھولیں اور بعد اسکے وضو کریں اور پھر جسم پر تین بار پانی بہائیں تو غسل ٹھیک ہوگا یا نہیں؟ غسل کے وقت کلمہ شریف پڑھا جائے یا نہیں؟ مفصل جواب مطلوب ہے۔ (ایک خریدار)

(۹۲۵) حاملہ عورت سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟ (ایک خریدار)

(۹۲۶) عورت کو جو خاوند کے انتقال کے بعد چار ماہ دس روز کی عدت کی قید شرع میں لگائی گئی ہے۔ اسکا اصلی مقصد کیا ہے؟ (ایک خریدار)

(۹۲۷) زوجہ کے انتقال کے بعد اُس کا جہیز واپس کرنا چاہیے یا نہیں؟ (ایک خریدار)

(۹۲۸) زوجہ کے انتقال پر اُسکے خاوند کو اُسکی صورت دیکھنا اور میت کو کاندھا دینا، قبر میں اُتارنا جائز ہے یا نہیں؟ (ایک خریدار)

(۹۲۹) نذریں جو بحالت آسودگی مانی گئی ہیں جو تقریباً ایک سو روپیہ کی ہیں اور اب بوجہ تنگی اُنکا ادا کرنا مشکل ہے۔ نیت بدلی نہیں بلکہ معذوری ہو تو ایسی صورت میں نفلوں کے ذریعہ سے یا اور کس طریقہ سے ادا ہو جائینگی؟ (خریدار)

(۹۳۰) آیت کریمہ کسی مدعا کے لیے سوا لاکھ مرتبہ پڑھنے کا کیا طریقہ ہے۔ ایک یوم کے اندر پڑھی جائے یا کئی روز میں؟ بسم اللہ ایک مرتبہ پڑھنا کافی ہے یا نہیں؟
(ایک خریدار)

طبی

(۹۳۱) مرگی کا مجرب نسخہ مطلوب ہے۔ (۷۶۱)

(۹۳۲) ایک مریضہ کی عمر ۱۸ سال ہے۔ پانچ سال شادی کو ہو گئے۔ تین سال سے ایام ماہواری کے دوسرے تیسرے ناف کے نیچے سخت درد ہوتا ہے۔ رحم تنگ ہے۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ مجرب دوا مطلوب ہے۔

(۹۳۳) رنج پریشانی زیادہ کی واسطے کوئی سہل الاستعمال نسخہ یا عمل درکار ہے (۲۴)

(۹۳۴) دانتوں اور سر کے درد کا مجرب نسخہ مطلوب ہے۔ (غلام رسول)

(۹۳۵) خرابی خون کا مجرب نسخہ مطلوب ہے۔ (۱۲۸)

(۹۳۶) مریضہ کی عمر ۷ سال ہے۔ شانہ بہت کمزور ہے۔ شب کو کئی بار پیشاب آتا ہے مجرب نسخہ مطلوب ہے۔ (۱۲۸)

(۹۳۷) رگ گردہ کا مجرب نسخہ درکار ہے۔ (۳۹۵)

(۹۳۸) امراض چشم میں جا کسوہ مدبر کرنے کی ترکیب کیا ہے؟ (۳۹۵)

(۹۳۹) گردہ میں درد رہتا ہے۔ بائیں جانب درد ہوتا ہے۔ مجرب نسخہ درکار ہے۔ (ایک خریدار)

(۹۴۰) کان بہتا ہے مجرب نسخہ درکار ہے۔ (ایک خریدار)

(۹۴۱) ۸ سال سے ایام ماہواری باقاعدہ نہیں۔ مرض سیلان کی بھی شکایت ہے مجرب نسخہ درکار ہے۔ (ایک خریدار)

صنعتی

(۹۴۲) پیچکیں بنانے کی مشین کس قیمت میں اور کہاں سے ملیگی نیز سوت کس نمبر سے اور کہاں ملیگا پتہ مطلوب ہے۔ (۲۴)

(۹۴۳) نقلی وسیلین۔ فنائل و وائٹ آئل بنانے کا نسخہ درکار ہے۔ (خریدار)

متفرق

(۹۴۴) کتاب گلزار وحدت مصنفۂ خواجہ نجم الدین صاحب کہاں سے اور کس قیمت پر مل سکتی ہے؟ (۱۵۰۰)

(۹۴۵) کتاب محیط اعظم کہاں سے اور کس قیمت پر مل سکتی ہے؟ (〃)

(۹۴۶) گولیاں بنانے کی مشین کہاں اور کس قیمت پر مل سکتی ہے؟ (〃)

(۹۴۷) مولین (برما) کی چرٹ فیکٹری کا پتہ مطلوب ہے۔ (〃)

(۹۴۸) ادویات کے عرق کشید کرنیکی ترکیب جس کتاب میں لکھی ہو اور جنتروں کے فوٹو ہوں

کہاں اور کس قیمت پر مل سکتی ہے؟ (۱۵۰/م)

(۹۴۹) دوکتابیں حکمت کی ہیں جنکے نام معلوم نہیں۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ اُن کتابوں میں طریقہ علاج ہر مرض کا بغیر دوا کھلانے کے ہے، اور وہ کتابیں جرمنی ڈاکٹر کی ایجاد کردہ ہیں۔ (۶۶۲/ع)

(۹۵۰) نماز ہمیشہ صبح کی قضا ہو جاتی ہے۔ خاص وقت پر اُٹھنا چاہتا ہوں، ایسی ترکیب بتائیے کہ بغیر کسی دوسرے کے خود بخود اُٹھ جایا کروں۔ (۲۲/ح)

(۹۵۱) حضرت مولانا عبدالغفور صاحب آخوند سوادنبیری کی سوانح مطلوب ہے۔ (غلام رسول)

(۹۵۲) کچی لاکھ اور گوند سینگ بارہ سنگھا اور جیتل کے بیوپاریونکے پتے مطلوب ہیں (عبداللہ خاں)

(۹۵۳) حضرت علیؓ کرم اللہ وجہ کی اولاد سادات کہلاتی ہے اور حضرت عثمان رضؓ کی اولاد کیوں سادات نہیں ہے۔ باوجودیکہ آپ کو خطاب ذوالنورین کا تھا (خریدار ۱۳/ع)

(۹۵۴) کراچی میں کمیشن پر کام کرنیوالے اصحاب کا پتہ اور یہ کہ کس قسم کی پر کام کرتے ہیں مطلوب ہے۔ (خریدار ۲۵/م)

(۹۵۵) ایک فارسی روزانہ اخبار کا پتہ مطلوب ہے جو مصر سے نکلتا ہے۔ (وحی احمد)

(۹۵۶) عورتوں کے دیکھنے کے قابل رسالے یا اخبار کہاں کہاں سے نکلتے ہیں؟ (ر)

(۹۵۷) کونسی ایسی کمپنی ہے جو اپنا مال کمیشن پر فروخت کرنیکو دیتی ہے؟ (ر)

(۹۵۸) دہلی میں جوتے اور جوتیاں کا مدار کس دوکان سے کفایت سے تاجرانہ نرخ پر مل سکتی ہیں؟ (ر)

(۹۵۹) لڑکوں کے کھیلنے کے کم قیمت کھلونے کہاں سے مل سکتے ہیں؟ (ر)

(۹۶۰) پیپر مینٹ کم قیمت پر کہاں سے مل سکتا ہے۔ (ر)

(۹۶۱) پیٹینٹ دوائیں کہاں سے کفایت سے ملیں گی؟ (ر)

جوابات

(۸۹۰) علی الصباح ۷ ماشہ معجون وبید الورد ہمراہ ۶ تولہ عرق بادیان استعمال کریں۔ (حکیم محمد ظہیر علی)

(۸۹۱) بغیر بھونے ہوئے استعمال ناجائز ہے۔ بعد بھوننے کے ہمراہ عسل اور شیر گاؤ اور روغن زرد کے استعمال کر سکتے ہیں۔ احتیاط اس میں ہے کہ ایسی ہر ملی ادویات کے استعمال سے پرہیز کریں۔ (حکیم محمد ظہیر علی)

(۸۹۲) ہاشمی دواخانہ دہلی سے اسکی مجرب دوا مل سکتی ہے۔ خط وکتابت کیجیے۔ (حکیم محمد ظہیر علی)

(۸۹۳) اوّل کان کو نیم کے پتوں کے پانی سے دھو کر زرد کو ڑی جلا کر باریک پیسکر کان میں ڈالنا چاہیے۔ (حکیم محمد ظہیر علی)

(۸۹۴) مندرجۂ ذیل نسخہ تیار کر کے استعمال کریں:۔

برادہ صندل سفید	برادہ صندل سرخ	عشبۂ مغربی	عناب	
۱۰ ماشہ	۱۰ ماشہ	۱۰ ماشہ	۱۰ ماشہ	
چوائنہ تلخ	گل منڈی	سرپھوکہ	نگند بابری	تخم کاسنی
۱۰ ماشہ	۱۰ ماشہ	۱۰ ماشہ	۱۰ ماشہ	۱۰ ماشہ
بیفاج فستقی	برمنڈی	چوب چینی وردی	بادنجبویہ	گل بیوتی
۱۰ ماشہ	۱۰ ماشہ	۱۰ ماشہ	۱۰ ماشہ	۱۰ ماشہ
گل سرخ	گل نیلوفر	گل گاؤزبان	شیرخشت	آب دریا
۱۰ ماشہ	۱۰ ماشہ	۱۰ ماشہ	۱۰ ماشہ	۱۰ ماشہ

ہمہ ادویہ یک شب تر داشتہ بر سم معروف عرق کشند۔ ۱۲ تولہ عرق ہمراہ ۲ تولہ شربت عناب بنوشند۔ (ر)

(۸۹۵) اس مرض میں حبوب منعظ اعلیٰ سے بہتر اور مجرب کوئی اور دوا نہیں ہے یہ گولیاں عجہ کو ہاشمی دواخانہ دہلی سے مل سکتی ہیں۔ (ر)

(۸۹۶) سورنجان تلخ سائیدہ مال کنگنی کلاں سائیدہ روغن کنجد

۲ تولہ	۲ تولہ	۵ ماشہ

میں ملا کر پنڈلیوں پر دھوپ میں ملیں۔

(۸۹۷) استخوان گوسپند سوختہ۔ مغز خربزہ۔ بیخ نے۔ مینگنی اونٹ ہموزن پانی میں پیسکر داغوں پر ملیں۔ (ر)

ایضاً۔ اگر تازہ داغ ہوں تو گلیسرین روزمرہ ملتے رہیں دور ہو جائینگے۔ (اجتبیٰ)

(۸۹۸) مرض زمانہ بگڑ گیا۔ لہٰذا آپریشن کرا دینا چاہیے۔ (حکیم محمد ظہیر علی)

(۸۷۶) انفاس العارفین سید عبدالغنی صاحب جعفری کلیمی سجادہ نشین شاہ کلیم اللہ جہان آبادی کلاں محل دہلی سے بقیمت عجہ مل سکتی ہے۔

(۹۱۶) ہماری آنکھیں بلا روشنی کے کسی چیز کو نہیں دیکھ سکتیں، اور جہاں روشنی ہو وہاں اندھیرا مقصود ہے۔ لہٰذا میری رائے میں اندھیرے کو انسان نہیں دیکھ سکتا۔ جس طرح کھلی آنکھوں ہم کسی چیز کو بغیر روشنی کے نہیں دیکھ سکتے ہیں اسی طرح آنکھیں بند ہونے پر پپوٹے روشنی کو آنکھوں سے اوجھل کر دیتے ہیں اور ہمکو کوئی چیز یہاں تک کہ خود وہ پپوٹے جو آنکھوں کے سامنے حائل ہیں نظر نہیں آتے لہٰذا اندھیرا بذات خود کوئی نظر آنیوالی شے نہیں ہے بلکہ بغیر روشنی کے جب آنکھوں کا نور کام نہیں کرتا تو ہم کہتے ہیں کہ اندھیرا ہے۔

(انشاء اللہ خاں لودی)

(۹۰۳) جہاں سے شیشہ تراشنا مقصود ہو اُسکو گرم کر کے اوّل موم کی باریک تہ دیجیے اور سرد کرنے کے بعد کسی لوہے کی نوکدار چیز سے خط دیجیے اور اس خط پر بھورہری سے "فلورک ایسڈ" لگا دیجیے۔ شیشہ کٹ جائیگا (سید عین الحسن تجربی جلئے قم)

انشائے لطیف

دل

(از جناب سلطان حیدر صاحب جوش)

دارم دلے آتشیں دل صد گونہ حرماں در بغل اشکے خوں در آستیں چشمے طوفاں در بغل

انسانی خواہشات کا مرکز، دماغی خیالات کا حکمران، پہلو میں گدگدیاں کرنیوالا شوخ، ہاتھوں سے نکل جانیوالا ضدی؛ بے چین و مضطرب، ناسمجھ اور نادان کون؟ وہی گوشت کا لوتھڑا، وہی پھیپھڑے کی ہوا کھانے والا، وہی خون کی گردش کا پالا پوسا دل! نافرمان و ناکارہ دل!! و ناقابلِ کار دل!!!

آہ موسمِ برسات میں دھانی اور سبز دوپٹے اوڑھ اوڑھ کر اٹھکیلیاں کرنے والے حسینانِ چمن! تمہیں کچھ بھی خبر ہے کہ تمہارے جوبن کا غمخوار، تمہارا نظروں میں کھب جانیوالا رنگ، تمہارا ہزار ہزار ادا کے ساتھ جھومنا، کس پر غضب ڈھا رہا ہے۔ اور اے نسیم سحری کے گدگدانے سے مسکرانے والے نیم شگفتہ غنچو! تم جانتے بھی ہو کہ تمہاری دلکش صورت، تمہارے شبنم سے دھوئے ہوئے چہرے، تمہاری نیم شگفتگی۔ کسی ظالم کی چشمِ نیم وا کا سچا فوٹو، کس کی جان پر بنائے دیتا ہے؟

عقل کے پس و پیش کرنے والے فرشتے، رخصت! ننگ و ناموس کی طلب میں رہنے والے دماغ، الوداع! آ، اے عشق کے تختۂ مشق، کیوپڈ کے زخمی کردہ دل! آ! آ، اور بیچین کردے، مضطرب بنادے، اور پھر ہاتھوں سے نکل جا! نکل جا اور کسی دل بجھانے والی زمانہ کی گرم و سرد ہوا سے ناآشنا، ایک ٹھنڈی رات کی، صرف ایک رات کی جان، منھ بند کلی پر قربان ہوجا۔ اسکی جادو بھری خاموشی پر مسٹ، اور اُسکی ناسمجھی پر، اُس کے بھولے پن پر، اُسکی بے زبانی پر جان دیدے!!

دھڑک، دھڑک! اے مریضِ ازلی! تڑپ، تڑپ! اے دلِ ناصبور تڑپ! سوسن کی زبان کے مزے لینے والے، اپنے نالۂ دلخراش سے زمین آسمان کو گنجا دے! نرگس سے آنکھ لڑانے والے اپنی خونفشاں آنکھ سے دریا بہادے۔ سنبل سے اُلجھنے والے، ہوش و خرد سے دست و گریباں ہوجا، جامۂ ہستی کو اس ناہنجار دنیا کی دورنگی سے تیار ہونے والے فانی جامہ کو پھاڑ پھینک! ملیامیٹ کردے!!

یہ شباب کی جیتی جاگتی تصویر، حسنِ بے مثال کی بے مثال تشبیہ، نوشگفتہ [illegible]، سرخ و سفید گلاب اور آگ جیسا گل لالہ: دونوں ہاتھوں میں زرِ گل لیے ہوئے عروسِ بہار کو نذر دینے والے معشوق! کیسے کیسے خندۂ بے محابانہ سے اُسی وحشی، اُسی مجنوں، اُسی دیوانے دل کو اپنے حسن کی طرف مائل کر رہے ہیں!! یہ حوض کے اردگرد چُنے ہوئے گملوں میں سے گردن نکالکر جھانکنے والے پودے اور اُن کے خوشنما نازک پنکھڑیوں کے پھول! پھونک پھونک کر قدم رکھنے والی نسیم میں اپنی بھینی بھینی، اپنی دلاویز خوشبو کو ملاکر کس کس طرح اُسی پاگل، اُسی ازخود رفتہ، اُسی بے آپے ہوجانے والے دل کو اپنی بہار دکھانے کے لیے متوجہ کر رہے ہیں!! اور سب سے بعد، مگر نہ سب سے کم۔ یہ قیامت کی عکسی تصویر، فتنۂ محشر کا سچا خاکہ آفتاب کی سنہری سنہری اور چمکا چوند پیدا کرنے والی شعاعوں کی حوض کی ہلکی ہلکی موجوں سے دست درازیاں، یا یوں سمجھیے کہ آبِ مصفّا کی صدف خیالی سے گوہرِ مقصود نکالنے کے لیے غواص آفتاب کا چھپ چھپا کر اپنی شعاعی رسی کے سہارے عکس کے پنجرے میں بیٹھکر حوض کی تہہ میں اُترآنا، اور ہوا کے شانہ ہلا دینے سے جاگ اُٹھنے والی ننھی ننھی موجوں کا لپٹ لپٹا کر اس سینہ زور چور کو پکڑ لینا۔ غرض جو کچھ بھی ہو یہ ناقابلِ بیان نظارہ، یہ قدرتی مناظر کا نقشِ آخریں، کس کس دلکش لرزش، نامتناہی لرزش کے ساتھ اُسی بسمل، اُسی تڑپنے والے، اُسی مچلنے والے دل کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے!!

ان حسینانِ چمن کو، ان نیم واغنچوں کو، ان زرِ گل کی نذریں دینے والے معشوقوں کو اور اس آبی آفتاب کے بے چین کرنے والے نظارے کو دلِ ناصبور نے دیکھا دیکھا اور للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا۔ چشمِ پُرحسرت کھول دی، دستِ تمنا دراز کیا، اور ظالمانہ تحکم کے ساتھ، وحشیانہ شوق کے ساتھ، ایک نیم شگفتہ غنچہ توڑ لیا ننھی سی جان کو عروسِ بہار کے سایۂ عاطفت سے نکال لیا، اور نیم شگفتگی کی مست نیند سونے والے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نسیم کے قدرتی پنکھے سے جُدا کردیا۔ ایک ایک پھول پر پل جانے والے دل وحشی نے اُسے توڑا تو سہی مگر تھوڑی دیر کے بعد اپنے سینہ پر لگا چکنے کے بعد، اپنی مجنونانہ قوتِ شانہ کی ہوس بجھانے کے بعد، اپنی نچلی نہ رہنے والی آنکھوں کی سیری کے بعد، اُسی غنچہ کو، اُسی غنچہ کو جو ابھی پھول بھی نہ بنا تھا، جس نے اپنی دوروزہ زندگی میں ایک مرتبہ بھی خندۂ بیباکانہ سے کسی بلبل کو پروانہ نہیں بنایا تھا، بڑی بے رحمی کے ساتھ، بے پروائی کی ہوئی بے رحمی کے ساتھ مسل ڈالا۔ نوچ پھینکا اور روند ڈالا!!

اُف یہ صناعِ حقیقی کی اعلیٰ ترین صنعت، حسنِ انسانی کی لاجواب صورت، اپنے طرزِ خرام سے کیسے کیسے سوتے ہوئے فتنوں کو جگا رہی ہے! یہ زندہ گلاب کی دو جیتی جاگتی پنکھڑیاں، ہلکی ہلکی سُرخی کی جھلک مارنیوالے رخسارے، یہ نظریں ملتے ہی شرما جانیوالی پردہ نشیں اچھوتیاں، موہنی اور سرگیں آنکھیں! یہ آنِ واحد میں نشیب و فرازِ عشق کا خاکہ اُتارنے والے خنجر، گھن دار اور پیوستہ بھویں یہ بخیۂ عاشق اور شب دیجور کا عکس۔ سر چڑھنے والے گیسو، یہ چلنے میں لچک جانے والی اصفہانی تلوار، نازک اور تنگ کمر۔ پھر یہ دوشیزگی کا عالم! یہ بھولے پن کا زمانہ، یہ کم سنی کی کیفیت! شعلہ، اور شعلۂ جوالہ، آفت، اور آفتِ ناگہاں!! فتنہ اور فتنۂ قیامت!!!

صبر و تحمل برباد، عقل و ہوش نابود، پہلو میں بیقرار ہونے والے دل نکل جا۔ نکل جا، اور یہ کہتا ہوا نکل جا کہ "من سیہ پارۂ دل می فروشم" اس قیامت برپا کرنے والی چال کو، فتنۂ محشر کو جگانے والی چال کو سکون ہوا، چشم مخمور کی بھولی بھالی نظر انگڑائی لیتی ہوئی گوشۂ چشم سے نکلی۔ لب نازک کو یاسمن کی دو ننھی ننھی پتیوں کو، نسیم گفتار نے جنبش دی! اور؟ اور کچھ نہ پوچھیے کہ کیا ہوا؟ دلِ حزیں کا جھگڑا طے! دلِ بے چین کا معاملہ ختم! ختم، اور دو لفظوں میں ختم:-

بگفتا "تمہیں تم"؟ گفتم "نگاہے"!
بگفتا "کہ ترسی"؟ گفتم "کہ گاہے"

یادش بخیر! ایک نظر غلط انداز پر، ایک تبسم فتنہ پرداز پر، ایک رفتار قیامت خیز پر دلِ نالاں کی بیتابیاں! الامان! الامان!! اس نادان کی ضد، لاکھ مصیبتوں کی ایک مصیبت! اس دل بسمل کی بیقراری، لاکھ عذابوں کا ایک عذاب!! اب سے دور، کسی کسن کے بھولے پن اور ناسمجھی سے پیدا ہونے والی جدائی اور یہ تڑپنے والا دیوانہ! کسی کے عصمت میں ڈوبے ہوئے، دوشیزگی کی چشم و ابرو کا تصور، اور بہاڑ سی راتیں! حسرتوں کا مچلنا اور ارمانوں کی فریاد بیکسی کا عالم اور دلِ ناشاد! خدا نہ دکھائے وہ راتیں جبکہ آنکھوں نے خونِ جگر کو آنسوؤں کی صورت میں بہایا۔ اور خدا نہ لائے وہ دن جبکہ نفس نے سینہ کی آگ کو شرر باری سے بھڑکایا!!

ہر مصیبت کی انتہا، بجا! ہر حالت کو انقلاب، درست! مگر دلِ وحشی کی وحشت میں فرق، ناممکن! قطعی ناممکن!! چشم بددور، وہ کسکی ناقابل اظہار مہربانیاں! وہ کسی کا بے حجابانہ برتاؤ، اور وہ کسی کا بات بات پر مسکرائے دینا! دلِ ناعاقبت اندیش کے ساتھ وہی کر گیا جو ہوا آگ کے، اور بارش طغیانی کے ساتھ کرتی ہے، دل کی لگی اور بڑھی، شعلۂ عشق اور بھڑکا، آتشِ شوق تیز تر ہوگئی مگر نہیں وصال کے بعد بھی عشق کے مقاصد کی کامیابیوں کے بعد بھی، اور خلوت کی بے کھٹکے چاندنی راتوں کے بعد بھی تسکین قلب نہ ہوئی، دستِ حنائی اپنی ٹھنڈک سے سینہ کی آگ کو نہ بجھا سکا! اور ماہ تمام رات رات بھر نظروں کے سامنے رہکر بھی سیراب نہ کر سکا۔

یہ ازلی بیقرار، یہ دیوانۂ مستقل، دلِ ناصبور، اب بھی ہزاروں خندۂ بے حجابانہ اور راز خود رفتگی کی کیفیتوں کے مزے لوٹنے کے بعد بھی ایک نئی نظر ایک نئے تبسم، ایک نئے ناز و انداز کا جویاں ہی رہا۔ آہ! اے کم نصیب! ہر پھول کو اپنی قوت شامہ کے بھینٹ چڑھانے والے دل، دیوانگی کو بڑھا، وحشت کو ترقی دے! مجنون ہو، پاگل بن اور صداِ انسانیت سے کوسوں تجاوز کر جا!!

ایک حسنِ لایزال کو ڈھونڈھ، ایک ہر روز نئے نئے جلوہ میں ظاہر ہونیوالے کی جستجو کر، ایک ایسے عشوہ گر کی تلاش کر جو آنِ واحد میں ہزاروں کرشمے دکھا کر تجھے از خود رفتہ بنا دے۔ جو پھول میں، نسیم سحر میں، نیم شگفتہ غنچوں میں، اور ان زاہد فریب حسینانِ کم سن میں طرح طرح سے اپنے تڑپا دینے والے حسن کی جھلک دکھاتا ہو! ایسا پردہ نشین جو ہر جگہ ظاہر ہو! ایسا منہ چھپانے والا جو ذرہ ذرہ میں نئے روپ سے موجود ہو۔ وہ شانِ رحم جو لاکھوں مصیبتیں جھیلنے پر بھی لذتِ دیدار سے محروم رکھے۔

ہاں اے ظاہر پرست دل! اس مجموعۂ صفات پر جان دے جو تیرے ازلی جنون کو بڑھا دے۔ جو تیری دیوانگی کو، کبھی نہ ختم ہونے والی دیوانگی کو کہیں سے کہیں پہنچا دے! جو تیرے مجنونانہ خیالات کی باگ ناممکن الاظہار منزل کی طرف موڑ دے! جو تیری ہر جائی آنکھ کو پرہوس اور ہمیشہ ایک نئے نظارہ کی تلاش میں رہنے والی آنکھ کو ابد الآباد تک کے لیے صرف ایک جھلک سے متوالا بنا دے۔

اے مرغِ وحشی! بے آپے ہو جا! خرقۂ استدلال کو پھاڑ پھینک! حدودِ ظاہری سے آگے نکل جا۔ اے سیماب صفت ٹھہر نہیں! بجلی کی طرح آ، اور ہوا کی طرح جا! لوٹے جا یہ میٹھا میٹھا دردِ جگر بند نہ ہونے دے، اور کسی غیر فانی گلاب میں بوسنکر کسی غیر متحرک نور میں ہستی کو پھونک دینے والا شعلہ فکر! بل جا اور فنا ہو جا!

مگر سیراب نہ ہو! ابھی باز نہ آ! جلا چل، اے دیوانے! جلا چل! قیود و فرائض کے جال سے نکل جا! ہستی ناکارہ کو، ایک سے دو بنانے والی ہستی کو، فراموش کر! ہوش و خرد پر چھری پھیر دے! پردۂ حجاب کو الٹ دے۔ اور نیم شگفتہ کلی اور حسنِ لایزال اپنے ہی کو سمجھ! معشوقوں میں کج ادائی اور جان دینے والوں میں دیوانگی بن جا! شعلہ بحوالہ اپنے آپ کو مان، مقصدِ کائنات اپنے آپ کو جان، خود ہی عامل اور خود ہی معمول! خود ہی موجود، اور خود ہی روپوش! خود ہی یہ اور خود ہی وہ۔ سجدہ کر تو آپ کو! قدم لے تو اپنے، اور اے ناقابلِ ضبط جوش میں کچھ کا کچھ بکنے والے دل، مر تو اپنے پر مر، جان دے تو اپنے لیے جان دے۔

ہائے ہائے! اے خانہ خراب! اے سرگردان! بیمارِ جاں بلب! مطعونِ خلائق، اب بھی اس نقطۂ انتہائی تک پہنچنے کے بعد بھی تو اگر کسی مہذب خطاب سے پکارے جانے کا مستحق ہو سکتا ہے تو وہ اس کے سوائے اور کچھ نہیں کہ خود نما و خود پسند دل! خود بین و خود پرست دل!!"

برسات کا سماں

یہ نظر فریب منظر — یہ فضائے برشگالی
یہ نسیم روح پرور — یہ گھٹائیں کالی کالی
لب جو برسنے والی
یہ بہار سبزۂ گل — یہ ادائے سرو و ریحاں
یہ صدائے بانگ بلبل — یہ طیور زمزمہ خواں
یہ ہرے بھرے خیاباں
یہ نگوں کی جب سہ زیبی — یہ قبائے سرخ و گلگوں
یہ چمن کی دل فریبی — یہ فضائے کوہ و داماں
یہ بہار رنگ افسوں

یہ پپیہے کی صدائیں یہ ترانہ ہائے قمری
یہ خنک خنک ہوائیں یہ نسیم جینی بھینی
یہ پھوار ٹھنڈی ٹھنڈی
یہ چمکنے والے جگنو یہ سوادِ شب کا عالم
یہ گھٹا کے بکھرے گیسو یہ خروش رعد پیہم
یہ نمود برق ہر دم
کہیں مینہ کے ہیں جھالے کہیں بادلوں کے بیدل
کہیں یہ رہے ہیں نالے کہیں روپ پر ہیں جنگل
کہیں کوکتی ہے کویل
کہیں قمریوں کی کو کو کہیں مورکی صدائیں
کہیں پھر رہے ہیں آہو کہیں چرتی ہیں گائیں
کبھی اٹھتی ہیں گھٹائیں
کہیں بگلوں کی قطاریں ہیں ہوا میں اونچی نیچی
کہیں مینہ کی پھواریں لب جو ہیں ٹھنڈی ٹھنڈی
کہیں بہ رہی ہے کشتی
کبھی برق کا تبسم کبھی رعد ہے خروشاں
کبھی موجوں کا تلاطم کبھی جوش پر ہے طوفاں
کبھی سیل ابر باراں
کبھی قوس ہے نمایاں یہ ہزار دلربائی
کبھی آفتاب تاباں کبھی تیرگی ہے چھائی
کہ گھٹا ہے گھر کے آئی
کبھی جھینگروں کے نغمے کبھی مینڈکوں کی ٹرٹر
کبھی گونجتے ہیں بھونرے کبھی مرغ ہیں نوا گر
کہ سرود خواں ہے نیچر
جو اُبل رہے ہیں چشمے تو چڑھی ہوئی ہیں ندیاں
جو برس گئے ہیں جھالے تو ہرا بھرا ہے میداں
ہے زمیں کا سبزہ داماں
جو چمک رہی ہیں کلیاں تو لہک رہا ہے سبزا
جو ہوا ہے عنبر افشاں تو مہک رہا ہے صحرا
کہ یہ رُت ہے روح افزا

(ماخوذ)

دنیا میں ہمارے ارد گرد صدہا باتیں روز ایسی ہوتی ہیں کہ اگر چشم بصیرت سے دیکھا جائے تو ان سے خالق بے ہمتا کی قدرت کاملہ کا بخوبی پتہ لگتا ہے۔ مگر ہم تو بادۂ غفلت میں ایسے سرشار ہیں کہ ان تمام باتوں کو ذرا بھی غیر معمولی نہیں سمجھتے۔ ابھی سورج نکلا ہے اور شاخ گل میں بگڑے ہوئے پھول بھی اس حسرت و افسوس میں اپنے دلی انقباض کی طرح منقبض ہوئے جاتے ہیں کہ اگر رات ہم بھی کسی سیمتن کے گلے کا ہار بنجاتے تو اس قدر جلنے والی دھوپ کے ہاتھوں سے اس طرح کیوں پژمردہ ہوتے۔ مگر حضرت انسان کو کچھ بھی خبر نہیں۔ ہمارے نزدیک سورج کا روز نکلنا اور غروب ہونا ایک نہایت معمولی بات ہے۔ اس کے بعد دوپہر ہوئی اور درختوں کے پتوں میں شعاعی روشنی اسی طرح عیاں ہونے لگی جیسے کسی پری وش کے کانوں میں سونے کی جڑاؤ بجلیاں تڑپ تڑپ کر مشتاقوں کے دلوں پر بجلی گراتی ہیں۔ مگر ہمارے نزدیک یہ بھی روز واقع ہونے والا امر ہے۔ پھر وہ وقت آیا جس میں آفتاب اپنے کسی دلستاں معشوق سے ملنے کے لیے سارا آسمان ڈھونڈ چکتے ڈھونڈتے دن بھر کی سخت محنت کے بعد سطح زمین سے بالکل قریب ہو جاتا ہے اور اس کی تجسس کرنیں مشتاق نگاہوں کی طرح بے اختیار ہو کر گر پڑتی ہیں اور تلملا جھلملا کر ایک حسرت کے ساتھ چاروں طرف دیکھنے لگتی ہیں۔ مگر اس کا ہمارے دل پر کوئی پائدار اثر نہیں ہوتا اور ہم ایک لحظہ بھی اس غور میں صرف نہیں کرتے کہ آخر وہ کونسی زبردست قوت ہے جو ایک آن کی آن میں کسی نازک مزاج کے تلون کی طرح ایسی ایسی دلچسپ تبدیلیاں کرتی رہتی ہے اور اسکی قدرت کیسی زبردست ہے ؟ (ملخص)

ایک مسکراہٹ کی قیمت کون بتا سکتا ہے ؟ دینے والے کا اس میں کچھ خرچ نہیں ہوتا لیکن پژمردہ خاطر، گنہگار، افسردہ دل اور مفلس کے حق میں یہ انمول ثابت ہوتی ہے۔ اس سے کینہ کی آگ بجھ جاتی ہے، بدمزاج رام ہو جاتے ہیں۔ نفرت محبت سے۔ انتقام مہربانی سے بدل جاتا ہے۔ اور تنگ و تاریک استے جواہرات کی روشنی سے جگمگا اٹھتے ہیں۔ خندہ پیشانی نیک دل انسان۔ جانی دوست محبت کرنے والے بھائی۔ تابعدار بیٹے اور مہربان شوہر کی نشانی ہے۔ اس سے حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔ بدصورتی پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ اور حسین عورت بہشتی فرشتوں سے مشابہ ہو جاتی ہے ✦ (ماخوذ)

مذہب کے بعد انسان کی اصلاح کے واسطے کوئی شے علم سے بڑھکر نہیں۔ اگر فلسفہ کی خاردار جھاڑیوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے ڈرتے ہو تو مطالعۂ تواریخ میں تو کوئی اندیشہ نہیں اس سے بڑھکر آسان کام کیا ہوگا جس میں تفریح اور فائدہ دونوں موجود ہیں۔ ایسے شخص کو دیکھکر ہمیں کیسا افسوس ہوتا ہے جسکی گردن اکڑ گئی ہو اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھ سکے۔ لیکن وہ شخص جو گزشتہ کارہائے نمایاں سے بے خبر ہے اس سے بھی بڑھکر قابل رحم ہے۔ تاریخ نوجوان کو بغیر جھریوں اور سفید بالوں کے بوڑھا بنا دیتی ہے اس سے بڑھاپے کا تجربہ بغیر پرہیز کی تکلیفوں کے حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ صرف ماضی کو حال ہی نہیں بنا دیتی۔ بلکہ آئندہ کی بھی خبر دیتی ہے کیونکہ اس دنیا میں کوئی بالکل نیا واقعہ نہیں پیش آتا۔ ہر ایک چیز ایسی ہی نئی ہوتی ہے جیسے کہ نیا چاند۔ جو اصل میں محض پرانا چاند بدلی ہوئی صورت میں ہوتا ہے۔ اسی طرح پرانے واقعات بھی بار بار نئی اور مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں ✦ (ماخوذ)

ایجنٹوں کی ضرورت جن مقامات پر رسالۂ دین و دنیا کی ایجنسیاں نہیں وہاں کیلئے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شرائط ایجنسی بذریعہ خط و کتابت طے کر لیجیے۔ منیجر

رصنفِ نازک کیلئے

زیور

اِس میں کچھ شک نہیں ہے کہ زیورات سے بلحاظ حُسنِ ذاتی کم و بیش ترقی حُسن ہو جاتی ہے اور شوقین نظروں کو یہ مصنوعی منظر خوش آیند معلوم ہوتا ہے۔ لیکن قدرتی چیزوں کے آگے مصنوعی چیزوں کی جو قدر و منزلت ہو سکتی ہے وہ معلوم ہے، ایک بھونڈی اور بدشکل کو کتنا ہی زیور پہنایا جائے وہ خوبصورت نہیں بن سکتی، اور نہ کچھ مزید کشش اُس میں پیدا ہو سکتی ہے۔ برخلاف اس کے ایک خوبصورت نازنین کو بے زیور بھی ہو تو اس کی قدرتی دلفریبی زیورات کی عدم موجودگی کی وجہ سے کچھ کم نہیں ہو سکتی، کیا اچھا حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے ؎

بعشق ناتمام ما جمالِ یار مستغنی ست بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را

خواہ کسی قسم کا زیور ہو (طلائی یا نقرئی) سوائے معدودے چند کے تقریباً سب میں ٹانک یعنی لاگ ہوتی ہے جو اس وقت تو زیور کو کسی قدر خوشنما ضرور کر دیتا ہے اس کی مالیت کو بہت گھٹا دیتا ہے۔ اگر آج آپ ایک زیور ٹانکہ کا بنوائیں اور وہ آپ کے حسبِ منشاء و مذہبے یا کسی اور وجہ سے آپ اُسکو فروخت کرنے کے ارادے سے بازار میں لیجائیں تو خود بنانے والا سُنار بھی ہرگز اس کی پوری قیمت نہ دے گا ٹانکہ کا بنانا اور ملاؤ کا نقص اور سوجھتیں پیش کریگا۔ اسی طرح اگر آپ کسی ضرورت وقت کچھ زیور رہن کریں اور اس پر روپیہ لینا چاہیں تو سو روپے کے زیور کے لیے س ہی روپئے ملیں گے اور سو وہ علاوہ ہوگا، اور بہت قلیل مدت میں اصل و سود ملا کر روپئے تک نوبت پہنچ جائیگی۔ ان سب باتوں کو جانے دیجیے، ایک زیور آپ ج بنوائیں تو اگر سونے کا ہے تو اُس کی قیمت کے لحاظ سے اور چاندی کا ہے تو اُسکے ن کے لحاظ سے سُنار بنوائی لیگا، فرض کر لیجیے کہ اگر سونے کی چیز ہے تو کم از کم ا روپیہ (بشرطیکہ جڑاؤ نہ ہو کیونکہ اس صورت میں اس کی علیحدہ اُجرت ہوگی) اور چاندی دو پیسہ فی تولہ بنوائی لے تب بھی ایک معقول رقم زیور کی باہر چلی جاتی ہے۔ کیونکہ ت کم زیورات ایسے ہیں جو ایک تولہ میں ہی بن جائیں ورنہ دس دس اور بیس میں بلکہ اس سے بھی زیادہ نوبت پہنچ جاتی ہے۔ پس دو چار زیور اگر بنوائے جائیں یہ بڑی رقم اسکی بنوائی میں چلی جاتی ہے جو کسی شمار و قطار میں نہیں۔ اور پھر اسپر ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ ہر چھٹے چھ ماہی اُن کی مرمت تراش خراش اور تبدیل وضع ہوتی ہے اور ہر دفعہ از سرِ نو اس میں کھوٹ ملتا رہتا ہے اور بنوائی بار بار دی جاتی ہے۔ الغرض ایک زیور چار سال کے بعد اپنی اصلی لاگت سے ایک خاص قیمت کا بھی رہتا بلکہ اس سے بھی کم قیمت اُٹھتی ہے، اور آخر الامر اگر سونے کا زیور ہے تو آدھا پیتل اور تانبہ اور چاندی کا ہے تو اسی قدر یا اس سے زیادہ رنگ اور قلعی کا ملاپ اُس میں ہو جاتا ہے اور جو بنوائی میں خرچ ہوتا ہے وہ علاوہ۔ اگر یہی روپیہ کسی بینک میں جمع ہو یا کسی تجارت میں لگایا جائے تو بجائے اسکے کہ اصل رقم کا نصف رہ جائے اصل سے دوگنا نہیں تو ڈیوڑھا تو ضرور ہو جائیگا۔ خدا اسلامی عورتوں کو عقل اور حوصلہ دے کہ وہ اپنے جھوٹے جذبات کو قومی فائدہ پر نثار کرنے کے لیے بطیبِ خاطر اور خوشی سے آمادہ ہو جائیں اور "ورنہ ستانی بہ ستم می رسد" کی نوبت نہ پہنچنے دیں۔

ان زیورات کی وجہ سے اکثر بچوں اور عورتوں کی جانوں پر بن جاتی ہے اور میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ کوئی گاؤں، قریہ، قصبہ یا شہر ایسا نہ ہوگا جس میں ہر سال متعدد جانیں صرف اِن زیورات کی بدولت ضائع نہ ہو جاتی ہوں۔ حال ہی میں ایک چشم دید واقعہ پنجاب کے ایک شہر میں ایسا ہوا کہ جس کی وجہ سے ایک متوسط درجہ کی عزت دار ہندو عورت کا چار پانچ سو روپئے کا زیور چند بدمعاشوں نے اُتار لیا اور اُسکا سیاہ شیشہ ناموس رنگ آلود کر دیا۔ میں بالتفصیل اس واقعہ کو بیان کرنا مگر کسی کی پردہ دری مجھکو مطلوب نہیں ہے اس لیے اُسکو قلم انداز کرتا ہوں۔ میلوں وغیرہ میں اکثر معصوم اور ننھی جانیں اس کمبخت قبیح رسم کے نذر ہوتی ہیں۔ اگر حُسنِ اتفاق سے بعض کی جان بچ بھی گئی تو وہ اپنے والدین اور عزیز و اقارب سے علیحدہ ہو کر آوارہ اور سرگرداں ہو جاتے ہیں، ماں باپ اُن کی جُدائی میں علیحدہ جان کھوتے ہیں اور جا بجا اُن کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ کہیں تھانہ میں رپورٹ لکھواتے ہیں، کہیں نجومیوں سے فالیں دکھواتے ہیں، کہیں کھوجیوں کو رقومات دیتے ہیں، کہیں اخباروں میں "گمشدہ عزیز" کے عنوان سے اشتہار دیتے ہیں، غرضکہ سو طرح کی خراپیوں میں پڑ جاتے ہیں۔

پس اگر وہ اس مصرع پر عمل کریں۔ ع

"چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی"

تو کیوں یہ دن اُن کو دیکھنا پڑے۔ اے وہ لوگو جن کو اپنے مال بچوں کی جانیں اُنکی آوارگی اپنی سراسیمگی سے نجات اور بالآخر اپنی عورتوں کا ننگ و ناموس مطلوب ہو۔ عبرت پکڑو اور قطعی و بالجزم ارادہ ترک زیورات کا کر دو اور اپنی عورتوں کا کہنا بالکل اِس بارے میں مت مانو اور اُن کی کبیدگی خاطر کی ہرگز پروانہ کرو۔ کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو تم اپنے پیاروں کو شربت کے پیالے میں سم قاتل پلا دو گے۔

(ملخص)

ماں کا اثر بچہ پر

ماں کا اثر بچہ پر لاانتہا ہوتا ہے، بچہ کی آنکھ ماں کی گود میں کھلتی ہے، وہ ماں کی نگرانی میں نشو و نما پاتا ہے۔ پلتا ہے، بڑھتا ہے اور اسی کے زیرِ سایہ تعلیم و تربیت حاصل کرتا ہے۔ اور عالمِ طفولیت میں جو کچھ اُسے سبق ملتا ہے، وہ ماں ہی سے ملتا ہے جو تعلیم و تربیت اُسے اُس زمانہ میں ملتی ہے آیندہ زندگی میں وہ ہی کام آتی ہے۔ چھٹپن میں جو کچھ سیکھتا ہے بڑا ہو کر اسی پر عمل کرتا ہے۔ جو خیالات بچپن میں تہ نشین ہو جاتے ہیں وہی ساری عمر قائم رہتے ہیں۔ پس یہ کہنا بیجا نہیں کہ سب میں زیادہ کارآمد

اور درسگاہ گھر ہے مگر اس اسکول کی حکمران عورت ہے اور یہاں اسی کا سکہ چلتا ہے، اور زمانۂ قدیم سے لیکر آج کے دن تک یہاں عورت ہی کا ڈنکا بجتا ہے۔ بچہ ہر بات میں اپنی ماں کی تقلید کرتا ہے۔ اس کا لحاظ اور ادب رکھتا ہے، اس کا حکم مانتا ہے اور پہلی آواز جو اس کے کان میں پڑتی ہے وہ عورت ہی کی زبان سے نکلتی ہے۔ عورت کا اثر بچپن تک ہی محدود نہیں۔ اور عورت صرف زمانۂ بچپن ہی کی جس کا دوسرا نام عالم طفولیت ہے نگراں نہیں ہے بلکہ وہ بچپن سے لیکر بڑھاپے تک انسان کو اخلاق کی تربیت دینے والی اور محافظ ہے۔ انسان کی خصلت اور عادات پر عورت کا ہمیشہ بڑا اثر پڑتا ہے، اور وہ جوانی کی رہنما اور بڑھاپے کی مونس وغمخوار ہے اور جس طرح ایک بادشاہ اپنی رعیت کا نگہبان اور فوج کا سرپرست ہوتا ہے۔ اسی طرح عورت بھی اپنے خاوند کی نگہبان اور بچوں کی سرپرست ہوتی ہے۔ مرد جب دن بھر کی مشقت اور کلفت کے بعد گھر آتا ہے وہ اُسے راحت وآرام دینے کی کوشش میں مصروف ہوتی ہے اور خندہ پیشانی سے اس کا خیر مقدم کرتی ہے۔ اس کی مسکراہٹ اور خوش کلامی سے دن بھر کی تکلیفیں کافور ہوجاتی ہیں اور اسکے محبت آمیز الفاظ سے عجب تروتازگی پیدا ہوتی ہے۔ عورت کی ایک محبت بھری نگاہ بڑے بڑے بادشاہوں کے خلعت فاخرہ سے زیادہ قیمتی اور قابل قدر ہے۔ فی الحقیقت عورت خانہ ہی آرام وہ اور دلپذیر سامنی ہے اور اسکی فرمانروائی صرف ربع مسکوں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ دلوں پر بھی ہے۔ اور چونکہ گہوارے سے لگا کر لب گور تک مرد عورت کے ہاتھ میں رہتا ہے اس لیے ہر قوم کی قسمت کا فیصلہ بھی عورت ہی کے ہاتھ میں ہے اور وہ دنیا کی فاتح اور حکمران ہی نہیں بلکہ فرشتۂ تقدیر بھی ہے۔ **نپولین** نے کیا اچھا کہا ہے "عورت نے اس جہان کو جنت بنا دیا"

ہر قوم اور ہر ملک کی شائستگی کا دارومدار عورتوں پر ہے۔ تعلیم یافتہ عورتیں اپنے بچوں کی پرورش مناسب طور سے کرتی ہیں اور وہ زمانہ کی حالت سے خوب واقف اور وقت کی ضروریات سے آگاہ ہوتی ہیں اور اسی لیے تعلیم یافتہ ماں کا بچہ بھی تہذیب یافتہ ہوتا ہے، وہ قوم کے لیے سرمایۂ ناز اور ملک کی ترقی کا باعث ہوتی ہیں۔

شہنشاہ **نپولین** نے لکھا ہے "مجھے جو عزت وشہرت حاصل ہوئی وہ میری پیاری ماں کی بدولت تھی"

حیات جاوید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سرسید کی تعلیم اُن کی والدۂ ماجدہ کی نگرانی میں بخوبی تمام ہوئی تھی۔

جو باتیں بچہ ماں سے سیکھتا ہے، وہ اس کی آیندہ زندگی میں عملی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں جس سے بندگان خدا کو فائدہ، ملک کو رونق اور قوم کو ترقی حاصل ہوتی ہے۔ الغرض عورت کا اثر ساری دنیا میں پایا جاتا ہے اور جہان کی حکمرانی میں بھی بڑا حصہ عورتوں ہی کا ہے +

(ملخص)

بیوی

ہو اگر بیوی حسین و نیک سیرت باوفا — نعمت بیگانۂ خلاق عالم ہے وہی
اور اگر بدقسمتی سے ہوگیا اسکے خلاف — مرد کے حق میں عذاب صد جہنم ہے وہی

زنانہ مشاغل

(از جناب بلقیس بیگم صاحبہ)

ہر ایک بی بی کو کچھ نہ کچھ مفید شغل جاری رکھنا چاہیے، خواہ وہ سلائی کا ہو یا لکھنے پڑھنے کا اکثر بیبیوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ عموماً سارا سارا دن غیبت اور فضول گوئی میں ختم کردیتی ہیں، یہ بہت بُری عادت ہے، اول تو غیبت بہت بڑا گناہ ہے جس سے ہر مہن بھائی کو بچنا چاہیے۔ دوم اتنا وقت محض فضول وخرافات باتوں میں گزارنے سے بہتر ہے کہ تم لکھنے پڑھنے میں کوشش کرو۔ اگر خط اچھا نہیں ہے تو اس کے درست کرنے میں کوشش کرو۔ علاوہ ازیں جو اُردو لفظ تمہاری زبان سے اچھی طرح ادا نہ ہوسکیں انہیں بار بار اپنی زبان سے کہو۔ علم ایسی عجیب چیز ہے کہ اسکی خوبیوں کے لایق ہیں اپنے قلم کو نہیں سمجھتی۔ اگر ایک لڑکی صرف پڑھی لکھی ہے تو وہ ایک ہنر بغیر کسی کے سکھائے آسانی سے سیکھ جائیگی۔ مثلاً اگر اسکو سینا اچھا نہیں آتا تو وہ کتاب میں سے دیکھ دیکھکر اور ترکیب پڑھکر یہ کام سیکھ جائیگی، یا اگر اسکو پکانا نہیں آتا تو یہ ہنر بھی کتابوں میں سے پڑھکر حاصل کرلیگی۔ اگر وہ خانہ داری یا تربیت اولاد سے ناواقف ہے تو یہ سب باتیں بھی وہ کتاب سے سیکھ سکتی ہے اس لیے سب سے مقدم علم سیکھنا ہے۔ اگر لڑکی ان سب فنون سے واقف ہو تو پھر بیکار ذرا سا وقت بھی بیکار ضائع نہیں ہوسکتا۔

سب سے اول تو روز نامچہ یا ٹائم ٹیبل بنایا جائے۔ صبح اُٹھکر اور ضروریات سے فارغ ہوکر نماز پڑھنا پھر قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے، اور دعا کرنی چاہیے کہ خدایا تمام دن خوشی سے گزرے۔ بعد ازاں ناشتہ کرنا پھر گھر میں جھاڑ دہار و۔ کھانے کا انتظام وغیرہ کام ہیں۔ پھر جو خط آئے ہوں انکے جواب لکھنا۔ پھر کھانا کھانا اور کھلانا۔ بعد میں جو پارچہ یا کڑھائی وغیرہ کا کام کرنا چاہیے۔ غرض دن کا کوئی وقت ضائع مت جانے دو۔ یہ بھی بُرا معلوم ہوتا ہے کہ تمام دن پڑھنے لکھنے ہی میں گزار دو بلکہ کچھ سلائی بھی کرو۔ گھر کے کپڑے اگر بازار میں درزی کے ہاں جائیں تو بہت بڑی بات ہے جبکہ تمہیں سینا پرونا آتا ہے۔ تم خود وہ کپڑے سیو اور اس سلائی کی بچت سے خود ہی فائدہ اُٹھاؤ۔ اگر تمہیں جالی اور کروشیا کا کام آتا ہے تو ان سے خوبصورت سے خوبصورت میز پوش اور ٹرے کلاتھ ٹی کوزی وغیرہ وغیرہ بناؤ جس سے تمہارا سگھڑاپا معلوم ہو۔ اس سے کیا فائدہ کہ تمام دن خالی ہاتھ پر ہاتھ رکھے گزر جائے؟ اگر یہ کام نہیں آتے تو انکے سیکھنے کی کوشش کرو۔ یہ کام بہت اچھے ہیں ان سے اول تو خالی وقت بیکار نہیں جاتا۔ دوسرے جی بہلتا ہے۔ تیسرے گھر کی اعلیٰ اعلیٰ چیزیں تیار ہوتی ہیں جو بازار سے تو معمولی بھی نہیں مل سکتی ہیں۔ اگر ملیں بھی تو ایک ایک چیز چوگنی اور پانچ گنی قیمت پر آتی ہے، اور گھر میں بالکل مفت تیار ہوجاتی ہے۔ شغل میں انسان اپنے غم وفکر بھی بھول جاتا ہے اسی لیے سب سے بہتر یہی ہے کہ خالی نہ رہو، آپ یورپین اور پارسی لیڈیوں کو دیکھیں کہ وہ اپنا ایک منٹ بھی بیکار نہیں گھوتیں وہ اکثر ان خالی وقتوں میں تصویریں بناتی ہیں۔ کروشیا سلائی کا کام کرکے گھر کے لیے عمدہ عمدہ چیزیں تیار کرتی ہیں۔ جو بھی ہوئی بہت عمدہ معلوم ہوتی ہیں۔ اپنے ہاتھ کی بنی ہوئی چیزوں سے بہت خوشی حاصل ہوتی ہے۔ پس ایسے شغل ضرور اختیار کرنے چاہئیں کہ جن سے دل کا بہلاؤ اور مالی فائدہ دونوں باتیں حاصل ہوتی ہوں +

(ماخوذ)

لیلائے سخن کا دیوانہ

(۱)

میاں طالب حسین کی والدہ کا انتقال ہو چکا تھا۔ والد کو اُن سے بہت محبت تھی اور اُن کی وجہ سے بیوی کے انتقال کے بعد اُنہوں نے دوسری شادی بھی نہیں کی تھی اور اپنی ساری آمدنی ان کی ناز برداریوں میں صرف کرتے تھے۔ طالب حسین کی عمر جب دس گیارہ سال کو پہنچی تو انہیں ورنا کیولر مڈل اسکول میں داخل کیا گیا۔ طالب حسین چنداں غبی تو نہیں تھے لیکن باپ کی سہل انگاری اور چشم پوشی کی وجہ سے اُن کو محنت کی بالکل عادت نہیں تھی۔ تاہم وہ گرتے پڑتے مڈل تک پہنچ گئے تھے۔ اب طالب حسین جوانی کی ابتدائی منزلوں میں تھے۔ قدرت شباب کے ولولوں کو اپنے غیر محسوس ہاتھوں سے نشو و نما دے رہی تھی اور طبیعت اُن مشاغل کے لیے گرسنہ ہو رہی تھی جو شباب کی آگ کا ایندھن ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں سب سے پہلے طالب حسین کو اُردو ناولوں کا چسکا پڑا اور اُنہوں نے خرافات پسند پنجابی دل و دماغ کے وہ تمام نتائج جو ایک روپے میں ایک ہزار صفحے کے حساب سے فروخت ہوتے ہیں منگا ڈالے۔ ناولوں کے مطالعہ سے نیچر کے سادہ صفحات پر گلکاریاں شروع ہو گئی تھیں کہ ماں باپ کے اکلوتے فرزند کو ایک اور جنون پیدا ہوا۔ مڈل کلاس کے ایک اُستاد شعر و سخن کے بہت شائق تھے، اگرچہ شاعری سے مطلق مذاق اور واقفیت نہیں رکھتے تھے لیکن شاعر تھے اور چاہتے تھے کہ اُن کے مدرسہ سے جو شاگرد نکلے وہ شاعر ضرور ہو۔ چنانچہ وہ مڈل کلاس کے طالبعلموں کو ہمیشہ شعر و سخن کی دعوت دیتے رہتے تھے ایک دن میاں طالب حسین سے بھی اُنہوں نے شعر گوئی کی فرمائش کی اور ایک آنے والے مشاعرہ کی تاریخ بتائی۔ بیچارے طالب حسین نے کبھی شعر نہیں کہا تھا وہ کسی طرح کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکا لیکن اُس نے مشاعرہ میں ضرور شرکت کی۔ طالب حسین کے لیے دنیائے شاعری کے نظارہ کا یہ پہلا موقع تھا۔ اُسے یکے بعد دیگرے مختلف اشکال، مختلف لباس، مختلف آواز، مختلف انداز شعرا کی غزل سرائی میں تھیٹر اور پارسی ڈرامہ سے زیادہ لطف آیا اور اُس نے قطعی فیصلہ کر لیا کہ جس طرح ممکن ہو وہ اگلے کھیل میں ایکٹر دل کے ساتھ ضرور شامل ہو جائیگا۔ اُسے مشاعرہ میں یہ معلوم کر کے کیسی مسرت ہوئی کہ بڑھے سے بوڑھے ناکارہ سے ناکارہ، بدشکل سے بدشکل شاعر کے پاس ایک فرضی معشوق تھا جس پر اُسے پورا اختیار حاصل تھا اور جس کے ہر حصۂ جسم اور ہر گوشۂ حسن سے وہ مستفید ہوتا تھا۔ چنانچہ طالب حسین جب صبح کے ۵ بجے مسجدوں کی اذانیں سُنتا اور شرکاء پریسیڈنسی کے سحر خیز عملے کی بست و خیز دیکھتا ہوا گھر کو واپس ہوا تو اُسکے قصور کی جیب میں بھی ایک خیالی معشوق تھا جو ہر قدم پر یقین دلا رہا تھا کہ میں تم سے کوئی قسم نہیں لونگا۔

(۲)

مشاعرہ سے واپس ہو کر میاں طالب حسین دن کے ۲ بجے تک سوتے رہے۔ جب سو کر اُٹھے تو پھر مشاعرہ کا خیال بندھا۔ اُنہوں نے محسوس کیا تھا کہ مرزا علیم الدین مائل اور اُن کے شاگردوں کی غزلیں خوب کامیاب ہوئیں لہذا اُن کے دل میں یہ بات جم گئی کہ جس طرح ممکن ہو مائل صاحب کی شاگردی اختیار کرنی چاہیے۔ خوش قسمتی سے مائل صاحب کے ایک شاگرد زائل تخلص ان کے محلہ میں رہتے تھے اور ان سے ملاقات بھی تھی۔ پس دو تین دن کے بعد طالب حسین اُنہیں ہمراہ لیکر مرزا مائل صاحب کی خدمت میں پہنچے۔ مرزا مائل صاحب اُردو پڑھے ہوئے تھے اور کچھ شُدبُد فارسی بھی جانتے تھے۔ شاگرد بنانے کے بڑے شائق تھے کیونکہ اُنہیں تجربہ سے یہ بات معلوم ہو گئی تھی کہ مشاعرہ میں غزل عروض و قافیہ کی واقفیت، کلام کے نقائص سے پاک اور خوبیوں سے لبریز ہونے کی بنا پر کامیاب نہیں ہوتی بلکہ شاگردوں کی واہ واہ سارے مشاعرہ پر مچا جاتی ہے اور جہاں دس آدمیوں نے مختلف گوشوں سے چلّانا شروع کیا کہ تمام سامعین متوجہ ہو کر چیخ پڑتے ہیں۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوا کہ مشاعرہ میں مائل صاحب کو دوسرے مصرعے کے پڑھنے کی تکلیف اُٹھانی نہیں پڑی اور صرف پہلا مصرعہ سنکر ہی شاگردوں نے اور اُن کے ساتھ ہی غیر فہم سامعین نے شور سر ما کر دیا۔ مشاعروں کی اِس داد نے مائل صاحب کو ایسا بیخود کر دیا تھا کہ اُنہیں محنت سے غزل لکھنے یا اُسے عیوب شعری سے پاک کرنے اور فن میں بحیثیت فن ترقی کرنے کی کبھی زحمت نہیں ہوئی۔ وہ صرف اِس گُر سے واقف ہو گئے تھے کہ مشاعرہ میں داد کیونکر لی جائے اور اس کے بعد اُنہیں غرض نہ تھی کہ اُن کی غزل تعویذ گلو بنا کر رکھی جائے یا استنجائے کبیر کے کام آئے اور اس پہلو سے میاں طالب حسین کی درخواست منظور کرنے میں اُنہیں ذرا بھی تامل نہیں ہوا۔ طالب حسین کا خیال تھا کہ شاگرد ہونے کے ساتھ ہی وہ ایک شین کی طرح کھٹا کھٹ شعر اگلنے لگے گا اور اسی لیے وہ مائل صاحب کے لیے دو روپے کی مٹھائی بھی لے گیا تھا لیکن افسوس کہ یہ خیال غلط نکلا اور شاگرد ہونے کے بعد بھی وہ ویسا ہی رہا جیسا شاگرد ہونے سے پہلے تھا۔ اور مائل صاحب مجبور بھی تھے وہ خود نہیں جانتے تھے کہ شعر کسے کہتے ہیں اور شعر کیسا ہونا چاہیے۔ پھر وہ طالب حسین کو کیا بتاتے اُن کا قاعدہ تھا کہ جب مشاعرہ میں دو تین دن رہتے تھے وہ ڈیڑھ دو سو شعر کہتے تھے اور پھر پندرہ بیس شعر اپنے لیے انتخاب کر کے باقی اشعار شاگردوں کو تقسیم کر دیتے تھے شاگردوں کو بھی فکر سخن کے سلسلہ میں صرف اتنی زحمت ہوتی تھی کہ اپنے حصہ میں آئے ہوئے اشعار کو ایک کاغذ پر صاف کر لیں۔

(۳)

بہرحال طالب حسین مرزا مائل کے شاگرد ہو گئے اور تا مائل تخلص تجویز ہوا۔ لیکن مرزا صاحب کے دیگر شاگردوں کی طرح یہ اُن کے پس خوردہ پر قناعت نہیں کرتے تھے بلکہ کامیابی ہو یا نہ ہو خود بھی فکر کرتے تھے۔ آٹھ دس مشاعروں کی شرکت میں طبیعت کھُل گئی اور وزن شعری کا امتیاز ہوتے ہی انہوں نے رات دن ایک کر دیا۔ رات کو ایک بجے تک فکر سخن۔ مدرسہ میں فکر سخن۔ حتےٰ کہ استنجے کے خاموش لمحے بھی اس بحر ناپیدا کنار کی غواصی میں صرف ہوتے تھے۔ طالب حسین شعر تو بُرا بھلا اپنی قابلیت کے مطابق کہنے لگے۔ لیکن امتحان میں فیل ہو گئے اور اس طرح گویا اُن کی عمر کا ایک سال کم ہو گیا۔ اگلے سال انہوں نے پھر اسی درجہ میں پڑھنا شروع کیا لیکن چونکہ مشق سخن بدستور جاری تھی اس لیے اب کے بھی

ناکام رہے۔ اب شاعری کے ساتھ ساتھ جوانی بھی اپنے پنہاں ہاتھ پاؤں نکال رہی تھی اس لیے اُنہوں نے مدرسہ کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا۔ اور تمام وقت شعرا کی صحبت اور فکرِ شعر میں صرف کرنے لگے۔ اب تک اُن کا دماغ فکرِ معاش سے آزاد تھا لیکن بقول اُنکے آسمان نہ دیکھ سکا اور مونیا میں مبتلا ہو کر اُن کے شفیق باپ نے رخصت کی غنیمت یہ تھا کہ کچھ رقم پس انداز موجود تھی ورنہ طالب حسین کے لیے جنہوں نے ابھی زندگی کی کشاکش کا سامنا نہیں کیا تھا زندگی موت سے بدتر ہو جاتی۔ اسی اثنا میں طالب حسین کے اُستاد حضرت مائل بھی دو سال کے لیے عرب چلے گئے تاکہ فریضۂ حج ادا کریں اور اماکن مقدسہ کی زیارت سے مشرف ہوں۔ اب طالب حسین کی فکرِ سخن کے لیے میدان دور تک صاف تھا اور اُستاد کے چلے جانے سے اُنہیں پہلے سے زیادہ غور و محنت کی ضرورت تھی۔ طالب حسین تو خود بھی کچھ لکھ لیتے تھے لیکن اُن کے دوسرے اُستا بھائی صرف مائل صاحب کے بل بوتے پر شاعری کرتے تھے اور اس لیے مائل صاحب کے جاتے ہی اُن کی غزل سرائی اور مشاعروں کی بزم آرائی ختم ہو گئی۔ اس سے طالب حسین کو یہ شدید نقصان پہنچا کہ مشاعرہ میں کوئی اُن کی غزل پر توجہ نہیں کرتا تھا اور مطلع سے مقطع تک صاف اُتر جاتی تھی۔ جب کئی مشاعروں میں غزل کا یہی حال رہا تو اُنہیں بڑی مایوسی ہوئی اور اپنے بعض بے تکلف احباب سے اس کا تذکرہ کیا۔ ایک صاحب نے جو ذرا صاف گو تھے ان سے کہا کہ بھئی تمہاری غزل مشاعرہ میں اس لیے سرسبز نہیں ہوتی کہ اُس میں اثر اور دلگدازی نہیں ہوتی۔ تم نے شاید حالی صاحب کا یہ شعر نہیں سنا ؎

اے شعر دلِ غریب نہ تو، تو غم نہیں پر تجھ پہ حیف ہے جو نہ دلگداز تو

یہ سنکر طالب حسین نے کہا کہ پھر تاثیر اور دلگدازی کیونکر پیدا ہو سکتی ہے اُن صاحب نے کہا کہ خود شاعر کے دل میں درد ہو اور جو باتیں وہ لکھتا ہے اُنہیں بھی طور پر جانتا ہو۔ طالب حسین نے کہا تو بتائیے کیسے بنیں؟ کیونکر آدمی شاعر بننے سے پہلے عاشق بنے؟" اُن صاحب نے کہا "اور کیا اس کے بغیر بھی کوئی شاعر ہو سکتا ہے اور مؤثر اشعار کہہ سکتا ہے؟ انچہ از دل خیزد بر دل ریزد۔" (۴)

طالب حسین اپنے مخلص دوست کے مشورہ پر عرصہ تک غور کرتے رہے اور بالآخر اُنہیں تسلیم کر لینا پڑا کہ عاشق ہوئے بغیر اچھا شاعر بننا ناممکن ہے۔ عروض و قوافی اور بیان و بدیع کی تکمیل سے یہ فن نہیں آ سکتا۔ اس کا معلم صرف عشق اور اس کا اُستاد حضرت حسن ہے۔ اس خیال کے مستحکم ہونے کے بعد طالب حسین کو عاشق بننے کی سخت ضرورت پیش آئی۔ لیکن بقول غالب ؎

عشق کہتے ہیں جسے ہے یہ وہ آتش غالب کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

حسن تو بازار میں مل جاتا ہے مگر عشق نہیں ملتا ورنہ وہ ضرور خرید کر لیتے۔ وہ مہینوں تک جستجو میں دل بکف کوچہ و بازار میں پھرتے رہے لیکن مطلق کامیابی نہیں ہوئی۔ نہ اُنہیں کسی کھڑکی سے کوئی ماہ رو نظر آیا۔ نہ کسی فٹن، پالکی یا ڈولی سے کبھی ایسی جھلک دکھائی دی کہ سرِ راہ طور کا سماں پیدا ہو جائے۔ آخر کار بڑے عرصہ کے بعد دل اُلجھا بھی تو کہاں؟ صدر بازار کے ایک بالاخانے سے جس نے پہلی بارش میں سرسبز ہونے کی منت مانی تھی۔ یہ ایک بازاری بت و پنج سالہ عورت تھی جس نے نوجوان شاعر کو کھوپرے کے تیل میں ڈوبی ہوئی زلفوں میں اسیر کر لیا۔ اور غریب نے حافظ کا یہ مطلع پڑھتے ہوئے کہ ؎

شاہد آں نیست کہ او موی و میانے دارد
بندۂ طلعتِ آنم کہ آنے دارد

ہزار جان سے اپنا دل اس عربدہ ساز کی نذر کر دیا۔ اس حادثہ کے بعد طالب حسین کی شاعری کا رنگ بدل گیا اور کسی دوسرے پر اثر ہوا یا نہیں لیکن وہ خود اپنے اشعار میں درد محسوس کرنے لگے۔ اب عملی طور پر اُن کے دل میں فراق کی بیتابیاں موجود تھیں۔ اب اُن کے لیے ناوک نگاہ۔ تیغ ابرو۔ دامِ گیسو محض ایک لفظی طلسم کی حیثیت نہیں رکھتے تھے بلکہ وہ ان کا اثر اپنے دل اور اپنی روح پر محسوس کر رہے تھے۔ رفتہ رفتہ عشق اپنی منزلیں طے کرنے لگا اور شباب رہ رہ کر تمنائے وصال کو شہ دینے لگا۔ آخر ایک دن جذبات کے تلاطم شرم و تہذیب، اور ایمان و مذہب کی کشتیاں غرق ہو گئیں اور نوجوان شاعر جیب میں چند روپے لیکر معاملہ بندی کی عملی تعلیم حاصل کرنے کے لیے صدر بازار کو روانہ ہوا۔ رات کی تاریک فضا اور موسم سرما کی گناہ آفریں خاموشی نے تمام حجاب اُٹھا دیے، اور ابھی گھڑیوں میں بارہ نہیں بجے تھے کہ فراق اور وصال کے ڈانڈے باہم مل گئے اور خیال کی برقی موجیں مثال میں تڑپنے لگیں۔

(۵)

شاعری کی آخری منزل پر پہنچنے کے بعد تیسرے دن صبح کو طالب حسین آگاہ ہوئے کہ کم خرچ عشق نے اُنہیں کس سوز و اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے۔ اب اُنہوں نے محسوس کیا کہ درد و قلق کیا ہے، بیتابی و بے خوابی کسے کہتے ہیں اور وہ رہ رہ کر ٹیس کس طرح اُٹھتی ہے۔ لیکن اس درد کا علاج "عذابِ لبِ لعاب دہن شربتِ وصال" سے ممکن تھا، اس کی دوا صرف ڈاکٹر بوس کی ڈسپنسری میں تھی۔ چنانچہ کئی ماہ تک طالب حسین اپنی دوا داروں میں مصروف رہے اور اگرچہ بظاہر اُن کو صحت ہو گئی لیکن مرض کی چنگاریاں ہمیشہ کے لیے فرو نہ ہو سکیں۔ اب اُن کو عزیز و اقربا نے شادی کی صلاح دی اور اگرچہ وہ بدقسمتی سے کوئی قریبی رشتہ دار نہیں رکھتے تھے لیکن اُن کی خالہ زاد بہن اپنی نیکی اور رحمدلی کی بنا پر اُن سے بہت محبت رکھتی تھیں اور اس موقع پر بھی جبکہ شادی کا مسئلہ چھڑا ہوا تھا اُنہوں نے اپنی خواہرانہ ہمدردی کا اظہار کیا اور آخر کار طالب حسین کے لیے ایک جگہ بات چیت پکّہ کر لی۔ چند روز میں طالب حسین کا گھر آباد ہو گیا اور شبِ تنہائی کی تکالیف اطمینان و راحت سے بدل گئیں۔ لیکن یہ اطمینان چند ماہ سے زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکا، کیونکہ اب وہ سرمایہ بالکل ختم ہو چکا تھا جو طالب حسین کے والد نے اُن کے لیے چھوڑا تھا۔ اور اب مصیبت زدہ شاعر کو فکرِ سخن کے ساتھ فکرِ معاش بھی دامنگیر تھی۔ طالب حسین کی تعلیم بالکل نامکمل تھی اور اس لیے ملازمت کے حصول میں اُنہیں سخت دقت پیش آئی اور بڑی جستجو کے بعد ایک ہفتہ وار اخبار کے دفتر میں اٹھارہ روپے ماہواری کی نوکری میسر ہوئی۔ اخبار کا دفتر دو کمروں پر مشتمل تھا۔ ایک کمرہ میں ایک پریس، دو پتھر، ایک میز اور چند پیالہ ہائے گلی سمیت ایک سل و سلین کے

ول کشور اور گلاب سنگھ پر طنز زنی کر رہے تھے، اور دوسرے کمرہ میں ایک میز اور تین کرسیاں تھیں جو صورت حال سے ایڈیٹر صاحب کی نشستگاہ کا پتہ دے رہی تھیں، اخبار کے ایڈیٹر و مالک مسٹر ڈورانی اور میاں طالب حسین کے حالات باہم بہت ملتے ہوئے تھے۔ یہ شاعری کے بسمل تھے اور اُنہیں اسکول لائف کی کوتاہ اندیشی اور فیشن کی پرستش نے تباہ کیا تھا۔ مسٹر ڈورانی انٹرنس فیل تھے۔ اسکول چھوڑنے کے بعد اُنہوں نے چار دانگ عالم میں ملازمت کی کوشش کی لیکن کوئی خاطر خواہ نوکری نصیب نہیں ہوئی۔ وہ کسی ایسی جگہ کے خواہشمند تھے جس میں اُن کے فیشن کو صدمہ نہ پہنچے اور عزت و وقار میں بھی کمی نہ ہو۔ جب کوئی صورت نہ نکلی تو اُنہوں نے اخبار نکالا۔ لیکن افسوس کہ اس کام میں بھی اُنہیں کامیابی حاصل نہیں ہوئی اور یہ ناکامی درحقیقت اُن کی ناقابلیت پر مبنی تھی۔ مسٹر ڈورانی کے اسلاف میں سات پشتوں تک کبھی کسی نے مضمون نہیں لکھا تھا، اور اس لیے اگر مسٹر ڈورانی اخبار نویسی کے کام سے نابلد تھے تو ذرا بھی تعجب کی بات نہیں تھی۔ وہ لے دیکر اخبار نویسی کے یہ معنی سمجھتے تھے کہ جب موقع ملا کسی رئیس، زمیندار تعلقہ دار، ممبر کونسل وغیرہ کو کوئی دھمکی دی اور جو کچھ اینٹھ سکے اُس سے اینٹھ لیا۔ امرا کے بچوں کی ولادت اور شادی کی تقریبیں بھی اُن کے لیے کچھ نہ کچھ منفعت بخش ثابت ہوتی تھیں۔ مسٹر ڈورانی نے صرف کمانے کے یہ طریقے ہی نہیں سیکھے تھے بلکہ کمائے ہوئے روپئے کو محفوظ رکھنا بھی اُنہیں معلوم تھا۔ چنانچہ اُن کے دفتر کا کوئی ملازم یہ قسم نہیں کھا سکتا کہ مجھے زمانۂ ملازمت میں پوری تنخواہ وصول ہوگئی۔ وہ پچاس فیصدی سے زیادہ رقم بیباق کرنا گناہ سمجھتے تھے اور اس طریق عمل کی بدولت تین چار سال کے عرصہ میں اُنہیں پچاس ساٹھ اشخاص کے آقا بننے کا شرف حاصل ہوگیا تھا۔ بے چارہ طالب حسین مسٹر ڈورانی کے ان کمالات سے بالکل بے خبر تھا لیکن صرف ایک سہ ماہی گزرنے پر اُسے معلوم ہوگیا کہ ملازمت اور خودکشی دونوں کا ایک مفہوم ہے۔

(۶)

طالب حسین کو مہینے میں اٹھارہ روپئے کی جگہ مشکل سے آٹھ دس روپئے وصول ہوتے تھے اور اتنی رقم میں وہ اپنی زندگی جس طرح بسر کر سکتا تھا وہ ظاہر ہے اور پھر یہ رقم بھی یکمشت نہیں ملتی تھی کہ سلیقہ مند بیوی کو اپنا ہنر دکھانے کا موقع ملتا بلکہ ایک ایک دو دو روپئے کی صورت میں وصول ہوتی تھی۔ طالب حسین اس قدر پریشان تھا کہ وہ اس قومی خدمت سے جیسا کہ اُسے مسٹر ڈورانی نے سمجھا رکھا تھا کب کا سبکدوش ہوجاتا۔ لیکن بدنصیب کو کہیں کوئی صورت نظر نہیں آتی تھی اور ان سب تکالیف کا نعم البدل یہ تھا کہ اخبار کے صرف سوا دو سو خریدار ہونے کی وجہ سے اُسے دفتر میں بھی فکر سخن کا موقع مل جاتا تھا۔ بہرحال طالب حسین اپنی زندگی کے دن بسر کر رہا تھا کہ آسمان نے جو ہمیشہ سے شعرا کا دشمن ہے ایک اور رنگ بدلا۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک شاندار مشاعرہ منعقد ہو رہا تھا جس میں مشاہیر شعرائے ہند خواہ وہ کرایہ نہ ملنے کی بنا پر آتے یا نہ آتے مگر مدعو تھے۔ طالب حسین ایک ماہ سے اس مشاعرہ کے لیے غزل لکھ رہے تھے اور اس عرصہ میں اُنہوں نے تقریباً تین سو شعر لکھ ڈالے لیکن چونکہ مشاعرہ میں صرف پندرہ اشعار کی اجازت تھی اس لیے اُنہوں نے ۵ فیصدی کے حساب سے غزل انتخاب کر لی جس دن شب کو مشاعرہ منعقد ہونے والا تھا اُس دن بدقسمتی سے طالب حسین کو دفتر سے خرچ نہ مل سکا اور شام کو جب وہ گھر آیا تو معلوم ہوا کہ کھانے پکانے کی کوئی چیز گھر میں موجود نہیں۔ مجبور ہو کر طالب حسین بنیے کے پاس گیا اور تین اہم اجزائے زندگی یعنی آٹا دال اور لکڑیاں اُدھار لا کر بیوی کو تاکید کی کہ جلد کھانا تیار کرو مجھے آج مشاعرہ میں جانا ہے، اور خود غزل صاف کرنے بیٹھا۔ بارش کے دن تھے۔ سارا گھر ٹپک رہا تھا۔ لکڑیاں نہایت گیلی تھیں اور سب سے زیادہ مصیبت یہ تھی کہ طالب حسین کی بیوی کو آٹھواں مہینہ تھا، اور بدنصیب کی آنکھیں دُکھتی تھیں۔ وہ ٹاکھ کوشش کرتی تھی لیکن آگ نہیں جلتی تھی، آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ چہرہ سُرخ ہو رہا تھا۔ دم پھول گیا تھا۔ لیکن آگ نے گویا حضرت ابراہیمؑ کی قسم کھائی تھی کہ جلنے کا نام نہیں لیتی تھی۔ سارا گھر دھوئیں سے بھر گیا تھا۔ اس پریشانی پر جیسے ایک دل جلی عورت ہی کا دل خوب جان سکتا ہے مسز ادریہ تھا کہ ہر پانچویں منٹ پر طالب حسین کی صدا بلند ہوتی تھی کہ "کھانا تیار ہوا" آخر وہ بج گئے اور دال ایک پیرنابالغ کی طرح پختگی کو نہ پہنچی۔ اب طالب حسین کو تاب نہ رہی اور اُس نے بیوی کو سخت سے سخت الفاظ کہکر اور کچھ کھائے پیے بغیر مشاعرہ کا رُخ کیا۔ شوہر پرست عورت نے جب یہ صورت حال دیکھی تو پکانے کا سلسلہ موقوف کر دیا اور خود بھی فاقہ سے پڑ رہی۔ رات کے ۲ بجے تک تو وہ آنکھ کی تکلیف اور تنہائی کے خوف سے بیدار رہی لیکن اس کے خون کے اُس مست دوران نے جو بیس سال کی عمر تک رہتا ہے اُسے بالکل بے خبر کر دیا، اور صلے الصباح اُس کی آنکھ اُس وقت کھلی جب طالب حسین نے اُسے بیدار کیا وہ طالب حسین کو دیکھکر گھبرا گئی کیونکہ وہ رات کو دروازہ اچھی طرح بند کر کے سوئی تھی۔ اور اس سے پہلے کہ طالب حسین سے کچھ پوچھے وہ کوٹھری کی طرف بھاگی جس کا دروازہ کھلا پڑا تھا، اور اندر پہنچتے ہی بے ساختہ اُس کے مُنہ سے ایک چیخ نکلی "لو میں لُٹ گئی"۔

(۷)

طالب حسین پر تو کیا اثر ہوتا۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ چوری کے اس حادثہ نے اُس کی بیوی کو نیم جان کر دیا۔ اُس کی ساری کائنات ایک اسٹیل ٹرنک میں تھی اور وہ اُٹھ گیا۔ بے درد چوروں نے اسی پر اکتفا نہ کی بلکہ گھر میں جو کچھ تھا وہ لے لیا حتیٰ کہ پانی پینے کے لیے ایک گلاس بھی باقی نہ رکھا۔ طالب حسین نے طویل خاموشی کے بعد جب بیوی کو مخاطب کیا تو یہی کہا کہ "یہ جو کچھ ہوا تمہاری غفلت اور آرام طلبی سے ہوا" یہ سُنکر غریب عورت پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی کیونکہ اس ناانصافی نے اُس کا دل پاش پاش کر دیا تھا۔ ایک مرد کے لیے یہ بات جائز تھی کہ وہ جوان عورت کو مکان میں تنہا چھوڑ کر تمام رات مشاعرہ کی خرافات میں بسر کرے لیکن ایک عورت کے لیے جسے قدرت نے گرانبار اور مرض نے ناچار کر رکھا تھا یہ ناجائز تھا کہ تمام رات میں دو گھنٹے کے لیے اُس خواب شیریں سے آشنا ہو جس کے مزے صرف مخملی گدّوں پر عالم بے فکری میں سونے والے ہی

جانتے ہیں۔ طالب حسین کی بیوی کے پاس اگرچہ بہت قیمتی کپڑے اور بیش قیمت زیور نہ تھا۔ لیکن جو کچھ بھی تھا اُس کو وہ نہایت غنیمت سمجھتی تھی اور جان سے بڑھ کر عزیز رکھتی تھی کیونکہ اُسے اُن چیزوں کے دوبارہ میسر آنے کی امید نہ تھی۔ علاوہ بریں چھ سات روپئے بھی اُس کے جو اُس نے طرح طرح کی تکالیف اُٹھا کر زچہ خانے کے خرچ کے لیے رکھے تھے اُسی بکس میں تھے جس کو چور اُچکے لے گئے بہرحال اس واقعہ نے بیچاری کو بالکل گھلا دیا۔ اور ایک ماہ کے بعد جب قدرت کی دولیت اُس کے آغوش میں آئی تو افلاس اور تنگدستی کی وجہ سے جس کا پہلے ہی سے اندیشہ تھا سخت تکالیف برداشت کرنی پڑیں، اور زچہ خانہ کی بے احتیاطیوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بیمار ہوگئی۔ نقل و حرکت کے قابل نہ تھی کہ کسی زنانہ شفاخانے میں جاتی۔ اگرچہ کچھ رقم دیے بغیر وہاں بھی کسی مدد کی امید نہ تھی۔ طالب حسین کے افلاس و ناداری کی یہ حالت تھی کہ دوا علاج تو درکنار دونوں وقت پیٹ بھر روٹی بھی نصیب نہیں ہوتی تھی، کیونکہ بیوی کی علالت، اور ناپاکی کی وجہ سے بازار سے کھانا آتا تھا اور وہ بالکل ناکافی ہوتا تھا۔ بہرحال مریضہ کی حالت ہر لمحہ خراب ہونے لگی اور بالآخر بیس دن کا بچہ بستر مرگ پر چھوڑ کر وہ راہی ملک بقا ہوئی۔ غریب عورت کا جنازہ پڑوسیوں کے چندہ سے اُٹھا، کیونکہ مسٹر درّانی نے جو ملازمین کی جانب سے ولادت و وفات کے زبردست بہانوں کے خوگر تھے طالب حسین کے بیان کو ایک بہانہ سمجھکر اُنہیں کچھ نہیں دیا بیوی کی وفات کے بعد طالب حسین کی زندگی بہت تکلیف دہ ہوگئی۔ بیس دن کا بچہ ایک ایسا مصرعِ طرح تھا جس پر طبع آزمائی اُن کے لیے دشوار تھی، اور اُنہوں نے جنابِ باری میں سجدۂ شکر ادا کیا جب تیسرے دن وہ بچہ بھی موت کے ہاتھوں آغوشِ مادر میں پہنچ گیا۔ طالب حسین بیوی اور بچے کی موت کے بعد اظہارِ ماتم اور ایصالِ ثواب کے لیے جو کچھ کر سکے وہ ایک نوحہ تھا جسے اُنہوں نے پوری طاقت کے ساتھ لکھا تھا، اور جس کا ایک شعر ہمیں اب تک یاد ہے ؎

وہ راحتِ دل بیوی وہ نورِ نظر بچہ ✦ ہے ہے مری منکوحہ
وہ رشکِ صدف بیوی وہ رشکِ گہر بچہ ✦ مظلومہ و مذبوحہ

(۸)

یہ جنس خاشاک و در ہوتے ہی طالب حسین کی طبع دریا خیز اور زیادہ رواں ہوگئی اور فکرِ سخن کے لیے اُن کا دماغ اور اُن کا وقت پہلے سے بہت زیادہ آزاد ہوگیا اور وہ اپنی شاعری کو ترقی دینے میں ہمہ تن مصروف ہوگئے، اب اُن کے دل میں جذبات کی کمی نہیں تھی۔ لیکن دوستوں نے اُنہیں بتایا کہ اُن کا کلام تمام خوبیاں رکھنے کے باوجود کیف و مستی سے خالی ہے اور پھر اُنہیں یقین دلایا گیا کہ تمام شعرائے نامدار بادہ نوش تھے اور اسکے بغیر "آمد" جو شاعری کی جان ہے پیدا نہیں ہوسکتی۔ طالب حسین نے اس امرِ خاص کے متعلق اتنی روایتیں سُنیں اور اتنے اشعار پڑھے کہ آخر ایک دن وہ اس آب تند سے اپنی شاعری کو جلا دینے کے لیے تیار ہوگئے اور پھر اُنہوں نے معمول باندھ لیا کہ شام کے وقت ایک بھٹی میں پہنچکر ۹ پیسے کی روزانہ پیا کرتے تھے۔ چند ماہ اسی حالت میں گزرے اور اب طالب حسین اپنی شاعری کو ہمہ وجوہ مکمل سمجھنے لگے تھے کہ ایک دن جب وہ بھٹی میں بیٹھے ہوئے جامِ سفال کو ٹھرٹھر کولیوں سے لگا رہے تھے ایک بدمست سے اُن کی مڈبھیڑ ہوگئی اور اُس نے غریب شاعر کو بڑی بے رحمی سے پختہ فرش پر دے پٹکا اور اسی پر قناعت نہیں کی بلکہ اُسے بھٹی کے دروازہ بلند چبوترے سے نیچے نالی میں پھینکدیا اس صدمہ سے طالب حسین بیہوش ہوگئے۔ پولیس نے انہیں فوراً اسپتال بھجوایا، اور خدا نے اُردو علم ادب پر بڑا احسان کیا کہ زندگی کی تمام امیدیں منقطع ہو جانے کے باوجود وہ دو ماہ کے عرصہ میں تندرست ہوگئے اور اُنہوں نے ایک شاندار قصیدہ شفاخانہ کے اخراجِ کی شان میں تصنیف کیا۔ اس حادثہ میں طالب حسین کا بایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں بیکار ہوگیا تاہم وہ چلتے پھرتے ہیں اور بلاناغہ ہر مشاعرہ میں شریک ہوتے ہیں۔ اب اُن کے شاگردوں کی تعداد بھی ایک درجن کے قریب پہنچ گئی ہے اور تقریباً ہندوستان بھر کے شعرا اُن سے مشورۂ سخن کرتے ہیں

معزز خریداران توجہ فرمائیں

(۱) اکثر دفتر میں ایسے خطوط آتے ہیں جن پر نمبر خریداری کا حوالہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ ہر خریدار کو اُسکے نمبر خریداری سے دفتر مطلع کر دیتا ہے۔ اور رسالہ کی پتہ والی چٹ پر نمبر خریداری درج ہوتا ہے۔ اسلیے خط بھیجتے وقت نمبر خریداری ضرور تحریر کرنا چاہیے۔ ورنہ دفتر تعمیل ارشاد کا ذمہ دار نہیں۔

(۲) ہر خریدار کو اختتام میعاد خریداری سے (بذریعہ ایک مُرتح خط کے جو رسالہ میں رکھدیا جاتا ہے) ایک ماہ پیشتر مطلع کر دیا جاتا ہے، اس لیے مزید عرصہ کیواسطے بذریعہ وی آر پی رقم پیشگی آنا چاہیے، یا بصورت عدم خریداری رسالہ دفتر کو ایک خط کے ذریعہ سے مطلع کر دینا ضروری ہے۔ تاکہ حسب قاعدہ وی۔ پی بغرض وصول چندہ بھیجا جائیگا اُسکی واپسی سے دفتر مغت میں زیر بار نہو۔

(۳) منی آرڈر کی کوپن پر نمبر خریداری اور نام صفائی کے ساتھ ضرور درج ہونا چاہیے۔

(۴) وی۔ پی وصول کرنے کے بعد تاریخ وصولی سے دفتر کو مطلع کرنا لازمی ہے۔ نیز پتہ کی چٹ بھی دفتر میں ضرور بھیجنی چاہیے تاکہ نام بلند سے جلد درج رجسٹر کر لیا جائے۔

(۵) ترسیلِ زر سے ایک ہفتہ کے اندر اگر رسالہ نہ پہنچے تو دفتر کو اطلاع دینی چاہیے۔

(۶) چونکہ دفتر سے نہایت احتیاط کے ساتھ رسالہ روانہ کیا جاتا ہے اس لیے تا وقتیکہ مرسلہ پرچہ دفتر میں واپس نہ آئے کسی صاحب کو رسالہ نہ ملنے کا دفتر ذمہ دار نہیں۔ لیکن خاص صورتوں میں مثلاً پتہ غلط ہونے یا تبدیل پتہ کی صورت میں تاریخ اشاعت رسالہ سے ایک ہفتہ کے اندر اطلاع موصول پر رسالہ دوبارہ بھیجا جا سکتا ہے۔

(۷) شائع شدہ پرچوں میں سے ہر پرچہ ۴ کے ٹکٹ موصول ہونے پر بشرطیکہ وہ دفتر میں موجود ہو بھیجا جائیگا

(۸) پرچے واپس کرنے کے بعد انکے عوض میں مزید توسیع میعاد خریداری صرف اُس صورت میں منظور ہوسکتی ہے جبکہ واپس کردہ پرچے غیر مسلسل اور ٹائٹل پیج وغیرہ داغ دھبوں سے خراب اور زبوں حالت میں نہوں۔

(۹) معاونین کی خدمت میں کم از کم ۸ خریدار مہیا کرنیکی صورت میں ایکسال کیلیے رسالہ مفت جاری کیا جائیگا اور ۵ خریدار دینے کی صورت میں ۶ ماہ کے واسطے

(۱۰) جواب طلب امور کے لیے جوابی کارڈ یا ایک آنہ کا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔

خاکسار منیجر رسالۂ دین و دنیا۔ دہلی

خزانہ

دولت و ثروت کا شاندار ذخیرہ

غریب ہندوستانیوں کے لیئے

دولتمندی کی لہریں

اگر ہندوستان اور غریب ہندوستانیوں کی مفلسی اور محتاجی تکلیف و عسرت کا دفعیہ منظور ہو اور دولت و ثروت کی حسرت۔ زر و جواہر کا انبار دیکھنے کی تمنا اور عیش و عشرت کیساتھ جینے کی آرزو ہو تو

ذخیرۂ صنعت و حرفت کی آٹھ جلدیں

منگا کر ان تمام خواہشوں کو پورا کر لیجیئے !!

اِن میں کیا ہے؟

گھڑی سازی۔ فوٹوگرافی۔ رنگسازی۔ رنگریزی۔ ملمع سازی۔ موم بتی بنانا۔ دباغت مصنوعی جواہرات بنانا۔ شیشہ و چینی کا سامان بنانا۔ ادویہ سازی۔ سمنٹ۔ پالش۔ وارنش پارچمنٹ۔ واٹر پروف۔ ہر قسم کا کاغذ۔ ہر قسم کے روغن، ہر قسم کی آتشبازی۔ ہر قسم کی سیاہیں ہر قسم کی سیاہیاں، چرمی سامان۔ کاغذی اشیاء۔ مہر کی لاکھ۔ بلاٹینگ پیپر وغیرہ تیار کرنا اور سینکڑوں قسم کے تجربات درج ہیں۔ قیمت حصۂ اوّل ۱؎ حصہ دوم ۱؎۔ سوم ۱؎۔ چہارم ۱؎۔ پنجم ۱؎۔ ششم ۱؎۔ ہفتم ۱۴؎ ہشتم ۱۲؎

آٹھوں حصّوں کی مجموعی قیمت صرف آٹھ روپے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

حواسِ خمسہ

کے بغیر ایک انسان کی زندگی جس طرح زندگی نہیں کہلائی جا سکتی، اسی طرح اگر ذیل کی پانچ کتابیں کسی کتب خانہ میں نہ ہوں تو وہ مکمل کتب خانہ نہیں ہو سکتا سدرشن صاحب کی یہ پانچ کتابیں انسانی زندگی کو خوشگوار اور صحت کو برقرار رکھنے میں ممد ہیں، اس لیئے اگر آپ نے اب تک نہیں منگائیں تو دیر نہ کیجیئے اور آج ہی ان کتابوں کو منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔

چندن یہ کئی نہایت دلچسپ اور نتیجہ خیز کہانیوں کا لاجواب مجموعہ ہے، یہ کہانیاں نہ وقت گزاری کا آلہ ہیں نہ بیکاری کا مشغلہ، ان کہانیوں کو پڑھکر دُنیاوی زندگی میں حیرت انگیز انقلاب ہو جاتا ہے، خیالات و جذبات میں تحیر خیز طلاطم پیدا ہو کر انسان ایک صحیح المعنی انسان بنجاتا ہے، چندن کی خوبی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ تمام زبردست اہل الرائے حضرات نے اس کی تعریف کی ہے۔ تمام موقر رسالوں اور اخباروں نے پُرزور ریویو لکھے ہیں اور مصنف کو اسپر قیمتی مبارکباد دی ہے۔ شروع میں حضرت مولنا خواجہ حسن نظامی کا دیباچہ سونے پر سہاگہ کا کام کر رہا ہے قیمت ۸؎

صبحِ وطن یہ قومی اور ملکی کہانیاں ہیں جنکو پڑھکر انسان حبِ وطن کے حقیقی معنوں سے بخوبی واقف ہو جاتا ہے۔ یہ مجموعہ بہت سے قومی مدارس کے نصاب تعلیم میں داخل ہو گیا ہے۔ یہ بھی جناب سدرشن کے پُرزور قلم کا قابل دید نتیجہ ہے۔ قیمت علاوہ محصول صرف ایکروپیہ۔

انریری مجسٹریٹ ایک عجیب و غریب ہنساتے ہنساتے پیٹ میں بل ڈالدینے والا مذاقیہ ڈرامہ نہایت پُرلطف۔ فرانس کے مشہور و معروف ڈرامہ نویس موسیو لیٹیر کے ڈراموں سے ٹکر کھاتا ہے ۴؎

تہذیب کے تازیانے بنگال کے مشہور بابو بنکم چندر چٹرجی کے اُن زبردست مضامین کا قابل قدر اُردو ترجمہ جو مردہ ہڈیوں میں جان ڈالتے ہیں اور جن کی یورپ اور امریکہ میں دھوم مچی ہوئی ہے۔ قیمت ۱۲؎

بیگناہ مجرم یہ ایک نہایت دلکش نہایت پُرلطف اور بہترین قومی ناول ہے۔ ایک جلد منگا کر ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت صرف ۱؎

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

شمس العلماء مولانا شبلی کی آخری اور معرکۃ الآرا تصنیف

سیرۃ النبیؐ

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات

میں اب تک اردو زبان کی بہت سی کتابیں مرتب ہو کر شائع ہو چکی ہیں لیکن علامہ شبلی مرحوم نے سیرۃ النبی کے مقدس نام سے جو سوانحعمری مرتب کی ہے اس نے ثابت کر دیا کہ دوسری تمام کتابیں اس کے سامنے وہی مناسبت اور وقعت رکھتی ہیں جو آفتاب کے مقابلہ میں ذروں کی ہو سکتی ہے۔

سیرۃ النبی کی دو ضخیم جلدیں

اعلیٰ درجہ کے سفید چکنے ولایتی کاغذ پر اعلیٰ درجہ کی لکھائی اور بہترین چھپائی کیساتھ شائع ہوئی ہیں، ان جلدوں کو دیکھکر معلوم ہوتا ہے کہ

بہترین نبیؐ کی بہترین سوانح عمری

صرف سیرۃ النبی ہے جو نہایت تحقیق و تدقیق کیساتھ علامہ شبلی کے پُر زور قلم سے نکلی ہے۔ آنحضرتؐ کی

ولادت سے وفات تک

تمام حالات اور واقعات جس قدر تحقیق و شرح و بسط کے ساتھ جمع کیے گئے ہیں وہ قیامت تک مسلمانوں کو علامہ شبلی کا رہین منت و ممنون احسان رکھنے کے لیئے کافی ہیں۔

کسی مسلمان کا گھر اس متبرک کتاب سے خالی رہنا بیحد افسوسناک امر ہے

قیمت جلد اول ۶ روپے، مجلد ۸ روپے، جلد دوم ۹ روپے، مجلد ۱۰ روپے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

سفرنامہ

اسیر مالٹا

حیات محمود

سوانح شیخ الہند

یہ اسیر مالٹا حضرت مولانا شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب نور اللہ مرقدہ کی سوانح عمری ہے جسکو مہاجر مدنی اسیر مالٹا حضرت مولانا مولوی حسین احمد صاحب مدظلہ نے بدوران مقدمہ کراچی بحالت نظربندی

جیلخانہ کی کوٹھری میں

نہایت وضاحت و لطافت کے ساتھ مرتب فرمایا ہے اور اپنے چشم دید واقعات کو تو کچھ ایسے موثر اور دلکش انداز سے لکھا ہے کہ بے اختیار زبان سے تعریف نکلتی ہے اس میں مرحوم کے

جذبات اسلامی و محسوسات ایمانی

کو نہایت خوبی کیساتھ عالم آشکارا کیا گیا ہے اور سیاسیات حاضرہ میں حضرت مرحوم کے اعلیٰ و ارفع خیالات پر زبردست روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس موضوع پر اب تک اس سے بہتر کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی +

ہر مسلمان کو اس متبرک کتاب کو ضرور منگا کر پڑھنا چاہیئے

قیمت فی جلد عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

اربعہ عناصر

یعنی پروفیسر سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوی کی
چار لاجواب کتابیں

حکمت عملی یہ پروفیسر صاحب کی مشہور و معروف کتاب ہے اور اس قابل ہے کہ کوئی بڑے سے بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا کتب خانہ اور کسی انسان کا مکان اس سے خالی نہ رہے، ہر دینی و دنیاوی معاملہ کے متعلق حکمت عملی کی تعلیم نہایت خوبی کے ساتھ دی گئی ہے۔ قابل دید اور لائق خرید کتاب ہے۔ قیمت مجلد للعہ، علاوہ محصول ڈاک۔

الانسان انسان کو مسٹر ڈارون کا فلسفہ بندر ثابت کرتا ہے اور ہزاروں انسان اپنے آپ کو بندر سمجھنے لگے ہیں۔ اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ انسان کیا چیز ہے۔ کیونکر پیدا ہوا۔ اُسکے اعضاء کی ساخت۔ اُس کے رگ پٹھوں کی حالت اُس کے قوائے جسمانی کے افعال اُسکے جوارح کے خواص اور اُسکی مکمل تصویر بیش بہا معلومات اور قابل قدر کتاب۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۴ے

الاستدلال اس کتاب میں علم منطق کے اُصول نہایت آسان طریقہ سے بیان کیے گئے ہیں، قوت ادراک اور قوت فکر کے عمل اور علم حاصل کرنے کے طریقے، تصور و تصدیق کا فرق، تصدیق کی تمام صورتیں اور ماہیت۔ قوانین کلی دریافت کرنیکے قاعدے۔ سائنس اور آرٹ کا فرق۔ استخراج اور استقراء کی تعریف۔ قضایا۔ استدلال اُصول اولیہ و قیاس کا مشرح بیان قیمت للعہ

تسہیل البلاغت زبان اُردو کی درستی۔ محاورات کی برجستگی الفاظ کی خوبی۔ جملوں کی سلاست کے لیئے بہترین کتاب۔ جسمیں نہایت خوبی کیساتھ علم معانی علم بیان اور علم بدیع وغیرہ سے بحث کی گئی ہے اور زبان میں غلطیوں سے بچنے کے قواعد سمجھائے گئے ہیں۔ قیمت مجلد للعہ،

مینیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

فیملی ڈاکٹر

فنِ طب کی ضروری کتاب

یعنی

طبیب العائلہ

بالکل نئی اور عجیب و غریب نہایت مفید نہایت کارآمد نہایت ضروری اور ہر وقت گھر میں موجود رہنے کے قابل اُردو زبان میں عالیجناب حکیم مولوی سید عبد الحی صاحب کی قابل قدر تصنیف۔ جسمیں حمل و رضاعت بچوں کی پرورش و پرداخت، بچوں اور عورتوں کی مخصوص امراض اور خطرناک بیماریوں کا ذکر کیا گیا ہے جن سے واقفیت رکھنا ہر انسان کی ضروریات زندگی میں داخل ہے +

اپنی ماؤں بہنوں بیویوں کی حفاظت

اور بچوں کی نگہداشت و تحفظ آپ کا فرض ہے۔ فوراً فیملی ڈاکٹر کی ایک جلد منگا کر اپنے پاس رکھیئے۔ اس میں تمام امراض۔ اُن کی تشریح تشخیص، علاج اور تیر بہدف نہایت صحیح نسخے درج ہیں اور پرہیز۔ خوراک وغیرہ کا حال مفصل لکھا گیا ہے +

قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک آٹھ آنے

مینیجر نظامیہ دارالاشاعت۔ دہلی

دریا بہ حباب اندر

والی مشہور ضرب المثل اگر کسی چیز پر صادق آسکتی ہے تو وہ کتاب

فیضان قدسی

ہے

اگر آپ کی خواہش ہے کہ اپنی ہر قسم کی مرادوں، ہر قسم کی تمناؤں، ہر قسم کی حسرتوں اور ہر قسم کے ارمانوں میں ہمیشہ کامیابی حاصل کریں ہر قسم کے جانی و مالی نقصانات سے محفوظ و مامون رہیں۔ آپکی تجارت آپ کی زراعت۔ آپ کی صنعت، آپ کی ملازمت اور آپکی دولت ہمیشہ آپکے لیئے فائدہ مند اور تمام آفات ارضی و سماوی سے بری رہے آپ کے حاکم آپ پر مہربان اور آپ کے خادم مطیع فرمان رہیں

آپ کے مقدمات کا فیصلہ

آپ کے حسب منشاء ہو۔ دشمن دشمنی سے باز آئیں۔ دوست دوستی کو اور بھی چار چاند لگائیں تو آپ فوراً مولا بیدلؒ کی کتاب

فیضان قدسی در فضائل آیۃ الکرسی

طلب فرما کر ملاحظہ فرمایئے جسمیں آیۃ الکرسی شریف کے ہزارہا نہایت معتبر و مستند فضائل اور ہزارہا نہایت مجرب اور بیحد سہل الحصول اعمال درج ہیں، ہر معاملہ کے متعلق آیت الکرسی شریف کے استعمال کا صحیح طریقہ بھی درج ہے۔ قیمت مجلد دس آنے

مینیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

آئین قدرت

کی پابندی کے بغیر دین کا کوئی کام چل سکتا ہے نہ دنیا کا اس لیئے ہر مسلمان کے لیئے ضرور ایک ایسے رہنما کی ہر وقت ضرورت ہے جو ہر دینی اور دنیاوی معاملہ میں سچی رہنمائی کرسکے، اور جسکی رہنمائی دین و دنیا کی فلاح کا موجب ہو

فلاح دین و دنیا

سے بڑھکر

ایسی رہنمائی کا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں، یہ کتاب دینی اور دنیاوی معاملات میں ہر وقت آپ کو سچا اور صحیح راستہ دکھائے گی اس کتاب کا مشورہ آپ کے دین اور دنیا کو بنا دینے والا ہوگا

کوئی مسئلہ اور معاملہ ایسا نہیں

جس سے یہ عجیب و غریب کتاب خالی ہو۔ اسکے مضامین کی فہرست دین و دنیا کے کسی گذشتہ نمبر میں شائع ہوچکی ہے۔

فلاح دین و دنیا کا پہلا ایڈیشن

ختم ہوگیا۔ بہت کم جلدیں باقی ہیں اس لیئے جن حضرات نے ابتک خریداری نہیں کی وہ فوراً طلب فرمائیں۔

قیمت فی جلد (للعہ) مجلد ۵ھ، علاوہ محصول ڈاک

مینیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

سید الشہداءؑ کی یاد

محرم نامہ

حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب کی لکھی ہوئی وہ بےمثیل کتاب ہے جسکو شیعہ سُنی دونوں نہایت شوق سے خرید کر پڑھتے ہیں، اور اسمیں کلام نہیں کہ واقعات کربلا کے متعلق یہ کتاب آپ اپنا نظیر ہے۔ اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے لیکر معرکہ کربلا کے آخر تک اسلامی تاریخ کے ہر چھوٹے بڑے واقعہ کا بیان ہے اور بیان شہادت تو اتم تفصیل سے ہے کہ آج کل مجلسوں میں تمام شہادت نامونکے مقابلہ میں محرم نامہ ہی کو ترجیح دی جاتی ہے۔ جنگ جمل اور جنگ صفین کے حالات بھی نہایت خوبی کیساتھ بیان کیے گئے ہیں، پھر خواجہ صاحب کا مخصوص مستانہ رنگ بیان سونے پر سہاگہ ہے قیمت عہ

یزید نامہ

اس کتاب میں کربلا کے جانسوز واقعہ کے بعد کے حالات نہایت تفصیل کیساتھ قلمبند فرمائے ہیں، بنی اُمیہ کی پوری تاریخ ہے اور ہر بادشاہ کی خانگی اور بیرونی زندگی کو بیحد وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ محرم نامہ کے بعد اس کتاب کو دیکھنا بھی ضروری ہے، اسمیں حجاج بن یوسف کی ستمرانیاں بھی کمال خوبی سے ظاہر کی گئی ہیں۔ قیمت عہ

طمانچہ برخسار یزید

اس کتاب میں بنی اُمیہ کے شریر لوگوں کی خفیہ بدچلنیوں کا حال ہے اور اُن لوگوں کی پردہ سازشوں اور بدکاریوں کی اچھی طرح قلعی کھولی گئی ہے۔ مسٹر آصف علی بیرسٹری کی رائے میں یہ کتاب خواجہ صاحب کی تمام تصنیفات سے بہتر ہے۔ خواجہ صاحب کا انداز بیان صاف و شستہ زبان، تاولانہ طرز، سلیس اور دلکش عبارت۔ قیمت صرف عہ

اہلبیتؑ کے معجزات

معجزات اہل بیت علیہم السلام کے متعلق قابل دید کتاب ہے اسمیں بتایا گیا ہے کہ اب تک کہاں کہاں کیا کیا معجزات ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں، گویا معجزات اہلبیت کی عجیب و غریب تاریخ اور اپنی طرز کی سب سے پہلی کتاب ہے اُن حضرات کیلئے جو معجزات کے قائل ہیں عموماً اور جو قائل نہیں اُن کے لیے خصوصاً مطالعہ کے قابل ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک چار آنے (۴ر)

رنگ شہادت معروف بہ نیرنگ بلاغت

میرٹھ کے جادو نگار خوش بیان و طلیق اللسان شاعر سلطان المعانی مولانا سید محمد مرتضیٰ صاحب بیان ویرؔ دانی (اعلی اللہ مقامہ) کے عجیب و غریب مرثیوں اور سلاموں کا بے بہا مجموعہ ہے جو بیحد تلاش و جستجو اور کمال جد و جہد کے ساتھ مہیا کر کے خوشخط چھپوایا گیا ہے۔ ہر مرثیہ کا ہر بند، ہر بند کا ہر مصرع، ہر مصرع کا ہر لفظ اور ہر لفظ کا ہر حرف کیف و سوز میں ڈوبا ہوا اپنے مصنف کی بلند خیالی۔ کہنہ مشقی۔ اُستادی اور طباعی کی شہادت دے رہا ہے۔ محرم وغیرہ کی مجالس میں انیس و دبیر (رحمہما اللہ تعالیٰ) کے مرثیوں کے سامنے صرف بیان کے مرثیوں کا رنگ جمتا ہے۔ قیمت ۱۲ر

خنجر تسلیم

یہ شہادت امام حسینؑ اور واقعات کربلا کے متعلق ملک کے مشہور اور زبردست اہل قلم اور انشا پرداز حضرات کے پاک و پاکیزہ اور قابل دید مضامین کا نادر مجموعہ ہے جسمیں مختلف خیالات۔ مختلف جذبات۔ مختلف طرز بیان مختلف انداز کلام نے "ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است" کا لطف دکھایا ہے۔

یہ کتاب ضرور اس قابل ہے کہ ہر مسلمان خواہ شیعہ ہو یا سُنی اسکو منگا کر مطالعہ کرے اور دیکھے کہ شہادت امام حسینؑ کے متعلق اہل قلم حضرات نے کیا کیا گلفشانیاں کی ہیں، جو نثر مضامین ہیں وہ بھی بلند اور جو نظمیں ہیں وہ بھی چوٹی کی، اور جو بات ہے وہ درد و سوز میں ڈوبی ہوئی۔ سرمہ کا غذ۔ اچھی لکھائی۔ اچھی چھپائی۔ خوبصورت اور دلفریب سائز۔ قیمت فی جلد علاوہ محصول ۶ر (منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی)

شیعوں کے لئے

ذبح عظیم

حضرات شیعہ کی بیحد پسندیدہ اور مقبول کتاب۔ حضرت سید الشہداء علیہ السلام کی مکمل و مفصل مبسوط و مشرح سوانح عمری۔ ولادت سے شہادت تک کے تمام و کمال حالات۔ معرکۂ کربلا کی تفصیلی کیفیت۔ نہایت عجیب و غریب اور ضخیم کتاب۔ قیمت فی جلد ۳ے۔

لوائح الاحزان

یہ کتاب دو جلدوں میں ختم ہوئی ہے، مجالس عزا میں پڑھنے کے لیے عجیب و غریب کتاب ہے۔ اسمیں صرف معرکۂ کربلا ہی کے واقعات نہیں ہیں بلکہ چہاردہ معصومین علیہم السلام کی ولادت و شہادت کی مجالس بھی سلسلہ وار درج ہیں۔ جلد اول ۳ے جلد دوم ۴ے

ینابیع المصائب

اس کتاب میں واقعات کربلا اور مصائب خامس آل عبا و اہل بیت رسول خدا کو ثابت تفصیل کے ساتھ دردناک پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے، اس کتاب کا ایک ایک حرف خون کے آنسو رلاتا ہے۔ محرم و اربعین کیلئے عجیب چیز ہے۔ قیمت عہ

تذکرۃ الطاہرین

مصائب امام انام ؑ کے متعلق سچی اور نہایت صحیح و مستند روایات کا مجموعہ جن کی صحت کی مجتہدین کرام نے تصدیق فرمائی ہے۔ قیمت عہ

صحیفۃ العابدین

بیمار کربلا۔ قید ی ظلم و جفا۔ سارباں عترت اطہار حضرت سید سجاد کی سوانح عمری۔ کربلا اور شام کے دل ہلا دینے والے واقعات۔ رہائی کے بعد کے حالات۔ مختار مسیب کی معرکہ آرائیاں۔ قاتلان امام مظلوم کا انجام۔ قیمت صرف ۱۴ر

اعمال عاشورہ و اربعین مع ترجمۂ اردو حاجی مولوی مقبول احمد صاحب مرحوم۔ قیمت صرف دو آنے (۲ر)

کتب اعمال

اعمال سورۂ فاتحہ اس مجموعہ میں الحمد شریف کے اُن نایاب اور صدری اعمال کو قلمبند کیا گیا ہے جو امام الصوفیہ حضرت محی الدین ابن عربی مصنف فتوحات مکی وغیرہ سے منقول ہیں اور ہزارہا مرتبہ تجربہ میں آکر پر تاثیر اور تیر بہدف ثابت ہو چکے ہیں ضرور منگا لیجیے۔ ختم ہو جانے پر دستیاب ہونا مشکل ہے۔ قیمت ۴ر۔

اعمال مجربہ بر آیۃ الکرسی و آیۂ کریمہ و نادِ علی

تمام حاجات دینی و دُنیوی کے متعلق زود اثر اور معتبر و مستند مجرب اعمال مع خواص و اسناد وغیرہ۔ قیمت صرف چار آنے۔ (۴ر)

اعمال مجربہ بسورۂ یٰسین شریف با موکل و طریقۂ زکوٰۃ وغیرہ جس میں محبت۔ عداوت ترقی عز و جاہ۔ دست غیب کشائش رزق وغیرہ۔ فتحیابی مقدمات۔ تسخیر خلائق۔ مہربانی حکام کے ایک سو سے زیادہ صحیح اور مجرب اعمال درج ہیں۔ قیمت ۴ر

اعمال مجربہ بسورۂ مزمل شریف مع موکل و طریقہ ہائے زکوٰۃ جس میں عمل سورہ شریف اور تین عمل سورۂ یوسف شریف عجیب و غریب اور پانچ عمل سورۂ واقعہ شریف دربارۂ محبت و عداوت و تسخیر رزق و روزگار و حل مشکلات وغیرہ درج ہیں قیمت ۶ر

اعمال مجربہ بسورۂ اخلاص سورہ اخلاص (قل ہو اللہ شریف) کے اعمال مع موکل و طریقہ ادائے زکوٰۃ ہر قسم۔ و اعمال مجربہ اللہ الصمد مع طریقۂ زکوٰۃ ہر کام کے واسطے۔ ترکیب صلوٰۃ التسبیح و نماز خضری و اعمال چہل کاف شریف با موکل مع زکوٰۃ ہر کام کے لئے قیمت صرف چار آنے (۴ر)

اعمال کے شوقین حضرات کو یہ کتابیں جلد سے جلد منگا لینی چاہئیں کیونکہ بہت کم تعداد میں یہ کتابیں رہ گئی ہیں اور ختم ہو جانے کے بعد پھر ان کا دستیاب ہونا محال ہے۔

مینیجر نظامیہ دار الاشاعت دہلی

دہلی کے طبیب اور حکیم

کیوں مشہور اور نامور ہوئے؟

اس لیئے کہ اُنہوں نے عالیجناب حکیم محمد شریف خاں صاحب مرحوم کی ہدایات پر عمل کیا اور اُن کی بیمثل و بیمثال کتاب علاج الامراض کی تعلیم حاصل کر کے مطب شروع کیا۔ اپنے مریضوں کو وہی نسخے استعمال کرائے جو

علاج الامراض

میں تعلیم کیئے گئے ہیں، پھر آپ کا کتب خانہ کیوں ایسی جامع اور بیمثال کتاب سے خالی ہے۔ جسمیں سر سے پاؤں تک تمام امراض کی مکمل تشریح اور اُن کا علاج موجود ہے۔ یہ کتاب نایاب ہوگئی تھی اب نہایت محنت، اور صرف کثیر کے ساتھ دوبارہ چھپی ہے اور حضرت مسیح الملک کی اجازت سے بہت سے خاص نسخہ جات کا اس میں اضافہ کیا گیا ہے۔ جو اُن کے مطب میں استعمال ہوتے ہیں۔ طبیہ کالج کے پرنسپل اور پروفیسروں نے اسکی تصحیح کی ہے۔ قیمت مجلد علاوہ محصول لاگت، منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے طلب کیجیئے

مقدمہ قرآن مجید

حضرت مولانا مولوی محمود الحسن صاحب شیخ الہند اسیر مالٹا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نظر بندی مالٹا کے زمانہ میں یہ مقدمہ تصنیف فرما کر اور قرآن مجید کی خدمت کر کے مسلمانوں پر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ اسکے پڑھنے سے کلام الٰہی کی پوری پوری عظمت و حقیقت معلوم ہوجائے گی اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ قرآن شریف کا ترجمہ کر لینا ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے۔ یہ بیحد مفید و کارآمد کتاب ہے۔ قرآنی نکات اور ترجمہ کی مشکلات کو اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ اس سے بہتر ناممکن ہے۔

قیمت فی جلد آٹھ آنے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

خطبات صدارت

حضرت مولانا حسین احمد صاحب (اسیر مالٹا و کراچی) سے ہر شخص بخوبی واقف ہے اور مولائے ممدوح کا علم و فضل۔ فہم و درکا۔ زہد و تقویٰ، حب الوطنی۔ درد اسلامی محتاج تشریح نہیں، البتہ یہ عرض کر دینا ہرگز نامناسب نہ ہوگا کہ ایسے عالم و فاضل متقی و پرہیزگار کی تقریر و تحریر میں روایت و درایت کی مطلقاً ضرورت نہیں

بلا تامل

اس نایاب کتاب کے مطالعہ کے بعد ہر مسلم و مومن خلافت اسلامیہ کے ہر شعبے سے بخوبی واقف ہو سکتا ہے +

یہ خطبات صدارت

اس قابل ہیں کہ ہر مسلمان ان کے مطالعہ سے مستفیض و مستفید اور ہر مسلم لائبریری کو اس سے مزین و مرتب کیا جائے کیونکہ اسمیں اسلام اور خلافت اسلامیہ پر جو بحث کی گئی ہے وہ بطور خود نہایت قیمتی ہے۔ قیمت فی جلد ۱۴ر علاوہ محصول

منیجر نظامیہ دارالاشاعت خواجہ ڈپو دہلی

جہنم کی بربادی

کرۂ مریخ کا حال

شیطانوں کی کانفرنس

واقعاتِ حاضرہ پر دلکش بحث

سیاست موجودہ کے متعلق عجیب و غریب خیالات۔ شیاطین کے قابل دید ریزولیوشن۔ ظریفانہ پیرایہ۔ مزیدار کتاب۔ قیمت ۶ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

تعلیم موٹر



اگر آپ موٹر کے شوقین ہیں

تو فوراً تعلیم موٹر کی ایک جلد طلب فرمالیجیے، اس میں ہر قسم کے موٹر چلانے کے اُصول و قواعد کو نہایت خوبی کے ساتھ بتایا گیا ہے۔ اسکے مطالعہ سے ایک معمولی سمجھ والا شخص بھی چند روز میں اچھا تجربہ کار موٹر ڈرائیور بن جاتا ہے موٹر کی تعلیم کے متعلق ابتک اُردو زبان میں ایسی جامع اور آسان کتاب نہیں شائع ہوئی۔

قیمت عہ۔ منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے طلب کیجیے

رُوح انجینیری

یہ کتاب

اُن لوگوں کیلیے بیحد مفید اور کارآمد ہے جو فن انجینیری کے دلدادہ ہیں اور انجینیری کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں یا کر رہے ہیں اسمیں فن انجینیری کے تمام اصول و قواعد اور ہر قسم کی معلومات موجود ہیں اور مشکل سے مشکل باتوں کو ایسی خوبی سے سمجھایا گیا ہے کہ ہر طالبعلم نہایت آسانی کے ساتھ اُن پر حاوی ہو جاتا ہے۔ انجینیری کے بڑے بڑے ماہرین نے اسکو بیمثل اور بیحد مفید تسلیم کیا ہے قیمت عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے طلب کیجیے

دولتِ گم گشتہ

میرٹھ کے شاعر باکمال و ناظم بیمثال حضرت مولانا سید محمد مرتضیٰ صاحب بیاں یزدانی میرٹھی مغفور کا نایاب کلام جو اُن کے انتقال کے بعد بالکل تلف ہو گیا تھا اور ہمنے شایقین کی بیحد خواہش کو محسوس کرتے ہوئے کمال سعی و محنت سے بہت سی دلکش نظمیں دلفریب اشعار مہیا کر کے ایک مجموعہ جواہر ثانی کے نام سے شائع کر دیا جو ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے قیمت عہ

حضرت بیاں کے سلام اور مرثیے

دیکھنے ہوں تو ۱۲ ار میں کتاب نیرنگ بلاغت طلب فرمائیے۔

منیجر نظامیہ دارالاشاعت۔ دہلی

فیصلہ ہو گیا

کہ واقعات ٹرکی کی یاد کو قائم رکھنے کیلیے ہندوستان کے تمام مسلمان سرفروش ترکوں وطن پرست اسلامی بہادروں اور جانباز مسلمانوں کے دلیرانہ کارناموں کو پڑھیں اپنی عورتوں اور بچوں کو سُنائیں اور پڑھائیں۔ اس شاندار اور

آخری ریزولیوشن

کو عملی جامہ پہنانے کی سب سے اچھی تدبیر یہ ہے کہ ہندوستان کا ہر مسلمان

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے عہ میں

ترکان احرار

کی ایک ایک جلد فوراً منگا لے جسمیں غازی مصطفیٰ کمال پاشا۔ غازی انور پاشا۔ طلعت پاشا۔ عصمت پاشا۔ محمود شوکت پاشا۔ عزیت نواز خالدہ خانم، وغیرہ وغیرہ بیس جانباز اور وطن پرست ترکوں کے باتصویر حالات درج ہیں

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

ہندوستان بھر میں

صرف ۳۰ شاعر

ایسے ہیں جنہیں "مشاہیر شعرائے ملک" میں شمار کیا جا سکتا ہے :-
حضرت بیخود دہلوی - سائل دہلوی - آغا شاعر دہلوی - مضطر خیر آبادی - جلیل مانک پوری
داغ سنبھلی - فانی بدایونی - قوی ملک الکلام امروہی - عزیز لکھنوی - یاس عظیم آبادی - حسرت موہانی
جوش ملیح آبادی - صفی لکھنوی - نشتر لکھنوی - ریاض خیر آبادی - سیماب اکبر آبادی - بیدم شاہ وارثی - احسن مارہروی
دلگیر مارہروی - وحشی شاہجہاں پوری - آزاد سہارنپوری - طپش خورجوی - اقبال لاہوری - وحشت کلکتہ
ہادی مچھلی شہری - بیدم اکبر آبادی - نیاز فتحپوری - نوح ناروی - اکبر حیدری - دلگیر اکبر آبادی -
صرف ان مشاہیر کا تازہ ترین منتخب کلام ہر مہینے بالالتزام نہایت خوبی کے ساتھ

رسالہ "پیمانہ"

میں چھپتا ہے، جو دارالسلطنت اکبر آباد سے ماہانہ زیر ایڈیٹری - ساغر نظامی علیگڑھی
شائع ہوتا ہے اسکے علاوہ ایک مشاعرہ کا بہترین انتخاب اور انشائے عالیہ کا ایک نثر حصہ بھی ہمیں
ضرور ہوتا ہے - قیمت سالانہ صرف ۴ روپیہ ہے -
دفتر پیمانہ - منڈوی حجام - کیسر باغ آگرہ سے طلب فرمائیے

دُنیائے صحافت میں حیرت انگیز اضافہ

روزنامۂ

"انقلاب زمانہ"

ہے

جو

کلکتہ سے "روزانہ زمانہ" کے دفعتاً بند ہو جانے پر ملک اور قوم کا متفقہ
و متحدہ اصرار پورا کرنے کے لیے بحیثیت زمانہ مشہور روزگار اہل قلم

مولانا کیفی چریاکوٹی

سابق ایڈیٹر زمانہ کی قلمی سرپرستی میں نئی شان اور بالکل انوکھے انداز
کے ساتھ نکل رہا ہے +

زمانہ نے مولانا کی سرپرستی کے جو چند دن پکڑ لیے تھے اُسمیں اُس نے ملک
کے اندر جو قابل فخر اقتدار حاصل کر لیا تھا اُس کے اظہار کی ضرورت نہیں -

انقلاب زمانہ اُسی جادو رقم قلم کی آبیاری سے سرسبز و شاداب ہے
اسمیں اضافہ یہ ہوا ہے کہ عربی ترکی فرانسیسی جرمن اخبارات کی خبریں براہ راست
حاصل کرنے کا خاص انتظام کیا گیا ہے -

ملک کے اندر اس آب و تاب کا اور اتنی زبانوں سے ترجمہ اور اقتباس کرنیوالا
دوسرا اخبار نہیں، کافی سرمایہ اور وافر سامان اس کے لیے مہیا کیے گئے ہیں -
ایک اخبار میں اگر ہر قسم کی دلچسپی کا لطف اُٹھانا ہے تو انقلاب زمانہ دیکھیے
چندہ سالانہ صرف ۱۵ شاہی ہے، سہ ماہی ۴ / نمونہ مفت

منیجر انقلاب زمانہ { سراج بلڈنگ ۱۳۱ چیت پور روڈ کلکتہ

عدالت کے کمرہ میں

سناٹا چھا گیا

حاکم اور اہلکار سب پر خاموشی طاری ہو گئی

ایسا کیونکر نہ ہوتا

امام الاحرار مولانا ابوالکلام آزاد دہلوی

کا حق و صداقت اور اثر و تاثیر میں ڈوبا ہوا بیان جو عدالت میں دیا گیا کوئی
معمولی چیز نہیں تھا - وہ مولانا کے دل سے نوک قلم پر آیا پھر زبان اور آنکھ
اور کان کے راستے سے لوگوں کے دلوں میں پہنچکر بیٹھ گیا - یہ پورا بیان اگر آپ نے
نہیں سُنا - یہ سچائی کے ترانے اگر آپ کے کان تک نہیں پہنچے اور حقیقت کی
صحیح تصویر اگر آپ نے نہیں دیکھی، یہ سوز و ساز کا دلگداز مجسمہ اگر آپ نے نہیں
کیا تو صرف ۱۴ میں "مکمل مقدمہ مولانا ابوالکلام" کی ایک فوراً طلب فرمائیے -

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی



یہ پریس حکمنامے، وکالت نامے، امتحان کے پرچے، اشتہارات خطوط لیبل وغیرہ وغیرہ یا جنکی متعدد نقلیں درکار ہوں نہایت آسانی اور خوشنمائی کیساتھ بہت جلد اور قطعاً بلا خرچ چھاپ سکتا ہے اسکے چند حالات لکھے جاتے ہیں جنسے اسکا بے آسان اور کارآمد ہونا ثابت ہے

(۱) اس کے لیئے مخصوص کاتب قلم۔ کاغذ، رنگ کی مطلق ضرورت نہیں ہے، بلکہ ہر شخص جس زبان میں چاہے اپنے قلم سے لکھکر یا ٹائپ رائیٹر کا (بشرطیکہ کاپنگ فیتہ سے ہو) بجنسہ فوراً خود چھاپ سکتا ہے۔

(۲) اسپر چھاپنے میں زیادہ وقت صرف نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف ۱۵ منٹ میں تو نقلیں مل سکتی ہیں۔

(۳) اسپر بار بار سیاہی لگانے کی ضرورت نہیں، بلکہ ایک مرتبہ کی سیاہی تو نقلوں کے لیئے کافی ہوتی ہے۔

(۴) یہ اس قدر آسان ہے کہ معمولی خواندہ شخص بھی پہلے ہی دن آسانی کے ساتھ کام کرسکتا ہے۔

(۵) سب سے بڑھکر یہ کہ ایک ہی وقت میں مختلف رنگ کا بھی بے تکلف چھاپتا ہے۔

(۶) گارنٹی (یا اقرار)

خریداری سے تین سال تک ہم بلا معاوضہ درست کر دینے کے ذمہ دار ہیں اور بعد میں قلیل معاوضہ پر۔

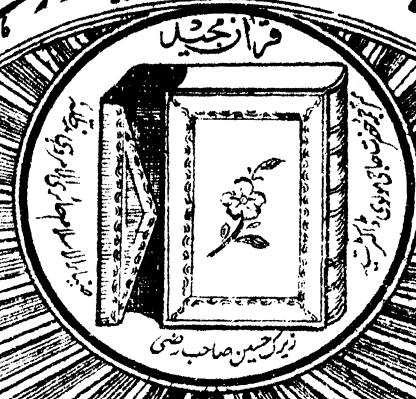
پریس کے مختلف سائز اور انکی قیمتیں

کارڈ سائز عرض و طول	لیٹر سائز	نوٹ پیپر سائز	فلسکیپ سائز	بینک پیپر	کتاب کا دو صفحہ	ڈبل فلسکیپ	چوصفحہ ۲۰×۲۱
۰۳×۰۵ انچ	۰۴×۰۷ انچ	۷×۱۰ انچ	۸×۱۳½ انچ	۰۹×۰۱۱	۱۲×۱۴	۱۳×۰۱۶	۲۰×۰۱۳
للعہ	۶ سے	۱۲ سے	۱۷ سے	۱۷ سے	۲۵ سے	۳۴ للعہ	۵۰ سے

نوٹ:- حق آجرانہ ایک درجن کی خریداری پر فی صدی ۱۰ عہ ۱۲
علاوہ حکام کے ہر شخص کو فرمائش کے ساتھ کچھ زرپیشگی بھیجنا چاہیئے ۱۲

منیجر طلسمی پریس نمبر ا محلہ خیر نگر شہر میرٹھ

ضیاء القرآن سے تمام دُنیا منوّر ہے



سب سے بہتر قرآن مجید

وہی ہے جس میں ترجمہ ضیاء القرآن بھی درج کیا گیا ہو کیونکہ اُردو میں

ترجمہ ضیاء القرآن سے بہتر کوئی ترجمہ نہیں ہوا

جو سلیس بھی ہے بامحاورہ بھی ہے۔ عام فہم بھی ہے اور لفظی بھی۔ اس ترجمہ سے

شیعہ سُنّی کی اختلافی بُنیادوں کو متزلزل کر دیا

اس لیئے یہ ترجمہ تمام شیعہ سُنّیوں کا واحد اور متفقہ ترجمہ تسلیم کیا گیا ہے

اور جو دیکھتا ہے وہ اسکو بہترین و بمثال ماننے پر مجبور

ہو جاتا ہے۔ اس کے حاشیہ پر خواص الآیات درج ہیں اور اُن کے معتبر

اعمال کی صحیح ترکیبیں مستند احادیث سے اخذ کیگئی ہیں

ہندوستان کے تمام مسلمان

مرد۔ تمام مسلمان عورتیں۔ تمام مسلمان بچے اور تمام مسلمان بچیاں اب صرف

ترجمہ ضیاء القرآن والا قرآن مجید پڑھا کرینگے

کیونکہ یہ ترجمہ منشائے الٰہی کے مطابق ہے اور شیعہ سُنّی کے اختلاف سے بالکل مبرّا ہے

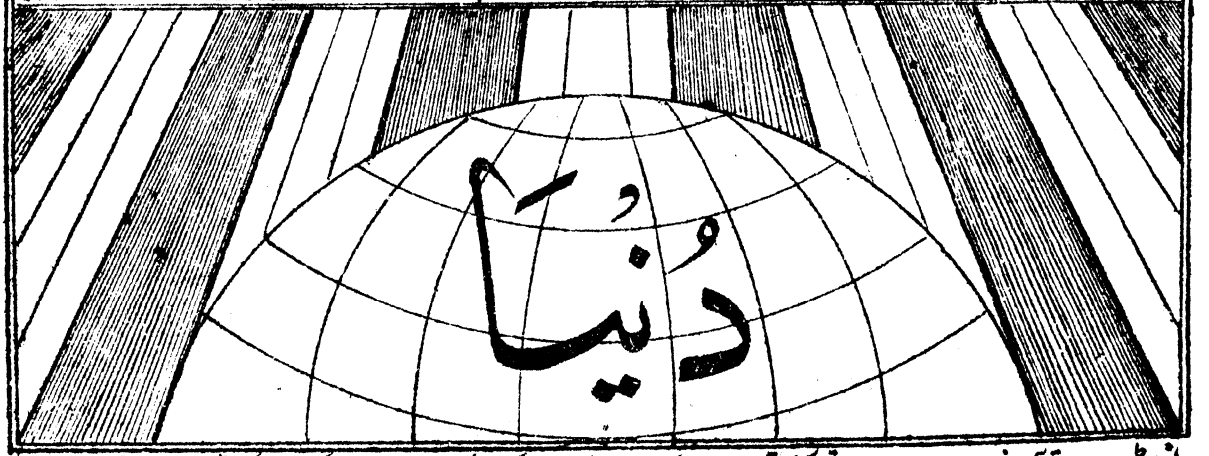
متوسّط قلم۔ سفید کاغذ۔ ترجمہ بین السطور۔ ۶۶۸ صفحے

ھدیہ فی جلد ۵ر۔ مجلّد پارچہ ۶ر۔ مجلّد چرمی معہ رعلاوہ محصول

اس ساتھ کے دوسرے قرآن دس بارہ روپیہ سے کم میں نہیں ملتے

اِس لیئے آج ہی ذیل کے پتہ پر خط لکھکر طلب فرمایئے :-

مہتمم کتبخانہ ضیاء الاسلام حویلی کلو خواص چتلی قبر دہلی



نوٹ :- یہ قرآن شریف اور دوسری ہر قسم کی کتابیں ذیل کے پتہ سے بھی طلب کی جاسکتی ہیں :- مینیجر ملک الکلام بک ڈپو عقب کلاں محل مکان ۱۸۰۵ دہلی

مُلکی فارغ البالی

اور

انفرادی ترقی کا واحد ذریعہ

صرف صنعت و حرفت کو تسلیم کیا جا چکا ہے۔ لاریب۔ یہی اور صرف یہی وہ گم کردہ دولت ہے جسکو اگر دوبارہ حاصل کر لیا جائے تو ملک اپنی موجودہ پستی اور افسوسناک حالت کو بدلکر بہت کچھ عزّت و ثروت اور اوج و عروج حاصل کر سکتا ہے۔

صرف اسی خیال سے

میں ہر ایسے شخص کو جو صنعت و حرفت کی مفید اور ضروری شعبہ میں ترقی کا خواہشمند ہو ہر ممکن امداد پیش کرنے کیلئے تیار ہوں، کیونکہ اس شاہراہ پر گام فرسائی کرنیوالوں کی امداد اور خدمت بجالانا میرا ذوق قلبی اور فرض منصبی ہے۔

اس سلسلہ میں ہر قسم کے کام کے متعلق سچا اور مفید مشورہ دیا جائیگا اور ہر قسم کے نسخے مناسب معاوضہ پر پیش کیے جائینگے۔

جواب طلب اُمور کے لیئے جوابی کارڈ یا ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے ورنہ عدم ترسیل جواب کی شکایت معاف۔

پتہ

عبداللطیف خان چشتی۔ اکسپرٹ (دی نیشنل انڈسٹریز انڈ کیمیکل لمیٹڈ)

کارخانہ برساتی و زیرا پالش۔ زیر جامع مسجد دہلی



چینی و شیشہ کی اشیاء

صرف

ولایت ہی میں تیار نہیں ہوتیں ہندوستان بھی اُنکو اعلیٰ سے اعلیٰ پر تیار کرتا ہے اور وہ کسی طرح بھی ولایت کی مصنوعات سے پست اور کم درجہ نہیں رکھتیں چنانچہ ہمارے چینی اور شیشہ کی اشیاء بنانے والے مشہور و معروف کارخانہ نے

چینی اور شیشہ کی تمام مصنوعات کیلئے

خاص شہرت اور نیکنامی حاصل کی ہے

ہر قسم کی بوتلیں اور چھوٹی بڑی شیشیاں

بھی مختلف سائز اور مختلف شیپ کی تیار کی جاتی ہیں، سوڈا واٹر وغیرہ کی میں اب خصوصیت کیساتھ ہماری بوتلیں استعمال کی جاتی ہیں۔ اپنی مصنوعات کی تصدیق و تحفظ کیلئے بوتلوں پر آپ اپنا ٹریڈ مارک اور نام بھی کم از کم ۵۰ گ کا آرڈر دیکر تیار کرا سکتے ہیں مصنوعات و ٹریڈ مارک کی رجسٹری بھی ہماری معرفت آ کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ ہر قسم کی خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہیئے

پتہ

عبدالباقی خاں و عبدالغنی خاں۔ زیبرا پالش فیکٹری

زیر جامع مسجد دہلی

جوانی کی رعنائیاں اور لذتیں

رُوح حیات



روح حیات دواخانۂ ہاشمی دہلی کی بنائی ہوئی عجیب دوا ہے اسکا نام

روح حیات محض نام ہی کے لیئے نہیں، بلکہ حقیقتاً اسم بامسمّٰے ہے۔

روح حیات کے استعمال سے اعضائے رئیسہ میں قوت پیدا ہو جاتی ہے +

روح حیات مادۂ تولید میں قوت و ابتجاد پیدا کرتی ہے۔

روح حیات کے استعمال سے قوتِ امساک کا پیدا ہونا بھی ضروری ہے۔

روح حیات کے استعمال سے باہ کی زائل شدہ قوتیں از سرِ نو عود کر آتی ہیں۔

روح حیات کا خارجی استعمال رگوں اور پٹھوں کی خرابیوں کا قلع قمع کر دیتا ہے۔

روح حیات بہت سی بیش قیمت اور پُر تاثیر ادویہ سے مرکب ہے۔

روح حیات کا استعمال اسوقت تک کسی شخص کیلیئے مضر ثابت نہیں ہوا۔

روح حیات کی قیمت فی تولہ پانچ روپیہ اسکے فوائد کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں

روح حیات سے تمام قوتیں برقرار، طاقت مردمی صحیح اور زندگی خوشگوار رہتی ہے اسلیئے

روح حیات منگا کر فوراً استعمال کرنا شروع کر دیجیئے، اور پھر اس امر پر غور کیجیئے کہ

روح حیات نے آپ کی موجودہ حالت میں کیسا عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا +

رُوح دِماغ



اُن لوگوں کیلیئے جو مصنف ہیں ایڈیٹر ہیں، شاعر ہیں، بیرسٹر ہیں وکیل ہیں، جج ہیں، پروفیسر ہیں اور طالب علم ہیں اور اُن لوگوں کیلیئے جنکو نسیان، دردِ سر، دوران سر، ضعف بصر اور خشکی دماغ کی شکایت ہے "روح دماغ" بہترین چیز ہے یہ دماغ کو قوت اور مسرت پہنچاتا ہے، دماغی امراض سے محفوظ رکھتا ہے بالوں کو بے وقت سیاہ نہیں ہونے دیتا۔ ریشم کی طرح ملائم اور چمکدار رکھتا ہے اور ساتھ ہی بڑھاتا بھی ہے۔ صرف دواخانۂ ہاشمی دہلی میں تیار ہوتا ہے۔ شریف بیگمات اور معزز خواتین نے اس کو بیحد پسند کیا ہے اور برابر اسی روغن کو خرید کر استعمال میں لا رہی ہیں۔ نہایت خوشگوار۔ بھینی بھینی خوشبو ہے جس کی وجہ سے نزلہ یا زکام کی شکایت بھی پیدا نہیں ہوتی۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول

اگر معدہ درست ہے تو سب کچھ درست ہے

محافظ معدہ

کا استعمال ہمیشہ معدہ کو درست رکھتا ہے



اگر قراقرشکم، سودہضمی یا متلی وغیرہ کی شکایت رہتی ہو، ریاح کی تکلیف ہو، کھٹی ڈکاریں آتی ہوں، پیٹ میں درد رہتا ہو اور اُبکائیاں آتی ہوں تو محافظ معدہ کی ایک چٹکی ان تمام باتوں کو طمیا میٹ کر دینے کے لیئے کافی ہے ہر وقت ہر گھر میں اسکا موجود رہنا ضروری ہے۔ اس لیئے فوراً محافظ معدہ کی ایک شیشی منگا لینی چاہیئے جو بہت دنوں کے لیئے کافی ہوتی ہے کیونکہ مقدار خوراک نہایت قلیل ہے۔ قیمت ۱۲ر۔ محصولڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔

یہ اور ہر قسم کی مفرد و مرکب دوائیں منیجر دواخانہ ہاشمی بازار مچھلیوالان دہلی سے منگائیے

مصورِ فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی کی تصنیفات

میلاد نامہ
حضور سرورِ کائنات صلعم کے مقدس حالات اور آپ کے معجزات اخلاق کا دلچسپ بیان
قیمت عدہ

محرم نامہ
خلافت کی جھگڑوں کا مفصل بیان جبکہ اہل بیت رسول کی مصیبتوں کی پوری کیفیت شہادت امام حسین کا دردناک نقشہ
قیمت عدہ

یزید نامہ
اسی محرم نامہ کی شرح کہنا چاہیئے جس کو اہل کے بعد کے تمام واقعات بیان کئے ہیں مگر یزید کے کردار پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے
قیمت عدہ

طلاق نامہ جدید
اس میں شرعی اُمور کی تشریح کی گئی ہے کالیوں اور سازشوں کو دلوں کی پردہ میں بیان کیا گیا ہے
قیمت عدہ

فوجی دعوت اسلام
ان عجیب چیز تاریخ مخفی حوالوں کا بیان جس سے اسلام کے مختلف فرقوں نے عیسائی فاتحانہ دعوت اسلام کو کیا قبول کیا
قیمت عدہ

سچی پاکدل
مصور فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی کے ادبی اور مذہبی قابل مضامین کا
قیمت عدہ

روزنامچہ سفر
مصر و شام و حجاز کا صحیح حضرت خواجہ صاحب کا سفر حلوا اسلامیہ کے
قیمت عدہ

آپ بیتی
حضرت خواجہ صاحب کی خود نوشت سوانح عمری جس میں خواجہ صاحب کے خود بیتی ہیں
نہایت عجیب
قیمت عدہ

جاگ بیتی
درد و غم کے قصوں کا پرسوز اور فعال بیان
جو پڑھ کر ٹھنڈا دل پر بیت چوٹ لگتی ہے
قیمت ۱۰/

کرشن بیتی
دلکش مجموعہ
قیمت عدہ

کیا سو باتیں
کیا ہوئی شریف کی مختلوں میں
پڑھی کتاب حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ
علیہ کے حالات
قیمت ۱۲/

بیوی کی تعلیم
ہر عورت کی تعلیم کے لئے تمام ضروری باتوں کا بیان نہایت مفید اور دلچسپ اور عام فہم
اظہار تعریف
قیمت عدہ

بیوی کی تربیت
بیوی کی تعلیم کا دوسرا حصہ ہے جو جہاں ہی میں چھپا گیا ہے اور ملک میں نہایت
قیمت ۱۰/

اولاد کی شادی
بیوی کی تعلیم کا تیسرا حصہ ہے جس میں خواجہ صاحب نے والدین کو اولاد کی شادی کے
قیمت ۱۰/

نذر دہلی
مذکورہ ذیل ۱۰ حصہ مرقوم ہر حصہ سوم ۲/
حصہ ۱ حصہ ۲ حصہ ۳ حصہ ۴ حصہ ۵ حصہ ۶ حصہ ۷ حصہ ۸ حصہ ۹ حصہ ۱۰
قیمت ۱۲/

تذکرہ دہلی
معلوماتِ دہلی
جو حضرت غیر مقامات سے دہلی آنے والے ریل
راستے گھر بیٹھے دہلی کی سیر کرنی چاہتے ہیں
وہ ضرور منگائیں
قیمت ۱۲/

بچوں کی کہانیاں
بچوں کے بچانے کے لئے سبق آموز دلچسپ
کہانیاں اور ایک رنگین یا تصویر مجموعہ
قیمت ۱۰/

اردو دعائیں
ہر موقع اور ہر محل کے لیے مستند اور مؤثر
دعاؤں کا عجیب و غریب مجموعہ حال دقال
قیمت عدہ

تحفہ مہر و قہر
اس کتاب میں حضرت خواجہ صاحب
کی مشہور واقعہ مشہور کتاب ہر شخص کیلئے
قیمت ۱۰/

تذکرہ مہر و قہر
اظہار تعریف
قیمت عدہ

مرشد کو سجدہ عظیم
قرآن مجید احادیث شریف اور اقوال بزرگان دین کی سجدہ تعظیم کا جواز اور اسکا مکمل
قیمت ۸/

ابو قلمون نبوی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
ادیب اظہار کے مزارات کیلئے موثر کتاب
قیمت ۸/

امام الزمان کی آمد
شیخ سنوسی کی پیشگوئیوں رسالہ کا خلاصہ
امام الزمان کی آمد کے تفصیلی اور دلچسپ
حالات
قیمت ۱۰/

صدائے انجمن
نوٹ اور اسکی ترقیمہ نوٹ کا خلاصہ
نوٹ کی کون دے گا عمومی جواب
معلومات
قیمت ۱۰/

تسکین حواس
تصوف کے ابتدائی اصول اور مبادی
اوراد و اذکار و اشغال کی تعلیم نہایت
خوبی کیساتھ
قیمت ۸/

چیکا دیدیا
بالکل نئی چیز
قیمت ۴/

بیوں بیتی
حضرت خواجہ صاحب کے ظریفانہ مگر
نتیجہ خیز مضامین کا دلکش مجموعہ جسکو پڑھکر
ہنسی نہ آئے
قیمت ۱۲/

ظہور دعوت
حضرت محمد صلعم کی پیدائش سے لیکر آپ کی
وفات تک کے حالات
قیمت عدہ

بحر خلافت
شیخ سنوسی کا چھٹا حصہ جو چھپ
ہی شروع ہوا تھا ابھی ختم ہو گیا ہے
قیمت ۶/

زنانی کا گھر
خواجہ صاحب کے مضامین کا مجموعہ
قیمت ۶/

قرآن آسان قاعدہ
بچوں اور بچیوں کو پڑھا دیکھا
بالکل نئی شان کا قاعدہ
قیمت ۸/

امالیٔ خلوت نشین
حصہ اول و دوم ۱۲/
حصہ سوم مجموعہ خطوط نویسی
قیمت ۱۲/

روزنامچہ سفر ہندوستان
خواجہ صاحب کے سفر ہندوستان
کا لکھا اور غیر مطبوعہ حالات
قیمت ۱۲/

اسلام کا انجام
توفیق اکبری کی سوگند تمام
کتاب کا بیسل اردو ترجمہ
قیمت ۶/

REGISTERED NO L. 1315

ایڈیٹر سید ظہور احمد حسنی شاہجہانپوری



چھپیت دنیا؟

از خدا غافل مبادن

لے تماش نقرہ و فرزندوزن !

مسلمانوں کو دینداری اور دنیاداری کی صحیح تعلیم دینے والا لاہور کا رسالہ

دین و دنیا

جس کیساتھ حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی کا ہفتوار رسالہ پیر بھائی بھی شامل ہے

نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے شائع ہوتا ہے

ہر خریدار کو اختیار ہے کہ جب اسکا جی چاہے دیکھے ہوئے پرچے احتیاط سے واپس کرکے اپنی ادا کردہ کل قیمت ہم سے واپس منگالے

سالانہ قیمت

اعلیٰ ایڈیشن ۱۲ روپیہ معمولی ایڈیشن ۸ روپیہ

ششماہی قیمت

اعلیٰ ایڈیشن ۶ روپیہ معمولی ایڈیشن ۴ روپیہ

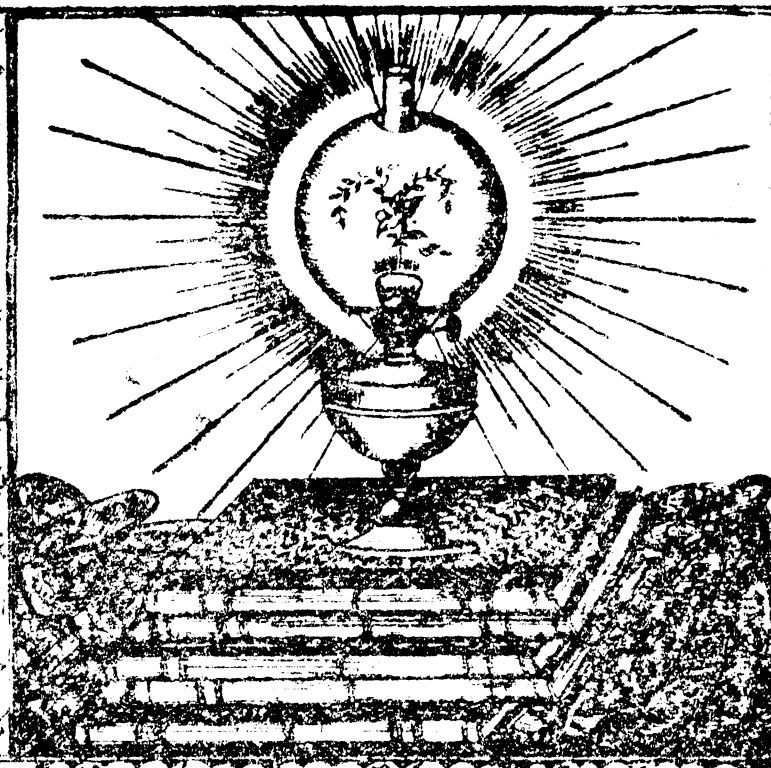
۱۹۳۰ء

تجارت کی روشنی

اور

دولت کی فراوانی

ہندوستان کو بھی امریکہ، جرمنی
جاپان اور انگلینڈ کا ہمسر بنا کر
دکھا سکتی ہے اور ہندوستان کو بھی
ایک قوم بھی بچے نہیں سکتا
بشرطیکہ یورپین تجار کی طرح
ہندوستانی تاجر بھی اصول تجارت
سے واقف ہو کر پابندی کے
ساتھ کام کرنے کے عادی ہو جائیں



نظامیہ دارالاشاعت

دہلی کی

بہترین یادگار نامہ

یہ ہے کہ اس نے بے روزگاروں کو
برسر روزگار کرنے اور مفلسی و
تنگدستی کی مصیبت کو دور کرنے اور
کئی نسلوں کو تجارتی تعلیم دینے کیلئے
تجارتی تعلیم کی مفید عام کتابوں کی
اشاعت کا سلسلہ شروع کیا ہے جسکے
حسب ذیل پانچ حصے شائع ہو کر
لاکھوں خریداروں تک پہنچ چکے ہیں

تجارت کی پہلی

اس میں ابتدائی تجارت کے بیان ہے
یہ بتایا گیا ہے کہ تجارت کیونکر کی جاتی
تجارت کے مختلف طریقے۔ تجارت
شروع کرنے اور اس میں کامیاب ہونے
کے لئے کتنا روپیہ درکار ہے۔ روپیہ کمانے کی
ترکیبیں۔ روپیہ پیدا کرنے کی کفایت سے
زیادہ کرنے کے ایسے سیدھے سادے اصول جن
پر عمل کرکے ہر شخص بہت جلد
کامیاب ہو سکتا ہے۔ ایک تاجر کا کامیاب
ہونا اور سوداگری کی شکایت پر تو یو
ہندوستان کے لئے بہترین کتاب ہے۔ پہلا
ایڈیشن ختم ہو گیا۔ دوسرا ایڈیشن تیار ہے۔ صفحات
۲۰۰ سو سے زیادہ ہیں قیمت عمدہ مجلد عہ

تجارت کی دوسری

اس میں فن اشتہار کی تعلیم ہے، اور
اشتہارات کی ہر قسم کی جامع تعلیم
کفروغ دینے کیلئے کفایت کا آسان طریقہ
بیان کیے گئے ہیں اشتہارات کا مضمون
بنانے، ڈرائنگ بنوانے، عمدہ لکھوانے
چھپوانے اور مفید اشاعت کیلئے کم از
کم خرچ میں بہتر سے بہتر طریقہ بتایا
گیا ہے کے متعلق وہ تمام ضروری ہدایات
معلومات اس کتاب میں موجود ہیں
جن سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے
قیمت فی جلد عہ۔ مجلد عہ

تجارت کی تیسری

اس میں "دوکانداری" کی تعلیم ہے۔
دوکان کیسی ہونی کہاں ہو؟ چیزیں کیسے
آراستہ کی جائیں؟ مال کیونکر کفایت
خریدا جائے؟ نفع کتنا لیا جائے؟ گاہکوں
کو کیونکر خوش رکھا جائے؟ بکری
اور نفع بڑھانے کے لئے کون سے اصول پر
عمل کیا جائے؟ دوکان کی شہرت
و دلفریبی کے طریقے۔ گاہکوں سے قرضہ
وصول کرنے کی تدابیر اور دوکان کا حساب
کتاب رکھنے کے اصول یہاں درج ہیں
قیمت فی جلد ۱۲ مجلد عہ

تجارت کی چوتھی

یہ مراسلات تجارت کی تعلیم کے متعلق ہے
اس میں بتلایا گیا ہے کہ صرف ایک کرسی کی
ایک میز بہم پہنچا کر آپ کس طرح ہزارہا
روپیہ پیدا کر سکتے ہیں کاروبار شروع
کرتے وقت کس طرح سوداگروں کا خانہ
دیوں اور گاہکوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا
چاہیئے لکھنے کی ربڑ کی مہر کو خط لکھنا
کس طرح کامیاب بنا سکتی ہے ایک بیٹے
کو دفتر میں کام کرنے کی تعلیم کس طرح
دی جا سکتی ہے ضروری معلومات بہم
قیمت فی جلد عہ۔ مجلد عہ

تجارت کی پانچویں

اس میں فن "اشتہار نویسی" کی تعلیم
نہایت خوبی کے ساتھ دی گئی ہے
تمام جنٹلمینوں اور بیبیوں کو مفید
اردو اور انگریزی میں دیکرانوں کو
کر کیسے اور کون کی زبان پڑھنی چاہیئے
آسان پیرایہ میں تعلیم کیے گئے ہیں
دیسی اور یورپی طریقوں کا فرق اور
فوائد کو نہایت عمدگی سے دکھایا
گیا ہے۔ تمام حسابات کو درست
رکھنے کے اصول سمجھائے گئے
ہیں۔ ہر چھوٹے سے چھوٹے اور
بڑے سے بڑے تاجر کے لئے یہ
ضروری چھپی ہے قیمت عہ مجلد عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت خواجہ ڈپو دیوالہ دین دنیا دہلی

جلد ۳ فہرست مضامین رسالہ دین و دنیا دہلی۔ نومبر سنہ ۱۹۲۳ء نمبر ۸

حمد و نعت (پیر بھائی) ... ص۱
تفسیر قرآن مجید ص۲
شرح مثنوی مولانا روم ص۳
شرح دیوان حافظ ... ص۴
شرح گلستان ص۵
دین کا دوسرا نام امن ہے۔ ص۶
العلم حجاب الاکبر ... ص۷
شریعت و طریقت (نظم) ص۷
تجارت میں مسلمانوں کا حصہ ص۸
سود تجارت میں ص۹
حرص و قناعت ص۱۰
اصول زندگی ص۱۱
افکار کبار ص۱۲

رسائل کی روح
ضبط نفس ص۱۳
انسان کی روحانیت ... ″
علم الحقیقت ... ″
حقیقی عزت ... ... ″
تم کیسے ناخدا ہو؟ (نظم) ص۱۴
قرآن پاک اور غیر مسلم ... ″
اقوال نبی ص ... ... ″
حضرت علیؓ اور حسینینؓ ″
ریاضت حضرت رابعہ بصری ص۱۵
اسلامی مساوات ... ″

معلومات
قوت اور کشش ص۱۶

وسائل معاش
ربڑ کی مہر کی سیاہی ص۱۷
مہر پر سیاہی لگانے کی گدیاں ص۱۷
کاغذ اور روئر کی ڈلیاں ص

سوالات
مذہبی طبی صنعتی۔ متفرق۔ ص۱۸
جوابات ... ص۱۹

انشائے لطیف
کھلتا ہوا پتا ص۲۰

تقریح ص۲۱
میری بربادی کا باعث (نظم) ص۲۲
جدائی ص۲۲
گزرے زمانہ کی یاد (نظم) ص۲۲

صنف نازک کیلئے
ہماری صحت ص۲۳
نماز ... ... ص
تندرستی ص۲۴
عورتوں کے توہمات۔ ص۲۴
پیکر دیانت (قصہ) ص۲۷

متفرق اشتہارات۔ متفرق صفحات

ننھے ننھے بچوں کو قرآن حفظ ہو گیا

وہ تعلیم قرآنی جسکی تکمیل برسوں میں بھی نہ ہوتی تھی اب چھوٹے چھوٹے بچے چند مہینوں میں آسانی کیساتھ حاصل کر لیتے ہیں کیونکہ مصور فطرت حضرت مولانا خواجہ **حسن نظامی** مدظلہ العالی کی لکھی ہوئی بمثیل کتاب **تعلیم القرآن** نے تعلیم قرآن کی تمام مشکلات کا خاتمہ کر دیا۔ اسمیں ایک مسلمان کی تمام مذہبی اور اخلاقی ضروریات کے متعلق آیات قرآن مع ترجمہ درج کی گئی ہیں، ملک کے بڑے بڑے ذیعلم اور مقتدر حضرات نے اسکے مفید ہونیکی تائید میں اپنے گرانبہا خیالات کا اظہار فرمایا ہے جو آئندہ نمبر میں شائع کیے جائینگے۔ اعلیٰ درجہ کا سفید کاغذ عمدہ لکھائی۔ نظر فریب چھپائی۔ قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک آٹھ آنے۔

منیجر نظامیہ دارالاشاعت۔ دہلی

دریا بہ حباب اندر

والی مشہور ضرب المثل اگر کسی چیز پر صادق آسکتی ہے تو وہ کتاب

فیضان قدسی

ہے

اگر آپکی خواہش ہے کہ اپنی ہر قسم کی مرادوں، ہر قسم کی تمناؤں ہر قسم کی حسرتوں اور ہر قسم کے ارمانوں میں ہمیشہ کامیابی حاصل کریں ہر قسم کے جانی و مالی نقصانات سے محفوظ و مامون رہیں، آپکی تجارت آپکی زراعت، آپ کی صنعت، آپکی ملازمت اور آپکی دولت ہمیشہ آپکے لیے فائدہ مند اور تمام آفات ارضی و سماوی سے بری رہے آپکے حاکم آپ پر مہربان اور آپکے خادم مطیع فرمان رہیں اور

آپ کے مقدمات کا فیصلہ

آپ کے حسب منشا ہو۔ دشمن دشمنی سے باز آئیں، دوست دوستی کو اور بھی چار چاند لگائیں تو آپ فوراً مولانا بیدل کی کتاب

فیضان قدسی در فضائل آیۃ الکرسی

طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیے جس میں آیۃ الکرسی شریف کے ہزارہا نہایت معتبر و مستند فضائل اور ہزارہا نہایت مجرب اور بیحد سہل الحصول اعمال درج ہیں، ہر معاملہ کے متعلق آیۃ الکرسی شریف کے استعمال کا صحیح طریقہ بھی درج ہے قیمت مجلد دس آنے

مینجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

آئین وقت

کی پابندی کے بغیر دین کا کوئی کام چل سکتا ہے نہ دنیا کا اسلیے ہر مسلمان کے لیے ضرور ایک ایسے رہنما کی ہر وقت ضرورت ہے جو ہر دینی اور دنیاوی معاملہ میں سچی رہنمائی کر سکے اور جسکی رہنمائی دین و دنیا کی فلاح کا موجب ہو

فلاح دین و دنیا

سے بڑھکر

ایسی رہنمائی کا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں، یہ کتاب دینی اور دنیاوی معاملات میں ہر وقت آپ کو سچا اور صحیح راستہ دکھائے گی اس کتاب کا مشورہ آپ کے دین اور دنیا کو بنا دینے والا ہوگا

کوئی مسئلہ اور معاملہ ایسا نہیں

جس سے یہ عجیب و غریب کتاب خالی ہو۔ اسکے مضامین کی فہرست "دین و دنیا" کے کسی گزشتہ نمبر میں شایع ہو چکی ہے

فلاح دین و دنیا کا

پہلا ایڈیشن

ختم ہو گیا، بہت کم جلدیں باقی ہیں اسلیے جن حضرات نے ابتک خریداری نہیں کی وہ فوراً طلب فرمائیں۔

قیمت فی جلد (للہ ۲) مجلد صہ ۲ علاوہ محصول ڈاک

مینجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

خزانہ

دولت و ثروت کا شاندار ذخیرہ

غریب ہندوستانیوں کے لیے

دولتمندی کی لہریں

اگر ہندوستان اور غریب ہندوستانیوں کی مفلسی اور محتاجی تکلیف و عسرت کا دفعیہ منظور ہو اور دولت و ثروت کی حسرت، زر و جواہر کا انبار دیکھنے کی تمنا اور عیش و عشرت کیساتھ جینے کی آرزو ہو تو

ذخیرۂ صنعت و حرفت کی آٹھ جلدیں

منگا کر ان تمام خواہشوں کو پورا کر لیجیے

ان میں کیا ہے؟

گھڑی سازی، فوٹوگرافی، رنگسازی، رنگریزی، ملمع سازی، موم بتی بنانا و باغت، مصنوعی جواہرات بنانا، شیشہ اور چینی کا سامان بنانا، اور یہ سازی سیمنٹ، پالش، وارنش، پارچمنٹ، واٹر پروف، ہر قسم کا کاغذ، ہر قسم کے روغن ہر قسم کی آتشبازی، ہر قسم کی مشینیں، ہر قسم کی سیاہیاں، چرمی سامان، کاغذی اشیاء مہر کی لاکھ، بلاٹنگ پیپر وغیرہ تیار کرنا، اور سینکڑوں قسم کے مجربات درج ہیں۔

قیمت حصۂ اول ایک روپیہ آٹھ آنے (۱/۸) حصۂ دوم ایک روپیہ حصۂ سوم ۱/۴ حصۂ چہارم ۱/۴ حصۂ پنجم ۱/۴ حصۂ ششم ۱/۴ حصۂ ہفتم ۱/۴ حصۂ ہشتم ۱۲ر

آٹھوں حصوں کی مجموعی قیمت صرف آٹھ روپے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

حواسِ خمسہ

کے بغیر ایک انسان کی زندگی جس طرح زندگی نہیں کہلائی جا سکتی، اسی طرح اگر ذیل کی پانچ کتابیں کسی کتب خانہ میں نہوں تو وہ مکمل کتب خانہ نہیں ہو سکتا سدرشن صاحب کی یہ پانچ کتابیں انسانی زندگی کو خوشگوار اور صحت کو برقرار رکھنے میں بے مثل ہیں، اس لیے اگر آپ نے اب تک نہیں منگائیں تو دیر نہ کیجئے اور آج ہی ان کتابوں کو منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔

چندن یہ کئی نہایت دلچسپ اور نتیجہ خیز کہانیوں کا لاجواب مجموعہ ہے، یہ کہانیاں نہ وقت گزاری کا آلہ ہیں نہ بیکاری کا مشغلہ، ان کہانیوں کو پڑھکر دنیا و دنیا کی زندگی میں حیرت انگیز انقلاب ہو جاتا ہے، خیالات و جذبات میں تحیر خیز طلاطم پیدا ہو کر انسان ایک صحیح المعنی انسان بن جاتا ہے، چندن کی خوبی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ تمام زبردست اہل الرائے حضرات نے اسکی تعریف کی ہے تمام موقر رسالوں، اور اخباروں نے پُرزور ریویو لکھے ہیں اور مصنف کو اس بیقیمتی مبارکباد دی ہے تیسرے میں حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی کا دیباچہ سونے پر سہاگہ کا کام کر رہا ہے قیمت ۱/۴

صبح وطن یہ قومی اور ملکی کہانیاں ہیں جنکو پڑھکر ہر انسان حُبِ وطن کے حقیقی معنوں سے بخوبی واقف ہو جاتا ہے۔ یہ مجموعہ بہت سے قومی مدارس کے نصاب تعلیم میں داخل ہو گیا ہے۔ یہ بھی جناب سدرشن کے پُرزور قلم کا قابل دید نتیجہ ہے قیمت علاوہ محصول صرف ایک روپیہ

آنریری مجسٹریٹ ایک عجیب و غریب ہنسانے ہنسانے پیٹ میں بل ڈالدینے والا مزاحیہ ڈرامہ نہایت پرلطف فرانس کے مشہور ڈرامہ نویس موسیو لیہ کے ڈراموں سے ٹکر کھاتا ہے قیمت ۱/۴

تہذیب کے تازیانے بنگال کے مشہور بابو بنکم چندر چٹرجی کے ان زبردست مضامین کا قابل قدر اردو ترجمہ جو مُردہ ہڈیوں میں جان ڈالتے ہیں اور جنکی یورپ اور امریکہ میں دھوم مچی ہوئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

بیگناہ مجرم یہ ایک نہایت دلکش نہایت پرلطف اور بہترین قومی ناول ہے۔ ایک جلد منگا کر ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت علہ ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

NAUCHANDI MEERUT. 1910

۷۸۶

طلسمی پریس

AWARDED TO MOHAMED HUSAIN OF MEERUT for COPYING MACHINE

یہ پریس حکمنامے، وکالت نامے، امتحان کے پرچے، اشتہارات، خطوط، لیبل وغیرہ وغیرہ جنکی متعدد نقلیں درکار ہوں نہایت آسانی اور خوشنمائی کیساتھ بہت جلد اور قطعاً بلا خرچ چھاپ سکتا ہے اسکے چند حالات لکھے جاتے ہیں جنسے اسکا سب سے آسان اور مفید ہونا ثابت ہے

(۱) اس کے لیئے مخصوص کاپ، قلم، کاغذ، رنگ کی مطلق ضرورت نہیں ہے، بلکہ ہر شخص جس زبان میں چاہے اپنے قلم سے لکھکر یا ٹائپ رائٹر کا (نیز طیکہ کاپنگ فیتہ سے ہو) بجنسہ فوراً خود چھاپ سکتا ہے۔

(۲) اسپر چھاپنے میں زیادہ وقت صرف نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف ۱۵ منٹ میں سو نقلیں مل سکتی ہیں۔

(۳) اسپر بار بار سیاہی لگانے کی ضرورت نہیں، بلکہ ایک مرتبہ کی سیاہی نئو نقلوں کے لیئے کافی ہوتی ہے۔

(۴) یہ اس قدر آسان ہے کہ معمولی خواندہ شخص بھی پہلے ہی دن آسانی کے ساتھ کام کر سکتا ہے۔

(۵) سب سے بڑھکر یہ کہ ایک ہی وقت میں مختلف رنگ کا بھی بے تکلف چھاپتا ہے۔

(۶) گارنٹی (یا اقرار)

خریداری سے تین سال تک ہم بلا معاوضہ درست کر دینے کے ذمہ دار ہیں بعد میں قلیل معاوضہ پر۔

پریس کے مختلف سائز اور اُن کی قیمتیں

کاڈ سائز عرض طول	لیٹر سائز	نوٹ پیپر سائز	فلسکیپ سائز	بینک پیپر	کتاب کا دو صفحہ	ڈبل فلسکیپ	چوصفحہ ۲۰×۲۶
۰۳ × ۰۵ انچ	۰۴ × ۷ انچ	۷ × ۱۰ انچ	۸ × ۱۳ انچ	۰۹ × ۱۱ انچ	۱۲ × ۱۴ انچ	۱۳ × ۱۶ انچ	۱۳ × ۲۰ انچ
للعہ ۴ر	۶ر	للعہ ۱۲ر	للعہ ۱۷ر	للعہ ۱۷ر	للعہ ۲۵ر	للعہ ۳۴ر	۵۰ر

نوٹ:۔

(۱) حق تاجرانہ ایک درجن کی خریداری پر فی صدی عشر۔

(۲) علاوہ حکام کے ہر شخص کو فرمائش کے ساتھ کچھ زر پیشگی بھیجنا چاہیئے۔

منیجر طلسمی پریس نمبر ۱ محلہ خیر نگر شہر میرٹھ

ملکی فارغ البالی

اور

انفرادی ترقی کا واحد ذریعہ

صرف صنعت و حرفت کو تسلیم کیا جا چکا ہے، لاریب یہی اور صرف یہی وہ گم کردہ دولت ہے جسکو اگر دوبارہ حاصل کرلیا جائے تو ملک اپنی موجودہ پستی اور افسوسناک حالت کو بدلکر بہت کچھ عزت و ثروت اور اوج و عروج حاصل کر سکتا ہے۔

صرف اسی خیال سے

میں ہر ایسے شخص کو جو صنعت و حرفت کے مفید اور ضروری شعبہ میں ترقی کا خواہشمند ہو ہر ممکن امداد پیش کرنے کے لیئے تیار ہوں کیونکہ اس شاہراہ پر گامزن فرسائی کرنیوالوں کی امداد اور خدمت بجالانا میرا ذوق قلبی اور فرض منصبی ہے۔

اس سلسلہ میں ہر قسم کے کام کے متعلق سچا اور مفید مشورہ دیا جائیگا اور ہر قسم کے نسخے مناسب معاوضہ پر پیش کیے جائینگے جواب طلب امور کیلیے جوابی کارڈ یا ایک آنے کا ٹکٹ آنا چاہیے ورنہ عدم ترسیل جواب کی شکایت معاف۔

عبداللطیف خان چشتی۔ اکسپرٹ (دی نیشنل انڈسٹریز اینڈ کیمیکل لمیٹڈ)
کارخانہ برسائی و زیبرا پالش۔ زیر جامع مسجد دہلی



چینی اور شیشہ کی اشیاء

صرف

ولایت ہی میں تیار نہیں ہوتیں ہندوستان میں بھی انکو اعلیٰ سے اعلیٰ پیمانہ پر تیار کرتا ہے اور وہ کسی طرح بھی ولایت کی مصنوعات سے پست اور کم درجہ نہیں رکھتیں چنانچہ ہمارے چینی اور شیشہ کی اشیا بنانیوالے مشہور و معروف کارخانہ نے

چینی اور شیشہ کی تمام مصنوعات کیلیئے

خاص شہرت اور نیکنامی حاصل کی ہے

ہر قسم کی بوتلیں اور چھوٹی بڑی شیشیاں

بھی مختلف سائز اور مختلف شیپ کی تیار کیجاتی ہیں سوڈا واٹر وغیرہ کے کارخانوں میں اب خصوصیت کیساتھ ہماری بوتلیں استعمال کیجاتی ہیں اپنی مصنوعات کی تصدیق و تحفظ کیلیے بوتلوں پر آپ اپنا رجسٹرڈ مارک و نام بھی کم از کم ۵۰ گروس کا آرڈر دیکر تیار کرا سکتے ہیں مصنوعات و ٹریڈ مارک کی رجسٹری بھی ہماری معرفت بآسانی ہو سکتی ہے۔ ہر قسم کی خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہیے:-

عبدالباقی خاں و عبدالغنی خاں۔ زیبرا پالش فیکٹری
زیر جامع مسجد۔ دہلی

مجرّب عملیات

اعمال سورۂ فاتحہ اس مجموعہ میں الحمد شریف کے اُن نایاب اور صدری اعمال کو قلمبند کیا گیا ہے جو امام الصوفیہ حضرت محی الدین ابن عربی مصنف فتوحات مکی وغیرہ سے منقول ہیں اور ہزارہا مرتبہ تجربہ میں آکر پُرتاثیر اور تیر بہدف ثابت ہو چکے ہیں۔ ضرور منگا لیجئے۔ ختم ہو جانے پر دستیاب ہونا مشکل ہے۔ قیمت ۴ر

اعمال مجربہ آیۃ الکرسی و آیۂ کریمہ و ندا علی

تمام حاجات دینی و دُنیوی کے متعلق زود اثر اور معتبر و مستند مجرب اعمال مع خواص و اسناد وغیرہ۔ قیمت صرف چار آنے۔

اعمال مجربہ سورۂ یٰسین شریف باموکل و طریقۂ زکوٰۃ وغیرہ جس میں محبت عداوت ترقی عز و جاہ۔ دستِ غیب۔ کشائش رزق وغیرہ۔ فتحیابی مقدمات تسخیر خلائق۔ مہربانی حکام کے ایک سو سے زیادہ مجرب اعمال درج ہیں قیمت ۴ر

اعمال مجربہ سورۂ مزمل شریف مع موکل و طریقہ ہائے زکوٰۃ جس میں عمل سورہ شریف اور تین اعمال سورہ یوسف شریف عجیب و غریب اور پانچ عمل سورۂ واقعہ شریف در بارۂ محبت و عداوت و تسخیر رزق، روزگار، حل مشکلات وغیرہ درج ہیں قیمت ۶ر

اعمال سورۂ اخلاص سورۂ اخلاص یعنی قل ھو اللہ شریف کے اعمال مع موکل و طریقہ ادائے زکوٰۃ ہر قسم۔ و اعمال مجربہ اللہ الصمد مع طریقۂ زکوٰۃ ہر کام کے واسطے۔ ترکیب صلوٰۃ التسبیح و نماز حضری اور اعمال چہل کاف شریف باموکل مع زکوٰۃ ہر کام کے لیئے نہایت مجرب اور زود اثر۔ قیمت صرف ۴ر۔

عملیات کے شوقین حضرات کو یہ کتابیں جلد سے جلد منگا لینی چاہئیں کیونکہ بہت کم تعداد میں باقی رہ گئی ہیں اور ختم ہو جانے کے بعد پھر ان کا دستیاب ہونا محال ہے +

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

عدالت کی کرسی

کے سامنے سچائی کا دیوتا

بیخوفی کیساتھ اظہار حقیقت

مولانا ابوالکلام آزاد کی آزاد بیانی

مقدمہ کی پوری سرگزشت

کتابی صورت میں قابل دید۔ قیمت فی جلد ۴ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

اُن لوگوں کے لیئے:-

جو خود مریض ہوں، یا دوسرے مریضوں کا علاج کرتے ہوں، یا طب کی تعلیم پا رہے ہوں، یا مطب کرتے ہوں، یا طبیب بننے کا ارادہ رکھتے ہوں نہایت ضروری بات اور سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے

علاج الامراض

کی ایک جلد فوراً منگا لیں، یہ حکیم اجمل خاں صاحب بہادر (مسیح الملک) کے جد بزرگ عالیجناب حکیم محمد شریف خاں مرحوم کی عجیب و غریب تصنیف ہے اور تمام خاندانِ شریفیہ میں رائج ہے۔ اب بہت کچھ اضافہ کے ساتھ پھر چھاپی گئی ہے اور طبیہ کالج کے لائق پروفیسروں نے اسکی صحت میں حصہ لیا ہے۔ یہ فارسی زبان میں طب کی سب سے بہتر اور مستند کتاب ہے۔ قیمت فی جلد مجلد علاوہ محصول ڈاک۔ لغہ۹ر۔

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی



سفرنامہ

یہ اسیر مالٹا حضرت مولانا شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب نور اللہ مرقدہ کی سوانح عمری ہے جو مہاجر مدنی اسیر مالٹا حضرت مولانا مولوی حسین احمد صاحب مدظلہ نے بدوران مقدمۂ کراچی بحالت نظربندی جیلخانہ کی کوٹھری میں نہایت وضاحت و لطافت کیساتھ مرتب فرمایا ہے اور اپنے چشم دید واقعات کو تو کچھ ایسے مؤثر اور دلکش پیرایہ میں بیان کیا ہے کہ بے اختیار زبان سے تعریف نکلتی ہے، اس میں مولانائے مرحوم کے جذبات اسلامی و محسوسات اسلامی کو نہایت خوبی کے ساتھ عالم آشکارا کیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے فوراً طلب فرمائیے

فیملی ڈاکٹر

بالکل نئی عجیب و غریب نہایت مفید کارآمد کتاب جسکا ہر گھر میں ہر وقت موجود رہنا نہایت ضروری ہے اور جسمیں حمل و رضاعت، بچوں کی پرورش و پرداخت۔ بچوں اور عورتوں کے مخصوص امراض اور خطرناک بیماریوں کا ذکر کیا گیا ہے اور پوری تشریح و تصریح کے ساتھ تمام امراض کے مجرب اور زود اثر علاج اور صحیح ترین نسخے درج کیے گئے ہیں۔ قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک صرف آٹھ آنے

منیجر خواجہ ڈپو دہلی

اُردو علم ادب کا شاندار مخزن

اخلاق۔ تمدن۔ معاشرت۔ فلسفہ۔ سائنس۔ ہیئت۔ تاریخ ہر قسم کی دلچسپیوں اور علمی جواہرات کا دلکش معدن نثر و نظم کے خوشرنگ اور دلفریب پھولوں کا قیمتی گلدستہ۔ ملک کے مشہور و معروف انشاپردازوں اور مستند و مسلم الثبوت شاعروں کے جذبات و خیالات کا نمونہ۔ دارالسلطنت دہلی کا نیا ماہوار رسالہ سوز و ساز نومبر ۱۹۲۳ء کے آخری ہفتہ میں شائع ہوگا۔ سالانہ قیمت مع محصول ڈاک ۴ عہ۔ فی پرچہ ۴ر۔ ذیل کے پتہ سے نمونہ منگائیے

منیجر ملک الکلام بک ڈپو و رسالہ سوز و ساز دہلی

روح انجنیری

یہ کتاب

اُن لوگوں کے لیئے بیحد مفید اور کارآمد ہے جو فن انجنیری کے دلدادہ ہیں اور انجنیری کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں اس میں فن انجنیری کے تمام اُصول و قواعد اور ہر قسم کی معلومات موجود ہیں اور مشکل سے مشکل باتوں کو ایسی خوبی سے سمجھایا ہے کہ ہر طالبعلم نہایت آسانی کے ساتھ اُن پر حاوی ہو جاتا ہے۔

قیمت علاوہ محصول ڈاک عہ

منیجر خواجہ ڈپو دہلی

تعلیم موٹر

اگر آپ موٹر کے شوقین ہیں تو فوراً تعلیم موٹر کی ایک جلد طلب فرمالیجیئے اس میں ہر قسم کی موٹر چلانے کے اُصول و قواعد کو نہایت خوبی کیساتھ بتایا گیا ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک معمولی سمجھ والا شخص بھی چند روز میں اچھا تجربہ کار موٹر ڈرائیور بنجاتا ہے۔ موٹر کی تعلیم کے متعلق اب تک اُردو زبان میں ایسی جامع اور آسان کتاب نہیں شائع ہوئی۔ ماہرین فن نے اسکی تعریف کی ہے۔ قیمت عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

اربعۂ عناصر

یعنی پروفیسر سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوی کی
چار لاجواب کتابیں

حکمت عملی یہ پروفیسر صاحب کی مشہور و معروف کتاب ہے اور اس قابل ہے کہ کوئی پڑھے سے بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا کتب خانہ اور کوئی انسان کا مکان اس سے خالی نہ رہے، ہر دینی و دنیاوی معاملہ کے متعلق حکمت عملی کی تعلیم نہایت خوبی کے ساتھ دی گئی ہے، قابل دید اور لائق خرید کتاب ہے۔ قیمت مجلد ۱؎ علاوہ محصول ڈاک۔

الانسان انسان کو سٹرڈارون کا فلسفہ پسند نہایت کرتا ہے اور ہزاروں انسان اپنے آپ کو بندر سمجھنے لگے ہیں، اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ انسان کیا چیز ہے، کیونکر پیدا ہوا، اُس کے اعضا کی ساخت، اُس کے رگ پٹھوں کی حالت، اُسکے قوائے جسمانی کے افعال، اُسکے جوارح کے خواص اور اسکی مکمل تصویر بمبیش بہا معلومات اور تامل قدر کتاب۔ قیمت ۱؎ علاوہ محصول

الاستدلال اس کتاب میں علم منطق کے اصول نہایت آسان طریقہ سے بیان کئے گئے ہیں، قوت ادراک اور قوت افکر کے عمل اور علم حاصل کرنے کے طریقے، تصور، تصدیق کا فرق، تصدیق کی تمام صورتیں اور ماہیتیں۔ قوانین کلی دریافت کرنے کے کی عدسے، سائنس اور آرٹ کا فرق، استخراج اور استقرار کی تعریف، قضایا، استدلال، اصول اولیہ قیاس کا مشرح بیان قیمت ۱؎ علاوہ

تسہیل البلاغت زبان اُردو کی درستی، محاورات کی برجستگی، الفاظ کی خوبی جملوں کی سلاست کے لیے بہترین کتاب جسمیں نہایت خوبی کے ساتھ علم معانی، بیان، اور علم بدیع وغیرہ سے بحث کی گئی ہے اور زبان میں غلطیوں سے بچنے کے قواعد سمجھائے گئے ہیں قیمت مجلد ۱؎ علاوہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

شمس العلماء مولانا شبلی کی آخری اور معرکۃ الآرا
تصنیف

سیرۃ النبی ﷺ

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات

میں اب تک اُردو زبان کی بہت سی کتابیں مرتب ہو کر شائع ہو چکی ہیں لیکن علامہ شبلی مرحوم نے سیرۃ النبی کے مقدس نام سے جو سوانحعمری مرتب کی ہے اُس نے ثابت کر دیا کہ دوسری تمام کتابیں اس کے سامنے وہی مناسبت رکھتی ہیں جو آفتاب کے مقابلہ میں ذروں کی ہو سکتی ہے۔

سیرۃ النبی کی دو ضخیم جلدیں

اعلیٰ درجہ کے سفید چکنے ولایتی کاغذ پر اعلیٰ درجہ کی لکھائی اور بہترین چھپائی کے ساتھ شائع ہوئی ہیں، ان جلدوں کو دیکھکر معلوم ہوتا ہے کہ

بہترین نبیؐ کی بہترین سوانح عمری

صرف سیرۃ النبی ہے جو نہایت تحقیق و تدقیق کیساتھ علامہ شبلی کے پُر زور قلم سے نکلی ہے۔ آنحضرت صلعم کی

ولادت سے وفات تک

تمام حالات اور واقعات جس قدر تحقیق و شرح و بسط کے ساتھ جمع کیے گئے ہیں وہ قیامت تک مسلمانوں کو علامہ شبلی کا رہین منت و ممنون احسان رکھنے کے لیے کافی ہیں۔

کسی مسلمان کا گھر اس متبرک کتاب سے خالی رہنا بیحد افسوسناک امر ہے

قیمت جلد اول مجلد ۱؎ جلد دوم مجلد ۱؎

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

ھوالکل

یا معین

پیر بھائی

بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ

برہم و ابراہیمؑ ہندوؤں کے وید میں جگہ جگہ برہم کا لفظ آیا ہے۔ ایک جگہ ایکو برہم دوتیہ ناستی (ایک ہی اللہ ہے دوسرا نہیں ہے) بھی موجود ہے جو بعینہ لا الٰہ الا اللہ کے ہم معنی ہے۔ برہم اسم ذات ہے یعنی جس طرح ہمارے ہاں لفظ اللہ اسم ذات ہے، ہندوؤں کے ہاں اوم اور برہم وغیرہ اسمائے ذات ہیں۔ برہم ودیا (علم الٰہی) ہندو مذہب کی بنیاد اور جان ہے اگرچہ صفاتی مظاہر کی انجمن میں مبتلا ہو کر ہندو قوم برہم ودیا (علم الٰہی) کو بھول گئی اور حقیقت کو چھوڑ کر مجاز اور اصل کو ترک کر کے عکس کی پیروی کرنے لگی تاہم اب بھی اُن کے ہاں برہم اور برہم ودیا کے متعلقات بکثرت موجود ہیں۔

ایک مسلمان جب ہندو مذہب پر اسلامی نقطۂ نظر سے غور کرتا ہے تعصب و ضد کو خیال سے دور کر کے سچی تحقیق اُس کے پیش نظر ہو جاتی ہے تو یہی الفاظ برہم اور برہم ودیا اور اُن کے معانی اور وہ مقاصد و خیالات جو برہم اور برہم ودیا کی نسبت ہندوؤں میں ہیں اُسکو حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔ اور وہ ایک دفعہ ہی خوشی کا نعرہ لگا کر کہتا ہے کہ :-

ہندو اور مسلمان تو ایک ہی ہیں

زبان اور ملک کی جدائی کے سبب یہ تفریق پڑ گئی ہے ورنہ ہم میں اور ہندوؤں کے مذہب میں تاریخ کا ابتدائی دور ایک ہی تھا اور اس میں کچھ جدائی نہ تھی، کیونکہ دین اسلام درحقیقت دین ابراہیم ہے۔ حضرت ابراہیم سے اس دین کو قرآن شریف نے منسوب کیا ہے اور صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ اسلام کوئی نیا دین نہیں ہے بلکہ یہ تو وہ ہے جس کو حضرت ابراہیمؑ نے مدتوں کی تاریخ سے پیش کیا تھا اسی واسطے اس قوم اسلام کو ملت ابراہیمی اور دین اسلام کو دین حنیف کہتے ہیں (حنیف حضرت ابراہیمؑ کا نام تھا۔) برہم اور ابراہیمؑ میں جو لفظی مشابہت ہے وہ پوشیدہ نہیں ہے یہ مشابہت تاویل و قیاس سے پاک ہے ہر شخص بادی النظر میں اس عجیب مشابہت کو قبول کر سکتا ہے کیونکہ فرق صرف دو الف کا ہے۔ برہم میں دو الف پڑھنے سے ابراہم بنتا ہے اور یہ فرق محض تلفظ کی مغائرت سے واقع ہوا ہے۔ بعض اقوام حضرت ابراہیمؑ کو ابراہام کہتی ہیں بعض ابرام کہتی ہیں اور بعض برہم کہنے لگیں۔ پس معلوم ہوا کہ ہندو مذہب میں جو برہم ودیا ہے وہ درحقیقت حضرت ابراہیم کی تعلیم ہے، برہم ودیا کے لفظی معنی دین ابراہیمی کیے جائیں تو تعجب نہ کرنا چاہیئے۔

برہما اور ابراہیمؑ ہندوؤں کا بیان ہے کہ سب سے پہلے برہما کا ظہور ہوا اور برہما چار تھے برہمن، چھتری، ویش، شودر۔ لہٰذا برہمن برہما کے سر سے نکلے چھتری بازو سے۔ ویش شکم سے۔ شودر ٹانگوں سے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی نسل جب ہندوستان میں آئی تو اُنہیں سے حضرت ابراہیمؑ کے بہت مقرب تھے اُنکو برہمن لقب دیا گیا اور جو ان کے بعد تھے اُنکو چھتری۔ ویش۔ شودر کا لقب ملا۔ برہمن لفظ ہی اسکی خبر دیتا ہے کہ وہ حضرت ابراہیمؑ کے نام سے بوجہ قرب خاص منسوب کیے گئے ہوں گے۔

برہمانڈ کائنات اور موجودات دنیا کا نام ہندو زبان میں برہمانڈ رکھا گیا ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں نے حضرت ابراہیمؑ کے نام کی شہرت قائم رکھنے کے لیئے یہ نام مقرر کیا ہوگا۔

ہندوستان میں عربی زبان مہابھارت کی لڑائی کے حالات دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مہابھارت کے مشہور راجہ پرشنت سے ایک جاسوس نے عربی زبان میں گفتگو کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ پرشنت عربی جانتے تھے اور چونکہ حضرت ابراہیمؑ کی زبان عربی تھی سو اسطے انکی قوم کے بڑے بڑے آدمیوں نے اپنی قدیمی زبان کو ہندوستان آنے کے بعد بھی محفوظ رکھا تھا۔ ہندو مسلمانوں کو اس مسئلہ پر غور کرنا چاہیئے اور جب وہ سمجھ جائیں کہ وہ آپس میں غیر نہیں ہیں ایک ہی ہیں تو باہمی عناد و فساد کو ترک کر کے اتحاد کر لینا چاہیئے اور اسکی صورت یہی ہے کہ دین ابراہیمی کی اصلاح یافتہ صورت کو جو باسم اسلام مروج ہے تمام ہندو قبول کر لیں اور اپنے اصلی دین کو پہچان کر بھول اور غلطی سے باہر نکل آئیں +

لہٰذا ہم مسلمان اور ہندوستان کے ہندو ایک ہی مذہب کے پیرو ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ ان کے ہاں ابراہیمی دین کی صورت بدلگئی جیسے کہ ظہور نبوت محمدیہ سے پہلے اہل عرب میں دین ابراہیمی اصلی شان سے ہٹ گیا تھا اور حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مبعوث ہو کر اس کی اصلاح کر دی تھی اسی طرح ہندوستان کے برہم ودیا (دین ابراہیمی) میں تغیر ہو گیا ہے اور آخری زمانہ کے اوتار حضور محمد رسول اللہ ﷺ کے دین سے اسکی اصلاح ہو گی۔

یہ شبہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا کہ برہم تو اسم ذات الٰہی ہے اور ابراہیم اسم بشر ہے پھر یہ مشابہت کیونکر درست ہو گی، اس لیئے کہ برہم ودیا کا لفظ اس کی تشریح کر دیتا ہے یعنی حضرت ابراہیمؑ نے ذات الٰہی کا جو علم و عرفان عطا فرمایا وہ برہم ودیا ہے۔ برہم کا لفظ ہی اسم ذات اسواسطے بنا کہ حضرت ابراہیمؑ نے ذات الٰہی کے گیان کو تعلیم کیا تھا اسواسطے حضرت ابراہیمؑ کے نام کی نسبت سے ذات الٰہی کا نام برہم رکھ دیا گیا، اور ذات الٰہی کے علم و گیان کو برہم ودیا کہنے لگے۔

جو جانور گوشت نہیں کھاتے

نہیں ہوتا۔ وہ کسی کو ستاتے نہیں۔ دیکھو بیل۔ گدھے۔ گھوڑے۔ ہاتھی اور پرندوں میں کبوتر فاختہ وغیرہ ہزارہا جانور ہیں جو گوشت نہیں کھاتے۔ کیا دیکھا نہیں کہ وہ کیسے محنتی ہوتے ہیں اور کیسی اطاعت سے دوسروں کا کام کرتے ہیں، اسکی وجہ محض یہ ہے کہ وہ گوشت نہیں کھاتے۔

اور جو جانور گوشت کھاتے ہیں اُن سے محنت نہیں ہوسکتی، ان میں تحمل اور برداشت کی طاقت نا ہو دہوتی ہے۔ غصہ ہر وقت ان کی ناک پر رکھا رہتا ہے۔ چہرے سے ان کے خوف معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کہ شیر۔ بھیڑیا۔ چیتا وغیرہ اور پرندوں میں باز، شکرہ وغیرہ، اس کا سبب صرف یہ ہے کہ یہ گوشت کھاتے ہیں۔

پس جو لوگ محنتی، بیخوف بننا چاہیں ان کو گوشت خوری کے مسئلہ پر غور کرنا چاہیے، وہ بھی غور کریں اور وہ بھی جن کو غضبناک اور خونخوار بننے کا شوق ہے۔

حاکم وغلام

مگر جب گوشت خوری کے مسئلہ پر غور کرو تو اس بات کو بھی دھیان میں رکھنا کہ گوشت کھانیوالے اور گوشت نہ کھانیوالے جانوروں میں ایک فرق اور بھی ہے۔ کہ گوشت کھانے والے جانور سب کے حاکم ہوتے ہیں اور گوشت نہ کھانے والے ساری عمر غلامی کرتے ہیں۔ شیر جنگل کا بادشاہ کہلاتا ہے، ہاتھی شیر سے جسم وقد وقامت میں دس حصہ زیادہ بڑا ہوتا ہے۔ مگر شیر کی صورت دیکھتے ہی جنگل چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ اور جب انسان کے ہاتھ میں گرفتار ہوتا ہے تو ساری عمر اس کی غلامی کرتا ہے۔ پس اگر حاکم بننا ہے تو گوشت کھاؤ۔ اور محکوم وغلام بننا ہے تو گوشت کھانا چھوڑ دو۔

جینی جیو رکھشا کرتے ہیں

جین مذہب کے لوگ ہندو نہیں ہیں مگر ہندوؤں میں ان کا شمار کیا جاتا ہے حالانکہ ان کے مذہب اور ہندو مذہب میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔

جین مذہب والوں کا سب سے بڑا اصول جیو رکھشا ہے۔ یعنی جاندار کی حفاظت ورحمدلی ان کا سب سے بڑا مذہبی حکم ہے، وہ گائے کی حفاظت اس لیے ضروری نہیں سمجھتے کہ گائے کوئی مقدس جانور ہے، بلکہ وہ گائے کی حفاظت محض اسکے جاندار ہونے کے سبب کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک واقف کار اور حساب داں جینی نے لکھا ہے کہ ہندو قوم گائے کی حفاظت کے عمل شور میں جیو ہتیا کو بڑھاتی ہے اس واسطے ہم جینی ہندو قوم کی مدد نہیں کرسکتے۔

اس جینی نے دلیل یہ لکھی ہے کہ مسلمانوں کو قربانی کا حکم دیا گیا ہے، وہ گائے، اونٹ، بھیڑ، بکری جانوروں میں سے کسی ایک کی قربانی کرسکتے ہیں مذہب نے گائے اونٹ کی قربانی میں ان کو یہ آسانی دی ہے کہ ایک گائے اور ایک اونٹ میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔ مگر بھیڑ، بکری، دنبہ کی قربانی میں یہ فائدہ نہیں ہے کیونکہ بھیڑ، بکری، دنبہ کی قربانی میں ایک مسلمان کی طرف سے ایک ہی جانور کا ہونا ضروری ہے۔ ان میں دو یا تین یا چار یا پانچ چھ سات شریک نہیں ہوسکتے۔

اس جینی صاحب لکھتے ہیں کہ اگر گائے اور اونٹ کی قربانی ہوگی تو سات جانیں بچ جائینگی کیونکہ ایک جان کی قربانی میں سات مسلمان حصہ لے سکیں گے اور بھیڑ، بکری، دنبہ کی قربانی میں سات جانوروں کا نقصان ہوگا۔

پس جینی دھرم چونکہ گائے کو ہندوؤں کی طرح مقدس نہیں مانتا، لہذا وہ گائے کی قربانی کو بکروں کی قربانی پر فوقیت دیتا ہے کہ گائے کی قربانی میں سات جانیں بکروں کی بچ سکتی ہیں۔

اسی طرح اس جینی کا خیال ہے کہ گائے اور اونٹ کا گوشت مقدار میں زیادہ ہوتا ہے کہ تنہا آدمی اس کو کھا سکتے ہونگے۔ اگر گائے کے گوشت کی مخالفت کی جائے تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ جتنا گوشت ایک گائے کو ذبح کرنے سے حاصل ہوتا وہ دس بکروں کے کاٹنے سے حاصل ہوگا اور ایک جان کی جگہ دس جانیں ضائع ہونگی۔

پس جین دھرم والوں کا فرض ہے کہ وہ حساب پر غور کرکے وہ کام کریں جس سے جیو رکھشا ہوسکے۔

گائے کی جون

منوسمرتی سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ برہم ہتیا کا گناہ کرتے ہیں وہ گائے کی جون میں جاتے ہیں۔ پس اگر مسلمان گائے کی قربانی کرتے ہیں تو گویا وہ ایک تکلیف دہ جون اور گناہ کے کفارہ سے لوگوں کو بچاتے ہیں۔ پھر گائے کی قربانی سے ناراض ہونا فضول ہے۔

کلمۂ توحید سوراج ہے

اگرچہ آجتک سوراج کی عملی تعریف کسی نے بیان نہیں کی ہر کوئی کہتا ہے غیر حکومت سے آزاد ہوجانے کا نام سوراج ہے، کوئی کہتا ہے اپنی خواہشات وجذبات کو قابو میں کرلینے کا نام سوراج ہے، کسی کا خیال کچھ ہے، کسی کی رائے کچھ اور ہے۔

تاہم یہ سب مانتے ہیں کہ سوراج وہ چیز ہے جس کے حاصل ہونے کے بعد ملک کی تمام اقوام متحد ہوجائینگی۔ اور ایک مشترکہ مقصد ان میں پیدا ہوجائیگا چاہے وہ اور باتوں میں باہمی اختلافات رکھتے ہوں لیکن ایک مقصد ایسا ہوگا جس میں ہر قوم دوسری اقوام سے متفق ومتحد ہوگی۔

تو کیا وہ لوگ اس پر غور نہیں کرتے کہ مسلمانوں کا کلمۂ توحید اس قسم کا متحدہ مقصد ہے جس پر مسلمانوں کا ہر فرقہ شریک ہے، خواہ اسلامی فرقوں میں کتنا ہی اختلاف ہو مگر کلمۂ توحید اور قبلہ رُخ نماز پڑھنے میں وہ سب متحد ہیں۔ اور ایک فرقہ کو بھی اس مقصد مشترک سے اختلاف نہیں ہے۔

لہذا سوراج چاہنے والوں کو مسلمانوں کا کلمۂ توحید اختیار کرکے مقصد مشترکہ کو حاصل کرلینا چاہیے۔

ناظرین کو چاہیے کہ وہ اہل سوراج کو یہ پیام پہنچا دیں۔

ترکِ موالات

مسلمان اصلی اور ازلی تارک موالات ہے کیونکہ اس کے کلمۂ توحید میں سب سے پہلا فقرہ لَا اِلٰہَ ہے۔ یعنی مسلمان کو علم ہے کہ وہ اسلام کا اقرار کرنے سے پہلے ہر غیر خدا سے ترکِ موالات کرے۔ لَا الٰہ کے یہی معنی ہیں کہ غیر خدا کی نفی اور انکار کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ایک اللہ کا اقرار ہوتا ہے۔ یعنی اِلَّا اللہ پڑھا جاتا ہے۔ کیا کسی اور قوم کے کلمہ میں ایسا کوئی لفظ ہے؟ دنیا جانتی ہے کہ سوائے مسلمانوں کے اور کہیں نہیں ہے۔

انسدادِ ارتداد کے لیے سفر

۲ اکتوبر ۱۹۲۳ء سے سلسلۂ انسدادِ ارتداد سفر شروع ہوا۔ بخار کی شدت نے جسم کو بے حد کمزور کر دیا تھا۔ مگر خدا تعالےٰ نے ہمت دی اور سفر آسانی سے ہو رہا ہے۔

ہفتہ کی شام کو دہلی سے چلکر اجمیر شریف کی چوکھٹ کو سلام کرتا ہوا احمد آباد پہنچا، وہاں بدرالدین نظامی راحتی اور پروفیسر چاند میاں نظامی بی اے، اور حاجی عبدالعزیز صاحب سے ملاقات ہوئی، حاجی صاحب دھوراجی سے لینے آئے تھے، نواگڑھ پر حضرت مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی اور جناب کنور عبدالوہاب صاحب بھی مل گئے۔ تین بجے دھوراجی پہنچے، ہزارہا مسلمان جھنڈے لیے ریل پر موجود تھے، تکبیر کے نعروں سے زمین آسمان گونج رہے تھے جلوس شہر میں پہنچا تو راستے اور بازار مسلمانوں سے بھرے ہوئے تھے اور تکبیریں بلند ہو رہی تھیں۔ تین روز کے قیام میں کئی جلسے ہوئے، اور انسدادِ ارتداد کی تبلیغ کما حقہ ہو گئی ہر مسلمان میں ایک اسلامی زندگی کا جوش پیدا ہو گیا، اسمٰعیل صاحب گاندھی نظامی ٹرپاڈ سے اور حاجی محمد صاحب جماعت آغاخاں کی طرف سے شریک وفد ہیں۔ گاندھی صاحب بڑے پرجوش کام کرنے والے ہیں۔ دھوراجی کے مسلمانوں نے سچے اسلامی جوش کو ظاہر کیا۔ حضرت مولانا اور کنور صاحب نے جیت پور، پلیتانا، راناواؤ وغیرہ میں فرض تبلیغ کو ادا کیا، اور میں مانادور آیا۔ پاٹوہ۔ مانگرول، مانادور میں تبلیغ ہوئی۔ مولانا اور کنور صاحب بھی آ گئے۔ میں چالیس میل خشکی کے راستہ سے پوربندر گیا۔ بڑا خوبصورت شہر سمندر کے کنارہ ہے، وہاں تبلیغ کا فرض ادا کر کے پھر فوراً چالیس میل واپس گیا اور مانادور پہنچا

بعد کے حالات آئندہ لکھے جائیں گے انشاء اللہ۔

ذاتی

الحمد للہ میری صحت اچھی ہے۔ دہلی سے تار آئے ہیں حور بانو کی حالت پھر خراب ہے۔ گھر میں سب بچے موسمی بخاروں میں مبتلا ہیں۔ احباب اور پیر بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ خط و کتابت زیادہ نہ کریں کیونکہ مجھکو تمام گجرات کے خاص اور نازک حالات کو دیکھنا اور فرض تبلیغ پورا کرنا ہے۔

حضرت مولینا خواجہ حسن نظامی صاحب مدظلہ کی نئی تصنیفات

لے دور کا سلام

حضور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں درد و سوز پیدا کرنے والا اسلام

قیمت صرف ایک آنہ۔

غزنوی

سلطان محمود غزنوی کے سترہ حملوں کا تاریخی تذکرہ ہے جو ہندوستان پر ہوئے، ہر حملہ کی پوری کیفیت ہے، جس کو پڑھکر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور مسلمانوں کی سرفروشیاں آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہیں۔ عورتوں اور بچوں کے پڑھانے اور سنانے کے قابل ہے۔ ۸ر

تین شہید

مراکشی عرب جلا لبسی عرب اور ایرانی مجتہد کی شہادت کا دردناک تذکرہ جوش و خروش کا خزانہ قیمت ۲ر

چار درویش و نکا تذکرہ

ہندی۔ مصری۔ یمنی۔ اسپینی مشائخ قدیم و جدید کے حالات جن کے پڑھنے سے مذہبی و تاریخی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ ۳ر

ہندو مذہب کی معلومات

یہ کتاب داعیان اسلام اور مسلمانوں کی معلومات کے لیے خاص طور سے لکھی گئی ہے۔ اسکے پڑھنے سے کسی ہندو مذہب والے کو دیکھتے ہی یہ بات معلوم ہو سکتی ہے کہ وہ برہمن ہے یا چھتری، ویش ہے یا شودر، اور تمام ہندو مذہب کی معلومات اس میں درج کی گئی ہے اور اُن کے تمام اوتار اور دیوتا بتا دیے گئے ہیں، اُن کی کتابیں اور تہوار بھی درج کیے گئے ہیں بہت مفید ہے۔ ۸ر

داعی اسلام

اس کتاب میں ہر مسلمان کو داعی اسلام کا کام کرنیکی اور داعی اسلام بنجانے کی ترکیبیں اور بحثیں بتائی ہیں۔ قیمت ۳ر

مرگنامہ

یہ کم ٹوموت کا دوسرا حصہ ہے جس میں آٹھ مرنیوالوں کے سچے اور دردناک قصے ہیں۔ قیمت ۶ر

گاندھی نامہ

پہلے گاندھی کی ذات و صفات کا نہایت دلچسپ مفید تذکرہ ہے جو بہت پسند کیا جاتا ہے۔ قیمت ۸ر

مسلمان بچوں کے دس سبق

نہایت دلچسپ بچوں کا جی خوش کرنیوالے تعلیمی دینی سبق ہیں، بچے خوشی سے پڑھتے ہیں ۲۵ر

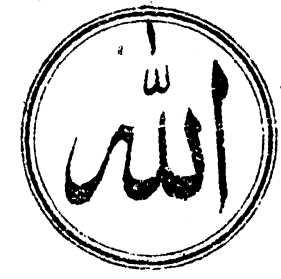
حملہ آور

اس میں ہندوستان بھر کے حملہ آوروں کے مذہبی قصے تاریخی حالات اور رسم و رواج کا بیان ہے۔ نہایت دلچسپ ہے۔ ۸ر **سکھ قوم** میں اسکے تمام رسم و رواج اور مذہبی حالات ہیں ۶ر

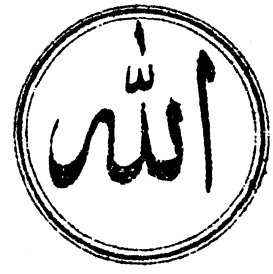
مینجر خواجہ ڈیپو دہلی سے طلب کیجیے

فتنۂ ارتداد کی موجودہ اہمیت کا تقاضا ہے کہ دین و دنیا میں بھی انسدادی مضامین کا سلسلہ شروع کیا جائے اس کے لیے اشتہارات کی ایک نئی تجویز حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب مدظلہ العالی نے جاری کی ہے جو ہندوستان کے اکثر مقامات میں سودمند ثابت ہوئی ہے۔ اس واسطے اس سلسلہ کے دو اشتہار جو طبائع عامہ پر تبلیغ اسلام کا گہرا اثر ڈالتے ہیں یہاں درج کیے جاتے ہیں۔ آئندہ تبلیغ و دعوت اسلام کی دوسری تدبیروں اور حکمتوں کو بذریعۂ اشتہارات لکھا جائے گا تاکہ ہر علاقہ کے مسلمان اپنے اپنے حلقوں میں ان کی تشہیر کرکے داعی اسلام کا ثواب و اجر حاصل کرسکیں +

دین و دنیا کا مالک کون ہے؟



دین و دنیا کو فروغ کون دیتا ہے؟



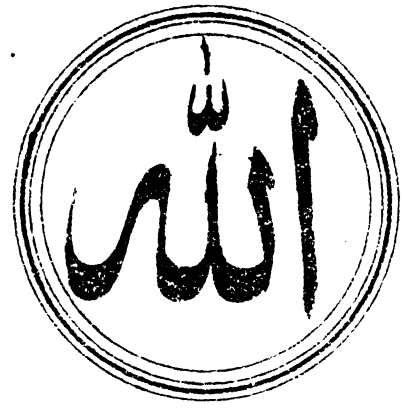
اللہ کے آخری رسول کون تھے؟



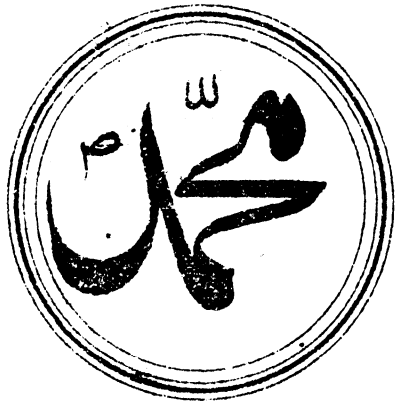
تمام دنیا کے ہادی کون تھے؟



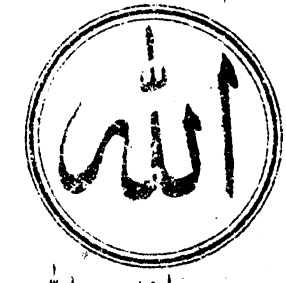
عزت و عظمت و کبریائی و کبریائی کا حقدار کون ہے



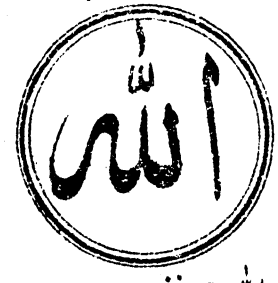
ہر ملک اور ہر قوم کے غریبوں کے اصلی غمخوار کون تھے؟



اسلام کا ضرب العین کیا ہے؟



محمد رسول اللہ پر کون درود پڑھتا ہے؟



قرآن خدا کی طرف سے کون لایا؟



دنیا میں سب سے بڑا آدمی کون تھا؟



ھذا من عبداللہ ومن اللہ۔ حسن نظامی

سرکار محمدی کا حلقہ بگوش۔ حسن نظامی

یہ اشتہارات روپیہ سیکڑہ قیمت پر دفتر دین و دنیا دہلی سے تقسیم کرنیکو منگائیے

ماہ نومبر ۱۹۲۳ء ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ماہ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ

رسالہ

جلد ۳ نمبر ۸

دین و دُنیا

حمد

(از جناب منشی فیض الحسن صاحب مجرؔ ہاپوری)

تعریف اُسی کو زیبا ہے جو دونوں جہاں کا مالک ہے — توصیف اُسی کا حصّہ ہے جو کون و مکاں کا مالک ہے

خلّاق ہے وہ رزّاق ہے وہ غفّار ہے وہ ستّار ہے وہ — ہر رازِ نہاں ہے وہ واقف ہے ہر راز عیاں کا مالک ہے

اک دانۂ اشارے سے جسکے یہ ارض و سما سب خلق ہوئے — وہ ساری زمیں کا حاکم ہے وہ سارے زماں کا مالک ہے

پھولوں سے چمن کو زینت دی ہر گل کو عنایت نکہت کی — وہ موسمِ گل کا افسر ہے وہ فصلِ خزاں کا مالک ہے

محمود ہے وہ موجود ہے وہ معبود ہے وہ مسجود ہے وہ — جو حاکمِ روزِ محشر ہے جو تارِ جناں کا مالک ہے

خورشید کو جسنے دی ہے ضیا۔ فرمایا قمر کو نور عطا — ہر خواہشِ دل ہے واقف ہے ہر دم دگماں کا مالک ہے

ارمان وہی بر لاتا ہے۔ ہر شان وہی دکھلاتا ہے — عشاق کے دل پر قابض ہے وہ حُسنِ بتاں کا مالک ہے

کیونکر نہ رہے اُسپر ہی فدا کیونکر نہ کرے اُسکی ہی ثنا
اے مجرؔ اُسی کی دھنیں ہے جا اور وہی زباں کا مالک ہے

رباعیات

(از جناب ابوالاحسان قربان علی صاحب مقبولؔ بمبئی)

آتش میں جھلک تیری غضب کی پائی — دریائے کرم و دوش پہ بدلی لائی
ہر ذرّۂ خاک میں ہے دیکھا ترا نور — رحمت میں بسی آئی۔ ہوا جب آئی

گو آنکھوں نے دیکھی نہیں صورت تیری — دیتا ہے ہر اک عضو شہادت تیری
ہر موئے بدن سے انت ربّی نکلے — دے طاقتِ گفتار جو قدرت تیری

نعت

(از "ملک الکلام" جناب قوی امروہوی)

اللہ غنی۔ منزلت و شانِ محمدؐ — ہے عرشِ بریں پایۂ ایوانِ محمدؐ
ہے قربِ خدا جن کو میسر وہ فرشتے — کہلاتے ہیں کس فخر سے دربانِ محمدؐ
لاتے نہیں وہ مُلکِ سلیماں کو نظر میں — قسمت سے ہیں جو لوگ۔ گدایانِ محمدؐ
وہ لوگ ہیں آزاد غمِ ہر دو جہاں سے — جو ہو گئے وابستۂ دامانِ محمدؐ
چھوڑوں گا نہ اے شیخ میں جنّت کی ہوس میں — یثرب کو۔ کہ ہے اک چمنستانِ محمدؐ
کیا رُوئے مہ و مہر کو لا مینگی نظر میں — جو آنکھیں ہیں محوِ رخِ تابانِ محمدؐ
کیا ڈر تپشِ مہرِ قیامت کا ہو مجکو — سر پر ہے قوی گوشۂ دامانِ محمدؐ

(از جناب حکیم شیخ نبی بخش صاحب سائل امروہی)

مقبول یہ دعا مری۔ پروردگار ہو — یثرب کی سرزمین ہو میرا مزار ہو
عزت نہ چاہیئے مجھے حشمت نہ چاہیئے — سارے جہاں کی ایک بھی نعمت نہ چاہیئے
غلمان و حور و کوثر و جنّت نہ چاہیئے — مجکو نصیب فخرِ رسل کا دیار ہو
دیکھا اگر مدینہ نہ دُنیائے زشت میں — کیا چین ہم کو آئے گا باغِ بہشت میں
اُلفت نبیؐ کی ہے جو ہماری سرشت میں — یارب اُنہی کے در پہ ہمارا گزار ہو
اپنے لیئے تو دشتِ مدینہ بہشت ہے — سرسبز عشقِ احمدِ مرسل کی کشت ہے
کچھ خوب سے غرض ہے نہ پروائے زشت ہے — چوکھٹ رسولؐ کی ہو مری چشم زار ہو
حسرت یہی ہے اور یہی دل کا مدّعا — ارمان یہی ہے اور یہی اپنی التجا
سائل جو پہنچے گلشنِ یثرب میں ایخدا — نالوں میں اُسکے لطفِ نوائے ہزار ہو

تفسیر قرآن مجید

(گذشتہ سے پیوستہ)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝

ترجمہ:- یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے مول لیا گمراہی کو ہدایت کے بدلے پس نہ اُنکی تجارت سودمند ہوئی اور نہ انھیں سیدھی راہ ملی۔

تشریح الفاظ:- اشتراء (شراء سے) مول لینا۔ ارادۃً اپنی پسند و مرضی سے سودا کرنا۔ ضلالت - گمراہی۔ راہ راست کے خلاف راہ اختیار کرنا۔ کفر - بے دینی۔ حق سے عدول کرنا۔ ھدًی - ہدایت۔ راہِ راست۔ ایمان۔ اتباعِ حق۔ ربح - سودمند ہونا۔ نفع بخش ہونا۔ کامیاب ہونا۔ راس المال کا صحیح سالم رہ کر اُس کے ساتھ منافع بھی ملنا۔ تجارت ایسی خرید و فروخت جس میں لاگت اور اصل پر منافع ملتا ہو۔ سوداگری۔ بیوپار۔

تفسیر:- یہ آیت کریمہ بھی آیات ماسبق کی طرح منافقین کے متعلق ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ منافقین وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کو جو ایک بیش گراں بہا متاع ہے دے کر گمراہی اور نفاق مول لیا ہے اپنی نادانی اور بے وقوفی سے ان لوگوں نے یہ سودا سفعت بخش سمجھ رکھا ہے اور بہت خوش ہیں۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اس تجارت میں ان لوگوں نے ایسا نقصان اُٹھایا ہے جس کی تلافی ناممکن ہے منافع تو درکنار یہ اصل بھی ہاتھ سے کھو بیٹھے ہیں۔ اس خرید و فروخت میں انھیں سخت ناکامی ہوئی ہے اور ایسا خسارہ ہوا ہے جس کے لئے ابدالآباد تک دست حسرت ملینگے۔ تجارت میں کامیاب ہونے کے یہ معنی ہیں کہ راس المال بدستور محفوظ رہے اور اس کے ساتھ ہی کچھ منافع بھی ملے اور اگر بدقسمتی سے منافع نہ ملے تو راس المال محفوظ رہے تاکہ تاجر کو دوبارہ قسمت آزمائی کا موقع مل سکے لیکن ان منافقوں نے ایسی تجارت کی کہ منافع تو درکنار راس المال بھی کھو بیٹھے اور اس وجہ سے آئندہ قسمت آزمانے اور فائدہ اٹھانے کا موقع بھی اُن کے لئے باقی نہیں رہا۔ اس تجارت میں راس المال انسان کی فطرت سلیم اور عقل صحیح ہے۔ پس جب ان لوگوں نے ضلالت و گمراہی اختیار کی تو عقل و ہوش اور قوت تمیز ہاتھ سے جاتی رہی۔ اور ایمان و ہدایت کی استعداد و صلاحیت باطل ہوگئی جس کا یہ مطلب ہے کہ گویا وہ راس المال کھو بیٹھے جس کی بدولت حق کی روشنی اور کمال کی بلندیاں اُن کو بطور منافع حاصل ہوتیں۔ اللہ جل شانہٗ نے منافقین کے حال زبون کو اس آیت مبارکہ میں بطور استعارہ ظاہر فرمایا ہے۔ اور حسن کلام نیز دلنشینی کے لئے تجارت وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے ہیں وجہ آیت کا اصل مفہوم یہ ہے کہ منافقین کے سامنے دو باتیں تھیں۔ ایک ایمان و ہدایت۔ دوسری کفر و ضلالت۔ اُنھوں نے اپنی کوتاہی عقل و نادانی عاقبت بینی کی وجہ سے کفر و ضلالت کو ایمان و ہدایت پر ترجیح دی اور بجائے اس کے کہ دلوں کو نور ایمان سے معمور کرکے اور رضائے خدا و رسول کی سیدھی راہ پر چل کر بہشت بریں کی نعمتوں سے مالا مال ہوتے جہنم کو اپنا مستقر بنایا اور ابدی ہلاکت و مصائب میں اپنے آپ کو مبتلا کیا۔

یہ آیت اگرچہ منافقین کی بابت ہے لیکن عام معنی پر بھی مشتمل ہے۔ اس صورت میں وہ لوگ بھی اس میں شامل ہوں گے جو نیکی کے خوض میں بدی۔ دیانت کے بدلے خیانت اور زہد و تقوے کے بدلے میں فسق و فجور مول لے رہے ہیں۔ اور اس تجارت میں کھلم کھلا خسارہ اُٹھا رہے ہیں۔ اور عقبیٰ سے قیمتی اور ابدی دولت کو دنیا کی فانی اور ادنیٰ راحت پر نثار کر رہے ہیں۔ ان کی حالت بالکل ایسی ہے کہ کسی بچے کی مٹھی میں اشرفیاں ہوں اور اُسے ایک پیسہ کا کھلونا دکھایا جائے تو وہ اشرفیاں پھینک کر اُس کھلونے کی طرف ہاتھ بڑھائے گا۔ اپنی نادانی اور نابینائی کی وجہ سے ان لوگوں کو نظر نہیں آتا کہ ہم دنیا کی سریع الزوال اور ناچیز راحتوں اور لذتوں کو عقبیٰ کی دائمی مسرتوں اور لازوال نعمتوں کے بدلے مول لے رہے ہیں اور ہماری یہ تجارت سراسر نقصان و خسران کا باعث ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے کہ خدا ہر بچہ کو فطرت سلیم اور دین مستقیم پر پیدا کرتا ہے پھر اُس کے ماں باپ اُسے یہودی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں آخر۔ اس آیت کریمہ کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اس فطری نور ہدایت کو جو خدا نے کریم نے پیدائش کے ساتھ عطا کیا تھا ان لوگوں نے بعزہ ضلالت کی تاریکیوں سے بدل لیا اور سعادت و کامیابی کے حوض شقاوت و ناکامی کو مول لیا۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ۝

ترجمہ:- ان کی مثال اُس شخص کی سی ہے جس نے آگ سُلگائی پس جب آگ نے گرد و پیش کو روشن کر دیا تو اللہ نے اُن کی روشنی لیگیا اور انھیں تاریکیوں میں چھوڑ دیا جس میں انھیں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔

تشریح الفاظ:- مَثَل - مثال۔ استیقاد - آگ۔ سلگانا۔ روشن کرنا۔ اِضاءۃ - روشن کرنا مَاحَوْل - جو کچھ آس پاس ہو۔ گرد و پیش۔ ظلمات (جمع ظلمت) تاریکی۔ اندھیرا۔ ابصار - دیکھنا سوجھنا۔ نظر آنا۔

تفسیر:- مضمون آیات کو زیادہ واضح اور دلنشیں بنانے کے لئے جل شانہٗ نے منافقین کے متعلق یہ مثال ارشاد فرمائی۔ عوام مثال سے بات کو اچھی طرح سمجھ لیتے ہیں اور خواص کو غور و خوض کے لئے نئی راہیں سجھائی ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان منافقین کی مثال ایک ایسے شخص کی ہے جس نے سردی وغیرہ کی تکلیف سے بچنے اور اندھیرے سے محفوظ رہنے کے لئے آگ سُلگائی ہو اور جب آگ روشن ہوگئی ہو تو یکایک خدا نے اس کی روشنی معدوم کر کے اُسے پھر تاریکی میں چھوڑ دیا ہو جسمیں وہ کچھ نہ سوجھتا ہو۔ آگ روشن کرنے سے ایمان قبول کرنا اور اُسکی روشنی جاتے رہنے سے نفاق و کفر میں مبتلا ہو جانا مراد ہے۔ صحابہ کبار اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ منافقین نے زبانی طور پر توحید و رسالت کی تصدیق کی جسکے انکا جان و مال سلامت رہا اور سچے مسلمانوں کی طرح انکے ساتھ مسلمان برتاؤ کرتے رہے گویا آگ جلائی اور اُس سے عارضی روشنی حاصل کرنا تھا لیکن زبانی تصدیق کے فوائد صرف زندگی تک محدود ہے اور منافقین دنیاوی منافع حاصل کرتے رہے۔ مرنیکے بعد اس تصدیق زبانی کا اثر ختم ہوگیا اور گویا آگ کی وہ روشنی بجھ گئی اور وہ منافقین تاریکیوں میں مبتلا ہو گئے۔

شرح مثنوی مولانا رومؒ

(گذشتہ سے پیوستہ)

دید رنج و کشف شد بروے نہفت لیک پنہاں کرد با سلطان نگفت

ترجمہ: - بیماری دیکھی اور پوشیدہ حالات اُس پر منکشف ہو گئے لیکن اُس نے اُن حالات کو مخفی رکھا اور بادشاہ سے نہیں کہا۔

لغات: - رنج - غم۔ مرض۔ بیماری۔ کشف کھولنا۔ اولیاء اللہ کا اپنے صفات باطن سے نامعلوم باتوں کو معلوم کر لینا۔

مطلب - طبیب غیبی نے جب کنیز کو بغور دیکھا تو قوت کشف سے اندرونی حالات جن سے بادشاہ اور تمام اطبار بے خبر تھے اُسے معلوم ہو گیا۔ واقعہ یہ تھا کہ کنیز ایک شخص کے عشق میں مبتلا تھی۔ اس عشق نے اُسے بیمار کر رکھا تھا ورنہ حقیقت میں اُسے کوئی جسمانی بیماری نہیں تھی۔ طبیب غیبی کو کشف سے یہ سارا حال معلوم ہو گیا لیکن اُس نے بادشاہ سے کچھ نہیں کہا کیونکہ بادشاہ کو اس سے رنج پہنچتا اور یہ اولیاء اللہ کی شان سے بعید ہے کہ وہ کسی کو رنج پہنچائیں یا کسی کا عیب ظاہر کریں۔ حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ " درویشی پردہ پوشی ست "

رنجش از صفرا و از سودا نبود بوئے ہر ہمیزم پدید آید زدود

ترجمہ: - اُس کی بیماری صفرا اور سودا سے نہ تھی۔ ہر لکڑی کی بُو اُسکے دھوئیں سے ظاہر ہو جاتی ہے۔

لغات: - صفرا - زرد - طبی اصطلاح میں ایک خلط کا نام - پت - سودا - سیاہ - طبی اصطلاح میں ایک خلط کا نام۔

مطلب: - کنیز کی بیماری کسی جسمانی خلط یعنی خون - بلغم - صفرا - سودا کی خرابی سے نہیں تھی۔ اگر ایسا ہوتا طبیب غیبی کو فوراً معلوم ہو جاتا کیونکہ یہ بات چھپی نہیں رہتی جیسا کہ لکڑی کے دھوئیں سے اُسکی خوشبو یا بدبو کا پتہ چل جاتا ہے۔ اگر کوئی ظاہری مرض ہوتا تو قارورہ اور نبض سے اُس کا حال معلوم ہو جاتا۔ کنیز کو جو مرض تھا اُس کی تشریح آئندہ اشعار میں فرماتے ہیں۔

دید از زاریش کو زار دل ست تن خوش ست و او گرفتار دل ست

ترجمہ: - اُس کی زاری سے طبیب غیبی نے معلوم کیا کہ وہ دل کی بیمار ہے۔ صرف پاؤں تک تندرست ہے۔ صرف دل کی گرفتار ہے۔

مطلب: - اُس کی بیماری یا آہ و زاری کو دیکھکر طبیب غیبی نے معلوم کیا کہ یہ کسی جسمانی مرض میں مبتلا نہیں ہے بلکہ اسے عشق کا آزار ہے اور کسی کی محبت میں گرفتار ہے۔

عاشقی پیداست از زاریٔ دل نیست بیماری چو بیماریٔ دل

ترجمہ: - دل کی بیماری سے عاشقی ظاہر ہے۔ دل کی بیماری کی طرح کوئی بیماری نہیں۔

مطلب: - اب مولانا سمجھاتے ہیں کہ طبیب غیبی نے کیونکر اپنی فہم و فراست اور کشف و کرامت سے یہ معلوم کر لیا کہ کنیز بیمار نہیں بلکہ عاشق ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ اُسے کوئی جسمانی شکایت نہیں تھی لیکن اس کے باوجود وہ مسلسل فریاد و فغاں اور آہ و بکا میں مصروف تھی اور اُس کا دل اندرونی صدمات سے زار ہو رہا ہے۔ دل کی یہ حالت گواہی دے رہی تھی کہ وہ عشق و محبت کے مرض میں مبتلا ہے۔ اُسے کوئی جسمانی مرض نہیں بلکہ دل کی بیماری ہے اور دل کی بیماری سب بیماریوں سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ جس طرح تمام اعضا میں دل کو اہمیت حاصل ہے اُسی طرح تمام اعضاء کی بیماریوں سے دل کی بیماری اہم ہے۔ اس کے علاوہ دیگر اعضا کی بیماریاں ظاہر ہوتی ہیں اور دل کی بیماری پنہاں ہوتی ہے اور اُس کی دریافت و تشخیص کے لئے ایک عرفانی نگاہ کی ضرورت ہے۔

علت عاشق ز علتہا جداست عشق اصطرلاب اسرار خداست

ترجمہ: - عاشق کی بیماری تمام بیماریوں سے جدا ہے۔ عشق اسرار الٰہی کا اصطرلاب ہے۔

لغات: - علت - بیماری - مرض - اصطرلاب - اہل ہیئت و نجوم کا وہ آلہ جس کی مدد سے آفتاب اور ستاروں کی گردش اور وہ باتیں معلوم کرتے ہیں جو قدرتی معمولی بینائی سے معلوم نہیں ہو سکتیں۔

مطلب: - شعر ماسبق کی تائید میں پہلا مصرعہ ہے اور اُس کے بعد عشق کی تعریف ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ عاشق کی بیماری نئی قسم کی ہوتی ہے اُسے دیگر بیماریوں پر قیاس نہیں کرنا چاہئے۔ عشق عجب چیز ہے۔ یہ خدا کے بھید معلوم کرنے کا ایک ایسا آلہ ہے جس طرح آفتاب اور ستاروں کا حال معلوم کرنے کا آلہ اصطرلاب ہے۔

عاشقی گر زیں سر و گر زاں سر ست عاقبت ما را بداں سر رہبر ست

ترجمہ: - عاشقی اس خیال سے ہو یا اُس خیال سے۔ آخر کار اُس راز تک ہماری رہبری کرتی ہے۔

مطلب: - عشق خواہ مجازی ہو خواہ حقیقی ہو۔ نتیجہ یہ پہنچکر اُس راز تک یعنی اسرار الٰہی تک ہماری رہبری کرتا ہے۔ عشق حقیقی کا اسرار الٰہی تک رہبری کرنا ظاہر ہے۔ عشق مجازی کو رہبر اسرار الٰہی اس لئے فرمایا کہ المجاز قنطرۃ الحقیقۃ (مجاز حقیقت کا پل ہے) الغرض کوئی عشق ہو اگر وہ صادق ہے تو آخر کار اسرار خداوندی تک رہبری کرتا ہے اور تجلیات سرمدی کا پردہ اُٹھاتا ہے۔

شرحِ دیوانِ حافظ

(گذشتہ سے پیوستہ)

در سرِ زلفِ ندانم کہ چہ سودا داری کہ بہم برزدہ گیسوئے مشکیں افشاں را

ترجمہ: - تو زلف میں نہ جانے کیا سودا رکھتا ہے کہ گیسوئے مشک افشاں کو تو نے پریشان کر رکھا ہے۔

مطلب: - تجھے معلوم ہے کہ زلف کا برہم ہونا اور گیسو کا بکھرنا عشاق کے لئے نہایت اضطراب کا باعث ہوتا ہے کیونکہ رُخ انور کی تجلیات دیدۂ شوق سے نہاں ہو کر انبساط انقباض سے بدل جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود نہیں معلوم تجھے کیا جنون ہے اور زلف کے متعلق تجھے کیا خیال ہے کہ تو اپنے مشک افشاں گیسو کو پریشان درہم برہم کر رکھتا ہے اور عشاق بے نوا کی آشفتہ خاطری کی پروا نہیں کرتا۔ سر۔ سودا۔ وغیرہ الفاظ کا شاعرانہ استعمال ظاہر ہے۔

ملکِ آزادگی و گنجِ قناعت گنجیست کہ بشمشیر میسّر نشود سلطاں را

ترجمہ: - آزادی کا ملک اور قناعت کا خزانہ ایسا خزانہ ہے کہ بادشاہوں کو زورِ شمشیر سے میسّر نہیں آ سکتا۔

مطلب: - فقر و قناعت کی پاکیزہ زندگی کے متعلق فرماتے ہیں کہ آزادی ایسا ملک ہے اور قناعت ایسا خزانہ ہے جسے حملہ آوروں اور ملک گیروں سے کوئی خطرہ نہیں اس ملک اور اس خزانہ کو کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ بھی حاصل نہیں کر سکتا۔

حافظا می خور و رندی کن و خوش باش ولے دامِ تزویر مکن چوں دگراں قرآں را

ترجمہ: - اے حافظ شراب پی۔ رندی کر۔ خوش رہ لیکن دوسروں کی طرح قرآن کو مکر و فریب کا جال نہ بنا۔

مطلب: - حافظ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیخواری اور رندی اگرچہ گناہ کبیرہ ہیں لیکن ان سب سے بڑھکر یہ گناہ ہے کہ قرآن کریم کو دامِ تزویر بنایا جائے اور احکام الٰہی کی تحریف کر کے اپنی ناپاک خواہشوں کے لئے جواز تک پیدا کر لئے جائیں اور آیات کریمہ کی آڑ میں نفسانیت اور ہوا پرستی کا شکار کھیلا جائے۔ "دگراں" سے وہ ایک مراد ہیں جنھوں نے قرآن کو دامِ تزویر بنا رکھا ہے۔ حافظ صاحب نے زہد و کلام کے لئے یہ فرمایا ہے کہ شراب پیو اور رندی اختیار کرو لیکن قرآن کو دامِ تزویر نہ بناؤ ورنہ درحقیقت اُن کا یہ منشا نہیں کہ انسان ان گناہوں میں مبتلا ہو۔

غزل

بملازمانِ سلطاں کہ رساند ایں دعا را کہ بشکرِ بادشاہی نزنند مہرِ گدا را

ترجمہ: - بادشاہ تک کون یہ صدا پہنچائے کہ بادشاہی کے شکریہ میں فقیر کو نظر سے نہ گرا

لغات: - ملازمان سلطاں۔ تعظیم و ادب کے طور پر کہا جاتا ہے ورنہ دراصل سلطان مراد ہے۔ دعا - گزارش۔ پکار۔ صدا۔

مطلب: - نعمت کا سب سے بڑا عملی شکریہ یہ ہے کہ اُن لوگوں پر ترس کھایا جائے جن کو وہ نعمت میسّر نہیں۔ بینائی کا شکریہ یہ ہے کہ اندھوں کی مدد کی جائے۔ دست و پا کا شکریہ یہ ہے کہ اپاہجوں کو امداد کی جائے۔ دولت کا شکریہ یہ ہے کہ مفلسوں پر ترس کھایا جائے۔ بادشاہی کا شکریہ یہ ہے کہ فقرا کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھا جائے۔ اور چونکہ ناشکر گزاری زوالِ نعمت کا باعث ہوتی ہے پس اگر بادشاہ نے اپنی بادشاہی کے شکریہ میں فقرا کی عزت و احترام کا خیال نہ کیا تو بادشاہی کے زوال کا اندیشہ ہے۔

چہ قیامت ست جانا کہ بعاشقاں نمودی رخِ ہمچو ماہتاباں دلِ ہمچو سنگ خارا

ترجمہ: - اے محبوب کیا قیامت ہے کہ تو نے عاشقوں کو چہرہ ماہتاب کی طرح اور دل سنگ خارا کی طرح دکھایا ہے۔

مطلب: - ایک عام بات ہے کہ محبوب جتنے حسین ہوتے ہیں اُتنے ہی سنگدل ہوتے ہیں۔ وہ اپنے حُسن و جمال کی رعنائی اور خوش ادائی سے عشاق کو فریفتہ کر لیتے ہیں لیکن جب محبت ارمانوں اور تمناؤں کی دنیا دل میں پیدا کر دیتی ہے اور دیدار و وصال کی التجائیں زبان پر آتی ہیں تو اُن کا دل سنگ خارا کی طرح سخت ثابت ہوتا ہے۔ نہ وہ عشاق کی گریہ و زاری پر ترس کھاتے ہیں نہ فریاد و شیون سے متاثر ہوتے ہیں۔ اسی مضمون کو اس شعر میں ادا کیا گیا ہے۔ اگر شعر کے معنوی معنی پیدا کئے جائیں تو "رخِ ہمچو ماہتاباں" سے شانِ جمالی اور "دلِ ہمچو سنگ خارا" سے شانِ جلالی مراد لینی چاہئے۔

زرقیبِ دیوسیرت بخدا ہمی پناہم مگر آں شہابِ ثاقب دہدم کند نگارا

ترجمہ: - دیو سیرت رقیب سے میں خدا کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں۔ شاید وہ شہابِ ثاقب سہارا کی مدد کرے۔

لغات: - رقیب - نگراں۔ دم کے معنی لگا ہوا۔ دیو شیطان۔ بُری ترغیب دینے والا۔ شہابِ ثاقب ٹوٹا ہوا ستارہ۔ وہ شرارہ جو آسمان پر نظر آتا ہے اور جسکے متعلق مشہور ہے کہ شیاطین کو آتشیں گولے لگائے جانے کے وقت روشن ہوتا ہے۔ شاقب۔ چمکدار۔ روشن۔ سہارا۔ ایک چھوٹا سا ستارہ۔ ناچیز۔ کمزور

مطلب: - میں اس نفس سرکش سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں لیکن میری کامیابی اُسی وقت ممکن ہے کہ شہابِ ثاقب مجھ ناچیز کی مدد کرے۔ نفس لعین جو مجھے شیطان کی طرح بہکا رہا ہے آتشیں تازیانے لگائے۔

شرح گلستاں

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہر کہ گردن بدعوے افراز د دشمن از ہر طرف بر و تازد
سعدی افتادہ است و آزادہ کس نیاید بجنگ افتادہ

ترجمہ:- جو شخص بڑا بول بولتا ہے اُس پر ہر طرف سے دشمن دوڑتے ہیں۔ سعدی عاجز ہے اور اتفاقات ظاہری و باطنی سے آزاد ہے ایسے عاجز کے ساتھ کوئی جنگ نہیں کرتا۔

لغات:- اُفتادہ۔ پڑا ہوا۔ خاکسار۔ عاجز۔ آزادہ۔ وہ شخص جس نے ظاہری و باطنی تعلقات کے قیود سے آزادی اور رہائی حاصل کر لی ہو۔

مطلب:- میں تو اپنی عاجزی اور بیچارگی کا خود اقراری ہوں۔ اگر میں نے کوئی بڑا بول بولا ہوتا کوئی دعوی کیا ہوتا تو حریف نکتہ چینی کرتے اور میرے مقابلہ میں آتے لیکن جب میں خود اپنی عاجزی کا اعتراف کرتا ہوں تو ایک عاجز کے ساتھ کون لڑائی پر آمادہ ہوگا۔

اوّل اندیشہ وانگہ گفتار پائے بنیش آمدست پس دیوار

ترجمہ:- پہلے سوچنا پھر بات کہنا۔ کیونکہ پہلے دیوار کی بنیاد ڈالی جاتی ہے پھر دیوار بنائی جاتی ہے۔

لغات:- پائے۔ ہر چیز کا حصۂ زیریں۔ بنیاد

مطلب- اس شعر میں بھی مضمون ماسبق کی تائید و تاکید ہے یعنی پہلے سوچنا سمجھنا چاہیے پھر مُنہ سے بات نکالنی چاہیے۔ سوچنا سمجھنا بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے اور گفتگو اُس پر عمارت بنانے کے مانند ہے۔ پس اگر بنیاد کمزور ہوگی تو عمارت بھی کمزور ہوگی۔ بنیاد ٹیڑھی اور ناقص ہوگی تو دیوار بھی ٹیڑھی اور ناقص رہیگی۔ اس جملہ معترضہ کے بعد پھر اظہار عجز و خاکساری کرتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں

نخلبندی دانم و لے نہ در بستاں۔ شاہدی فروشم و لے نہ در کنعاں

ترجمہ:- میں باغبانی تو جانتا ہوں لیکن باغ میں نہیں۔ شاہد فروشی کرتا ہوں لیکن کنعان میں نہیں۔

لغات:- نخلبندی۔ باغبانی۔ درختوں کا لگانا۔ شاہد۔ حسین۔ خوبصورت معشوق مجبوب

مطلب:- میں باغبانی تو ضرور جانتا ہوں لیکن ایسا ماہر نہیں کہ باغ میں بھی کام کر سکوں اسی طرح شاہد تو میں ضرور بیچتا ہوں لیکن کنعان میں شاہد فروشی کی جرأت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کا انجام پشیمانی ہوگا۔ اس جملہ میں بھی حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعات کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ حضرت کنعان کے بھائیوں نے سوداگروں کے ہاتھ اور سوداگروں نے مصر کے بازار میں فروخت کیا تھا۔ اس کے بعد حضرت لقمان کی حکایت بیان کرتے ہیں سے اس خیال کی تائید مزید ہوتی ہے کہ آدمی سوچے سمجھے بغیر کوئی کام نہ کرے۔

لقمان را گفتند حکمت از کہ آموختی۔ گفت از نابینایان کہ تا جائے نبینند پائے نہ نہند۔ قدام الخروج قبل الولوج

ترجمہ:- لقمان سے لوگوں نے پوچھا کہ حکمت کس سے سیکھی۔ جواب دیا کہ اندھوں سے کیونکہ وہ جبتک جگہ نہیں ٹٹول لیتے اُس وقت تک پاؤں نہیں رکھتے۔ داخل ہونے سے پہلے باہر نکلنے کی تدبیر سوچ لو۔

لغات:- لقمان۔ ایک مشہور دانشمند جسکے متعلق بعض علماء نبوت کا خیال رکھتے ہیں حکمت۔ دانشمندی۔ ہر بات کو جیسا کہ اُس کا حق ہے انجام دینا۔ ولوج۔ داخل ہونا۔ گھسنا

مطلب:- مشہور دانشمند حضرت لقمان سے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپنے یہ دانشمندی کس سے سیکھی۔ حضرت لقمان نے جواب دیا کہ اندھوں سے۔ لوگوں نے پوچھا یہ کیونکر؟ فرمایا اسلئے کہ وہ جب تک جگہ محسوس نہیں کر لیتے اُس وقت تک پاؤں نہیں رکھتے۔ پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں اور ہر لحظہ احتیاط کا خیال رکھتے ہیں۔ مشہور مثل ہے کہ اندر جانے سے پہلے باہر آنے کا راستہ سوچ لو

ع مردیت بیاز مائے وانگہ زن کن

ترجمہ:- پہلے ایسی مردی کو آزما لو پھر عورت کرو

مطلب:- یہ شوخ مثال بھی کلام ماسبق کی تائید میں لائی گئی ہے۔

گرچہ شاطر بود خروس بچنگ چنہ زند پیش باز رومیں چنگ
گربہ شیرست گرفتن موشش لیک موش ست در مصاف پلنگ

ترجمہ:- اگرچہ مرغ لڑائی میں چالاک ہوتا ہے لیکن رومیں چنہ والے باز کے سامنے کیا کر سکتا ہے۔ بلی چوہے کے پکڑنے میں شیر ہوتی ہے لیکن چیتے کے مقابلہ میں چوہے کی مانند ہے۔

لغات:- شاطر۔ چالاک۔ چلتا ہوا۔ چابکدست۔ خروس۔ مرغ۔ رومیں۔ وہ چیز جو روئی سے بنائی جائے۔ رومی ایک دھات ہے جسے تانبے اور جست کی گلوکار بناتے ہیں۔ مصاف جائے صف بندی۔ میدان جنگ۔ جنگ۔ مقابلہ۔

مطلب:- اپنی خاکساری اور ممدوح کے سامنے اپنی عاجزی کے ثبوت میں فرماتے ہیں کہ میں سب کچھ ہوں لیکن ممدوح کے سامنے کچھ بھی نہیں ہوں جسطرح مرغ اپنی جگہ پر بڑا لڑنے والا ہے لیکن باز کے سامنے بیکار ہے اور جسطرح بلی چوہے کے لئے شیر ہے لیکن چیتے سے مقابلہ آپڑے تو چوہے کے مانند ہے۔

دین کا دوسرا نام امن ہے

اگر دین کے لئے لڑنا پڑے تو وہ جنگ درحقیقت امن ہے

(از مصور فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب)

مولانا عبدالماجد صاحب بی۔ اے فلسفی شاعر مصنف فلسفۂ جذبات وغیرہ نے آج کل ایک کتابچہ پیام امن لکھی ہے۔ اس کتاب کی بنیاد ایک یورپین کتاب کا ترجمہ ہے جس پر مولانا نے اضافہ فرمایا ہے۔ یورپین کی کتاب پر ڈاکٹر ٹیگور نے بھی مقدمہ لکھا ہے جسکا ترجمہ پیام امن میں شائع ہوا ہے اس کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا سے جنگ کو دور کیا جائے اور امن عام کا رواج ہو۔

یورپ کی حرص عظیم اور ترقی حرب وضرب سے ہزاروں اہل دل عاجز ہو گئے ہیں۔ اور یورپ میں بکثرت ایسی کتابیں اور مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ جس میں جنگ کی مخالفت کی جاتی ہے۔

درحقیقت یورپ کا یہ بھی ایک فیشن ہے وہاں رواج و دستور کے خلاف بولنا اور لکھنا شہرت کا باعث ہوتا ہے اسواسطے یورپین باشندے ہمیشہ کوئی نہ کوئی بات نئی نکالا کرتے ہیں یہ مضمون بھی اسی قسم کا ہے ورنہ جنگ کا معدوم ہونا اور سب لوگوں کا آپس میں محبت سے رہنا ایک امر محال ہے۔

ڈاکٹر ٹیگور نے بھی مشرق و مغرب کو متحد کرنے کا ایک فریب خیال پیدا کیا ہے۔ یورپ و ایشیا کے کم سمجھنے والے خیال سے خوش ہوتے ہیں اور ٹیگور کو [illegible] میرے نزدیک ٹیگور کا یہ خیال قانون قدرت کے بالکل خلاف ہے۔

میرے دعوے کی دلیل یہ ہے کہ جب ٹیگور یورپ میں جاتے ہیں تو ہر ملک میں لاکھوں آدمی ان کا لکچر سننے کو ٹوٹ پڑتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہجوم لوگوں کے سبب کمزور آدمی بیہوش ہو کر گر پڑتی ہیں۔ اور ٹیگور کی تعلیمات یورپ کے ہر مصنف سے زیادہ فروخت ہوتی ہیں۔ مگر اسکے باوجود یورپ کا ہر ملک رات دن جنگ کا شائق نظر آتا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ ٹیگور کی تحریر و تقریر سے محبت محض ایک فیشن ہے ورنہ یورپ کے دل پر ٹیگور کے خیال نے قبضہ نہیں کیا ورنہ کوئی ملک تو لڑائی سے دست بردار ہو جاتا۔

لڑائی انسانی فطرت میں شامل ہے جو لڑائی کو معدوم کرنا چاہے وہ گویا فطرت کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کی بات مشہور خوب ہوگی۔ دنیا میں اس کی تعریف بہت کی جائے گی۔ مگر عمل درآمد کے وقت اسکو طاق میں رکھدیا جائیگا۔

یہ خیال کہ حکومت جن افراد کے ہاتھ میں ہوتی ہے وہ جنگ کو معدوم نہیں ہونے دیتے محض فریب نفس ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جنگ تو ہر انسان کے دل پر مسلط ہے۔ کہیں اسکے ہاتھ میں تلوار ہے۔ کہیں قلم ہے کہیں فلسفہ ہے۔ ٹیگور اور مولانا عبدالماجد نے جنگ کے خلاف جو یہ کتاب لکھی ہے یہ بھی ایک طرح کی جنگ ہے کیونکہ قوت استدلال سے قوائے حربیہ کو مغلوب و فنا کرنے کی غرض سے یہ لکھی گئی ہے اور جنگ اسی کا نام ہے

یہ محض خیال خام ہے کہ دنیا سے حکومت کو اٹھا دیا جائے۔ حکومت بھی ایک فطرتی چیز ہے اس کی صورتیں بدل جاتی ہیں۔ حکومت معدوم نہیں ہوتی۔ پہلے شخصی حکومت تھی اب جمہوری ہوگئی۔ اسکے بعد کوئی اور صورت پیدا ہوگی پھر وہی شخصی حکومت واپس آجائے گی۔

جمہوری حکومت سے کیا فائدہ ہوا قتل و خونریزی اس میں بھی موجود ہے۔ پس جو لوگ حکومت کو معدوم کرنا یا جنگ کو معدوم کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے وجود کو اور بہت سے کمزور آدمیوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔

ٹیگور اور مولانا عبدالماجد اپنی بے شمار صفات حسنہ کے سبب میرے محبوب ہیں مگر اس مسئلہ میں ان کی رائے سے مجھے قطعی اختلاف ہے اور میرے نزدیک وہ ایک سخت مغالطہ میں مبتلا ہیں۔

چند قوم کا فلسفہ بہت اچھا ہے لیکن فلسفہ ہمیشہ دماغ کو مسرور کیا کرتا ہے۔ عمل کی قوت اس میں نہیں ہوتی۔ اسلام کا فلسفہ دماغ کے لئے کچھ اعلیٰ معلوم نہ ہو مگر اسکا ہر چھوٹے سے چھوٹا حصہ بھی عملی ہے اسواسطے وہ فطرت کے موافق ہے۔ اور چونکہ اسلام نے لڑائی کو (اپنے موقع پر) مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے اسواسطے معلوم ہوا کہ لڑائی ایک فطرتی چیز ہے اور اسکا معدوم کرنا محالات سے ہے۔

مولانا عبدالماجد صاحب فلسفی شاعر نے آیات بھی نقل کی ہیں اور فتنہ کی آیات پر بہت زور دیا ہے کہ قرآن نے فتنہ کو قتل سے بھی زیادہ مذموم فرمایا اور مسلمانوں کو اس سے روکا ہے۔

میں اس کو تسلیم کرتا ہوں کہ فتنہ فساد لڑائی جھگڑا بہت بری چیز ہے مگر جس طرح ہر چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں اسی طرح لڑائی کے بھی دو پہلو ہیں۔ ایک اچھا اور ایک برا۔ یہ تو یہ ہے کہ دوسروں کے حقوق غصب کرنے اور اپنی برتری قائم کرنے کی نیت سے فتنہ فساد وجود میں لایا جائے۔ اور اچھا پہلو یہ ہے کہ اپنے حقوق یا اپنے دین کے حقوق کی حفاظت اور فریضہ دفاع کے مٹانے کے لئے جنگ کی جائے۔ یہ آخری لڑائی اسلام نے فرض قرار دی ہے اور یہ لڑائی فلسفی شاعر ٹیگور کے بیان سے امن سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔

میں یہ جانتا ہوں کہ فتنہ فساد اور لڑائی کو بموجب حکم قرآن بہت بڑا گناہ خیال کرتا ہوں مگر جب حفاظت دین اور حفاظت ذات کا وقت آجائے تو لڑائی کو سب سے بڑا فرض سمجھتا ہوں۔

میں سرسید احمد خاں صاحب اور سرغلام احمد صاحب قادیانی کو اس خاص عقیدہ میں خطاوار مانتا ہوں کہ ان دونوں نے جہاد کی مخالفت میں تحریریں شائع کیں۔ جہاد تو نماز روزہ کی طرح اسلام کا ایک رکن ہے۔ جو شخص جہاد کا انکار کرتا ہے وہ گویا اسلام کا انکار کرتا ہے

اسلام اور تلوار

سرسید کے شاگردوں نے ایک ہوا اڑائی تھی کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ سارے ہندوستان کے مسلمان یہی کہتے تھے کہ اسلام کو تلوار سے کچھ تعلق نہیں رہا۔ میرا عقیدہ یہ نہیں ہے۔ یہ تو میں مانتا ہوں کہ اسلام کے اندر مقبول ہونے کی قدرتی صلاحیت موجود تھی اور تلوار کے جبر کا اشاعت اسلام سے کچھ تعلق نہ تھا مگر یہ ہرگز نہیں مانتا کہ اسلام کو تلوار سے کچھ تعلق نہیں ہے کیونکہ اسلام نے ہی تلوار کو مشہور کیا ہے۔ اور تلوار مسلمانوں ہی کی شجاعت سے مشہور ہوئی ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے جو تلوار سے محبت نہ کرے اور لڑائی کا عاشق نہ ہو ایسی لڑائی جو اسلام نے جائز قرار دی ہے مسلمان کو سب سے زیادہ پیاری ہے۔ اور مسلم قومیت کا راز اسی کے اندر پوشیدہ ہے۔

جلد ۲۰ نمبر ۔ ۔ ۔

طالب لعل و گہر نیست و گرنہ خورشید
ہمچناں در عمل معدن و کان است کہ بود

تجارت میں مسلمانوں کا حصّہ

از جناب طفیل احمد صاحب - ولایت منزل علیگڈھ

آجکل مسلمانوں کے اخبارات میں ارتداد میں مذہب مسلمانوں کی مالی امداد کرنے انھیں بلاسودی قرض دینے، اُن کے لئے مسلمانوں سے چندہ کرکے بنک قائم کرنے اور شہروں میں مسلمانوں کی دوکانیں کھلوانے اور مسلمانوں کو قرضداری اور سود کے چکر سے نکالنے کے متعلق مسلسل قابلانہ مضامین نکل رہے ہیں۔ اس سے قبل بھی جب جب ہندوستان میں جھگڑا ہوا ہے مسلمانوں میں اپنی دوکانیں کھولنے کی تحریک ہوئی ہے مگر وہ پائدار نہیں رہی۔ مجھے دوسرے صوبوں کا تجربہ نہیں ہے، البتہ صوبہ متحدہ کے متعلق عرض کرسکتا ہوں کہ یہاں مسلمان سرمایہ دار نہیں ہیں اس لئے انھیں دوکانداری، تجارت، کارخانے غرضکہ ہر قسم کے کاروبار چلانے کے لئے دیگر اقوام کے لوگوں سے روپیہ لینا پڑتا ہے۔ اس زمانہ میں سرمایہ روح تجارت بلکہ روح حیات ہے۔ اور مالی ضروری چیز جب مسلمانوں کے پاس نہیں ہے تو وہ ہزار تدبیریں ماریں اُن کی تجارت نہ اُن کے ہاتھ میں آسکتی ہے نہ کامیاب ہوسکتی ہے۔ اور وہ مدت العمر سرمایہ داروں کی غلامی سے نہیں نکل سکتے۔ انھیں ہر کاروبار میں قدم بقدم پر سود دینا پڑتا ہے اور وہ اپنے مروجہ عقائد کی وجہ سے سود لے نہیں سکتے۔ سرمایہ وہ دولت ہے جس کے ذریعہ سے اور دولت پیدا کی جاتی ہے۔ ہر شخص کا پیشہ ایسا نہیں کہ وہ خود بازار میں جاکر تجارت کرے اس لئے وجود زمانہ میں ایسے طریقے نکل آئے ہیں کہ ہر شخص کچھ نہ کچھ پس انداز کرکے ملکی اور قومی تجارت میں گھر بیٹھے شریک ہوسکتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ پس انداز روپیہ یا تو بنکوں کو ٹھیوں، سرکاری متکفلات میں رکھا جائے جس سے نفع اُٹھائے اور اگر زیادہ کمائی مقصود ہو تو چھوٹے دوکانداروں کو معین اور غیر معین منافع پر بطور قرض دے کر اپنے روپے کو بڑھائے۔ زمانہ حال میں سرمایہ بڑھانے کے طریقوں میں اس قدر سہولت پیدا کردی گئی ہے کہ ایک ادنیٰ مزدور بھی اُس سے مستفید ہوسکتا ہے۔ مثلاً ڈاکخانہ میں ایک بار ایک روپیہ جمع کردینے کے بعد وہ جاتا نہ تک بیع کرسکتا ہے اور جب سات سات روپیہ ہوجاویں تو پانچ سال کے لئے جمع کردینے سے دو روپیہ پانے کا مستحق ہوسکتا ہے جو ایک عمدہ شیئر کا منافعہ ہے مگر اس ادنیٰ طریقہ سے لے کر اعلیٰ طریقوں تک سے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی سے بھی متمتع نہیں ہوسکتے، حتیٰ کہ اُن کے بنک انسٹیٹیوشنوں کا سرمایہ جو اپنے مروجہ عقائد کی ذاتی اغراض کا کروڑوں روپیہ برس سے لاکھوں روپیہ ماہوار مستقل آمدنی ہوسکتی ہے بغیر کسی منافعہ کے سرکاری بنکوں میں اور تاجروں کے پاس بیکار رہتا ہے۔ اور جس وقت بالکل تلف ہوجاتا ہے۔

مصر اور ٹرکی میں عہد حاضر سود کا مسئلہ حل ہوچکا اور وہاں قومی بنک قائم ہوگئے بیسویں صدی کے نامور فاضل عبدہ المصری شاگرد شیخ جمال الدین افغانی وہ ہیں مذہبی مسئلہ کے اصل علمی ہیں اور توفیق آفندی اور مصطفیٰ عبدہ دو دیگر علماء کے مضامین اردو میں ترجمہ ہوکر اس ملک میں بھی شائع ہوئے ہیں اخبارات میں ایک عرصہ تک ان مضامین کا چرچا رہا مگر عمل کے اعتبار سے ہنوز دلی دور است۔ میں اس مسئلہ کے متعلق مختصر طور پر چند سطور پیش کرتا ہوں۔

(۱) یہ امر مسلم ہے کہ بجز ربا النسیہ کے جو جاہلیت کے زمانہ کا سود تھا کوئی ربوا حرام نہیں ہے، چنانچہ آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے لَا رِبٰوا اِلَّا فِی النَّسِیْئَۃِ۔ ربوا النسیہ کی تعریف ابن جریر طبری کی تفسیر، تفسیر کبیری اور اعلام الموقعین میں بہ تبدیل الفاظ یہ ہے کہ "وہ لوگ اس عہد پر کچھ مال دیتے تھے کہ ہر ماہ مال کی ایک مقدار معین (بطور سود) کے وصول کرتے رہینگے اور اصل مال پورے کا پورا رہیگا۔ پھر جب قرضہ کی میعاد آجاتی تو قرضدار سے اصل مال کا مطالبہ کرتے تو اگر وہ دینے سے معذور ہوتا تو قرض اور میعاد دونوں کو بڑھا دیتے"۔

ظاہر ہے کہ اس قسم کے معاملہ میں یکسانیت نہیں ہے بلکہ ایک تاوانی صورت ہے جو نہ صرف اسلام میں بلکہ موجودہ قانون انگریزی کی رو سے بھی جو ہندوستان میں رائج ہے قطعاً ناجائز ہے۔

(۲) اور اگر سود کی یہ صورت ہندوستان میں رائج بھی ہو تب شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس فتوے کی بنا پر ہندوستان میں جائز ہے جو اُنھوں نے لَا رِبٰوا بَیْنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِیِّ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ کی بنا پر دیا ہے۔ بعض مسلمان دارالحرب کے نام سے گھبراتے ہیں کہ اس کی وجہ سے اُن پر جہاد فرض ہوجائیگا اور جمعہ کی نماز نہ ہوسکے گی۔ مگر واضح ہو کہ دارالحرب کی دو قسمیں ہیں، دارالفرار اور دارالامن۔ دارالفرار وہ ہے جہاں مذہبی ارکان ادا کرنے کی آزادی نہو۔ وہاں جہاد وغیرہ فرض ہے اور دارالامن وہ دارالحرب ہے جہاں مثل ہندوستان کے مذہبی ارکان ادا کرنے کی آزادی ہو مگر بعض احکام اسلام جاری نہوں ظاہر ہے کہ ہندوستان میں احکام اسلام جاری نہیں ہیں اور ایک ادنیٰ مثال اس کی یہ ہے کہ ملکی قانون کی رُو سے ہر قسم کا سود اور سود در سود مسلمانوں سے وصول ہوسکتا ہے۔ جو خلاف شریعت ہے، پس یہاں مسلمانوں کے لئے جائز ہے کہ جس جس قسم کا سود انھیں غیر مسلموں کو دینا پڑتا ہے اُسی قسم کا سود وہ اُن سے لے سکیں۔

(۳) اب ایک صورت سود کی مضاربت ہے جس پر علماء مصر نے بحث کی ہے۔ اُن کا قول ہے کہ اگر کسی شخص کو کچھ روپیہ تجارت کرنے کے لئے معین یا غیر معین منافعہ پر دیا جائے تو یہ سود نہیں بلکہ مضاربت (یعنی تجارت کی شراکت) ہے جو جائز ہے۔

جب کسی شخص کو کاشت کرنے کے لئے کوئی زمین معین لگان پر دی جاتی ہے تو وہ جائز ہے پھر کوئی وجہ نہیں کہ کسی دوکاندار کو معین منافعہ پر روپیہ دینا ناجائز سمجھا جائے۔

(۴) اسی مضمون کے متعلق قرآن شریف کی ایک آیت ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ تفسیر کبیر میں لفظ باطل کی تفسیر میں سود کو بھی لیا گیا ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ تجارتی سود مسلمانوں میں آپس میں جائز ہے اور تجارتی سود سے سرا دروپیہ کے استعمال کی بازاری قیمت ہے جسپر تمام تجارت اور کاروبار کا انحصار ہے اور جس کے لین دین میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے مسلمان دنیا کی تجارت سے فارغ ہو رہے ہیں۔ حالانکہ تجارت ابتدا سے مسلمانوں کا تمغائے امتیاز رہا ہے اور جس کی نسبت آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے۔ عَلَیْکُمْ بِالتِّجَارَۃِ فَاِنَّ فِیْھَا تِسْعَۃَ اَعْشَارِ الرِّزْقِ۔ یعنی لازم پکڑو تم تجارت کو کیونکہ اُس میں رزق کا ۹/۱۰ حصہ ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اب بھی وقت ہے کہ مسلمان اپنے قومی اور مذہبی شعار یعنی تجارت کو اختیار کریں۔ ہر شخص کے پاس جو کچھ پس انداز ہے یا وہ پس انداز کرے اُسے اپنی قومی حیات کی بقا کے لئے دوکانیں کھلوانے میں لگائے۔ دوکانداروں کو روپیہ دینے کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) عام مضاربت یا شراکت جس میں روپیہ دینے والا اور کام کرنے والا نفع نقصان دونوں میں شریک ہوں۔

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ روپیہ والا معین منافعہ ٹھیرائے

(۳) اور تیسری صورت یہ ہے کہ روپیہ والا یہ ٹھیرائے کہ اُس کے روپیہ پر کم سے کم اتنے فیصدی منافع ملیگا اور اگر زیادہ منافع ہو تو حصہ رسد ملے۔ ایسٹ انڈین ریلوے جب جاری ہوئی تو اس کے حصے اسی ضمانت پر فروخت ہوئے تھے کہ حصہ داروں کو کم سے کم چھ فیصدی منافعہ ملے گا اور نظام اسٹیٹ ریلوے میں بھی یہی شرط ہے غرضکہ ان تینوں صورتوں میں سے جو صورت حسب حال ہو اختیار کی جائے۔ مگر جب تک کہ سرمایہ کا پیدا کرنا، بچانا، اُسکو بڑھانا مسلمان نہ سیکھیں گے اور اپنی دوکانوں کے لئے اپنا سرمایہ فراہم نہ کریں گے تب تک تجارت میں کامیابی کا خیال سست و محال ست و جنوں۔

سود و تجارت میں

ایک صاحب نے بلوچستان سے جواز سود کے لئے مجھ سے استفسار کیا ہے عموماً ایک قسم کی بیداری مسلمانوں میں پیدا ہوئی ہے اور اپنی حالت کا احساس ان پر شروع ہوا ہے اور اب یہ سمجھتے ہیں کہ تجارت ہی ایک ذریعہ ان کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن ایک غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ بغیر سودی لین دین کئے ہوئے موجودہ زمانے میں تجارت کرنا مشکل ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ سودی لین دین تجارت میں معین نہیں ہے بلکہ مضر ہے۔ اصل خط اور اُس کا جواب جو میں نے لکھا ہے دونوں کی نقلیں مسلمانوں کی آگاہی کے لئے میں شائع کرتا ہوں۔ مستفتی سے میں نے اس کے خط شائع کرنے کی اجازت حاصل نہیں کی اس لئے بجائے نام کے فرضی نام الف لکھا جاتا ہے۔

"جناب من تسلیم۔ مجھے آپ کے نادر مضامین دین و دنیا و دیگر رسالجات میں دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ جن سے آپ کی علمی قابلیت و وسعت معلومات کا پورا اثر انسان کی طبیعت پر پڑتا ہے۔ میں خوش ہوں کہ ہم مسلمانوں میں آپ جیسی ہر گزیدہ ہستیاں بھی موجود ہیں جو دین کے ساتھ دنیاوی عزت بھی حاصل کرنے کی تلقین کرتی ہیں۔ میں ایک تاجر پیشہ شخص ہوں جسے آئے دن غیر مذاہب کے لوگوں سے لین دین کا اتفاق پڑتا ہے اور روپیہ پر سود دینا اور لینا پڑتا ہے اس مسئلہ کو جہاں تک علماء نے حرام قرار دیا ہے حالانکہ میرا ناچیز رائے سود مکان کے کرایہ کی طرح روپیہ کا کرایہ ہے۔ اس لئے میں آپ کی قیمتی رائے اس مسئلہ کے متعلق چاہتا ہوں کہ سود کی تشریح و تعریف کیا ہے اور اس کی ممانعت کیوں ہے اور جو سود تجارتی معاملات میں لیا دیا جاتا ہے وہ روا ہے یا نہیں تاکہ اصلی حقیقت سے باخبر ہو کر میں سود کے ارتکاب ہونے کی حالت میں مزید گناہ سے بچوں اور دوست ہونے کی صورت میں فائدہ سے محروم نہ ہوں۔ امید ہے کہ جوابی ڈاک اس کی پوری تشریح کر کے مجھے ممنون و مشکور فرمائینگے فقط۔ راقم۔ الف"

"جناب من۔ السلام علیکم۔ میری تحریرات سے آپ نے خیال کیا ہوگا کہ میں آزاد خیال رکھتا ہوں اور مذہبی باتوں میں قرآن اور صحیح حدیثوں کے سوا کسی کی رائے اور قول کا پابند نہیں ہوں اور ضرورت زمانہ کے مطابق ہر وقت علماء کی کثرت رائے اور اجتہاد کو قابل عمل عوام کے لئے جانتا ہوں اور علماء متبحر کو ہر وقت اجتہاد کا مجاز سمجھتا ہوں لیکن خود اپنے کو علمی کم بضاعتی کی وجہ سے اجتہاد کے قابل نہیں سمجھتا۔ زیادہ سے زیادہ اپنے آپ کو اس کا مجاز سمجھتا ہوں کہ ائمہ سابق نے جن مسائل میں اختلاف کئے ہیں اُن کی مختلف فیہ رایوں میں سے کسی ایک کو صحیح سمجھوں۔ میں اہل سنت والجماعت ہوں۔ ان مسئلوں اور شیعوں میں جو مسائل مختلف فیہ ہیں اُن میں بھی قول صحیح کو اپنی [illegible] اور معلومات کے مطابق جانچنے کی کوشش کرتا ہوں۔ باوجود اس تیز عقل اور ارادی کے جو آپ میں ہے میں سود خواری کو کسی حالت میں جائز نہیں سمجھتا اور نہ کسی [illegible] ائمہ نے اس کو جائز خیال کیا ہے۔ ائمہ نے وہ مصالح جن پر تجارت کی بنا ہے [illegible] لیا ہے اور اس پر میں موجودہ زمانے کی حالتوں پر لحاظ کر کے دو باتیں اور زائد کرتا ہوں۔ [illegible] اور رسالوں نے ان کا ذکر کیا ہوگا لیکن میں نے کسی کتاب میں اُنھیں نہیں دیکھا۔ آپ سے کوئی کوشش ہو تو خدا معاف کرے۔

(۱) سود داری تجارت کے [illegible] ہے اور تجارت [illegible] فوری اور ذاتی ترقی قابل دوراں کا ہے تجارت کی ترقی [illegible] کہ [illegible] مسلمانوں کو مجبور کرنے کے لئے شارع نے زکوٰۃ کو فرض کیا ہے کہ اگر [illegible] کو صحیح کام میں نہیں لاتے اور زکوٰۃ میں سے نقد روپیہ نصاب ہو جائے گا تو [illegible] روپیہ کو صحیح کام میں لگانا چاہئے ورنہ حالت میں سود خواری کو دیا تاکہ روپیہ والے خواہ مخواہ تجارت میں روپیہ لگائیں۔ گھوڑے کو چابک لگاتے ہیں کہ وہ دوڑے اور جب وہ دوڑنا چاہتا ہے تو لگام کھینچتے ہیں کہ وہ دوڑ نہ سکے۔ گھوڑے کو قدم باز بنانے کے لئے جس طرح آگے سے کھینچا اور پیچھے سے [illegible] ہے اسی طرح مسلمانوں کو تاجر بنانے کے لئے زکوٰۃ واجب کی گئی ہے اور سود خواری حرام کی گئی ہے۔ وجوب زکوٰۃ کے اور اور بھی مصالح ہیں۔ اس مضمون کے اغراض کے لئے اتنا ہی لکھنا کافی ہے۔ حرمت سود میں صرف اتنی ہی مصلحت نہیں ہے۔ اس مضمون کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے الاسلام طبع ثانی کی فصول ۷ و ۱۷ دیکھئے۔ یہ کتاب میں جو اتنک خیال کرتا ہوں آپ کے شہر میں ضرور ملے گی۔ تلاش کیجئے۔ اگر آپ کا یہ خیال ہو کہ سود خواری میں بہ نسبت تجارت کے زیادہ نفع ہے تو کتاب مذکور کے صفحہ ۱۱۴ میں بغداد کے ایک تاجر اور ایک بنیا کی حکایت پڑھئے۔ اس حکایت کے پڑھنے کے بعد تعجب ہوگا کہ تجارت کے [illegible] سے واقف ہونے کے باوجود [illegible] اور [illegible] کے ساتھ تجارت کا [illegible]

(۲) اب رہا سود پر روپیہ لینا۔ سود لینے والا گنہگار ہے تو دینے والا گنہگار نہیں ہے اگر کوئی شخص سودی روپیہ لینے کے لئے مجبور ہے۔ مجبوری [illegible] چیزوں کو [illegible] میں حلال کر دیتی ہے۔ مقامی فقیروں سے حالت [illegible] کے فتوے پوچھئے [illegible] اگر آپ کا

یہ خیال ہے کہ بغیر سود دیئے ہوئے آج کل کی تجارت بخوبی چل نہیں سکتی تو یہ خیال صحیح نہیں ہے۔ سودی روپیہ لے کر تجارت کرنا تجارت نہیں ہے قمار بازی ہے۔ نفع ہوا تو اتنا کہ خیال بھی نہ تھا اور نقصان ہوا تو اتنا کہ دیوالہ نکل گیا۔ یورپین قومیں تجارت میں کتنی ہی بڑھ جائیں۔ لیکن ان کی حالت میں رہ برکت یا استقلال کہاں؟ جو مسلمان تاجروں کو گذشتہ زمانے میں حاصل تھا۔ سودی روپیہ سے تجارت کرنا قمار بازی ہے تجارت نہیں ہے۔

اس کے سمجھنے کے لئے میں نے کتاب مذکورہ کے صفحہ ۵۰ میں اپنا ذاتی تجربہ درج کیا ہے اسے پڑھ کر آپ کو معلوم ہوگا کہ سود پر روپیہ لے کر تجارت کرنا کیوں قمار بازی ہے۔

(۳) میں آبکاری کی طریقۂ تجارت سے ناواقف نہیں ہوں۔ واقف ہوں اور واقف ہو کر کہتا ہوں کہ غیر مذہب والوں سے سود اپنے روپیہ کا آپ نہ لیجئے۔ مال کسی قدرگراں ان کے ہاتھ بیچئے یا ان سے یہ کہئے کہ ہم بھی آدمی ہیں سود نہیں لیتے اسلئے تم کو ادائے روپیہ کے لئے تھوڑا دن دیتے ہیں۔ اگر تم اتنے دن میں روپیہ دو تو بلا سود دو اور اگر تم نے دھوکا دیا اور قصداً وعدہ خلافی کی تو ہم تم سے تاوان لینگے۔ میرا خیال ہے کہ ایسا تاوان لینا غالباً ناجائز نہ ہو اور سود کی میں داخل نہ ہو۔ فقہی علماء سے رائے لیجئے کہ کتابوں میں ائمہ سابقین کی رائیں تلاش کریں۔ عدیم الفرصتی میرے لئے مانع ہے۔ بالخصوص ایسی حالت میں کہ بواپسی ڈاک آپ جواب مانگتے ہیں اور سود دینا آپ کی طرح درست نہیں ہے۔ تاجر اس وقت تاجر ہے جب تک اپنے روپیہ سے وہ تجارت کرتا ہے۔ سود پر روپیہ لیکر کاروبار کرنا کاغذ کی ناؤ چلانا ہے آئے دن یورپ اور ہندوستان میں جو دیوالے نکلتے رہتے ہیں زائد تر ان کے اسباب یہی ہیں کہ کاغذ کی ناؤ چلتی تھی بالآخر بھیگی اور پانی میں بیٹھ گئی +

آپکا خیر خواہ "محمد احسان اللہ"

حرص و قناعت

(از جناب مولوی محمد مظہر صاحب فاضل الہ آبادی)

موجودہ حالت پر (عام اس سے کہ اچھی ہو یا بُری مگر زیادہ تر خراب حالت) صبر شکر کر کے زیادہ کی خواہش نہ کرنا۔ تھوڑی سی چیز پر راضی ہو جانا، ہاؤ ہو س، تقدیر پر بھروسہ کر کے نہ کرنا، وسوسوں پر شک و حسد کرنے، اور کسی پر سبقت لے جانے کو گناہ سمجھنا قناعت ہے۔ اور حرص دوسرے پر سبقت لے جانے، ترقی و عروج کی خواہش موجودہ حالت پر قناعت نہ کرنے، اور زیادتی ہوس کو کہتے ہیں۔

ممکن ہے کہ بعض حضرات اس تعریف سے اتفاق نہ کریں۔ لیکن اخلاقیین نے جو کچھ بتایا ہے یہی ہے جو میں نے عرض کیا۔

اخلاق انسانی میں قناعت و حرص دو ایسی اہم خصلتیں ہیں جن پر ترقی و عروج اور نکبت، ادبار کا دارومدار ہے۔ ایک قوم ان میں سے ایک کے اختیار کرنے سے بام ترقی پر جلوہ فگن ہے تو دوسری قوم دوسری خصلت پر عمل پیرا ہو کر نکبت و ادبار، ذلت و حسرت کے قعر عمیق میں پہنچ پڑی ہے۔

سوال یہ ہے کہ قناعت افضل ہے یا حرص۔ حرص قابل عمل خصلت ہے یا قناعت، قناعت پر عمل کرنا چاہئے کہ حرص اختیار کرنا لازمی ہے"

میں آپ سے دریافت کرتا ہوں، غور کر کے، خوب سمجھ کے، نصیب اللہ کو دیکھ کر جواب دیجئے کہ آپ قناعت کو ترجیح دیتے ہیں یا حرص کو؟ اور آپ تارخ ہونا پسند فرمائیں گے یا حریص؟

آپ فرمائینگے قناعت اور حرص کا مقابلہ یعنی چہ؟ زمین کو آسمان سے کیا نسبت اور یقیناً آپ کبھی حریص ہونا پسند نہ کریں گے۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ آپ اس سے سخت ناراض ہوں گے اور تاخوش کہ لوگ حریص کہیں۔

اس میں شک نہیں کہ ہم کو عہد عتیق کا فلسفۂ اخلاق یہی بتاتا ہے۔ قناعت کی خوبیوں سے دفتر کے دفتر سیاہ ہیں اور حرص کی مذمت سے کتابیں پُر ہیں۔ لیکن میرا ذاتی خیال یہ ہے اور "ہر کس بخیال خویش خبطے دارد" کہ قناعت پست ہمتی، تقدیر پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہنے، سستی و کاہلی اور غیر مستقل مزاجی کا دوسرا مگر مہذب نام ہے۔ اور حرص میری رائے کے مطابق بلند ہمتی، عزم و استقلال، محنت و کوشش جانفشانی و عرق ریزی، چالاکی و چابک دستی اور مردانگی کو ایسے صورت اور نمائندہ لفظوں میں کہتے ہیں۔

سو میں ۹۹ لوگ ایسے ہیں جو مانتے ہیں کہ حرص نہایت قابل نفرین چیز ہے اور قناعت ہی اعلیٰ درجہ کا اخلاق ہے۔ حریص ہیں حرص کرتے ہیں۔ بخلاف اس کے ایک فی صدی آدمی مشکل سے ملے گا جو واقعی قناعت پر یقین رکھتا ہو اور قناعت کرتا ہو۔

میں تو کہتا ہوں لاکھ میں ایک آدمی ایسا مشکل سے ملے گا جو واقعی قناعت کرتا ہو، بخلاف اس کے تمام آدمی حریص اور ترقی کے خواہشمند ہیں۔ میں دعوے کرتا ہوں کون ایسا شخص ہے جو اچھا بننا نہیں چاہتا اور ترقی کی خواہش نہیں رکھتا۔

ایک عابد زاہد سے لیکر دنیادار جاہل تک یہی خواہش رکھتا ہے کہ اپنی موجودہ حالت سے ترقی کر کے اعلیٰ مراتب کو پہنچے۔ ایک بلند ہمت سوداگر اسی کا خواہشمند ہوگا کہ اگر دو ہزار کا مال آج فروخت کیا ہے تو کل چار ہزار کا بیچنا چاہئے۔ ایک حاکم رعایا کی فلاح و بہبود کا حامی بادشاہ یہی چاہیگا کہ گذشتہ سال سے زیادہ رعایا کو آرام اور امن حاصل ہو۔ ایک صمیم العزم طالب علم اگر پارسال دوسرے درجہ میں کامیاب ہوا ہے تو یہ کوشش کریگا کہ اس سال اوّل درجہ میں پاس ہو۔ تو کیا آپ کے نزدیک یہ خواہشیں یہ کوششیں یہ آرزوئیں بیجا ہیں؟

ایک اہل قلم بڑی محنت و کاوش سے اگر ایک کتاب تصنیف کرے تو کیا اُس کو اسی ایک تصنیف پر قناعت کرنا چاہئے اور آئندہ تصنیف کرنا گناہ سمجھنا کیا لازمی ہے۔ یقیناً ایسا ہرگز نہیں۔ بلکہ اگر اُس نے پہلی تصنیف ایک سال میں کی ہے، تو دوسری تصنیف کو چھ مہینے میں تمام کر دینا چاہیگا۔

ایک اخبار یا رسالہ کے منیجر کی کیا یہ کوشش کہ گذشتہ سال سے اسکے اخبار یا رسالہ کی اشاعت زیادہ ہو، بے معنی ہے؟

ایک کمپنی اگر دوسری کمپنیوں سے سبقت لے جانے کی کوشش کرے تو ناجائز نہیں۔

ہم کو تاریخ بتاتی ہے کہ جو قومیں حریص رہیں وہی پھر عروج و ترقی پر آفتاب تاباں ہو کر چمکیں، اور جو قوم قناعت پسند ہوئی وہ چاہ ذلت و ادبار میں گری۔

تاریخ شاہد ہے جبتک مسلمان حریص رہے، مسلمانوں میں حرص رہی ہر قسم کی ترقی کی، وہ علم کے ایسے حریص تھے کہ ذرا ذرا باتوں کی تلاش میں سینکڑوں میل پُرخطر سفر کرتے تھے، اور جب تک تلاش و جستجو کی حرص ان میں رہی ہزار ہا ایجادات و اختراعات کیں۔ کیا مسلمانوں سے پہلے بھی کہیں گھڑی تھی، یا کسی کو دعوے ہے کہ عربوں سے پہلے نل (پائپ) استعمال کئے گئے ہیں۔ یہ سب کب تک رہا؟ جب تک اُن میں یہ حرص موجود تھی۔

دولت و ثروت کی حرص ہی تھی جو اُن کو کشاں کشاں بحری و بری تجارت کے سلسلے میں دنیا کے گوشے گوشے میں لئے پھرتی تھی۔ حکومت و ریاست کی حرص اُن کو ہندوستان لائی، اور یورپ لیگئی۔ ملک گیری و تاجداری کی ہوس ہی تھی جو مسلمانوں کو آٹھ سو برس تک اسپین کا حاکم بنائے رہی اور آٹھ سو برس تک ہندوستان پر سلطنت کراتی رہی۔

ممکن ہے کہ لوگ اختلاف کریں لیکن میرے نزدیک اُن کی مذہبی تبلیغ و اشاعت کی حرص کی بدولت آج چالیس کروڑ مسلمان دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ کیا آپ اُن لوگوں کو بُرے الفاظ میں یاد کریں گے جنھوں نے حریص بن کر اپنے وطن چھوڑے اور دنیا میں پھیل گئے۔ میں آپ سے بالکل سچ عرض کرتا ہوں کہ ہم اپنے اسلاف کی حکومت و ریاست، دولت و ثروت کی حرص کی وجہ سے آج ہندوستان میں، کروڑ آباد ہیں۔

اپنے بزرگوں کی دولت و ثروت جاہ و جلال کا حال کتابوں میں دیکھئے۔ کیا اُن کی دولتمندی قناعت سے تھی۔ اگر ایسا ہے تو ہم کو زیادہ دولتمند ہونا چاہیئے جو کہ تقدیر پر بہت زیادہ بھروسہ کر کے کسی قسم کی کوشش نہیں کرتے اور اپنی حالت پر قانع ہیں۔

ذرا نظر اُٹھا کے دیکھئے ہمارے برادرانِ وطن ہم سے کس قدر زیادہ حریص ہیں، میں بالکل سچ کہتا ہوں کہ مسلمان اس وقت جو تمام اقوام عالم سے پیچھے ہیں، اس کا سبب صرف حرص کا فقدان ہے۔

ان کو جانے دیجئے آج جو تمدن و تہذیب کے علمبردار خیال کئے جاتے ہیں اُن کی حریصانہ حالت پر غور کیجئے، علمی حرص ان میں ہے، تجارتی حرص ان میں پائی جاتی ہے، مذہبی حرص اور حکومت کی حرص، ان میں موجود ہے، یورپ والوں نے مثال کے طور پر جو کتابیں عربی یا فارسی کی چھاپی ہیں کس تحقیق اور جستجو کے ساتھ۔ یہیں کہ ایک نسخہ جو ہاتھ آیا وہ جوں کا توں چھاپ دیا، عمر خیام کی رباعیات دیکھئے کسی اور مطبع نے بھی سوائے یورپ کے اس خوبی کے ساتھ چھاپا ہے؟

ان کی تجارت پر نظر کیجئے، جو کام کرتے ہیں کیسی بلند آہنگی اور بلند ہمتی کے ساتھ کس قدر حریصانہ کوششیں کرتے ہیں، مجھ امکان ترقی اور بڑھانے کی فکر میں رہتے ہیں، ایک کمپنی اخبار نکالتی ہے، لاکھوں کی اشاعت ہو جاتی ہے لیکن یہی کوشش ہوتی ہے کہ اور ترقی ہو تو بہتر ہے، بخلاف ہمارے کہ ایک معمولی رسالہ نکالتے ہیں۔ چند ہزار کی اشاعت کو انتہا ترقی خیال کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں اور بانگ دہل کہتا ہوں کہ حریص بنئے اور حرص اختیار کیجئے میں نہایت زور دے کر یہ کہونگا کہ حریص بنیئے لیکن ظلم و ستم اور حسد و غضب سے بچئے طمع کو پاس نہ آنے دیجئے۔ حرص اور طمع میں ایک بین فرق ہے، جس کو اہل ذوق کی نگاہیں محسوس کرتی ہیں۔ ہر نیک کام میں حرص محمود ہے اور جس طرح بُرا کام بُرا ہے اُسی طرح اس کی حرص بھی مذموم ہے جو بجا ہے خارج ہے۔ دولت کی حرص کر کے دولت خوب بڑھائیے، لیکن فیاض بنئے۔ بخل نہ کیجئے کسی ہنر کو حریصانہ حاصل کیجئے۔ لیکن ماہر بنکر مغرور نہ بنئے۔

میں آخر میں پھر عرض کروں گا کہ جو کام آپ کرنا چاہیں، کریں لیکن حریصانہ کیجئے۔ اگر آپ کسی امر میں حریصانہ کوشش نہ کرینگے تو یاد رکھئے کبھی آپ اُس میں کامیابی حاصل نہ کریں گے۔

قناعت صرف بُرے کاموں میں محمود ہے اور اچھے کاموں میں مذموم، قناعت سے کوئی انسان کسی امر میں ترقی نہیں کر سکتا ہے۔ اگر تمام آدمی قانع ہو جائیں تو دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے، حالانکہ حریص ہونے پر تمام کام بہت خوش اسلوبی سے سرانجام پائے ہیں، بشرطیکہ حرص بے لوث ہو۔

اصول زندگی

(از جناب منشی معین الدین صاحب)

دماغ اور جسم، موت اور حیات کے تعلقات تقیناً بعید الفہم ہیں بجز سائنس و فلسفہ کے غواص جنھیں دعوے ہے جدید تحقیقات کے آبدار موتی سے دامن معلومات کو مالا مال کرنے کا۔ آئیں اور اس ورطۂ تعلقات میں گھر کر جواہرات انکشافات کو غوطہ زن ہو کر تہ دریا سے نکال تو لائیں؟ میں کہتا ہوں اُنھیں سر آسحاق نیوٹن کا ہمزبان ہونا پڑے گا۔ ضرور ہونا پڑے گا ؎

ہم عالم و باخبر ہیں۔ ماتا ہم نے — دیکھا بھالا بہت زمانا ہم نے
لیکن جو کچھ کہ ہم نے جانا اُس سے — اتنا جانا۔ کہ کچھ نہ جانا ہم نے

مثل مشہور ہے اَلْعِلْمُ حِجَابٌ الْاَکْبَرُ یا اَلْعَالِمُ مَنْ عَلِمَ جَھْلَہٗ۔ عقل و دانش۔ فہم و ادراک پر نازاں کرنے والے انسان! تو ضعیف البنیان ہیں۔ اُسے عقل دی گئی ہے لیکن ایک حد تک اُسے فہم و ادراک کا مادہ عطا ہوا ہے مگر ایک اندازہ کے ساتھ تیری دانش اسی قدر ہے جتنا تجھے سکھلایا گیا ہے۔ اے نحیف انسان! اگرچہ تجھے آسمانی مقدس کتاب میں خطاب کیا گیا ہے اَفَلَا تَفَکَّرُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ اور اَفَلَا تَدَبَّرُوْنَ یہ سب کچھ ہے مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ

وَمَا أُوتِيتُم مِّن الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا بھی ہے۔ پس تیری بہتری اسی میں ہے کہ تو استغفار کرے یہ کہہ کر سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۔ ؎

کیا فائدہ فکر بیش و کم سے ہوگا ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا
جو کچھ کہ ہوا، ہوا کرم سے تیرے جو کچھ ہوگا، تیرے کرم سے ہوگا

تمہارا پیچیدہ مگر نہایت دقیق تن بدن (جسے بعید سے بعید سمجھو) کیسے کیسے حیران کن جلیل الشان امورات کے انجام دہی کی استعداد رکھتا ہے جن کی زندہ امثال فلسفۂ تاریخ پیش کرنے کو موجود ہے۔ نامناسب ہوگا اگر مثلاً کہا جائے کہ اہرام مصری کے بانی تم تھے۔ جبل ہمالیہ (ماؤنٹ ایورسٹ) کی چوٹی پر جو کہ پار اُتر جانے والے تم تھے ہاں ہاتھیں میں سے بعض کا تو فولاد تھا کہ اس گردونِ گرداں کے تلے کوئی شے ناممکنات سے نہیں۔ لفظ "ناممکن" انسانوں کے لغات میں ہو تو ہو۔ مگر اس لفظ ہی سے تمہیں ہمیشہ انکار رہا ہے ؎

منصور نے تو چاہیں حق کو بُلا لیا کیا وہ بھی کام ہے کہ جو تیرے سے ہو

ہینبال پر یونان جتنا فخر کرے تھوڑا ہے۔ درہ خیبر کے اکھاڑ پھینکنے والے پر اسلامی دنیا جتنا ناز کرے کم ہے۔ کلمبس تم میں تھا۔ لفائیت تمہارے تھے۔ اسکندر اعظم تمہارا ہی کہلاتا ہے۔ ولنگٹن، نپولین کو بھی ہتی کچھ کم نہ تھی۔ ابھی ایسے ہزاروں موجود ہیں مگر یہ تو بتلاؤ کہ ایسے عجائبات و نادر امورات کن ذریعوں سے انجام دئے۔ میں تمہاری ہستی ہے جو تھوڑی سی غفلت سے، تو وہ خاک ہو جاتی ہے تو لیس تم اس کی حفاظت کرو۔ ذرا چوکنے ہوئی اور سمجھ رکھو کہ اس کے تمیز نہ رہے تمہیں بری طرح بھگتنا پڑیگی۔ میں کہتا ہوں یہ تم پر منحصر ہے کہ جسم کو تم ایسا سعید بناؤ جس پر اسرار حقیقت کی پرستش ہو یا اس کو ایسے خوفناک ویرانہ میں لا بسا دو جہاں اُلو پر بے کسی بیٹھی آٹھ آٹھ آنسو روتی ہو۔

زندگی مختصر ہے اور کام انجام دینے کو بہت۔ انسانی قیام اس دنیا میں بہت ہی تھوڑے دنوں کے لئے ہوتا ہے اور وہ بھی مقررہ وقت تک۔ اس تھوڑے سے وقت میں ہر ایک شخص کو اپنی قوت کے مطابق وہ کام پورا کر لینا چاہیے جس کے لئے وہ دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ اور یہی زندگی کا اصل مقصد ہے ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک کار ند تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان بری

کل کا قاعدہ ہے کوئی پرزہ ذرا بگڑا اور وہ کام کرنے سے رہا۔ میں کہہ چکا ہوں اشیائے جسم کو ایک مشین سمجھو جسکی ساخت نادر و انوکھی ہے۔ جب کبھی کوئی جزو بدنما بے ترتیب بنتا ہے تو تمہیں کو کیسے نڈھال ہو جانے ہو۔ بیعیت بے قرار ہو جاتی ہے۔ اور تم کام کرنے کے لائق نہیں رہتے ؎

چو عضوے بدرد آورد روزگار دگر عضو ہا را نماند قرار

خداوند تعالیٰ نے جسم انسانی کی ترتیب، چونہ، طاپ و ساخت میں بڑی آب آہستگی رکھی ہے جو خوشنما ہونے کے علاوہ بہت ہی نازک و دقیق ہے۔ اس کی اپنی

دیرپائی کو صرف قائم رکھنا ہی نہیں بلکہ اسے ترقی دینا کمال ہے۔

سُنا ہے۔ نعوذ باللہ۔ خداوند تعالیٰ برتر از گمان انسانی اوصاف سے متصف ہوتا تو صحت جسمانی کو مقدم رکھتا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ دینی صحت کو کتنی اہمیت ہے۔ تم نے ضرور سُنا ہوگا "صحیح دماغ صحیح بدن الانسان" یہ سچ ہے کہ اچھے دماغ کا ہونا بھی اچھے بدن کے ہونے پر موقوف ہے۔ اور جب تمہارا دماغ صحیح نہیں تو تم دنیا کے کام کے نہیں عبادت الٰہی جو تخلیق انسانی کی غایت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔ میں نہیں پڑ سکتی جب تک صحت نصیب نہ ہو۔ جوانی کی عبادت کیوں پسندیدہ ہے؟ وجہ یہ ہے کہ اس وقت انسانی اعضا کے قویٰ عالم شباب میں رہتے ہیں۔ ارکان عبادت پورے پورے طور پر ادا کئے جا سکتے ہیں اور یہی مطلوب ہے

(ملخص)

افکار کبار

(مرتبہ جناب جلیس صاحب عظیم آبادی)

(۱) کوئی شخص اُس اُستاد سے زیادہ خطرناک نہیں جو صرف اُسی قدر جانتا ہو جس قدر کہ اُسے طلباء کو بتانا ضروری ہو۔ (گوئٹے)

(۲) دانا اور احمق صبر دونوں ہی کرتے ہیں مگر احمق رو دھو کر چپ ہوتا ہے اور دانا شروع سے خدا پر نظر کر کے خاموشی اختیار کرتا ہے۔ (نامعلوم)

(۳) مخلوق کی لڑائی دیکھنے سے زیادہ دنیا میں کوئی تماشا عمدہ نہیں۔ (مامون خلیفہ)

(۴) جہل سے غالب، دانائی سے نسبت زور سے غالب ہونے سے زیادہ دلچسپ کرتا ہوں (مامون خلیفہ)

(۵) عبادت کا بجا لانا مشکل ہے مگر اخلاص سے کرنے کے بعد پھر بالکل آسان ہو جاتا ہے۔ (جلیلی)

(۶) علم جب محدود نہیں تو طلب کی بھی کوئی حد ہونی چاہئے۔ (علامہ ابن العلا)

(۷) میرے علم کی معراج یہ ہے کہ میں نے سمجھ لیا ہے کہ مجھے کچھ نہیں آتا۔ (سقراط)

(۸) دنیا کی ہر چیز قید کی جا سکتی ہے مگر دل قید نہیں کیا جا سکتا۔ (جلیلی)

(۹) شرافت کی یہ پہچان ہے کہ اپنے بڑے کو دبائے اور چھوٹے سے خود دب جائے۔ (مامون خلیفہ)

(۱۰) دو دوستوں کے لئے کوئی جگہ تنگ نہیں اور دو دشمنوں کے لئے سارے جہان میں بھی وسعت نہیں ہے۔ (امام خلیل بصری)

(۱۱) پنجوں میں جکڑ کر اکوتے سے اس واسطے کہ وہ دل کو کام کی باتوں سے باز رکھتا ہے اور نفاق پیدا کرتا ہے (امام جعفر صادق رح)

(۱۲) جب تم دیکھو کہ ایک قوم جھگڑنے میں بہت چست ہے اور عمل میں سست تو سمجھ لو کہ خدا کی بھیجی ہوئی آسیر آ رہی ہے (امام اوزاعی)

(۱۳) دولت کو عدل سے آباد کرو۔ ظلم تو اُس کا دھا دینے والا ہے۔ (مامون خلیفہ)

(۱۴) مجھکو خوشی ہے ایسا دیکھ کر کہ ثواب لینے کی قرض نہیں۔ (مامون خلیفہ)

(۱۵) علماء اہل وسعت ہیں اور مفتی ہمیشہ اختلاف کرتے ہیں۔ (حضرت یحییٰ ابن سعید)

(۱۶) میں جو کچھ علم و حکمت کی باتیں جانتا ہوں اگر اُن پر عامل ہو جاؤں تو یہ زیادہ بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ میں اور زیادہ جانوں اور اُن پر عمل نہ کروں۔

رسائل کی روح

ضبطِ نفس

جبتک ضبطِ نفس کی مشق نہ ہو تب تک انسان دنیا میں کوئی فضیلت حاصل نہیں کر سکتا۔ مشق شروع سے رہے بڑھ سکتی ہے بعض نفسانی خواہشات میں کچھ اصلی ہوتا ہے اور کچھ اُن کی شاخیں ہیں جیسے درخت کی جڑ سے کئی تنے نکل کر ہر ایک شاخ در شاخ ہو کر پھیلتا ہے مثلاً بسیار خواری کی عادت، کاہل اور بیکار رہنا، شہوات پرستی یہ سب اصلی ذمائم ہیں اور ان کے شاخسانے، آرایشات جسمانی، بناؤ سنگار، دل بہلاؤ کے کھیل، تماشے، یا وہ گوئی مضحکہ دل کو اس، دخل در معقولات وغیرہ جن کی جڑ کاٹنی چاہئے نہ کہ ان کی شاخوں کا تراشنا۔ جو شخص زیادہ کھاتا ہے وہ کبھی عطل اور بیکاری کو چھوڑ نہیں سکتا اور ایک بندۂ شکم اور بے کار محض سے کبھی ممکن نہیں کہ وہ مارغ میں شہوانی خیالات پیدا نہ ہونے دے۔ اس کا آسان علاج فاقہ کشی ہے مگر افسوس کہ فی زمانہ نیک زندگی کے حاصل کرنے کے ذرائع قطعاً مفقود ہیں۔ ہر چند کہ ضبطِ نفس کی عادت بغیر کوئی نیکی میسر نہیں ہو سکتی۔ مگر اس صفت کو عام طور پر لغو سمجھا جاتا ہے اور اس کے حاصل کرنے کے سامانوں کو حماقت سے تعبیر کرتے ہیں۔ فاقہ کش اور روزہ دار شخص کو متعصب ملا خیال کرتے ہیں۔ تم نیک بننے کی عمر بھر آرزو کرتے رہو، جب تک فاقہ کشی نہ سیکھو گے تب تک نیکی ارمانِ دل رہے گا۔ فاقہ کشی بغیر ضبطِ نفس کی عادت پیدا کرنا ایسا ہے جیسے کہ ٹانگوں کی مدد بغیر کھڑا ہونا۔

(کانفرنس گزٹ)

انسان کی روحانیت

اگر ہم انسان کی قوتوں پر غور کریں تو معلوم ہو گا کہ اُن کی وسعت محض شہوانی زندگی تک نہیں بلکہ اس سے پرے تک پہنچتی ہے۔ ممکن ہے کہ ایک جنگلی انسان کی نحوا ہش اپنی حفاظت تک محدود ہو مگر کئی اقوام انسانی ایسی ہیں جن کی حالت اس سے مختلف ہے۔ ان کی آنکھوں اور کانوں کے ذریعہ سے دماغ میں وہ روشنی پہنچتی ہے جو ہماری خندگی کے اُس حصہ کو منور کرتی ہے جسے حیوانی یا مادی زندگی سے کچھ تعلق نہیں۔ یہیں رنگوں کے تناسب، حسن و صورت اور آوازوں کی موزونیت میں خاص لطف آتا ہے۔ حیوانی زندگی کو ان کی مطلق ضرورت نہیں۔ انسان محسوس کرتا ہے کہ اس میں حیوانی احساس کے علاوہ ایک اور احساس بھی ہے جسے روحانی کہنا چاہئے کیونکہ اگر ہم اسے نہیں مانتے تو ایک خاص سلسلہ فطرتی تمیزوں احساسات اور قوت ارادی کا محض بیکار جاتا ہے۔ انسان ایسی اشیاء سے بے حد مسرت اور لطف حاصل کرتا ہے جنھیں اس کے حیوانی احساس سے کچھ تعلق نہیں آسمان پر خوش نما اور خوش رنگ دھنک کو دیکھ کر کتے یا گھوڑے کو کچھ احساس نہیں ہوتا۔ حالانکہ انسان اس سے لطف اٹھاتا ہے کیوں؟ اس لئے کہ اس کے دیکھنے سے اُس کی روحانی زندگی پر اثر پڑتا ہے جو اس کی نشو و نما کے لئے ضروری ہے۔ یہانتک کہ بچے بھی اس لطف کا اظہار کرتے ہیں۔ لوری یا گانا سننے سے انھیں بھی مزہ ملتا ہے۔ خوبصورت پھول دیکھنے سے وہ بھی اسی طرح خوش ہوتے ہیں۔

(نظام کالج اُردو میگزین)

علم الحقیقت

انسان کی زندگی کا سب سے اچھا اور بہترین شغل یہ ہے کہ اپنے وجود کائنات عالم کے سلسلہ تخلیق پر غور کیا کرے۔ جو شخص علم الطبیعات کو غور و توجہ سے مطالعہ کیا کرتا ہے اور چشم حقیقت بین سے اس عالم کی ہر ایک شئے کو دیکھا کرتا ہے تو اس کو عالم کے ہر ذرے ذرے سے خالق کائنات عالم کے وجود کا کافی ثبوت مل جاتا ہے اور ہر ایک شئے عالم کی اور اس کا سلسلۂ تخلیق اور فنا اس کے کامل انتظام کے قابل اطمینان شہادت اس کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ ایسا آدمی جس وقت اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھا کر دیکھتا ہے تو وہ اس وسیع اور لامحدود فضاء عالم میں یہ دیکھتا ہے کہ سب سے زیادہ روشنی دگری پہنچانے والا کرۂ آفتاب یعنی آفتاب اپنی مقررہ جگہ پہ قائم ہے اور ہزاروں ستارے اپنی رفتار پر گردش کر رہے ہیں اور اکثر ستارے ایسے بھی ہیں جو اپنی جگہ پہ قائم اور یہ بھی دیکھتا ہے کہ وہ مدار ستارے صرف دوسرے ستاروں کی قوت کشش اور روشنی کی وجہ سے گردش کر رہے ہیں اور بانظر غور اس پر یہ منظر اس کو بیحد شاندار و حیران بنا دیتا ہے کہ باوجودیکہ ہزارہا ستارے ہر وقت گردش کیا کرتے ہیں مگر کوئی ستارہ دوسرے ستارے کے راستے پر نہیں جاتا اور نہ ایک دوسرے سے ٹکرا کھاتا ہے اور جب وہ زمین کی طرف نظر کرتا ہے تو اس کو اس ٹھوس اور متحد کرۂ کی سطح پر جسکو زمین کہتے ہیں، کروڑہا چھوٹی اور بڑی ایسی ہستیاں دکھائی دیتی ہیں جن کا شمار احاطۂ عقل سے باہر ہے جنکی شکل و صورت مزاج و طبیعت ایک دوسرے سے بالکل ضد ہیں اور جو ایک حیرت انگیز طریق عمل پر ایک معینہ دور حدود شمس میں ہر وقت گردش کر رہی ہیں اور بقاء و فنا ایسے متضاد کیڑیوں کو جوڑے ہوئے ہیں۔

اللہ اکبر! جسوقت صحیح علم کا نور سینۂ دل پر روشنی ڈالتا ہے اور اس کے عکس میں انسان تمام ہستیوں کے جادۂ وجود اور فنا کو اور ان کی منازل کو اور اس وسیع اور مکمل انتظام کی مشین کو ہر وقت چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو ایک عجیب عالم محویت کا اس پر طاری ہو جاتا ہے اور اس وقت وہ قہری طور پر اس کے جلال کے سامنے سر نیاز و اطاعت خم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور جسقدر اس پر مذکورہ بالا حقیقتیں واضح ہوتی جاتی ہیں۔ اُسی قدر وہ خالق کائنات عالم کی تسبیح و تعلیل کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور بالآخر اس کی زندگی ایک سلسلۂ عبادت میں مربوط ہو جاتی ہے اور اس وقت وہ دل سے قائل ہوتا ہے کہ دنیا میں کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جس میں ایسی عقل کامل ہو اور ان میں ایسی مافوق الفطرت قوت و قدرت پائی جاتی ہو جو اتنا وسیع اور اتنا مکمل انتظام کر سکے۔

کیا کوئی شخص دعویٰ کر سکتا ہے کہ میں ایک مکھی یا ایک ناچیز کیڑے تک کو پیدا کر دونگا۔ اور کیا دنیا میں ایسی دوسری ذی شعور قوت ہے کہ جو تمام ذی روح ہستیوں کو بھوک اور خورش غذا کے وقت جتنی اور جس قسم کی ان کو غذا کی ضرورت ہوتی ہے پہنچایا کرتی ہے۔ کیا کوئی انسان سے یہ کہہ سکتا ہے کہ ایک ناچیز کیڑے کو بھی کوئی بے شعور قوت پیدا کر سکتی ہے۔

(شہاب اردو)

حقیقی عزت

اے انسان اصلی شرافت روح کی نیکی و پاکیزگی سے حاصل ہوتی ہے اور یہی وہ عزت ہے جسکو صحیح عزت کہہ سکتے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ ظاہر میں مرتبہ و وقار بادشاہوں کی خوشنودی سے حاصل ہوتا ہے یا کبھی مال و دولت کی وجہ سے بھی کوئی خطاب مل جاتا ہے۔ مگر حقیقت میں یہ عزت وہ نہیں ہے جو روح کی نیکی اور پاکیزگی سے انسان حاصل کرتا ہے۔ قابل عزت وہ خطاب ہے جو بنی نوع انسان کی نیکی اور بھلائی کے کرنے کی وجہ سے ملا ہو۔ یا ملک کی خدمت کے صلہ میں عطا ہوا ہو۔ بلکہ اصلیت تو یہ ہے یہی وہ خطاب ہے جو خطاب دینے والے اور خطاب پانے والے دونوں کو سچا انتونا [illegible]

بخشتا ہے۔

دنیا میں ظاہری وقار انسان کو اعلیٰ اعزاز کے مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتا۔ سیم و زر ذلیل طبیعت کے انسان کو اعلیٰ اعزاز کے مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتا۔ اور نہ سیم و زر ذلیل طبیعت کے انسان کو شریف بنا سکتا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ جب کبھی کوئی شجاع و بہادر اپنے شریف اجداد کی شجاعت و بہادری کے جوہر کو ورثہ میں پاتا ہے تو وہ البتہ عزت و خطاب کا مستحق ہو سکتا ہے۔ اور جب وہ خوبیاں جو جوہر شرافت ہیں اس میں موجود نہ ہوں تو وہ حقیقت میں کسی عزت و مرتبے کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ایسے شخص کو اچھے آدمی یہ کہینگے کہ یہ خود بھی ذلیل ہے اور اس نے اپنے بزرگوں کو بھی ذلیل کر دیا ہے!

خاندانی اعزاز اُس وقت قابل عزت و قابل قدر ہو سکتا ہے جب خود کسی شخص میں بھی خوبیاں ہوں جو اس کے اجداد میں تھیں اور جو شخص خود نالائق ہے وہ کیا اپنے بزرگوں کی لیاقت و عزت پر فخر کر سکتا ہے۔ ایسے آدمی کی مثال اُس شخص سے زیادہ مناسب ہوگی جو چوری کر کے کسی عبادت گاہ میں پناہ لینے کی غرض سے جا کر چھپ جائے۔ (شباب اردو)

تم کیسے ناخدا ہو

(از جناب ماسٹر باسط بہوانی)

درویش باصفا ہو، تم مرد باخدا ہو — منزل سے آشنا ہو ہادی ہو پیشوا ہو!
خضر رہ طریقت، رہبر ہو رہنما ہو — شہید ائے زہد و طاعت پابند اتقا ہو

روشن ہے سب جہاں پر تم کون اور کیا ہو

سجدہ میں یوں گھسا ہے، برسوں جبیں کو تم نے — شرما دیا ہے جس سے ماہ جبیں کو تم نے
پہنچا فیض باطن ہر ہم نشیں کو تم نے — سیر فلک دکھائی اہل زمیں کو تم نے

اسرار معرفت سے محرم ہو آشنا ہو!

تم ہو سلف سے اب تک شیدائے دین ملت — مذہب کی جان و دل سے کرتے ہو اشاعت
گمراہوں کو دکھائی تم نے رہ ہدایت — تم پیکر وفا ہو تم پیکر اخوت

ہمدرد قوم تم ہو تم درد آشنا ہو!

ہم دل سے کہہ رہے ہیں تم فرد ہو یگانہ — وہ خوبیاں ہیں تم میں جن کا نہیں ٹھکانا
ہر لب پہ ہر زباں پر ہے آج تک فسانہ — خادم بنے تمہارے شاہان ہر زمانہ

باطن میں بادشا ہو ظاہر میں اک گدا ہو

نرغے میں کفر کے ہو دنیائے دیں ستم ہے — اس طرح ظلم ڈھائے چرخ بریں ستم ہے
دشمن ہوں جان و دل کے یوں اہل کیں ستم ہے — اب بھی گر ہو تم خلوت گزیں ستم ہے

دکھ میں ہو تھا رفیق کس کا آسرا ہو

کچھ دن کو چھوڑ دو تم اب گوشۂ عبادت — تبلیغ دین حق ہو مذہب کی ہو اشاعت
بجھتے ہوؤں کو لاؤ سوئے رہ شریعت — کر فضل خدا سے روحی حاصل ہے تم کو طاقت

باطن میں اہل سا ہاں ظاہر میں بے نوا ہو

باہر نکل کے دیکھو حالت ہے جو ہماری — اس وقت ہے ضرورت امداد دین حق کی
ساحل ہے دور باسط اور رات ہے اندھیری — طوفاں کا سامنا ہے منجدھار میں ہے کشتی

گوشہ نشیں ہو اب تک تم کیسے ناخدا ہو! (درویش)

قرآن پاک اور غیر مسلم

مسٹر گومنٹی فرماتے ہیں قرآن کریم کے ان مضامین میں جو برتی کی طرح تڑپا دیتے ہیں

اس کتاب کے حسن کا جلوہ نظر آتا ہے اور جسقدر ہم ان مضامین پر زیادہ غور کرتے ہیں وہ اور زیادہ ہمیں اپنی طرف کھینچتی ہیں۔ یعنی وہ زیادہ اعلیٰ معلوم ہوتی ہے وہ بتدریج فریفتہ کرتی ہے پھر متعجب کرتی ہے۔ اور آخر کار فرحت آمیز تحیر میں ڈالدیتی ہے۔ اسلئے ہم بے اختیار اس عجیب و غریب کتاب کی ماہیت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

(کوارٹرلی ریویو آف لندن)

اقوال نبی

اَلْمُسْلِمُ مِرْآۃُ الْمُسْلِمِ (ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے یعنی اگر کوئی شخص آئینہ دیکھے تو جسطرح آئینہ اُس کے چہرے کے تمام داغ دھبے اور عیوب بتلاتا ہے اسی طرح ہر مسلمان بھائی کو چاہئے کہ اپنے مسلمان بھائی کے عیوب اس کو بتلادے تاکہ وہ اپنی اصلاح میں مصروف ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ عیوب کسی دوسرے شخص سے بیان نہ کرے۔ جیسا کہ آئینہ میں یہ وصف ہے کہ اگر اُس کے بعد کوئی دوسرا شخص آئینہ کے سامنے کھڑا ہو تو وہ پہلے شخص کے عیوب اس کے سامنے ظاہر نہیں کرتا)۔

اِسْتَعِیْنُوْا عَلَی الْحَوَائِجِ بِالْکِتْمَانِ۔ اپنی ضرورتوں میں پوشیدگی سے مدد چاہو اپنی حاجت کی طلب علانیہ کرنا مناسب نہیں۔ عوام کی نظروں سے چھپا کر کام کرنا چاہئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک چیز کے مختلف لوگ خواہشمند ہوتے ہیں اگر کھلم کھلا اُس کو حاصل کرنا چاہو تو کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ اگر پوشیدہ سعی کی جائے اور مطلب حاصل ہو تو نہ المراد۔ اگر مطلب حاصل نہ ہو تب بھی ہمچشموں میں سبکی نہیں ہوتی کیونکہ اُن کو معلوم ہی نہیں کہ فلاں شخص بھی اسکی طلب میں تھا (واعظ)

حضرت علیؓ اور حسینؓ

ایک روز شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے چند سوالات فرمائے اُس کے جو جو جوابات آپنے دئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

س۔ اے صاحبزادے! انتظام کیا چیز ہے؟

ج۔ بابا جان! برائی کو بھلائی سے دفع کرنا۔

س۔ شرف کیا چیز ہے؟

ج۔ قبیلہ والوں سے موافقت۔ اور اُن کی تکالیف کی برداشت۔

س۔ بخشش یا سخاوت کیا چیز ہے؟

ج۔ تنگدستی و فراخدستی دونوں حالتوں میں خرچ کرنا۔

س۔ بخیل کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ انسان کا اپنی عزت کو خراب کر کے مال کی حفاظت کرنا۔

س۔ بزدلی کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ دوست پر جرأت کرنا اور دشمن سے بھاگنا۔

س۔ تونگری کیا چیز ہے؟

ج۔ نفس کا راضی ہو جانا اُس چیز سے جسکو اللہ نے اسکی قسمت میں لکھا ہے اگرچہ وہ تھوڑی ہو۔

س - علم کیا چیز ہے؟ —

ج - غصہ کو پی جانا اور نفس کو اپنے قابو میں رکھنا۔ —

س - عزت کیا چیز ہے؟

ج - اللہ سے زیادہ ڈرنا اور اس بارہ میں بڑے سے بڑے شخص سے لڑنا یعنی اسکی پرواہ نہ کرنا

س - ذلت کیا چیز ہے؟

ج - صدمہ پہنچنے کے وقت گھبرا جانا

س - تکلیف کیا شے ہے؟ —

ج - لایعنی گفتگو کرنا۔

س - بزرگی کیا ہے؟

ج - تاوان بھرنا - اور جرم معاف کرنا۔

س - سیادت کیا شے ہے؟ —

ج - بھلائی کرنا - برائی چھوڑنا۔

س - کمینہ پن یا بے وقوفی کس کو کہتے ہیں؟

ج - کمینہ لوگوں کی اتباع - اور گمراہوں کی صحبت۔

س - غفلت کس کو کہتے ہیں؟

ج - مسجد کو چھوڑنا اور فسادی کی تابعداری کرنا۔

(واعظ)

ریاضت حضرت رابعہ بصریؒ

روایت ہے کہ حضرت بی بی رابعہ بصری یاد الٰہی میں ایسی مستغرق رہتی تھیں کہ آپنے چالیس سال تک لحہ بھر آرام نہ فرمایا - آپ شب و روز ہزار رکعت نماز پڑھا کرتی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے اوصاف حمیدہ کے ساتھ آپ کو حسن ظاہری بھی کمال درجہ کا عطا فرمایا تھا - آپ کی ریاضت و حسن و جمال کا شہرہ سنکر حضرت حسن بصریؒ نے جو ایک جلیل القدر بادشاہ تھے - نامہ بھیجکر آپ سے نکاح پڑھانے کی استدعا کی - تاکہ دونوں ملکر یاد الٰہی میں مشغول رہیں۔

حضرت رابعہ بصریؒ نے جواباً لکھا کہ مجھ کو چار تکلیفیں ہیں - اگر صحت ہو گئی تو نکاح پڑھالوں گی۔ خواجہ حسن بصریؒ نے حکماً رحاذق کو حضرت بی بی رابعہ کی خدمت میں بھیجا - آپنے ان سے کسی بات کا اظہار نہ فرمایا - اور کہا کہ خواجہ صاحب سے جاکر کہدو کہ بی بی رابعہ اپنے امراض کا احوال بجز اُن کے اور کسی سے بیان نہ کرے گی۔

الغرض حضرت حسن بصری بذات خود تشریف لے گئے اور احوال دریافت فرمایا۔

بی بی رابعہؒ نے کہا - خواجہ صاحب! مجھے چار تکلیفیں یہ ہیں :-

اوّل یہ کہ روزِ ازل میں میں نے قالوا بلیٰ کہا ہے یا نہیں - اور دونوں سجدے کئے ہیں یا صرف ایک۔

دوسرے نہ معلوم قیامت کے روز نامۂ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں ہوگا یا بائیں میں۔

تیسرے مجھے اس بات کا علم نہیں کہ مرتے وقت میرا ایمان سلامت رہیگا یا نہیں۔

چوتھے خدا جانے میرا حشر کونسے فرقہ کے ساتھ ہوگا۔

خواجہ حسن بصریؒ ان باتوں کو سُنکر حیران رہ گئے - اور کہا - میں بھی ان آزاروں سے خالی نہیں ہوں - آپ کے دل میں اثر ہوا - اور فوراً سلطنت چھوڑکر راہ مولا اختیار کی - اور تھوڑے ہی عرصہ کے اندر کاملین میں سے ہو گئے۔

بارہ گر بی بی رابعہ کو لکھا کہ مجھے بھی چاشنیٔ حق حاصل ہو گئی ہے اب تو اپنے نکاح میں قبول کرلو بی بی رابعہ نے لکھ کر دریافت کیا کہ اے حسن! کیا واقعی یہ سچ ہے - جواب آیا بیشک اسے سچ سمجھنا چاہئے۔

حضرت بی بی رابعہ نے پھر لکھا کہ اے حسن شاید تو نے یہ حدیث نہیں سُنی طَالِبُ الْمَوْلٰی مُنَاکِرٌ فَہٗ پس جب میں اُس کی طالب بن گئی تو اُس کی ذاکر ہوئی اور اُس کے ذاکر کو ایک دوسرے کے ساتھ نکاح کرنا درست نہیں

یہ سنکر خواجہ حسن بصری ایسے متعجب ہوئے کہ گفتگو کی مجال نہ رہی اور آپنے خاموشی اختیار کی۔

یاد حق ہو تو ایسی ہو - ریاضت اس کا نام - ریاکاری کس کام کی کسی نے کیا اچھا کہا ہے

جب نہ ہو یاد خدا دل میں تو ہے کیا فائدہ ہاتھ میں ہر وقت گر تسبیح صد دانہ رہے

(مرج البحرین)

اسلامی مساوات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جبلا ایک کاؤسی شاہ مشرف باسلام ہو کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا تاکہ امیر المؤمنین کی اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کرے - وہ شہر میں بڑی طمطراق اور شان و شوکت سے داخل ہوا - اسکی مسلمانوں کی طرف سے معقول خاطر و مدارات اور خیر مقدم کیا گیا - جب وہ طواف کعبہ میں سرگرم تھا ایک غریب مسلمان بھی اپنے فرائض کی انجام دہی کر رہا تھا - طواف کی حالت میں اس کے لباس کا ایک گوشہ شاہی کندھوں سے چھو گیا - یہ معلوم کرتے ہی جبلا نے بڑے زور سے منہ پر مارا - جس سے اس غریب کے دانت ٹوٹ گئے اس واقعہ کا باقی ماندہ حصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کے الفاظ میں بیان کرنا چاہئے جو آپ نے ابو عبیدہ رضؓ کو جو سپہ سالار افواج شام تھے لکھے تھے جسکا ترجمہ یہ ہے :-

"اور وہ غریب شخص میرے پاس آیا - اور دادرسی کے لئے استغاثہ دائر کیا - میں نے جبلا کو بلایا - جب وہ میرے پاس آیا - میں نے اس سے دریافت کیا کہ تو نے اپنے بھائی مسلمان کے ساتھ کیوں اس سختی کا برتاؤ کیا - اس نے جواب دیا کہ اس شخص نے میری توہین کی - اگر مجھے کعبہ کی بزرگی کا خیال نہ ہوتا تو اسے اُسی جگہ قتل کر ڈالتا - میں نے جواب دیا کہ تیرے الفاظ میں جرم کا وزن ملا ہوا ہے۔ یعنی تو خود جرم کا اقراری ہے - اگر تو اس سے معافی مانگ لے جب بھی تا نونی سزا تجھے دی جائے گی - جبلا نے جواباً کہا - میں بادشاہ ہوں اور وہ ایک معمولی آدمی ہے - میں نے جواب دیا - شاہ ہو یا گدا ہو قانون کی آنکھ میں سب برابر ہیں - تم دونوں مسلمان ہو - پھر چھوٹا بڑا پن کا ہے کا ہے - اس نے پھر التجا کی کہ کل تک مہربانی فرما کر سزا میں تعویق کر دیجئے - میں نے مجھ کی خواہش کے بموجب ایک دن کی تعویق منظور کر لی - رات کو جبلا نکلا اور عیسائی کنیسے سے مل گیا - لیکن خدا تجھکو اسپر اور اس جیسے اوروں پر تحمندی بخشے گا" (سیرت عمریہ)

(نظام المشائخ)

انتخاب آفرینش عقل ہے — نور چشم اہل بینش عقل ہے

لوح گردوں پیش پا اُفتادہ ہے — ربع مسکوں پیش پا اُفتادہ ہے

عقل سے کھلتا ہے راز جان و جسم — عقل ہے مشکلکشا ہر طلسم

عقل مرہم ہے جہاں مجروح ہے — عقل فاتح ہے جہاں مفتوح ہے

معلومات

قوت اور کشش

اس رسالہ کے ناظرین سب جانتے ہونگے کہ کشش اُن تمام چیزوں میں پائی جاتی ہے جو مادی کہلاتی ہیں۔ جہاں کہیں مادہ ہے کشش ضرور موجود ہے، عام طور پر اُسکی جو شکلیں نظر آتی ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جو کشش اتصال کہلاتی ہے۔ یہ کشش ہر مادی چیز کے ذروں میں کم و بیش موجود ہے اس کے سبب سے ہر چیز کے ذرے ایک دوسرے سے ملے جلے رہتے ہیں، اگر یہ کشش نہ ہوتی تو دنیا میں کوئی چیز متشکل نظر نہ آتی اس کشش کے سبب سے مختلف مادی چیزوں کے ذرے آپس میں ملکر نئی نئی شکلیں بناتے رہتے ہیں۔ لوہا کیا چیز ہے؟ مادی ذروں کا ایک مجموعہ ہے جو آپس میں ایک دوسرے سے نہایت گہرے طور پر وابستہ ہیں۔ مٹی کیا چیز ہے؟ یہ بھی مادی ذروں کا ایک مجموعہ ہے، مگر اُسمیں ذروں کا ملاپ اسقدر گہرا نہیں ہے جیسا کہ لوہے میں ہے۔ اسی سبب سے مٹی کا ٹکڑہ تھوڑی سی طاقت لگانے سے پاش پاش ہو جاتا ہے برخلاف اس کے لوہے کے ٹکڑے کو توڑنے کے لیے بہت بڑی قوت کی ضرورت ہے۔ ایک کشش وہ ہے جو کشش شعری کہلاتی ہے۔ اس کے سبب سے تمام مسامدار مادی چیزیں پانی جیسی سیال چیزوں کو اپنے اندر جذب کرتی ہیں۔ اسفنج کو دیکھو کہ وہ پانی کو کس طرح اپنے اندر جذب کرتا ہے، اور ایک اور کشش ہے جو کیمیائی کشش کہلاتی ہے، اس کے سبب سے عنصر یعنی مفرد چیزیں ایک دوسرے سے ملتی اور مرکب چیزیں بناتی ہیں۔ یہ مرکب چیزیں اُن مفرد چیزوں کی نسبت جن سے ملکر وہ بنتی ہیں صفات اور قوام کے لحاظ سے بالکل مختلف ہوتی ہیں۔ مثلاً آکسیجن اور ہیڈروجن دو ہوائی عنصر ہیں، اُن کے آپس میں ملنے سے پانی بن جاتا ہے، اور پانی کے خواص اور صفات ان دو ہوائی مفرد چیزوں کے خواص اور صفات سے جُداگانہ ہوتی ہیں۔ کھانے کا نمک کلورین اور سوڈیم سے ملکر بنتا ہے، کاسٹک جس کے چھونے سے بدن سیاہ پڑ جاتا ہے اور جل جاتا ہے، شورہ کے تیزاب اور چاندی سے ملکر بنتا ہے۔ ایک اور کشش ہے جو مقناطیسی کشش کہلاتی ہے، یہ وہ کشش ہے جس کے سبب سے مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ ایک اور مشہور کشش وہ ہے جو برقی کشش کے نام سے موسوم ہے۔ ایک وہ کشش ہے جو کشش ثقل کہلاتی ہے اس کے سبب سے زمین اُن تمام چیزوں کو جو اُسپر موجود ہیں اپنی طرف کھینچتی رہتی ہے۔ پتھر کو کیسی ہی بڑی طاقت سے آسمان کی طرف پھینکو وہ ضرور زمین پر واپس آئیگا۔ اس سے بھی زیادہ شاندار وہ کشش ہے جو تمام ستاروں کے درمیان موجود ہے، ہر ستارہ دیگر ستاروں کو اپنی طرف کھینچتا رہتا ہے مثلاً زمین سورج اور دیگر تمام ستاروں کو کھینچ رہی ہے، اسی طرح سورج زمین چاند اور دیگر ستاروں کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے، اسی کے سبب سے ہر ستارہ اپنے خاص مدار میں حرکت کرتا ہے، اور کوئی ستارہ کسی اور ستارہ سے ٹکرانے نہیں پاتا۔

نباتات اور حیوانات میں جو کشش اتصال موجود ہے اُس کے سبب سے اُنکے اجزا باہم پیوستہ رہتے ہیں اور وہ شعری کشش کی مدد سے اپنی غذا کو اپنے اندر جذب کرتے ہیں۔

غرضکہ تمام مادی اور حیوانی دنیا کی زندگی کا مدار کشش پر ہے اور کشش قدرتی طور سے اُن کے اندر موجود ہے اور اپنا کام ہر وقت کرتی رہتی ہے۔ اگر کشش اس عالمگیر طریقہ سے دنیا کی تمام مادی چیزوں میں نہ پائی جائے تو یہ بات یقینی ہے کہ نظام کائنات کا شیرازہ بالکل بکھر جائے اور اس لامحدود فضا میں جس کی وسعت کی کوئی انتہا نہیں ہے گرد و غبار کے سوا کچھ نظر نہ آئے۔

حیوانی دنیا میں بھی کشش اپنا جلوہ نمایاں طور پر دکھاتی ہے۔ محبت بھی ایک کشش ہے، اس کشش میں اور اُس کشش میں جو دنیا کی تمام مادی چیزوں میں پائی جاتی ہے، اعتباری فرق کے سوا اور کوئی فرق نہیں ہے، وہی ایک چیز ہے جو مختلف شکلوں میں جلوہ گر ہے، ذرا خیال کرو کہ ہم میں سے ہر انسان اپنی ذات سے محبت رکھتا ہے اور اگر وہ کسی چیز سے محبت کرتا ہے تو یہ محبت بھی وہ اپنی ذات ہی کے لیے کرتا ہے۔ محبت کی کوئی شکل اور کوئی قسم کیوں نہ ہو ہر صورت میں اُس کے اور اُس عالمگیر کشش کے درمیان کوئی بین فرق نظر نہیں آتا جب کوئی بچہ اپنی فطرت پر چھوڑ دیا جاتا ہے تو وہ ہر چھوٹی چیز کو جو اُس کے سامنے آئے منہ میں لیتا ہے اور اُس کو نگل لینا چاہتا ہے۔ اور اگر کوئی بڑی چیز اُس کے سامنے آئے جس کو وہ منہ میں نہیں رکھ سکتا تو اُس کو اپنی چھاتی سے لگا لیتا ہے اور اگر کوئی شخص اُس چیز کو چھیننا چاہے تو جہاں تک اُس کے امکان میں ہے اُس کو اپنے سے جُدا کرنا نہیں چاہتا، اور اگر وہ چیز اچانک چھین لی جائے تو چیخ مار کر رونے لگتا ہے۔ رفتہ رفتہ بچہ کو اس بات کی تمیز ہونے لگتی ہے کہ کون سی چیز اُس کے لیے مفید ہے اور کونسی چیز اُس کے لیے مضر ہے، اُس حالت میں وہ صرف مفید چیزوں کو لیتا اور مضر چیزوں کو پھینک دیتا ہے۔ یہ مضر چیزوں کو پھینکنے اور اپنے سے دور رکھنے کی عادت مجبوری سے پیدا ہوتی ہے، نہ رغبت سے، عام طور پر تو ہر بچہ اس بات کی طرف مائل ہے کہ وہ ہر چیز کو اپنی طرف کھینچے اور کسی چیز کو ہاتھ سے نہ دے۔ خواہ وہ چیزیں اُس کے کار آمد ہوں یا نہ ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ یہ جو کشش کا جذبہ جو مادی اجسام کے درمیان موجود ہے ❊

(ماخوذ)

خریداران رسالہ

خط و کتابت و ترسیل زر کے وقت اپنا مکمل پتہ اور نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں

عدم وصولی رسالہ کی شکایت تاریخ اشاعت کے پندرہ روز بعد تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیے، اس کے بعد دفتر دوبارہ رسالہ بھیجنے سے معذور ہے ❊ "منیجر"

کم سرمایہ والو نیکلیے وسائلِ معاش

ربڑ کی مُہر کی سیاہی

اس سے قبل کی اشاعت میں ہم ربڑ کی مہریں بنانے کا مکمل طریقہ ناظرین دین و دنیا کے لیے درج کر چکے ہیں۔ لیکن چونکہ ربڑ کی مہریں چھاپنے کے لیے سیاہی بھی مخصوص ہوتی ہے لہٰذا اس جگہ ہم اُس کے بنانے کا قاعدہ اور طریق استعمال بھی درج کیے دیتے ہیں تاکہ ہمارے وہ بیکار بھائی جو بدقسمتی سے علم سے بے بہرہ اور نوکری سے مایوس ہو کر ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہیں اور کسی ہنر کے نہ جاننے کی بنا پر اپنی اور اپنے متعلقین کی شکم پُری کا کوئی ذریعہ نہیں رکھتے اس کے تیار کر لینے کے بعد تنگدستی کی ناگفتہ بہ تکالیف سے بآسانی نجات حاصل کر سکیں۔

دو تین نسخے درجِ ذیل ہیں ان میں سے جس کو آسان اور ارزاں پائیں بنائیں اور خاطر خواہ نفع حاصل کریں:۔

(۱) اینی لین نیلا رنگ ۳ ڈرام۔ آب مقطر ۱ ڈرام۔ ایسی ٹک ایسڈ دو ڈرام ایلکوحل ڈیڑھ اونس۔ گلیسرین ساڑھے چھ اونس۔

ان تمام اشیاء کو ملا کر حل کر لیا جائے۔ اور بوتلوں میں بھر لی جائے۔ اگر سُرخ رنگ شامل کرنا ہو تو ایسی ٹک ایسڈ کو شامل نہ کرنا چاہیے۔

(۲) ٹینن (Tannin) ایک حصہ اور پانی ایک حصہ دونوں کو دو حصہ گلیسرین میں ملا کر استعمال کرنے کے قابل سیاہی تیار ہو جاتی ہے۔ دوسرے رنگوں کی اگر سیاہی تیار کرنی منظور ہو تو ٹینن کی جگہ حسب خواہش رنگ ملا لینے چاہئیں۔

(۳) ایک اونس نگروسن (Nigrosine) دو ڈرام گلیسرین۔ ۶ ڈرام سلیکا سلوشن (Silica Solution) اور آٹھ اونس پانی۔ ان سب کو باہم اچھی طرح ملا لینا چاہیے۔ یہ نہایت عمدہ سیاہ رنگ کی روشنائی بن جائیگی جو ربڑ کی مہر سے نہایت عمدہ چھاپہ دیگی۔

مُہر پر سیاہی لگانے کی گدیاں

اوّل تو ان گدیوں ہی کا تیار کرنا بجائے خود ایک ایسا کام ہے جس سے ایک ناخواندہ بآسانی اپنی اور اپنے متعلقین کی روزی پیدا کر سکتا ہے اور اگر تمام گھر والے اس کام کو مل جلکر کریں تو ایک دن میں پانچ چھ روپے روز کما لینے کچھ دشوار نہیں۔ اس طرح کہ ایک لکڑی کے چھوٹے سے ہموار تختہ پر مندہ کی ایک تہ تختہ کے برابر کاٹ کر رکھی جائے اور ایک تہ اُس سے کسی قدر کم۔ یہ مندہ جس کی یہ دو تہیں تراشی گئی ہیں پتلا ہونا چاہیے زیادہ موٹا نہ ہو ورنہ گدی بہت زیادہ بلند ہو جائیگی۔ پھر تھوڑی تھوڑی روئی اس طرح بچھائی جائے کہ درمیان سے تختۂ مذکور کے سروں تک ہموار ڈھلاؤ پیدا ہو جائے۔ پھر اس روئی اور مندہ پر دو کپڑے کی تہیں مندہ سے تقریباً انگل انگل بھر زیادہ رکھکر چیڑ کے تختہ میں باریک کوکوں (چھوٹی چھوٹی کیلوں) سے جڑ دی جائیں۔ یہ گدی تیار ہو گئی۔ اب اس گدی کو قائم اور محفوظ رکھنے کے لیے ٹین کے خوبصورت سے بکس تیار کرا لیے جائیں اور اُس میں گدی کو سریش وغیرہ سے چپکا دیا جائے۔ یہ بکس سوداگروں اور مہر کنوں کی دوکانوں پر بہت زیادہ مقدار میں فروخت ہو سکتے ہیں۔ بکسوں پر وارنش وغیرہ کا پالش کر کے اُس کو خوبصورت کر لینا چاہیے۔ اگر خود پالش نہ کر سکتے ہوں تو ہر شہر میں کنگروں کی دوکانوں پر عمدہ اور پانی سے نہ دھلنے والا رنگ ہو سکتا ہے۔

دوسرے ان گدیوں کو تر رکھنے کے لیے بھی ایک مرکب تیار کیا جاتا ہے جس کے تیار کر لینے سے اچھی خاصی یافت ہو سکتی ہے۔ یہ مرکب ہر مہر خریدکرنیوالے کے لیے ضروری ہے ورنہ گدی خشک ہو جانے کے بعد بیکار ہو جاتی ہے۔ اور یہ مرکب گدی کو خشکی کی خرابی سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس مرکب کے تیار کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ:۔

۳۵ حصہ جیلے ٹین کو ۳۰۰ حصے پانی میں جوش دیکر گرم حالت میں فلالین کے ذریعہ سے چھان لیا جائے اور ۶۰۰ حصے گلیسرین ملا کر پھر آگ پر اس قدر پکایا جائے کہ ایک ہزار حصے پانی جل جائے۔ اب مرکب ہذا میں حسب خواہش رنگ ملا کر بوتلوں میں بھر لیا جائے۔ اول اس مرکب سے گدی کو تر کر دینا چاہیے۔ اگر اتفاقیہ گدی خشک ہو جائے تو پانی اور گلیسرین سے تر ہو سکتی ہے۔

کاغذ اور روئی کی ڈلیاں

یہ کام بیچاری بیوہ عورتیں اپنے پیٹ پالنے کے لیے کر سکتی ہیں۔ اگر بوڑھے اور سن مرد بھی اس کام کو کریں تو کم از کم دوسروں کے محتاج نہیں رہ سکتے اور اپنی عمر کا بقیہ حصہ بآسانی بسر کر سکتے ہیں۔

سطحی نظر سے دیکھنے میں اگرچہ یہ کام نہایت معمولی ہے لیکن اس میں بڑی بات یہ ہے کسی قسم کا سرمایہ لگانے کی ضرورت نہیں صرف ہاتھ پاؤں کی محنت اور ردی کاغذ اور پرانے روئی سے یہ کام چل سکتا ہے۔ ایک دن میں تقریباً دس ڈلیاں ایک شخص تیار کر سکتا ہے، اور فی ڈلیا اگر ۳ بھی قیمت قرار دی جائے ایک روپیہ چودہ آنے کی مزدوری ہو سکتی ہے۔ یہ ڈلیاں اس طرح بنائی جاتی ہیں کہ:۔

ردی کاغذ اور روئی اور کھریا مٹی کو ہموزن اتنے پانی میں بھگوتے ہیں کہ کاغذ اچھی طرح گل جائے۔ اور کم از کم اتنے ہی عرصہ تک یہ چیزیں بھیگی رہنی چاہئیں کہ کاغذ اچھی طرح کلکر اس مرکب کی گلدی سی بن سکے۔ اب اس مرکب کو کسی پتھر کے بٹہ سے اچھی طرح کوٹ لینا چاہیے جب ایک ذات ہو جائے تو جتنی بڑی ڈلیا بنانی ہو اُسکے موافق اس مرکب کی ہموار بیلن سے بیل کر روٹی سی پکائی جائے اور کسی اُلٹے گھڑے پر ڈالکر چاقو سے کوتے برابر تراشکر کنارے گھڑے کے باہر کی جانب موڑ دیے جائیں اور درمیان میں پیندی اسی مرکب کی بنا کر قائم کر دی جائے اور اس ڈلیا کو پانی کا ہاتھ لگا کر چکنانے کے بعد دھوپ میں خشک کر کے گھڑے پر سے اُتار لی جائے۔

(جزی امروہوی)

سوالات

مذہبی

(۹۹۱) اسم اعظم مع فوائد جاننا چاہتا ہوں۔ (کے۔ ایس۔ بی۔ ایم ذکریا)

(۹۹۲) کسی مجبوری کی وجہ سے کوئی شخص نماز مسجد میں ادا نہیں کر سکتا تو کیا وہ گھر میں اپنی اہلیہ اور ہمسایہ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کر سکتا ہے۔ جواب مستند درکار ہے۔ (۲۱/ش)

طبّی

(۹۹۳) تپ محرقہ کے باعث ایک عورت کے سر کے بال گر گئے ہیں، جلد بڑھنے اور پہلی طرح نکل آنے کا نسخہ مطلوب ہے۔ (۲۶۹/الف)

(۹۹۴) مقوی دل و دماغ و دافع نسیان گولیوں کا نسخہ مطلوب ہے (خ مدار)

(۹۹۵) میرے بھائی کی زبان میں لکنت ہے۔ پڑھتے وقت حروف صاف نہیں نکلتے ہیں مجرب نسخہ مطلوب ہے۔ (نمبر ۴۹۱ خریدار)

(۹۹۶) کثرت مجامعت کی وجہ سے سرعت کی شکایت ہے مجرب نسخہ درکار ہے۔ (ایک خریدار)

(۹۹۷) عرصہ تین سال سے دن میں چار پانچ دست آجاتے ہیں مجرب نسخہ درکار ہے۔ (ابو الحسین خاں خریدار)

صنعتی

(۹۹۸) شیشہ پر قلعی کرنے کی ایسی صحیح اور درست ترکیب درکار ہے جس میں چاندی یعنی نائٹریٹ آف سلور کی اتنی ہی مقدار ڈالی جا سکے جو کل شیشہ پر صحیح طور سے جذب ہو جائے اور ضائع نہ جائے۔ (حرفی)

متفرق

(۹۹۹) رسالۂ دین و دنیا جلد اول نمبر ۱۰ و جلد دوم نمبر ۹، ۱۰ و جلد سوم نمبر ۱ کے پرچے مطلوب ہیں۔ (۹/ب)

(۱۰۰۰) ایک اردو رسالہ جس کے مطالعہ سے نبض کی شناخت ہو سکے کہاں سے مل سکتا ہے؟ کتاب جس کا نام وغلط سکھانیوالی کتاب ہے کہاں سے ملیگی؟ (محمد علی)

(۱۰۰۱) اسرار دربار لندن ترجمہ اردو سسٹرز آف دی کورٹ آف لندن کی مکمل جلدیں کہاں سے اور کس قیمت پر مل سکتی ہیں۔ (نواب نصیب یار جنگ)

(۱۰۰۲) کتاب سیرۃ النبی مؤلفہ علامہ شبلی نعمانی اور شمس التواریخ اور ایک کتاب منتہل شرح وافی علم نحو قلمی یا مطبوعہ رعایتی قیمت پر درکار ہے۔ (عبد الرحمن)

(۱۰۰۳) خفیہ پولیس کے لیے ربڑ کے چہرے بھیس بدلنے کو عمدہ کس کمپنی سے مل سکتے ہیں؟ (نمبر ۲۴۳ خریدار)

(۱۰۰۴) ہرن کے شکار کے لیے کونسی بندوق اچھی ہوتی ہے؟ (نمبر ۲۴۳ خریدار)

(۱۰۰۵) والدۂ محترمہ نے ۱۳۴۲ھ میں انتقال فرمایا۔ ناظرین شعراء میں سے کوئی صاحب تاریخ وفات کا قطعہ اردو تحریر فرما کر مشکور فرمائیں (۶۸/ش)

(۱۰۰۶) صنعتی و تجارتی اخبارات کے پتے درکار ہیں۔ (ذکریا خریدار)

(۱۰۰۷) ایک عربی اردو ربر ٹائپ کی ضرورت ہے (جیسا انگریزی ٹائپ ہوتا ہے) کس قیمت کو اور کہاں سے مل سکتا ہے؟ (نمبر ۴۹۱ خریدار)

(۱۰۰۸) ہندوستان و یورپ کی معتبر لاٹری کمپنیوں کے پتے درکار ہیں کوئی صاحب تحریر فرمائیں۔ (ایک خریدار)

(۱۰۰۹) رسالۂ دین و دنیا مئی ۱۹۲۳ء و جنوری ۱۹۲۱ء و فروری ۱۹۲۱ء و مارچ ۱۹۲۱ء و ستمبر ۱۹۲۱ء و اکتوبر ۱۹۲۱ء کا ایک ایک پرچہ درکار ہے جن صاحب کے پاس ہوں اطلاع دیں۔ (ابو الحسین خان خریدار)

(۱۰۱۰) کیا کوئی صاحب دین و دنیا کا ۱۵ جولائی ۱۹۲۳ء کا پرچہ مفت یا قیمتاً دے سکتے ہیں؟ (ایزد بخش قادری خریدار)

(۱۰۱۱) تفسیر اکسیر اعظم مطبوعہ مطبع احتشامیہ مراد آباد ۲۴ پارہ تک میرے پاس موجود ہے اس مطبع کی باقی پاروں کی تفسیر کہاں سے اور کس قیمت پر ملیں گی۔ (۱۸/ش)

(۱۰۱۲) کاربائڈ بنانے کی ترکیب مطلوب ہے۔ (نبی حسین خاں خریدار)

(۱۰۱۳) شیشے پر پختہ کام کرنے کی ہندوستانی اشیاء سے پختہ رنگ بنانے کی ترکیب مطلوب ہے۔ ہر قسم کا رنگ سنہری روپہلی تیار ہو سکے۔ (")

(۱۰۱۴) آئینہ جس کا شیشہ ڈبل ہو کہاں سے مل سکتا ہے۔ پتہ مطلوب ہے۔ (کاظمی دین خریدار)

(۱۰۱۵) الیکٹرک انجینیری کا استحان پرائیویٹ کس جگہ دیا جا سکتا ہے۔ مگر سند کارآمد ہو۔ (۱۹/ی)

(۱۰۱۶) الیکٹرک انجینیری کی کتابیں اردو اور انگریزی میں کہاں سے مل سکتی ہیں (۱۹/ی)

(۱۰۱۷) کچا ربڑ اور کچا شیشہ کہاں سے مل سکتا ہے۔ پتہ مطلوب ہے۔ (۳۰/ش)

(۱۰۱۸) شرح سکندر نامہ، سراج المحققین از سراج الدین علی خاں آرزو۔ شرح سکندر نامہ خیر الاثر حسین از نواب امانی خاں۔ شرح سکندر نامہ از مولوی محمد شاہ، شرح سکندر نامہ از سیف اللہ

احمد آبادی۔ شرح گلستان شکرستان از ملا محمد سعید۔
شرح گلستان بہارستان از عبد الغنی۔
شرح گلستان عبد الرسول۔ شرح گلستان از عطاء اللہ لاہوری
شرح گلستان از مولوی عبد الحی شرح گلستان عربی سروری کاشانی
مندرجۂ بالا شروحات کہاں سے اور کس قیمت پر ملیں گی۔ پرانی کتب فروخت کرنے والے اصحاب کے پتے مطلوب ہیں (خریدار نمبر ۲۵۳)

جوابات

(۹۴۹) علاج بالماء ہے۔ قیمت سات روپے آٹھ آنے میں غلام علی تاجر کتب کشمیری دروازہ لاہور سے ملیگی۔ (خادم حسین)

(۹۸۱) میر نذر علی صاحب درد۔ اورنگ آباد دکن سے خط و کتابت کیجیے۔

( ) ممالک غیر کے ڈاک کے ردی ٹکٹوں کے تبادلہ خرید و فروخت کے متعلق پتۂ ذیل پر خط و کتابت کیجیے۔

پتہ:۔ عبد الرحمٰن علوی سب انسپکٹر مدارس۔ بہرائچ، اودھ)

(۹۳۲) پرجو نسخہ ہے وہ ایک یوم کی خوراک ہے لہٰذا جو وزن تحریر کیا گیا اُسی وزن کے پانچ نسخے علیحدہ علیحدہ ایک ایک کرکے پانچ روز استعمال کرانا چاہیے۔ (حکیم محمد اظہر علی)

(۹۳۱) پرجو نسخہ ہے وہ اس وقت استعمال کرنا چاہیے جس وقت مرگی کا دورہ پڑے جو وزن نسخہ کی ادویہ کا ہے وہ ایک روز کے استعمال کے واسطے کافی ہوگا اور اُس میں سے ہی قدرے ناخونوں پر مل دیا جائے۔ جس زمانہ میں دورہ پڑے اس وقت سے لیکر اور اس کے ایک ہفتہ بعد تک استعمالِ نسخہ کرایا جائیگا تو انشاء اللہ آئندہ دورہ نہیں پڑے گا۔ (حکیم محمد ظہیر علی)

(۹۷۲) ہاشمی دواخانہ سے طلائے بے نظیر طلب کیجیے ۶ ماشہ کو ملے گا۔ (حکیم محمد ظہیر علی)

(۹۶۲) سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بغیر نماز صحیح نہیں جبکہ کوئی شخص بغیر جماعت کے نماز پڑھے۔ لیکن جماعت کے ساتھ نماز پڑھے۔ پھر سورۂ فاتحہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ اسلیے کہ حدیث ہے قرأۃ الامام قرأۃ للمقتدی (ترجمہ) امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے" (۲۱/ج)

(۹۶۳) کافر کی اولاد اگر زمانۂ شیر خواری میں مرجائے تو اُس سے کوئی حساب نہیں لیا جائیگا۔ اس لیے کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو وہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام الخ (۲۱/ج)

(۹۶۴) وہ عورت کسی کو نہیں ملے گی بلکہ وہاں کوئی ایک دوسرے کو نہیں پہچان سکیگا وہاں کوئی رشتہ ناطہ وغیرہ کا خیال نہیں کیا جائیگا۔ سب کے رشتے ناطے قطع ہو جائیں گے۔ سوائے اہلبیت علیہم السلام۔ (۲۱/ج)

(۹۶۴) وہ عورت اپنے آخری شوہر کو دلائی جائیگی۔ کیونکہ ماقبل کے مرنیوالے شوہروں کے بعد اُس عورت نے جو عدت کا زمانہ گزارا ہے اُس سے اُس عورت کو ماقبل کے شوہروں کی زوجیت سے خارج کر دیا ہے۔ اگر یہ زمانۂ عدت زوجیت سے خارج کرنیوالا نہ ہوتا تو مدت العمر کوئی عورت عقد ثانی نہ کر سکتی۔ (سید عین الحسن جرمی)

(۹۶۵) نہیں پہن سکتا۔ اس کا پہننا ہر حالت میں حرام اور ناجائز ہے۔ (۲۱/ج)

(۹۶۶) ہاتھوں پر لگانا جائز نہیں لیکن ناخونوں پر لگانا اچھا ہے۔ (")

(۹۶۷) عاق والدین کی بیعت جائز نہیں۔ (")

(۹۶۸) درست ہے۔

(۹۶۹) یہ قانونِ قدرت کے خلاف نہیں۔ شیطان لعین ابتک زندہ ہے۔ حضرت خضر ابتک زندہ ہیں۔ حضرت ادریس ابتک زندہ ہیں۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فوت ہونے میں حکمت تھی اور ان کے زندہ رہنے میں حکمت ہے۔ (")

(۷۲۰) سبلغ پانچ روپے کی کتابیں مندرجۂ ذیل پتہ سے طلب کریں۔

پتہ:۔ (رضا حسین صاحب۔ محلہ مصرانہ۔ قصبہ پھاپھانی۔ ضلع ہردوئی)

(۸۳۰ و ۸۶۶ و ۸۷۵) کی کتاب بھی اسی مندرجہ پتہ سے طلب کریں۔

(۸۴۰) کتاب مطلوبہ سبلغ للعہ ہیں پتہ مندرجۂ جواب (۷۲۰) پر طلب کریں۔

(۸۶۶ و ۹۰۱) صابون بنانے کی ترکیبیں معلوم کرنے کے لیے بھی پتہ مندرجۂ جواب نمبر ۷۲۰ پر خط و کتابت کریں۔

(۹۸۷) پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں (حبیب احمد ہیڈ کلرک وزارت سکود کشمیر) (۲۱/ج)

(۹۷۴) اوّل داد کو اچھی طرح پاچک صحرائی سے رگڑ کر ضماد ادویہ ذیل لگائیں داد کے واسطے بھی مفید ہے اور بال صفا کا کام بھی دیگا۔

ہڑتال۔ اُشق۔ مقل۔ زاج۔ روغن گندم
۱ تولہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۹ ماشہ ۶ ماشہ

ہمہ ادویہ را در سرکہ باریک سائیدہ ضماد نمایند۔ (حکیم محمد ظہیر علی)

(۹۷۳) اول فوطہ کو گل ٹیسو کا بھیگا دیں اور بعد بھیگا رہ دینے کے اُس پر ذیل کی ادویہ کا ضماد کر دیں۔ بزر البنج ۹ ماشہ۔ برادہ مس تولہ بھر۔ برادہ سُرب تولہ بھر۔ برادہ سنگ آسیا تولہ بھر۔ گل ارمنی ایک تولہ باریک در عرق کشنیز سبز سائیدہ ضماد نمایند۔ (حکیم محمد ظہیر علی)

(۹۷۵) چرائتہ۔ سرسوکہ۔ نگنہ باربری۔ عناب۔ عشبہ جعفری۔ چوبچینی وردی بسفائج نشستی ۳ تولہ ۳ تولہ ۵ تولہ ۳ تولہ ۲ تولہ
گل بنفشہ۔ بادرنجبویہ۔ گلسرخ۔ گل بیدمشک۔ گل گاؤزبان۔ گل منڈی۔ گل کیوڑہ ۳ تولہ ۵ تولہ ۵ تولہ ۳ تولہ ۳ تولہ ۵ تولہ ۳ تولہ
شیرخشت۔ آب دریا۔ ہمہ ادویہ را بقدر آبیکہ تا انداز دو برسم معروف عرق کشند۔
۱۵ ماشہ ۱۵ ماشہ ۱۲ تولہ عرق ہمراہ شربت عناب ۲ تولہ علی التصباح بنوشند (")

انشائے لطیف

کھلتا ہوا پتّا

اُس کی صناعیاں، اُس کی دستکاری، اُس کی رنگیلی طبیعت اور ایک سے دوسری کی صورت نہ ملنے دینے والی قدرت کا ملہ بھی کس شان کی موجد ہے کہ ہر خاکہ میں ایک جوہر، ہر جوہر سے ایک تصویر اور ہر تصویر میں وہ وہ باتیں پیدا کر دیتی ہے جو دیکھکر عش عش کرنے کے سوا ذرہ برابر بھی نقل نہیں کی جا سکتیں ؎

ہوا و سبزہ و گلہائے رنگیں ۔۔۔ یہ ساری شوخیاں ہیں ایک حسیں کی

اِس بھری پُری دُنیا میں کیا کوئی ایسا چابکدست مصوّر۔ سائنٹسٹ۔ یونیٹکل آرٹس کا ماہر۔ باغبان یا مالی موجود ہے جو ایک جوہی کے نازک پھول کی نظیر اپنی قوت مدرکہ یا کاریگری سے بنا سکے، کیا ایک سادے سے پتّے پر ویسے ہی نرم اور نازک نازک نقش کسی مشین یا کسی دوا کے زور سے پیدا ہو جائینگے، جو ایک معمولی کیلے کے چوڑے پتّے پر دیکھے جاتے ہیں۔ ہاں۔ ہاں۔ امریکہ کا مشہور حکیم ایڈیسن جو اپنے قول کے موافق ایک بٹن کے دبانے سے گریٹ برٹن کو اُڑا دینے کی دھمکی دیتا ہے، بلکہ اُس کے بنائے ہوئے عجائبات اس وقت سیاحوں کے لیئے اعجاز اور سحر عالم آشکارا کا مرتبہ دکھا رہے ہیں کیا اس سے یہ ممکن ہے کہ وہ ایک چھوٹی سی ہری ٹہنی کو توڑ کر اُسکی جگہ ویسی ہی دوسری لگا دے۔ ایک دن میں نہیں، سو دن میں۔ سو دن میں نہیں ہزار دن میں۔ نہیں یہ ناممکن ہے، قدرت کے مقابلہ میں کس کی مجال ہو سکتی ہے جو ایک تنکا بھی بنا سکے قدرت کی صنعتیں، زبردست حکمتیں ہیں اور حکمت کی شان ہر ذرّے ذرّے سے پتّی پتّی سے، روئیں روئیں سے ظاہر ہے۔ اگر دیکھنے والے کو سلیقہ ہے، اگر سمجھنے والے کو سمجھ ہے، تو وہ دن رات میں کیا کچھ نہیں دیکھ سکتا، اور ذرا سے غور میں کیا کچھ نہیں سمجھ سکتا۔ وقت پر لگا کر اُڑ رہا ہے۔ زندگی موت کے دن گن رہی ہے، تو اشیں جان لیئے پلتی ہیں، اور آنکھیں کھلے رہنے پر بھی بند ہیں +

کھلتا ہوا پتّا۔ آیئے۔ میں آپ کو بتاؤں! اس سُرخی میں کیا بھید ہے اور نفس مضمون سے اس سے کیا دست و گریبانی ہے۔ میرے مضمون کے پڑھنے والو میرے گھر میں ایک ایسے درخت کا گملہ ہے جس میں پھول پھل تو نہیں آتا مگر ہاں اُس کے پان کے سے پتّے لال لال اور بڑے بڑے ہو کر بہت ہی بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ اصل میں یہ ایک چھوٹا سا پودا ہے اس لیئے اُس کی بساط کے موافق ہر شاخ میں دو دو تین تین ہی پتّے آیا کرتے ہیں۔ گر وہ بھی باری باری سے۔ یعنی جب ایک پتّہ پورے طور پر اپنی بہار دکھا جاتا ہے تو جل کر گر پڑتا ہے اور اُس کی جگہ دوسرا پیدا ہو جاتا ہے اس کے کھلنے کا بھی عالم نرالا ہوتا ہے۔ لال لال ڈنٹھل میں سے پہلے ایک پین سی ملگجی نوک پیدا ہوتی ہے جو بڑھتے بڑھتے نکھرتے نکھرتے پانچ چھ دن میں ایک پتّہ بنتی ہے

بنجاتی ہے اور یہی درحقیقت وہ لپٹا ہوا پتّا ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ کھلنا شروع ہوتا ہے۔ رفتہ رفتہ جتنی جتنی نسیم سحر کے پولے پولے ہاتھوں کی ہلکی ہلکی جنبش اور دریادل شبنم کے گول گول موتیوں کی نچھاور اسپر ہوتی جاتی ہے، سورج کی دھیمی دھیمی شعاعیں ادھر اُدھر سے پڑتی جاتی ہیں اُتنی ہی اُتنی یہ پھول سی پتّی لمبی ہو ہو کر کھلتی بھی جاتی ہے اور آخر ایک اٹھوارے کے بعد وہی راز سربستہ ایک پنجۂ نگاریں ہو جاتا ہے۔ جب یہ کھلنا شروع ہوتا ہے تو اس کی نیم وا حالت اُن نازک اُنگلیوں کی جھلک مارتی ہے جو حنا کی بدولت خون میں ڈوبے ہوئے نشتر کہلاتی ہیں۔ اسکی سُرخ سُرخ رگیں جب آپس میں پھیل پھیل کر مل جاتی ہیں تو یہ عین ہین اُس نازنین مظلومہ کا کمزور ہاتھ معلوم ہوتا ہے جسنے قاتل کی ننگی تلوار روکنے کے لیئے گھبراہٹ میں اپنی گوری گوری ہتھیلی آگے کر دی ہو اور وہ لہو لہان ہو کر رہ گئی ہو۔

میرے دوستو! جب تک یہ کھلتا نہیں ہے اور ایک سربند کلی کی طرح رہتا ہے اُس وقت تک میں کیا بتاؤں کہ دن بھر میں کے کے دفعہ میری نگاہیں اس تک جاتی ہیں اور مایوس پلٹ آتی ہیں، یہ کھلنا شروع ہوتا ہے اور میری بیقراری پہلے سے بھی دوچند و سہ چند ترقی کر جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ بالکل کھل جاتا ہے اور میری لب تشنہ نظریں اس کی رنگینیوں سے لبریز ہو کر بالکل سیر ہو جاتی ہیں، پھر وہ اپنی عمر کی پوری میعاد تک برابر کھلا رہتا ہے، مگر خدا جانے کیا بات ہے کہ پھر مجھے اس کی طرف سے کچھ ایسی مسادات ہو جاتی ہے کہ کبھی بھولے سے بھی نظر اُٹھا کر اُس کی طرف نہیں دیکھتا۔ ہاں جب کبھی خیال ہٹتا ہے تو کدھر؟ اس دوسری پتّی کی طرف اس اُمید میں کہ دیکھیئے وہ کب کھلتی ہے۔ آہا۔ اس میں ایک عجیب بھید ہے، اس میں ایک طرفہ جدت ہے۔ بلکہ اس میں ایک اچھی خاصی نصیحت پوشیدہ ہے، جیسے کھلے ہوئے پتّوں کے خطوں نے ذرا سے غور کے بعد حرف بحرف کہہ دیا۔ کمال اور نقص میں کچھ یوں ہی سا فرق ہے۔ کمال کے بعد ہی زوال شروع ہو جاتا ہے جس کی دھیمی نمایش بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ صرف مٹھی کھلنے کی دیر ہے، خدا نہ کرے جو کسی کی مٹھی کھلے کلی کلی کی رسیا نگاہیں ساری خوشبو سمیٹ کر اُڑ جاتی ہیں۔ اور پھر اُدھر بھولے سے بھی نہیں پھٹکتیں۔ راز سربستہ جبتک سربستہ ہے بالکل محفوظ اور مقید ہے، جہاں اُس کی ذرا سی بو پھوٹی اور بس ہونٹوں نکلی اور کوٹھوں چڑھی۔ اپنا راز جان سے زیادہ عزیز چیز ہے۔ اپنی مٹھی کھول دینی سراسر نادانی ہے، دوسرے سے اپنا بھید کہہ دینا اُس کا غلام بن جانا ہے۔ بھلا یہ کونسی دانائی ہے کہ اپنی تمام قوتیں، اپنا جوش۔ اپنی عزت۔ اپنی آبرو۔ دفعتاً دوسرے کے ہاتھ میں دیدیئے جائیں +

دُنیا والو! دُنیا میں بھرم عجب چیز ہے اور بے اعتباری سخت ذلت۔ اپنا بھرم کھونا گویا دوسروں سے اپنی عزت کرانا ہے۔ اس لیئے اپنے خزانہ کی کنجی دوسرے کی جیب میں ڈال دینی دیدہ و دانستہ اُس کا محتاج بننا ہے۔ مٹھی کھلنے کے بعد کبھی بند نہیں ہو سکتی اور گئی ہوئی خوشی پھر نہیں پلٹتی۔ اپنا راز جب تک اپنے دلمیں ہے اُسے ذرا آنچ نہیں، اور جہاں دوسرے کو ہمراز بنایا ہمیشہ نگاہیں نیچی ہوتی ہوئی دیکھیں +

اے اس نئی روشنی کی جھلک سے ٹٹول ٹٹول کر چلنے والو! کھلتا ہوا سنّاٹا گویا دور کی بہار تھا جو پھر دھندلا نظر سے گر گیا۔ اور نظر سے گرتے ہی جاکر ٹھکانے پر آ گیا۔ جہاں سے ہوا نے اُسے زمین پر پھینک دیا اور دوسرے دن جھاڑو کی سینکیں اُسے دروازہ سے باہر بھی کر آئیں۔ میں نے اُسے پھر چھوٹوں بھی نہ دیکھا کہ اُسکی کیا نوبت ہوئی اور وہ کس درجہ کو پہنچا۔

کیوں کسی غیر کا محتاج بنے؟ او ناداں!
ہونٹ سی لے کہ یہاں لذتِ گفتار نہیں (ماخوذ)

تفریح

(از جناب شہدی صاحب)

انسان دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک محنتی اور دوسرے کاہل۔ ایک اپنی زندگی کا حصہ جفاکشی اور استقلال کو سمجھتا ہے، اور دوسرا سستی اور آرام پر مٹا ہوا ہے۔ اوّل الذکر تندرست، قوی اور دنیوی نعمتوں سے مالا مال ہے۔ دوسرا بیمار، نحیف اور تنگ دست و پریشان حال۔ ایک کا اُصول "ہم خرما و ہم ثواب" ہے اور دوسرا "پراگندہ روزی پراگندہ دلی" کا مصداق۔

اس عمیق فرق کو دیکھتے ہوئے جو ان گروہوں میں ہے وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ تفریح بخشی اور جفاکشی کا حق ہے نہ کہ سست اور کاہل کو۔ تفریح کی ضرورت تکان ہے خواہ وہ جسم کی ہو خواہ دماغ کی۔ پس وہ شخص جو اپنی تمام قوتوں کو اپنی ہی یا نوعِ انسان کی ترقی میں خرچ کرتا ہے مستحق ہے کہ کچھ گھنٹے تفریح طبع میں صرف کرے تفریح اُس کو شگفتگیِ دل کو حیات بخشیگی اور روح کو تازہ اور توانا بنا دے گی جو دوسری حالت میں مردہ ہو جاتی ہے۔

دُنیا تسلیم کرتی ہے کہ ہم ہندوستانی غایت درجہ کے محنتی اور جفاکش ہیں۔ اگر ضرورت سمجھ کر کرے۔ لیکن ہماری محنت اور جفاکشی تھوڑے عرصہ میں ہمارے جسمانی اعضاء کو ناتواں اور قوائے ذہنی کو کمزور کر دیتی ہے۔ برعکس اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ اہل یورپ کی جسمانی اور دماغی قوتیں تا حیات عمدگی اور چستی سے کام کرتی رہتی ہیں۔ کبھی ہمارے دماغ کو عصب سے خالی اور جسم کو درد اور اعضاء شکنی کا شکار بنا دیتی ہے برخلاف اس کے اہل یورپ میں زیادتی عمر اُن کی کوششوں میں مضاعف اضافہ کرتی ہے اور دوسروں کی رہبری کا باعث ہوتی ہے۔ ہندوستان کی کہاوت کہ "ساٹھا پاٹھا" ہوتا ہے اور یورپ کا مقولہ کہ "بوڑھے بال قابل تنظیم ہیں" ایک دوسرے کی حالت کا عمدہ نوٹ ہیں۔ ایک نفس اور تنزل کا سبب صرف یہ ہے کہ ہماری تفریح طبع کے مشاغل صحیح اصول پر مبنی نہیں ہیں اور وہ ہماری قوتوں کے سچے معاون ثابت ہونے کے بجائے دشمن جانی بنتے ہیں۔ ان مشاغل پر فاضلانہ گفتگو کرنا قبل از وقت ہے۔ مگر چند مفید اور مجرب اصول پیش کرتا ہوں کہ بیشک مفید عمل پیرا ہو اور گم شدہ دھارا کو دوبارہ حاصل کرے۔

اوّل جس طرح اطمینان کر لو کہ جو مشاغل تفریح تم اختیار کرنا چاہتے ہو تمہاری فطرت ضمیر کے خلاف تو نہیں ہیں، کیونکہ اس قسم کا گناہ شگفتگیِ طبع اور اطمینان قلب کو برباد کر دیتا ہے اور تفریح کا اصلی مطلب فوت ہو جاتا ہے۔ بعض شخص حرب ذبیل اور جنگ مرغ کو پسند کرتے ہیں اور بعض گناہ خیال کرتے ہیں۔ پس اس قسم کے مشاغل میں قوت ضمیر کے ارشاد پر عمل کرو۔

دوم صبح کا وقت تفریح میں ضائع نہ کرو۔ رات بھر کا آرام کافی تفریح ہے، اور وہ شخص جو تھکا نہ ہو تفریح کا مستحق نہیں ہے۔ اس لیے صبح کا وقت تفریح میں خرچ کرنا وقت کو بیکار اور ضائع کرنا ہے۔ یاد رکھو کہ گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا۔ ایسا نہ ہو کہ تم کو اس کا عمر بھر افسوس کرنا پڑے۔

سوم مشاغل تفریح کو تکلفات سے آزاد رکھو اور عمر کی مناسبت کو فراموش نہ کرو۔ تکلفات کی زیادہ پابندی تکلیف کا باعث ہوتی ہے، اس لیے اُن گھنٹوں کو جسم و دماغ کے تر و تازہ کرنے میں صرف کرنا چاہتے ہو سوہان روح نہ بناؤ، اگر تم بچوں کا کھیل کھیلنا چاہتے ہو تو بچوں کا ڈھنگ اختیار کرو۔ اور اگر جوانوں کا تو اور کل عمری کی حرکات سے پرہیز کرو۔ ایسا نہ ہو کہ انیشیائی سکیپیر سعدی کا شعر

چہل سال عمر عزیزت گذشت مزاج تو از حال طفلی نہ گشت

چہارم تمہیں صادق آجائے۔

چہارم رہم اُس حصہ کو جو زیادہ تھکا ہوا ہے ضرور تر و تازہ بناؤ۔ اگر تمہاری زندگی عزلت گزینی کی ہے تو جسم کی ورزش کرو۔ اور اگر حرکت دینے والی اور چستی کی ہے تو دماغ کو شگفتہ بنانے کی لیکن خیال رکھو کہ آمیزش کر کے دماغ کو بیجا تکلیف نہ دینے کے لئے جسم کے کام اُس کے سپرد نہ کرو۔ اور سطرنج یا دوسرے وہ تمام کھیل کود جو تفریح کے نہ کھیلو۔ زیادتی ہر ایک شے کی مضر ہوتی ہے۔ اس لیے زیادہ ورزش یا زیادہ جوشیلے کھیلوں سے بچنا بہتر ہے۔

پنجم تفریح کی بھلائی یا برائی کا تعلق طبیعت سے ہے اس لیے حسب دلخواہ مشاغل پسند کرو۔ کانٹے کے ذریعہ سے مچھلی پکڑنا جس میں گھنٹوں خاموش کھڑا رہنا پڑتا ہے۔ بعض طبیعت مثال کرتے ہیں اور بعض بجز سرت کا ذریعہ جانتے ہیں دوڑنا۔ کودنا۔ میدانوں کی نشیب و فراز میں سیر کرنا پہاڑوں پر چڑھنا عام طور پر پسند کیے جاتے ہیں لیکن وہ کھیل جو علاوہ فرحت بخشنے کے کوئی اور عمدہ کام کے موجب ہوں زیادہ اچھے ہیں مثلاً کنیدہ کا پھینکنا ہاتھ اور آنکھ دونوں کو علم ریاضی کی تعلیم دیتا ہے۔ پیرنا صدہا جانوں کا جو پیراک کی عدم موجودگی میں غرق ہو جاتیں حیات کا باعث ہوا ہے۔ پٹہ اور بنوٹ علاوہ تفریح کے فن جنگ کے اصول بتاتا ہے۔

ششم لیکن تفریح کے لیے افضل تر مشاغل شکار کھیلنا ہے۔ کسی امریکہ ایک عزیز سے کہا کہ میں شکم کی آزمائش میں جاتا ہوں جو میرے حکم سے سیر ہو۔ عزیز نے جواب دیا کہ میں حکم کی فکر میں ہوں کہ میرے شکم کو سیر کرے۔ یہ خوبی شکار میں پائی

جاتا ہے جو دونوں کی خواہش کو بوجہ احسن پورا کر دیتا ہے، اگر آدمی بھوکا ہو تو گوشت مہیا کرتا ہے اور اگر زیادہ سیر ہو تو ہاضمہ کو درست بنا دیتا ہے۔

بنا بریں یہ اصول نہایت سادے اور ممکن العمل ہیں، نہ تو ان میں کوئی سائنس کی پیچیدگی ہے اور نہ فلسفہ کی باریکی جو فہم میں نہ آسکے۔ عامل ہو اور دیکھ لو کس طرح یہ اصول تمہارے قلب ماہیت کا باعث ہوتے ہیں۔ یہی اصول ہیں جنہوں نے آج یورپ، امریکہ کی کایا پلٹ دی اور ان کو عاقل، بردبار، فارغ اور ہوشیار بنا دیا مہذب ممالک ان کی قدر کرتے ہیں اور ان کی طرف دوستی کو اصلاحی جرم سمجھتے ہیں۔ واقعی صحیح ہے

"شہ جوہر ست شاہ و اندیا یا نہ جوہری" (ماخوذ)

میری بربادی کا باعث

(خواب سے بیدار ہو کر)

کبھی اے دوستو! میں بھی تھا جس حال میں ہوتا نہ تھا زمانے میں ہوا کوئی نہ ہم پلہ مرا ہوگا
کھڑی رہتی تھی دولت ہاتھ باندھے میرے آگے پر کہ وہ خوش بخت مرحوم اب کہاں ہوگا
ستارہ نام کو بھی تھا نہ کچھ گردش میں قسمت کی کیا میں نے کوئی ایسا کام جس سے ننگ ہوتا
مرے اقبال و دولت کو تو روز افزوں ترقی تھی رقیبوں کے لیے لیکن حسد کا زہر تھا قاتل
سدا اپنی کامرانی میں مرے دل آنی فانی تھا اگر یہ روز اول ہی مجھے ہوتا تو کیا ہوتا

مجھے برباد لیکن کر دیا ہے میری بیوی نے مجھے افسوس ظالم نے کہیں کا بھی نہیں رکھا
غضب یہ ہے مرے لاکھوں کروڑوں کی کیا برباد نہایت کر دیے ظالم نے اک پیسہ نہیں چھوڑا
بتاؤں کس طرح یہ معجزہ دکھلا دیا اُس نے
کہا کیونکر نے اٹھ چھکے ہیں، اور دن نکلا

جدائی

ہم اپنے دوستوں سے خدا [illegible] کہتے ہیں مگر [illegible] ہم [illegible] ہوتے ہیں [illegible] دیکھ سکتے کہ [illegible] ہر دوست [illegible] آتے ہیں ہم ہنسی کے برستے ہیں [illegible] ہیں جہاں ہمیں ایک وقت کھانا اور پینا دو ملتی پڑ رہتے ہیں اور یہ نہیں ہوتے [illegible] ہیں، قوت ہے تو وہ ہر خود [illegible] ہمارے لیے پیدا کر سکتی ہے۔

خدا کی آواز ہمیں کہہ رہی ہے کہ "ہاں بڑھے چلو" اور ہم ہیں کہ حال و استقبال دونوں کو چھوڑ کر صرف ماضی پر انحصار رکھتے ہیں اور ان عجیب الخلقت مخلوقوں کی طرح پیچھے کو دیکھتے رہتے ہیں جن کی آنکھیں کہا جاتا ہے کہ پس پشت ہوتی ہیں +

(ترجمہ - ماخوذ)

گزرے زمانہ کی یاد

(از جناب نادر علیخاں صاحب نادر)

اکثر شب تنہائی میں کچھ دیر پہلے نیند سے
گزری ہوئی دلچسپیاں بیتے ہوئے دن عیش کے
جلتے ہیں شمع زندگی اور ڈالتے ہیں روشنی

میرے دل صد چاک پر

وہ بچپن اور وہ سادگی وہ رونا وہ ہنسنا کبھی
پھر وہ جوانی کے مزے وہ دل لگی وہ قہقہے
وہ عشق وہ عہد وفا وہ وعدہ اور وہ شکر یہ
وہ لذت بزم طرب یاد آتی ہیں ایک ایک سب دن کا کنول پر روز شب رہتا شگفتہ تھا سدا اب

اُس کا یہ بیحد جمال ہے اک سبزۂ پامال ہے
اک پھول کمہلایا ہوا سوکھا ہوا بکھرا ہوا
رونا پڑا ہے خاک پر

یوں ہی شب تنہائی میں کچھ دیر پہلے نیند سے
گزری ہوئی دلچسپیاں بیتے ہوئے دن عیش کے
جلتے ہیں شمع بیکسی اور ڈالتے ہیں روشنی

اُن حسرتوں کی قبر پر

جو آرزوئیں پہلے تھیں پھر غم سے حسرت بنگئیں
غم دوستوں کے فوت کا اُن کی جوانا موت کا
لے دیکھ شیشے میں مرے اُن حسرتوں کا خون ہے

جو گردش ایام سے جو قسمت ناکام سے یا عیش غم انجام سے مرکب بت گلفام سے
خود نعش میرے مرگ کی کس طرح یاد اُن کی مٹے

قسمت بد دل بے صبر پر

جب آہ اُن احباب کو میں یاد کرتا ہوں جو
یوں مجھ سے پہلو اٹھ گئے جس طرح طائر باغ کے
یا جیسے پھول اور پتیاں گرجائیں سب قبل از خزاں

اور خشک رہ جوئے نجف

اُس وقت تنہائی مری بسکہ مجسم ہے کسی
کر دی ہے پیش نظر یہ خستہ سا کاشانہ گھر
برباد ہیں کہ چھوٹے سب رہنے کو ایسا چاہیے
ٹوٹے کواڑ اور کھڑکیاں چھت کے پٹکنے کے نشاں
پرنالے ہیں روزن نہیں یہ حال ہے آنگن نہیں پردے نہیں چلمن نہیں اک شمع تک دشمن نہیں
میرے سوا جسمیں کوئی جھانکے نہ بھولے سے کبھی
وہ خانۂ خالی ہے دل پوچھے نہ جس کو دیو بھی

اُجڑا ہوا ویران گھر

یوں ہی شب تنہائی میں کچھ دیر پہلے نیند سے
گزری ہوئی دلچسپیاں بیتے ہوئے دن عیش کے
جلتے ہیں شمع زندگی اور ڈالتے ہیں روشنی میرے دل صد چاک پر

صنفِ نازک کے لئے

ہماری صحت

جب میں امریکہ اور ہندوستان کی عورتوں کا مقابلہ کرتا ہوں ۔ تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے ۔ امریکہ میں قانوناً ۲۱ سال سے کم عمر میں لڑکیاں شادی نہیں کر سکتیں ۔ اسی قسم کا قانون ہندوستان میں بھی ہونا چاہئے ۔ تندرست توانا بچوں کے پیدا کرنے کے لئے صغیر سنی کی شادی قطعاً موقوف بلکہ جرم قرار دینی چاہئے ۔ وہ ماں باپ جو لڑکی کے بالغ ہوتے ہی شادی کی فکر میں لگ جاتے ہیں حالانکہ اس حالت میں اس کے اپنے جسم کی نشو و نما بھی پوری نہیں ہونے پاتی ۔ اور تعلیم و تربیت تو بھلا درکنار رہی ۔ وہ پاگل ہیں ۔ ان کو پاگل خانے میں رکھنا چاہئے ۔ یہ خیال کہ اپنے جیتے جی سب بچوں کی خوشیاں دیکھ لیں ایک لایعنی اور لغو خیال ہے ۔ وہ خوشیاں نہیں ہیں بلکہ کاشکہ اوقات وہ ماتم میں تبدیل ہو جاتی ہیں ۔ یہ معاملات بہت کچھ عورتوں کے ہاتھ میں ہوتے ہیں سو بہنوں تمام الزام مردوں کے سر پر ہی نہ تھوپو ۔ بلکہ کچھ اپنے فرائض کا بھی خیال کرو ۔ آپ بہت کچھ اپنی جنس کی ترقی میں مدد دے سکتی ہیں ۔ کم از کم ان شادی بیاہ وغیرہ کے معاملات میں آپ بہت کچھ اصلاح کر سکتی ہیں ۔ کچھ تو تم خود کر کے بھی دکھلاؤ ۔ صرف اخباروں کے صفحات سیاہ کر دینے سے کچھ نہیں ہو جاتا ۔

صحت سب سے بڑی دولت ہے ۔ اس کے قایم رکھنے کے لئے انسان کو بعض قواعد کی پابندی کرنی پڑتی ہے ۔ مگر صرف صحت قایم رکھنا ہی کوئی بہادری نہیں ہے ۔ بلکہ اس میں دن دن ترقی کرنا اور جہانی حالت کو بہتر بناتے رہنا اصل جوانمردی ہے ۔

(۱) حتی الوسع رات کو جلدی سونا اور صبح سویرے اٹھنا ۔ جو باتیں رات کو فرش پر لیٹ کر اور پاندان بیچ میں رکھکر آپ کر سکتی ہیں وہ دن کو بھی ہو سکتی ہیں ۔ رات خدا تعالےٰ نے سونے کے لئے بنائی ہے ۔

(۲) سونے کے کمرے کے روشندان ہمیشہ کھلے رہنے چاہئیں چاہے سردیاں ہوں یا کوئی موسم ۔ دن کے وقت تمام کھڑکیاں وغیرہ نہ صرف سونے کے کمرے کی بلکہ تمام کمروں کی کھلی رکھنی چاہئیں ۔ تاکہ تازہ ہوا اور دھوپ کی روشنی اچھی اندر آ سکے ۔ یاد رکھو کہ تمام بیماریوں کے جراثیم اندھیری اور نمدار اور غلیظ جگہ میں بہت نشو و نما پاتے ہیں ۔ ہمارے ہندوستان میں بعض گھروں میں خاصکر سردیوں میں سونے سے پہلے تمام کواڑ کھڑکیاں اور روشندان نہایت احتیاط سے بند کر دئے جاتے ہیں کہ کہیں غلطی سے تازہ ہوا اندر داخل ہو سکے ۔ اس کے بدکو لوں کی انگیٹھی خوب دہکائی جاتی ہے ۔ جب کمرہ تنور کے موافق ہو گیا تو دلائی یا رضائی میں منہ اور سر چھپا کر سو گئے ۔ "بریں عقل و دانش بباید گریست" ۔ ایسے حضرات سب سے پہلے تپ دق ۔ نمونیا ۔ زکام ۔ کھانسی اور انفلوئنزا کا شکار ہوتے ہیں تازہ ہوا حقیقتاً آپ کی صحت اور تندرستی کے لئے نہایت اشد ضروری ہے ۔

(۳) کھانے میں یہ احتیاط رکھیں کہ وقت پر ہی کھائیں ۔ کہ قریباً ہر سمجھدار امریکن ماں اپنے بچوں کو وقت پر کھانا دیتی ہے ۔ اور درمیان میں اوکو کوئی چیز مطلق نہیں کھانے دیتی ۔ اس سے بچے اول تو کھانا شوق سے کھاتے ہیں کیونکہ ان کو اس کی اشتہا ہوتی ہے دوسرے کھانا اچھی طرح ہضم ہوتا ہے اور صحت و تندرستی قائم رہتی ہے ۔

(۴) کھانے میں سبزیاں ضرور ہونی چاہئیں ۔ بدن کی نشو و نما اور خاصکر ہڈیوں کی مضبوطی اور نشو و نما پانے کے غذائی اجزا ان چیزوں میں بہت ہوتے ہیں ۔

دودھ بھی ہر انسان کے لئے ایک ضروری چیز ہے مگر حتی الامکان دودھ کو اُبالنے سے پرہیز کریں ۔ (تہذیب النسواں)

نماز

نماز ایک ایسی چیز ہے جسکی جتنی تعریف کی جائے کم ہے ، اور انسان جس قدر اس کو بجالائے تھوڑا ہے ۔ نماز کا پابند دین و دنیا میں سرخرو رہتا ہے ۔

قلب میں اس کے بھرے رہتے ہیں آثار خدا ۔ اسپہ رہتی ہے سدا رحمت خالق کی نظر

بروز قیامت پہلے جو چیز پوچھی جائے گی وہ یہی ہے ۔ اس کی پابندی کے متعلق متعدد احکام ہیں ۔ یہی وسیلۂ نجات بھی ہوگا ۔ پس اس کی پابندی کرنا کس قدر ضروری ہے ۔ اگر کوئی شخص اس کو پابندی سے پڑھے تو پھر اس کو چھوڑنا وہ پسند نہ کرے گا ہم لوگ تمام دن مکروہات دنیا میں صرف کرتے ہیں ۔ اگر تھوڑا سا وقت نماز کے لئے نکال لیں تو کیا مشکل ہے ۔ مگر افسوس ہے ہم لوگوں پر کہ ذرا توجہ نہیں کرتے ۔ سچ ہے ع سو میں دو بھی نہیں نماز گذار ۔

سب کچھ کر لینگے مگر نماز کے نام سے ایسی سستی آتی ہے جسکی کوئی انتہا نہیں ۔ اتنا نہیں سمجھتے کہ زندگی کا کیا اعتبار ہے جس وقت موت آئی اسی وقت چلے ۔ پس جب بات اچھی طرح معلوم ہے کہ ہم کو اس دنیا سے جانا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے تو جس قدر ہم عبادت کریں ہمارے لئے اچھا ہے ورنہ بعد مرون بجز افسوس کے کچھ نہ ہوگا ۔ [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے ایسے چشمے سے تشبیہ دیتے ہیں جو کسی شخص کے دروازہ پر ہو اور وہ اس میں رات دن پانچ مرتبہ غسل کیا کرے پھر ممکن نہیں کہ اس کے جسم پر کسی قسم کا میل باقی رہ جائے ۔

اسی طرح نماز گناہوں کو گراتی ہے جیسے درختوں سے پتے جھڑا کرتے ہیں ۔

کثرت نماز سے آپ کا جسم بہت دکھ اٹھاتا تھا ، اپنے اہل و عیال کو اسی کا حکم کرتے تھے اور بہ نفس نفیس اس کی تکلیفوں پر صابر رہے ۔

حضرت ارشاد فرماتے ہیں کہ نہایت خشوع و خضوع سے ظہر کی نماز اس وقت ادا کرو ۔ جبکہ آفتاب کا سایہ بڑھکر ایک بکری کی خوابگاہ کی مانند ہو جائے ۔ عصر کی نماز اس وقت پڑھو جبکہ قرص آفتاب سفید ہو ، زندہ ہو ، مائل بزردی ہو کر قریب غروب [illegible] فضیلت عصر کا وقت ہے ۔ مغرب کی نماز عاجزانہ اس وقت پڑھو جبکہ روزہ دار [illegible] افطار کرتے ہیں ۔ اور حاجی مقام عرفات سے کوچ کرتے ہیں ۔ عشا کی نماز اس وقت پڑھو جبکہ سمت مشرق کی سرخی زائل ہو جائے ایک تہائی رات گذر جانے تک ۔ صبح کی نماز یا ہم مل کر اس وقت پڑھو جبکہ ایک شخص دوسرے کا چہرہ اچھی طرح پہچاننے لگے ۔

(روضۃ الواعظین)

تندرستی

تنگدستی اگر نہ ہو مالک تندرستی ہزار نعمت ہے

تندرستی کے واسطے محنت جسمانی بہت ضروری ہے۔ اور دواؤں کے واسطے اپنے فکر کا کام کرنا محنت جسمانی کا فائدہ دیتا ہے۔ بلا محنت کے قویٰ ضعیف ہو جاتے ہیں۔ رگ و پٹھے اپنا پورا کام نہیں کر سکتے ہیں اور معدہ اور آنتوں میں مختلف قسم کی طرح طرح کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں مگر ہماری حالت کے مناسب ایک تدبیر بتائی ہوئی ہے جو عمل کرنے سے تم کو اور ہر شخص کو جسے موقع جسمانی محنت کا نہ ملتا ہو وہی فائدہ ہو سکتا ہے جو محنت اور ریاضت سے ہوتا ہے اور وہ یہ ہے [illegible] اور پرہیز سے وہ پرہیز مراد نہیں ہے جو عام اصطلاح میں لوگ کی دال کھانے کا نام پرہیز رکھا ہوا ہے بلکہ پرہیز یہ ہے کہ جو شے مزاج کے موافق ہو اس کو نہ کھانا چاہئے اور جب اصلی بھوک نہ کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہئے۔ اور جب کھانے سے خوب شکم سیر ہو کر نہ کھائے تھوڑی جگہ معدہ میں خالی رکھے اس کا نام پرہیز ہے۔ حکماء کہتے ہیں کہ ریاضت سے تعلیمات دور ہوتے ہیں مگر پرہیز سے پیدا ہی نہیں ہونے پاتے۔ محنت جسم کو پاک و صاف کرتی ہے پرہیز اس میں کثافت کو پیدا ہی نہیں ہونے دیتا۔ اگر محنت مزاج میں مناسب جوش پیدا کرتی ہے تو اعتدال یا پرہیز طبیعت کو قابو میں رکھنا سکھا دیتا ہے کہ وہ اپنا پورا عمل کر سکے اور اس قابل بنا دیتا ہے کہ وہ اپنے پورے زور اور قوت کے ساتھ اپنا کام کر سکے۔ اس موقع پر مجھے ایک واقعہ یاد آیا اور وہ یہ ہے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک بار شاہ نواز اور محبت کرنے والے صحابہ کرام کے سوا کسی کے ہاں کوئی حکیم نہیں ہے۔ حکیم حاضر دربار نبوی ہوا حضور عالم نے اس کے علاج کے واسطے جگہ بتا دی۔ کئی مہینے وہ وہاں حضور میں رہا اور اس کی ضرورت کسی کو نہیں ہوئی۔ ایک دن حکیم نے عرض کی کہ میں اس قدر عرصہ سے حاضر ہوا لیکن ضرورت نہ آپ کو ہوئی اور نہ آپ کے حضرات صحابہ کرام کو۔ لہٰذا میرا یہاں رہنا فضول ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم ہمارے مہمان ہو جب تک تمہارا دل چاہے یہاں رہو لیکن جو صلاحیت خدائے تعالیٰ نے تم کو عطا فرمائی ہے اس کی ضرورت نہ مجھے ہے اور نہ میرے صحابہ کو کیونکہ کسی کا صدمہ پہنچتا ہے اور نہ کوئی بیمار ہو کر کہتا ہے جتنا سکایہ ہے کہ ہو کوئی فوائد ہو مگر کھانا کھانے کے ہزاروں امراض سے دور رہیگا اور اس کو بیشمار فائدے دائمی کے حاصل ہونگے تندرستی اللہ تعالیٰ کی عمدہ نعمت ہے جو اس کے قیام رہنے میں انسان ہر کام فرحتی ہو یا دنیوی اپنے طور پر کر سکتا ہے۔ بیماری سے آدمی بیکار ہو جاتا ہے یا وہ مطلق کام نہیں کر سکتا یا عام کرنا مشکل و دشوار ہو جاتا ہے۔ بیماری کی حالت میں انسان کو سب باتیں بری معلوم ہوتی ہیں۔ بیمار ہو اس کی قدر کی تم کو چاہئے کہ اپنی صحت جسمانی کی خیال بڑی توجہ کے ساتھ رکھو کیونکہ جسم اور روح کا تعلق ہے جب جسم کو آرام پہنچتا ہے تو روح کو بھی تفریح ہوتی ہے بسطرح جسم کو صحت کے واسطے غذا کی احتیاط ضروری ہے اسی طرح عمدہ ہوا اور صاف پانی کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب بندوں کو اپنے عمل کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ (ایک بیگم صاحبہ)

صبر

صبر دنیا میں ایک بہت بڑی نعمت ہے جس میں یہ صفت نہیں انسان ایسا ہے کہ دانائی و انسانیت سے خارج سمجھا جاتا ہے اس کے جتنے وصف بیان کئے جاویں کم ہیں اور یہ اتنی بڑی دولت ہے کہ خداوند عالم نے ہر دنی روح کو خواہ وہ انسان ہو یا حیوان کم و بیش عطا فرمایا ہے مگر افسوس کہ ہم لوگ اپنی غیر مستقل مزاجی اور تلون کی وجہ سے ایسی بڑی نعمت کو کھو بیٹھتے ہیں۔ ہمارے دین و ایمان کا یہ بڑا جزو ہے۔ اور دنیاوی تکالیف و مصائب کا مقابلہ انسان صرف اسی سے کر سکتا ہے۔ خداوند عالم کو صبر بہت پسند ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بخوبی انتہائی درجہ پر تھی۔ کفار حضرت کو سخت سے سخت ایذا دیتے تھے مگر حضرت بجائے اس کے کہ کچھ بددعا لیں باوجود قدرت صبر فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت کی کامیابی کا یہ بہت بڑا ذریعہ تھا۔ خداوند رسول جب اس کی تعریف فرمائیں تو انسان ہم لوگ اسکے عادی نہ ہوں۔ صبر ہر مصیبت پر خواہ وہ چھوٹی سے چھوٹی ہو یا بڑی سے بڑی ہو۔ لازمی ہے۔ اور خوش حالی اس شخص کا جو صبر کا پاسنیوہ بنائے اور دنیاوی مصائب کا اس سے مقابلہ کرتا رہے۔ جس شخص پر کوئی مصیبت پڑے اس کو چاہئے کہ صبر کرے اور خدا کا شکر کرے اور اسی پر توکل کرے پھر دیکھے کہ اس کو اس صبر میں کیا خط حاصل ہوتا ہے۔ اور جب وہ مصیبت ٹل جائے تو اس کا دل کس طرح باغ باغ ہو جاتا ہے۔ بیشک صبر کا پھل کڑوا ہے مگر اسکا پھل ایسا شیریں ہے کہ اپنا آپ ہی نظیر ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی دنیاوی شیرینی اپنی حقیقت نہیں رکھتی۔ جو خوش نصیب اس کا پھل حاصل کرتا ہے وہ اپنی تمام زندگی اس کا شکر ادا کرتا ہے جیسے وہ حکام جو اپنے مالک کی سختیوں کو برداشت کرے اور جو حاکم اس کے صبر کی قدر کر کے اس کو بڑھا دے۔ یا وہ مزدور جو صبح سے دوپہر تک کام کرتے کرتے تھک جائے اور شام کو اس کے خاطر خواہ اس کو مزدوری ملے اور وہ اس بات پر خوش ہو کہ میری محنت ٹھکانے لگی اور پیٹ اس کا اچھا لگے۔ میری معزز صنوا خوب جان لو کہ صبر کا پھل شیریں ہے اور ہر شخص کی مصیبتیں ختم ہونے والی ہیں جس کے بعد راحت کا ہونا لازمی ہے۔ پس یہ حیف ہے اگر ہم اپنی بے صبری سے ایسی نعمت کو کھو بیٹھیں اپنے کو اس کا خوب عادی بناؤ اور خوب جان لو کہ اگر تم صبر کرو گی تو خدا و رسول تم سے خوش رہینگے۔ اگر آج چھوٹی چھوٹی مصیبتوں میں ہم صبر کریں گے تو کل بڑی بڑی مصیبتوں کا ہم آسانی سے مقابلہ کر لینگے۔ (ماخوذ)

عورتوں کے نوٹ

(۱) شب کے وقت آئینہ دیکھو منہ پر جھائیاں پڑتی ہیں

(۲) شب کو پلنگ کی ادوائن نہ کسو بیٹی پیدا ہوتی ہے۔

(۳) گھر میں بھی جھاڑو دے تو پیر یا جمعہ کے دن (۴) ناخن کھائے تو روپیہ ملے۔

(۵) چاند و پھلدار لڑکوں کا منہ نہ دیکھو ورنہ مہینہ بھر بچہ کے ٹھوکریں کھا کر گرتے ہیں۔

(۶) جوتے پر جوتہ چڑھاؤ تو سفر درپیش ہو۔

(۷) مرد عورت کی چوٹی نہ چھوئے۔ بیمار پڑ جانے کا خوف ہے۔

(۸) گھر سے نکلتے وقت اگر کوئی چھینکے یا بلی راستہ کاٹ جائے تو باہر نہ جاؤ۔

(۹) آنکھ پھڑکے یا چوٹا ہنسے تو خوشی ہوتی ہے۔

(۱۰) عورت شوہر کا نام لے تو تاج ٹوٹ جائیگا۔ (امجد حسین ماہ عظیم آبادی)

پیکر دیانت

(۱)

مولوی شمس الدین اگرچہ علوم عربیہ سے واقف اور اصطلاحی عالم نہیں تھے لیکن دینداری، احکام شریعت کی پابندی اور نیک مزاجی کی وجہ سے انھیں سب مولوی صاحب کہتے تھے۔ مولوی صاحب نے اپنے والدین کے زیر سایہ رسمی طور پر اردو، فارسی اور انگریزی مڈل کلاس تک تعلیم پائی تھی وہ کچھ اور پڑھ لیتے۔ لیکن ماں باپ کا سایہ سر سے اٹھ جانے اور کوئی سرپرست نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم چھوڑ کر انھیں معاش کی طرف متوجہ ہونا پڑا۔ مولوی صاحب مویجات متحدہ کے ایک بڑے شہر میں رہتے تھے لیکن اپنے وطن میں کوئی معقول ذریعۂ معاش پیدا نہ ہونے سے وہ اپنے ایک عزیز کے ہمراہ بمبئی چلے گئے اور چند روز پریشان رہ کر ایک کارخانہ میں چالیس روپیہ ماہوار کے نوکر ہوگئے۔ انھیں انگریزی میں خط و کتابت کا کام کرنا پڑتا تھا۔ ابتدا میں تو کچھ دقتیں پیش آئیں لیکن پھر وہ اپنے کام میں بہت ہوشیار ہوگئے اور کارخانہ کے مالک نے کام سے خوش ہو کر ان کی تنخواہ پچاس روپے کر دی۔ مولوی صاحب کے لئے اپنی نیک چلنی اور سادہ مزاجی کی وجہ سے بمبئی اور ایک گاؤں میں کوئی فرق نہیں تھا۔ کارخانہ کے مالک نے دفتر ہی میں انھیں رہنے کے لئے جگہ دے رکھی تھی دفتر کے نیچے ہوٹل تھا۔ وہ دن بھر اپنا کام کرتے تھے ہوٹل میں دونوں وقت کھانا کھاتے تھے اور پھر اپنی جگہ آکر بستر پر پڑ رہتے تھے۔ دفتر کی ضرورتوں کے سوا کہیں باہر نہیں جاتے تھے اور رات دن ایک خاموش طبع سنجیدہ بلکہ ایک افسردہ انسان کی طرح زندگی بسر کرتے تھے۔ مولوی صاحب تین سال تک بمبئی میں رہے۔ اگر کوئی مصیبت کا پیدھنی اوچتا ہوا آدمی ہوتا تو اتنے عرصہ میں لکھ پتی بن جاتا۔ لیکن مولوی صاحب نے صرف آٹھ سو روپے جمع کئے اور وہ بھی صرف اپنی معاشرت کی سادگی اور کفایت شعاری کی بنا پر۔ ان کا خیال تھا کہ پورے ایک ہزار کی رقم پس انداز ہو جائے تو وطن کا رخ کریں لیکن وہ یکایک بیمار ہوگئے۔ اور کھانسی بخار نے اس قدر طول کھینچا کہ مسلسل چھ ماہ تک بیمار رہے۔ اب ان کے لئے دفتر کے فرائض کا انجام دینا دشوار تھا۔ ہوٹل میں کوئی کسی کا پرسان حال نہیں ہوتا اس لئے تیمارداری میں کچھ نہ کچھ سخت دشواریاں پیش آئیں۔ اگرچہ کوئی قریبی رشتہ دار نہ ہونے کی وجہ سے ان کے لئے وطن اور پردیس برابر تھا لیکن تبدیل آب و ہوا کے خیال سے وہ اپنے وطن کو واپس چلے آئے اور گھر پہنچکر بھی تین چار ماہ تک بیمار رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پس انداز رقم میں سے تین سو روپے اٹھ گئے اور جب وہ تندرست ہوئے تو ان کے پاس مکان کی مرمت کے علاوہ صرف پانچ سو کا اثاثہ تھا۔

(۲)

تندرست ہو کر مولوی صاحب کو پھر فکر معاش درپیش ہوئی لیکن علالت نے اس قدر مضمحل اور شکستہ دل کر دیا تھا کہ وہ کسی طرح بمبئی کے دور و دراز سفر کی ہمت نہ کر سکے۔ دہلی ان سے قریب تھی اور انھوں نے یہیں قدیر آزمائی کا ارادہ کیا۔ چنانچہ مختصر طور پر سامان سفر درست کر کے ایک دن وہ روانہ ہوگئے۔ اور چند گھنٹہ ریل میں بیٹھ کر اس شہر میں پہنچ گئے جو مدتوں تک مسلمانوں کا پایۂ تخت رہ چکا ہے۔ اور جس میں ہنوز اسلامی شان و عظمت کی زندہ یادگاریں موجود ہیں۔ دہلی پہنچکر مولوی صاحب نے سرائے میں قیام کیا اور ارباب تجارت میں ملازمت کی جستجو شروع کی۔ حسن اتفاق سے پہلے دن ہی وہ کامیاب ہوگئے اور حاجی ..... کے شوروم میں وہ پچاس روپے ماہوار پر ملازم ہوگئے۔ حاجی صاحب اگرچہ پابند صوم و صلوٰۃ تھے لیکن مزاج کے بہت سخت تھے۔ وہ جانتے تھے کہ تجارت اور مروت دو متضاد چیزیں ہیں۔ نوکروں پر جرمانہ تو وہ ضرور کرتے تھے لیکن کبھی انعام کا خیال ان کے دل میں نہیں آتا تھا۔ تاہم وہ کسی کی تنخواہ نہیں روکتے تھے اور جس طرح دوسروں سے معاملہ کی صفائی کے خواہاں تھے اسی طرح خود بھی معاملات صاف رکھنا چاہتے تھے۔ بہرحال مولوی صاحب کو حاجی صاحب کے ہاں کوئی زحمت نہیں ہوئی۔ اسلئے کہ وہ خود نہایت سنجیدہ اور دیانتدار شخص تھے اور ملازمت کی حالت میں تنخواہ اور کام کے سوا انھیں کسی بات سے سروکار نہیں رہتا تھا اس لئے آقا کی خشک مزاجی اور بے مروتی سے انھیں کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی تھی۔ مولوی صاحب کی ملازمت کو ابھی چھ ماہ گزرے تھے کہ احباب و اعزہ اور خاصکر فطرت نے انھیں شادی کے لئے مجبور کیا۔ چنانچہ انھوں نے اپنے وطن میں ایک یتیم و بیسر لیکن خوش رو اور خوش خوراک لڑکی سے شادی کر لی بڑی خوش نصیبی یہ تھی کہ مولوی صاحب کی بیوی بھی ان کی طرح دیندار اور نیک خیال تھی۔ چونکہ ان کی بیوی کے ماں باپ نہ تھے اور انھوں نے اپنے چچا کے ہاں پرورش پائی تھی اس لئے مولوی صاحب شادی کے پندرہ دن بعد جب دہلی کو واپس آنے لگے تو بیوی کو ہمراہ لیتے آئے۔ ہمخیالی اور نیک مزاجی کی وجہ سے ان میاں بیوی میں باہم ایسی محبت اور یکجہتی پیدا ہوگئی کہ گویا ان کی روحیں روز ازل سے باہم وابستگی رکھتی تھیں۔ مولوی صاحب نے ایک چھوٹا سا مکان کرایہ پر لے لیا تھا اور اس معمولی آمدنی میں بھی وہ خوش سلیقہ بیوی کی بدولت آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتے تھے۔

(۳)

دہلی آکر تین ماہ تک مولوی صاحب اور ان کی بیوی بخیریت رہیں لیکن پھر یہاں کی آب و ہوا موافق ثابت نہیں ہوئی اور مولوی صاحب کی بیوی علیل رہنے لگیں جس سے وہ بہت کمزور ہوگئیں۔ اسی اثنار میں ٹائیفائڈ دہلی میں پھیلا اور بدقسمتی سے وہ مبتلا ہوگئیں۔ چونکہ کمزور تھیں اس لئے بخار کا غیر معمولی اثر ہوا۔ بیوی کی علالت نے مولوی صاحب کو نہ صرف دفور غم کے باعث حواس باختہ کر رکھا تھا بلکہ وہ کھانے پینے، دوا علاج اور تیمارداری کی زحمتیں بھی محسوس کرتے تھے۔ اگر وہ گھر میں بیٹھکر بیوی کی تیمارداری کرتے تو حاجی صاحب سے یہ امید نہ تھی کہ وہ تنخواہ وضع کرنے بازار بیٹھیں گے اور تنخواہ وضع ہونے کی حالت میں مولوی صاحب کو مالی پیچیدگیوں کا سامنا تھا کیونکہ ان کے پاس اب کوئی سرمایہ پس انداز موجود نہ تھا۔ الغرض بیچارے ملازمت کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔ اور جہاں تک وقت ملتا تھا اپنی جان پر تکلیف اٹھا کر بیوی کے دوا اور علاج کی کوشش کرتے تھے چونکہ وہ غریب مکان میں بالکل تنہا تھی اس لئے ایک ضعیفہ کو انھوں نے رفع تنہائی اور تیمارداری کے لئے مقرر کر دیا تھا۔ حالانکہ مولوی صاحب اپنے ملازمت کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔ اور جہاں تک وقت ملتا تھا اپنی جان پر تکلیف اٹھا کر بیوی کے دوا اور علاج کی کوشش کرتے تھے چونکہ وہ غریب مکان میں بالکل تنہا تھی اس لئے ایک ضعیفہ کو انھوں نے رفع تنہائی اور تیمارداری کے لئے مقرر کر دیا تھا۔ حالانکہ مولوی صاحب اپنے ملازمت کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔ اور جہاں تک وقت ملتا تھا اپنی جان پر تکلیف اٹھا کر بیوی کے دوا اور علاج کی کوشش کرتے تھے لیکن ٹائیفائڈ نے ابھی اپنی میعاد ختم نہیں کی تھی اور دن کو تین بجے سے بخار میں ایسی شدت اور اس کے ساتھ ہی حواس میں ایسا اختلال پیدا ہوتا تھا کہ زندگی کی تمام امیدیں منقطع ہو جاتی تھیں۔ مولوی صاحب کو صبح آٹھ بجے سے شام کے چھ بجے تک دفتر میں موجود رہنا پڑتا تھا اور وہ اس وقت سے پہلے کسی طرح گھر نہیں آسکتے تھے۔ ایک دن کام کی بہت کثرت تھی غالباً پنجشنبہ کا دن تھا معمولی خط و کتابت کے علاوہ ولایتی ڈاک کی روانگی بھی ہو رہی تھی۔ حاجی صاحب نے مولوی صاحب کو دس ہزار روپے کے نوٹ دئے جو ہیرے کی صورت میں ایک جگہ روانہ کرنے تھے۔ مولوی صاحب نے نوٹ پیپر دیٹ کے نیچے دبا دئے اور خود اس کام میں مصروف ہوگئے جو پہلے سے انجام دے رہے تھے۔ اسی اثنار میں وہ ضعیفہ جو ان کی بیوی کے پاس رہتی تھی حواس باختہ ان کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ تمھاری بیوی حالت نزع میں ہیں یہ سنکر مولوی صاحب کا دماغ مختل

دبکا رہ گیا - اور یہ معلوم ہوا کہ گویا بدن سے روح نکل گئی ہے - اُنھوں نے جوں توں تمام ضروری کاغذات اور اُن کے ساتھ ہی دس ہزار کے نوٹ جن کا بیمہ بھیجنا تھا میز کی دراز میں رکھکر قفل لگا دیا لیکن بدقسمتی سے کنجیاں میز ہی پر چھوڑ دیں - وہ اس قدر بدحواس ہو رہے تھے کہ اُنھوں نے دوسرے کمرہ میں جاکر حاجی صاحب سے اس طرح جانے کی اطلاع بھی نہیں کی اور اُفتاں و خیزاں گھر کو روانہ ہوئے ؛

(۴)

اس میں شک نہیں کہ مولوی صاحب کی بیوی کا حال بہت نازک ہو رہا تھا - اُن کی آنکھیں بند تھیں نبض غیر معمولی تیزی سے چل رہی تھی اور بخار کی یہ شدت تھی کہ بدن پر ہاتھ رکھنا دشوار تھا - مولوی صاحب نے یہ حالت دیکھکر فوراً ایوڈی کلون کی شیشی اٹھائی اور پانی میں چند قطرے ڈال کر پیشانی پر چھینٹے دئے اور کپڑا بھگو کر سر پر رکھا جس سے چند منٹ میں مریضہ نے آنکھیں کھولدیں - تھوڑی دیر کے بعد اجابت ہوئی اور مزاج کسی قدر اعتدال پر آگیا - اس کے بعد مولوی صاحب ضعیفہ کو مریضہ کے پاس چھوڑ کر خود دفتر روانہ ہوئے کیونکہ ٹرام کا وقت تنگ ہو رہا تھا - دفتر پہنچکر جب اُنھوں نے کنجیاں میز پر رکھی ہوئی دیکھیں تو اُن کا دل دھڑکنے لگا کیونکہ وہ دس ہزار روپے کے نوٹ بھی ڈراز میں رکھ گئے تھے - اور اس سے پہلے ایک دفعہ جب وہ کاغذات کو میز پر چھوڑکر کسی کام کو باہر گئے تھے تو حاجی صاحب کے صاحبزادے جو اپنے والد کے بالکل برعکس نہایت آوارہ منش اور اوباش مزاج تھے - پانچ روپے کے ٹکٹ اُڑا لے گئے تھے -

بہرحال اُنھوں نے نہایت وحشت زدہ ہوکر دراز کو کھولا - کاغذات نکالے - جلد بیمہ کی جستجو کی اور جب نوٹوں کی صورت نظر نہ آئی تو زمین پیروں کے نیچے سے نکل گئی - دیر تک غشی کی سی حالت طاری رہی اور محسوس ہوا کہ دل کی حرکت بند ہوئی جاتی ہے - جب اس کیفیت میں کسی قدر کمی ہوئی تو مولوی صاحب بیشمہ پہنچکر حاجی صاحب کے پاس گئے اور کل ماجرا بیان کیا - حاجی صاحب نہایت برافروختہ ہوئے اور اُنھوں نے کہا کہ اگر دس پانچ روپے کی بات ہوتی تو میں درگزر کرسکتا تھا - دس ہزار روپے کی رقم سے میں ہاتھ نہیں دھو سکتا - آپ ایک گھنٹہ کے اندر نوٹ مجھے لاکر دیجئے ورنہ میں پولیس میں اطلاع کرتا ہوں - مولوی صاحب پھر اپنی میز کے پاس واپس آئے - ایک ایک کاغذ اُٹھا کر دیکھا لیکن نوٹوں کا سراغ نہ ملا - جب دیر ہوئی تو حاجی صاحب خود اپنے کمرہ سے اُٹھکر منشی صاحب کے کمرہ میں آئے - منشی صاحب اور دیگر اہلکاروں کی جامہ تلاشی لی گئی - میزوں اور کاغذوں کو دیکھا بھالا لیکن کچھ کامیابی نہیں ہوئی - آخر حاجی صاحب نے مولوی صاحب کو علیحدہ لے جاکر سمجھانا شروع کیا اور کہا کہ تم اپنی شرافت میں کیوں داغ لگاتے ہو روپیہ تم اپنے گھر میں رکھ آئے ہو اُسے خاموشی کے ساتھ واپس لے آؤ اور اس قصہ کو ختم کرو - میں اس کے سوا اور کوئی بدنامی کی تمہارے ساتھ نہیں کرونگا کہ تمھیں ملازمت سے برطرف کردونگا - مولوی صاحب کے پاس ان تمام باتوں کا جواب خونی آنسوؤں کے سوا کچھ نہ تھا - آخر حاجی بہادر نے مولوی صاحب کو اپنے ملازمین کے سپرد کردیا کہ یہ کہیں جانے نہ پائیں اور خود تھانے میں پہنچے - تھوڑی دیر میں انسپکٹر انچارج اور چار کانسٹیبلوں کو ہمراہ لے کر وہ دفتر میں آپہنچے - تھانہ دار صاحب نے دفتر کے ملازمین کا بیان قلمبند کیا - سب کی جامہ تلاشی لی - میزوں کی درازوں ٹیبلوں اور صندوقچوں کو دیکھا مولوی صاحب سے نہایت سختی کے ساتھ استفسار کیا اور جب کچھ سراغ نہ ملا تو حراست کے اندر اُنھیں اُن کے مکان پر لے گئے اور اچھی طرح خانہ تلاشی کی جس وقت یہ لوگ پہنچے اُس وقت مولوی صاحب کی بیوی کا اضطراب ناقابل بیان تھا - الغرض سب کچھ ہوا لیکن نوٹوں کا پتہ نہ چلا - تھانہ دار صاحب مولوی صاحب کو بدستور حراست میں تھانے لے آئے اور حوالات میں بند کردیا - اس غریب انسان کا کوئی مددگار اور پرسانِ کار نہ تھا - صرف خدا تھا لیکن وہ بھی امتحان تھا - ایک بیمار شوہر حوالات میں اور ایک بیمار بیوی عالم تنہائی میں جس طرح بے چین اور مضطرب تھے اُس کا اندازہ دشوار ہے ؛

(۵)

پولیس نے شہادت بہم پہنچا کر مقدمہ کا چالان کردیا - بازار والوں نے شہادت دی اور بالکل صحیح تھی کہ فلاں وقت ملزم نہایت تیز تیز اپنے مکان کی جانب جا رہا تھا - مولوی صاحب کو اس امر سے خود اقبال تھا کہ اس ہزار کی رقم اُنھوں نے حاجی صاحب سے وصول پائی - عدالت نے جرم ثابت پایا اور مولوی صاحب کو تین سال قید بامشقت کی سزا دی - عزیز بیوی پردیس میں اور عالم کس بیچارگی میں - شدید علالت میں مبتلا - خود تین سال کے لئے قید بامشقت میں گرفتار - نہ کوئی غمگسار اور نہ کوئی پرسگار - یہ باتیں ایسی نہ تھیں جو مولوی صاحب کے دماغ کو بیکار نہ کردیتیں - اُنھیں خبر نہ تھی کہ کیا ہو رہا ہے اور وہ کہاں جا رہے ہیں اور جب تک اہالیان جیل کی گالیوں اور بے دردانہ زدوکوب نے اُنھیں مشقت کے لئے مجبور نہیں کیا اُس وقت تک اُن کے حواس بالکل بااثر رہے - طاہرہ (مولوی صاحب کی بیوی) کا حال اُن سے زیادہ زار و ابتر تھا - سولہ سترہ سال کی ایک لڑکی جس نے دنیا میں کچھ نہیں دیکھا تھا - اور اگرچہ وہ ہوشمند و سلیقہ شعار تھی لیکن ہنوز ناتجربہ کار تھی اس مصیبت میں اگر بیہوشی ہوجاتی تو کوئی تعجب کی بات نہ تھی لیکن یہ قدرت کے رازہائے سربستہ ہیں کہ مصائب کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کا فرشتہ بھی آسمان سے اُترتا ہے اور کردگار انسان کو مشکلات سے عہدہ برآ ہونے میں حیرت انگیز مدد دیتا ہے - طاہرہ کا بیعادی بخار اُتر چکا تھا اور صرف نقاہت باقی تھی لیکن تفکرات نے اُس میں غیر معمولی اضافہ کردیا تھا جب اُسے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کو تین سال کی سزا ہوگئی تو اُس نے مایوس ہوکر اپنے چچا کو تفصیلی حالات کا خط لکھا - وہ بیچارے گھبرائے ہوئے دہلی آئے - وکیلوں سے ملے اور جب کوئی وکلا نے باتفاق یہ رائے دی کہ اپیل بیکار ہے تو بھتیجی کو ہمراہ لے وطن چلے گئے - منشی امتیاز حسین (طاہرہ کے چچا) بڑے نیک اور دیندار شخص تھے اور اُنھیں کی تربیت کا یہ اثر تھا کہ طاہرہ اس عمر میں ایسی پابند صوم و صلوٰۃ تھی - منشی صاحب دنیا کے تمام کھیڑوں سے فرصت پا چکے تھے اور عرصہ سے اُن کو حج بیت اللہ کی تمنا تھی - اُنھوں نے طاہرہ سے اپنا ارادہ ظاہر کیا اور کہا کہ تم بھی اپنا زیور وغیرہ فروخت کرکے ہمارے ہمراہ چلو کیونکہ یہاں کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا جسکے پاس ہم تمھیں چھوڑ جائیں - طاہرہ جانتی تھی کہ اُس کا شوہر تین سال سے پہلے رہائی نہیں پا سکتا اور دینداری کا جذبہ اُسے اس تجویز کی مخالفت پر آمادہ نہیں کرسکتا - وہ بڑی خوشی کے ساتھ اپنا زیور وغیرہ فروخت کرکے چچا کے ہمراہ حج کو روانہ ہوگئی - مکہ معظمہ پہنچکر منشی امتیاز حسین اور اُن کی بیوی کو ایسی بیماری ہوئی کہ حج کے فریضہ سے فارغ ہونے کے بعد بھی وہ مکہ معظمہ ہی میں مقیم رہے اور اُن کی خوش قسمتی کی قسم کھانی چاہیے کہ چھ ماہ کے عرصہ میں دونوں نے حرم محترم میں وفات پائی ؛

(۶)

اس حادثہ سے طاہرہ کا دل پاش پاش ہوگیا۔ ابھی مولوی صاحب کی رہائی میں پونے دو سال کا وقفہ تھا۔ طاہرہ سخت پریشان تھی کہ کیا کرے۔ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ اپنی بے بسی اور کس مپرسی پر ہر وقت اُس کی آنکھوں سے آنسو رواں رہتے تھے۔ کئی کئی وقت گزر جاتے تھے کہ وہ کچھ نہیں کھاتی تھی۔ آخر اس رنج و اندوہ نے اُسے صاحب فراش کر دیا۔ مکہ معظمہ میں غمخواروں اور تیمارداروں کی کمی نہ تھی لیکن کسی کو اُس کے حال کی کیا خبر تھی۔ اس طرح بے خور و خواب اور بیمار رہنے سے وہ بہت کمزور ہو گئی اور پہروں نشتی میں پڑی رہنے لگی۔ ایک دن جب اُس نے غش سے آنکھ کھولی تو اپنے سامنے کرسی پر ایک ضعیفہ کو بیٹھے دیکھا جسکے چہرہ سے شان و عظمت اور لباس سے امارت ظاہر ہوتی تھی۔ معلوم ہوا کہ یہ معجات متوسطہ کی ایک بیگم صاحبہ ہیں جو اپنے شوہر کے ساتھ ہجرت کر کے مکہ معظمہ آئی تھیں۔ شوہر نے انتقال کیا اور یہ ہمستور یہاں مقیم رہیں۔ بیگم صاحبہ لاولد تھیں۔ لاکھوں روپے کی جائداد فروخت کر کے اُنھوں نے ہجرت کی تھی۔ کئی سال سے مکہ معظمہ میں مقیم تھیں اور جس مکان کے حصہ زیریں میں طاہرہ رہتی تھی وہ اُن ہی کا تھا۔ بیگم صاحبہ نے طاہرہ کے حالات سُنکر بے حد شفقت و محبت کا اظہار کیا۔ اُسے اپنے ہمراہ لے گئیں اور حقیقی بیٹی کی طرح بنا کر رکھنے لگیں۔ طاہرہ اب بالکل مطمئن تھی۔ دنیا کی تمام آسائشیں اُسے حاصل تھیں۔ دل کو جو تکلیف تھی وہ شوہر کی یاد سے تھی اور اس خیال سے تھی کہ وہ ان آسائشوں میں اُس کا شریک حال نہیں۔ بیگم صاحبہ کی شفقت روز افزوں ترقی پر تھی کیونکہ طاہرہ نے اپنے سلیقے اور اطاعت سے یہ ثابت کر دیا تھا کہ اگر خدا بیگم صاحبہ کو اولاد دیتا تو وہ اُن کے لئے اس سے بہتر نہ ہوتی۔ ایک سال کا زمانہ اسی حالت میں گزرا اور طاہرہ کو کوئی فیاضہ نہیں پہنچا لیکن پھر آسمان نے رنگ بدلا اور بیگم صاحبہ ایک ماہ بیمار رہ کر راہی ملک بقا ہوئیں۔ مرنے سے پہلے اُنھوں نے اپنا تمام زر و مال اور نقد و جنس طاہرہ کو ہبہ کر دیا۔ بیگم صاحبہ کے انتقال کے بعد طاہرہ کے لئے اُس مکان میں رہنا دشوار ہو گیا اُس نے ایسی شفقت اپنے چچا کے گھر بھی نہیں دیکھی تھی۔ آخر اُس نے ہندوستان کی واپسی کا ارادہ کیا اور لاکھوں روپے کا سامان اور نقد و جنس ساتھ لے کر بیگم صاحبہ کے قدیم الخدمت ایک نوکر اور ایک خادمہ کے ہمراہ وہ ہندوستان کو روانہ ہو گئی۔ اب مولوی صاحب کی رہائی میں ایک سال کی دیر تھی اس لئے اُس نے ہندوستان کے مختلف شہروں میں سیاحت شروع کی اور جہاں آب و ہوا مناسب دیکھی وہاں ایک ایک دو دو ماہ قیام بھی کیا تاکہ کسی طرح یہ مدت بھی بسر ہو جائے۔

(۷)

مولوی صاحب کو حکم سزا ہوئے پانچ سال گزر چکے تھے کہ حاجی صاحب کا اکلوتا بیٹا تپ دق میں مبتلا ہوا۔ بہتیری کوشش کی لیکن اُس کی حالت روز بروز تباہ ہوتی گئی۔ آخر میں پوست و استخوان کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔ حاجی صاحب تمام کاروبار سے دست بردار ہو کر ہر وقت اُس کے پاس بیٹھے رہتے تھے۔ ایک دن باتوں باتوں میں اُس نے کہا کہ مولوی شمس الدین کو بے گناہ سزا ہوئی۔ وہ دس ہزار روپے کے نوٹ میں نے اُن کی میز سے نکال لئے تھے۔ یہ سُنکر حاجی صاحب کا دل ہل گیا اور اُنھیں یقین ہو گیا کہ ہم پر مولوی صاحب کا صبر پڑا ہے وہ مولوی صاحب کی رہائی کے دن گن رہے تھے۔ آخر تقریباً ڈھائی سال کے بعد جب مولوی صاحب رہا ہوئے اور اپنے مسکن کے پڑوس میں ایک دوست کے ہاں مقیم ہوئے تو حاجی صاحب نے دس ہزار روپے کے نوٹ ایک لفافہ میں بند کر کے ایک شخص کے ہاتھ اُن کے پاس روانہ کئے۔ اُس شخص کو ہدایت کر دی تھی کہ لفافہ دے کر فوراً چلے آنا۔ تاکہ اُن کو استفسار کا موقع نہ ملے۔ چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا۔ مولوی صاحب نے لفافہ کھولا تو اُس میں سے دس ہزار کے نوٹ برآمد ہوئے۔ وہ بڑی دیر تک عالم حیرت میں رہے۔ پھر یہ خیال کر کے کہ شاید خدا نے یہ میری بے گناہی کا صلہ دیا ہے خاموش ہو رہے لیکن اُن کے ضمیر نے کسی طرح اس رقم کو قبول نہیں کیا اور وہ اُسی وقت حاجی صاحب کے دولتکدہ پر آئے حاجی صاحب نے بڑی تعظیم و تکریم کے ساتھ مولوی صاحب سے ملاقات کی۔ مولوی صاحب نے وہ سب نوٹ حاجی صاحب کے سامنے رکھدئے اور کہا کہ میں نے مجرمانہ یا غیر مجرمانہ سزا ضرور پائی لیکن اس سے آپ کی گم شدہ رقم آپ کو نہیں ملی۔ اب خدا نے غیب سے یہ روپیہ میرے پاس بھیجا ہے لہذا میں آپ کی خدمت میں یہ رقم پیش کرتا ہوں۔ اتنا کہکر مولوی صاحب اُٹھنے لگے لیکن حاجی صاحب نے اُن کا دامن تھام لیا اور زار زار رونے لگے۔ حاجی صاحب نے بڑے عجز و انکسار کے ساتھ مولوی صاحب سے معافی مانگی اور بڑی منتوں کے ساتھ یہ خواہش کی کہ وہ اس رقم کو قبول کریں لیکن مولوی صاحب کسی طرح آمادہ نہ ہوئے اتنے میں خدمتگار نے اطلاع دی کہ ایک بیگم آپ سے ملنا چاہتی ہیں حاجی صاحب نے کہا بلا لو۔ یہ بیگم صاحبہ مولوی صاحب کی بیوی تھیں جو بخیال خود و شوہر کی رہائی سے چھ ماہ قبل دہلی میں آکر مقیم ہوئی تھیں اور حاجی صاحب کے پاس مولوی صاحب کے متعلق حالات دریافت کرنے کے لئے اپنے خدمتگار اور خادمہ کے ساتھ آئی تھیں بیگم صاحبہ نے جب مولوی صاحب کو حاجی صاحب کے پاس دیکھا تو قریب تھا کہ اُنھیں غش آجائے لیکن اُنھوں نے ضبط سے کام لیا۔ مولوی صاحب کو ہمراہ لے کر مکان کے باہر چلی آئیں اور اُنھیں اپنی بالکی گاڑی میں بٹھا کر پردہ کا نقاب اٹھا دیا۔

حجاج بن یوسف

جرجی زیدان کے ایک مشہور ناول کا نہایت دلچسپ ترجمہ جس میں خلیفہ عبدالملک کے عہد میں حجاج بن یوسف کا مکہ معظمہ پر حملہ حضرت عبداللہ بن زبیر سے خونچکاں مقابلہ، مکہ معظمہ کا زبردست محاصرہ، بیت اللہ میں خونریزی اور قتل و غارت اور اُس زمانہ کے طرز جنگ اور طرز معاشرت کو نہایت خوبی سے دکھایا گیا ہے اور ضمناً حسن و عشق کی کرشمہ سازیوں کے پردے بھی بڑی خوبی سے اُٹھائے گئے ہیں۔ نہایت دلکش، دلفریب اور دلچسپ ناول ہے۔ ترجمہ کی خوبی۔ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے مترجمہ مولانا سید ظہور احمد صاحب وحشی شاہجہانپوری ایڈیٹر رسالہ ہذا۔ قیمت عہ

عروس مصر

جرجی زیدان کے مقبول اور معرکۃ الآرا ناول "احمد بن طولون" کا قابل قدر ترجمہ ہے جس میں تیسری صدی ہجری کے واقعات، احمد بن طولون والی مصر کے دلچسپ حالات، قبطیوں کی معاشرت، اُس زمانہ کی سیاسی اور اجتماعی کیفیت پر نہایت خوبی سے روشنی ڈالی گئی ہے اور ساتھ ہی ایک مسلسل فسانہ عشق و محبت کے شباب کی دلچسپی اور دلآویزی میں عجیب شاندار الفاظ کا جامہ پہنا کر ترجمہ آسمانی و سلیس ہے کہ بے اختیار منہ سے داد نکلتی ہے مترجمہ مولانا موصوف الصدر۔ قیمت عہ

عبدالرحمن ناصر

جرجی زیدان کے اسی نام کے عربی ناول کا اردو ترجمہ جسمیں خلیفہ عبدالرحمن ناصر کے زمانہ کے حالات، علمائے وقت کا رویہ۔ ارکان حکومت کے جو متوسط طبقہ کی منظوم نظر نہر اسکے حالات، اُسکے عاشق صادق سعید کی ہجرت، انگریز کا رسائیاں اور خاتمہ۔ سعید کی محبت نہ عالیہ کا کمال نہایت دلچسپ طریقہ سے دکھایا گیا ہے مترجمہ موصوف الصدر۔ قیمت عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

تندرستی ہزار نعمت ہے

کون نہیں جانتا کہ تندرستی اور صحت جسمانی پر انسان کے جملہ تعلقات دینی و دنیوی کا دارومدار ہے کس کو نہیں معلوم کہ اگر صحت و تندرستی حاصل نہو تو انسان کا دنیا میں موجود ہونا محض بیکار ہے۔

تندرستی ہی ایک ایسی نعمت ہے جس کو انسان اپنے ماں، باپ، بہن، بھائی، عزیز و اقربا، دوست احباب، اور اپنی اولاد سے بھی زیادہ عزیز رکھتا ہے۔

تندرستی ہی سے انسان دنیا میں رہکر نیک و بد اعمال پر قادر ہو سکتا ہے۔ اور اپنی ہستی کی ضروریات کو اچھی طرح پورا کر سکتا ہے۔

تندرستی ہی انسان کو دنیا میں نیکنامی کے ساتھ اعلیٰ اعلیٰ مدارج پر فائز کر سکتی ہے، اور عقبےٰ کے لیے بھی بلند سے بلند تر مراتب حاصل کرنے کا موجب ہو سکتی ہے

تندرستی ہی دنیا کی عجیب و غریب ایجادوں کی موجب ہے۔ آج دنیا میں جس قدر اشیاء ہیں وہ سب تندرستی کی بدولت ہیں۔

غرضکہ دنیا کی کوئی شے ایسی نہیں جس میں انسانی ضرورت کا احساس ہوتے ہوئے تندرستی کو دخل نہو۔

انسان تو انسان اس نعمت کی جانوروں کو بھی ایسی ہی ضرورت ہے جیسی کہ زندگی کو روح کی۔

کچھ جاندار وں ہی پر موقوف نہیں بیجان چیزوں کے لیے بھی اس کی اشد ضرورت ہے، معمولی سے معمولی کمہار کے بنائے ہوئے مٹی کے برتن آپ اُسی وقت برتنا اور گھر میں رہنے دینا پسند کر سکتے ہیں جب تک اُن میں کوئی بُرائی یا عیب پیدا نہو۔ اور بدنما نہ ہو جائیں

اس لیے انسان کو اپنی تندرستی کی بے انتہا قدر کرنی چاہیے، اور جہانتک ممکن ہو ایسا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے جس سے تندرستی میں بدنمائی پیدا نہو سکے۔

فائدہ کی بات ہے کہ جب صحت میں بدنمائی پیدا ہو جاتی ہے تو اپنے بیگانے سب نفرت کرنے لگتے ہیں اور کوئی بھی اپنے پاس تک بٹھانا پسند نہیں کرتا۔

اب قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تندرستی کی قدر کس طرح کی جائے اور کیا طرز عمل اختیار کیا جائے جو صحت و تندرستی کو اعلیٰ پیمانہ پر قایم رکھ سکے اور اُس میں کوئی بُرائی نہ پیدا ہونے دے؟

پروردگار عالم نے جہاں انسان کے لیے تندرستی کو نعمت عظمےٰ قرار دیا ہے وہاں اُس کی حفاظت کے لیے بھی کافی سامان پیدا کر دیا ہے اور ایسے ایسے ذرائع قرار دیے ہیں جن سے انسان پورے طور پر اُس کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ صحت میں کسی قسم کی خرابی پیدا ہو گئی ہو تو انسان اُن کے ذریعہ سے قرار واقعی طور پر اُسکا تدارک کر سکتا ہے۔

یہ ذرائع آپ کو بجز اُن حکماء و اطباء کے جنکو خدا نے محض اسی کام کے لیے مامور و مخصوص فرمایا ہے اور کسی سے دستیاب نہیں ہو سکتے بشرطیکہ آپ اُن کی تلاش و جستجو کریں۔ اور اپنا تھوڑا سا وقت بھی اُن کی تحریر و تقریر کے دیکھنے اور سُننے میں خرچ کریں۔

لیجیے ہم آپ کو بتائے دیتے ہیں

اور منجملہ سینکڑوں ذرائع کے چند ذیل میں درج بھی کیے دیتے ہیں:-

جوہر معجنی تندرستی اور صحت قائم رکھنے کا پہلا ذریعہ ہے۔ کیونکہ فی صدی پچاسی بیماریاں معدے کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں۔ ہیضہ، بادہضی، درد شکم، نفخ شکم، تخمہ، قراقر، کھٹی ڈکاروں کا آنا۔ غذا کا اچھی طرح ہضم نہ ہونا ضعف معدہ، جسم میں خون کی کمی، اشتہا کا نہونا یا کم ہونا، قوےٰ کا کمزور ہونا اور اس وجہ سے اکثر درد سر رہنا اور اسی قسم کے ہزاروں امراض ہے جو معدے کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں محفوظ رکھتا ہے اور اگر موجود ہوں تو اُنکو بہت ہی قلیل عرصہ میں فنا کر دیتا ہے۔ اس میں بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ مقدار خوراک بہت کم یعنی صرف ایک چاول قسم اول اور ایک تی قسم دوم کی ہے۔ **قیمت** فی شیشی قسم اول تیس خوراک صرف ۵ر قسم دوم بتیس خوراک صرف ۵ر

ٹانک پلز یہ حفظان صحت کا دوسرا ذریعہ ہے۔ ظاہر ہے کہ جب انسان میں طاقت کم ہو گی تو وہ محنت اور جفاکشی کے کام ہرگز انجام نہیں دے سکتا۔ یہ گولیاں محض جسمانی طاقت ہی کیلیے مخصوص نہیں بلکہ روحانی طاقت کے لیے بھی اکسیر ہیں۔ ان گولیوں کو بڑھاپے کی ٹیک (لاٹھی) سمجھنا چاہیے، اور جوانی کے بوڑھوں کو نوجوان بنانیوالی اکسیر کیونکہ زائل شدہ قوت کو واپس لے آتی ہیں کمزوری کی شرمندگیوں سے محفوظ رکھتی ہیں، ہمارا وعدہ ہے کہ ان گولیوں کے ہوتے ہوئے کیمیائے صحت کے لیے ان سے بڑھکر اکسیر ہو ہی نہیں سکتی۔ ننو گولیوں کی قیمت ۱ر

مایہ ناز یہ صحت کا تیسرا ذریعہ ہے۔ اور وہ آہ باکی ہے ضرطلایہ جو نسل قطع ہو جانے کے اسباب کو بکلم دور کر دیتا ہے، اور ناقابلیت اندیش نوجوانوں کی بھی طرح اشک شوئی کر کے اُنکو اُن کی امیدوں میں کامیاب اور اُن کے شرمناک نتائج کا سدباب کر دیتا ہے قیمت فی شیشی جسمیں ۲۰ ماشہ طلا ہو گا قسم اول ۱۲/۸ قسم دوم ۵ر علاوہ محصول ڈاک وغیرہ

جوں کشتہ روغن ہے صرف دو مرتبہ سر میں لگانے سے جوؤں کا نام نہیں رہتا! نہایت خوشبودار قیمت فی شیشی ۵ر عورتوں اور بچوں کی صحت کا چوتھا ذریعہ۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی چیز

گٹھیا کا دشمن صحت کا پانچواں ذریعہ۔ تمام اعصابی درد کو جڑ سے اُکھاڑ دینے کیلیے لاجواب اور اسم با مسمیٰ ہے۔ قیمت فی شیشی مع دوسری دوا ۱ر نصف ۵ر اگر ٹشکیا ہوا تو ضرور منگائیے

سنون معجنی اشد اعلیٰ درجہ کا مربع الاثر کوئی منجن دیکھنے ہی میں نہیں آیا۔ ہماری گزارش کی انتہا یہ ہے کہ اگر فائدہ نہ دے تو دانہ قیمت واپس۔ ضرور طلب کیجیے۔ قیمت ۸ر فی تولہ

دوائیں ملنے کا پتہ:- منیجر ایس۔ ایم۔ تہذیب اینڈ کمپنی تہذیب میڈیکل ہال۔ دہلی

(محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار ہے)

تحفۂ ماہِ ربیع الاوّل



بہت جلد طلب کر لیجیے ایسا نہو کہ ختم ہو جائے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت و خواجہ ڈپو دہلی

اب کے ربیع الاوّل میں کیا ہوگا

میلاد نامہ

حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی دہلوی کا لکھا ہوا مشہور میلاد نامہ ہر محفل میں پڑھا جائے گا کیونکہ اس کی تمام روایتیں معتبر کتابوں سے لی گئی ہیں اور انہیں آنحضرتؐ کی برکت ثنا و مذمت وہ کل علی حقتے ظلمبند کر دیئے گئے ہیں جن کی تقلید ہر مسلمان کر سکتا ہو۔

زبان ایسی صاف اور آسان ہے کہ عورتیں اور بچے بے تکان پڑھ سکتے ہیں۔ تقطیع بھی موقع موقع پر نہایت عمدہ ہیں۔ قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک وغیرہ ایک روپیہ (عہ)

باپ کو غصہ آگیا

جب اُس نے دیکھا کہ اُس کی لڑکیاں اور لڑکے تمام دن ایک کتاب کے پڑھنے میں معروف رہے اور شام ہوگئی جب بھی اندھیرے میں اُسکو پڑھے جاتے ہیں، باپ نے قریب جاکر دیکھا تو کتاب کا نام اولاد کی شادی تھا وہ یہ نام دیکھتے ہی غصہ سے بیتاب ہوگیا اور اُس نے کہا "بچوں کو شادی بیاہ کے قصے پڑھنا بڑی بے غیرتی کی بات ہے" مگر بچوں کی ماں نے جواب دیا۔ "صاحب میں نے یہ کتاب ان کو پڑھنے کیلئے دی ہے کیونکہ میرے خیال میں وہ شریعت کا مکمل نامہ ہے اور دنیا کے تجربات کا خزانہ ہے اور میرے خیال میں ہر لڑکے اور لڑکی کو شروع سے یہ کتاب پڑھا دی جائے تاکہ شادی بیاہ کی خرابیاں ہماری قوم سے دور ہوں۔"

باپ نے کہا کہ اچھا اگر ایسی چیز ہے تو میں بھی پڑھنے کی اجازت دیتا ہوں، مگر تعجب اسپر ہے کہ بچوں کا دل اس کتاب میں کیونکر لگ گیا۔ بیوی نے کہا کہ کتاب اولاد کی شادی بہت ہی دلچسپ ہے اور بہت بیان بڑا مزیدار لکھا گیا ہے، خصوصاً صفدری کا قصہ تو ایسا دلدادہ ہے کہ پڑھنے سے دل لوٹ جاتا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس کتاب کے مصنف حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی ہیں جن کی کتاب بیوی کی تعلیم، اور بیوی کی تربیت کا یہ تیسرا حصہ ہے۔ ایک روپیہ علاوہ محصول۔

مرتے وقت کی وصیت

جب ماں مرنے لگی تو اُس نے بچوں کو وصیت کی کہ میلاد شریف کی محفل ہر سال بلا ناغہ کیا کرنا اور اُس میں حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب کا لکھا ہوا میلاد نامہ پڑھوانا۔ کہ اُس کے سب بیان کی معتبر حدیثوں کی کتابوں سے لکھے گئے ہیں اور اُردو زبان میں ایسا اچھا میلاد نامہ اور کوئی نہیں ہے۔ آپ بھی اسکی ایک جلد فوراً منگا لیجئے۔ قیمت صرف عہ

اسلام تم سے اپنا حق مانگتا ہے

اور وہ یہ ہے کہ تم اس کی تبلیغ کرو اور غیر مسلم لوگوں کو مسلمان بناؤ اگر تم یہ حق ادا کرنا چاہتے ہو تو حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی کی لکھی ہوئی ضخیم کتاب فاطمی دعوت اسلام خرید لو۔ اس سے تم کو غیر مسلموں کو مسلمان بنانا آجائے گا اور نہایت آسانی کے ساتھ تم اسلامی تبلیغ کا فرض پورا کرکے اپنے خدا۔ اپنے رسولؐ اور اپنی قوم کے [illegible] حاصل کر سکو گے۔ قیمت مجلد علاوہ محصول وغیرہ۔

غالب پر ۱۸۵۷ء میں کیا گزری

اس کو غالب نے خود روزنامچہ کے طور پر لکھا ہے اور جو "غالب کا روزنامچۂ غدر" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ روزنامچہ کے علاوہ اُن کی کتاب دستنبو کا اُردو ترجمہ بھی ساتھ ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲ر

اگر کسی کے پیارے بچے مرگئے ہوں

اور اُن کے فراق میں دل بہت بیقرار ہو تو اُس کو چاہیئے کہ کتاب جنت کے خطوط منگا کر پڑھے۔ کلیجہ کے زخم میں فوراً ٹھنڈک پڑجائے گی۔ قیمت صرف چھ آنے (۶ر) علاوہ محصول۔

ہر مسلمان پر فرض ہے

کہ وہ اسلام کی اشاعت کرے، مگر ہر مسلمان کیونکر اسلام کی اشاعت کر سکتا ہے۔ اس کی مفصل ترکیب کتاب فاطمی دعوت اسلام میں ہے جس کو حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب نے تصنیف کیا ہے۔ قیمت فی جلد عہ

فکر بیٹی کے باپ کو ہے

کہ وہ جوان ہوگئی اور اب اُس کی شادی کی فکر میں نیند نہیں آتی۔ اُس سے کہو کہ حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی کی لکھی ہوئی کتاب اولاد کی شادی منگالے۔ اس میں ہر قسم کے دینی اور دنیاوی مشورے درج ہیں جنکو پڑھ کر بیٹی کے لئے اچھا شوہر آسانی سے منتخب کیا جا سکتا ہے قیمت عہ

بیچاری کا شوہر مرگیا

اور وہ اُس کی یاد میں بے قرار ہے۔ راتوں کو نیند حرام ہو رہی ہے۔ اُس کو شاید معلوم نہیں کہ کتاب جنت کے خطوط میں تسلی کا علاج موجود ہے۔ اور شوہر کا خط اُس کے اندر موجود ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف چھ آنے۔

اپنی بیوی کو نصیحت کرو

کہ زیور میں روپیہ برباد نہ کرے اور یہ روپیہ کسی تجارت میں لگادے جس سے چند روز میں وہ رقم دگنی ہو جائیگی۔ کس تجارت میں فائدہ ہے؟ اسکا بیان "تجارت کی پہلی کتاب" میں ہے اُس کو غور سے پڑھکر کسی قسم کی تجارت شروع کر دو۔ قیمت صرف عہ

بارہویں کے بعد گیارہویں

ربیع الاوّل کی بارہویں کو جسطرح جگہ جگہ خواجہ حسن نظامی کا میلاد نامہ پڑھا جاتا ہے اسی طرح ربیع الثانی کی گیارہویں شریف کی محفلوں میں خواجہ صاحب کی کتاب "محفل نامہ گیارہویں شریف" پڑھی جاتی ہے۔ ہر شخص کی پسندیدہ کتاب ہے۔ قیمت فی جلد صرف ۱۲ر

حمائل شریف

مع ترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرفعلی تھانوی

مع شانِ نزول آیات

مع تفسیر القرآن بالقرآن

مع فضائل القرآن

مع فوائد القرآن

مع اسبابِ نزول

مع تعبیر الرؤیا

مع تعبیر نامۂ منتخب

مع فہرستِ آیات

مع فہرستِ مضامین

نمونہ

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

اور وہ عورتیں جو کسی ہر دو ایماں ہیں تمہاری مملوک ہو جاویں

كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا

اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو تم پر فرض کیا اور ان کے سوا اور عورتیں تمہارے لیے حلال کر دیں

بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ

تم اپنے مالوں کے ذریعہ سے (نکاح میں) لانا چاہو بشرطیکہ پاکدامن رہو نہ یہ کہ کھلم کھلا بدکاری کرنے لگو پھر جن

بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ

عورتوں سے تم نکاح کر کے فائدہ اٹھاؤ تو ان کو ان کا مقرر کیا ہوا مہر دے دو جو مقرر ہو چکے ہیں اور مقرر ہونے کے بعد بھی جس مقدار پر

عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۭ

باہم رضامند ہو جاؤ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا ہے بڑی حکمت والے ہیں اور جو شخص تم میں کسی کی

مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ

اور کھائیں نہ رکھتا ہو آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی تو وہ اپنے ان کی

مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ

مسلمان لونڈیوں سے جو تم لوگوں کی (شرعاً) مملوک ہیں نکاح کر لے اور تمہارے

اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوْهُنَّ

ایمان کی پوری حالت اللہ ہی کو معلوم ہے سب آپس میں ایک دوسرے کے برابر ہیں

بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ

پس ان کے مالکوں کی اجازت سے ان (لونڈیوں) کو ان کے مہر بھی ادا کر دو

بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ

کہ وہ نکاح میں آ کر پاکدامن رہیں نہ یہ کہ بدکاری کریں اور نہ یہ کہ آشنا بنا لیں

شانِ نزول

والمحصنٰت الآیۃ

غزوۂ اوطاس میں

کفار کی بیویاں اور

لڑکیاں جو لونڈی غلاموں

کے قبضے میں آئیں

منزل ۴

تو مسلمانوں نے،

علاوۂ شرع کے

جائز ہونے کے ان

سے صحبت کرنی چاہی

لیکن جانتے تھے کہ

ہر شکایت دل

میں تھا اسوقت یہ

آیت نازل ہوئی کہ تو ہر

طرح حلال ہیں۔

سفر میں

بڑے بڑے قرآن مجید ساتھ رکھنا نہایت دشوار امر ہے اس لیئے اگر آپ سفر میں زیادہ رہتے ہوں تو اس قابلِ قدر حمائل شریف کی ایک جلد فوراً طلب فرمالیجیئے، اور ہمیشہ اپنے ہمراہ رکھیئے کلام الٰہی کی تلاوت فرمائیے اور ترجمہ سے منشاء خداوندی سے واقفیت بہم پہنچایئے اس میں خواص القرآن بھی درج ہیں، فوائد القرآن بھی موجود ہیں، آیات قرآنی کی شان نزول اور اسباب نزول بھی۔ فہرستِ آیات بھی بتعبیر القرآن بھی اور تعبیر نامۂ منتخب بھی درج ہے۔ متن جدا شدہ ہے اور اس لیئے تلاوت کے وقت نگاہ پر زیادہ زور نہیں پڑتا۔ ترجمہ تحت اللفظ ہے اور وہ بھی مولانا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ترجمہ جو تمام ہندوستان میں خاص طور پر مقبولیت حاصل کر چکا ہے +

حضر میں

بھی اس حمائل شریف میں تلاوت کرنا بہتر ہے کیونکہ بڑی تقطیع کے ضخیم ضخیم قرآن مجید آسانی کے ساتھ تلاوت نہیں کیئے جاتے اور اُنکے اُٹھانے رکھنے کھولنے اور بند کرنے میں غیر معمولی طور پر تکلیف ہوتی ہے۔ اس لیئے اُن لوگوں کے لیئے بھی جو سفر میں نہیں رہتے اور زیادہ تر اپنی عمر مکان پر ہی بسر کرتے ہیں یہ حمائل شریف منگانا یعنی ضروری ہے۔ کیونکہ اس کو منگا کر نہ صرف وہ اُن دقتوں اور دشواریوں ہی سے نجات حاصل کر لینگے جو بڑے بڑے قرآنوں کی تلاوت کے لیئے پیش آتی ہیں بلکہ اُن تمام نعمتوں کو بھی حاصل کر سکینگے جو اس حمائل شریف میں موجود ہیں اور کسی دوسرے قرآن میں مجموعی طور پر اُن تمام باتوں کو نہیں پایا جاتا۔ اس لیے آج ہی طلب فرمالیجیئے۔

ہدیہ مجلد چرمی پانچ روپیہ آٹھ آنہ۔ رعایتی چار روپئے

ملنے کا پتہ

مینجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

دہلی اور آگرہ

ہندوستان کے دو مہتم بالشان پایۂ تخت۔ دو شاندار دارالسلطنتیں۔ دو قابل دید شہر جنکا ایک ایک ذرہ خاک بڑے بڑے تاریخی انقلابات کو اپنے دامن میں لیئے ہوئے حیرت و عبرت کی پر درد و دلسوز داستان سنا رہا ہے۔ یہی دو مقام ہیں جن کی زمین بڑے بڑے نامور بادشاہوں۔ تاجداروں۔ اور شہریاروں کو اپنی آغوش میں لیئے ہوئے اُن کی سطوت۔ و جبروت اور جاہ و جلال کی مرثیہ خوانی کر رہی ہے۔ اور جہاں کی سربفلک شاہی عمارتیں اور قصور و مقابر سینکڑوں برس پہلے کے حشم و خدم کی یاد دلاکر اور عظمت و رفعت کی داستان سنا کر اب تک دردمند دلوں کو بیچین کر دینے میں کامیابی کیساتھ اپنا فرض ادا کر رہی ہیں۔ سیاح آتے ہیں اور ہر مقام پر کچھ گوہر اشک نچھاور کر کے چلے جاتے ہیں۔

ان دونوں مقامات کی سیر

اگر آپ گھر بیٹھے کرنا چاہیں تو ہم سے دہلی اور آگرہ کے البم فوراً طلب فرمالیجیئے۔ یہ دونوں البم جرمنی سے تیار کرا کر منگائے گئے ہیں، ہر البم میں ۳۶ نہایت شاندار۔ نہایت دلفریب۔ نہایت پاکیزہ فوٹو ہیں اور ذیل میں انگریزی میں ہر عمارت کا سنہ تعمیر لاگت کی تعداد۔ بانی عمارت کا نام اور اُس عمارت کا تاریخی حال درج ہے۔

دہلی اور آگرہ کی کوئی مشہور اور قابل دید عمارت ایسی نہیں ہے جسکا فوٹو ان البموں میں موجود نہ ہو۔ یہ کتابی صورت کے البم اس قابل ہیں کہ کوئی کتب خانہ۔ کوئی لائبریری۔ کوئی میز اور کوئی گھر ان سے خالی نہ رہے۔

ہر البم کی قیمت علاوہ محصول صرف للعہ ہے

جو البم کی خوبی۔ تصویروں کی نفاست اور خوشنمائی۔ کاغذ کی بہتری اور چھپائی کی صفائی کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں اس لیئے فوراً طلب فرمالیجیئے۔ ختم ہو جانے پر ان کا دستیاب ہونا مشکل نہیں بلکہ محال ہے

ان کا ہر مرقع بار بار دیکھنے کے باوجود بھی نظر سے دور کرنیکو جی نہیں چاہتا

اور گھنٹوں بلکہ پہروں اپنی ہی جانب متوجہ رکھتا ہے !!

درخواست خریداری میں یہ تشریح صریح کر دیجیئے کہ البم آگرہ کا بھیجا جائے یا دہلی کا۔ یا دونوں ارسال خدمت کیئے جائیں۔

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

تجارت کی پانچویں کتاب

بہی کھاتہ

جس میں

ہر قسم کا تجارتی حساب کتاب مکمل نمونے لکھکر عملی طور سے بتایا گیا ہے

یہ طرز قدیم اور طرز جدید کا ایک مجموعہ ہے اور اس کے مطالعہ سے نہ صرف قدیم مہاجنی حساب کتاب سے واقفیت ہو سکتی ہے بلکہ جدید انگریزی طریقوں کی پوری مہارت بھی حاصل ہو سکتی ہے

کتاب کے پہلے باب میں فن بہی کھاتہ کے متعلق ابتدائی باتیں اور ضروری معلومات درج کیگئی ہے۔ دوسرے میں بہیوں کی پوری تفصیلات ہیں۔ تیسرے میں خطوط بندی اور چوتھے میں روزنامچہ نقد یا کیش بک کا حال بیان کیا گیا ہے۔ پانچویں میں جمع بہی اور نام بہی چھٹے میں جانچ جمع اور نام بہی ساتویں میں نقل ہنڈی بہی۔ آٹھویں میں روزنامچہ یا جرنل اور نویں میں کھاتہ پر بحث کی گئی ہے۔

ہر باب میں مفصل ہدایات و معلومات درج کرکے مزید طور پر سمجھانے اور دلنشین کرنے کے لیئے ہر قسم کے انگریزی اردو نمونے اور نقشے بنائے گئے ہیں اور ان کی باقاعدہ خانہ پری کرکے کام کرنے کا طریقہ دکھایا گیا ہے۔ آخر میں کھتیان۔ نقل ہنڈی۔ کھتیان روزنامچہ خاص۔ نفع نقصان کھاتہ۔ نقد روزنامچہ بذریعہ امپرسٹ سسٹم۔ سرمایہ۔ بٹہ کھاتہ وسرمایہ کمی قیمت، آہرت وغیرہ ضروری مضامین کو مکمل نقشے اور تفصیلی نمونے درج کرکے اچھی طرح ذہن نشین کر دیا گیا ہے۔

یہ حساب کتاب کے وہ طریقے ہیں جو آج یورپ و امریکہ کی تجارتی کوٹھیوں اور ہندوستان کے بڑے بڑے فرموں اور کارخانوں میں رائج ہیں اور ان سے واقف ہوئے بغیر کاروباری دنیا میں قدم رکھنا بے سود ہے ٭

اگر آپ تاجر ہیں ——— تو

آپ کے لیئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر آپ نہ اپنے کاروبار کا حساب سمجھ سکتے ہیں اور نہ اپنے ملازمین کی جانچ کر سکتے ہیں۔

اگر آپ کلرک ہیں ——— تو اور

آپ کے لیئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر حساب کتاب آپ درست نہیں کر سکتے اور نہ اپنے مالکوں کو خوش رکھکر ترقی کے مستحق ہو سکتے ہیں

اگر آپ بیکار ہیں ——— تو اور

آپ کے لیئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے کیونکہ اس طرح آپ تجارتی حساب کتاب سے واقف ہو کر معقول ملازمت حاصل کر سکتے ہیں ٭

جن لوگوں نے کتاب تجارت کے پہلے چار حصے خرید کیئے ہیں اُن کو یہ پانچواں حصہ فوراً منگا لینا چاہیئے

ایسا نہ ہو کہ کتاب نکل جائے اور اُن کا سٹ نامکمل رہے

قیمت فی جلد عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

قیمت فی جلد عہ

فنِ سراغرسانی کلائی میں طلائی

مصنفہ

عالیجناب رائے بہادر ایس صاحب سی آئی ای عظم و آنریری مجسٹریٹ و خزانچی دہلی

یہ کتاب فنونِ رسانی کی سب سے پہلی جامع اور ضخیم کتاب ہے۔

یہ کتاب اس قدر معلومات پر مشتمل ہے کہ اردو اور انگریزی میں ایسی کوئی کتاب نہیں دیکھی گئی۔

یہ کتاب ہندوستان کی پولیس میں ایک نئی روح پھونک دے گی۔

یہ کتاب جرائم اور جرائم پیشہ اشخاص کے سربستہ راز منکشف کر دے گی۔

یہ کتاب پولیس کو سچے رہنما کا کام دے گی۔

یہ کتاب پولیس کے دامن کی بدنامی کا داغ دھو کر نیک نام بنائے گی۔

یہ کتاب ایک کانسٹیبل کو سپرنٹنڈنٹ کے عہدے پر پہنچائے گی۔

یہ کتاب سراغ رسانی کی انسائیکلوپیڈیا ہے۔

یہ کتاب محکمہ خفیہ پولیس کی مشعل راہ ہے۔

یہ کتاب وکلاء کی کامیابی کا راز ہے۔

یہ کتاب ججوں اور مجسٹریٹوں کے لیئے معاملہ فہمی اور روشن دماغی کا واحد ذریعہ ہے۔

یہ کتاب ڈاکٹروں کیلیئے نہایت مفید ہے کیونکہ اسے پڑھکر وہ ڈاکٹری متعلقہ عدالت و پولیس وغیرہ سے آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ کتاب پبلک کیلیئے ایک بہترین رہنمائے زندگی ہے کیونکہ یہ انسان کو عاقبت اندیش دنیا کی مکاریوں اور عیاریوں سے باخبر اور اُن سے محفوظ رہنے کیلیئے تیار بناتی ہے۔

یہ کتاب فسانہ نگاروں کی روح ہے کیونکہ ہزارہا فسانے اور سچے پلاٹ اس دنیا سے جا سکتے ہیں

یہ کتاب لوگوں کو فنِ سراغرسانی کیطرف توجہ دلائیگی اور اُمید ہے کہ دوسرے ممالک کی طرح ہمارے ملک میں بھی سراغرساں پیدا ہوں گے۔

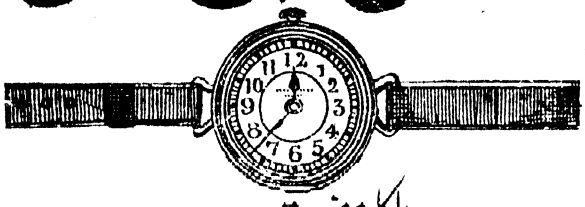
یہ کتاب پولیس میں سراغرسانی کا مذاق پیدا کرے گی اُسے فرضِ منصبی سے آگاہ کرے گی، ہر مشکل میں آسان راہ بتائے گی اور آخر کار ہر معاملہ میں کامیابی کی آخری منزل پر پہنچائے گی۔

یہ کتاب موجودہ سراغرسانوں کے لیئے ایک ماہر اُستاد کا کام دے گی اور اُنہیں سراغرسانی کے ایسے طریقے بتائے گی جو آج تک اُنہیں معلوم نہ تھے۔

یہ کتاب عملی طور پر پڑھی جائیگی اور اُس کی ہدایتوں پر کماحقہ عمل کیا جائیگا تو ایک طرف پولیس کی کامیابی لازمی اور دوسری طرف ارتکاب جرائم کی کمی یقینی ہے۔

یہ کتاب درحقیقت اسقدر مفید ہے کہ نہ صرف سی آئی ڈی کے ملازمین نہ صرف اہل پولیس صرف حکام بلکہ کل اُردو دان حضرات کے پاس ضرور ہونی چاہیئے۔ حجم تقریباً ۱۰۰ صفحے قیمت سے مجلد معہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی



بالکل مفت

قوتِ بازو سے حاصل کیجیئے

ہمنے ارادہ کیا ہے کہ رسالہ دین و دنیا کی توسیع اشاعت کے لیئے تحائف تقسیم کیئے جائیں تاکہ اُن صاحبوں کا جو اس دینی و دنیاوی رسالہ کی ترقی کیلیئے ہمدردی و دلسوزی کا اظہار کریں قلمی شکریہ کے ساتھ عملی شکریہ بھی ادا ہو سکے۔ ہمنے تحائف مقرر کرتے وقت گھڑیوں کو سب سے زیادہ موزوں سمجھا ہے جو دین و دنیا دونوں کے معاملات میں کارآمد ہیں۔ اُمید ہے کہ دین و دنیا کے قدردان ان انعامات کو حاصل کرینگے اور ہم بہت جلد رسالہ کے صفحات میں جلی حرفوں کے ساتھ اُن کے نام نامی کو شائع کر سکینگے۔

پہلا انعام "ایک طلائی گھڑی" ہے

یہ اُس دلسوز و ہمدرد خریدار کی خدمت میں پیش کی جائے گی جو رسالہ دین و دنیا کے لیئے ایک نئے خریدار پیدا کرے گا۔

دوسرا انعام ایک نقرئی گھڑی ہے

یہ اُس بہی خواہ رسالہ کی نذر ہوگی جو پچاس نئے خریدار بہم پہونچائے گا۔

تیسرا انعام ایک نکل کی گھڑی ہے

یہ اُن حضرات کو ارسال ہوگی جو رسالہ کے لیئے ۲۵ نئے خریدار حاصل کریں گے۔

چوتھا انعام دو روپے کی کتابیں ہیں

اور یہ اُن صاحبوں کو دیا جائے گا جو رسالہ دین و دنیا کو دس نئے خریدار عطا کریں گے

پانچواں انعام ایک روپیہ کی کتابیں ہیں

اور یہ اُن لوگوں کو ملیگا جو رسالہ کو پانچ خریدار دینگے۔

منیجر رسالہ دین و دنیا دہلی

دربار رسالت میں قصیدہ خوانی

کرکے دل کی مراد پانی منظور ہو تو کتاب "شرح قصیدہ بردہ" طلب کیجئے۔ جسمیں امام بوصیری رح کے مشہور و معروف اور مقبول بارگاہ قصیدہ کا نہایت عمدہ نظم و نثر مجمد اور ہر شعر کی شعر کا مطلب نہایت خوبی سے بیان کیا گیا ہے حصول مطالب کے لئے اسکا ورد بے نظیر ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸۰ر)

دریا یہ حباب اندر

کی تصدیق اور عینی مشاہدہ منظور ہو تو حضرت مولانا مولوی شاہ عبدالسمیع صاحب بیدل رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فیضان قدسی منگائیے جس میں آیۃ الکرسی شریف کے نہایت معتبر و مستند فضائل اور ہزارہا اعمال درج ہیں۔ قیمت مجلد ۱۰ر

دل کے ارمان پورے ہوتے ہوں

تو غم نہ کیجئے اور فوراً کتاب کلید مراد منگا لیجئے۔ اس میں پیغمبروں کی مانگی ہوئی تمام دعائیں مع ترجمہ درج ہیں جن کی اجابت لازمی ہے۔ نیز صحیح حدیثوں میں جو دعائیں منقول ہیں اور ہزارہا مرتبہ تجربہ میں آچکی ہیں موجود ہیں، چشتیہ اور قادریہ خاندانوں کے منظوم شجرے بھی ہیں جن کے بہترین ہونے کے لئے اُن کے بزرگ مصنف مولانا حکیم سید حسن مرتضیٰ صاحب مشفق عمادپوری کا نام ہی کافی ضمانت ہے۔ قیمت فی جلد علاوہ محصول صرف آٹھ آنے (۸۰ر)

ہزاروں میں ایک

قرآن مجید کی ایک نہیں ہزاروں تفسیریں شائع ہو چکی ہیں لیکن جیسی تفسیر علامہ مفتی محمد عبدہ مصری علیہ الرحمہ نے سورۂ فاتحہ کی لکھی اُس پایہ کی ایک تفسیر بھی اب تک نہیں ہوئی۔ چونکہ یہ ایک سیاسی تفسیر ہے اس لئے آجکل ہر مسلمان کے لیے اسکا مطالعہ ضروری ہے قیمت آٹھ آنے (۸۰ر)

پڑھکر طبیعت خوش ہوگئی

"اسوۂ حسنہ" ہے تو ایک چھوٹی سی کتاب لیکن اسمیں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات بابرکات کے حالات کو ایسے فلسفیانہ اور موثر طریقہ سے بیان کیا گیا ہے کہ کسی منصف مزاج غیر مسلم کو یہ کتاب پڑھکر حضور انور ص کے نبی برحق تسلیم کرلینے میں تامل نہیں ہو سکتا قیمت عہ

سُننے والے پھڑک گئے

کیونکہ کتاب "رسول عربی" میں حضور پُرنور ص کی سوانح عمری اس خوبی کے ساتھ بیان کی گئی ہے کہ مرد۔ عورت۔ بچے عالم۔ جاہل سب ہر بات کو نہایت آسانی سے سمجھ لیتے ہیں اور یہ معلوم ہوتا ہے گویا حضور ص خود سامنے موجود ہیں۔ قیمت صرف ۹ر

قوالی میں مزہ آگیا

کیونکہ سمجھدار اور صاحب کمال قوالوں نے اب کے حضرت مولانا شاہ عبدالسمیع صاحب بیدل رحمۃ اللہ علیہ کی غزلیں گائیں جنکا ایک ایک شعر بلکہ ایک ایک مصرع کیف و سوز میں ڈوبا ہوا ہے۔ یہ سب غزلیں اُن کے نعتیہ دیوان "نور ایمان" میں موجود ہیں قیمت ۱۰ر

مولود خوانوں نے ایکا کرلیا

کہ میلاد شریف کی محفلوں میں صرف نور ایمان کی غزلیں اور اشعار پڑھا کرینگے کیونکہ ان کا ہر لفظ نہایت موثر اور پُر درد ہے۔ کتاب نور ایمان ۱۰ر میں آپ بھی منگا لیجئے

لڑکوں اور لڑکیوں کی مراد پوری ہوگئی

عید میلاد النبی کے موقع پر باپ نے بجائے پیسوں کے جب اپنے بچوں کو کتاب "رسول کی عیدی" کی ایک ایک کاپی دی تو بچے خوش ہوگئے کیونکہ انہوں نے اُس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات و اخلاق کے متعلق ایسے دلچسپ اور مزیدار مضمون اور اشعار پڑھے جو چھوڑنے کو جی نہ چاہا اور انہوں نے باپ سے کہہ دیا کہ ہمیں پیسوں کی ضرورت نہیں ہے ہمیں تو ایسی ہی ننھی منّی پیاری پیاری کتابیں عید کے موقع پر دیا کیجئے کیونکہ اسمیں بڑی مزے مزے کی باتیں ہیں۔ قیمت صرف ۲ر علاوہ محصول

خدیجۃ الکبریٰؓ :- اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے حالات قیمت عہ

عائشہ صدیقہؓ :- اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے حالات۔ قیمت ۱۲ر

اُمت کی مائیں :- جملہ ازواج مطہرات کے مختصر و دلچسپ حالات۔ قیمت ۷ر

سیرۃ خاتون جنتؓ :- حضرت سیدہ ؓ کی مکمل و مفصل سوانحعمری۔ قیمت عہ

بنت الرسولؐ :- حضرت سیدہ ؓ کے مختصر حالات آسان اُردو میں۔ قیمت ۶ر

الزہراؓ :- حضرت سیدہ ؓ کے حالات۔ از علامہ راشد الخیری۔ قیمت ۱۲ر

سوانح حسینؓ :- حضرت امام حسنؓ و امام حسین ؓ کے حالات و واقعات قیمت ۴ر

سیرۃ الحسینؓ :- حضرت امام حسینؓ کے مفصل حالات مع تاریخ کربلا قیمت عہ

اصحاب ائمہ کرام :- برگزیدہ اصحاب رسولؐ و خلفاء کے حالات۔ قیمت ۴ر

حضرت بلالؓ :- عاشق رسولؐ موذن مسجد نبوی حضرت بلال رض کے حالات قیمت عہ

معراج شریف :- معراج رسول ص کے مختصر و موثر حالات ... قیمت ۲ر

یگانۂ روزگار ہیویں نامہ :- حضرت خواجہ پاک رض کے حالات از خواجہ حسن نظامی قیمت عہ

مولود محمود

میلاد شریف کی محفلوں میں پڑھنے کیلئے

یہ عجیب و غریب کتاب ہے۔ ہر واقعہ نہایت معتبر و مستند اور ہر بات قرآن پاک اور احادیث شریف کے مطابق۔ طرز بیان نہایت دلکش اور دلسوز۔ پھر بچید سلیس اور پُر لطف۔ مرد استغراق کے ساتھ پڑھتے ہیں، عورتیں اور بچے شوق اور خاموشی کے ساتھ جی لگا کر سنتے ہیں۔ عاشقان رسول ص کو اس کتاب کی فرمائشیں بھیجکر فوراً منگا لینی چاہیئے کیونکہ ختم ہو جانے پر دستیاب ہونا غیر ممکن ہے۔ قیمت فی جلد صرف عہ

منیجر نظامیہ دار الاشاعت دہلی

تجارت کی پہلی کتاب

مبادیات تجارت

پھر تیار ہوگئی

اس میں تجارت کی تمام ابتدائی اور ضروری باتوں کی خوبی کیساتھ تعلیم دیگئی ہے

ہندوستان میں تجارت کرنے کو عموماً بہت آسان بات سمجھ لیا جاتا ہے اور جسکا جی چاہتا ہے معمولی یا غیر معمولی رقم لگا کر تاجر بن بیٹھتا ہے۔ اُس کو نہ اس سے غرض ہوتی ہے کہ میں جس تجارت کو اختیار کر رہا ہوں وہ میرے مناسب حال ہے یا نہیں، نہ اس پر غور کرتا ہے کہ جس وقت اور جس موقع پر میں یہ تجارت شروع کرتا ہوں وہ اس تجارت سے مناسبت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ نہ اُس کو اس کی خبر ہوتی ہے کہ مجھے تجارت سے معقول نفع اُٹھانے کے لیئے کن کن وسائل اور ذرائع کا بہم پہنچانا ضروری ہے۔ غرض جس قدر باتیں ہوتی ہیں وہ بے اُصولی اور بے ضابطگی کے ساتھ عمل میں لائی جاتی ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تجارت سے نفع اُٹھانا تو درکنار اصل سرمایہ بھی خاک میں ملکر رہ جاتا ہے۔

تجارت کی پہلی کتاب "مبادیات تجارت" میں انہی باتوں پر بحث کرکے سمجھایا گیا ہے کہ تجارت کیا ہے؟ کب اور کیونکر شروع ہوئی؟ عقل و دماغ، اور عادات و اطوار پر تجارت کا کیسا اثر پڑتا ہے؟۔ تجارتی شخص کا کیرکٹر کیسا ہونا چاہیئے؟ تجارت کی تعلیم کب اور کہاں اور کیونکر حاصل کی جائے۔ تجارت کی کتنی صورتیں ہیں جن سے فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے؟۔ کس شخص کو کون سی تجارت اختیار کرنی چاہیئے؟۔ بلا سرمایہ اور شرکہ سرمایہ سے تجارت کیونکر کیجائے۔ تجارت میں کامیابی حاصل کرنے کے کیا کیا طریقے ہیں؟ کامیاب تاجروں کے حالات و اقوال وغیرہ اور بہت سی دوسری معلومات۔

مشاہیر ملک اور ماہرین فن تجارت نے جب اس کتاب کو دیکھا تو بالاتفاق اسکی تعریف کی، اُن کی رائے میں یہ کتاب اُن لوگوں کے لیئے جو تجارتی دُنیا میں قدم رکھنا اور اُس سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں ایک زبردست رہنما ہے

اگر آپ تجارت سے نفع چاہتے ہیں تو

اگر آپ تجارت کا ارادہ رکھتے ہیں تو

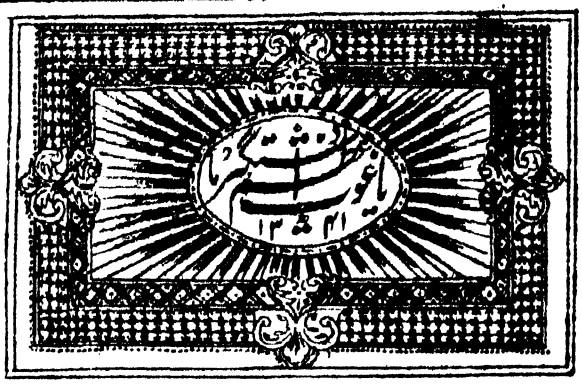
اگر آپ کے پاس سرمایہ نہیں تو

تجارت کی پہلی کتاب کا مطالعہ فرمائیے کیونکہ اس میں تجارت کے تمام نشیب و فراز سمجھائے گئے ہیں اور نفع حاصل کرنے کے ہزارہا طریقے اور وسائل بتائے گئے ہیں جن سے آپ واقف نہ ہوں گے۔

تجارت شروع کرنے سے پہلے تجارت کی پہلی کتاب کا مطالعہ کرلیجیئے تاکہ آپ کے سرمایہ پر آنچ نہ آئے اور آپ ناتجربہ کاری کے سبب سے نقصان نہ اُٹھائیں اور آپکو معلوم ہوجائے کہ آپ کو کب اور کس قسم کی تجارت کرنی چاہیئے؟ اس کتاب کا مطالعہ کیجیئے کیونکہ یہ کتاب آپ کو بتائے گی کہ آپ بغیر سرمایہ کے بھی تجارت کرسکتے ہیں۔ مگر کون سی اور کس طرح؟

قیمت فی جلد علاوہ محصول عہ

مینجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

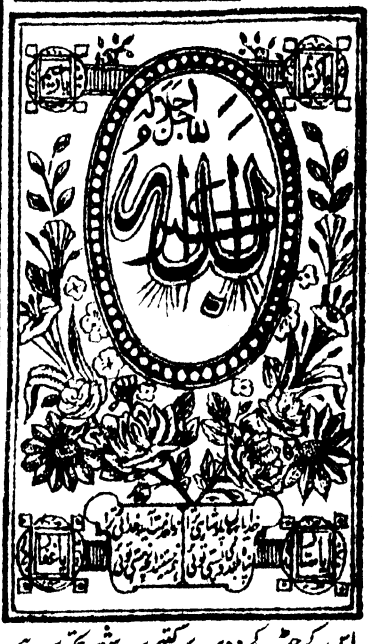




نیا تحفہ

دیکھئے تو سہی

نادر ہدیہ



یہ روغنی چمکدار دس رنگ میں بمثل چھپے ہوئے کتبے کیا اب تک آپ نے نہیں منگائے اور کیا اب تک آپ کا کمرہ ان نایاب کتبوں سے آراستہ نہیں ہوا۔ یہ لیتھو گرافک رنگین چھپائی اور نقاشی و مصوری کا عدیم المثال نمونہ ہیں اور ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام دُنیا میں بہترین اور نئی چیز۔

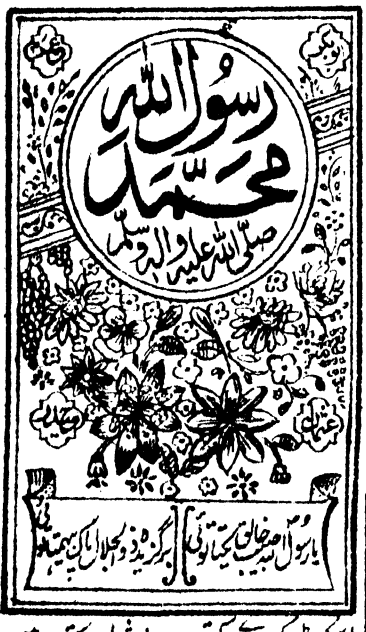
آٹھ کتبوں کا شاندار سٹ ہے

ہر کتبہ کا سائز ۱۶×۲۰ انچ ہے۔ اسکے تمام پھول پتے بالکل اصلی معلوم ہوتے ہیں اور دور سے یہ تمیز نہیں ہوتی کہ مصوری کا نتیجہ ہیں۔ جلد سے جلد منگا لیجئے کیونکہ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہے ہیں اور ختم ہو جانے پر دستیاب ہونا دشوار ہو جائیگا۔ مکمل سٹ کی قیمت علاوہ محصول للعہ

مینیجر نظامیہ دار الاشاعت دہلی

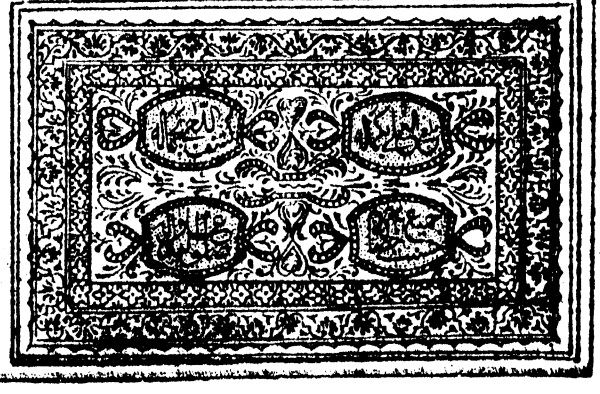
اس کے جوڑ کے دوسرے کتبے پر یہ شعر تحریر ہے

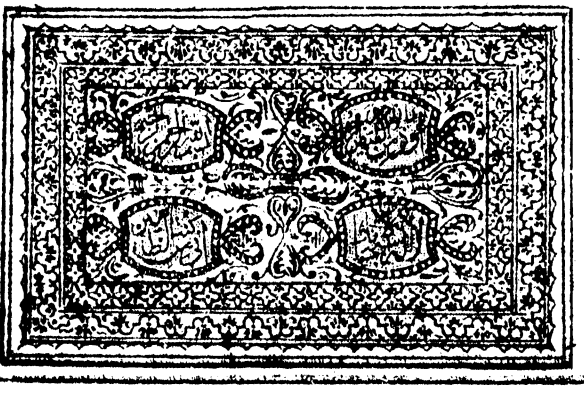
نوازش دل ما کن کہ دلنواز توئی
بساز کار غریباں کہ کارساز توئی



اسکے جوڑ کے دوسرے کتبے پر یہ اشعار تحریر ہیں

مجال ہست سعدی کہ راہ صفا تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ
خلاف پیمبر کسے رہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید





انقلاب کا دوسرا ورق

مہاتما گاندھی نے جس سیاسی اور ذہنی اور معاشرتی انقلاب کی بنیاد ہندوستان میں رکھی تھی اُس کی انقلابی کتاب تمام دُنیا نے پڑھی، مگر اب وہ چند مہینے سے بند پڑی تھی ماہ ستمبر ۱۹۲۳ء میں دہلی کی اسپیشل کانگریس میں اس کتاب کو پھر کھولا گیا اور اس کے صدر (پریسیڈنٹ) مولانا **ابوالکلام آزاد** نے **انقلاب کا دوسرا ورق** پڑھکر سُنایا۔ وہ انقلاب ہولناک ہے یا مسرت انگیز۔ خونریز ہے یا گلریز؟ اسکا حال پڑھنے ہی سے معلوم ہوگا۔ جس کو خواہش اس کے معلوم کرنے کی ہو وہ ہم سے انقلاب کا دوسرا ورق منگا کر دیکھے۔

مولانا ابوالکلام آزاد

کی

یہ تقریر صدارت کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ علاوہ اس کے کہ مولانا نے اسمیں بہت سی سیاسی اور غیر سیاسی حقیقتوں کو بے نقاب کر دیا ہے ادبی حیثیت سے بھی اس قابل ہے کہ اُردو حُسنِ ادب کے دلدادہ اسکی جلوہ آرائیوں سے اپنے دل و دماغ کو منور و مسرور بنائیں۔ قیمت صرف ۶ر تین جلدوں سے کم منگانے میں محصول ڈاک زیادہ صرف ہوگا اسلیئے ایک جلد منگانی ہو تو دوسری کتابوں کے ساتھ منگائیے۔ ورنہ کم از کم تین جلدیں طلب کیجیئے۔

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

خدائی قانون

سے واقف ہونا ہر مسلمان کے لیئے دُنیاوی قانون سے کہیں زیادہ ضروری ہے
کیونکہ وہ ایسے شہنشاہ کا نافذ کیا ہوا ہے کہ تمام دُنیاوی حکومتوں کا متفقہ جاہ وجبروت بھی اُس آفتاب
عظمت وجلال کے سامنے ایک ذرۂ خاکستر کی برابر بھی وقعت نہیں رکھتا۔ پس کیا اُس مسلمان کی حالت قابل
افسوس نہیں جو اسلام کا مدعی۔ خدا کا بندہ اور رسُول کی اُمّت کہلانے کے باوجود خدائی قانون، اسلامی آئین اور احکام
شریعت سے واقف نہ ہو اور نہ واقف ہونیکی کوشش کرتا ہو، اسلیئے آپ کا فرض ہے کہ آج ہی نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے

کنز الآخرت کی ایک جلد

طلب فرمالیں جس کو

شریعت نامۂ کلاں

بھی کہتے ہیں

اس کتاب میں جملہ احکام ومسائل شرعی کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ سلیس اُردو زبان میں بیان کیا گیا ہے
کنز الآخرت شرح وقایہ۔ دُرِّ مختار۔ کتاب الطہارت۔ کتاب الفرائض۔ سراجی اور شریفی جیسی مستند اور معتبر
کتابوں کی روح ہے ہر مسئلہ کے متعلق معتبر اور مسلمہ فتوے اگر کہیں مل سکتا ہے تو کنز الآخرت میں۔ اسکی موجودگی خود آپکو

خدائی بیرسٹر اور شرعی وکیل

بنادیگی اور کسی اہم سے اہم مسئلہ کے متعلق بھی آپ کو کسی عالم یا مفتی کے پاس جانے کی ضرورت باقی نہ رہیگی
اس آسمانی قانون کو فوراً منگا کر خود ملاحظہ کیجیئے۔ اپنے اہل وعیال کو سُنایئے اور پڑھایئے، اور
اس قانون کی سب سے زیادہ سخت مگر سب سے زیادہ آسان دفعات کا پورے طور سے پابند بنایئے۔
بڑا سائز۔ عمدہ لکھائی عمدہ چھپائی۔ عمدہ کاغذ۔ قیمت فی جلد ۱۲ عہ علاوہ محصول ڈاک

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

اگر آپ

مسلمان

ہیں تو یقیناً قرآن شریف
پڑھتے ہونگے
تو کیا آپ کے پاس

ترجمہ ضیاء القرآن

والا قرآن شریف ہے؟
اگر نہیں تو آج ہی "ملک الکلام بک ڈپو"
دہلی سے یہ قرآن شریف منگا لیجیئے۔

اس ترجمہ نے سُنّی شیعہ کے
اختلافات کی بنیادیں ہلا دیں
ہر فرقہ نے تسلیم کیا ہے کہ قرآن شریف
کا کوئی اُردو ترجمہ آجتک ضیاء القرآن
سے بہتر نہیں ہوا۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ
ترجمہ بامحاورہ بھی ہے۔ لفظی بھی اور
عام فہم بھی۔ ۲۲×۲۹ کی بڑی
تقطیع۔ متوسط قلم۔ ترجمہ بین السطور
سفید کاغذ۔ حاشیہ پر خواص الآیات
اور قرآنی اعمال مستند اور معتبر احادیث سے
انتخاب کرکے درج کیئے گئے ہیں۔
ھدیہ صرف ۸ عہ۔ مجلد چرمی نقرئی معہ
محصول ڈاک، بذمہ خریدار
منیجر ملک الکلام بک ڈپو دہلی

چند بے مثل و بے مثال کتابیں

حکومت اور خلافت

اس زمانہ میں کسی مسلمان کا خلافت کے مفہوم سے ناواقف رہنا افسوس ناک ہے اس کتاب کو ضرور دیکھیے اس میں اسلامی خلیفہ اور مسیحی پوپ کا فرق دکھایا گیا ہے۔ خلافت اور قرآن حکیم، خلافت اور حدیث نبوی۔ خلافت اور جزیرۃ العرب خلافت اور دنیوی طاقت۔ غیر مسلم اور ارض مقدس۔ خلافت اور شاہ حجاز خلافت اور دیگر مقامات مقدسہ وغیرہ ضروری مضامین پر عالمانہ بحث کی گئی ہے قیمت ۸ر

جمال الدین افغانی

یہ جمال الدین افغانی بہت بڑے مسلمان لیڈر تھے جنہوں نے ساری دنیا کے مسلمانوں کو ایک کرنے کی بنیاد ڈالی تھی۔ یورپ کے مدبرین ان کے نام سے لرزہ براندام ہوتے تھے۔ مولانا ظفر علی بی۔ اے سابق اڈیٹر زمیندار نے یہ کتاب بڑی محنت اور کوشش سے تیار کی ہے اور اسے پڑھکر اندازہ ہوتا ہے کہ ساری دنیا کے مسلمانوں میں کس طرح رشتۂ اخوت قائم ہو سکتا ہے۔ قیمت ۸ر

عباسیوں کی داستان

یعنی خاندان بنی عباس کے ۳۷ خلفاء کے حالات اور صحیح حالات۔ دولت عباسیہ کی ابتدا، شباب اور پھر خاتمہ۔ ان کے علمی کارنامے۔ شاہانہ فیاضیاں، جیرت انگیز عمارات بغداد کی مفصل تاریخ۔ سب باتیں آپ کو کتاب "بغداد میں ٹینگ" جسے خواجہ عباد اللہ صاحب بی۔ اے نے نہایت قابلیت کے ساتھ تالیف کیا ہے لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۸ر

صدیق اکبر

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مکمل اور مستند سوانح عمری آپکی مذہبی خدمات آپ کے زمانہ کی اسلامی فتوحات جنگ اور بھی بہت سے تاریخی واقعات آگئے ہیں جن سے واقف ہونا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اب تک حضرت صدیق اکبر کی جو سوانح عمریاں لکھی گئی ہیں ان میں یہ سب سے زیادہ جامع اور صحیح اور عمدہ سوانح عمری ہے۔ قیمت ۸ر

پنجاب کے علماء اور مشائخ

اس کتاب میں پنجاب کے تقریباً سو مشہور اور نامور علماء اور مشائخ کی سوانح عمریاں درج کی گئی ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پنجاب میں کتنے اسلام کی خدمت سے مالا مال ہوا کیسی کیسی عظیم ہستیاں عالم وجود میں آئیں کتاب کے آخر میں ایک فہرست اور عالی دماغ خواتین کا ذکر ہے جنہوں نے اپنی ذہانت عقل اور ذکاوت خیال کی بنا پر آج تک دنیا میں شہرت پائی ہے۔ قیمت ۱۰ر

حیات گاندھی

یعنی مسٹر گاندھی کی مکمل سوانح عمری۔ ابتدائی حالت۔ ممالک غیر میں بود و باش۔ ملکی خدمت کی ابتدا۔ اور آخر کار انکے خلوص اور صداقت کی بنا پر ہندوستان کا سب سے بڑا لیڈر بنجانا۔ جو لوگ دنیا میں بڑا بننا چاہتے ہیں اس کتاب کو پڑھیں۔ قیمت ۸ر

حالات علی برادران

مولانا محمد علی صاحب اور مسٹر شوکت علی صاحب کی سوانح عمری پولیٹکل زندگی کے نمایاں پہلو اور قومی کارنامے۔ اہم تقریروں کے خلاصے اور ہر قسم کی ضروری معلومات۔ یہ کتاب ایک تعلیم یافتہ خاتون نے تصنیف کی ہے۔ قیمت ۸ر

خواتین دکن

سرزمین دکن کی ان نامور خواتین کی سوانحعمریاں جو صرف تعلیم یافتہ اور عالی دماغ ہی نہیں تھیں بلکہ جنہوں نے میدان کارزار میں بھی اپنی جانبازی اور بہادری کے جوہر دکھلائے۔ یہ کتاب نہ صرف تاریخی پہلو سے بلکہ آزادی و حریت کی بنا بھی قابل دید ہے جو اس وقت ہندوستان کی تعلیم یافتہ معزز خواتین میں پھیل رہی ہے قیمت صرف ۸ر

پولیٹکل لیڈروں کی بیویاں

ایک نہایت دلچسپ کتاب جس میں ۳ تعلیم یافتہ محب وطن خواتین کے حالات اور مضامین درج کئے گئے ہیں ان خواتین میں زیادہ تر ایسی ہیں جن کے شوہر اس وقت جیل خانے میں مبتلائے مصائب ہیں اس کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہندوستان میں اس وقت کیسی کیسی تعلیم یافتہ عالی خیال اور اولوالعزم عورتیں موجود ہیں قیمت ۱۲ر

روایات اسلام

سرور عالم کے دربار میں اور خلفاء کبار کی محفلوں میں جو دلچسپ اور قابل عبرت واقعات پیش آئے ہیں وہ سب کے سب اس کتاب میں جمع کر دیئے گئے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں مسلمان مرد اور عورتیں اظہار حق میں کیسی آزادی اور جوانمردی سے کام لیتی تھیں خلفاء اور صحابہ کرام کے پاک اور سادہ زندگی کی روایات پڑھکر دل بھر آتا ہے۔ جا بجا مولانا شبلی مرحوم کی پُر مغز نظمیں بھی اضافہ کی گئی ہیں مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں سب کے مطالعہ کے قابل ہے قیمت ۱۲ر

علمائے اسلام اور عیسائی پوپ کا مقابلہ

جس میں علمائے اسلام اور علمائے یورپ کے فلسفیانہ اور حکیمانہ قابلیتوں کا بھیم مقابلہ کیا گیا ہے۔ حضرت محی الدین ابن عربی اور بہت سے دیگر علمائے اسلام کی سوانح عمریاں علم دوست مسلمانوں کے لیے قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۸ر

صرف چار

قابل قدر کتابوں کا ضروری اشتہار

سرمایۂ آخرت

ہر مسلمان کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ دُنیا کی فکر کے ساتھ ساتھ عقبیٰ کے لیئے سرمایہ فراہم کرتا رہے۔ تاکہ سعادت دارین سے محروم نہ رہے۔

یہ کتاب تمام فقہی کتابوں کا عطر ہے تمام ارکان اسلام کے متعلق جو شرعی اور ضروری مسائل ہیں وہ سب اسمیں موجود ہیں، اس کتاب کے مطالعہ سے معمولی استعداد کا آدمی بھی مسائل شرعیہ کا ماہر ہوجاتا ہے۔

فقہ کے متعلق کوئی کتاب بھی ایسی نہیں ہے جسکا ضروری خلاصہ اسمیں موجود نہ ہو۔ اور کوئی مسئلہ ایسا نہیں جسکی معلومات سے یہ کتاب خالی پائی جائے ولادت آدم ؑ سے لیکر حضرت نبی آخر الزمان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تک تمام سنجیدہ مسائل اور بڑے بڑے واقعات کو سکالمہ کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق تمام فقہی مسئلے اسمیں تفصیل اور تصریح کے ساتھ درج کر دیئے گئے ہیں آخر میں جمعہ اور عیدین کے خطبات بھی درج ہیں۔ قیمت عدہ ر

تعلیمی قصے

بچوں کی تعلیم قصوں کے ذریعہ سے جتنی پُر اثر ہوتی ہے اُس کے لیئے کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہیں۔ فارسی زبان میں گلستاں، بہار دانش انوار سہیلی وغیرہ وغیرہ اسی خیال کے تحت میں مرتب ہو کر شائع ہوئیں اور درسگاہوں میں اسقدر مقبول اور مفید مانی گئیں کہ سینکڑوں برس کے بعد آج بھی اُن کی ویسی ہی مقبولیت موجود ہے۔ جدید نصاب تعلیم اگرچہ چھوٹے چھوٹے قصوں کا ہی منت پذیر ہے لیکن یہ قصے اُتنے دلچسپ اور موثر نہیں ہوتے جسقدر قدیمی کتابوں کے قصے ہوتے ہیں۔ اس لیے ہم آپکے بچوں کی علمی اور اخلاقی تعلیم کے لیئے مشورہ دینگے کہ آپ اُن کو بے تامل

انوار سہیلی کا اُردو ترجمہ

پڑھائیے اسکا ترجمہ سلیس اور بامحاورہ ہے ہر قصہ نہایت دلچسپ اور نتیجہ خیز ہے اور اخلاقی تعلیم کے لیئے نہایت عمدہ اور بہترین کتاب ہے۔ بضبوط اور عمدہ کاغذ پر چھاپی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

منشی اور قبالہ نویس

منشی اور قبالہ نویس حضرات آجکل ہی روپیہ پیدا نہیں کر رہے بلکہ ہر زمانہ میں ان کی قدر و عزت ہوتی رہی ہے اور کوئی زمانہ یا عہد ان کی عام ضرورت سے خالی نہیں پایا جاتا۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے جلد سے جلد اعلیٰ درجے کے منشی عدالت کے تمام کاغذات اور عدالتی کارروائیوں سے ماہر ہوجائیں۔ مال۔ ریوانی۔ فوجداری کی تمام باتیں اُن کو معلوم ہوں۔ بہترین خط و کتابت وہ کر سکیں تو آپ فوراً اُن کو ایک جلد کتاب

رقعات عنایتعلی

منگا کر دیدیجئے۔ اس کو پڑھکر وہ بہت جلد اعلےٰ درجہ کے منشی اور اعلیٰ درجہ کے قبالہ نویس بنجائینگے اس میں انشا، پروازی، خطوط نویسی اور ہر قسم کے معاملات مثلاً رہن۔ بیع تمسک۔ ہبہ۔ اقرارنامہ۔ فارغخطی۔ برخط وغیرہ وغیرہ کو نہایت خوبی سے سمجھایا ہے

قیمت فی جلد صرف ۸ر

مجموعۂ خطب

یہ عالیجناب مولانا مولوی شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رح کے بمثیل و بے مثال جمعہ۔ عیدین اور نکاح وغیرہ کے عربی خطبوں کا قابل دید مجموعہ ہے۔ اُن لوگوں کے لیئے جو خطیب ہیں اور خطبہ خوانی فرماتے ہیں نعمت غیر مترقبہ ہے۔ نہایت صاف صحیح اور خوشخط طبع کیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد صرف چار آنے۔ محصول ڈاک بذمۂ خریدار۔

اِن کے علاوہ

ہر قسم کی درسی اور علمی۔ اخلاقی و تاریخی۔ مذہبی و ادبی کتابوں کا کافی ذخیرہ ہمارے یہاں ہر وقت موجود رہتا ہے۔ ہر قسم کے قرآن مجید اور حمائلیں مترجم و معرّے ہمسے بکفایت دستیاب ہو سکتے ہیں تاجروں کے ساتھ خاص رعایات کی جاتی ہیں جنکا تصفیہ خط و کتابت کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔ تمام خطوط ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں۔

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

جامع مسجد دہلی کے سامنے خوفناک قتل

صدیاں گزر گئیں مگر اس قتل کی داستان ہنوز تازہ ہے اور **سرمد** مرحوم کا سُرخ پوش مزار مرجع خاص و عام ہے۔ اس مزار کے علاوہ سرمد کی ایک اور یادگار بھی ہے اور وہ اُن کی رباعیاں ہیں، یہ رباعیاں اب تک کس مپرسی کی حالت میں تھیں لیکن اب انہیں خاص اہتمام سے چھپوایا گیا ہے۔ ہر رباعی کے نیچے اُسکا لفظی ترجمہ نظم میں درج کیا گیا ہے۔ سرمد کی رباعیاں ایسی عجیب و غریب ہیں کہ آجتک ان کا جواب نہ ہو سکا۔

اُردو ترجمہ اور وہ بھی نظم!

اس قابلیت سے کیا گیا ہے کہ اب اُردو داں اشخاص بھی **رباعیات سرمد** کا پورا لُطف اور فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ کتاب چھوٹے سائز پر نہایت خوشخط اور صاف چھاپی گئی ہے۔ شروع میں سرمد مرحوم کی سوانح عمری شامل ہے جس کے متعلق اسقدر لکھ دینا کافی ہے کہ

مولانا ابوالکلام آزاد دھلوی کے قلم سے نکلی ہے

قیمت مجلّد صرف ۱۴ار

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

ابّا جان! آپ کی پیاری بیٹی زنانہ بستہ پڑھیگی

ابّا جان، آجکل تمام قومیں ترقی کر رہی ہیں، لیکن مسلمان پستی میں پڑے ہیں ان کو ذرا بھی تعلیم نسواں کی طرف خیال نہیں ہے۔ دیکھئے دہلی میں ایک

زنانہ بستہ

خاص لڑکیوں کی تعلیم کے لیے چھپا ہے۔ اس میں دس بہشتی کتابیں ہیں وہ

میں ضرور منگاؤں گی

(۱) بسم اللہ کی کتاب۔ (۲) کلمہ توں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) نماز کی کتاب (۵) کھانا پکانے کی کتاب، (۶) تہذیب کی کتاب (۷) تہذیب کی کتاب (۸) پردہ کی کتاب (۹) خانہ داری کی کتاب (۱۰) کھیل کی کتاب قیمت عدہ مجلد ۱۲ر۔ مع بستہ کے ۱۴ر علاوہ محصول۔

پتہ۔ ایچ محمد یوسف خاں منیجر شہرت اکیسی دہلی فرنشنگ

پیارے شیدا! دیکھو

میں اب کیسی خوبصورت ہو گئی ہوں

میں نے دہلی سے **پریجال صابون** رجسٹرڈ جو خوبصورتی پیدا کرنے میں بیمثل ہے منگا کر استعمال کیا تھا چند روزہ استعمال سے کالا رنگ کملایا، چہرہ گلاب کی پتی کی مانند سُرخ اور مخمل کیطرح ملائم ہو جاتا ہے چہرہ کے مہاسے داغ دھبے جھائیاں چند روز میں دور کر دیتا ہے فی بکس تین ٹکیہ مع صابن دانی ایک روپیہ (علاوہ) علاوہ محصول۔

زنانہ سنگھار بکس رجسٹرڈ

یہ بکس خاص مستورات کے لیئے تیار کیا گیا ہے اس میں پانچ چیزیں اور انعام ہے (۱) پریجال صابن ایک ٹکیہ (۲) پری بہار ہیر آئل ۲ تولہ (۳) بال صاف صابن ایک ٹکیہ (۴) خوشبودار مسی ایک تولہ (۵) پان کی بہار ایک ڈبیہ اور ۶ ماشہ سرمہ نور نظر مفت قیمت فی بکس علاوہ محصول ایک روپیہ۔

حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نور تنہ پریجال منفرد دہلی

تفسیر سورۂ یٰسٓ

"کل جدید لذیذ" کی سچی مثال، ہر مسلمان کے لیئے نعمتِ غیر مترقبہ، برکات الٰہیہ کا شاندار مخزن

جناب مولانا سیّد ظہور احمد صاحب حسنی شاہجہانپوری دامت فیوضہم

ایڈیٹر رسالہ دین و دنیا دہلی کے دل و دماغ کا تازہ ترین اور مہتم بالشان کارنامہ دیکھنا ہو تو سورۂ یٰسٓ شریف کی تفسیر منگا کر ملاحظہ فرمایئے جو حُسنِ معانی کے اعتبار اور ادائے مطالب کے لحاظ سے آپ ہی اپنی نظیر ہے۔

اسوقت عربی۔ فارسی اور اُردو زبان میں بیشمار تفسیریں ملک میں موجود ہیں لیکن میں سچ عرض کرتا ہوں کہ ایسی تفصیل، ایسی جامعیّت، ایسا حُسنِ بیاں، ایسی سلاست اور ایسی برجستگی کسی ایک تفسیر میں بھی نظر نہیں آتی۔ ہر آیت کا ترجمہ، شانِ نزول۔ معانی لغات۔ مطلب کی تصریح و تشریح اور نکات و روامز کو اس خوبی کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ تعریف نہیں ہوسکتی، زبان اتنی سہل اور بامحاورہ کہ عورتیں اور بچّے بھی آسانی کے ساتھ سمجھتے چلے جائیں۔ کتابی صورت۔ ۱۸×۲۲ کی خوشنما اور مقبول عام تقطیع۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی۔ صاف و پاکیزہ چھپائی۔ بہترین سفید کاغذ قیمت فی جلد صرف دس آنے (۱۰/) علاوہ محصول ڈاک۔ ذیل کے پتہ سے طلب کیجیئے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی



سعید

اس قابلِ دید ناول میں فاضل مصنف نے ایک تعلیمیافتہ مسلمان اور دہلی کی ایک پاترک دلی جذبات کا نہایت خوبی کے ساتھ خاکہ کھینچا ہے اور حسن و عشق کے پیچیدہ مگر دلکش معاملات پر عجیب و غریب پیرایہ میں بحث کی گئی ہے اور اخلاقی فلاح پر انجام دکھایا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ پاکیزہ لکھائی چھپائی۔ قیمت ۸؍

سعادت

اس میں دہلی کی ایک حسین و جمیل سلیقہ شعار اور تعلیمیافتہ طوائف کی کیرکٹر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ قصص و سرود حسن و عشق اور وصل و ہجر کا دلفریب منظر دکھا کر عاشق و معشوق کے راہ راست پر آنے کا دلچسپ سین پیش کیا ہے۔ اسمیں طالب مطلوب کی خط و کتابت ناول کی روح روان سمجھنی چاہیئے۔ قیمت فی جلد صرف آٹھ آنے

شاہد رعنا

ناول قابل مصنف نے جس خوبی اور خوش اسلوبی سے مرتب کیا ہے وہ ہر طرح قابلِ ستایش ہے۔ چاوڑی بازار دہلی کی ایک تعلیمیافتہ طوائف نے اس میں اپنی پُراسرار زندگی کی رام کہانی خود بیان کی ہے اور پھر ایسی متانت اور سنجیدگی کے ساتھ جسکی انتہا نہیں، آج تک اس موضوع پر ملک میں کوئی ناول شاہد رعنا کے پلّہ کا شائع نہیں ہوا۔ ضرور منگا لیجئے دلچسپ و نتیجہ خیز ہے۔ قیمت صرف ۱۰؍

سزائے عشق

اسے طوائف کا نقش آخر۔ مصنف ممدوح کا تازہ ترین کارنامہ اگرچہ قریب قریب ٹریجڈی کے ہے مگر نتیجہ کے اعتبار اور انجام کے لحاظ سے کامیڈی سے بڑھ چڑھکر فلسفہ حسن و عشق اور تفریحات عامہ پر فلسفیانہ بحثیں۔ دلفریب طرز بیان۔ سلیس اردو زبان۔ ایک شریف گھر اور ایک دہلی کی نامی طوائف کے بالاخانہ کا بالکل صحیح ٹائم ٹیبل مگر نہایت تہذیب و متانت کے ساتھ۔ فوراً منگا کر ملاحظہ فرمایئے قیمت ۱۰؍

منیجر لٹریری ایجنسی

جوانی کی رعنائیاں اور لذتیں

رُوح حیات



روح حیات دواخانہ ہاشمی دہلی کی بنائی ہوئی عجیب و غریب دوا کا نام ہے۔

روح حیات محض نام ہی کے لیے نہیں، بلکہ حقیقتاً اسم با مسمّٰی ہے۔

روح حیات کے استعمال سے اعضائے رئیسہ میں قوت پیدا ہو جاتی ہے +

روح حیات مادۂ تولید میں قوت و اثخان پیدا کرتی ہے۔

روح حیات کے استعمال سے قوتِ امساک کا پیدا ہونا بھی ضروری ہے۔

روح حیات کے استعمال سے باہ کی زائل شدہ قوتیں از سرِ نو عود کر آتی ہیں۔

روح حیات کا خارجی استعمال رگوں اور پٹھوں کی خرابیوں کا قلع قمع کر دیتا ہے۔

روح حیات بہت سی بیش قیمت اور پُر تاثیر ادویہ سے مرکب ہے۔

روح حیات کا استعمال اب تک کسی شخص کیلئے مضر ثابت نہیں ہوا۔

روح حیات کی قیمت فی تولہ پانچ روپیہ ہے اسکے فوائد کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں۔

روح حیات سے تمام قوتیں برقرار، طاقت مردمی صحیح اور زندگی خوشگوار رہتی ہے اسلیئے

روح حیات منگا کر فوراً استعمال کرنا شروع کر دیجئے، اور پھر اس امر پر غور کیجئے کہ

روح حیات نے آپ کی موجودہ حالت میں کیا عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا +

رُوح دِماغ



ان لوگوں کیلئے جو مصنف ہیں
ایڈیٹر ہیں، شاعر ہیں، بیرسٹر ہیں
وکیل ہیں، جج ہیں، پروفیسر ہیں
اور طالب علم ہیں، اور ان لوگوں کیلئے
جنکو نسیان، دردِ سر، دورانِ سر
ضعفِ بصر اور خشکیِ دماغ کی شکایت
ہے "روح دماغ" بہترین چیز ہے
یہ مغزِ دماغ کو قوت اور بصر کو فرحت
پہنچاتا ہے، دماغی امراض سے محفوظ
رکھتا ہے بالوں کو بے وقت سیاہ نہیں ہونے دیتا۔ ریشم کی طرح ملائم اور چمکدار
رکھتا ہے اور ساتھ ہی بڑھاتا بھی ہے۔ صرف دواخانہ ہاشمی دہلی میں تیار
ہوتا ہے۔ شریف بیگمات اور معزز خواتین نے اس کو بھیجا پسند کیا ہے
اور برابر اسی روغن کو خرید کر استعمال میں لا رہی ہیں۔ نہایت خوشگوار
بھینی بھینی خوشبو ہے جس کی وجہ سے نزلہ یا زکام کی شکایت بھی
پیدا نہیں ہوتی۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول

اگر معدہ درست ہے تو سب کچھ درست ہے

محافظ معدہ

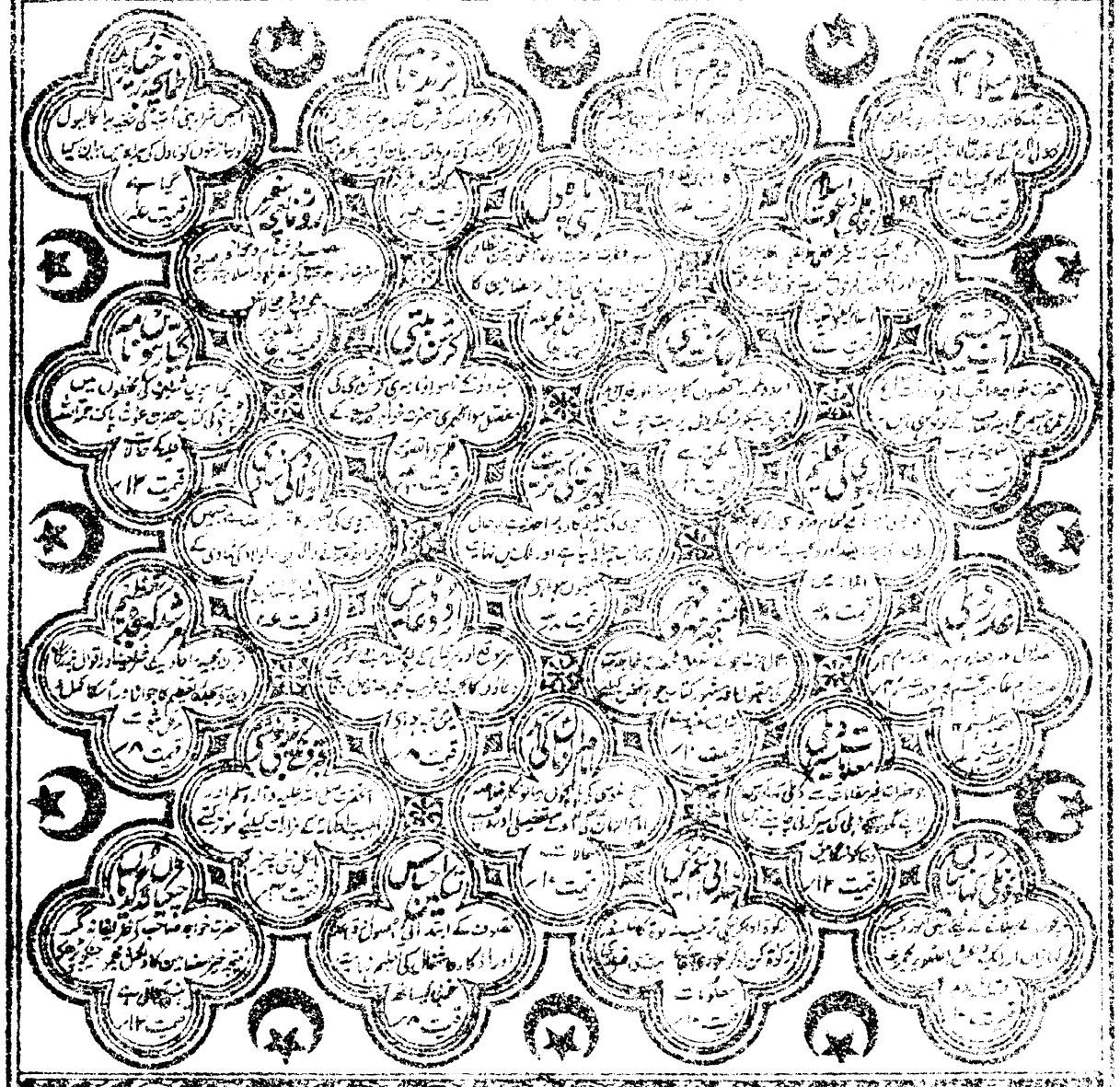


کا استعمال ہمیشہ معدہ کو درست رکھتا ہے

اگر قبض شکم، سوءِ ہضمی یا متلی وغیرہ کی شکایت رہتی ہو، ریاح کی تکلیف ہو، کھٹی ڈکاریں آتی ہوں، پیٹ میں درد رہتا ہو اور ابکائیاں آتی ہوں، تو محافظ معدہ کی ایک چمچی ان تمام باتوں کو طبیعت کر دینے کے لیے کافی ہے ہر وقت ہر گھر میں اسکا موجود رہنا ضروری ہے۔ اس لیے فوراً محافظ معدہ کی ایک شیشی منگا لینی چاہیے جو بہت دنوں کے لیے کافی ہوتی ہے کیونکہ مقدارِ خوراک نہایت قلیل ہے۔ قیمت بار۔ محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔

یہ اور ہر قسم کی مفرد و مرکب دوائیں مینیجر دواخانہ ہاشمی بازار مچھلیوالان دہلی سے منگائیے

مصنفاتِ حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی کی تصنیفات

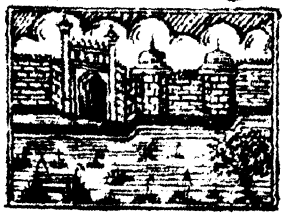


محمد انوار الحق نے رشید پریس پٹنہ سے اقبال پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا

کتب خانہ مجلہ جامعہ عثمانیہ

Registered No. L. 1313

جلد ۳ نمبر ۹







رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً

چیست دُنیا؟

از خدا غافل بُدن

نے تماشش و نقرہ و فرزند و زن

مسلمانوں کو دینداری اور دُنیاداری کی صحیح تعلیم دینے والا ماہوار رسالہ

دین و دُنیا

جس کیساتھ حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب کا ماہوار رسالہ "پیر بھائی" بھی شامل ہے

لطیفہ دار الاشاعت دہلی سے شائع ہوتا ہے

اڈیٹر:- سیّد ظہور احمد شاہجہانپوری

ہر خریدار کو اختیار ہے کہ جب اُسکا جی چاہے، دیکھے ہوئے پرچے احتیاط سے واپس کر کے

اپنی ادا کردہ کُل قیمت ہم سے واپس لیلے

سالانہ قیمت اعلیٰ ایڈیشن للعہ

ششماہی قیمت (اعلیٰ ایڈیشن) عصص

معمولی ایڈیشن۔ سالانہ قیمت عصص

ششماہی علاوہ محصولڈاک وغیرہ





ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۴ء

سب سے پہلے

اپنی پیاری بیٹیوں بہنوں اور بیویوں کو جس کتاب کو پڑھانا چاہیے وہ

مصورِ فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی

کی نہایت مشہور و معروف اور مقبول عام تصنیف

"بیوی کی تعلیم"

ہے۔ اور اپنے رنگ میں اپنا نظیر نہیں رکھتی، ملک کے اکثر حصوں میں زنانہ مدرسوں کے نصاب تعلیم میں داخل ہو

اس کتاب میں

اکیس دلچسپ سبق ہیں

مقبولیت کا یہ حال ہے کہ تھوڑے ہی دنوں میں پانچ مرتبہ چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ شروع میں ہندوستان کی

سات مستند اور مشہور اہل الرائے

حضرات کے نہایت پُرلطف دیباچے شامل ہیں جن کو پڑھکر اس کتاب کی وقعت معلوم ہوتی ہے

"بیوی کی تعلیم"

دو سو سولہ کی عجیب و غریب کتاب ہے۔ عورتوں اور بچوں کی آسانی کے لحاظ سے اسکی کتابت بھی تعلیمی کورس کی طرز پر ہوئی ہے یعنی ہر لفظ جدا جدا ہے۔ قلم بھی عمدہ ہے۔ چھپائی بھی نہایت صاف ہے +

قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنہ

محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔

اس کے بعد

عورتوں کے پڑھنے کیلئے

مصورِ فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی

نے اپنی اہلیہ صاحبہ خواجہ بانو صاحبہ کی مرتبہ کتاب

"بیوی کی تربیت"

نہایت مفید اور عجیب و غریب چیز ہے۔ خواجہ بانو صاحبہ نے عورتوں اور بچوں کے متعلق سولہ سوال شائع کیے تھے

اس کتاب میں

سولہ سوالات کے جوابات

جمع کر دیے گئے ہیں جو ہندوستان کی قابل قدر اور تعلیمیافتہ خواتین نے لکھکر خواجہ بانو صاحبہ کو بھیجے تھے

یہ تمام سوالات نہایت اہم تھے

لیکن ہر جواب لکھنے والی خاتون نے ہر سوال کا جواب بھی نہایت قابلیت کیساتھ لکھا ہے

بیوی کی تربیت

"بیوی کی تعلیم" کے دوسرے حصے کا نام ہے۔ ایک سو اٹھائیس صفحوں کی ضخامت ہے۔ اعلیٰ لکھائی اور صاف چھپائی تاکہ عورتوں اور بچوں کو پڑھنے میں تکلیف اور دقت محسوس نہ ہو +

قیمت فی جلد صرف ایک روپیہ

محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔

آخر میں

ایک نہایت ضروری کتاب

مصورِ فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی

کی نہایت مفید، کارآمد اور دلکش تصنیف

"اولاد کی شادی"

اور پڑھا دیجیے، اور بس۔ اس کے بعد اُن کی وہ تعلیم ختم ہو جاتی ہے جو ایک قابل ماں۔ لائق اور شریف بیٹی اور سلیقہ شعار بیوی کے لیے لازمی ہے۔

بچوں کی شادی بیاہ

کے متعلق ایسی دلکش، ایسی مفید اور ایسی جامع کوئی کتاب آج تک نہیں لکھی گئی، ہر وقت۔ ہر گھر میں

اس کتاب کا موجود رہنا ضروری ہے

کیونکہ شادی بیاہ کے نازک معاملات میں اس کتاب سے بہتر مشورہ دینے والا کوئی نہیں مل سکتا

اولاد کی شادی

"بیوی کی تعلیم" کے تیسرے حصہ کا نام ہے، جس کو پڑھ کر عورت اور مرد دونوں برابر فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اور دونوں کے لئے یکساں کارآمد ہے۔ ۱۲۰ صفحوں کی ضخامت اعلیٰ لکھائی عمدہ چھپائی۔ آخر میں ایک دلچسپ قصہ۔

قیمت فی جلد ایک روپیہ

محصول ڈاک بذمہ خریدار +

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے طلب فرمایئے

(پرنٹر و پبلشر۔ محمد انوار ہاشمی) مطبوعہ اقبال پرنٹنگ ورکس دہلی جویلی اعظم خاں

فہرست مضامین رسالہ دین و دنیا بابت ماہ جنوری ۱۹۲۶ء عیسوی

پیر بھائی

حمد و نعت صـ۱
تفسیر قرآن مجید صـ۲
شرح مثنوی مولانا روم صـ۳
شرح دیوان حافظ صـ۴
شرح گلستان صـ۵
توبہ صـ۶
اسوۂ رسول صـ۶
اسباب عروج و زوال صـ۸
فلک زدوں سے چہ دری صـ۹
تربیت اولاد صـ۱۰
شکم پروری صـ۱۲
شادی و غم صـ۱۳

رسائل کی روح

مسلمان اور قرآن صـ۱۴
دہریت صـ۱۴
شاعری صـ۱۵
مسمریزم صـ۱۵
ارض مقدس صـ۱۵

معلومات

براکین یعنی کوہ آتش فشاں صـ۱۷

کم سرمایہ والوں کیلئے

وسائل معاش

موقع کی تاک صـ۱۸
سن کی نواڑ صـ۱۸

سوالات

مذہبی صـ۱۹
طبی صـ۱۹
متفرق صـ۱۹

جوابات صـ۱۹

انشائے لطیف

نا امیدی صـ۲۰
بیوی کا انتخاب صـ۲۱

صنف نازک کیلئے

وقت کی قدر صـ۲۳
بیوی صـ۲۳
کفایت شعاری صـ۲۴
ترک دنیا قصہ صـ۲۵ تا ۲۸

شمس العلماء مولانا شبلی کی آخری معرکۃ الآرا تصنیف

سیرۃ النبی ﷺ

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات میں اب تک اردو زبان کی بہت سی کتابیں مرتب ہو کر شائع ہو چکی ہیں لیکن علامہ شبلی مرحوم نے سیرۃ النبی کے مقدس نام سے جو علمی مرتبہ کی یہ اپنی ثابت کر دیا کہ دوسری تمام کتابیں اس کے سامنے وہی نسبت رکھتی ہیں جو آفتاب کے مقابلہ میں ذرّوں کو ہو سکتی ہے۔

اعلیٰ درجہ کے سفید چکنے ولایتی کاغذ پر اعلیٰ درجہ کی لکھائی اور بہترین چھپائی کے ساتھ شائع ہوئی ہیں ان جلدوں کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ

سیرۃ النبی کی دو ضخیم جلدیں بہترین نبی کی بہترین سوانح عمری صرف **سیرۃ النبی** ہے جو نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ مرحوم و مغفور علامہ شبلی نعمانی کے پُر زور قلم سے نکلی ہے۔

آنحضرت صلعم کی ولادت سے وفات تک تمام حالات

اور واقعات جس قدر شرح و بسط کے ساتھ جمع کیے گئے ہیں وہ قیامت تک مسلمانوں کو علامہ شبلی کا رہین منت و مرہون احسان رکھنے کے لیے کافی ہیں۔

کسی مسلمان کا گھر اس متبرک کتاب سے خالی رہنا بے حد افسوسناک امر ہے۔ قیمت جلد اول مجلد عمدہ جلد دوم مجلد بقیہ

مینیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے طلب فرمایئے

سفر اور حضر دونوں میں مفید

اشرفی

حمائل شریف

خاشدہ

نہایت خوشخط۔ نہایت صحیح اور نہایت

خوشنما جسکے حاشیہ پر مولانا شاہ عبدالقادر رح

کا مشہور اردو ترجمہ ہے،

ہندوستان بھر میں آج تک کوئی حمائل ایسی خوشخط، اتنی صحیح اور اسقدر صاف اور عمدہ نہیں چھپ سکی۔ یہ وہی حمائل شریف جسکی ہر غلطی پر

ایک اشرفی انعام

کا مدتوں تک اشتہار جاری رہا، لیکن کوئی شخص بھی اس انعام کو حاصل نہ کرسکا۔ اور جب سے یہ حمائل شریف اشرفی حمائل مشہور ہو گئی، اس حمائل شریف کے خط کی تعریف اس قدر کافی ہے کہ مشہور خوشنویس

منشی محمد قاسم صاحب لودیانوی

کی لکھی ہوئی ہے۔ شروع میں فضائل درج ہیں اور آخر میں حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب دیوبندی رح کی عالمانہ تقریظ موجود ہے اعلےٰ درجہ کا سفید چکنا کاغذ ہے۔ بہترین چرمی طلائی جلد ہے ۳۲۷ صفحوں کی ضخامت ہے اور ھدیہ صرف ۷ سے،

مینجر نظامیہ دارالاشاعت۔ دہلی

خاصانِ خدا

میں

حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سراج الملۃ والدین حضرت سلطان الاولیاء برہان الاصفیا سلطان المشائخ محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ کا جسقدر مرتبہ ہے وہ ظاہر ہے اور اعادہ کی چنداں ضرورت نہیں

اُن کی حیات بابرکات کے معتبر و مستند مکمل و مفصل حالات اور مقدس ملفوظات دیکھنے ہوں تو فوراً کتاب **دُرر نظامی** اردو طلب فرمایئے۔ بڑی تقطیع ۱۶۰ صفحے۔ سفید کاغذ۔ عمدہ لکھائی چھپائی۔ قیمت علاوہ محصول صرف عہ

مینجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

پیغمبر آخر الزمانؐ کی زبان

یعنی

عربی

آسانی کے ساتھ سیکھنی منظور ہو یا اپنے بچوں کو پڑھانی مطلوب ہو تو

مرقاۃ العربیہ

حصہ اوّل

کی ایک جلد فوراً طلب فرمایئے۔ جس میں قواعد عربی کے ساتھ ساتھ الفاظ پھر اُن کے مختلف جملے بنا کر دکھائے گئے ہیں، پھر اُردو کے جملے لکھکر عربی بنوائی گئی ہے۔ اور چالیس سبقوں کے بعد کتاب کو ختم کیا ہے مبتدیوں کے لیئے اس سے بہتر عربی سیکھنے کی کوئی کتاب نہیں قیمت

مینجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

دس روپے فیس کے نہ دیجئے

اگر آپ کی آنکھوں میں کچھ خرابی ہے، بینائی کمزور ہوگئی ہے جالا پڑ گیا ہے، پانی بھرا آتا ہے، خارش رہتی ہے۔ موتیا بند کے آثار ہیں، یا اور اسی قسم کی کوئی تکلیف ہے تو آنکھوں کے کسی مشہور ڈاکٹر کے پاس جاکر محض آنکھ کا معائنہ کرنے کی دس روپے فیس نہ دیجئے۔ پہلے ہمارا بنایا ہوا

علوی سرمہ

جس میں بے نظیر بوٹیاں بھی ہیں اسلیئے اسکا دوسرا نام بوٹیوں کا سرمہ بھی ہے موتیوں اور بوٹیوں اور دیگر قیمتی اجزا سے تیار ہوتا ہے تین روز استعمال کرکے دیکھیئے آپکو خود ہی معلوم ہوجائیگا کہ ہندوستانی بوٹیاں تاثیر میں کیسی کیسی لاجواب ہوتی ہیں کہ صرف تین دن سرمہ لگانے میں آپ کو اتنا بڑا فائدہ معلوم ہوگا کہ پھر آپ کو انگریزی ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔

بوٹیوں کا سرمہ آنکھ کے ہر مرض کی دوا ہے۔ بوٹیوں کا سرمہ تندرست آنکھ کی قوت قایم رکھتا ہے اور بڑھاتا ہے بوٹیوں کا سرمہ کسی حال میں آنکھ کو مضر نہیں۔ قیمت ایک ماشہ جو ایک مہینہ کو کافی ہے صرف ایک روپیہ

علاوہ محصول ڈاک

حافظ محمد یعقوب گنگوہ ضلع سہارنپور

ایک شوب میں پچاس صفحے لکھتا ہے



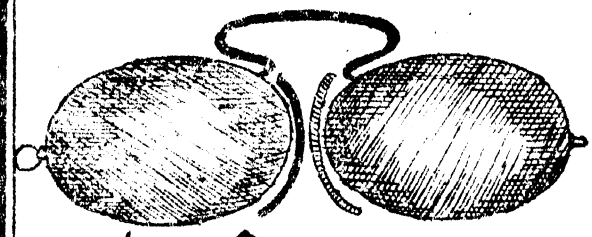
ناظرین دین و دنیا سے عرض ہے

کہ میں کوئی تاجر یا کاروباری آدمی نہیں ہوں، ملازمت پیشہ ہوں، بدقسمتی سے آمدنی کم اور خرچ زیادہ ہے، عرصہ سے اس فکر میں تھا کہ آمدنی بڑھانے کی کوئی صورت نکالوں، اور کسی کاروبار کی بسلسلہ جنبانی کروں، لیکن سرمایہ نہ ہونے سے مجبور رہا آخر بمشکل تین پیٹ کاٹ کر کچھ روپیہ جمع کرکے میں نے کاروبار شروع کیا ہے، اور اس کی صورت یہ ہے کہ میں دھڑا دھڑ بیچ کر دہلی کے بڑے سوداگروں سے ایسا مال لاتا ہوں جو نہایت عمدہ ہو اور نہایت سستا ہو اور سرمایہ کم ہونے کی وجہ سے اس مال کو دانے پوتے بیچ خوراک در سہ امال تبدیل کرتا ہوں۔ اب مجھے دوستوں نے صلاح دی ہے کہ اشتہار کے ذریعہ سے بھی مال بیچنا چاہیے چنانچہ آج میں اشتہار کے ذریعہ سے تقدیر آزمائی کرتا ہوں۔ اس وقت میرے پاس تین درجن قلم بکاؤ ہیں۔ یہ قلم یعنی فائر مین سلف فلنگ ہیں نہایت پائیدار خوبصورت اور روشنائی اپنے آپ بھرنے والے ہیں۔ روشنائی اس طرح بھر لیتے ہیں جیسے قلم میں شوق لیا جاتا ہے اور اس طرح ایک شوب سے کئی کئی ہفتے لکھتے رہیے۔ بڑی کارآمد چیز ہے۔ بازار میں بڑے بڑے سوداگروں سے ہال ان صفات کا قلم دس بارہ روپے کو ملتا ہے۔ لیکن جو قلم مجھے اتفاق سے مل گئے ہیں وہ ابھی بازار میں عام طور پر نہیں پھیلے ہیں۔ ایسے عمدہ قلم دیکھکر میرا جی للچایا کہ خوب نفع سے بیچوں لیکن پھر سوچا کہ غریب آدمی کو زیادہ نفع ستم نہ ہوگا بس اتنا نفع لیکر جتنا دال میں نمک ہوتا ہے فروخت کرتا ہوں اگر اس قلم کو دیکھکر ہر شخص یہ کہے کہ قلم آپ کو مفت مل گیا ہے تو رکھیے اور اگر دنیا میں کوئی شخص گراں بتائے تو فوراً واپس کر دیجیے اور اپنے دام منگا لیجیے۔

مہ رؤں، وکیلوں۔ طالب علموں، مصنفوں اور نام لکھنے پڑھنے والوں کے لیے بے حد کارآمد ہے۔

قلم کی قیمت مع محصول ڈاک ۲ روپیہ آٹھ آنے

المشتہر مقصود خاں کھڑکی تفضل حسین ۱۸۷۸ دہلی



آپ کی نظر

اگر خدانخواستہ کمزور ہو گئی ہے

تو

زیڈ۔ اے جعفری ممتحن چشم و عینک ساز چاندنی چوک دہلی

کی طرف رجوع فرمائیے جو اعلیٰ درجہ کے چشمے بمبئی اور کلکتہ کے نرخ پر فروخت کرتے اور اپنے خریداروں کی سہولیت کی غرض سے اپنے ایجنٹ تمام ہندوستان میں بھیجتے ہیں۔

ضروری ہدایات

(۱) آپ اس باریک تحریر کو ایک بالشت کے فاصلہ سے ناپ کر پڑھئے اگر حروف صحیح نہیں معلوم ہوتے یا ہر حرف کچھ سے کثیف سے پڑھے جاتے ہیں تو آپ کی آنکھ کمزور ہے اور آپ کو عینک کی ضرورت ہے آپ چاہئے کہ عینک لگانی شروع کر دیں

(۲) اور اگر آپ عینک لگاتے ہیں اور یہ باریک حروف عینک لگا کر بھی آسانی نہیں پڑھ سکتے تو آپ کی عینک آپ کو موافق نہیں ہے، نگاہ اتر گئی ہے۔ فوراً تبدیل کر دیجئے۔

(۳) جن لوگوں کو دور کی چیزیں صاف نہیں معلوم ہوتیں اُن کو یہ تحریر گز بھر کے فاصلہ سے پڑھنی چاہیئے۔

(۴) یورپ و امریکہ کی تحقیقات کی رو سے دس سال متواتر عینک کا استعمال نگاہ کو ہمیشہ کیلئے قائم کر دیتا ہے

(۵) ہر کسی کی عینک ٹھیک ہی ہوتی ہے لو نگاہ قائم کرتی ہے شرط یہ ہے کہ ساعت بھی ہو اور کسی تجربہ کار ماہر فن سے باقاعدہ امتحان کر کے دی ہو اور اُسکے لگانے کی ترکیب بھی بتلائی ہو، زیڈ۔ اے جعفری ممتحن چشم و عینک ساز دہلی سے عینک خریدنے میں آپکو یہ تمام آسانیاں ملینگی، قیمت بھی مناسب ہوگی۔ عینک بھی عمدہ ہوگی۔ اگر نظر کے موافق نہ ہو تو ۱۰ دن کے اندر بغیر محاسبہ اور بعد میں نصف قیمت پر تبدیل کر دیجائیگی۔ للعہ سونا تک قیمت لیجاتی ہے مصنوعی آنکھوں کی قیمت ۵ سے ۱۰ تک ہے۔ عینک کے متعلق ہر قسم کی اشیاء بھی ہمیشہ مل سکتی ہیں۔

زیڈ۔ اے جعفری ممتحن چشم و عینک ساز۔ چاندنی چوک۔ دہلی

دار السلطنت دہلی کا بہترین اور قابل قدر ماہوار رسالہ

سوز و ساز

جس میں

ملک کے بہترین انشا پردازوں کے زبردست مذہبی، قومی علمی، ادبی، تاریخی، طبی، اخلاقی، تمدنی، معاشرتی اور سیاسی مضامین کا گرانبہا ذخیرہ پیش کیا جاتا ہے، نہایت خوشخط۔ عمدہ سفید کاغذ۔ اعلیٰ درجہ کی چھپائی۔ قیمت سالانہ صرف عہ

فی پرچہ قیمت ۴ رع محصول

منیجر رسالہ سوز و ساز دہلی

ہنسنے ہنسانے کا زبردست ٹھیکہ دار

اقلیم مذاق کا بیمثیل تاجدار ہنسی دل لگی کا قافلہ سالار

پڑھنے والیکو بات بات میں لوٹن کبوتر بنا دینے والا ہفتہ وار

اخبار # ظریف پنچ دہلی

ایک بار پڑھکر سو بار نہ ہنسو تو ہمارا ذمہ۔ ۱۲ صفحہ کی ضخامت۔ سالانہ نذرانہ ۳ روپے۔ رونمائی ایک آنہ

منیجر اخبار ظریف پنچ دہلی

ہیڈ آفس :- دھلی　　سب آفس :- کراچی　　برانچ آفس :- میرٹھ

فہرستِ مرکباتِ دواخانہ ہاشمی دہلی

ضروری الفاظ سب سے پہلے

اس سے پہلے کہ ہم ناظرین دین و دنیا کو دواخانہ ہاشمی کے مرکبات کی یہ فہرست پڑھنے کی زحمت دیں، یہ عرض کر دینا بیجا اور نامناسب نہ ہوگا کہ دواخانہ ہاشمی کی فہرست میں جس ادویہ کو پبلک کی خدمت میں پیش کرنے کی ہم جرأت کر رہے ہیں وہ بحمد اللہ تعالیٰ عام بازاری دواؤں کی ہم پلہ اور ہمسر نہیں ہیں اور نہ کسی دوا کے متعلق اشتہاری مبالغہ آمیزی، اور شاعرانہ حقیقہ گوئی کی گئی ہے، بلکہ فی الحقیقت یہی وہ دوائیں ہیں جنہوں نے اس دواخانہ کو حقیقت میں دواخانہ بنا دیا ہے، اور یہی وہ دوائیں ہیں جن کا ہر لمحہ اور ہر وقت اسٹاک اسٹنی رکھنا چاہیئے۔ اگر یہ تمام مرکبات بھی جیادات۔ نباتات۔ گھاس۔ پھوس۔ خاک دھول وغیرہ پر مشتمل ہیں لیکن مخصوص کیمیاوی ترکیبوں کے ساتھ تیار ہونے کی وجہ سے جو خاص اور تحیر خیز تاثیر ان ادویہ میں پیدا ہو گئی ہے، وہ نہایت گرانبہا اور قابل قدر ہے ان مرکبات کا تجربہ ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں مریضوں پر ہو چکا ہے اور جب پورے طور پر ان کے مفید اور پُر اثر ہونے کا یقین اور کامل اطمینان ہو گیا ہے اُس وقت یہ اشتہار شائع کرنے کی جرأت کی گئی ہے، اور ہر دوا کے جو خواص و افعال بیان کیے گئے ہیں وہ بے رنگ آمیزی تحریر و تقریر سے بالکل پاک و صاف اپنی کیفیت منزّہ ہیں۔ یہ تو فی الواقع ہمارے دواخانہ ہاشمی دہلی کے وہ مرکبات ہیں جن کی وجہ سے دواخانہ اسم با مسمّیٰ ہو گیا ہے، اور ان ادویہ کے جو کچھ حالات بیان ہوئے ہیں وہ محض انشائے حقیقت پر مبنی ہیں۔

میں آپ کو اسکا یقین دلانا چاہتا ہوں کہ دواخانہ ہاشمی کا نصب العین یہی اور صرف یہی ہے کہ "کم منافع لیکر بہترین ادویہ بیچی جائیں" یہ نہیں کہ زمین و آسمان کے قلابے ملا کر اور پبلک کو طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر ان کی جیبیں خالی کر لی جائیں" اور اس نئے ان دواؤں کے نہ بہترین ہونے میں کوئی شک اور شبہ ہو سکتا ہے اور نہ انکی قیمت کے مناسب اور واجبی ہونے میں کسی قسم کا تامل و تکلف۔

تو ہم پہلے ظاہر کر چکے ہیں کہ ادویہ کی جو کچھ تعریف لکھی گئی ہے وہ سب کچھ مضمون طراری ہرگز نہیں بلکہ صحت اور امر واقعہ پر مبنی کہانی ہے اور اس کے لیے ہمارے مجبور کن لازمی اور معذوری یقینی اور ناگزیر ہے، کیونکہ اگر کسی مرکب کو پیش کرتے ہوئے اسکے افعال و خواص اور حقیقت، واقعہ کو پردۂ خفا میں مستور رکھا جائے تو آپ غور فرما سکتے ہیں کہ اس سے آپ کہاں تک فائدہ اٹھا سکیں گے اور کہاں تک آپ اسکی طبیعت۔ مزاج۔ حقیقت اور اثر سے واقف ہو سکیں گے۔

میں سچ عرض کرتا ہوں کہ دواخانہ ہاشمی دہلی کی ہر دوا خواہ وہ کتنی ہی قیمتی اور کتنی ہی کم قیمت کیوں نہ ہو تجربہ کار طبیبوں کی نگرانی میں کمال ہوشیاری دوا سازوں سے کمال احتیاط کے ساتھ تیار کرائی جاتی ہے اس لیے کوئی دوا بھی ایسی نہیں جو بہتر اور قابل قدر نہ ہو۔ اس دواخانہ سے بہتر اور شستہ اصول پر شاید ہی کوئی دوسرا دواخانہ مرکبات تیار کرنے کا انتظام رکھتا ہو۔ نیز تعمیل فرمائشات میں بھی جو حزم و احتیاط عمل میں لائی جاتی ہے وہ قابل قدر ہے۔ صاحبان فرمائش کو ہمیشہ تازہ دوائیں بھیجی جاتی ہیں اور ان ادویہ کو فوراً ختم کر دیا جاتا ہے جو دیر تک رہ جانے کی وجہ سے کم اثر ہو جانے کا احتمال رکھتی ہیں۔

امید ہے کہ ہماری خیر خواہی اور تفہیم اوقات کے بعد جو چند ضروری اطلاعات کی بنا پر کیگئی امید ہے کہ جن ادویہ کی آپ کو، آپ کے متعلقین کو، آپ کے احباب کو۔ آپ کے اقربا کو آپ کے ہمسایہ حضرات کو ضرورت ہو "دواخانہ ہاشمی۔ عباس منزل جامع مسجد دھلی" کے پتہ سے طلب فرما کر شکر گزار فرمائیں، اور تجربہ کے بعد اگر یہ دوائیں مفید و کارآمد ثابت ہو چکیں، تو اپنے بہی خواہوں کو بھی دواخانہ ہاشمی کی جانب متوجہ ہونے پر آمادہ فرمائیں۔

(۱) جو خطوط پرائیویٹ ہوتے ہیں اُن کو محفوظ رکھا جاتا ہے اور سوائے منیجر کے اُنکو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ البتہ لفافہ پر لفظ "خاص" ضرور لکھدینا چاہیئے۔

(۲) جواب طلب اُمور کے لیے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔

(۳) طبی مشورہ کی ضرورت ہو تو مریض کی پوری پوری کیفیت صاف الفاظ میں تحریر کر دینی چاہیئے، تاکہ تشخیص مرض و تجویز علاج میں آسانی ہو۔

(۴) تمام فرمائشوں کی تعمیل نہایت احتیاط کے ساتھ کی جاتی ہے، لیکن ارسال ادویہ کا تعلق ہماری تمام ذمہ داریاں اُسوقت ختم ہو جاتی ہیں جب ہم پارسل ڈاکخانہ یا ریلوے اسٹیشن کے ذمہ دار حضرات کے سپرد کر دیتے ہیں۔

منیجر

وہ مرکبات جو مردوں کیلئے مخصوص ہیں

صحت و تندرستی کی فکر سے مقدم ہے

منشی بے نظیر

یہ دواخانہ ہاشمی کی خاص اور بے نظیر دوا ہے۔ قوی اجزا اور کمال محنت و دردمندی کے ساتھ تیار کی جاتی ہے اور خدا کے فضل سے اپنے افعال و خواص میں اپنا جواب نہیں رکھتی، یہ دوا نہیں بلکہ ایک خوش ذائقہ غذا ہے، ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے، ہر مزاج والے استعمال کر سکتے ہیں۔ بعض اوقات بڑے بڑے قیمتی کشتے اس کے سامنے بیکار ثابت ہو جاتے ہیں، یعنی انکی بڑی بڑی مقدار فائدہ نہیں پہنچا سکتے، مگر اشتہاری بے احتیاطی کی

کام نہ لیا جائے تو اس دوا کی سینکڑوں سے گزر کر ہزاروں خوبیاں گنائی جا سکتی ہیں۔ مگر ہم صرف انہاء حقیقت سے کام لیکر صرف وہی باتیں بیان کرینگے جو ہزار ہا مرتبہ آزمانے پر درست ثابت ہوئی ہیں :-

یہ دوا اعضائے رئیسہ دل و دماغ و جگر کی نئی اور پرانی کمزوری کو رفع کرتی اور دوران قوت حیاتی (۲) خون صالح پیدا کرکے بدن کو فربہ اور قوی بناتی ہے (۳) مادۂ بلغمی، ریح، ورم کو بڑھاتی ہے، (۴) جریان، سرعت اور کثرت احتلام کے لیئے نہایت مفید اور امراض زنانیہ کی سلسلہ مولد ہے۔ (۵) بغیر افیون کے سکون کے اسقدر مؤثر ہے کہ حیرت ہوتی ہے (۶) یبوست یعنی قبض پیدا نہیں ہونے دیتی اور ہر عمر کے مریض کے لیئے یہ دوا بہت کم ہوتی ہے (۷) وقت پر بعد فراغت زائل شدہ قوت کو پھر واپس لے آتی ہے یعنی جس قدر قوت کم ہوتی ہے اسی قدر پھر پیدا ہو جاتی ہے (۸) مقوی اعصاب ہے۔ (۹) مقوی ہے (۱۰) زکام اور نزلہ کو روکتی ہے۔ (۱۱) قوت باصرہ کی معین ہے اور بینائی کو بڑھاتی ہے (۱۲) زیادتی پیشاب کو روکتی ہے (۱۳) خلاج قلب۔ دم پھولنے اور سانس چڑھنے کو روکتی ہے (۱۴) دماغی کام کرنیوالوں کی طاقتوں کی نگہبان اور تندرستی کی محافظ ہے۔ (۱۵) کولھے۔ کمر اور جوڑوں کے درد کے لیئے اکسیر ہے (۱۶) خصیوں کو سخت جاڑے کے موسم میں سردی سے محفوظ رکھتی ہے، (۱۷) غدودوں کے مشہور مرض سیلان الرحم میں مفید ہے (۱۸) نہایت معتدل اور بے ضرر ہے۔ نہ گرمی کرتی ہے نہ خشکی۔ ہر موسم میں ہر مزاج والے کے لیئے بیحد مفید ہے۔ قیمت ۵ تولہ (۱۲ یوم کے لیئے) ۳ روپے۔ علاوہ محصول۔

مقوی اعلیٰ قوت مردمی پیدا کرنے اور جلق و جریان کی بیماریوں کی صحت بحال رکھنے کے لیئے ایک نہایت ہی بے نظیر اور بیمثال چیز ہے، ہزار ہا مایوس العلاج مریضوں کے حق میں نعمت ولذت ثابت ہوئی ہے، اس کے فوائد و خواص یہ ہیں :- (۱) دل (دماغ) اور گردوں کو بیحد قوت بخشتی ہے (۲) دفعۃ تولید کثرت پیدا کرتی ہے، (۳) قوت باہ کو ترقی دیتی اور ہر قسم کی کمزوری زائل کرکے تمیں برس کا جوان بنا دیتی ہے (۴) پٹھوں میں قوت اور تختی پیدا کرتی ہے (۵) جوش کو برقرار رکھتی ہے، (۵) اعصاب کی زائل شدہ قوت کا رفتہ رفتہ بحال پیدا کرتی ہے (۶) کثرت ... اور غلط کاریوں کی وجہ سے گردہ مثانہ اور عضو مخصوص کو جو نقصانات پہنچتے ہیں ان سب کی تلافی کرتی اور سکڑی ہوئی نرودی کو اعتدال کشادہ کرکے نطفہ کے لیئے پیدا کرتی اور حالت طبعی تک پہنچا دیتی ہے (۷) ہر عضو کی کمزوری کے لیئے نافع ہے (۸) تفریح و شادمانی بخشتی ہے (۹) چہرہ کا رنگ نکھارتی ہے غرض کثرت و بے اعتدالی کے تمام خرابیوں کا قلع قمع کر دیتی ہے قیمت ۵ تولہ (۱۲ یوم کیلئے) ۹ عدد

مغلظ اعلیٰ عجیب و غریب برق اثر گولیاں ہیں، پرانے جریان کو اکسیر کی طرح استعمال یا دو بار اثر بخشتا ہے۔ سرعت۔ رقت۔ کثرت احتلام اور دیگر امراض کی تمام شکایات کے لیئے نافع ہیں، ہر موسم میں ہر مزاج والے استعمال کر سکتے ہیں، بالکل بے ضرر ہیں۔ ۲۱ گولیوں کی قیمت علاوہ محصول وغیرہ مصرف ۱ روپیہ

اکسیر جریان اور قوت باہ کے لیئے حکمائے قدیم و جدید کی مجرب و آزمودہ دوا ہے سرعت۔ رقت۔ کثرت احتلام اور دیگر امراض کی تمام شکایات کے لیئے نافع ہے صدمہ کو غیر معمولی قوت دیتی ہے۔ قیمت ۶ ماشہ ۸ روپے

مقوی اعصاب کو قوت بخشنے اور غلط کاریوں کی اصلاح کرنے میں نہایت مجرب و مفید ہے۔ اگر بے نظیر استعمال کرنے کے بعد اس دوا کی مالش کی جائے تو بفضلہ تعالیٰ سالہا سال تک اعصاب کی قوت قائم رہے گی۔ اکثر مشہور اطبا اپنے اپنے مطب میں اس ضماد کو استعمال کراتے ہیں۔ قیمت ۵ تولہ علاوہ محصول وغیرہ عجیب

مثبت عام طور سے جو طلا بتائے جاتے ہیں اُن میں یہ عام خرابی ہوتی ہے کہ یا تو اُن کے استعمال سے سخت تکلیف ہوتی ہے یا مضر مادہ کے عضو سے خارج ہونے کی وجہ سے معالجین کو کما حقہٗ فائدہ نہیں ہوتا، بے نظیر میں یہ دونوں نقص نہیں ہیں، اجزاء اس طلا کے بھی وہی ہیں جو قوی سے قوی اور تیز سے تیز طلا میں علی العموم استعمال ہوتے ہیں، مگر ان اجزاء کو اس طریقہ سے مدبر کر لیا گیا ہے کہ اُن کی مضرت کافور ہو گئی اور نفع ہی نفع باقی رہ گیا۔ اسی وجہ سے یہ طلا ہر مزاج کے موافق ہے، اور کسی مریض کو شدید تکلیف دیکر بیکار نہیں کرتا۔ اگر غلط کاری کی وجہ سے عضو مخصوص بیکار ہو گیا ہو اور بیدیں پھول گئی ہوں، کیڑے لاحق آگئی ہو، طبعی طوالت تک پہنچ نہ سکا ہو یا کثرت اور کمزوری کی وجہ سے صرف کمزوری ہو، غرضکہ اعصاب میں کسی وجہ سے بھی کوئی کمزوری کیوں نہ پیدا ہو گئی ہو اور کوئی نقص کیوں نہ آگیا ہو اس کا استعمال ہر طرح صحت ہو جائیگی۔ قیمت ۱۶ ماشہ بیکار

نشاط جیسا نام ہے ویسا ہی کام ہے، طرفین کی تمام راحتیں اس ایک گولی میں بند ہیں

× × × ×

کی روسے ہر قسم کی دوائیں مریض کو دینی چاہئیں اُن کی تمام خوبیاں اس صفوف میں موجود ہیں۔ البتہ پرانے سوزاک کی حالت میں یہ دوا کچھ زیادہ مفید نہیں ہے، خوراک ایکتولہ ہے۔ اولہ کی قیمت ۱۲ عدد

تاخیر انسان کی فطرت ہے کہ وہ مسرت و راحت کے زمانہ کو دیر تک قائم رہنا اور محنت و مصیبت کا جلد سے جلد گزر جانا دل سے چاہتا ہے، پس جو مسرت تمام مسرتوں سے بڑھکر اور جو لذت تمام لذتوں سے بالاتر ہو اُس کے دیر تک قائم رہنے کی اُسے کیسی کچھ تمنا نہ ہوگی یہ گولیاں اسی تمنا کو دور کرتی ہیں۔ اور جو مسرتیں پائیدار سمجھی جاتی ہیں اُن کو گھنٹوں تک باہر نہیں جانے دیتیں، اکسیر ہیں، جادو ہیں عقل کو حیران کر دینے والی ہیں، پھر لطف یہ کہ مادۂ تولید کو منجمد اور اعضائے رئیسہ کو قوی کرتی ہیں جس سے مزاج کا آدمی چاہے اور جس عمر میں چاہے استعمال کرے، باطل جانے والی گرفتی وغیرہ پیدا نہیں کرتیں قیمت ۱۔ اگولیاں ۱۰ عدد

تسخیر نمبر ۱ ہر بار برتنے کا ریزور کپڑا دے ڈالیے، ہر وقت منتوں اور خوشامدوں میں مصروف رہیے، سب ایک طرف اور یہ دوا ایک طرف، یہ وہ جادو ہے کہ آپ کو ایک دفعہ مسرت حاصل ہو وہ مسرت دوسرے کو چار پانچ مرتبہ حاصل ہو، جب آپ کی طرف سے ایسے ایسے ایثار کا اظہار ہوگا تو ظاہر ہے کہ دوسرا شخص آپ کا مطیع فرمان اور بندۂ بے دم ہو جائے گا ×××××××××××××××××××××××××××××××××××× ہم سے تشریح نہ پوچھیے اور منگا کر آزمائش کیجیے۔ قیمت فی شیشی ۸ عدد

تسخیر نمبر ۲ اس دوا میں گویا دُنیا بھر کی تدبیریں حل کی ہوئی ہیں ×××××××× (دیوانہ بنا دیتی ہے) ×××× معلوم ہوتا ہے کہ ہم دنیا میں نہیں فردوس میں ہیں ××××××××××××××××× یہی وہ چیز ہے کہ "بچے دام لگے تو چلے آئینگے سرکار بندے" ×××××××××××××××××××××××××××××××××××× ہم نے تشریح کی معافی چاہتے ہیں، جن صاحبوں کو ضرورت ہو وہ منگا کر آزمائیں، لیکن یہ دونوں دوائیں صرف اُن لوگوں کو بھیجی جائیں گی جو نیک نیتی کا یقین دلائینگے غیر شادی شدہ اشخاص ہرگز درخواست نہ کریں۔ قیمت فی شیشی ۸ عدد

اعجاز اثر پرانے سے پرانے اور نئے سے نئے سوزاک کے دور کرنے میں یہ دوا عجیب اثر رکھتی ہے بول الدم کے لیے اکسیر ہے، قرحہ بھرنے اور پیپ کے روکنے میں مفید ہے۔ اس سے نہ جسم پر دانے پڑتے ہیں، نہ گردے میں خرابی ہوتی ہے۔ سنگ گردہ و مثانہ میں بھی مفید ہے۔ لیکن بالکل آغاز مرض میں اسکا استعمال زیادہ کارآمد نہیں، ایسی حالت میں "مدر دسکن" کا استعمال مناسب ہے۔ اعجاز اثر کی قیمت تین تولہ کی علاوہ محصول وغیرہ ۲ روپے (عدد)

پچکاری کی دوا پرانے سوزاک میں نہایت مفید ہے۔ قرحہ کو مندمل کرتی ہے، اور پیپ کو روکتی ہے، تین ماشہ دوا آدھ پاؤ پانی میں ملائی جاتی ہے۔ ۵ تولہ دوا کی قیمت ۱۲ عدد

حیات یہ دوا "ہاشمی" کی خاص الخاص اور یگانہ دوا ہے، اس کے استعمال سے اعضائے رئیسہ میں حیرت انگیز قوت پیدا ہوتی ہے، مادۂ تولید میں انجماد اور قوت امساک پیدا کرنے میں عجیب اثر ہے، پارہ کی زائل شدہ قوتیں از سر نو واپس آجاتی ہیں، اسکا خارجی استعمال تمام رگ پٹھوں کی خرابیوں کو دور کر دیتا ہے، بہت سی بخشیں ہیں اور کمیاب ادویہ سے مرکب ہے اور آج تک کسی شخص کے لیے مضر ثابت نہیں ہوئی۔ قیمت فی تولہ صرف ۲ عدد۔

ہر دوا کا خرچ پیکنگ اور محصول ڈاک وغیرہ خریدار کے ذمہ ہے دوا کی قیمت میں شامل نہیں ہے

عورتوں کے لیے مخصوص دوائیں

اُمید یہ گولیاں رحم کی تمام خرابیاں اور انجنین کے نقائص دور کر کے صنف نازک کو اولاد کے قابل بناتی ہیں، جن عورتوں کو اسقاط حمل وغیرہ کی شکایت ہو اُن کے لیے بھی نہایت مفید ہیں، بدرجۂ کمال مقوی رحم ہیں، جو لوگ اولاد کی نعمت سے محروم اور آئندہ کے لیے مایوس ہو چکے ہیں، وہ ہرگز مایوس نہ ہوں، ان گولیوں کو منگا کر باقاعدہ استعمال کریں اور پھر قدرت حق کا تماشا دیکھیں۔ انشاء اللہ بہت جلد نخل مراد بارآور ہوگا۔ قیمت فی شیشی ۸ عدد

شباب بکثرت اولاد ہونے سے، بچوں کو دودھ پلانے سے اور زیادتی عمر یا بے احتیاطی کے شباب کو نقصان پہنچتا ہے، اور حسن و جمال کا جو ہاہوا دریا اُتر جاتا ہے، یہ دوا شباب کی من فنصے، اور اس کے استعمال سے بہت جلد جوانی کی تروتازگی واپس آجاتی ہے، دودھ پلانے سے اندر جو وہ سے جو خرابی آجاتی ہے اُسکی تلافی ہو جاتی ہے زیادہ تشریح نامناسب ہے ××××××××××××××××××××

سیلان الرحم جبکہ ضرورت ہو اور جو حسن خاتمہ کی واپسی چاہتے ہوں وہ منگا کر آزمائیں قیمت عدد

عورتوں کے مشہور مرض سیلان الرحم کے لیے جس میں رحم سے سفید زردی مائل رطوبت خارج ہوا کرتی اور اعضائے رئیسہ بدن کو رفتہ رفتہ کمزور کر کے بالکل ناکارہ کر دیتی ہے دواخانہ **ہاشمی** کا یہ مرکب خاص الخاص اور نہایت مجرب ہے چند روز کے باقاعدہ استعمال سے بہ فضلہ تعالیٰ تمام شکایات رفع ہو جاتی ہیں، خشکی وغیرہ نہیں کرتا۔ بالکل بے ضرر ہے۔ ذری اور ودی کو روکتا اور جریان کو کھو دیتا ہے، اس قیمتی اجزا و شامل ہیں، اولاد خواہ مرد کے قصور سے نہ ہوتی ہو یا عورت کے، دونوں کی مایوسی کو بفضلہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے۔ رطوبت نشک کرتا اور تنگی پیدا کرتا ہے۔ غرضکہ نہایت عجیب الاثر ہے۔ قیمت ۴۰ تولہ مرکب کی (۴ یوم کیلئے) عدد

شباب عورتوں کے مرض سیلان الرحم میں بیرونی استعمال کے لیے یہ دوا نہایت مفید ہے، چند روز کے استعمال سے تمام شکایات رفع ہو جاتی ہیں، ایک صاف و طلائم کپڑے کو پانی میں تر کر کے اور اس دوا میں آلودہ کر کے ..... میں رکھ لیا جاتا ہے۔ قیمت ۵ تولہ کی عدد

معطر بعض اندرونی شکایات سے ×××××× عفونت پیدا ہو جاتی ہے جس سے نہ صرف زندگی کا لطف جاتا رہتا ہے بلکہ چند روز میں خطرناک عوارض پیدا ہو جاتے ہیں، یہ عفونت اس طرح کی بو کو بہت جلد دور کر دیتا ہے اور ساتھ ہی رحم کی تراوٹیں بھی رفع کرتا ہے نہایت مجرب اور مفید دوا ہے۔ قیمت فی شیشی عدد

دنداسہ یہ وہ چیز نہیں جو بازار میں فروخت ہوتی ہے، دانتوں کے لیے عجیب و غریب دوا ہے طبی اصول کو مدنظر رکھ کر تیار کی گئی ہے نہایت خوشبودار ہے، دانتوں کو موتی کی طرح چمکاتی ہے، اور دیرینہ بیماری ہے، ریح کو دور کر دیتی ہے، منہ کی بدبو کو دور کر دیتی ہے، صنف نازک کے لیے بہترین تحفہ ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸ر)

آواز کشا نزلہ اور کھانسی کی وجہ سے یا بہت آب سرد۔ ترشی وغیرہ کھانے پینے سے گلے جکڑ پڑ جانے اور آواز بند ہو جانے پر تقریر کرنے سے آواز بیٹھ جاتی ہے اور بعض اوقات بات کرنی دشوار ہو جاتی ہے، ایسی حالت میں اگر کبھی تقریر کرنے یا گانے کی ضرورت پیش آئی تو امکان ہے کہ ناکام ہو جائے، یہ دوا آواز کو صاف کر کے اُسے رسیلا اور خوش آئند بنانے میں عجیب و غریب تاثیر رکھتی ہے، اور ضرورت ہر گھر میں اور خاص کر ڈاکٹروں اور مقرروں کے پاس ہر وقت موجود رہنی چاہیے۔ جو لوگ گانے

سے دلچسپی رکھتے اور گلا صاف کرنا چاہتے ہیں اُن کے لیئے یہ دوا بہت ہی مفید ہے۔ قیمت عمدہ

حُسن افزا بعض جلدی شکایتوں سے چہرہ بدنما ہو جاتا ہے، رنگ میں صفائی نہیں رہتی، اسی طرح مہاسوں اور جھائیوں سے چہرہ کی دلربائی رخصت ہو جاتی ہے لیکن حُسن افزا کے استعمال سے یہ تمام شکایتیں دور ہو جاتی ہیں، چند روز میں رنگ نکھر کر گلاب کی پتیوں کو شرماتا ہے، لوگ رنگ صاف کرنے کے لیئے طرح طرح کے صابون اور پوڈر استعمال کرتے ہیں، لیکن اس کے سامنے وہ سب بیکار ہیں، اس عجیب غریب مرکب کے استعمال سے تین باتیں پیدا ہوتی ہیں (۱) رنگ صاف ہوتا ہے (۲) جلد نرم ہوتی ہے۔ (۳) خوشبو پیدا ہوتی ہے صنف نازک کے لیئے اسکا استعمال نہایت ضروری ہے۔ قیمت فی بکس عدہ

گلگونہ یہ نہایت خوشبودار مرکب ہے، اس کے استعمال سے نہ صرف بدن کا میل اور کثافت دور ہوتی ہے بلکہ جلد خوشرنگ ہو جاتی ہے، گلگونہ کو بدن پر ملنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا سارا جسم تازہ پھولوں کے انبار میں پسا ہوا ہے، یہ خوشبو غسل کرنے کے بعد بھی باقی رہتی ہے چند روز متواتر استعمال کرنے سے رنگ خوب نکھر آتا ہے اور بدن خوشبو سے بس جاتا ہے کوئی بلغمی یا عارضہ قریب نہیں آتا۔ قیمت فی بکس عدہ

گوہر نما دانتوں اور مسوڑھوں کا درد دور کرتا ہے، خون نکلنا۔ کیڑا لگنا۔ دانتوں کا ہلنا ٹھنڈا پانی لگنا غرض دانتوں کی جملہ شکایتوں کے لیئے مفید ہے۔ علاوہ بریں دانتوں کو صاف کرتا ہے۔ چمکاتا ہے، اور موتی کی طرح آبدار کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر

بچوں کے لیئے مخصوص دوائیں

پیلی کی دوا پیلی لگنے سے بچوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور اُن کی حالت مرگ و حیات کے درمیان ہوتی ہے، جن والدین کو اسکا اتفاق ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ کیسی مصیبت کا سامنا ہوتا ہے، یہ دوا اس مرض کا تیر بہدف علاج ہے، یہ دوا ماں کے دودھ کے ساتھ استعمال کرائی جاتی ہے، اور مرتبہ در مرتبہ اسکا اعادہ بھی کیا جاتا ہے۔ حیرت انگیز طریقہ سے اپنا اثر دکھاتی ہے اور ہفتہ دس عرصہ میں بچہ تندرست ہو جاتا ہے قیمت (۴ گولی) عدہ

موتی جھالا موتی جھالا بھی نہایت خوفناک مرض ہے، ہندوستان میں اکثر یہ مرض حشر برپا کرتا رہتا ہے، یہ دوا اس مرض کا بہترین علاج ہے، اسکی چند خوراکوں کے استعمال سے شفائے کلی ہو جاتی ہے، اکثر رئیسوں پر تجربہ کیا جا چکا ہے اور پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر

سب کمیلے

نافع معدہ معدہ کے لیئے اکسیر ہے۔ تمام اعضاء کو تقویت بخشتا ہے اور سوء ہضمی کے لیئے نہایت مفید ہے، خصوصاً دائمی قبض کو نہایت نفع دیتا ہے، ملغظ اور مقوی دواؤں کے ہضم کیلیئے معدہ کو تیار کرتا ہے، اور ان دواؤں کے مقصانات کا مصلح ہے، جریان کے علاج میں اسکا استعمال میں رکھنا بہت مفید ثابت ہوا ہے، نزلہ کو روکتا ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ گرد سے میں گرمی پہنچاتا ہے، باہ کو قوت دیتا ہے، زیادتی پیشاب کو نافع ہے، دیوانگی، لاابالی اور نقرس کو فائدہ مند ہے۔ اسکی مداومت سے تندرستی قائم رہتی ہے اور بہت سے امراض سے نجات ملتی ہے، جن لوگوں کو صنعت معدہ قبض۔ نزلہ۔ زکام یا بواسیر کی شکایت ہو، نزلہ کی وجہ سے بال سفید ہو گئے ہوں یا جو ملغظ و مقوی ادویہ کا استعمال شروع کر نیوالے ہوں وہ ضرور استعمال کریں قیمت ۱۶ تولہ ۸ر

افوقبض دائمی قبض کو جلد رفع کرنے میں بے حد مجرب و مفید ہے، ریاح اور حبس کو دور کرتا ہے اور معدہ کو قوت پہنچاتا ہے، جریان وغیرہ کی وجہ سے جو قبض رہتا ہے اُس کے لیئے خصوصیت سے فائدہ مند ہے۔ قیمت ۱۶ تولہ کی صرف ۸ر

نفس کشا جو لوگ دمہ میں مبتلا ہیں، یا جنہوں نے دمہ کے مریض دیکھے ہیں صرف وہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ کیسا تکلیف دہ اور عذاب کن مرض ہے اسپر دم لینا اور بات کرنا دشوار ہو جاتا ہے، ساری ساری رات مریض اٹھ بیٹھ کر گزار دیتا ہے، عام خیال ہے کہ دمہ کے مریض بچ نہیں ہوتے، اور یہ ایک حد تک صحیح بھی ہے لیکن خدا کے فضل سے "نفس کشا" دمہ کی بہترین دوا ثابت ہوئی ہے، اور اس کے چند روز استعمال کرانے سے مریض کو بالکل صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت ۴ تولہ دوا کی قیمت ۴ر (۴ تولہ)

نسخہ نمک یہ فرحی ہوئی، جواہرات اور دیگر قیمتی اجزا سے تیار کی گئی ہے اور مرض دل میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں، اس سے خشک رطوبات رفتہ رفتہ پھر اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہیں، اور اگر قضاء و قدر سے موت کا فیصلہ نہیں ہو چکا ہے تو مریض صرور شفایاب ہو جاتا ہے۔ دق کے آخری درجہ میں اگرچہ علاج کارگر نہیں ہوتا لیکن اس قرص کے استعمال سے تسکین و تفریح ضرور پیدا ہو جاتی ہے اور مریض جب تک زندہ رہتا ہے کرب و بیچینی سے محفوظ رہتا ہے، یہ ہمارے دواخانہ کی ایک خاص دوا ہے جو دق کے علاوہ پرانی سنگرہنی میں بھی اکسیر ثابت ہوئی ہے۔ قیمت ایک قرص کی عدہ علاوہ محصول ڈاک۔

تحلیل یہ عجیب و غریب تحلیل اور ام میں جادو کا اثر رکھتا ہے۔ کیسا ہی سخت ورم ہو اس دوا کے استعمال سے تحلیل ہو جاتا ہے، یہ دوا اس قابل ہے کہ ہمیشہ گھر میں رہے تاکہ ضرورت کے وقت فوراً کام لیا جا سکے۔ قیمت تین تولہ تحلیل کی ۱۲ر

مندمل یہ مرہم اُس وقت اپنی مسیحائی دکھاتا ہے، جب زخم لاعلاج ہو چکا ہو اور کسی دوا سے اچھا نہ ہوتا ہو۔ کیسا ہی زخم ہو اس مرہم سے مندمل ہو جاتا ہے، یہ شکایتوں کو نہایت انگیز طریقہ سے دور کرتا ہے۔ قیمت ۵ تولہ کی شیشی عدہ

منافع معدہ اگر قراقرشکم سوء ہضمی پیٹ کی وغیرہ کی شکایت رہتی ہو، ریاح کی تکلیف ہو، کھٹی ڈکار آتی ہو، پیٹ میں درد رہتا ہو، بکثرت پانی آتا ہو تو منافع معدہ کا استعمال فرمایئے اسکی ایک چمچی ان تمام شکایات کا یقینی علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر

انوار العیون اگر دماغی محنت کی وجہ سے بینائی کمزور ہو گئی ہو یا کسی اور سبب سے بصر کی شکایت ہو، آنکھ میں جالا، پھولا، ناخنہ پیدا ہو گیا ہو یا کوئی اور شکایت ہو تو یہ سرمہ لگا کر فوراً استعمال کیجیئے۔ قیمت ۶ ماشہ ۲ر

دافع عفونت کبھی انسان کو پسینے اور تمام جسم میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے جس سے صرف اُسی بلکہ دوسروں کو بھی تکلیف پہنچتی ہے اس دوا کے استعمال سے چند روز میں یہ شکایت رفع ہو کر خوشگوار خوشبو آنے لگتی ہے بیضوریت بھی اگر غسل کے وقت استعمال کی جائے تو صابون سے بہتر ثابت ہوگی۔ قیمت فی بکس عدہ

نغمۂ ذہن اُن لوگوں کیلیئے جو گندہ ذہنی کی وجہ سے پریشان ہیں یہ دوا عجیب نعمت ہے چند روز کا استعمال

ہر کام میں وقت کی ضرورت لازم　　پابندیِ وقت کی صعوبت لازم
کی وقت کی قدر جسنے اُسکو تا عمر　　عیشِ ابدی و لطف و راحت لازم

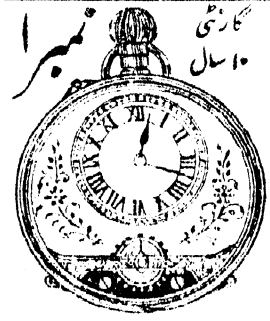
وقت کی قدر کرو

ہندوستانی اقوام کی پستی کا بڑا سبب صرف یہی ہے کہ وہ اپنے گرانبہا وقت کی طرف سے ہمیشہ بے نیازی برتتی ہیں۔ ہر قوم کے لیئے خواہ وہ مسلمان ہوں یا ہندو۔ عیسائی ہوں یا موسائی۔ آریہ ہوں یا سناتن دھرم جینی ہوں یا بدھ۔ سکھ ہوں یا کوئی اور دُنیاوی اور مذہبی ہر کام کے لیئے وقت کی پابندی لازمی ہے، عبادت کے لیئے بھی اوقات مقرر ہیں۔ ملازمت میں بھی پابندی اوقات کی شرط ہے، تجارت بھی وقت کی پابندی سے خالی نہیں، ہر کام کا سلسلہ وقت کی کڑیوں سے پیوست ہے۔ یورپ والوں نے وقت کو پہچانا، اُنہوں نے اپنے وقت کے ایک ایک منٹ، ایک ایک سکنڈ۔ ایک ایک لمحہ اور ایک ایک دقیقہ کو نہایت قیمتی سمجھا اور نہ صرف اُسکی پوری پوری قدر کی بلکہ اُسے زیادہ منفعت بخش بنانے میں کوشاں ہوئے، نتیجہ وہ ہوا جو آج سب کی نگاہوں کے سامنے ہے۔ مگر ہندوستان وقت کی برکات سے بالکل محروم ہے۔

لیکن اسمیں صرف ہندوستانی قوموں ہی کا قصور نہیں ہے کیونکہ اُن غریبوں کو صحیح وقت بتانے اور مدتوں تک خراب نہونے والی گھڑیاں بھی مشکل ہی سے نصیب ہوتی ہیں، اِدھر بیچارے خرید کر لائے اور اُدھر گھڑی ساز کی دوکان کی تلاش کا آغاز ہوگیا۔ پھر وقت کی پابندی ہو تو کیونکر؟ ہم نے ہندوستانی اقوام کی اس تکلیف کا احساس کرکے نہایت خوبصورت بیحد پائدار مضبوط اور نہایت سچا وقت بتانے والی گھڑیوں کا مہتم بالشان ذخیرہ خاص طور پر فراہم کیا ہے جن میں سے چند عجیب و غریب گھڑیوں کی مختصر فہرست آئندہ صفحات میں درج کرتے ہوئے یہ اُمید ہے کہ آپ ایک مرتبہ کوئی آرڈر دیکر ملاحظہ فرمائیں کہ ہم کہاں تک اعلیٰ سے اعلیٰ گھڑیوں کو مہیا کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔　　منیجر

نوٹ:۔ فرمائش کی تعمیل چونکہ ہر گھڑی کے باقاعدہ امتحان کے بعد کی جاتی ہے اس لیئے کم از کم ایک ہفتہ تک زحمتِ انتظار ضروری ہے۔

نہایت خوشنما نکیسی ہفت روزہ واچ



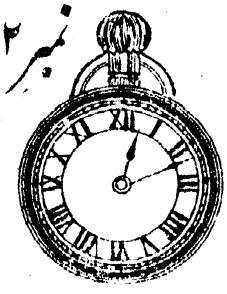
گارنٹی ۱۰ سال

نمبر ۱

یہ گھڑی نہایت خوبصورت اور بیحد خوشنما ہونے کے علاوہ بہت مضبوط اور پائدار ہے ایک مرتبہ کوک بھر دینے کے بعد ایک ہفتہ تک برابر چلتی رہتی ہے اور وقت نہایت صحیح بتاتی ہے، تمام پرزے نہایت خوشنما اور پالش دار ہیں

قیمت بلا محصول ۱۳ روپے ۱۴ روپے ۱۵ روپے

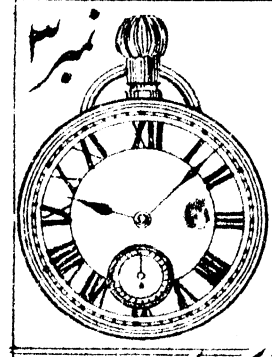
نہایت خوبصورت ریلوے لیور واچ



نمبر ۲

ریلوے لیور واچ ایسی گھڑی نہیں ہے، جس کی خوبیوں سے کوئی شخص واقف نہ ہو قیمت کم اور وقت نہایت صحیح بتانے اور پائدار ہونے کی وجہ سے اس نے خاص طور پر مقبولیت حاصل کر لی ہے، اور لوگ عموماً اسی کو مانگتے ہیں۔ قیمت نکل کیس حصہ ریڈیم نکل کیس بمعہ علاوہ محصول

مقبول عام نہایت خوشنما گارڈ واچ



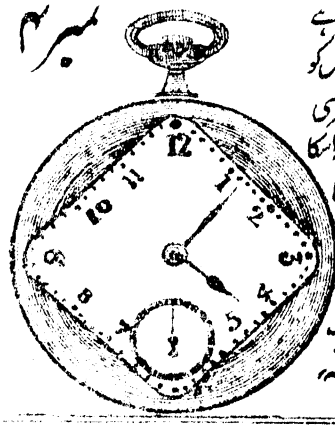
نمبر ۳

اس گھڑی کی مضبوطی اور پائداری کی اس سے زیادہ اور کیا دلیل ہو سکتی کہ ریلوے کے تمام اعلیٰ اور ادنے ملازم عموماً اور گارڈ خصوصاً اسکو استعمال کرتے ہیں اب یہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں کہ یہ گھڑی وقت کتنا صحیح بتاتی ہے۔

قیمت نکل کیس لغہ ۹ روپے۔

قیمت قسم اعلیٰ بارہ روپے (علاوہ)

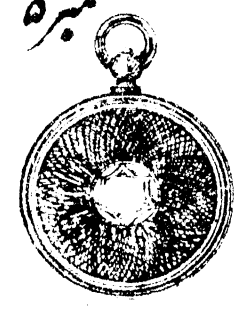
نہایت دلکش سیپ کی کیس کی پاکٹ واچ



نمبر ۴

یہ خوشنما گھڑی حال ہی میں ایجاد ہوئی ہے شوقین اور نفاست پسند حضرات اس کو بیحد پسند کرتے ہیں، ہر جنٹلمین اس گھڑی کا دلدادہ ہے۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ اسکا کیس سیپ کا ہونیکی وجہ سے خراب نہیں ہوتا سینکڑوں کی تعداد میں روزانہ فروخت ہوتی ہیں۔ پرزے نہایت مضبوط اور وقت کی نہایت صحت ہے۔ قیمت سیپ کی حصہ ۱۵ روپے سنہری کیس لغہ ۹

دلفریب اور خوشنما ڈبل کیس کی پاکٹ واچ



نمبر ۵

یہ گھڑی نہایت دلفریب ہے یعنی ڈائل کی طرف بھی شیشہ کی حفاظت کے خیال سے خوشنما ڈھکنا لگایا گیا ہے جو غیر محسوس اشارہ کے ساتھ کھل جاتا ہے، لیکن بغیر کھولے خود بخود نہیں کھل سکتا۔ وقت بتانے میں بڑی بڑی قیمت کی گھڑیوں سے مقابلہ کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہے اس کی چمکانی باہر نہیں بلکہ پشت کے ڈھکنے کو کھولکر کوک بھری جاتی ہے۔ پھر نہایت دلفریب اور خوشنما نہایت پائدار اور نہایت مضبوط۔ گھڑیوں کا استعمال کرنے والے علی العموم اسی کو پسند کرتے اور خریدتے ہیں۔ قیمت میٹل کیس ۷ ریڈیم لغہ ۹، سنہری ڈبل کیس لغہ ۹ سنہری کیس ریڈیم والی ۸ روپے رولڈ گولڈ کیس قسم اعلیٰ فل جوبل ۲۲ روپے

بسٹ پیٹنٹ لیور پاکٹ واچ

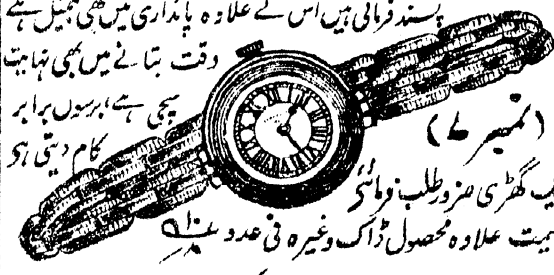


نمبر ۶

اس گھڑی کی تعریف اس کے نام ہی سے ظاہر ہے۔ نہایت خوشنما نہایت دلکش۔ نہایت پائدار نہایت مضبوط۔ تمام پرزے اعلیٰ درجے کے بالشدار وقت بتانے میں کبھی ایک منٹ کی غلطی نہیں کرتی۔ ہر شخص کے استعمال کے قابل قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف پانچ روپے آٹھ آنے

نہایت نفیس انگلش ایکسپینڈنگ براسلیٹ واچ

یہ گھڑی نہایت ہی خوبصورت اور شاندار ہے۔ خواتین اس کو بے حد پسند فرماتی ہیں اس کے علاوہ پائداری میں بھی بمثیل ہے وقت بتانے میں بھی نہایت سچی ہے، برسوں برابر کام دیتی ہے



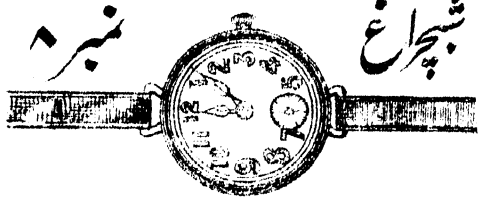
(نمبر ۷)

ایک گھڑی ضرور طلب فرمائیے

قیمت علاوہ محصول ڈاک وغیرہ فی عدد ۱۰ روپے

مضبوط نازک اور خوشنما ریڈیم واچ

شبچراغ نمبر ۸

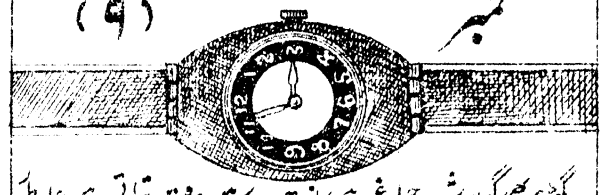


نہایت سچا ٹائم دینے اور اندھیرے میں وقت بتانے والی نہایت مضبوط گھڑی

قیمت سلور کیس ریڈیم ۱۰ روپے - نکل سلور کیس ۸ روپے علاوہ محصول

اعلیٰ درجہ کی ٹینوشیپ کی ریڈیم واچ

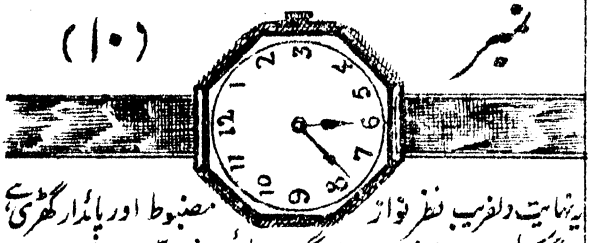
نمبر (۹)



یہ گھڑی بھی گوہر شب چراغ ہے، اندھیرے میں وقت بتاتی ہے۔ عام طور پر شوقین لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰ روپے۔ سنہری ۱۲ روپے۔ سلور کیس قسم اول فل جوئل ۱۴ روپے - قسم دوم ۱۳ روپے، قسم سوم ۱۲ روپے

نہایت خوشنما ہشت پہل رسٹ واچ

نمبر (۱۰)

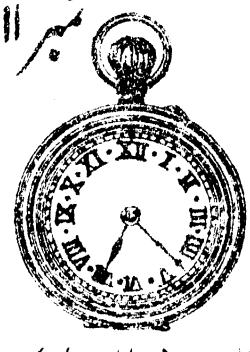


یہ نہایت دلفریب نظر نواز مضبوط اور پائدار گھڑی ہے منگا کر طبیعت خوش ہو جائے گی، اور ٹائم ہمیشہ سچا دے گی۔

قیمت رولڈ گولڈ کیس فل جوئل ۱۴ روپے ۱۹ روپے علاوہ محصول۔

نہایت دلفریب لیڈی واچ

نمبر ۱۱



ہر قوم اور ہر طبقہ کی مستورات اور شریف لیڈیاں اس دلفریب گھڑی کو بے حد شوق کے ساتھ استعمال کرتی ہیں اور سچ یہ ہے کہ یہ گھڑی بھی اُن کے حُسن و جمال میں چار چاند لگا دیتی ہے۔ اور اُن کی دلربائی کے حق میں بالکل ویسی ہی ثابت ہوتی ہے جیسے سونے کے حق میں سہاگہ۔ اور باوجود اس قدر خوبی اور نزاکت کے نہایت مضبوط اور پائدار بھی ہے وقت بھی بے حد سچا بتاتی ہے۔ اور برسوں نہیں بگڑتی۔ اور ہمیشہ صحیح ٹائم بتاتی ہے۔ آپ بھی ضرور طلب فرما کر اس کی نفاست اور مضبوطی کا تجربہ فرمائیے۔ قیمت سلور کیس علاوہ محصول وغیرہ (۱۴ روپے) نکل کیس والی چھ روپے چار آنے (۶ روپے)

نیو فیشن خوشنما کُنڈے دار رسٹ واچ

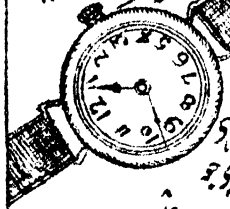
نمبر ۱۲



نہایت خوبصورت بنی ہوئی پائدار پرزے۔ بے حد مضبوط نہایت سچا وقت بتانے والی۔ قیمت نکل کیس ۱۰ روپے۔ سلور کیس ۱۴ روپے رولڈ گولڈ کیس ۱۳ روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

سیپ کے کیس کی رسٹ واچ

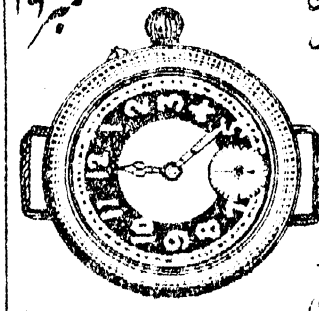
نمبر (۱۳)



خوشنمائی میں بے نظیر مضبوطی میں بے عدیل۔ وقت صحیح بتانے میں لاثانی۔ ہر شخص دیکھکر پھڑک جاتا ہے مستورات کو بھی بے حد پسند ہے۔ سیپ کا کیس ہے جو خراب نہیں ہوتا۔ قیمت علاوہ محصول صرف ۸ روپے،

خوشنما سلور کورلی اسکروکیس واچ

نمبر ۱۹

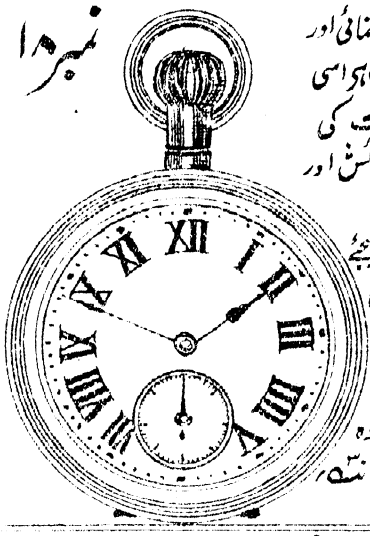


قابل قدر اور لائق استعمال گھڑی ہے۔ فل جوئل ہے۔ اندھیرے میں وقت بتاتی ہے۔ اسکی سوئیاں اور ہندسے تاریکی میں بالکل مانند ستاروں کی روشن ہوتے ہیں۔ پُرزے اعلیٰ درجے کے ہیں، وقت نہایت صحیح بتاتی ہے۔ نہایت مضبوط اور پائدار گھڑی ہے۔ نہایت پسند کی جاتی ہے۔ اس گھڑی کو خرید کر مدت کے لیے اطمینان ہو جاتا ہے اور بار بار گھڑی سازوں کی تلاش اور خوشامد نہیں کرنی پڑتی

قیمت علاوہ محصول ڈاک ۴۰ روپے

اینگلو سوئس واچ کمپنی کی اسٹیرنگیسٹ پاکٹ واچ

نمبر ۱۸



یہ گھڑی جس طرح اپنی خوشنمائی اور خوبصورتی میں قابل تعریف ہے اسی طرح اپنی مضبوطی اور وقت کی سچائی کے لیے بھی ستائش اور توصیف کی مستحق ہے۔ ایک مرتبہ خرید کر استعمال کیجیے تو آپ کو خود معلوم ہو جائیگا کہ ہم کہاں تک اس گھڑی کی مدح سرائی کرنے میں حق بجانب ہیں۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک وغیرہ صرف ۳۵ روپے

نہایت پاکیزہ خوبصورت بمبئی میں ریگولیٹر واچ

نمبر ۲۰ نمبر ۲۰



افسوس ہے کہ اس گھڑی کی اصلی خوبصورتی، اصلی نفاست اور اصلی پاکیزگی ہم نہ تصویر میں دکھا سکتے ہیں، نہ لفظوں میں ظاہر کر سکتے ہیں بہرحال ایک گھڑی فوراً طلب فرما کر اس کی خوبیوں کو ملاحظہ فرمائیے۔ علاوہ ظاہری دلکشی کے وقت کی نہایت سچی اور مضبوطی میں آپ اپنی مثال ہے۔ برسوں صحیح طور پر اپنے فرض منصبی کو پورا کرتی ہے۔ قیمت علاوہ محصول صرف ۶ روپے، سکنڈ کی سوئی والی گھڑی (بمبئی میل) ۷ روپے۔

اعلیٰ درجہ کی متبرک و مقدس اسلامیہ واچ

نمبر ۲۲ نمبر ۲۲



یہ گھڑی ۳۵ سال سے برابر مقبولیت عام حاصل کر رہی ہے اسمیں کرونومیٹر بیلنس ویل نپلھ ہے اور فل جوئل ہے جسمیں آٹھ قیمتی جواہرات جڑے ہوئے ہیں پشت تہائی پشت تک یہ گھڑی کام دیتی ہے، ڈبل کیس ہے، ڈھکنے کے اندر مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے فوٹو ہیں اور باہر کی جانب آیات و درود شریف نہایت خوشخط تحریر ہیں، چابی میں اعلیٰ درجہ کا قطب نما لگایا گیا ہے، عجیب متبرک تحفہ ہے جو ہر مسلمان کو ہر وقت اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ پُرزے نہایت مضبوط ہیں، وقت نہایت صحیح بتاتی ہے۔ لوگ ہاتھوں ہاتھ خریدتے ہیں۔ آپ بھی آج ہی اسکو طلب فرما کر اس اسلامی تحفہ کی قدر فرمائیے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ۱۶ روپے

مندرجہ ذیل ناول رعایتی قیمتوں پر

صرف یہی رعایت نہیں بلکہ اگر آپ مبلغ پانچ روپیہ کے ناول بکمیشت خرید فرمائینگے تو اسپر دو آنہ فی روپیہ کمیشن بھی دیا جاویگا۔ بکمیشت خریدنے سے محصول ڈاک میں بھی کفایت رہتی ہے اسلئے اگر آپ اپنے دوستوں کی فرمائش بھی اپنی فرمائش کے ساتھ شامل کر لینگے تو کمیشن کے بھی مستحق ہو جائینگے اور محصول بھی آپ کو کم دینا پڑے گا۔

نام کتاب		نام کتاب		نام کتاب		نام کتاب		نام کتاب	
ابن طولون	۱۰/ عہ	انقلاب روس	۱۰/ عہ	پارس کا ٹکڑا	۰/ ۳	جنگ بلقان	۰/ عہ	حسین لڑکی	۰/ ۸ عہ
اٹھتی جوانی	۱۰/ ۵	انقلاب سیاسی	۱۰/ عہ	پاکدامن	۰/ عہ	جنگ روس و جرمنی	۱۰/ عہ	حمیدہ بانو	۰/ ۸
احمق الذی	۰/ عہ	انقلاب عثمانی	۱۰/ عہ	پُراسرار لڑکی	۰/ عہ	جنگ طرابلس	۰/ ۸	حیات شیخ چلی	۰/ ۸
اختر و جمیلہ	۰/ ۳	انقلاب کابل	۰/ عہ	پُراسرار شادی	۱/ ۲	جنگ عراق	۰/ ۸ عہ	خارِ غم	۰/ ۸
اختر و حسینہ (کامل)	۰/ عہ	انگریز ڈاکو	۰/ ۷	پُرانا چنڈول	۰/ عہ	جوان بی بی کمسن شوہر	۰/ ۶	خدا کی لاٹھی	۰/ ۸
ارشاد و رضیہ	۰/ عہ	انوکھی جوگن	۰/ ۶	پردۂ راز	۰/ ۹	جوانی دیوانی	۰/ ۶	خضر شباب	۱/ ۱۰
ارمان	۰/ ۹	اورنگ زیب چنچل کماری	۱/ ۵	پیاری دُنیا	۰/ ۶	جوش شباب	۰/ ۶	خطرناک دھوکہ	۰/ ۶
اسرار بالشویزم	۰/ ۱۴	ایران کی شہزادی	۰/ ۸	پیرس کا گنڈا	۱/ ۱۱	جیسی کرنی ویسی بھرنی	۰/ ۸	خوبصورت کاہنہ	۰/ ۸
اسرار (کامل)	۱/ ۱۲	بچھڑوں کا ملاپ	۰/ ۶	پی کہاں	۰/ ۵	چاند سلطانہ	۰/ ۸	خوبصورت ناگن	۱/ ۱۲
اسمٰعیل و صفیہ	۰/ ۸	بچھڑی دُلہن	۰/ ۶	پیمانۂ عشق	۰/ ۸	چٹپٹا ناول	۰/ ۸	خوبی قسمت	۰/ ۶
اسمٰعیل و زہرہ	۱/ ۱۲	بحری جنگ	۱/ ۱۲	تاثیر الفت	۰/ ۵	چراغ سحری	۰/ ۱۴	خوش نصیب	۰/ ۶
اسیر بلا	۰/ ۵	بحری لاش	۰/ عہ	تاثیر عشق	۰/ ۱	چمپا	۰/ ۳	خوش نصیب قاتل	۰/ ۳
اسیر گیسو	۰/ ۱۰	بد انجام	۰/ ۳	تاج شہادت	۰/ ۲	چنچل سا سوس	۰/ ۵	خوفناک انتقام	۰/ ۱۰
اشک حسرت	۱/ ۱۴	بدر النساء کی مصیبت	۰/ ۱۰	تاریخی ناول	۰/ ۱	چور شاطر	۰/ ۱۲	خوفناک دوست	۰/ ۱۰
اعجاز محبت	۰/ ۷	بڈھے میاں	۰/ ۳	ترچھی نظر	۰/ ۷	چوں چوں کا مربہ	۰/ ۸	خوفناک سازش	۰/ ۱۲
افسانۂ قیس	۰/ ۱۰	برق غضب	۰/ ۸	تسخیر	۰/ ۶	چھلاوہ	۰/ ۹	خوفناک قتل	۰/ ۵
امتحان محبت	۰/ ۶	برگنڈی کی شہزادی	۰/ ۶	تمیز دار دُلہن	۰/ ۳	حاجی بغلول	۰/ ۸	خون بیگناہ	۰/ ۶
امراؤ جان ادا	۰/ عہ	بروگ	۰/ ۷	ثریا	۱/ ۱۲	حجاب النساء	۰/ ۴	خون تمنا	۰/ ۱۰
امریکن جاسوس	۱/ ۱۲	بلوری آنکھیں	۰/ ۵	جانفروش	۰/ ۱۰	حجاج ابن یوسف	۰/ عہ	خون دل	۰/ ۵
امریکن عیار	۱/ ۱۲	بنگالی جاسوس	۱/ ۱۲	جام زہر	۱/ ۱۲	حرم خانہ سلطانی	۱/ ۱۲	خون عاشق	۰/ ۸
امریکن نازنین	۱/ ۱۲	بنگالی مینا	۰/ ۳	جانکی	۱/ ۵	حسرت وصل	۰/ ۷	خونی آقا	۰/ ۸
امید وصال	۰/ ۳	بن ماں کی بچی	۰/ ۴	جذبات حسن	۰/ ۹	حسن انجلینا	۱/ ۱۲	خونی بھائی	۰/ ۱۰
امین و مامون	۰/ ۸	بوالہوس بنگالی	۰/ ۵	جذبۂ الفت	۰/ ۸	حسن بن صباح	۰/ ۶	خونی بہن	۰/ ۸
انارکلی	۰/ ۲	بوالہوس نواب	۰/ ۳	جذبۂ عشق	۰/ ۳	حسن پرست	۰/ ۱	خونی چور	۰/ ۸
انجمن آرا	۱/ ۱۳	بوڑھا دولھا نئی دُلہن	۰/ ۶	جرم الفت	۰/ ۳	حسن سرور (کامل)	۰/ ۱۰	خونی شہزادہ	۰/ ۸
اندرا	۰/ ۸	بہشت بریں	۱/ ۱۲	جعلساز	۱/ ۱۲	حسن عالم سوز	۱/ ۱۲	خونی عاشق	۰/ ۸
انڈین جاسوس	۰/ ۸	بے زبان دوست	۰/ ۱۲	جعفر و عباسہ	۰/ ۹	حسن کا ڈاکو	۱/ ۱۲	خونی مصور	۰/ ۸
اندھیر نگری	۱/ ۱۲	پاربتی	۰/ ۳	جنت الفردوس	۱/ ۱۳	حسن کی کرشمہ سازیاں	۱/ ۱۲	خونی منظر	۰/ ۶

نام کتاب	حصہ	قیمت
دربار روس کے اسرار	۸ حصہ	۱ر
درد جگر	۸	۱ر ۴
درد دل	۴	۱ر ۲
درد عشق	۶	۱ر ۳
دغاباز	۱۲	۱ر ۶
دلچسپ (کامل)	۸ حصہ	۱ر ۱۲
دلکش (کامل)	۸ حصہ	۱ر
دوجورو کا شوہر	۱۰	۱ر ۴
دوشیزہ لڑکی	۸ حصہ	۱ر ۷
دیوانہ عاشق	۶	۱ر ۲
دیولدیوی	۸ حصہ	۱ر
ڈاکٹر کی بیٹی	۴ حصہ	۱ر ۱۰
ذات شریف	۸ حصہ	۱ر ۱۲
ذبیح فاطمہ	۸	۱ر ۶
رادھا رانی	۸	۱ر ۳
راز محبت	۶	۱ر ۲
رزم بزم (کامل)	۴ سے	۱ر
رشید و خاتون	۸	۱ر ۳
روپ کماری	۶	۱ر ۳
روزالیمبرٹ (کامل)	۸ حصہ	۱ر
زبردستی کا خون	۸ عدد	۱ر ۸
زخم جگر	۶	۱ر ۲
زرد گلبند	۱۲	۱ر ۶
زلیخا ناول	۸ حصہ	۱ر
زندگی کا بھید	۱۲	۱ر ۱۰
زندہ بھوت	۶	۱ر ۲
زیب النساء بیگم	۸ حصہ	۱ر
سپاہی کی دلہن	۴ حصہ	۱ر ۹
سچی الفت	۱۲	۱ر ۴
سراغرسال عاشق	۸	۱ر ۶
سعید و جمیلہ	۱۲	۱ر ۷
سلطان نازک ادا	۶	۱ر ۴
سلیمان عذرا	۸	۱ر ۵
عیاروں کا عیار	۸ حصہ	۱ر
عاشق شوہر	۹	۱ر ۴
فاتح بنگال	۴ حصہ	۱ر ۸
فاتح یورپ	۸ حصہ	۱ر ۱۲
فتنہ	۸ حصہ	۱ر ۱۳
فرخ زبیدہ	۸ عدد	۱ر ۶
فردوس بریں	۸ عدد	۱ر ۸
فریب نیرنگ	۸	۱ر ۱۰
فطرتی جاسوس	۴ حصہ	۱ر ۱۲
فلورا فلورنڈا	۸ حصہ	۱ر ۳
فیروز محمودہ	۸ عدد	۱ر ۹
قاتل	۴ حصہ	۱ر ۱۲
قاتل کا قاتل	۸	۱ر ۵
قتیل حسرت	۸ عدد	۱ر ۸
قدسیہ عرف پاکدامن	۸	۱ر ۵
کارگزار	۴ حصہ	۱ر ۱۱
کارزار صلیبیہ	۸ حصہ	۱ر ۴
کالاشکاری	۸	۱ر ۴
کامنی	۴ سے	۱ر
کایاپلٹ	۴ حصہ	۱ر ۱۰
کرشمہ الفت	۸	۱ر ۴
کرشمہ شباب	۸	۱ر ۵
کڑم دھم	۸	۱ر ۵
کشتہ تار	۸ حصہ	۱ر ۹
کشش عشق	۸	۱ر ۳
کمسن بی بی جوان شوہر	۸	۱ر ۳
کمسن عاشق	۶	۱ر ۲
کنیز فاطمہ	۸ عدد	۱ر ۸
گرفتار محبت	۶	۱ر ۳
گلشن کشور	۸	۱ر ۵
گل و بہار	۶	۱ر ۳
گورا	۸ حصہ	۱ر ۱۲
لاڈلی بیٹی	۸	۱ر ۴
لاڈو بیگم	۴	۱ر ۲
لال چھتری	۸ حصہ	۱ر ۱۰
لال کپتان	۸	۱ر ۷
لیلائے کربلا	۴ حصہ	۱ر ۱۰
مارگریٹ	۴ حصہ	۱ر ۹
مالن کی بیٹی	۸	۱ر ۵
ماں کا قاتل	۸ حصہ	۱ر
محاربات طرابلس	۸ حصہ	۱ر ۵
محاصرۂ درد انبیال	۸ حصہ	۱ر ۱۰
محبت کی پتلی	۸ حصہ	۱ر ۷
محبوبہ بغداد	۸ حصہ	۱ر ۱۰
محبوبہ شام	۸ حصہ	۱ر ۵
محبوبہ فرنگ	۸	۱ر ۳
محبوبہ لندن	۸ حصہ	۱ر ۱۴
محبوبہ مصر	۸ سے	۱ر ۵
محرم وصال	۸ عدد	۱ر ۸
محمود عاشق	۸ حصہ	۱ر
مرد میدان (کامل)	۴ حصہ	۱ر
مرزا چوں چوں بیگ	۸ حصہ	۱ر ۵
مرغ آرام	۴ حصہ	۱ر ۱۰
مسافر مشقی	۴ حصہ	۱ر ۱۲
مستانہ عشق	۴ عدد	۱ر ۸
مستانی جوگن	۸ حصہ	۱ر ۱۱
مسٹر ننھو	۴ حصہ	۱ر ۱۰
مشتاق و زہرہ	۴ حصہ	۱ر ۱۱
مشیر الشباب سرد و حصہ	۸ حصہ	۱ر ۳
مظفر جلالی	۴ حصہ	۱ر ۹
مظلوم لڑکی	۸	۱ر ۴
معرکۃ الجزائر	۸	۱ر ۶
معرکۂ تیونس	۴ حصہ	۱ر ۱۰
معشوق بیوفا	۸ عدد	۱ر ۸
معشوقہ غدر	۸ عدد	۱ر ۸
معشوقہ فرانس	۸ حصہ	۱ر ۴
مغربی دلہن	۸ حصہ	۱ر ۱۰
مقدس دیوی	۸ حصہ	۱ر ۱۲
مقدس نازنین	۸ حصہ	۱ر
ملک العزیز ورجنا	۸ حصہ	۱ر ۱۲
منصور موہنا	۸ حصہ	۱ر ۱۲
مہاراجہ جدھشٹر	۸ حصہ	۱ر ۴
مہارانی ویرمتی	۸ حصہ	۱ر ۴
میٹھی چھری	۸ عدد	۱ر ۷
نادرشاہ کی معشوقہ	۸ حصہ	۱ر
نارادتی	۸ حصہ	۱ر ۱۴
نازنین	۸ حصہ	۱ر ۳
نازنین بلخ	۸ حصہ	۱ر ۵
ناشاد	۸ حصہ	۱ر ۹
ناصر اور اختر بانو	۸ حصہ	۱ر ۵
نامراد بیگم	۸ حصہ	۱ر ۴
نرالا عاشق	۸ عدد	۱ر ۴
نشتر	۸ حصہ	۱ر ۱۰
نشیب و فراز	۸ حصہ	۱ر
نظیر عشق	۸	۱ر ۳
نئی دلہن	۸	۱ر ۳
نئی نویلی	۸	۱ر ۴
نیرنگ شباب	۸ حصہ	۱ر
نیل کا سانپ	۸ حصہ	۱ر
وفادار بی بی	۸	۱ر ۱
وفادار معشوقہ	۸ حصہ	۱ر
وفا کا پتلہ	۸	۱ر ۳
وفائے خاں صاحب	۸	۱ر ۶
وفائے دلبر	۸ حصہ	۱ر ۹
ولایتی بھوت	۸ عدد	۱ر ۸
ہاجرہ کی کامیابی	۸ حصہ	۱ر ۱۰
ہیرے کی کنی	۸	۱ر ۵
یاقوت کی کان	۸ حصہ	۱ر
یوسف اور دل آرا	۸	۱ر ۷

ملنے کا پتہ :- حافظ محمد سعید ہاشمی تاجر کتب و مالک مطبع ہاشمی شہر میرٹھ

کتب مولود و نعت اُردو

نام کتاب	قیمت
آثار محشر	۳ر
باغ رسول	۲ر
چار یار کی دھوم	۲ر
دافع الاوہام فی مخفل خیر الانام	۵ر
ذکر لطیف یعنی تحفہ حجی شریف	۵ر
روایت بسم اللہ	۱۰ر
زیور ایمان	۷ر
شہید احمدی	۳ر
ظہور نور الٰہیہ	۵ر
قلزم نعت	۲ر
قندیل عرش	۲ر
کحل البصر فی ولادت خیر البشر	۴ر
کرامات محبوب سبحانی	۲ر
گلدستہ عطار کامل	۴ر
گلزار نقی کامل	۴ر
مجموعہ مولود بہاریہ	۴ر
مجموعہ نجم الضیاء	۴ر
مظہر النور معروف بہ بہار خلد	۵ر
مولود بہار ولادت مرکب از کاچل	۳ر
مولود جدید	۵ر
مولود رحمت الرحیم	۳ر
مولود سعدی	۳ر
مولود سعیدی	۳ر
مولود شریف اور وعظ شریف	۱۲ر
مولود شریف حمیدی	۳ر
مولود شریف مجیدی	۲ر
مولود و غلام امام شہید	۶ر
مولود کی دھوم دھام	۱ر
مولود منتہی معروف بہ سرور احمدی	۳ر
میلاد اکبر میرٹھی	۱۲ر
میلاد تحفہ مصری	۲ر
نزول رحمت	۲ر

کتب نعت اُردو

نام کتاب	قیمت
نعت احمد	۳ر
نعت ہی نعت حصہ اول	۳ر
" دوم	۳ر
" سوم	۳ر
" چہارم	۳ر
نور ایمان مع مثنوی سلسبیل و قصیدہ جوہر لطیف وغیرہ	۱۰ر
نیر عرش	۱ر

کتب شہادت و مراثی اُردو

نام کتاب	قیمت
اظہار الشہادتین	عہ
جنگ بدر	۲ر
جنگ نامہ حضرت علی	۵ر
جنگ نامہ خیبر	۱۰ر
جنگ نامہ کربلا	۶ر
جنگ نامہ محمد حنیف نثر	۴ر
جنگ نامہ محمد حنیف نظم	۷ر
دہ مجلس	۸ر
ذکر الشہادتین	۱۰ر
روضۃ الشہدا	عہ
رمز الشہادتین	۵ر
سانحہ کربلا در ذکر سید الشہدا	عہ
سر الشہادتین	۵ر
سوانح امام حسن علیہ السلام	۵ر
سوانح امام حسین علیہ السلام	۵ر
شہادت نامہ خورد	۱ر
شہادت نامہ کلاں	۲ر
عناصر الشہادتین	عہ
غزوہ بدر	۲ر
قصہ زیتون محمد حنیف	۳ر
گنج شہیداں منظوم	۸ر
مجموعہ شہادت	۶ر
محفل گیارہویں شریف	۶ر
مسدس عبرت افزا	۸ر

کتب جفر، رمل، فیافہ اور نجوم

نام کتاب	قیمت
احسن الطلسمات معروف بہ طلسمات یونانی	۱۲ر
اسرار الجفر	۱۲ر
مفتاح الجفر	عہ
آفتاب الرمل	عہ
تسہیل الرمل	۱۲ر
شمس الرمل	۱۲ر
محبوب الرمل	عہ
میدان الرمل	۱۲ر
ابجد النجوم	۳ر
احکام النجوم	۶ر
آسمان نجوم	عہ
آفتاب النجوم	عہ
انوار النجوم	عہ
خلاصۃ النجوم	۶ر
زبدۃ النجوم	۴ر
کشاف النجوم	۱۲ر

کتب قصص و حکایات اُردو

نام کتاب	قیمت
آرایش محفل یعنی قصہ حاتم طائی اُردو با تصویر	۱۲ر
الف لیلہ معروف بہ ہزار داستان با تصویر	عہ
اندر بھا امانت با تصویر	۱۰ر
انوار سہیلی معروف بہ ستارہ ہندوستان با تصویر	۱۲ر
ایجاد رنگین	۲ر
باغ و بہار معروف بہ چہار درویش با تصویر	۸ر
بستان حکمت ترجمہ اردو انوار سہیلی	عہ
بہار دانش اُردو با تصویر	۱۲ر
پدماوت اُردو	۴ر
تفسیر سورہ یوسف منظوم	۱۲ر
داستان امیر حمزہ با تصویر	عہ
داستان عجیب	۳ر

کتب متفرقات

نام کتاب	قیمت
دلالہ محتال	۳ر
رحلت بتول با بابتول	۱۰ر
رسالہ بے نمازاں	۰ر
زلیخا اُردو	۶ر
سروش سخن بجواب فسانہ عجائب با تصویر	۱۲ر
شان قدرت شان رحمت	۱ر
شاہنامہ اُردو با تصویر	۱۲ر
طوطا کہانی با تصویر	۶ر
فسانہ جمیل	۵ر
فسانہ دلپذیر	۱۴ر
فسانہ دلفریب	۱۰ر
فسانہ عجائب جلی قلم با تصویر	۱۴ر
قصہ آہو مع قیامت نامہ ورحلت بتول	۱ر
قصہ بہرام گور با تصویر	۱۰ر
قصہ چھبیلی بھٹیاری	۱ر
قصہ حضرت بلال مع حلیہ وغیرہ	۲ر
قصہ حلیہ سعدیہ	۰ر
قصہ سپاہی زادہ	۱ر
قصہ سوداگر بچہ	۰ر
قصہ شاہ روم با تصویر	۱ر
قصہ شاہ حبشہ	۱ر
قصہ شاہ یمن	۱ر
قصہ شیخ منصور	۱ر
قصہ طوطا مینا کا حال با تصویر	۱۲ر
قصہ عابد و شیطان	۰ر
قصہ عورت ڈاکہ	۲ر
قصہ قاضی جونپور	۰ر
قصہ گلفام	۰ر
قصہ گل و صنوبر	۴ر
قصہ ماہ رمضان	۰ر
قصہ ممتاز کا حال با تصویر	عہ
گل بکاؤلی با تصویر	۶ر

کتب مثنویات

نام کتاب	قیمت
گلزار ابراہیم	۰۴ر
گلدستہ حکایات	۱۰ر
گلشن جانفزا با تصویر	۱۲ر
لیلیٰ مجنوں اُردو	۴ر
مجموعہ جوگی نامہ	۱ر
مجموعہ معجزہ ہرنی	۰ر
معجزہ آل نبی	۰ر
نماز کا پھل	۱ر
واسوخت امانت	۲ر
وفات نامہ	۱ر

نام کتاب	قیمت
مثنوی بہار خرد اُردو	۸ر
مثنوی بوعلی قلندر فارسی مترجم	۳ر
مثنوی چار درویش اُردو	۳ر
مثنوی زہر عشق اُردو	۴ر
مثنوی شمس تبریز معہ مثنوی فرید الدین عطار مترجم	۳ر
مثنوی گلزار نسیم اُردو	۰۲ر
مثنوی ماہ پیکر اُردو	۳ر
مثنوی میر حسن اُردو	۰۴ر

فرمان خداوندی مفت

یہ اُس عظیم الشان قرآن مجید کے مختلف غیر مسلسل پارے ہیں جسکا عرض ۱۲ انچ طول ۲۲ انچہ صفحات فی پارہ تقریباً ۴۴ دو تہ چینی خامی ترجمہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور اردو ترجمہ مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی کا ہے اور حاشیہ پر تفسیر حقانی تفسیر جیبی شان نزول اور رسم خط وغیرہ درج ہے۔ چونکہ ہمارے پاس مختلف پاروں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے اسکو نکالنے کی غرض سے عام خاتین سے صرف ۸ رنی پارہ

ایسا پارچہ اور خوبصورت کتابت کی قرآن مجید کبھی مفت نہیں تقسیم ہوا ہوگا۔ یہ سودا ہمارے یہاں ہی ہے جو ہم کو ملا ہے اگر دیکھنا ہو تو ایک پارہ منگا کر دیکھ لیجئے۔ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ دیجئے۔

ملنے کا پتہ:- حافظ محمد سعید ہاشمی تاجر کتب و مالک مطبع ہاشمی شہر میرٹھ

ہیڈ آفس :- دھلی
سب آفس :- کراچی
برانچ آفس :- میرٹھ

سرتاج مقویات
نوشین



غذا بھی دوا بھی تریاق بھی

جنکو دماغی محنت زیادہ کرنی پڑتی ہے جنکا بدن خون کی کمی سے سفید پڑجاتا ہے، جنکو ہمیشہ نزلہ زکام کی شکایت رہتی ہے، جنکا تھوڑی سی مشقت سے سانس پھولجاتا ہے، جنکی بینائی اور قوت حافظہ کمزور ہے، جنکی کمر اور جوڑوں میں درد رہتا ہے، جنکو پیشاب زیادہ آتا ہے جو ہمیشہ ست اور پریشان رہتے ہیں جو کسی مخفی بیماری یعنی جریان سیلان الرحم ضعف باہ وغیرہ میں مبتلا ہیں، غرض وہ سب لوگ جن کا دل، دماغ، جگر، معدہ یا گردے کمزور ہیں۔

نوشین کے باقاعدہ استعمال سے بفضلہ تعالیٰ چند روز میں تندرست و توانا ہو سکتے ہیں۔

"**نوشین**" نہایت معتدل، خوش ذائقہ اور بیضرر حلوا ہے، گرمی مطلق نہیں کرتا۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتا ہے، ہر قسم کی کمزوری دور کرنے اور تندرستی قائم رکھنے میں عجیب الاثر ہے، بیش قیمت خطرناک کشتوں سے بھی اکثر وہ فوائد حاصل نہیں ہوتے جو بفضلہ تعالیٰ اس کم قیمت اور بیضرر غذا و دوا سے حاصل ہو جاتے ہیں، تندرست دماغی کام کرنے والوں کو نوشین کا نفع پہلے ہی روز اور جریان و ضعف باہ کے مریضوں کو ایک ہفتہ بعد یقیناً محسوس ہونے لگتا ہے۔ قیمت علاوہ محصول فی سیر (۵؎) آدھ سیر (۲؎) پاؤ سیر (۱؎)

نوشین سرتاج مقویات ہے

یہ غذا کا بھی کام دیتا ہے دوا کا بھی اور تریاق کا بھی، نوشین اعضا اور قوتوں سے زبردستی کام نہیں لیتا۔ بلکہ بتدریج پرورش کر کے اُن کو کام کرنے کے قابل بنا دیتا ہے۔

نوشین بدن میں مصنوعی اور عارضی نہیں بلکہ قدرتی اور دیرپا قوت پیدا کرتا ہے۔

نوشین سے بدن کا وزن بڑھتا ہے، خون بڑھتا ہے، عمر بڑھتی ہے، خوشی اور آسائش بڑھتی ہے۔

نوشین سے لطیف اور مقوی غذائیں خوب ہضم ہوتی ہیں۔ اسی لیئے تو

نوشین سرتاج مقویات ہے

نوشین سے ان بیماریوں کو یقیناً نفع ہوتا ہے

(۱) دل کی کمزوری (۲) دماغ کی کمزوری (۳) جگر کی کمزوری (۴) گردوں کی کمزوری (۵) باہ کی کمزوری (۶) جریان (۷) کثرت احتلام (۸) سرعت انزال (۹) نزلہ زکام (۱۰) دل کی دھڑکن (۱۱) سانس پھولنا (۱۲) کمر کا درد (۱۳) جوڑوں کا درد (۱۴) پیشاب کی زیادتی (۱۵) سیلان الرحم (۱۶) وحشت و گھبراہٹ وغیرہ۔

سینچو دواخانہ ہاشمی محلہ اندرکوٹ شہر میرٹھ

لائبریری کی زینت

بڑھانی منظور ہو تو ملک کے مشہور اور بہترین ادیب و انشا پرداز شمس العلماء مولانا آزاد دہلوی کی لکھی ہوئی

ذیل کی کتابیں فوراً طلب کیجئے

دیوانِ ذوق مغل شہنشاہی کے آخری چراغ ابوظفر محمد بہادر شاہ کے استاد خاقانی ہند ملک الشعراء حضرت ذوق کا مکمل کلام اور پوری سوانحعمری۔ مولانا آزاد کی مرتب فرمائی ہوئی معتبر و مستند کتاب تین سو ساٹھ صفحوں کی ضخامت۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک دو روپے (ع)

تذکرۂ علماء آئینۂ ممدوح نے ہندوستان کے پچاس علمائے مشاہیر کا تذکرہ لکھا ہے شروع میں حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب کا دیباچہ درج ہے۔ قیمت ۵ر

مکتوباتِ آزاد یہ مولانا آزاد مرحوم کے کئی سو مکتوبات کا بیش قیمت اور عجیب و غریب مجموعہ ہے جو حال ہی میں طبع ہوا ہے۔ فوراً طلب فرمایئے قیمت ۸ع

قندِ پارسی ایران کی موجودہ فارسی کی تعلیم۔ نئی محاورات نیا رنگ۔ نیا ڈھنگ۔ نیا انداز اور نئی طرز۔ ہر قسم کی ضروری گفتگو و مکالمات۔ قیمت ۱۰ر

سیرِ ایران شرقی زبانوں کے محقق نے ایران تک تحقیق کا دامن بچھا دیا تھا۔ وہاں سے واپسی کے بعد مولانا نے اپنے سفر کے حالات خود بیان فرمائے ہیں، رائی سے پربت تک روشنی ڈالی ہے۔ قیمت صرف ۴ر

امورِ گار فارسی فارسی زبان جو خاصکر ایرانی بولتے ہیں" سکھانے والی اس سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں بنی، ایک ایک مضمون کے سینکڑوں الفاظ اور فقرے محل استعمال درج ہیں ۱۲ر

بیاضِ آزاد مشاہیر شعرائے ہند کے کلام کا انتخاب، وہ بھی مولانا آزاد جیسے سخن سنج کا کیا ہوا نہایت خوشخط شنگرفی چھپائی۔ جلی قلم۔ قیمت ۴ر

جانورستان مولانا نے یہ کتاب جانوروں کے ظاہر و باطن پر لکھی ہے، جس میں درندوں، پرندوں، چرندوں سب کو پالنے اور رکھنے کے طریقے بیان کئے ہیں قیمت ۱۰ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت جامع مسجد دہلی

طلب فرمائیے

حکایات الصالحین

احوال الصادقین

خلفائے راشدین کے شیدائی اور اولیائے کاملین کے دلدادہ حضرات کے لیئے جو اُن پاک و پاکیزہ، مقدس و مطہر اور سعید و مبارک نفوس کے فیوض ظاہری و باطنی کی بیش بہا دولت سے مالا مال ہونا چاہتے اور اپنے دامانِ آرزو کو گلہائے مراد سے بھرنا چاہتے ہوں یہ عجیب و غریب کتاب ہے، جس میں خلفائے کرام اور اولیائے عظام کے نہایت معتبر اور

مستند مکمل و مفصل حالات و واقعات

سلیس بامحاورہ اُردو زبان میں

نہایت محنت اور خوبی کے ساتھ جمع کیئے گئے ہیں، ہر بزرگ (رحمۃ اللہ علیہ) کی کرامات، کشف و تجلیات اور کمالات صوری و معنوی کو نہایت عمدگی کے ساتھ کمال تحقیق و تدقیق کے بعد درج کیا گیا ہے، اُن کے انوار روحانی اور فوق العادت اُمور کو بڑی چھان بین کے بعد تحریر کیا گیا ہے۔ اس لیے یہ مبارک کتاب اس قابل ہے کہ ہندوستان میں کسی مسلمان کا گھر اس نعمت سے خالی نہ رہے اور ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت

اس کے مطالعہ سے مستفیض و مستفید ہو

بڑے سائز کے ۴۴۴ صفحوں کی ضخامت ہے اور قیمت صرف بارہ آنے +

مینیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

مناقب الاخیار و مفاخر الابرار

اس مقدس کتاب میں خلفائے اربعہ کے فضائل و مناقب

عشرہ مبشرہ کے اوصاف حمیدہ اہلبیت اطہار کے

پاک و پاکیزہ خصائل حسنین علیہم السلام کے

ایک کامل عربی، دوسرا سلیس بامحاورہ اردو

صفحہ بصفحہ ہم مضمون ترجمہ

قابل ہر مسلمان کے پڑھنے اور عمل کرنے کے

بابرکت اور مستند نہایت

مینیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

تعجب خیز
حیرت انگیز
نہایت کارآمد
نہایت مفید

تمام سرکاری حکام اور کاروباری حضرات کا پسند فرمودہ اور نہایت مقبول و کارآمد

وقت بچانے کا آلہ

صرف پندرہ منٹ میں سو کاغذ چھاپ دینے والا نہایت عمدہ
نہایت سہل الحصول اور نہایت سستا چھاپہ خانہ جو ملک کے
تمام کاروباری لوگوں کے لیے ایک عجیب و غریب اور بیش بہا نعمت ہے

میرٹھ کی شاندار ایجاد

جسپر نمائش نوچندی میرٹھ سے ۱۹۱۰ء میں تمغہ مل چکا ہے

یہ پریس طلسمی پریس کے نام سے تمام ملک میں شہرت حاصل کر چکا ہے۔ اسمیں حکمنامے۔ وکالت نامے
امتحان کے پرچے۔ اشتہارات۔ خطوط۔ لیبل وغیرہ وغیرہ جن کی متعدد نقلیں درکار ہوں نہایت آسانی سے جلد طبع ہو سکتی ہیں

مزید خصوصیات

(۱) طلسمی پریس کے لیے کسی مخصوص قلم۔ سیاہی اور کاغذ کی ضرورت نہیں، ہر شخص جس زبان میں چاہے اپنے قلم سے لکھکر یا ٹائپ رائیٹر کا (بشرطیکہ وہ کاپنگ فیتہ سے ہو) بجنسہ فوراً چھاپ سکتا ہے (۲) اسپر صرف ۱۵ منٹ میں سو نقلیں طبع ہو جاتی ہیں (۳) اسپر بار بار سیاہی لگانے کی ضرورت نہیں صرف ایکمرتبہ کی سیاہی سو نقلوں کے لیے کافی ہوتی ہے (۴) یہ اس قدر آسان ہے کہ معمولی خواندہ شخص بھی پہلے ہی دن آسانی کے ساتھ کام کر سکتا ہے (۵) ایک ہی وقت میں مختلف رنگ بے تکلف چھپ سکتے ہیں

گارنٹی یا اقرار

خریداری سے تین سال تک ہم بلا معاوضہ اور بعد تین سال کے قلیل معاوضہ پر درست کر دینے کے لیے تیار ہیں

مختلف سائز اور مختلف قیمت

کارڈ سائز ۳×۵ انچ للعہ۔ لیٹر سائز ۴×۷ انچ ۷ے۔ نوٹ پیپر ۷×۱۰ انچ ۱۲ے
فلسکیپ ۸×۱۳ انچ ۱۸ے۔ بینک پیپر ۹×۱۱ انچ ۱۸ے
کتاب کا دو صفحہ ۱۳×۱۴ ۲۵ے۔ ڈبل فلسکیپ ۱۳×۱۶ للعہ ۳۴ے
چوصفحہ ۲۰×۲۶ یعنی ۱۳×۲۰ انچ۔ ۵۵ے

نوٹ:- (۱) حق تاجرانہ ایک درجن کی خریداری پر فیصدی ۱۰ے
(۲) سرکاری حکام کے علاوہ ہر شخص کو فرمائش کے ساتھ
کچھ زرِ پیشگی ارسال کرنا ضروریات سے ہے۔

منیجر طلسمی پریس نمبر ۱۰ محلہ خیر نگر شہر میرٹھ

مُفت ۔ بالکل مفت ۔ مُفت

ایک کارڈ لکھ دینے پر

چالیس صفحہ کی خوشخط لکھی ہوئی ایک کتاب

(۱) امراض مردانہ کے متعلق جدید تحقیقات ۔ اور

(۲) ہندوستان کی بے زبان عورتیں ۔

بھیجدی جاتی ہے جس کے مفید مضامین سے فائدہ اُٹھانا ہر ہندوستانی مرد و عورت کا فرض ہے ۔ نام و پتہ خوشخط لکھنا چاہیئے ۔

مینجر یوسفیہ کتب خانہ ۔ بازار بارود خانہ لاہور

ایک خوراک مفت

کیون ؟

اس لیئے کہ ہماری جوب مقوی باہ ہر مزاج کے آدمی کو مفید ثابت ہو چکی ہیں، شب اوّل ہی سے کمزوری کو دور کر کے آپ کو ہر طرح سے کامیاب و بامراد بنا دیں گی ۔ اس کو صحیح ثابت کرنے کے لیئے ایک خوراک آپ کو بلا قیمت بھیجی جائے گی ۔ اس لیئے آپ ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصول بھیجدیجئے ۔ یا عوض میں نوٹنے کی شیشی طلب کیجئے ۔ محصول ڈاک ۵ ر ۔

المشتہر

مینجر ہندی و یونانی دواخانہ بازار بارود خانہ لاہور

مشہور عالم طبّی کتاب

طبِ مخفی

مع

خلاصۃ التجربات

ہندوستان کے ایک سو سے زائد طبیبوں، ویدوں و ڈاکٹروں کے مخفی نسخے اور معالجات کا شاندار ذخیرہ ۔

سینکڑوں قدیم و جدید طبّی کتب کے تسلیم شدہ صحیح نسخہ جات کی فارما کوپیا ایک لاکھ پرانے و نئے نسخہ جات کا انتخاب ۔

اس کتاب میں تین ہزار کے قریب لاجواب مجربات ہیں

ہر ایک نسخہ کسی قیمت پر بھی دستیاب نہیں ہو سکتا تھا ۔ سات سالہ محنت کا نہایت کارآمد اور بیش بہا نتیجہ ۔

اس کتاب پر درجنوں اخبارات نے قیمتی ریویو لکھے ہیں اور سب کی متفقہ رائے ہے کہ مجربات کے عنوان پر اس سے بہتر کتاب آج تک تصنیف نہیں ہوئی ۔

کتاب کا نصف ایڈیشن **ایک ماہ میں فروخت** ہو گیا ۔

لکھائی ۔ چھپائی اور کاغذ بہترین ۔ نسخہ جات عام فہم الفاظ میں درج ہیں اور تشریحی نوٹ بھی لکھے گئے ہیں ۔

حجم تقریباً پانچسو صفحات

قیمت بلا جلد للعہ ۔ مجلد للعہ ۔ محصول ڈاک وغیرہ ۱۰ ر ۱۲

(دین و دنیا کا حوالہ ضرور دیں)

(نام و پتہ خوشخط)

مینجر یوسفیہ کتبخانہ ۔ بازار بارود خانہ لاہور

۷۸۶ ھوالکل یا معین

پیغام صلح

بابت ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ

حاکم کا حکمراں مرگیا

اس ملک کے حاکم انگریز ہیں - اور ہر عیسوی وقت حکومت کرتا ہے - پس کہنا چاہیے کہ ۱۹۲۳ء کا ختم ہونا اور ۱۹۲۴ء کا آنا حاکم کے حکمراں کا مرنا ہے -

ہمارا عقیدہ ہے کہ زمانہ، وقت، مظہر ذات الٰہی ہے - کیونکہ قدسی حدیث میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "زمانہ اور وقت کو برا نہ کہا کرو کہ میں خود زمانہ اور وقت ہوں - اس لحاظ سے ماننا پڑتا ہے کہ ہر قوم کا اصلی حکمراں زمانہ اور وقت ہے -

۱۹۲۳ء میں کیا ہوا - اور ۱۹۲۴ء میں کیا ہوگا - دو چیزیں ہیں جن پر انقلاب سال کے وقت غور کرنا چاہئے - ۲۳ء میں جو کچھ ہوا ہر شخص اپنی اپنی حالت کا قیاس کرکے سمجھ لیگا - ۲۴ء میں کیا ہوگا؟ یہ بھی اپنی ہی نیت اور سعی اور ارادہ پر منحصر ہے - بیشک غیبی امور تو اللہ کے اختیار میں ہیں جن کو کوئی نہیں جانتا کہ اس موجودہ منٹ کے بعد آنے والے منٹ میں کیا پیش آنے والا ہے لیکن جہاں تک انسان کے ارادہ اور نیت اور سعی کا تعلق ہے وہ آئندہ ہونے والے واقعات کو پہلے سے جان سکتا ہے -

مجھ سے اگر پوچھو کہ تم نے ۲۳ء میں کیا کیا؟ اور ۲۴ء میں کیا کروگے؟ تو ایک ہی جواب دونگا - جس کے صرف دو فقرے ہونگے کہ ۲۳ء میں خیر ارتداد سے زخمی ہوتا رہا - اور ۲۴ء میں انسداد ارتداد سے زخموں پر مرہم لگاؤں گا -

تم کیا جواب دیتے ہو؟

اے سلسلہ نظامیہ کے شریک بھائیو! بتاؤ کہ تم آئندہ سال کی نسبت کیا جواب دیتے ہو؟ تم نے کیا ارادہ کیا ہے؟ تمہاری نیت کیا کام کرنے کی ہے - کیا تم شادیاں کروگے - کیا تم اپنی دولت کے لطف اٹھاؤگے - کیا تم دن بھر صرف اپنی ہی روزی کی فکر میں مبتلا رہوگے؟ کبھی رات بھر شکم نیند سوتے رہنے کا تم نے ارادہ کیا ہے؟ یا آنے والے سال میں وہ زخم بھی تم کو یاد آئیں گے جو ۲۳ء نے آریہ سماج کے خنجر سے تمہارے اسلامی اور قومی وجود پر لگائے کہ ہزاروں مسلمانوں کو مرتد کر لیا گیا - اور ہزاروں میں مرتد ہونے کی تخم ریزی کر دی گئی -

اگر تم نے میرے دل و جگر کے زخموں کو نہیں دیکھا - جو ارتداد کی چھری نے ڈالے ہیں تو گویا تم سچے مرید نہیں تھے -

اگر تم نے دن کو میرا تڑپنا اور رات کو آٹھ آٹھ دن برابر جاگنا اور پلک سے پلک جھپکانا نہ دیکھا اور معلوم نہ کیا تب بھی میں کہونگا تم کو میرے ساتھ سچی رابطہ پیدا نہیں ہوا ہے -

میرے افکار، میرے غمگین جذبات کو نہ جانا - نہ سہی - خود اپنے ایمان کے اندر غیرت و حمیت کا احساس پیدا کرو کہ معاملہ صرف میرا نہیں ہے بلکہ تمہارا بھی ہے کہ اسلام اور ایمان میں ہم تم دونوں برابر کے شریک ہیں -

فدائیت کا حلف

تم میں بہت سے ہیں جنھوں نے اسی رسالہ میں فدا ہونے کا حلف اٹھایا تھا کہ جان مال سب کچھ آپ کے حکم پر قربان کر دینگے - یہ زمانہ فتنۂ ارتداد سے پہلے کا تھا - لوگ کہتے تھے یہ حلف کس کام کے واسطے لئے جا رہے ہیں - اور میں آنے والی گھڑی کا راز زبان پر نہ لاتا تھا اور چپ چاپ سب کی سنتا تھا لیکن جب وہ وقت آگیا جسکے لئے حلف لئے گئے تھے تو میں نے پھر دیکھنا شروع کیا کہ فدائیت کا حلف دینے والے خود اپنے حلف کا خیال کرکے میرے ساتھ انسدادِ ارتداد کے میدان میں کام کرنے بڑھینگے یا اسی کی راہ دیکھینگے کہ میں انھیں بلاؤں - میں انھیں تاکید کروں - میں انھیں غیرت دلا کر مردانہ بناؤں -

خدا کا شکر ہے کہ ان میں سے بعض نے اپنے فرض کو سمجھا اور جان و مال لے کر کھڑے ہو گئے اور بہری صف میں شریک ہو کر کام کرنے لگے - لیکن اکثر خاموش بیٹھے رہے - اور میرے زخموں پر نمک چھڑکے جانے کی بہار دیکھنے میں وقت ضائع کر دیا -

تم بھائی بھی ہو اور میری اولاد بھی ہو - کیا اولاد ایسی ہی ہوتی ہے کیا اولاد کی غفلت و بے پروائی سے باپ کا کلیجہ شق نہیں ہوگا -

میں تم سے اپنے لئے نذر نیاز نہیں مانگتا۔ میں تمہارے گھروں میں دعوتیں کھانے نہیں آتا۔ میں مرغ پلاؤ پکانے کی فرمائش تم سے نہیں کرتا۔ میں تو صرف تمہارے دین، تمہارے عقائد اور تمہارے ایمان کی حفاظت کے متکر میں گھلا جاتا ہوں۔ اور تم ہی پر جو خطرہ آنیوالا ہے اُسکے بچاؤ کا تجھے خیال ہے۔

بیوی میری بھی ہے۔ بچے مجھکو بھی خدا نے دیئے ہیں۔ روزی کے لئے محنت مجھکو بھی کرنی پڑتی ہے۔ جسم میرا بھی ناتوان ہے۔ عمر میری بھی زیادہ ہوگئی ہے مگر میں پھر بھی تمہاری بیوی، تمہارے بچوں اور تمہاری روزی کی محنتوں اور جسم کی کمزوریوں اور بڑھاپے کا خیال نہیں کرتا اور یہی کہے جاتا ہوں کہ دین کو بچاؤ۔ ایمان کی حفاظت کا بندوبست کرو کہ یہ دنیا کی ہر چیز سے اعلیٰ اور مقدم ہے۔

جبکہ میں خود بیوی بچوں کی الفت اور حصول معاش کی محنت اور جسم کی کمزوری پر اسلام کی خدمت کو مقدم رکھتا ہوں اور یہ سال میں نے ایک ہی کام ایک ہی دُھن اور ایک ہی مقصد کے لئے خرچ کیا تو پھر تم سے کیوں سوال نہ کروں کہ تم نے اس سال کیا اسلامی خدمت انجام دی۔

رسالہ داعی اسلام کو پڑھا؟

تم میں کتنے آدمی ہیں جنھوں نے رسالہ داعی اسلام کو پڑھا اور کتنے ہیں جنھوں نے پڑھکر اسپر عمل بھی کیا۔

بڑی غیرت اور بڑی شرم کی بات ہے کہ آریہ سماج نے اس رسالہ کا ہندی ترجمہ کرکے پانچ ہزار سے زیادہ تقسیم کیا تاکہ میری تجاویز اشاعت اسلام پر آریہ عمل کریں اور ان طریقوں سے مسلمانوں کو آریہ بنائیں اور خود سوامی شردھانند نے اپنی طرف سے اس رسالہ کا اُردو ایڈیشن ہزارہا کی تعداد میں چھاپ کر تقسیم کیا اور تقسیم کر رہے ہیں۔ اور اس کی تجاویز پر آریہ سماج نے زور شور سے عمل شروع کر دیا ہے۔

تم نے اس کو پڑھا بھی نہیں۔ اور پڑھا تو عمل کا ذوق تم میں پیدا نہ ہوا مگر حریف نے اس سے پورا فائدہ اُٹھایا۔

قیامت کے دن جب آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میری اور تمہاری پیشی ہوگی اور سرکار رسالتمآب اوکی تحقیق فرمائینگے تو بتاؤ تم کیا جواب دوگے۔ میں تو کم از کم اس رسالہ کو حضوری میں رکھدونگا۔ مگر جب تم سے اسپر عمل کرنے کا سوال ہوگا تو بتاؤ اُس وقت کیسی شرمندگی تم کو ہوگی۔ سرخروئی درکنار اُن کو ہوگی جنھوں نے اس رسالہ کی تجاویز پر عمل کیا اور ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے۔ اور چپ چاپ کام کرنے لگے۔ نہ کسی اخبار میں اپنے کام کی دھوم مچائی نہ جلسہ میں بیان کیا۔ نہ جگہ جگہ فخر کرتے پھرے کہ ہم نے یہ کیا۔ ہم نے وہ کیا۔ ان کے کام کو بس ان کا دل جانتا ہے۔ خدا جانتا ہے یا میں جانتا ہوں۔ چوتھے کو خبر نہیں ہوتی۔

صرف روپیہ درکار نہیں ہے

چندہ دینے والے خیال کرتے ہونگے ہم نے تو فرض ادا کر دیا۔ اب ہماری ذمہ داری تو ختم ہوگئی۔ نہیں نہیں میرے بچو تمہارا فرض باقی ہے۔ تمہاری ذمہ داری پوری نہیں ہوئی۔ دین کو محض تمہارے مال ہی کی ضرورت نہیں ہے مال سے زیادہ تمہارے وقت کی ضرورت ہے۔ تم کو زبان سے کام کرنا ہے۔ تم کو ہاتھ سے کام کرنا ہے۔ تم کو پاؤں سے کام کرنا ہے اور سب سے بڑھکر یہ کہ تم کو اپنے دماغ سے بھی کام لینا ہے۔

فخر کے لئے نہیں مثال اور ترغیب کے لئے میں خود اپنی بات تم کو سناؤں گا کہ میں نے روپیہ بھی دیا اور رہا ہاتھ پاؤں دماغ اور سارا وقت اسی ایک کام میں خرچ کرتا رہا۔

داعی اسلام کے علاوہ ہندو مذہب کی معلومات۔ حلال خور۔ غزنوی جنا وغیرہ کتابیں لکھیں۔ اخبارات و رسائل میں مضامین لکھے۔ ہزارہا خط لکھے۔ کام کرنے والوں کو قدم قدم پر مشورے دئے۔ مدرسہ داعیان اسلام جاری رکھا۔ غرض کوئی دن کوئی رات کوئی گھنٹہ کوئی منٹ اس کام اور اس خدمت سے خالی نہیں رہا۔

اسی زمانہ میں خود بانو اپنی لڑکی کی نازک علالت کی تیمارداریاں بھی کیں۔ خود بھی بیمار ہوا۔ دور دور کے سفر بھی کئے۔ اور روزی حاصل کرنے کے لئے کاروبار کی محنت میں بھی مصروف رہا۔

۲۴ سنہ کے کام

طعنہ سن چکے اب سنو۔ میں سنہ کے کام تم کو سناتا ہوں اگر اسلام کی محبت ہے، اگر اسلام کی وجہ سے میرے حکم کی اطاعت سے الفت ہے تو غور سے سنو اور عمل کے لئے مستعد ہو جاؤ۔ ورنہ دعا کرو کہ خدا تعالیٰ تم میں ایمان کا نور پیدا کرے اور توبہ کرو کہ کہیں بے ایمان نہ مرجاؤ۔

سنہ میں تم کو دو کام کرنے ہیں۔ ایک مسلمانوں کی آمدنی بڑھانے کا۔ اور دوسرے مسلمانوں کے خرچ کم کرنے کا۔

یہی دو بڑے سبب مسلمانوں کے مرتد ہونے کے ہیں کہ مفلسی و تنگدستی کے سبب ہزاروں مسلمان بے دین ہو جاتے ہیں جبکہ ان کو روپیہ افراط سے دیا جاتا ہو اور مفلسی آمدنی نہ ہونے یا خرچ کی زیادتی کے سبب پیدا ہوتی ہے۔ اگر تم سب مل کر آمدنی بڑھانے اور خرچ گھٹانے کے وسائل و ذرائع میں کوشش کرو تو چند روز میں تبدیلی کا دروازہ بند ہو جائے گا اور اشاعت اسلام کے دروازے کھل جائینگے۔ اس مسئلہ کی اصل بنیاد میں نے تم کو بتادی ہے۔

واقفیت اسلام

مالی حالت تو خرابی کی بنیاد ہے مگر اسی کے ساتھ ایک بڑی خرابی اسلامی تعلیم سے ناواقف ہونے کی بھی ہے کروڑوں مسلمان اسلام سے پوری طرح واقف نہیں ہیں اور تم کو اسکے لئے بھی کام کرنا پڑیگا سنہ میں انہی تین باتوں کے لئے بار بار تم کو طریق عمل بتایا جائیگا۔ رسالہ اور مختصر رسالے شائع ہونگے تاکہ تم ان کے ذریعہ کام کر سکو۔

میری موت کے بعد

اگر اس سال میری موت واقع ہو جائے تب بھی کام کو موت نہ آنے دینا۔ اس خدمت کو ہر پیر بھائی اپنا کام اور اپنی خدمت سمجھ کر ادا کرتا رہے کہ مرنا جینا تو ہر ایک کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ دین زندہ رہیگا تو ہر مرنے والا مسلمان مردہ نہیں زندہ ہے۔

۲۴ سنہ کے لیڈر

۲۴ سنہ میں مسلمانوں کے سب سے بڑے بڑے لیڈر الداد ارتداد کی تحریک سے الگ بیٹھے رہے۔ کیونکہ ان کو سوراج حاصل کرنے کے لئے اتحاد اقوام کی ضرورت ہے۔

۲۴ سنہ میں بھی غالباً وہ سب الداد ارتداد کی سعی میں تمہارا ساتھ نہیں دینگے لہذا تم اپنا وقت شکوہ شکایت میں ضائع نہ کرنا۔ جو لوگ اپنا عمل چھوڑ کر دوسروں کے اعمال کی تلاش و جستجو کرتے ہیں اُن کو منزل حق میسر نہیں آتی۔

تم تو محض اپنے عمل کا خیال رکھو کسی کی شکایت زبان پر نہ لاؤ اگر کوئی شخص ملکی بہتری اس میں سمجھتا ہے کہ آریہ سماج کے چلے ستارتھ اور مسلمانوں کو مرتد بننے دے تو بجائے اس کے کہ تم اس پر اعتراض کرو اور اسکی تردید میں مصروف ہو جاؤ خود (الداد ارتداد) کا کام کرنے لگو کہ جیسا اسلام کا فرض اس شخص پر ہے ویسا ہی تم پر بھی ہے۔ وہ نہیں کرتا نہ کرے۔ تم تو کرو۔

تقسیم عمل کی بڑی ضرورت ہے۔ تم میں ایک جماعت سیاست کیلئے مخصوص ہو گئی ہے اسکو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ اسکی اور نہ دیکھو کہ وہ بھی تمہاری مدد کرنے کو اپنا میدان ترک کر کے آجائے۔ جب تم کام شروع کرو گے۔ بلکہ ایک منٹ بھی ضائع نہ کرو اور مستعدی سے کام شروع کر دو

اہل قادیان سے مزاحمت نہ کرو

آجکل اسلامی اخبارات و علماء ایک فضول کام میں مصروف ہیں۔ وہ قادیانیوں کی تکفیر و تفسیق و گمراہی ثابت کرنیکی کوشش کر رہے ہیں۔ میں بھی اس جماعت کے اصولی عقائد کو راہ راست پر نہیں جانتا مگر تم کو حکم دیتا ہوں کہ اس بے نتیجہ جھگڑے میں وقت نہ کھونا۔ آج جبکہ اسلام کے حریف اعظم آریہ سماج سے مقابلہ ہے تو تم کو ایک ایک منٹ کی قدر کرنی چاہئے جو وقت تردید اہل قادیان میں خرچ کیا جائے کیوں نہ حفاظت اسلام اور تردید آریہ سماج میں خرچ ہو۔ جب ہم بڑے دشمن کو پیچھے ہٹانے میں کامیاب ہو جائینگے اُسوقت گھر کے اس حریف کو بھی شکست دیدینا آسان ہوگا۔

لہذا تم لوگ کسی جگہ قادیانیوں سے یا غیر مقلدوں سے یا شیعوں سے وہابیوں سے مزاحمت نہ کرنا بلکہ ان میں سے کوئی فرقہ اگر حفاظت اسلام کا کام کر رہا ہو اور اخلاقی مسئلہ درپیش نہ ہو تو تم پوری کوشش اس کی تائید میں کرنا۔

قصہ مختصر میں نے گذرنیوالے سنہ اور آنے والے سنہ کا سرسری ذکر کر دیا کہ شروع سال اور ختم سال پر بجائے لفاظی کرنے اور خیالی مضامین لکھنے کے یہ اچھا معلوم ہوا کہ کچھ شاہراہ عمل بتا دیا جائے

میں نے سرخی میں لکھا ہے کہ "حاکم کا حکمراں مر گیا" یعنی انگریزوں کا سنہ دنیا سے گذر گیا اب آخر میں لکھتا ہوں کہ "حاکم کا حکمراں پیدا ہو گیا یعنی سنہ انگریزوں کا حکمراں دنیا میں آگیا۔ وہ سب اس نومولود کی خوشیاں منائینگے۔ مگر ہم مسلمانوں کا نیا ہجری سال ایسے مہینہ میں آتا ہے کہ ہم اسکی خوشی نہیں منا سکتے کیونکہ محرم غم کا مہینہ مانا جاتا ہے۔ اور اسی سے ہمارے نئے سال کی ابتدا ہوتی ہے۔

انگلستان کی تکلیف

سنہ میں جو عظیم الشان تکلیفیں اہل انگلستان کو پیش آئینگے اگر ان کو اسکا حال معلوم ہو جاتا تو وہ آج نئے سال کی خوشی نہ مناتے مگر انگلستان پر کیا منحصر ہے ہر انسان آئندہ تکالیف و حوادث سے غافل ہوتا ہے۔ اور یہ قدرت کا بڑا راز ہے۔ ورنہ انسان دیوانے ہو جایا کرتے۔ کہ سکون و اطمینان بے خبری میں ہے۔

ہندو عقائد کیونکر مٹائے جاتے ہیں

پرانے خیال کے ہندوؤں کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ان کے قدیمی عقائد کیونکر مٹائے جا رہے ہیں اور انکی قومی ہستی کیسی دن بدن کمزور کی جا رہی ہے۔

ایک طرف تو بچارے ہندوؤں کو بھائے کا ذکر کر کے مسلمانوں سے بھڑکایا جاتا ہے کہ مسلمان تم کو لوٹ لینگے۔ مسلمان تمہارے بچوں کو غلام بنا لینگے۔ کہہ کہہ کر ہندوؤں میں گھبراہٹ پیدا کی جاتی ہے اور دوسری طرف تعلیم بجائی جاتی ہے کہ ہم نے ان سود خوار کنجوس بنیوں کو مسلمانوں سے برداشتہ خاطر کر کے انکی جڑ مکھ کھلی کر دی کہ انکی ترقی کا ذریعہ مسلمانوں کو بیجا پہونچانے اور انکو سودی قرضہ دینے میں ہے۔ جب یہ مسلمانوں سے جدا اور مسلمان ان سے بیزار ہو جائینگے تو انکی تجارت ماند ہو جائیگی اور ان کا سودی لین دین بند ہو جائیگا اور پھر انکا آریہ بنا لینا آسان ہو گا کیونکہ یہ اور ہی اوقلسی ہی کے متبلیا توں کو آریہ بنایا جاتا ہے۔ غرض ہندو بھی اسی ہتھیار سے آریہ بنینگے

دہلی میں گنیش جی کی ارتھی کا جلوس

کیا پرانے خیال کے ہندو یہ خبر رکھتے ہیں کہ دسمبر کے تیسرے ہفتہ میں دہلی کے بازار میں ایک جلوس نکلا تھا۔ یہ جلوس ارتھی کا تھا۔ یعنی ایک فرضی اور بناوٹی جنازہ تیار کر کے جلوس نکالا گیا تھا۔ اس ارتھی (جنازہ) کی شکل ہاتھی کی بنائی گئی تھی کئی سو روپے کی تیاری اس ارتھی کی تھی۔ ہزاروں آدمی اس جلوس میں تھے آخر یہ ارتھی دریا کے کنارے لیجا کر جلا دی گئی اور خوشیاں منائی گئیں اسکی خوشی میں ہوا۔

دہلی کے اخبار تیج نے اس جلوس کی نسبت لکھا کہ پاتی رام کے کوچہ میں منشی نام ایک نائی رہتا ہے بیٹے اولاد نہیں ہوا اور وہ روپے والا ہے۔ اُس نے یہ ارادہ کیا کہ زندگی میں اپنا مرنا دیکھ لے اور جیسا کہ ہندوؤں میں دستور ہے کہ بڑھاپے کی موت کی خوشی منائی جاتی ہے اور بڈھے کے مردہ کا جنازہ بہت دھوم سے اٹھایا جاتا ہے۔ میت کے سامنے گانا بجانا ہوتا ہے اور مرگھٹ تک بڈھے کی آتشبازی کی برات کیطرح بھائی جاتی ہے۔ منشی نائی نے خیال کیا کہ میرے اولاد نہیں ہے۔ میرے بعد کون میری لاش کی دھوم دھام کریگا اسلئے اس نے جیتے جی اپنی فرضی ارتھی کئی سو روپے کی لاگت سے تیار کرائی اور خود اسکے برابر بینڈ میں سوار ہو کر غدہ لباس اور پھولوں کے گنٹھے پہنکر چلا۔ ہزاروں آدمی کا جلوس ساتھ تھا تاکہ وہ اپنی آنکھ سے اپنا مرنا دیکھ لے۔

تیج کی یہ خبر درحقیقت ایک لطیفہ کی شکل میں تھی اور اس نے اسکو اہل دہلی کی زندہ دلی کے عنوان سے لکھا تھا مگر دوسرے دن اخبار ایشیا نے اسکی قلعی کھول دی۔ اس میں ایک آریہ نے صاف صاف لکھا ہے کہ واقعہ یہ تھا کہ گنیش جی کی مورت کا کھنڈن کرنا تھا اسلئے یہ سب سامان کیا تھا تاکہ سربازار گنیش جی کی مورت کا کھنڈن کیا جائے۔

مسلمان شاید اسکو سمجھیں اسواسطے میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہندو علم کے دیوتائی شکل ہاتھی کی مانتے ہیں اور اسکو گنیش جی کہتے ہیں۔ پس آریہ سماج نے ہندوؤں کی موروثی تہذیب اور رسوائی کرنے کیلئے یہ جلوس نکالا تھا۔ گویا گنیش جی کو ہندوؤں کی آنکھوں کے سامنے مُردہ بنا کر مرگھٹ پہنچا دیا گیا۔ (۲۱ دسمبر کے تیج نے بھی شائع کر دیا کہ جلوس منشی نائی کا نہ تھا بلکہ گنیش جی کی مورت کا جنازہ تھا)

کیا عقلمند ہندو ان حرکات کے اندر محسوس نہیں کرینگے کہ آریہ سماج کس فکر میں ہے اور اسکا ارادہ ہندو عقائد قدیم کو کن کن طریقوں سے ملیامیٹ کرنے کا ہے۔

میں نے گذشتہ نمبر میں لکھا تھا کہ آریہ سماج سے مسلمانوں کو کچھ زیادہ خطرہ نہیں ہے کہ وہ ان سے جداگانہ معاشرت وحالات رکھتے ہیں اور انکی ہستی مستقل طاقت رکھتی ہے آریہ سماج سے اگر خطرہ ہے تو صرف ہندوؤں کو ہو کہ انکی رہی سہی تمام کائنات آریہ سیلاب میں نابود ہوکر رہ جائیگی۔ اسکا ثبوت ان واقعات سے اچھی طرح ہو سکتا ہے کہ دہلی جیسے شہر میں سر بازار جلوس نکلا اور ہندوؤں کی مورتی کا کھنڈن کیا گیا اگر کوئی مسلمان ایسا کرتا تو یہی آریہ سماجی ہندوؤں کو انکے خلاف بھڑکاتے اور مورت کی حمایت کرنے کھڑے ہو جاتے جیسا کہ آجکل سکھوں سے لڑ رہے ہیں یعنی سکھوں نے ہندو مندر پر قبضہ کیا ہے تو ہندو کی بجائے آریہ ان پر حملے کر رہے ہیں کہ ہندوؤں کی مورتیاں کیوں اٹھائیں۔

یورپ و امریکہ میں چشتی صوفی

پیر بھائیوں کو کیا ہندوستان میں بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ یورپ و امریکہ میں چشتیوں کا صوفیانہ طریقہ بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ پروفیسر غنایت خاں چشتی ریاست بڑودہ کے ایک مشہور گویئے اور موسیقی داں عرصہ دراز سے یورپ میں مقیم ہیں اور وہاں انھوں نے پیری مریدی کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ کئی سال سے انکی کتابیں اور رسالے میرے پاس آیا کرتے تھے مگر میں انگریزی نہ جاننے کے سبب ان کو پڑھ نہ سکتا تھا۔

رابعہ بصری اے مارٹن چشتی

پروفیسر مذکور کی سب سے پہلی مریدہ اے مارٹن نامی ایک خاتون ہیں جو ۱۹۱۰ء میں بیعت ہوئی تھیں۔ انکے بعد ہزاروں آدمی مرید ہوئے۔ یورپ و امریکہ کے ہر بڑے شہر اور چھوٹی آبادی میں پروفیسر صاحب کے مرید موجود ہیں۔ جن میں بڑے بڑے دولتمند بھی ہیں، اعلیٰ افسر بھی ہیں، مرو بھی ہیں، عورتیں بھی ہیں۔ اس طریقہ میں عیسائی یہودی، اور ہر عقیدہ کے لوگ شریک ہیں کیونکہ انکی تعلیم میں کسی مذہب کی مخالفت نہیں ہے۔

مسز اے مارٹن رابعہ بصری چشتی آجکل ہندوستان میں آئی ہیں تاکہ اپنے سلسلہ کے مزارات کی زیارتیں کریں اور اپنے مرشد کے وطن بڑودہ کو دیکھیں اور یہاں لکچر دیکر اپنے طریقہ کی تبلیغ کریں اور صوفیوں کو بتائیں کہ ہمارا سلسلہ یورپ امریکہ میں خوب پھیل رہا ہے اور وہاں اس سے اشاعت ہونی چاہئے۔

۱۹ دسمبر ۱۹۱۲ء کو بارہ بجے کے بعد مسز اے مارٹن رابعہ بصری مجھ سے ملنے آئیں میں اسوقت ایوان خانہ کے بجرہ میں تھا۔ جب وہ سامنے آئیں چند سکنڈ تک چپ چاپ کھڑی مجھکو دیکھتی رہیں۔ اسکے بعد ترجمان کے ذریعہ سے باتیں کیں اور کہا میرے مرشد نے حکم دیا تھا کہ آپکے پاس جاؤں اور آپ کو ان کا سلام پہنچاؤں۔ رابعہ بصری کی عمر چالیس برس یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ ان کا قد چھوٹا ہے۔ انکی آواز بہت مؤثر ہے۔ وہ انگریزی بہت ہی اعلیٰ درجہ کی بولتی ہیں اور فقرے ایسے صاف منہ سے نکلتے ہیں کہ انجمن آرائی مجمع کا کام کرتی ہیں۔ ان کے شوہر زندہ ہیں۔ ان کے ایک لڑکی بھی ہے۔

دوسرے دن میں انکی ملاقات کے لئے بھیا شیخ احسان الحق صاحب کے لیکر سسرال ہوتا ہوا میں گیا۔ لاہور کے صوفی خدا بخش بھی میرے ہمراہ تھے۔ ایک گھنٹہ تک گفتگو رہی اور جسٹ بال سوال جواب ہوئے:۔ سوال۔ آپکے مرشد کی عمر کیا ہے؟ جواب۔ ۴۴ سال مگر ان کے بال سفید ہو گئے ہیں۔ سوال۔ انھوں نے شادی کی ہے؟ جواب۔ ہاں انھوں نے ایک امریکن عورت سے شادی کی ہے اور دو لڑکے دو لڑکیاں آپس میں ہیں۔ سوال۔ انکی گذر اوقات کا کیا سامان ہے؟ جواب۔ انکو نذریں اور ہدئے ملتے ہیں جبکہ انکی سال گرہ کا دن آتا ہے یا گروہ سب نذریں مریدوں کی جماعت لے لیتی ہے اور جماعت انکے اخراجات خانگی کے لائق ان کو بھیج دیکر باقی انکی کتابوں کی اشاعت میں خرچ کرتی ہے۔ سوال۔ وہ آجکل کہاں رہتے ہیں؟ جواب۔ انکی قیامگاہ تو سوزرلینڈ میں ہے مگر آجکل وہ پیرس میں ہیں۔ زیادہ تر لیکچروں کیلئے سفر کرتے رہتے ہیں۔ یورپ امریکہ میں ہزاروں دمی انکو لکچر دینے کو بلاتے ہیں اور ہزاروں میل کا سفر کرکے ان کے لکچر سننے آتے ہیں۔ سوال۔ وہ کیا تعلیم دیتے ہیں؟ جواب۔ وہ توحید بیان کرتے ہیں۔ وہ کسی مذہب کو برا نہیں کہتے۔ وہ خدا اور بندہ کے تعلقات سمجھاتے ہیں۔ سوال انکی عبادت کس طریقہ کی ہے؟ جواب۔ عبادت انکی اپنی اسلامی طریقہ کی ہے اور مریدوں کو بھی اسی کے قریب قریب تعلیم دیتے ہیں۔

اسکے بعد انھوں نے اپنے مرشد کی کتابیں دیں اور طریق عبادت کی تفصیلات بیان کیں سوال۔ آپ خواجہ کمال الدین کے مشن کو جانتی ہیں؟ رابعہ بصری نے کہا مگر ذرا تامل کیساتھ ہاں میں نے انکے مشن کا حال سنا ہے لیکن ہمارے کام سے انکے کام کو کچھ مناسبت نہیں ہے۔ وہ تردید سے اشاعت اسلام کرنی چاہتے ہیں۔ ہم محبت سے اپنا طریقہ شائع کرتے ہیں۔ ہمارے کام کو جتنا فروغ ہو اور جس کثرت سے ہمارا سلسلہ پھیل رہا ہے انکو یہ بات حاصل نہیں ہے۔ کہ تردید و محبت میں بڑا فرق ہوتا ہے۔

مسز مارٹن نے میری تصویر لیکر کہا۔ یہ تصویر آپکے ساتھ انصاف نہیں کرتی جیسی صورت آپکی ہے اور جو اثر آپکو دیکھکر میرے دل پر ہوا وہ بات اس تصویر میں نہیں ہے۔ میں نے پہلے روز جب آپکو دیکھا تو آپ کے چہرہ نے دیر تک محو حیرت رکھا۔

چلتے وقت مسز مارٹن رابعہ بصری نے میرے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ آنکھوں سے لگایا اور دوران گفتگو میں بھی بہت سے الفاظ اس قسم کے انکے منہ سے نکلے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ ان کے مرشد کی تعلیم مشائخ قدیم کے اصول پر ہے

حیدرآباد آتی ہیں

مسز اے مارٹن رابعہ بصری اجمیر شریف کی زیارت کرکے حیدرآباد جائینگی۔ میں نے ان کو تعارف کے خطوط دیے ہیں دکن کے برادران سلسلہ کو ان سے ضرور ملنا چاہئے اور ان کے لکچروں کا بندوبست کرنا چاہئے۔ میں نے ان کو حسب ذیل حضرات کے نام خط دئے ہیں:۔

مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر۔ نواب سالار جنگ بہادر۔ نواب مہین جنگ بہادر۔ نواب مذیر جنگ بہادر نواب حیدر نواز جنگ بہادر۔ نواب صدر یار جنگ بہادر۔ یعنی شاہ نظامی۔ ہلالی شاہ نظامی۔

مجکو یقین ہے کہ اعلیٰ حضرت خسرو دکن بھی اس نیک و برگزیدہ خصائل خاتون کو باریاب فرماکر اس کے تبلیغی کارناموں کو سماعت فرمائینگے۔

یہ خاتون مالی خواہش کچھ نہیں کرتیں۔ بعض تبلیغ حق و صداقت ہی کا مقصد ہے کسی سیاسی مسئلہ پر گفتگو کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ چشتیوں کے چراغ کو یورپ و امریکہ کے ہر گھر میں پہنچائے۔

ماہ جنوری ۱۹۲۴ء ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۲ھ

رسالہ

جلد ۳ دین و دنیا نمبر ۱۰

حمد

(از حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ)

اے ز خیال ما بروں، در تو خیال کے رسد
در صفتِ تو عقل را، لافِ کمال کے رسد

بر درِ بے نیازیت صد چو حسینؑ کربلا
تشنہ بماند برگزر۔ تا بہ زلال کے رسد

کنگرِ کبریائے تو ہست فرازِ لامکاں،
طائرِ ما دراں ہوا۔ بے پر و بال کے رسد

زاں چمنے کہ بلبلش روحِ قدس نمی سزد
گلخنیانِ خاک را بوئے وصال کے رسد

ہست بہ تختگاہِ دل، جلوۂ قربِ روز و شب
لیک بجلوۂ چناں، چشمِ خیال کے رسد

گر ہمہ مردم و ملک خاک شوند بر درت
دامنِ عزتِ تُرا گردِ زوال کے رسد

نعت

(از مولانا ادحد الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ)

خوش آنکہ نیم در رہت بر نافہ محمل از وطن
خیرم چو گرد افتم چو اشک آیم بسر غلطم بہ تن

چوں با نہم در راہ تو باشد بے قطع رہم
پارا حلہ کف آبلہ چشم قدم عزم زاد من

آیم بریں زار الشفا گویم بزاری مدعا
اے شمع دیں ختم رسل مطلوب حق فخر زمن

شاہِ سریر سلطنت سلطانِ اوادنےٰ لقب
کی نسب اعنی حسب اعلی مکاں یثرب وطن

از گفتنِ نعتت بود ساعت بساعت تازہ تر
باغِ اہل شاخِ طرب گلزار جاں نخل بدن

از شوقِ باغ عارضت از دست حسرت چاک زد
لالہ گریباں غنچہ دل نسرین قبا گل پیرہن

از شرم خاکِ درگہت بر خاکِ خواری ریختہ
رنگ گل و آب مل بتاب چین بوئے سمن

سحر آفرین عقل را در وقت وصفت اوفتد
کلک از زباں لفظ از بیاں نطق از زباں حرف از دہن

کمتر گدائے درگہت بر مسند شاہی بود،
خسر وصفت ذرا محی خاقانِ مکاں جمشید فن

بعد و فاتم بس بود گردے ز راہِ مقدمت
زاد سفر زیب عمل۔ شمع لحد عطر کفن

اے رحمۃ للعالمیں برخیز تا خیزد دگر
شور از فلک حور از فلک رنگ از رخ حل سراز علن

از سطوتِ حکمت سزد گر روئے تابد از ابد
آب از زمیں تاب از شرر میل دل باد از جبیں

از سلک کیں ہر گوہراں خستند دز کیں ترا
محراب پیں لعل حسن دریج مہر اندر حجاب

بر گردنِ احمد ہے تو دست سپہر انداختہ
ریخیر غم سید الرسل ستم صوت حزن

عیسیٰ و صالح در رہت با خضر و موسیٰ آمدہ
او چیز ارایں ماتمش ایں خاکبوس آں بادزن

عقل و دل و دیں و خرد گر دند گرد روضات
اے شاہ داں آں جاں نثار ایں بر طرف کن آں برچ زاں

شمشیر شرع انورت از بہر دفع کفر شد
گیتی بتاں آتش فشاں کشور کشا اعدا فگن

از ہیبتِ شرعت عجب نبود اگر دوری کند
چشم از غضب بر روز چیں جاں از سنان لفظ تکن

ای از طفیل ذات تو موجود گشتہ از عدم
چرخ و فلک ملک و ملک لوح و قلم سر و علن

تفسیر قرآن مجید

(گذشتہ سے پیوستہ)

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُم مَّشَوْا فِيهِ ۖ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

ترجمہ: قریب ہے کہ بجلی اُن کی بینائی کو اُچک لے۔ جب اُن کو روشنی معلوم ہوتی ہے تو وہ چلنے لگتے ہیں اور جب اُن پر تاریکی چھا جاتی ہے تو ٹھہر جاتے ہیں۔ اور اللہ چاہے تو اُن کی سماعت اور بینائی کو کھو دے بیشک اللہ ہر بات پر قادر ہے۔

تشریح الفاظ: یکاد (تاکید و قوت) قریب الوقوع ہونا۔ خطف۔ اُچک لینا۔ لے اُڑنا۔ لے بھاگنا۔ کلما۔ جب کبھی۔ جب۔ جب۔ جب۔ اضاءت۔ روشن کرنا۔ روشنی پھیلانا۔ مشی۔ چلنا۔ قدم قدم چلنا۔ اظلام۔ اندھیرا کرنا۔ تاریکی کا چھا جانا۔ سمع۔ قوت سامعہ۔ سماعت۔ شنوائی۔ ابصار۔ (جمع بصر) قوت بینائی۔ بینائی۔ شے۔ چیز۔ بات۔ امر۔ قدیر۔ بڑی قدرت والا۔ ہر طرح قدرت رکھنے والا۔ قادر۔

تفسیر: یہ آیت کریمہ بھی منافقین کی حالت کو ظاہر کرتی ہیں جس طرح پہلی آیات میں ارشاد ہوا کہ منافقوں کی حالت اُس شخص کی طرح ہے جس نے آگ سلگائی اور جب روشنی پیدا ہوئی تو خدا نے وہ روشنی معدوم کر دی اور وہ شخص تاریکی میں پڑا رہ گیا اُسی طرح اس دوسری مثال میں ارشاد ہوتا ہے کہ منافقوں کی مثال اُس شخص کی سی ہے جو اندھیری رات میں چل رہا ہو اور اُسے بارش سے سامنا کرنا پڑے۔ بارش بھی کیسی ہو جس میں بجلی چمکتی ہو۔ بادل گرجتا ہو۔ یہ شخص موت کے خوف سے کانوں میں انگلیاں دے لیتا ہو جو بجلی کا یہ انداز ہو کہ گویا اُسکی بینائی کو لے اُڑیگی۔ جب کبھی بجلی کی تجلی سے روشنی پیدا ہو جاتی ہو وہ دو قدم چل لیتا ہو اور پھر جب اندھیرا چھا جاتا ہو تو وہ ٹھہر جاتا ہو۔ خدا نے اپنی بردباری اور رحمت و کرم سے اُسے پناہ دے رکھی ہے ورنہ اُس کے بس میں ہے کہ برق کی تیز روشنی سے بینائی کو اور رعد کی خوفناک گرج سے سماعت کو معدوم کر دے۔ کیونکہ وہ ہر بات پر خواہ انسان کے نزدیک کیسی ہی مشکل و محال ہو قادر ہے۔

اس آیت کریمہ میں آسمانی بارش سے قرآن کریم۔ رعد و برق سے اُسکے اوامر و نواہی۔ وعدہ وعید۔ ترغیب و ترہیب مراد لیں تو یہ مطلب ہوگا کہ منافقین کو جب ظاہری فوائد نظر آتے ہیں مثلاً اسلامی حقوق مساوات اور تقسیم غنیمت وغیرہ تو مسلمانوں کے ساتھ چلنے لگتے ہیں اور جب اُن کی نظر کی تاریکیاں بصیرت کو باطل کر دیتی ہیں تو ٹھہر جاتے ہیں۔ یا یوں سمجھنا چاہئے کہ جب سرور عالم کی ہدایات سنتے ہیں اور معجزات دیکھتے ہیں اور نہ۔ قدس کی یہ بجلیاں چمک اُٹھتی ہیں تو عالم بیم و رجا میں اضطراری اور عارضی طور پر اُن کا دل ایمان لے آتا ہے لیکن یہ کیفیت زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہتی اُن کے شیاطین انہیں بہکاتے ہیں اور خود اُن کی نظری گمراہی عود کرتی ہے اور وہ پھر دستور ان اندھیروں میں ٹھٹھک رہتے ہیں۔

آیت کریمہ میں قرآن پاک کو بارش سے تشبیہ دی گئی ہے اور نہایت کامل اور صحیح تشبیہ ہے جس طرح بارش سے زمین سیراب و شاداب ہوتی ہے، گل بوٹے اُگتے ہیں، پھل پھول پیدا ہوتے ہیں اُسی طرح قرآن کریم سے ارباب ایمان کے دلوں کو سیرابی و شادابی حاصل ہوتی ہے۔ قرآنی بارش کی زمین دل ہے اور اس باران کرم سے دل کی زمین میں ایمان و حکمت کی کاشت ہوتی ہے اور شوق و عرفان کے پھول پھل پیدا ہوتے ہیں۔ جس طرح آسمانی بارش میں ظلمات و برق و رعد ہیں اُسی طرح قرآنی بارش میں بھی ہیں۔ یہاں ظلمات سے قرآن پاک کی مشکلات۔ متشابہات مراد ہیں جو اہل سلوک کو راہ سلوک میں پیش آتی ہیں اور ان مشکلات سے وہی لوگ عہدہ برآ ہوتے ہیں جن کو خدا نے فطرت سلیم، نور عقل، اور اپنی تائید سے سرفراز کیا ہے۔ چنانچہ جس طرح چراغ لے کر اندھیری رات میں چلنا آسان ہو جاتا ہے اُسی طرح حقائق و دقائق قرآن کی پیچیدہ راہوں اور بشری ظلمتوں سے پار ہونا نور ہدایت سے ممکن ہے جسکی شعاعیں عرش بریں سے براہ راست اہل ایمان کے دلوں پر عکس فگن ہوتی ہیں۔ اب منافقوں کی حالت پر غور کرنا چاہئے کہ حیات ابدی کی راہ میں اُن کا کیا انداز ہے۔ وہ سراسر تاریکیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ جب کبھی ایمان کی کوئی شعاع چمک اُٹھتی ہے تو وہ چل پڑتے ہیں لیکن اُن کی کثافت قلب اور ظلمت ذاتی پھر اُن کو روک دیتی ہے

تفسیر آیات کی یہ صورت اُسی حالت میں ہے کہ فرداً فرداً ایک چیز کو ایک چیز کے ساتھ تشبیہ دی جائے۔ ورنہ جیسا کہ بعض مفسرین کرام نے لکھا ہے آیات کے ظاہری مفہوم کو منافقین کی حالت کے ساتھ منطبق کرنا کافی ہے۔ اس صورت میں حاصل کلام یہ ہوگا کہ منافقین کی حیرت، درماندگی، سراسیمگی اور تذبذب کی حالت اُس شخص کی مانند ہے جو تاریک رات میں سفر کر رہا ہے۔ پانی برس رہا ہے بجلی چمک رہی ہے۔ بادل گرج رہا ہے۔ اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ فضا کے سناٹے میں بجلی کی چمک اور بادل کی کڑک ایسی مہیب اور ہول خیز ہے کہ ہر لحہ موت کا اندیشہ ہے۔ تاریکی اس بلا کی ہے کہ راہرو کو کچھ نظر نہیں آتا۔ نہ وہ آگے بڑھنے کا فیصلہ کر سکتا ہے نہ پیچھے ہٹنے کا اور نہ اپنی جگہ پر ٹھہرنے کا۔ اس عالم حیرت میں جب بجلی کی نور پاشی سے کچھ اُجالا ہو جاتا ہے تو وہ ڈرتے ڈرتے قدم اُٹھاتا ہے لیکن نور کی شعاعیں غائب ہوتے ہی پھر تاریکی پھیل جاتی ہے اور سہما ہوا مسافر اپنی جگہ پر ٹھہر جاتا ہے

شرح مثنوی مولانا روم

(گذشتہ سے پیوستہ)

از وے ار سایہ نشانے می دہد عشق ہر دم نور جانے می دہد

ترجمہ: - اگر آفتاب کا نشان سایہ دیتا ہے تو عشق ہر لحظہ روح کو منور کرتا ہے۔

مطلب: - عشق کو اُس کی تجلیات باطنی اور انوار روحانی کی بنا پر آفتاب سے تشبیہ دیکر مولانا آفتاب آسمانی اور آفتاب روحانی کا موازنہ کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ آفتاب آسمانی سے تو صرف سایہ حاصل ہوتا ہے یعنی صرف ظاہری روشنی میسر آتی ہے اور وہ بھی ہر وقت نہیں رہتی۔ لیکن آفتاب روحانی یعنی عشق سے باطنی دنیا ہر وقت منور رہتی ہے اور روح پر ہر لحظہ اُس کی شعاعیں نور پاشی کرتی رہتی ہیں۔ بعض نسخوں میں مصرع ثانی اس طرح مرقوم ہے "شمس ہر دم نور جانے میدہد" لیکن اس حالت میں بھی معنی یہی ہوں گے یعنی آفتاب عشق ہر وقت روح کو منور کرتا ہے۔ اشعار آیندہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ لفظ "شمس" کو مولانا نے شمس معنوی کے لئے مخصوص کر لیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں

سایہ خواب آرد ترا ہیچوں سمر چوں بر آید شمس انشق القمر

ترجمہ: - سایہ تجھیں افسانہ کی طرح سُلا دیتا ہے لیکن جب آفتاب برآمد ہوتا ہے تو ماہتاب کے پُرزے اُڑ جاتے ہیں

لغات: - سمر = داستان۔ افسانہ۔ قصہ۔ کہانی۔ انشقاق = ٹکڑے ہونا۔ چاک ہونا۔

مطلب: - سایہ ہر چیز کی دوسری روشنی کو کہتے ہیں خواہ وہ براہ راست ہو یا کسی واسطہ سے ہو۔ مثلاً آفتاب کے دو سائے ہیں ایک دھوپ اور ایک چھاؤں۔ دھوپ آفتاب کا براہ راست سایہ ہے اور چھاؤں بالواسطہ سایہ ہے۔ صوفیائے کرام ذات احدیت کو آفتاب اور تمام کائنات کو اُس کا سایہ قرار دیتے ہیں۔ اس مفہوم کو پیش نظر رکھکر شعر کا یہ مطلب نکلتا ہے کہ کائنات کی دلبستگی انسان کو غافل بناتی ہے لیکن جب آفتاب حقیقت جلوہ گر ہوتا ہے تو کائنات اور اُن کی دلبستگی فنا ہو جاتی ہے اور انسان سراپا نور بن جاتا ہے۔

خود غریبے در جہاں چوں شمس نیست شمس جاں باقیست کو را امس نیست

ترجمہ: - خود آفتاب آسمانی کی طرح دنیا میں کوئی غریب نہیں ہے بلکہ شمس روحانی باقی رہنے والا اور فنا سے پاک ہے۔

لغات: = غریب۔ مسافر۔ محتاج = امس۔ کل۔ دیروز۔

مطلب: - شمس آسمانی اور شمس روحانی کا تقابل جاری ہے۔ فرماتے ہیں کہ آفتاب کی حالت پر غور کرو کیسا غریب ہے۔ ہر وقت گردش میں رہتا ہے۔ شب کو غائب ہو جاتا ہے لیکن اسکے برخلاف آفتاب جان یعنی ذات باری جو اصل عشق و محبت ہے ہر وقت حاضر و ناظر اور منبع نور افگن ہے۔ اسکی تجلیات سرمدی ہیں وہ دیروز و فردا سے پاک ہے اُسکا نور ہمیشہ ہے اور ہمیشہ رہیگا

شمس در خارج اگرچہ ہست فرد مثل او ہم می تواں تصویر کرد

ترجمہ: - آفتاب اگرچہ دنیا میں فرد ہے لیکن اُسکے مانند دوسرے آفتاب کا تصور ممکن ہے

لیک آں شمسے کہ شد مستش اثیر نیستش در ذہن و در خارج نظیر

ترجمہ: - لیکن وہ آفتاب جس سے آسمان مست ہے: ذہن میں اُس کی مثال ممکن ہے اور نہ خارج میں۔

لغات: - فرد = یکتا۔ بے مثال = اثیر = بلند۔ آسمان = خارج = عالم ظاہری = نقیض باطن = باکمن = عالم باطنی = نقیض ظاہر۔

مطلب: - یہ دو شعر باہم مربوط اور قطعہ بند ہیں۔ ارباب منطق نے آفتاب کی تعریف کی ہے کہ وہ ایک مفہوم کلی ہے بصورت فرد واحد خارج میں پایا جاتا ہے۔ اسی بنا پر فرماتے ہیں آفتاب خارج میں فرد سہی بے مثال سہی لیکن قوت متصورہ اسکی مانند ایک دوسرے آفتاب کا تصور کر سکتی ہے لیکن وہ آفتاب قدس جسکا فرمان آسمان و زمین پر نافذ ہے نہ ظاہر میں پیدا کیا جا سکتا ہے نہ باطن میں تصور اُس کی تصویر کشی کر سکتا ہے۔ عقل و خرد اُسکی حقیقت کے ادراک سے عاجز اور وہم و خیال اُس کے تصور سے قاصر ہیں ؎

خرد و خیال کو خلل ہے نہ قیاس و وہم کو بار ہے — مگر ایک تحیر شوق ہے کہ عجب محفل یار ہے (امیر)

در تصور ذات او را گنج کو تا در آید در تصور مثل او

ترجمہ: - تصور میں اُس کی ذات کیسے وسعت کہاں ہے کہ تصور میں اُسکے مانند کوئی اور آسکے

لغات: - گنج = گنجایش۔ سمائی۔ وسعت۔

مطلب: - جسم ہو یا مرئیں جن صورتوں کو دیکھ سکتے ہیں یا دیکھی ہوئی شکل میں تخیل کر سکتی ہیں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مستحضر (جزو) کو ایک مرکب صورت خیال میں تصور کر لیتے ہیں لیکن جو چیزیں خارج میں موجود نہیں اور جن کو مستحضر ہم نے کبھی نہیں دیکھا اُن سے تصور بعینہٖ ماخوذ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اس کا جواب نفی میں ہوگا۔ مثلاً ہم نے کبھی حیوان ناطق کا تصور کیا ہے لیکن اس تصور میں کچھ شکل نہیں کیونکہ وہ خارج میں موجود نہیں اور نہ دیکھی ہوئی اشکال کا مجموعہ ہے لیکن آفتاب کا تصور صحیح تصور ہے اور حدیث کا تکمیل انسانی خصلت کی طرف بالا شارہ ہے۔ اسی مضمون کو مولانا نے اس شعر میں بیان کیا ہے یعنی جب اسکی ذات کیلئے تصور میں وسعت نہیں تو قوت متصورہ اُسکی طرح کسی دوسرے کا مثل کیونکر قائم کر سکتی ہے ؎

کوئی سایہ بھی تو نظر نہ آیا فضائے شوق میں آنکھ کو — جسے دیکھ کر تجھے یاد کرتے کسی مکاں میں نہیں ہے تو

اِدھر ایک میں کہ خیال میں بھی وہی کشاکش کیف و کم — اُدھر ایک ہستی نامہ بیں کہ خیال بھی تجھے یاد ہے

شرح دیوان حافظ

(گذشتہ سے پیوستہ)

شکر فروش کہ عمرت دراز باد چرا تفقدے نکند طوطیٔ شکر خارا

ترجمہ:- شکر فروش کی عمر دراز ہو، طوطیٔ شکر خا پر مہربانی کیوں نہیں کرتا۔

لغات:- شکر فروش۔ شکر بیچنے والا۔ بکثرت شیرینی کا مالک۔ وہ شخص جسکے پاس شیرینی کی افراط ہو۔ چونکہ محبوب کے ہونٹوں کا شیریں اور نہایت شیریں ہونا مسلمہ ہے۔ اسلئے وہ بھی کثرت سے شیرینی کا مالک ہونے کی بنا پر شکر فروش ہے۔ تفقد۔ مہربانی۔ نوازش ستائش۔ شکر چبانے والا۔ شکر خا۔ چونکہ عاشق لب شیریں کا ذوق رکھتا ہے اسلئے وہ طوطیٔ شکر خا ہے۔

مطلب:- آخر یہ معاملہ کیا ہے کہ محبوب عاشق کو اپنی شیرینیٔ جمال سے محروم رکھتا ہے حالانکہ اُس کے پاس اس شیرینی کی کمی نہیں اور اگر وہ عاشق کی ضیافت ذوق کرے تو کوئی نقصان واقع نہیں ہوسکتا (اس محرومی کے باوجود عاشق محبوب کے لئے درازیٔ عمر کی دعا کرتا ہے جو کمال محبت اور اس توقع پر مبنی ہے کہ شاید وہ مہربان ہو جائے)

غرور حسن اجازت مگر نداد ای گل کہ پرسشے بکنی عندلیب شیدا را

ترجمہ:- اے گل شاید تجھے غرور حسن نے اجازت نہ دی کہ بلبل شیدا کی مزاج پرسی کرے

لغات:- عندلیب۔ بلبل۔

مطلب:- محبوب اپنے عاشق کے حال زار سے بے نیاز دیکھا ہے اور اپنے حسن و جمال کی بنا پر اس قدر مغرور ہے کہ وہ ایک دلدادہ و درماندہ کے احوال کی پرسش کا خیال نہیں کرتا۔ اس مضمون کو گل اور بلبل کے پیرایہ میں ظاہر کرتے ہیں۔ گل کی عمر بہت کم ہے اور اسکا حسن و جمال جسطرح عارضی ہے وہ ظاہر ہے۔ پس اس زود رو اور عارضی حسن پر غرور کرنا اور ایسا بیخود ہو جانا کہ بلبل زار کی پرسش حال سے بے پروائی اختیار کیجائے نہایت بیجا ہے۔ شعر میں ایک طرف بے نیازی کا شکوہ ہے اور دوسری طرف نہایت لطافت کے ساتھ اس بے نیازی پر نصیحت کی گئی ہے۔

بحسن خلق تواں کرد صید اہل نظر بہ بند و دام نگیرند مرغ دانا را

ترجمہ:- اہل نظر کو خوش اخلاقی سے شکار کر سکتے ہیں۔ مرغ دانا کو بند و جال سے گرفتار نہیں کرتے۔

لغات:- صید۔ شکار۔ بند۔ قید۔ پھندا

مطلب:- پہلے شعر میں معشوق کو گل سے اور عاشق کو بلبل سے تشبیہ دے کر معشوق کی بے پرواہی پر اظہار تاسف کیا تھا۔ اب اس شعر میں فرماتے ہیں کہ اہل نظر یعنی عشاق کی فریفتگی کو حسن اخلاق سے ترقی دی جاسکتی ہے۔ اُن کو حلقہ بگوش بنانے کیلئے صرف خط و خال اور حسن ظاہری کی دلفریبیاں کافی نہیں۔ چونکہ پہلے شعر میں عاشق کو بلبل سے تشبیہ دی تھی اس لئے اس شعر میں بھی مناسب حال مثال ارشاد فرماتے ہیں یعنی مرغ دانا کے لئے پھندوں اور جالوں کی ضرورت نہیں وہ صرف اُنس و محبت سے مانوس ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس شعر کو شعر سابق سے وابستہ نہ قرار دیا جائے اس صورت میں شعر کا اخلاقی پہلو زیادہ واضح ہوگا اور یہ مطلب ہوگا کہ اہل نظر کو مطیع و منقاد بنانے کے لئے دام و بند کی ضرورت نہیں بلکہ خوش خلقی کی ضرورت ہے۔

چو با حبیب نشینی و باده پیمائی بیاد آر حریفان باده پیما را

ترجمہ:- جب تم دوست کے ساتھ بیٹھکر مے نوشی کرو تو حریفان باده پیما کو بھی یاد کر لینا۔

لغات:- باده پیمائی۔ مے نوشی۔ باده پیما۔ مے نوش۔ مسافرت۔ رہروی۔ پریشان حالی دور افتادگی۔

مطلب:- اس شعر میں بظاہر خطاب عام معلوم ہوتا ہے۔ شاعر ہر اُس شخص سے مخاطب ہے جسکو حبیب کی ہم نشینی میسر ہو اور اُس سے کہتا ہے کہ جب تم دوست کے ساتھ بیٹھکر عشرت و نشاط میں مشغول ہو تو اُن درماندوں کا بھی خیال کرو جن کو یہ دولت حاصل نہیں اور وہ سر بصحبت ابزم حبیب سے دور اور مشاغل عشرت سے محروم ہیں۔ در پردہ نصیحت کا پہلو بھی موجود ہے یعنی جس طرح ان دور افتادوں کو وصال حبیب کے بعد فراق کا روز بد نصیب ہوا اسیطرح ممکن ہے کہ تم کو بھی اس مصیبت کا سامنا کرنا پڑے پس وصال کی مسرتوں میں اسقدر بیخود نہ ہو جانا کہ فراق کا اندیشہ دل سے محو ہو جائے اگر خطاب خاص فرض کیا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ عاشق کسی ایسے شخص سے جو اُسکے محبوب کے پاس جانیوالا ہو کہتا ہے کہ اسکے شاہد باده نوشی میں مصروف ہوتا تو ہم دور افتادوں کو بھی یاد رکھتا۔

ندانم از چہ سبب رنگ آشنائی نیست سہی قدان سیہ چشم ماہ سیما را

ترجمہ:- میں نہیں جانتا کہ سیاہ آنکھوں اور چاندسی پیشانی والے سہی قدوں میں آشنائی کا رنگ کیوں نہیں

لغات:- سہی قد۔ راست قامت۔ سرو قامت۔ خوبصورت قد والا۔ محبوب۔ سیما۔ پیشانی۔

مطلب:- اس شعر میں بھی محبوب کی بے نیازی اور بے پروائی کا شکوہ ہے پیرایۂ بیان کی یہ خوبی ہے کہ سہی قد۔ سیہ چشم اور ماہ سیما کہکر اشارہ کیا ہے کہ حسینوں میں ہر طرح کی خوبیاں موجود ہیں لیکن اسکے باوجود رنگ آشنائی نہیں ہے اور پھر یہ کہکر کہ اسکا سبب مجھے معلوم نہیں شعر کی تاثیر کو بہت بڑھا دیا۔ مطلب یہ ہوگا کہ حسینوں میں تمام اوصاف پائے جاتے ہیں لیکن اتنی بات ہے کہ اُنمیں میل جول کے تعلق۔ محبت اور الفت کا رنگ نہیں پایا جاتا۔

شرح گلستاں

(گذشتہ سے پیوستہ)

بابِ اوّل در سیرتِ پادشاہان۔ بابِ دوم در اخلاقِ درویشان۔ بابِ سوم در فضیلتِ قناعت۔ بابِ چہارم در فوائدِ خاموشی۔ بابِ پنجم در عشق و جوانی۔ بابِ ششم در ضعف و پیری۔ بابِ ہفتم در تاثیرِ تربیت۔ بابِ ہشتم در آدابِ صحبت

ترجمہ: پہلا باب بادشاہوں کے سوانح میں، دوسرا باب درویشوں کے اخلاق میں، تیسرا باب قناعت کی فضیلت میں، چوتھا باب خاموشی کے فوائد میں۔ پانچواں باب عشق و جوانی کے حالات میں۔ چھٹا باب ناتوانی اور بڑھاپے کے تذکروں میں۔ ساتواں باب تربیت کی تاثیر کے متعلق۔ آٹھواں باب ہم نشینی کے آداب میں ہے۔

دراں مدت کہ ما را وقت خوش بود ۔۔۔ زہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود

مرادِ ما نصیحت بود و گفتیم ۔۔۔ حوالت با خدا کردیم و رفتیم

ترجمہ: جس زمانہ میں ہم خوش وقت تھے ۶۵۶ھ کا زمانہ تھا۔ ہماری مراد نصیحت تھی۔ ہم نے نصیحت کی۔ تمہیں خدا کو سونپا اور ہم رخصت ہوئے۔

مطلب: ان ابیات میں گلستاں کا سن تصنیف تحریر کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ یہ ۶۵۶ھ کی بات ہے کہ ہم خوش وقت تھے۔ خوش وقتی سے اس کتاب کی تصنیف مراد ہے۔ (اس حساب سے گلستاں کی تصنیف کو آج چھ سو چھیاسی سال کا زمانہ ہوا)

بابِ اوّل

در سیرتِ بادشاہان

اس باب میں حضرت مصنفؒ نے بادشاہوں کی اخلاقی حالت، شجاعت، مروت، ہمت، نکتہ نوازی، رعایا پروری اور ساتھ ہی اُن کا تلون، جبر و ستم وغیرہ مختلف طریقوں کی صورتوں میں بیان کیا ہے جسکے مطالعہ سے بادشاہوں کی سائیکالوجی اور مزاج شناسی میں مہارت ہو سکتی ہے۔

حکایت

بادشاہے را شنیدم کہ بکشتنِ اسیرے اشارت کرد۔ بیچارہ دراں حالت نومیدی ملک را دشنام داون گرفت و سقط گفتن کہ گفتہ اند "ہر کہ دست از جان بشوید ہر چہ در دل دارد بگوید"

ترجمہ: ایک بادشاہ کے متعلق میں نے سُنا کہ اُس نے ایک قیدی کے قتل کا حکم دیا (قیدی) بیچارے نے اُس نا اُمیدی کی حالت میں بادشاہ کو گالیاں دینا اور بُرا کہنا شروع کیا جیسا کہ مشہور ہے کہ جو شخص جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے وہ جو کچھ دل میں رکھتا ہے (زبان سے) کہہ ڈالتا ہے۔

لغات: اسیر۔ قیدی، اشارت۔ اشارہ، حکم، نومیدی۔ نا امیدی۔ مایوسی، ملک۔ بادشاہ، دشنام۔ گالی، سقط۔ بُرا کہنا، گالی دینا۔

مطلب: میں نے سُنا ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک قیدی کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔ یہ حکم سُنکر بیچارہ قیدی سخت مایوس ہوا۔ اس سے بڑھکر اور کیا مایوسی ہوگی کہ انسان اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ہر طرح کا خوف زندگی تک ہے جب زندگی کی امید باقی نہ رہے تو انسان کسی سے خائف نہیں ہو سکتا۔ غرض جب قیدی نے بادشاہ کا حکم سُنا تو عالم یاس میں اُسے گالیاں دینی اور بُرا بھلا کہنا شروع کیا۔

بیت

وقتِ ضرورت چو نماند گریز ۔۔۔ دست بگیرد سرِ شمشیر تیز

ترجمہ: ضرورت کے وقت جب بچاؤ کا موقع باقی نہیں رہتا تو تیز تلوار پر ہاتھ پڑتا ہے۔

لغات: گریز۔ بچاؤ۔ بھاگنا، مفر۔ سرِ شمشیر۔ تلوار کا سرا۔ تلوار

مطلب: پہلے تو انسان خطروں اور مخصوصاً اپنے بچاؤ کی کوشش کرتا ہے لیکن جب بچاؤ کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی اور مفر کا کوئی پہلو نظر نہیں آتا تو مجبور ہو کر تلوار پر ہاتھ ڈالتا ہے اور حملہ کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

شعر

اذا یئس الانسان طال لسانہ ۔۔۔ کسنور مغلوب یصول علی الکلب

ترجمہ: جب انسان مایوس ہوتا ہے تو زبان درازی کرنے لگتا ہے جیسے کہ بھڑی ہوئی کتیا کتے پر حملہ کرتی ہے۔

لغات: یئس۔ مایوس ہونا (امید کا ٹوٹنا) طال۔ دراز ہونا، لسان۔ زبان، سنور۔ بھڑی ہوئی کتیا، یصول۔ حملہ کرنا، کلب۔ کتا

مطلب: انسان مایوس ہو کر زبان درازی کرنے لگتا ہے کہ یہ مطلب جب بیان کیا جاتا ہے کہ زبان کو روکنا امید واری تک ہے۔ جب امید منقطع ہو جاتی ہے تو کلمات بیہودہ زبان سے نکلنے لگتے ہیں۔ خیالات عریاں ہو کر زبان پر آجاتے ہیں۔ بلی اور کتے کی نسبت ظاہر ہے۔ بلی کتے کی صورت سے بھاگتی ہے لیکن جب بدمستی سے گھر جاتی ہے اور جان پر آبنتی ہے تو اپنی جان بچانے کے لئے کتے پر حملہ کرتی ہے۔

توبہ

(از جناب حکیم فرید احمد صاحب عباسی)

ارباب طریقت نے توبہ کی تین قسمیں بیان کی ہیں۔ (۱) اپنے قبیح افعال سے بازگشت کرنا۔ (۲) خدا کی جناب رجوع کرنا۔ (۳) خدا کا گرویدہ ہو جانا۔

پہلی قسم کو توبہ کہتے ہیں۔ دوسری قسم کو انابہ کہتے ہیں۔ تیسری کو اوبہ کہتے ہیں پس توبہ شروع کا مرتبہ ہے اور انابہ درمیان کا اور اوبہ انتہا کا۔ منہ۔

پس جو شخص خدا کے عذاب کے ڈر سے اپنے افعال سے علیحدگی کرتا ہے تو اس کو صاحب توبہ کہینگے۔ اور دل سے امراد کی محبت و عظمت کو نکال ڈالیں۔ اگر ایسا کر لینگے تو حضرت محبوب سبحانی فرماتے ہیں۔ فیا لیت عند ذالک فضل اللہ عزو جل من غیر تعب و لا ھم۔ یعنی اس حالت میں خدائے برتر کے نزدیک ہے۔ اُس کا فضل بغیر کسی رنج و غم اور تکلیف اُٹھانے کے شامل حال ہو جائے گا۔ اور اس کو غنی کا مرتبہ حاصل ہو جائیگا۔

جو شخص ثواب کے لالچ سے توبہ کرتا ہے وہ صاحب انابہ کہلاتا ہے۔ اور جو شخص محض بتعمیل ارشاد بغیر ثواب و عذاب کے خیال کے محض اللہ کی محبت کے باعث خدا کی طرف رجوع کرتا ہے۔ یہ شخص صاحب اوبہ کہلاتا ہے۔ جیسا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے توبوا الی اللہ جمیعاً ایھا المؤمنون لعلکم تفلحون ۵ یعنی اے مسلمانو تم سب کے سب اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

یہ آیت پہلی قسم کا پتہ بتاتی ہے۔ رہی انابہ اس کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ یعنی وہ شخص رجوع کرنے والے قلب سے ہمارے دربار میں رہا۔ یہ اولیاء اللہ کی توبہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

تیسری قسم اوبہ جسکی طرف اس آیت میں اشارہ ہے يَغْفِرُ الْعِبَادِ إِنَّهُ أَوَّابٌ یعنی وہ اچھا ہمارا بندہ ہے وہ ہماری طرف رجوع کرنے والا ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں۔ توبہ کی تین حالتیں ہیں۔ پہلی ندامت۔ دوسری ترک معاودۃ۔ تیسری ادائے حقوق کی کوشش کرنا۔

حضرت ذوالنون مصری فرماتے ہیں۔ عوام کی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنے گناہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ اور خواص کی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ وہ خدا کی غفلت سے علیحدہ ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ خواص سے اگر قلب میں غفلت ہوتی ہے وہ فوراً توبہ کرتے ہیں۔

حضرت ابوالحسن نوری فرماتے ہیں کہ تمام اشیا سے قطع تعلق کر کے خدا کی توحید میں مستغرق ہو جانا توبہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ گناہ سے توبہ کرنا اور غفلت سے توبہ کرنا اور اپنی حسنات غرور سے توبہ کرنا ان سب میں بہت بڑا فرق ہے۔ حضرت ابوبکر واسطی رح فرماتے ہیں کہ توبہ نصوح کے یہ معنی ہیں کہ صاحب توبہ کے دل میں خفی و جلی گناہ کا خیال بھی نہ آوے۔

حضرت ذوالنون مصری رح فرماتے ہیں کہ جھوٹوں کی توبہ یہ ہے کہ گناہ کرتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں۔ یہ توبہ نہیں جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ یعنی اب توبہ کرتا ہے اور پہلے نافرمانیاں کی تھیں۔ یہ فرعون کے بارہ میں ہے جب اس نے عذاب الٰہی دیکھ لیا اُس وقت توبہ کی اور ایمان لایا۔

غرض یہ ہے کہ توبہ عجیب چیز ہے ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ ہر شام اپنے افعال کا محاسبہ کیا کرے اور جو خلاف شرع امور سرزد ہو گئے ہوں اُن سے توبہ کرے اور اچھے اعمال کا شکریہ ادا کرنے کی کوشش کرے کہ آئندہ جس قدر افعال اُن سے سرزد ہوں سب شرع شریف کے مطابق ہوں۔ اگر ایسا کریگا تو خداوندی دربار میں وہ عزت ہوگی کہ لوگ رشک کرنے لگینگے۔ اور پھر دنیا کے کام بھی اس کے خاطر خواہ ہونے لگینگے۔ سچ ہے۔ من کان للہ کان اللہ لہ۔ جو خدا کا ہو جاتا ہے خدا بھی اُسکا ہو جاتا ہے۔ اور جب خدا اپنا ہو گیا اور اس کا قرب ہم کو حاصل ہو گیا تو تمام جہان پر ہماری حکومت ہو جائے گی۔ اور انسان تو انسان تمام حیوان مطیع ہو جائیں گے۔ بقول شیخ سعدی رح ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ　　کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

اُسوۂ رسولؐ

حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پاک زندگی ہر فرقہ اور طبقہ کے لئے بطور نمونہ کامل کے موجود ہے جیسا کہ قرآن شریف میں ارشاد ہے کہ "تمہارے لئے رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود ہے" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی نسبت فرقان حمید میں ارشاد ہے کہ "بیشک اے رسول تمہارے اخلاق اعلیٰ درجہ کے ہیں" اور حضور نے خود فرمایا ہے کہ "میں اسلئے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاق کی خوبیوں کو کمال کے درجہ تک پہنچا دوں" اور یہ بھی فرمایا کہ "اچھا چلن اور نیک خصلت نبوت کا پچیسواں حصہ ہے"

دوسرے جب آپ کے اخلاق کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا تو اُنھوں نے جواب دیا کہ قرآن دیکھ لو۔ آپ کے غصہ کی روش وہی تھی جو قرآن کے آیات عتاب کی ہے۔ آپ کی مہربانی کی وہی حالت تھی جو قرآن کی آیات رحمت کی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر رنگ میں زندگی بسر کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ آپ ہر حالت میں کامل انسان اور مظہر اتم الوہیت ہیں۔ آپ معتدل اور سلیم فطرت کے فرد اکمل ہیں۔ آپ عادل۔ کریم گستر اور نامور و مقتدر بادشاہ ہیں۔ آپ رحمدل و متحمل قبیلہ پرور ہیں۔ آپ فخر الرسل اور خاتم النبیین ہیں۔ آپ سید الانبیاء ہیں۔ اور اسی لئے آپکے اخلاق سب نبیوں سے اعلیٰ و افضل ہیں۔ کیونکہ آپ کے اخلاق کی تعریف خدا خود فرماتا ہے۔ لہذا آپکے تھوڑے سے اخلاق گوش گزار ناظرین کرام کئے جاتے ہیں۔

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندہ رو، ملنسار، اکثر خاموش رہنے والے لغویات سے دور، بیہودہ پن سے نفور، بہترین رائے بہترین محل والے تھے۔ آپ اُمّی تھے۔

لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک انصاف کے معاملہ میں عزیز و غیر برابر ہوتا تھا آپ کسی فقیر کو اُس کی تنگدستی کی وجہ سے حقیر نہ سمجھا کرتے اور کسی بادشاہ کو بادشاہی کی وجہ سے بڑا نہ جانتے تھے۔ جاہلوں کی حرکات پر صبر فرمایا کرتے، خلق خدا پر رحم فرماتے، کسی پر لعنت نہ کیا کرتے، آپ نہایت حلیم و متواضع تھے۔ آپ پڑوسی کے حالات کی ہمیشہ خبر لیتے رہتے تھے۔ جو کوئی شخص آنحضرت کے سامنے یکبارگی آجاتا، وہ ہیبت زدہ ہو جاتا۔ اور جو کوئی پاس آ بیٹھتا وہ فدائی بن جاتا۔ جب کوئی شخص آپ سے بات کرتا تو اُس کی طرف سے منہ نہ پھیرتے جب تک کہ وہ خود منہ پھیر لے۔ آپ نے اپنے کسی خادم کو کبھی کسی قصور پر نہ مارا اور نہ خفا ہوئے۔ جو شخص آپ کی دعوت کرتا خواہ وہ اسیر ہو یا غریب قبول فرما لیتے۔ سلام میں ہمیشہ سبقت کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص آپ کے اصحاب میں بیمار ہوتا اُس کی عیادت کو تشریف لیجاتے اور اُس کے لئے دعا کرتے۔ اپنے خادموں کی خدمت خود بھی کر دیا کرتے تھے۔ اور زیادہ محنت کا کام اپنے ذمہ رکھتے۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلعم سفر میں تھے۔ ارادہ ہوا کہ بکری ذبح کی جائے اور گوشت پکایا جائے۔ ایک نے کہا ذبح کرنا میرے ذمہ ہے۔ دوسرے نے کہا اسکا صاف کرنا میرے ذمہ ہے۔ تیسرے نے کہا پکانا میرے ذمہ ہے۔ حضرت نے فرمایا لکڑیاں لانا میرے ذمہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کام ہم کر دینگے آپ نے فرمایا ہاں میں یہ جانتا ہوں مگر میں خوقیت کو پسند نہیں کرتا ؎

(۱) اے پھیر دل اُن کے مکر و ریا سے — بھر اُن کے سینے کو صدق و صفا سے
بچایا انھیں کذب سے افترا سے — کیا سرخرو خلق سے اور خدا سے
رہا قول حق میں نہ کچھ باک اُن کو — بس اک شوب میں کر دیا پاک اُن کو

(۲) یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدا کا — کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالق دوسرا کا — خلائق سے ہے جسکو رشتہ ولا کا
یہی ہے عبادت یہی دین ایماں — کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

الغرض آنحضرت صلعم ہر ایک خوبی سے آراستہ، جملہ اخلاق فاضلہ سے متصف سکینہ اُن کا لباس، تقویٰ اُن کا شعار، تقویٰ اُن کا ضمیر، حکمت اُن کا کلام، عدل اُن کی سیرت۔ اُن کی شریعت سراپا راستی، اُن کی ذات آفتاب ہدایت۔ غرضکہ زندگی کے ہر شعبہ کے لئے آپ کا ہر دن بلکہ ہر لمحہ بطور ایک سبق کے ہے جسپر عمل پیرا ہونے سے ہر قسم کی کامیابیاں حاصل ہو سکتی ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ہم نے اسلام کی خوبیوں کو چھوڑ کر بیہودہ اور خلاف شرع رسم و رواج اور باطل پرستی کو اختیار کر لیا ہے۔ پس ہم کو چاہئے کہ ہم رسول مقبول کے نیک نمونہ اور نیک مثال کی تقلید اور پیروی کریں کیونکہ یہ امر بدیہی ہے کہ ترقی اسلام بلا اتباع اسوۂ حسنہ سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممکن نہیں ؎

قدم بڑھاؤ ترقی کرو ضرور رہے — رہے رسول کے قدموں پہ سر خدا کیلئے

اسلام نے اقتدار سنتِ نبوی اور اُسوۂ حسنہ کی تعلیم کا سبق پڑھا کر جنگ جو اور خونخوار قوموں کو آپس میں بھائی بھائی اور شیر شکر بنا دیا۔

پیروانِ اسلام نے خدا کی رسی کو مضبوط و مستحکم پکڑ کر میل جول اور باہمی ہمدردی سے ترقی کی ہے۔ اسی نے مسلمانوں کو معراج ترقی پر پہنچا دیا تھا لیکن جس وقت سے ہم نے اپنے اسلاف اور بزرگان دین کے عادات و اطوار کو ترک کر دیا، سنت نبوی کے اتباع سے روگردانی کر لی۔ احکام الٰہی سے کچھ سروکار نہ رکھا، اُسوقت سے ہماری قوت میں انحطاط، ہماری شان و شوکت میں تنزل پیدا ہوتا گیا حتی کہ وہی قومیں جو ہمارے اسلاف کے زیر اثر تھیں ہم کو ذلت و رسوائی کی نگاہ سے دیکھنے لگیں ؎

(۱) وہ ملت کہ گردوں پہ جسکا قدم تھا — ہر اک کھونٹ میں جسکا برپا علم تھا
وہ فرقہ جو آفاق میں محترم تھا — وہ امت لقب جسکا خیر الامم تھا
نشاں اس کا باقی ہے تیغ اسد اللہی — کہ گنتے ہیں اپنے کو ہم بھی مسلماں

(۲) نہ ثروت رہی اُنکی قائم نہ عزت — گئے چھوڑ ساتھ اُن کا اقبال و دولت
ہوئے علم و فن اُن سے اک یک رخصت — مٹیں خوبیاں اُن سے نوبت بنوبت
رہا دین باقی نہ اسلام باقی — فقط رہ گیا نام اسلام باقی

اسباب عروج و زوال

تمام قوموں کی تاریخ حیات درحقیقت اُن کے عروج و زوال کی داستان ہے لیکن یہ داستان اسلئے نہیں ہے کہ اسکو پڑھکر ہم تھوڑی دیر کے لئے لطف و انبساط حاصل کریں بلکہ اس لئے ہے کہ قوموں کے عروج و اقبال کے حوصلہ افزا واقعات ہم میں جوش و ولولہ پیدا کریں اور اُن کے ادبار و انحطاط کا افسانۂ الم ہمارے لئے عبرت و بصیرت کا باعث ہو اور ہم کو اس پُرخطر راہ سے آگاہ کرے جس پر چل کر قوموں نے اپنے کو ہلاکت و بربادی کی سرحد تک پہنچا دیا ہے۔

یہ تو کوئی نہیں بتا سکتا کہ اس نیلگوں آسمان کے نیچے کتنی قوموں نے عروج حاصل کیا اور کتنی قوموں کا یاس و حسرت سے ناکامی کی موت پر خاتمہ ہوا، لیکن تاہم کم از کم گذشتہ چھ سات ہزار سال کی تاریخ تو ہمارے سامنے موجود ہے جو عروج و زوال اور اقبال و ادبار کا ایسا عجیب مرقع ہمارے سامنے پیش کرتی ہے، جس کو دیکھ کر ہم حیرت تصویر حیرت بنجاتے ہیں۔

نکتہ سنج اور دقیقہ شناس مورخین ان علل و اسباب پر بھی بحث کرتے ہیں، جو عموماً قوم کے عروج و زوال کا باعث ہوا کرتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کسی قوم کی ترقی یا اس کے زوال کے اسباب متعدد ہوتے ہیں۔ اور جبتک کہ تمام اسباب جمع نہ ہو جائیں، نہ تو کوئی قوم کامل ترقی کرتی ہے، نہ کلیتہً تباہ و برباد ہو جاتی ہے، تاہم بعض اسباب نہایت قوی ہوتے ہیں، جن کا اثر نہایت گہرا اور نتیجہ خیز ہوتا ہے۔ چنانچہ منجملہ اسباب تنزل کے اختلاف آرا اور آرام طلبی و اسراف ایسی چیزیں ہیں، جو عموماً قوموں کے زوال کا باعث ہوتی ہیں، چنانچہ ہر برباد شدہ قوم کی تاریخ اس کی شہادت دیتی ہے۔

اختلاف آرا درحقیقت مضر چیز نہیں بلکہ اکثر معاملات میں اختلاف سے عمدہ نتائج پیدا ہوتے ہیں، لیکن جب یہی اختلاف کسی بدنما صورت میں ظاہر ہوتا ہے تو قوم کا شیرازہ اتحاد بکھر جاتا ہے، اس کی عزت و طاقت کو صدمہ پہنچتا ہے،

اس کا اقتدار بالکل زائل ہو جاتا ہے، اور آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ قوم اجتماعی طاقت سے اپنی بہبودی کے لئے کوئی کام نہیں کر سکتی، اور چونکہ ہر شخص کی رائے جداگانہ ہوتی ہے اسلئے افراد میں خود غرضی اور سخن پروری کے صفات نمایاں طور پر ترقی کر جاتے ہیں، اور ہر شخص ذاتی مقاصد پر قومی مقاصد کو قربان کرنے کے لئے طیار رہتا ہے۔ رفتہ رفتہ جب یہ عادات و اطوار زیادہ ترقی پذیر ہوتے ہیں، تو وہ قوم حیوانیت و وحشت کے درجہ میں آجاتی ہے۔ پھر یا تو خود ہی ٹکرا کر فنا ہو جاتی ہے یا کسی دوسری قوم کی غلامی و بندگی کی زنجیریں اسکے دست و گلو کا ہار ہو جاتی ہیں، گذشتہ قوموں کی تاریخ زوال اٹھا کر دیکھو تو صاف نظر آئیگا کہ ہر قوم کی تباہی و بربادی کے اسباب میں باہمی اختلاف کو سب سے زیادہ نمایاں جگہ حاصل ہے جب اختلاف کے نتائج اسقدر خطرناک ہیں تو ہم کو دیکھنا یہ ہے کہ خود مسلمانوں میں یہ مرض موجود نہیں اور اگر ہے تو کس حد تک۔

اختلاف باہمی کے علاوہ دوسری خوفناک مصیبت جس میں موجودہ مسلمان عام طور پر مبتلا ہیں، وہ اُن کی راحت پسندی و آرام طلبی ہے، جس نے اُن کو بالکل از کار رفتہ کر دیا ہے۔ محنت، مشقت اور جفاکشی ان سے مفقود ہو چکی ہے ہر شخص عیش و تنعم کا شیدا اور آرام و راحت کا طالب ہے، اسلئے تمام قوم سے عزم و حوصلہ رخصت ہو چکا ہے، اور شریفانہ جذبات کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ چہرے افسردہ ہیں اور جذبات مُردہ۔ نہ کام کرنے کی طاقت نہ آگے بڑھنے کی ہمت۔ نہ ہمعصر قوموں کے دوش بدوش ترقی کرنے کا حوصلہ۔ نہ مشکلات پر غالب آنے کا جوش۔ نہ کاروبار میں استقامت، نہ قومی غیرت۔ ان حالات کو دیکھکر کون کہہ سکتا ہے کہ کسی زمانہ میں مسلمان بھی اُبھرینگے، اور دُنیا میں کچھ کام کر دکھائینگے۔

اس راحت پسندی کے بدنتائج میں سے ایک یہ ہے کہ تمام قوم افلاس کی مصیبت میں مبتلا ہے، اور لاکھوں ایسے ہیں جو نان شبینہ کو محتاج ہیں چونکہ سعی و محنت سے دولت کمانے کی ہمت نہیں ہے اسلئے گداگری وبال کی طرح پھیل رہی ہے، اور اس دریوزہ گری کا قدرتی نتیجہ یہ ہے کہ غیرت و حمیت اُن میں بالکل باقی نہیں رہی ہے۔ لاکھوں آدمی ہیں جو محنت کرنا نہیں چاہتے اس لئے ناجائز ذرائع سے روپیہ حاصل کرنے کی تدبیریں سوچتے رہتے ہیں۔ ضرورت و حاجت اُن کو خوفناک جرائم پر آمادہ کرتی ہے۔ اسلئے ہماری قوم میں جرائم پیشہ لوگوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے، اور دوسروں کے حقوق غصب کر لیتے ہیں اُن کو ذرا بھی تامل نہیں ہے۔ ملت فروشی اور قومی خیانت کے ذریعہ سے دولت کمانے میں وہ سب سے زیادہ بیباک ہیں۔ ماحصل یہ ہے کہ اس راحت طلبی نے قوم میں سینکڑوں بداخلاقیاں پیدا کر دی ہیں۔ خصوصاً دیانت و امانت کے معاملہ میں تو اُن کی حالت نہایت افسوسناک ہے۔

اسلامی حکومتوں کی تباہی و بربادی کے جہاں اور اسباب ہیں، وہاں ایک بڑا سبب سلاطین اسلام کی راحت پسندی بھی ہے جس نے ان کی حکومت کو پارہ پارہ کر دیا، اور ان کی بداعمالی کے مدہوناک نتائج اُن کی قوم کی آنکھوں کے سامنے آگئے۔ حکومت ایک عطیۂ ایزدی ہے اور خدا حکومت کا تاج صرف اس قوم کے سر پر رکھتا ہے، جو انصاف پروری اور بعدلت گستری کے لئے طیار ہو، اور جبر و ظلم کا قلع قمع کرے، اور اس کا عدل و انصاف تمام اصناف رعایا کے ساتھ مساوی ہو۔

آج تک دنیا میں کسی راحت طلب قوم نے عزت و دولت نہیں حاصل کی، اور کسی ناز پرور کے سر پر عزت و کامرانی کا سہرا نہیں باندھا گیا، خصوصاً موجودہ زمانہ میں جو مقابلہ اور کشمکش کا زمانہ ہے، اور تمام اقوام عالم باہم مسابقت کی کوشش کر رہی ہیں، کون شخص بغیر جد و جہد کے کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ لہٰذا اس زمانہ میں صرف وہی قومیں اپنی ہستی کو قائم رکھ سکتی ہیں، جو محنت پسند، جفاکش اور مستقل مزاج ہیں اور عزم و استقامت کے ساتھ مسلسل کام کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔

تیسری چیز جس نے مسلمانوں کو کچھ کم تباہ و برباد نہیں کیا وہ اُن کا غیر معمولی اسراف ہے۔ درحقیقت مسلمانوں کی حالت بھی عجیب و غریب ہے، وہ کمانے میں تو نہایت تنگ حوصلہ ہیں، لیکن خرچ کرنے میں سب سے زیادہ فراخ حوصلہ نظر آتے ہیں۔ مگر اُن کے یہ مصارف قوم و ملک کی بہبودی کے لئے نہیں ہیں، بلکہ نفس پروری اور سامان عیش و عشرت کے لئے۔ غرض ایک طرف تو کاہلی و سستی اسپر طرہ یہ کہ اسراف و فضولخرچی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام قوم پر افلاس و ادبار کی گھٹا چھائی ہوئی ہے۔ اور مسلمانوں کی جائدادیں اُن کے ہاتھ سے نکل نکل کر غیر قوموں کے قبضہ میں جا رہی ہیں۔ تباہی و بربادی کی علامتیں ہر طرف نمایاں ہیں۔ اور نکبت و فلاکت نے مسلمانوں کو ہر طرف سے گھیر رکھا ہے، اُن کی دماغی و ذہنی قوتیں معطل ہو چکی ہیں، اور اُن کی سوسائٹی طرح طرح کے اخلاقی امراض میں مبتلا ہے۔ فضول مراسم اور ظاہری نمائش کا شوق اُن کو برباد کر رہا ہے۔ درحقیقی راحت جو اعتدال و کفایت شعاری کا نتیجہ ہے مسلمان اُس سے محروم ہیں۔

مسلمانوں کے فقدان احساس پر حیرت ہوتی ہے کہ وہ گرد و پیش کے واقعات سے بھی عبرت و بصیرت نہیں حاصل کرتے، حالانکہ اگر وہ غور کریں تو ہمسایہ اقوام کے حالات اُن کے لئے تازیانۂ عبرت کا کام دے رہے ہیں جو اُن سے زیادہ دولتمند ہیں۔ کیونکہ وہ مسلمانوں سے زیادہ محنتی و جفاکش ہیں اسلئے مسلمانوں سے زیادہ کماتے ہیں، مگر باایں ہمہ ان کی کفایت شعاری اور میانہ روی کا حال بھی سب کو معلوم ہے۔ انکی معاشرت نہایت معتدل و قابل تقلید ہے۔ بیجا غرور و نمائش کا اُن کو مطلق شوق نہیں۔ وہ کسی معاملہ میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر قدم نہیں رکھتے۔ البتہ قومی مقاصد کے لئے وہ فیاضی و دریادلی سے روپیہ صرف کرتے ہیں۔ چنانچہ اُن کے تمام قومی کام سرسبز و شاداب ہیں، اور اُن کی تعلیمی گانیں نہایت شاندار طریقہ سے کامیابی کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔

اگر یہ سچ ہے کہ انسان دوسروں کے واقعات سے بصیرت حاصل کرتا ہے اور بسا اوقات دوسری قوموں کا میدان عمل میں بازی لے جانا مُردہ قوموں کے لئے تازیانۂ عبرت ہوتا ہے جو اُن کو ہوش میں لے آتا ہے اور اُن کی حمیت و غیرت اِس ذلت

کو گوارا نہیں کرتی۔ کہ وہ کسی سے پیچھے رہیں۔ تو مذکورہ بالا واقعات ضرور اس قابل ہیں کہ مسلمانوں کے جذبۂ حمیت میں جوش پیدا کریں ۔ (ملخص)

فلک زدوں سے ہمدردی

(از مولانا محمد عبدالحلیم صاحب شرر اڈیٹر دلگداز)

اکرموا عزیز قوم ذل یہ ایک فرمان رسالت ہے، جسکا مطلب یہ ہے کہ "کوئی معزز شخص ذلیل ہو جائے تو اس کی عزت کرو" انقلابات عالم نے صدہا ایسے واقعات پیش کئے ہیں جو مایۂ عبرت ہیں اور جن کو دیکھ کے بڑے بڑے سنگدل لوگوں کے دل تھرا اٹھے ہیں مگر افسوس ہمارے دل ایسے سخت ہو گئے کہ ہمیں کسی چیز سے عبرت نہیں ہوتی۔ ہم خاندان تیمور۔ یہ کی بیسیوں یادگاروں اور اگلے دولتمند گھرانوں کے بہتے ہوئے باقیات الصالحات کو حد سے زیادہ تباہی و فنا کے انتہائی اور انتہا سے گزری ہوئی ذلت و مسکنت میں دیکھتے ہیں اور دل نہیں پسیجتا۔

مگر ہم ہمیشہ ایسے بیحس نہ تھے۔ عبرت ناک واقعات کا ہم پر اثر ہوتا تھا اور قومی مسامحت اور قومی وقار کو شخصی جذبات پر ہم قربان نہیں کیا کرتے تھے۔

جب بنی اُمیہ کی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔ اُس بدنصیب خاندان کے تمام لوگ چن چن کے مار ڈالے گئے۔ نئی خلافت عباسیہ کے دوتا جدار کامرانی و اطمینان سے حکومت کر کے دنیا سے رخصت بھی ہو گئے اور بنی امیہ کا مشرق میں کہیں نام و نشان نہ تھا تو تیسرے عباسی خلیفہ مہدی کے زمانہ کا واقعہ ہے کہ اس کی لونڈی خیزران (جسے خاص محل کا رتبہ حاصل تھا سارے حرم کی مالک اور ولیعہد سلطنت کی ماں تھی) ایک دن محل میں شان و شوکت سے بیٹھی حکومت کر رہی تھی، کہ ایک لونڈی نے آکر ادب سے عرض کیا "خداوند عالم کو سلامت رکھے، ڈیوڑھی پر ایک حسین عورت کھڑی ہے اور باریابی کی امیدوار ہے، ہزار پوچھا نہ اپنا نام و نشان بتاتی ہے، نہ نسب و خاندان کا پتہ دیتی ہے۔ اور نہ یہ کہتی ہے کہ غرض کیا ہے۔ عبداللہ بن عباس کی پرپوتی زینب بنت سلیمان جو خاتونان بنی عباس میں صاحب ذہن رسا مانی جاتی تھیں، پاس بیٹھی تھیں۔ خیزران نے اُن سے کہا "تم اس عورت کے بارے میں کیا کہتی ہو؟ آنے دوں یا نہ آنے دوں؟" زینب نے کہا "بلوائیے، کوئی مفید ہی بات ہو گی" اس مشورے کے موافق لونڈی کو حکم دیا گیا کہ "جاؤ بلا لاؤ"۔

چند منٹ گذرے ہونگے کہ اُس لونڈی کے ساتھ ایک نہایت ہی حسین عذاب جمال مگر فلاکت زدہ اور شکستہ حال عورت شریف زادیوں کے انداز سے آئی۔ مگر خیزراں کا سامنا ہوتے ہی دروازے کے دونوں پٹوں کے درمیان ہی ٹھٹک کے کھڑی ہو گئی۔ اور وہیں سے کہا "اے ملکۂ عالم آپ کی خدمت میں آداب عرض کر کے التماس ہے کہ میں آخری تاجدار بنی امیہ مروان بن محمد کی بیٹی مزنہ ہوں" یہ نام سنتے ہی جیسے خیزران کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور جھنجلا کے کہا "تیرے لئے نہ مرحبا ہے اور نہ سلام کا جواب۔ خدا تجھے غارت کرے وہ گھڑی بھی تجھے یاد ہے، جب ابراہیم بن محمد عباسی کی لاش بے گور و کفن پڑی تھی اور بنی عباس کی بوڑھی عورتوں نے تیری خدمت میں حاضر ہو کے التجا کی تھی کہ اپنے باپ سے سفارش کر کے اُن کے دفن کی اجازت دلوا دے لیکن بجائے ترس کھانے کے تو غصہ سے اُنھیں مارنے کو دوڑی، اُنھیں گالیاں دیں اور اپنے محل سے نکلوا دیا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے اپنی نعمت تجھ سے چھین لی اور تجھے ذلیل و خوار کر کے اس دہاڑے کو پہنچا دیا" خیزران کی زبان سے یہ طعنہ کا جواب اور یہ کلمات غیظ و غضب سن کے مزنہ نے بجائے اس کے کہ ڈرے یا کچھ مرعوب ہو، زور سے ایک قہقہہ لگایا اور بولی "بہن آپ سے با ہر نہ ہو۔ اچھا تو یہ تباؤ کہ میری اس بدسلوکی پر خدا نے مجھے جو جو ایذائیں دی ہیں اُن میں سے تمھیں کونسی سزا پسند ہے، جو میرا ہی سا سلوک تم بھی میرے ساتھ کر رہی ہو؟ تم جو کچھ کہتی ہو سچ ہے۔ خدا کی قسم میں نے یہ کہا تھا اور اُسکی سزا یہ ملی کہ خدا نے مجھے ذلیل و خوار اور ننگا بھوکا کر کے تمہارے سامنے لا یا ہے کہ جو سلوک چاہو کرو۔ اُس وقت تم نے میرے اُس سلوک پر جو صبر و شکر کیا تھا اُس کا انعام تمھیں یہ ملائکہ عالم ہو اور میں تمھارے سامنے عاجز و خوار بنی کھڑی ہوں۔ اتنا کہتے ہی مزنہ نے کہا۔ "لو بہن خدا حافظ جاتے ہیں" اور پیٹھ پھیر کے چلی کہ جھٹ کے محل سے نکل جائے۔

اُس کی باتوں کا خیزران کے دل پر کچھ ایسا اثر پڑا تھا کہ بے تحاشا دوڑی۔ لپک کے روکا اور چاہا کہ گلے لگا لے۔ مگر مزنہ نے دونوں ہاتھوں سے الگ کر کے کہا "میں اس قابل ہی نہیں ہوں کہ تم سی ملکہ مجھے گلے لگائے۔ چیتھڑے لگائے ہوں اور ان کپڑوں میں ایسی تعفن آرہی ہے کہ آپ کا دماغ خراب ہو جائیگا" یہ سُنکر خیزران نے لونڈیوں کو حکم دیا کہ "فوراً انھیں حمام میں لیجا کے غسل کراؤ۔ اس کے بعد پُر تکلف جوڑا پہنا کے اور عطر میں بسا کے لے آؤ"۔

یہ کہہ کے خیزران چلی آئی اور محل کی لونڈیوں نے نہایت ہی تعظیم و تکریم سے مزنہ کو نہلایا، کپڑے پہنائے۔ عطر لگایا اور خوب بنا ٹھنا کے لے آئیں۔

صورت دیکھتے ہی خیزران اس کے سینے سے لپٹ گئی۔ پھر اپنے برابر مسند پر جہاں خود خلیفہ مہدی آکر بیٹھا کرتا تھا بٹھایا اور پوچھا "دسترخوان بچھواؤں؟" مزنہ نے صاف صاف کہا "آپ پوچھتی کیا ہیں؟ شاید مجھ سے زیادہ بھوکا سارے اس محل میں کوئی نہ ہوگا" فوراً دسترخوان بچھا، قسم قسم کے کھانے لا کے چُن دیئے گئے اور مزنہ نے خوب سیر ہو کے کھایا۔ خواصوں نے ہاتھ دھلوائے، اور جب ہر طرح کی خاطر داریوں سے فراغت ہوئی تو خیزران نے کہا "اب بہن بتاؤ تمھارا خیر گیراں کون ہے؟" بولی "خیر گیراں! جو کچھ ترا ہے اسی گھر میں ہے اس کے سوا میں ساری دنیا میں کوئی عزیز قریب نہیں رکھتی" یہ جواب سُن کے خیزران بولی "تو پھر تم یہیں رہو۔ چلو میں اپنے محل تمھیں دکھاتی ہوں۔ ان میں سے جو محل پسند آئے لے لو۔ اور اس میں رہو"

اس تجویز کے مطابق خیزران نے اُسے اپنے سارے محل دکھائے جن میں سے

ایک خوبصورت وسیع اور پُر فضا قصر اُس نے پسند کیا۔ خیزران نے وہیں کھڑے کھڑے فرنیچر سے اُسے خوب آراستہ کرایا اور ہر طرح کا سامانِ زندگی فراہم کرا کے کہا "لو بی تم آرام سے یہاں رہو سہو، اور آج سے مجھ میں تم میں بہنا پا ہو گیا۔ جب تک جیتے ہیں ساتھ نہ چھوڑینگے"۔ مزنہ نے شکریہ ادا کیا۔ اور خیزران اُسے وہاں چھوڑ کے اپنے محل میں آئی۔ پھر دل میں کہنے لگی "کبھی اس عورت کی جو شان و شوکت تھی۔ لیکن زمانے سرد و گرم کی۔ اور دل شکستہ ہو گئی۔ اب اس کے دل کی کلفت صرف دولت سے دور ہو سکتی ہے"۔ یہ خیال کرتے ہی پانچ لاکھ درہم اس کے پاس بھجوا دیئے۔

خیزران ان کاموں سے فارغ ہو کے بیٹھی ہی تھی کہ اُس کا صاحب تاج و تخت شوہر خلیفہ مہدی آگیا اور حالات پوچھنے لگا۔ خیزران نے مسکرا کے کہا "آج عجیب واقعہ پیش آیا۔ ایک لونڈی دوڑتی ہوئی آئی۔ اور کہا کہ کوئی عورت اندر آنا چاہتی ہے۔ میں نے بُلوا لیا۔ کیا دیکھتی ہوں کہ ایک جوان اور خوبرو مگر نہایت ہی شکستہ حال عورت ہے آتے ہی اُس نے مجھے مکہ عالم کے لقب سے خطاب کر کے سلام کیا اور بتایا کہ مروان بن محمد کی بیٹی مزنہ ہوں۔ نام سنتے ہی میں مارے غصہ کے آپے سے باہر ہو گئی۔ خوب گالیاں دیں اور کہا۔ وہ وقت یاد کر کہ ابراہیم ابن محمد کی لاش پڑی تھی، اور عباسی گھرانے کی بڑھیوں نے تجھ سے تجہیز و تکفین کی اجازت دلوانے کی درخواست کی تو تو انھیں مارنے کو دوڑی۔ خوب ہوا جو خدا نے تجھے اس دیدہ کو پہنچا دیا"۔ یہ سُن کے وہ تبسم مار کے ہنسی اور کہا "میں نے بیشک یہی کیا تھا اور خدا سے اُس کا بدلہ بھی پایا۔ اب کیا تم بھی خدا سے ایسا ہی بدلہ لینا چاہتی ہو جو میرے ساتھ یہ سلوک کر رہی ہو"۔ یہ کہہ کے وہ واپس چلی۔

خیزران ہیں تک کہنے پائی تھی کہ مہدی کو دنیا و ہنسنے کی تاب نہ رہی، بات کاٹ کے بولا "افسوس خدا نے تمھیں ان نعمتوں پر شکر گذار ہونے کا قرینہ دیا تھا مگر تم نے وہ موقع ہاتھ سے کھو دیا۔ میرے دل میں تمھاری اس قدر جگہ نہ ہوتی تو قسم کھا کے کہتا ہوں کہ تمھاری اس حرکت پر پھر کبھی زندگی بھر تم سے بات نہ کرتا"۔

خیزران نے کہا "امیر المؤمنین! آپ سُنیں تو سہی۔ میں نے یہ سُن کے اُس سے بے انتہا معذرت کی۔ روک کے اُسے حمام میں نہلوایا، اچھے کپڑے پہنائے عطر لگایا۔ کھلایا پلایا پھر راضی کر کے اُس سے بہنا پا کر لیا اور اپنے سارے محل دکھا کے جس محل کو اُس نے پسند کیا اُس کے حوالے کیا۔ اس کو آراستہ اور ضروری سامان سے مرتب کر دیا۔ یہ وعدہ کر کے آئی کہ اب زندگی بھر تمھارا ساتھ نہ چھوڑونگی اور یہاں آتے ہی خرچ کے لئے اُس کے پاس پانچ لاکھ درہم بھیج دیے"۔

یہ سُن کے مہدی بہت خوش ہوا۔ خیزران کے حسن سلوک کی تعریف کی اور اپنے ایک خادم کو بُلا کے حکم دیا کہ "اسی وقت جا کے اشرفیوں کے سو توڑے میری طرف سے بھی اُسے دے آؤ۔ میرا سلام کہو، اور کہو کہ "تمھاری خدمت کرنیکی وجہ سے

جسقدر خوش میں آج ہوا ہوں، کبھی زندگی بھر نہ ہوا تھا"۔ کہنا تمھاری قدر و منزلت کرنا امیر المؤمنین پر واجب ہو گیا ہے۔ اور اگر تمھارے ناراض ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو، رخود تمھارے سلام کو حاضر ہوتے"۔ یہ پیام سنتے ہی مزنہ خود چلی آئی۔ ادب سے سلام کیا۔ خیزران کے احسانات بیان کر کے اس کی محبت و شرافت کی تعریف کی اور بولی "میں بھلا حضور سے کیا ناراض ہوں گی؟ میری حیثیت ہی کیا ہے؟ محل کی لونڈیوں میں سے ایک میں بھی ہوں"۔ مہدی اس پر بہت خوش ہوا اور مزنہ اپنے نئے قصر میں واپس گئی۔

اس کے بعد مزنہ ہمیشہ خیزران ہی کے ساتھ رہی۔ یہانتک کہ مہدی کے سفر آخرت کے بعد اس کے پہلے بیٹے ہادی کے عہد خلافت میں بھی اسی سے وابستہ تھی۔ پھر جب خیزران کے دوسرے اقبال مند فرزند ہارون رشید کا عہد شروع ہوا تو رشید بھی مزنہ کی نیک خاطر داشت کرتا تھا۔ جو پاس خاطر تمام عباسیہ اور ہاشمیہ خاتونوں کا تھا وہی اُسکا بھی تھا۔ اور خلافت رشید کے اوئل میں جب مزنہ کا انتقال ہوا تو رشید اس کے جنازے پر زار و قطار رویا اور شاہانہ کرّ و فر سے جنازے کو قبرستان میں لے گیا۔

آہ! خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں کبھی ہمارا یہ سلوک دشمنوں کے تھا تھا۔ کاش اب اتنا نہیں تو اُس کا عشر عشیر دوستوں ہی کے ساتھ ہوتا۔ مگر نہیں۔ اب ہم نفس کے بندے ہیں صرف اپنے نفس کو دیکھتے ہیں اور نہیں پتہ لگتا کہ ہم میں اور بہائم میں کیا فرق رہ گیا ہے؟"

تربیت اولاد

کیا یہ سخت متحیر کرنے والا واقعہ نہیں ہے کہ گو اولاد کی حیات و ممات اور اس کی اخلاقی بہبودی و تباہی، اُس کی تربیت ہی پر منحصر ہے۔ تاہم اُن لوگوں کو جو عنقریب ماں یا باپ بننے والے ہیں، تربیت اولاد کی بابت کبھی ایک حرف تک نہیں بتایا جاتا۔

کیا بات ہولناک نہیں ہے کہ نئی نسل کی قسمت کو نامعقول رسم و رواج، طبعی میلان، اور اٹکل پچو وہم و گمان پر چھوڑ دیا جائے، جس کے ساتھ جاہل اتالیق کی رائیں اور بڑھی بوڑھیوں کے متعصبانہ صلاح و مشورے شامل ہوں؟ اگر کوئی سوداگر جسکو حساب کتاب اور بہی کھاتہ سے کچھ واقفیت نہ ہو۔ اپنا کاروبار شروع کرے، تو ہم اس کی حماقت پر شور و شغب برپا کرینگے۔ اور بربادی بخش اور تباہ کن نتائج کی توقع رکھینگے۔ یا اگر کوئی شخص علم تشریح الابدان کے مطالعہ سے پہلے جراحی عمل شروع کر دے، تو ہم اُس کی بے باکی و شوخ چشمی پر حیران رہ جائیں گے۔ اور اُس کے مریضوں پر رحم کرینگے۔ لیکن اگر والدین تربیت اطفال کے مشکل کام کو شروع کر دیں، بغیر اس کے کہ اُنھوں نے جسمانی، اخلاقی، یا عقلی اُصول پر ذرا بھی عبور کی ہو۔ جن اُصول پر کہ اُن کو کاربند ہونا چاہیئے۔ تو ہم کو نہ تو

ایسا کرنے والوں پر تعجب آتا ہے اور نہ اُن کی مظلوم اولاد پر رحم آتا ہے۔

ہزارہا بچے جو والدین کی غفلت سے مرجاتے ہیں۔ اگر اس تعداد میں اُن لاکھوں بچوں کو بھی شامل کرلیا جائے جو بچ جاتے ہیں۔ مگر ضعیف القویٰ اور نحیف الجثہ رہتے ہیں۔ اور اُن کروڑوں بچوں کو بھی۔ جن کے قویٰ ایسے مضبوط نہیں ہوتے جیسے ہونے چاہئیں۔ تو تم اُس آفت کا کسی قدر تصور کرسکو گے۔ جو قوانین زندگی سے جاہل والدین کے ہاتھوں اولاد کو بھگتنی پڑتی ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ جو غذا بچوں کو دی جاتی ہے۔ اُسکا اثر ہر گھڑی اُن پر پڑتا رہتا ہے جس کا نقصان یا نفع تمام عمر قائم رہتا ہے۔ اور اس بات پر بھی دھیان کرو کہ غلطی کی بیس راہوں کے مقابلہ میں سیدھا رستہ ایک ہی ہوتا ہے۔ اور ہم کو اس بات کا کچھ نہ کچھ تصور ضرور پیدا ہوجائے گا۔ کہ اُن غافلانہ اور جہلانہ تدبیروں سے جو عام طور پر رائج ہیں۔ قریب قریب ہر ایک جگہ کیسا نقصان عظیم ہو رہا ہے۔ کیا اس امر کا فیصلہ کردیا جاتا ہے۔ کہ لڑکے کو مہین ناپائدار اور نازک لباس پہنایا جائے گا۔ اور اُسکو ادھر اُدھر کھیلتے پھرنے کی اجازت دی جائے گی، درآں حالیکہ سردی سے اُسکے ہاتھ پاؤں سُن ہوگئے ہوں؟ اس بات کا اثر اُس کی تمام آیندہ زندگی پر ہوتا ہے یا تو وہ بیمار رہتا ہے۔ یا نشو ونما میں خلل واقع ہوتا ہے، یا کام کرنے کی قوت میں کمی ہوجاتی ہے۔ یا سن بلوغ کو پہنچکر جسمانی قوت جیسی کہ چاہیے حاصل نہیں ہوتی اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ باتیں کامیابی اور خوشی میں سدّ راہ ہوتی ہیں۔ کیا بچوں کو اس بات کی سزا دیجاتی ہے کہ اُن کو ہمیشہ ایک ہی طرح کی یا کم مقوی خوراک دی جائے؟ جب وہ جوان ہوں گے تو اُن کی انتہائی جسمانی طاقت اور قابلیت میں اس وجہ سے ضرور کم و بیش فتور واقع ہوگا۔ کیا اُن کو شور وغل کے کھیل کود سے منع کیا جاتا ہے۔ یا اس وجہ سے کہ اُن کے بدن پر اس قدر کافی لباس نہیں ہوتا کہ وہ کھلی ہوا میں چلنے پھرنے کی برداشت کرسکیں) سردی کے موسم میں اُن کو گھر میں مقید رکھا جاتا ہے؟ وہ یقیناً صحت اور طاقت کے اُس درجہ سے گرے ہوئے رہینگے، جس درجہ تک بغیر اس قسم کی روک ٹوک کے پہنچ سکتے تھے جب لڑکے اور لڑکیاں بڑے ہوکر بھی بیمار اور کمزور رہتے ہیں تو والدین اس بات کو عموماً بدنصیبی یا قہر الٰہی سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور ایک بے ڈھنگی روش کے موافق جس کا عام رواج ہے فرض کرلیتے ہیں۔ کہ یہ مصیبتیں بغیر اسباب کے پیش آتی ہیں۔ یا یہ کہ اُن کے اسباب فوق العادت ہیں۔ مگر یہ بات ہرگز نہیں ہے ہاں بیشک بعض صورتوں میں معمولی اسباب ہوتے ہیں لیکن اکثر صورتوں میں احمقانہ تدبیریں ہی ان مصیبتوں کا باعث ہوتی ہیں۔

اس تمام دکھ درد۔ اس کمزوری۔ اس افسردگی اور اس مصیبت کے ذمہ دار عموماً خود والدین ہوتے ہیں۔ انھوں نے اولاد کی جانوں کو ہر گھڑی اپنے قابو میں رکھنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ انھوں نے بے دریغانہ لاپروائی سے زندگی کے اُن عملوں کا علم حاصل کرنے میں غفلت کی ہے جن پر اُن کے حکم و استدلاع کا اثر برابر پڑتا رہتا ہے۔ علم فزیالوجی کے سیدھے سادھے قوانین سے محض نابلد ہونے کی وجہ سے سال بہ سال اپنے بچوں کے قویٰ کو تحلیل کر رہے ہیں اور اس طرح سے نہ صرف اپنی اولاد بلکہ اُن کی نسلوں پر بھی بیماری اور قبل از وقت موت کا ستم ڈھا رہے ہیں۔

جب ہم جسمانی تربیت سے اخلاقی تربیت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تو یہاں بھی والدین کی جہالت اور اُس جہالت کی مضرت اسی قدر موجود ہے۔ نوجوان ماں اور اُس کے دایہ خانہ کے قانون پر غور کرو۔ چند ہی سال پہلے وہ مدرسہ میں تعلیم پاتی تھی۔ جہاں اُس کے حافظہ میں لفظوں، ناموں اور تاریخوں کو کوٹ کوٹ کر بھرا گیا تھا۔ اور اُس کے قوائے متفکرہ سے شاید ذرا بھی کام نہیں لیا گیا تھا جہاں اُسکو اُن قاعدوں کا ذرا بھی تصور نہیں دلایا گیا تھا جن کے موافق بچے کے کھلنے والے دل کی تربیت ہونی چاہیے۔ اور جہاں اُسکی تعلیم و تربیت نے اُس کو بالکل اس قابل نہیں بنایا کہ وہ بطور خود تربیت اولاد کے قاعدوں پر غور کرسکے۔ مادرانہ فرائض کی اہم ذمہ داریوں کا خیال اب تک اُس کو نہیں دلایا گیا۔ اور اُس سنجیدہ عقلی تعلیم میں سے شاید ہی کچھ تعلیم حاصل ہوئی ہو، جو ایسی ذمہ داریوں کے لیے کسی قدر تیار کرتی ہے۔ لو اب دیکھو اب ایک انسانی ہستی کی غور و پرداخت کا اہتمام اُس کو سونپا گیا ہے جسکے قوائے جسمانی و عقلی روز بروز نشو و نما پاتے ہیں۔ لو اور سنو! (اس پر طرّہ یہ کہ) وہ ان امور سے جاہل مطلق ہے۔ جن سے اُس کو کام پڑتا ہے۔ اُس نے ایسے کام کے کرنے کا قصد کیا ہے جو نہایت ہی پورے علم کی مدد سے بھی صرف ادھورے طور پر انجام پذیر ہوسکتا ہے۔ اُس کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ جذبات طبیعت کی کیا کیفیت ہے، کس ترتیب سے وہ نشو و نما پاتے ہیں؟ انکے فرائض و افعال کیا ہیں؟ اُن کا ٹھیک استعمال کہاں ختم ہوتا ہے، اور بُرا استعمال کہاں سے شروع ہوتا ہے؟ وہ یہ خیال کرتی ہیں کہ بعض جذبات سراسر خراب ہیں۔ حالانکہ یہ بات اُن میں سے کسی ایک کی نسبت بھی صحیح نہیں ہے۔ اور بعض جذبات اچھے ہیں۔ خواہ کتنی ہی دور تک اُن کو پہنچا دیا جائے۔ حالانکہ یہ بات بھی کسی جذبہ کی نسبت درست نہیں ہے۔ پھر جس طرح وہ اُس جسم کی ساخت سے ناواقف ہے جس سے اُس کو کام پڑتا ہے۔ بالکل اسی طرح اُن اثرات سے بھی بے بہرہ ہے۔ جو خاص خاص علاج معالجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اُن آفتناک نتائج سے بڑھکر جن کو ہر گھڑی پیدا ہوتے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں قطعی و یقینی بات اور کیا ہوسکتی ہے؟ چونکہ وہ اس علم سے بالکل عاری ہے کہ نفس ناطقہ کے قدرتی مظاہر کیونکر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اُن کے اسباب و نتائج سے بھی بے خبر ہے۔ اس لئے اُس کی دست اندازی اکثر اوقات زیادہ مضر ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ اس قسم کے دخل در معقولات سے بالکل علیحدہ رہتی۔ بچے کے ہر ایک فعل کو جو بالکل باقاعدہ اور مفید ہے وہ ہمیشہ روکتی ہے اور اس طرح سے بچے کی خوشی اور فائدہ کو گھٹاتی ہے۔ اپنے اور اُس کے مزاج کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اور باہمی تنفر و بیگانگی پیدا کرتی ہے۔ جن کاموں کو تعویذ دینی مناسب سمجھتی ہے، اُن کو دھمکی یا رشوت سے۔ یا تحسین و آفرین کی خواہش کو بھڑکا کر پورا کرتی ہے۔

اور جبتک بچے کا ظاہری رویہ درست ہے، اُسوقت تک اس بات کا خیال نہیں کرتی کہ اندرونی محرک کیا ہے۔

پس اس قسم کی تربیت سے بجائے نیک خیالات کے ریاکاری، خوف، اور خود غرضی بچے کی طبیعت میں پیدا ہو جاتی ہے۔ سچ بولنے کی تاکید کرتے وقت وہ ہمیشہ جھوٹ کا نمونہ بچے کے سامنے اس طرح پیش کرتی ہے۔ کہ طرح طرح کی سزاؤں سے اُس کو ڈراتی اور دھمکاتی ہے، مگر سزا کبھی نہیں دیتی۔ ضبط نفس کی تاکید کرتے وقت اپنے چھوٹے بچوں کو غصہ سے ہر گھڑی ایسے کاموں پر ڈانٹ ڈپٹ بتاتی ہے جو اُس کے مستحق نہیں ہیں۔ یہ بات کہیں اُس کے وہم و گمان بھی نہیں آتی کہ دنیا کی طرح دایہ خانہ میں بھی وہی تربیت درحقیقت فائدہ مند ہے۔ جس میں تمام نیک و بد کاموں پر قدرتی جزا و سزا دی جائے یعنی ایسی جزا و سزا جس سے وہی راحت یا رنج حاصل ہو جو بہبودت کذائی ایسے کاموں سے حاصل ہونا چاہئے۔ (ماخوذ)

شکم پروری

(از جناب مولانا طفیل احمد صاحب)

کسی شہر میں گھوم کر بغور دیکھئے کہ انسانوں کا جمگھٹا کہاں زیادہ ہوتا ہے۔ میوہ اور سبزی فروشوں کی دکانوں پر دیکھئے کیا بھیڑ لگی ہے گوشت اور مٹھائی کے نخاسوں میں وہ ہجوم ہے کہ مکھیاں بھی شرماتی ہیں۔ سبزی کی منڈی میں کھوے سے کھوا چھلتا ہے۔ آرائشات و تکلفات کے بازاروں میں پیدل اور سوار دریا کی طرح بہ رہے ہیں۔ غرضکہ جہاں خورد نی اور نفسانی لذت کی چیزیں ملتی ہیں وہیں یہ بندگان شکم ٹوٹ کے گرتے ہیں۔

وجہ صاف ظاہر ہے۔ حیوانوں کی طرح ہر وقت علف زار کے پیچھے رہنا اور نفس کے ہاتھ اپنے آپ کو بیحد طور الشا ایسی عادتیں نہیں جو چھوٹ نہ جائیں بشرطیکہ انسان صرف نظری تقاضا پورا کرنے کا عادی ہو۔ یعنی جب بھوک لگی روٹی کھالی اور جب پیٹ بھر گیا تو کھانے کا خیال چھوڑ دیا۔ لیکن اگر اس کے خلاف کوئی شخص کھانے کا عاشق بن جائے تو ظاہر ہے کہ نہ کبھی کھانا ختم ہوگا اور نہ پیٹ بھریگا جیسے کہ ہمارے زمانہ کا حال کہ عالم، جاہل، شائستہ اور کودن سب کے سب ہر وقت ہاتھ دھو کر کھانے کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ اشتہا اور سیری دونوں کی ایک حد ہے۔ مگر حیوانی کی کوئی حد نہیں۔ اگر پیٹ خالی ہے تو روٹی شوربا دال چاول سے حسب ضرورت بھر جائے گا لیکن اگر کھانے کا شوق ہے تو کبھی سیری حاصل نہیں ہو سکتی۔

بھوکے کے لئے معمولی روٹی ایک ناگزیر ضرورت اور کافی خوراک ہے۔ لاکھوں کروڑوں آدمی اسی پر بسر کرتے ہیں اور ہمارے بندہ شکم زیادہ قوی ہیکل اور تنومند ہیں۔ اُن کی سُرخ، سپید رنگت دیکھکر رشک آتا ہے۔ اُن کی محنت مشقت کا یہ حال ہے کہ اٹھارہ اٹھارہ گھنٹہ کوہ کنی کرتے ہیں اور رات کو جسوقت ہم نیند کی آرزو میں گدگدے بچھونے پر کروٹیں بدلا کرتے ہیں وہ کھڑی چارپائی پر خراٹے لیا کرتے ہیں۔ یہ سب معمولاً دال روٹی یا شوربہ سے پیٹ بھرتے ہیں۔ مگر ہم زبان کا چٹخارہ ڈھونڈھتے ہیں اور اپنی حد سے اس طرح بڑھنا شروع کرتے ہیں کہ روٹی کے ساتھ کوئی چٹپٹی چیز بھی ہو تو اچھا ہے۔ تھوڑا سا گوشت آب جوش ہو، کسی خوشبودار چیز میں بگھری ہوئی بھنی ہو تو خوب مزا آئے گا۔ اس میں تھوڑا سا دہی بھی ملجانا چاہئے۔ سادہ گوشت میں مزا نہیں آتا کوئی ترکاری ضرور ہونی چاہئے۔ اور پھر ایک کیا کئی ترکاریاں ہوں تو اچھا ہے۔ سب ملانے سے تو خوگیر ہو جائیگا۔ ترکاریاں الگ الگ ہونی چاہئیں پھر اگر ایک قاب مچھلی کی بھی ہو تو بڑا لطف ہوگا۔ مگر مچھلی بھی ہوئی نہ ہو بلکہ آگ پر سکی ہوئی ہو۔ خالی مچھلی میں کچھ لہسا نہ آتی ہے، تھوڑا سا بیسن لگا کر کباب کر لیجئے تو خوشبودار ہوگی۔ مچھلی بھی کئی قسم کی ہوتی ہے جس میں صرف ایک کانٹا ہو وہ بہتر ہے۔ گوشت کی ولیاں بھی مچھیل اچھی نہیں ہوتیں، سالم دست ہو تو کیا کہنا ہے۔ گردنا بھی ہو تو کچھ برا نہیں۔ اس کے ساتھ ہی ترکاری ہونی چاہئے شاید جلد ہضم نہ ہو۔ تھوڑی ولایتی رائی ڈالدیں تو اچھا ہے۔ سادہ پانی سے گوشت ہضم نہیں ہوتا۔ کسی قسم کا کشیدہ آب ہو (لال لال رنگ ہو تو مضائقہ نہیں) تو لطف دوبالا ہو جائیگا۔

اتنا کہہ کر بندۂ شکم فرمایش کی فہرست ختم کر دیتا ہے گویا اسے اب اور کچھ نہیں چاہئے تمام لذتیں ختم ہوگئیں مگر پھر کچھ خیال آتا ہے اور چاہتا ہے کہ ایک قاب میٹھے کی ضرور ہونی چاہئے۔ گرمی بالائی کے برف کی فرمایشی قلفیاں جاڑے میں مربے جن کی بہسیوں قسمیں ہیں۔ دسترخوان کی زیب زینت ہوتی ہیں ظاہر ہے کہ جب دسترخوان یہاں تک بڑھا تو اور بھی بڑھ سکتا ہے۔ اور بڑھنے کی کوئی حد نہیں۔ کھانے سے پہلے قہوہ اور کافی کے دور۔ پیپل منٹ، اجوائن وغیرہ ہاضم ادویہ کی پھکیاں۔ بیچ میں طرح طرح کی لذیذ طشتریاں، تبدیل ذائقہ کے طور پر پیش ہوتی رہتی ہیں۔ تمام میز و طعن کی طرح سجتی ہے۔ کمر کے باہر ہر قسم قسم کے باجے بجتے ہیں۔ کھانے کے بعد ناچ شروع ہوتا ہے اور ہمارے ابلہ فریب احباب ناچ ناچ کر اُن مقوی غذاؤں کے ہضم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ میزبان کا گھر چھوڑنے سے پہلے چند تر لقمے اور اُڑاتے جائیں۔

معزز رہنمایان میں کم سے کم پچانوے فی صدی وہ بزرگ ہیں جو دنیا کو اخلاق حمیدہ کا سبق دیتے ہیں۔ اپنے آپ کو اعلیٰ اخلاق کا نمونہ اور فضائل انسانیت کا مجسمہ تصور کرتے ہیں۔ مگر دل کے پوشیدہ گوشوں میں اصلی عقائد سخت ترین عیوب کی طرح چھپائے ہوئے ہیں۔ جس کو ایک پادری صاحب نے ایک دفعہ فخراً ان لفظوں میں ظاہر کیا تھا:-

"ہم فقر و فاقہ کرنے اور بھوکے پیاسے مرنے کے عیسائی نہیں ہیں بلکہ بیف

اور مٹن خور عیسائی ہیں"۔

مگر ہماری سوسائٹی کا حال اس سے بدتر ہے۔ وہ فقر فاقہ اور روزہ داری ہی سے متنفر نہیں بلکہ اس طرح کے نفس کش آدمی کو کمال نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حقیقت میں نیک بننا چاہتا ہے تو محض یہ خیال کر لینے سے کہ میں نیک ہوں نہیں ہو سکتا بلکہ نیکی کی بلندی تک پہنچنے کا ایک زینہ ہے۔ اوّل اُس کو قدم بقدم طے کر لینا چاہئے۔ پہلی سیڑھی ضبط نفس (نفس کشی) ہے مگر یہ بھی بجائے خود ایک بلند مقام ہے جہاں اچانک نہیں پہنچ سکتے ہیں۔ اکثر حاجات زندگی میں نفس کشی کی عادت ڈالنی چاہئے۔ مثلاً اوّل زبان کے چٹخارہ ہی کو چھوڑنا چاہئے۔ تیز نمک کھانے والے کو لازم ہے دو ہفتہ تک نمک کھانا بالکل ترک کر دے اور پھر ذرا ذرا سا بڑھا کر درجۂ اعتدال پر لائے۔ اسی طرح پیٹو آدمی کو چاہئے کہ فاقہ کشی اختیار کرے اور سادہ غذا سے شروع کر کے آہستہ آہستہ بڑھے۔ اس میں ترک لذات لازمی ہے۔ یہ ضبط نفس کی بسم اللہ ہے۔ تمام اخلاقی ذمائم انھیں لذتوں سے پیدا ہوتے ہیں اور انہی کے پیچھے لوگ سنگین جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں۔

لذیذ اور مرغن کھانے انسان کو نیکی سے فرسنگوں دور رکھتے ہیں جو شخص اپنے اور دوسرے کے دسترخوان پر پیٹ بھر کر بیش بہا اور مرغن کھانوں کے ذریعہ سے سب کچھ خود کھا ڈالے وہ غیروں سے کیا سلوک کر سکتا ہے۔ اور اگر از راہ انتادہ کی دستگیری اور درماندہ سے حسن سلوک کرنا نیکی نہیں تو اور نیکی کیا چیز ہے بندۂ شکم شاید ابلہ فریبی سے نادان بننا چاہتا ہے مگر حقیقت میں خوب جانتا ہے کہ اُس کی بسیار خوری نے کس قدر مجبور آدمیوں کو پیٹ بھر روٹی سے محروم کیا جو ایک فعل بد ہے نہ کہ نیک۔ اگر انسان کی زندگی بالکل سادہ ہو اُسے جسمانی اور روحانی دونوں طرح کی دلجمعی حاصل ہے۔ تکلفات اور آرایشات کا بار بالکل نہیں رہتا اور ہزار ہا آدمی بارکشی سے بچ جاتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر وہ بھی محنت کاروں اور جفا کشوں کی سی زندگی بسر کرے تو اُس کی انسانیت میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی بلکہ برعکس وہ اس طبقہ میں مقبول عام ہو جائے گا۔

آہ! اے عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے والو۔ تم جو سدا بڑی بڑی محنت کشوں کی شبانہ روز محنت کا پھل ذرا سی دیر میں کھا جاتے ہو۔ اور نہیں جانتے کہ غربا نے تمہارے نفس کے خوش کرنے کے لئے کیا کیا مصیبتیں اُٹھائیں یاس و نا امیدی، نکبت اور جہالت، تباہی، سیاہ کاری، وحشت نے انھیں چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے۔ مگر وہ اپنے پیٹ کو نہایت موٹی غذا سے بھرنے کی غرض سے تمھاری بے جا خواہشات کو دن رات پورا کرتے رہتے ہیں۔

(از کانفرنس گزٹ)

شادی و غم

(از جناب سکین صاحب)

(۱)

بہار آئی ہے غنچے ہنس رہے ہیں پھول کھلتے ہیں — چمن میں ناچتی پھرتی ہے خوشبو مست ہو ہو کر
منور شام کا عالم ہے، دونوں وقت ملتے ہیں — طیور خوش نوا گاتے ہیں ہر سو مست ہو ہو کر

(۲)

تماشا دیکھنے والوں کا ہے اسوقت یہ عالم — کہ میلا سا لگا ہے ہر طرف صحن گلستاں میں
مگر میں ہوں کہ اک گوشہ میں تنہا بادلِ پُرغم — بھرے بیٹھا ہوں کچھ سوکھے ہوئے پھول اپنے دامان میں

(۳)

سر شک آلود آنکھیں لگ رہی ہیں جانب گلشن — رُخ بے رنگ سے ظاہر ہے درد جوش پنہانی
جگر پر ہاتھ ہے اور ہاتھ میں پھولوں بھرا دامن — وہ داستان جس پہ صدمے ہو رہی ہے جاں گدازانی

(۴)

بہ حسرت سیر گلشن کی، نہ رغبت گل کی نکہت سے — کہ یہ جذبات دل میں اور دل ہی خوشیوں میں
خوشی کیسی، مجھے تو رنج ہوتا ہے مسرت سے — میں رو دیتا ہوں گو کوئی پھول جب کھلتا ہے گلشن میں

(۵)

مرے دل سے کوئی پوچھے حقیقت دار فانی کی — کہ اسکی ہر مسرت رنج کا پیغام لاتی ہے
سمجھ جاتا ہوں، جب بجتی ہیں گھڑیاں شادمانی کی — کہ اب آتی ہے، اب کوئی مصیبت بھیس آتی ہے

(۶)

انھیں پھولوں کو دیکھو جو بھرے ہیں سیر دامن میں — یہی کل تک بہار افزائے گلزار و خیاباں تھے
انھیں کے حسن و نکہت کی مچی تھی دھوم گلشن میں — یہی وہ ہیں کہ جن سے حسن و گل بداماں تھے

(۷)

مگر اب مٹ مٹا کر بن گئے ہیں پیکر عبرت — بنے ایسے کہ ان پر رونے والا بھی نہیں کوئی
بہت ہو جاتے ہیں یوں تو شریک شادی و غم — مصیبت میں جو کر لے یاد اتنا بھی نہیں کوئی

(۸)

اسی کا نام دنیا ہے، یہی دنیا کا عالم ہے — حیات جاوداں بھی ہو تو اسکی زندگانی کیا
حقیقت میں بنائے ہستی فانی فقط غم ہے — تو پھر سوچو کہ ہم کیا اور ہماری شادمانی کیا

(۹)

غرض رنج و الم ہیں عیش و راحت سے کہیں اچھے — یہ ہوتے ہیں تو دل میں رہتی ہے حسرت مسرت کی
انھیں سے مسئلے حل ہوتے ہیں صبر و قناعت کے — بغیر ان کے کبھی ملتی نہیں لذت مسرت کی

(۱۰)

مگر شادی و عشرت کی تو ہے کچھ اور ہی حالت — کہ ان میں محو ہو کر ہم خدا کو بھول جاتے ہیں
خوشی سے ہم کو ملتی ہے نہ کچھ اس میں دنیا لذت — مگر رنج و الم الطاف یزدانی بڑھاتے ہیں

(۱۱)

بہت اچھے ہیں وہ جن کو بجائے خرمی غم ہو — کہ تسلیم و رضا جو لوگ کی یہ غیبی ہدایت ہے
بری وہ شادمانی جسکا حاصل رنج و ماتم ہو — غم اچھا ہے کہ اسکی انتہا عیش و مسرت ہے

(۱۲) اتنا ہے کہ اب کاشتکار بھی کھیتوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ مویشی کا پیچھا چھوڑ دیا ہے۔ چوری کا خوف نہیں رہا۔ اگر فصل تیار ہے تو کھیت میں کھڑے ہو کر کاٹ لیتے ہیں۔ ورنہ کھلیان میں لے جاتے ہیں۔ اور اگر ابھی کچا ہے تو کھیت ہی میں چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اس طرح ان کو بہت سی محنت سے نجات مل گئی ہے۔

رسائل کی روح

مسلمان اور قرآن

اللہ اللہ کوئی زمانہ تھا کہ ہمارے اسلاف ہر ایک شعبۂ زندگی میں "عدیم المثال کمال کے وارث تھے" اور تمام دنیائے معلومہ ان کے زیر نگیں یا زیر اثر تھی مگر یہ صرف قرآن کا طفیل تھا کہ سیاسی، تمدنی، اخلاقی، علمی ہر حیثیت سے ہمارا آفتاب اقبال آسمان ترقی کے نصف النہار پر تاباں تھا لیکن اب کیا کیفیت ہے؟

ہماری نحوست اور ہماری ذلت تمام نحوستوں اور تمام ذلتوں سے بڑھ گئی۔ ہم خود اس نحوست و ذلت کی نگاہوں میں بھی ذلیل ہیں۔ ہم بہیئت مجموعی اپنا ہی ہاتھوں اپنے ہی گھر تو توں سے دن بدن گھٹ رہے ہیں۔ اب ہمیں خدا ہی بچائے تو بچ سکتے ہیں اور کوئی سبیل نہیں ہے

ربا بٹ دہ بعنایت کرمان ما کسے چوں فضل گل گذشت قناعت ما بہ

موجودہ نکبت و ذلت کی وجہ کیا ہے؟ کرنل الکاٹ کے خیال میں اصلی اور حقیقی علت یہ ہے کہ ہم نے قرآن مجید کی تعلیم کو پس پشت ڈال دیا مگر قرآن مجید سے ہمارا جو شغف ہے وہ بظاہر اس دعوے کو باطل کرتا ہے۔ لیکن فی الواقع غور و انصاف سے دیکھا جائے تو "ہمارے زمانہ میں قرآن مجید کا سوائے اسکے اور کیا مصرف ہے کہ:-

علمائے کرام باہمی مناقشوں کا اُسے ایک ذریعہ بنائیں۔
اُمرائے قوم و ملت اُسے طاق نسیاں میں رکھ چھوڑیں۔
عوام عدالتوں میں جھوٹی قسمیں کھائیں۔
کبھی کبھی مقبروں پر پڑھوائیں۔

ز جوش کفر تو تاریک گشت روئے زمیں فغاں کہ رونق قرآں بہ طرف شد دزدت

(کانفرنس گزٹ)

دہریت

دہریت انسان کے ہر شعبۂ زندگی میں صدہا نقصان پہنچانے کے علاوہ سب سے بڑا ضرر یہ پہنچاتی ہے کہ انسان حمایت اور افضال الٰہی کا سہارا لینے سے محروم ہو جاتا ہے اور جس کی وجہ سے وہ اپنی روحانی قوت کے بڑھانے سے بھی معذور رہتا ہے اور بشریت کی لغزشوں میں اکثر مبتلا رہ کر خود اپنے کو اور اپنے ہم جنسوں کو نقصان پہنچایا کرتا ہے۔ جسطرح سے دہریت کا زہریلا اثر ایک فرد پر پڑتا ہے۔ اُسی طرح تمام قوم پر بھی پڑا کرتا ہے۔

ہر دہریہ کی زندگی کبھی شیریں اور روشن نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ اپنی ہستی کو ہمیشہ عدم محض کے خوفناک اور عمیق غار کے کنارے کھڑا پاتا ہے۔ یعنی اگر حقیقت میں وہ دہریہ ہے تو اس کو اس بات کا بھی یقین ہے کہ مجھے اس زندگی کے بعد پھر کوئی دوسری زندگی بحیثیت ایک انسان کے یا ذی شعور ہستی کے حاصل ہونا بالیقین نہیں ہے اور اپنے ایک ایسی زبردست ہستی کو جس نے اتنے بڑے اور لامحدود عالم کی جملہ کائنات کی حقیقت اور وجود کو بھی لیا ہے چند دن کے بعد ہمیشہ کے لئے فنا ہو جانے والا سمجھتا ہے اور اسی کے ساتھ یہ بھی سمجھتا ہے کہ عمر طبعی تک پہنچنا بھی میرے اختیار میں نہیں ہے۔ یہ خیالات ایسے ہیں جن کی وجہ سے حقیقی مسرت اور اطمینان قلب اس سے ہمیشہ کیلئے رخصت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے وجود کے ساتھ ہر وقت موت کا خوف دامن گیر رہکر اس کو اذیت پہنچاتا رہتا ہے۔ اور اگر بدقسمتی سے کسی زمانہ میں افلاس نے بھی اس کا ساتھ دیدیا تو اس وقت وہ زندہ درگور ہو جانے کا بہت سہولت سے مستحق ہو جاتا ہے اور یہ دیکھا گیا ہے کہ اس قسم کے لوگ ایسی حالت میں خودکشی کر کے اپنی دماغی کشمکش سے جلد نجات حاصل کر لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر قانون سلطنت یا تصادم فی المعاشرت کا خوف نہ ہو تو ان حضرات کو ہر قسم کے ناجائز اور بے جا افعال کرنے میں کبھی پس و پیش نہیں ہوتا۔ ہر شخص اس مسئلہ پر غور کر سکتا ہے کہ ایسی زندگی ان کے وجود کے واسطے اور دوسروں کے واسطے کس قدر ضرر رساں ہوا کرتی ہے اور رپٹے اور ٹیک آدمیوں کے سامنے تو اس کی وقعت ہو سکتی ہے اس کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے۔

افلاطون پر بھی لوگوں نے یہ الزام لگایا ہے کہ وہ اپنے وقار کو قائم رکھنے کے واسطے محض ریاکاری اور زمانہ سازی کی وجہ سے ایسے نفوس قدسیہ کو مانتا تھا جن کا تعلق نظام عالم سے کچھ نہیں ہے۔ مگر حقیقت میں وہ خدا کے وجود کا قائل نہیں تھا۔ حالانکہ سر واقعہ یہ ہے کہ افلاطون گو کہ نظام عالم کا مذہب کے عقیدے کے مطابق قائل نہیں تھا مگر وجود باری تعالیٰ عز اسمہ کا دل سے قائل تھا۔ اس کے تمام اقوال کو غور سے پڑھنے کے بعد مذکورۂ بالا حقیقت صاف طور پر بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے۔

بیکن نے دنیا میں دہریت کی اشاعت کے چار اسباب لکھے ہیں:-

(اوّل) مذہبی تفریقات و اختلافات۔ (دوئم) وغابازاور مکار ظاہری پیشوایان دین کی بدچلنیاں (سوم) دنیات میں ملحدانہ تمسخر اور طنز۔ (چہارم) امن اور خوشحالی کے زمانہ میں علم الٰہیات کے میدان میں عقل کی جولانی۔

دہریت کی تاریخ کو اگر غور سے دیکھا جائے تو اس میں شک نہیں کہ دہریت کے وجود کی خلقت اور اس کے نشو نما اور اس کے عروج کا ہونا انہیں مذکورہ بالا اسباب کے درمیان میں پایا جاتا ہے۔ دہریت کی حقیقت اُس وقت بھی زیادہ معلوم ہونے لگتی ہے جب انسان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے یا جب وقت وہ افلاس کے پنجۂ ستم میں گرفتار ہو جاتا ہے اُس وقت اس کا دل خود بخود بلا کسی کی امداد یا ترغیب کے اس پروردگار عالم کی طرف امداد اور سہارا حاصل کرنے کو رجوع ہوتا ہے جسکی طرف اس کی فطرت کا ہمیشہ رجحان ہوا کرتا تھا۔

انسان کی سب سے بڑی کمبختی یہ ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کے وجود سے انکار کر کے خود اپنی فضیلت کو جو اسے تمام کائنات عالم پر حاصل ہے غارت کرتا ہے کیونکہ جسم کے اعتبار سے تو وہ ایک حیوان کے مانند ہے مگر روح کے اعتبار سے البتہ وہ اشرف المخلوقات کہلانے کا مستحق ہے۔ اور سب سے زیادہ اس کا یہ نقصان ہوتا

ہے کہ اپنی روح سے امداد حاصل کرنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ جسے اس کے خالق نے اپنے خاص فضل سے اسی کی ذات میں ودیعت فرمایا ہے۔

سب سے زیادہ اہم مسئلہ جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ دراصل خلاق عالم نے انسانی عقل و فہم میں ایک خاص حد تک کی قوت خلق فرمائی ہے۔ اور وہ اسی حد تک تمامی کائنات عالم کے سلسلہ یا اس کی نقشبندی تک رسائی حاصل کر سکتی ہے جہاں تک اس میں قوت ہے۔ اور یہ بات بھی اب کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ متقدمہ قوتیں یا جدید اشیاء عالم فلسفہ و سائنس نے تحقیق کی ہیں اُن میں سے اکثر کی حقیقت سمجھنے سے اب تک عقل انسانی عاجز ہے۔ اور بہت ممکن ہے کہ ہمیشہ عاجز رہے۔ اصل کا قول ہے کہ لاشئ کی اس سے زیادہ اور کیا حماقت اور گستاخی ہو سکتی ہے کہ اپنی ذات کو مساحب ادراک کامل سمجھتا ہے اور کل کائنات عالم کو ادراک سے بے بہرہ سمجھتا ہے اور جن اشیاء عالم کی ماہیت کو وہ اپنے علم اور عقل کی پوری قوت صرف کر کے بھی نہیں سمجھ سکتا ان کو وہ بلا تکلف کہدیتا ہے کہ ان میں قوت اور حرکت بالا سبب موجود ہے۔

یونگ کا قول ہے کہ (محض غیر مدرک مادہ سے قابل ادراک مادے کا پیدا ہونا ایسا ہی محال ہے جیسا کہ عدم کا خود بخود مادہ کو پیدا کر لینا)

خلاصہ یہ کہ دراصل خلاق عالم کے وجود کی کسوٹی محض عقل نہیں ہے بلکہ ایک وجدانی کیفیت بھی ہے جو اس پاک اور روشن دل میں پیدا ہوا کرتی ہے جسپر اکثر اس کے انوار کی تجلیات پڑا کرتی ہیں۔ جس کے ادراک سے عقل بشری عاجز ہے۔

(شہاب اُردو)

شادی

جب انسانی اعضاء میں روح پیدا ہو جاتی ہے تو اُن کا سکون حرکت سے بدل جاتا ہے اور وہ اپنے افعال میں مصروف ہو جاتے ہیں اور جس حد تک یہ روح قوی ہوتی جاتی ہے اور اعضاء کا نشو و تکمیل کو پہنچتا جاتا ہے اُسی حد تک اُن کی قوت کار اور عزیمت عمل ترقی پذیر ہوتی ہے مثلاً ایک بچہ کی عمر جس حد تک آگے بڑھتی ہے اُس کی بشری ضرورتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جب ایک بچہ بلوغ کی حد کو پہنچتا ہے تو اُس کے اُن قوئی میں ایک قدرتی تحریک پیدا ہوتی ہے جو اب تک سکون وجود کی حالت میں تھے۔ ان قوئی کی تحریک انسانی نشو و نما کی تکمیل کا پیام دیتی ہے اور عمر کی اس منزل میں پہنچکر زن و مرد کو فطرتی طور پر ایک دوسرے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ ہر ذی روح کا یہی معمول ہے کہ تکمیل قوئی کے بعد قوت تولید حرکت میں آتی ہے اور دونوں صنفوں میں باہمی ربط و اتحاد کا میلان ظاہر ہوتا ہے۔ اس قدرتی میلان کی اہمیت اور واقعیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور اس لئے فطرت کے اس جذبہ کی تعمیل خواہ وہ کسی صورت میں ہو لازمی ہے۔

واقعات گرد و پیش، آب و ہوا یا غذا کے اثرات، وقت کے تغیرات، اندرونی اور خارجی تحریکات اس جذبہ کو اُبھارتی ہیں۔ خیالات عصبی نظام میں ہیجان پیدا کرتے ہیں۔ روح و ریاح اُن قوئی کی طرف مجتمع ہوتی ہیں جو ان احساسات کا مرکز و محل ہیں اس جوش کو دبانے اور اس انقلاب کو پُرسکون بنانے کے لئے طبیعت مصروف تدبیر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ آپ تولید کی ایک مقدار کا اخراج اس طوفان اور اس ہیجان کو فرو کر دیتا ہے۔ فطرت نے اس اخراج کے لئے ایک محل، مذہب نے ایک آئین، اخلاق نے ایک اصول، تمدن نے ایک رسم، اور تہذیب نے ایک معیار مقرر کیا ہے۔

پس جو لوگ غیر فطرتی سیاہ کاریوں میں مبتلا ہیں وہ دیدہ و دانستہ فطرت کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ جو لوگ زنا کار ہیں انھوں نے مذہب کا آئین توڑ دیا ہے جو اشخاص مخفی طریقہ سے سرپرستوں کی مرضی کے خلاف شادی کر لیتے ہیں وہ اخلاق و تمدن کے اصول کو نقصان پہنچاتے ہیں اور جو آزاد منش اپنی ملکی اور قومی خصوصیات و رسوم کا خیال نہیں کرتے وہ گویا اپنی تہذیب کو پامال کرنا چاہتے ہیں۔

ان امور کو پیش نظر رکھکر فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ "باقاعدہ نکاح" اور "باضابطہ شادی" ایک ایسی صورت ہے جس میں فطرت، مذہب، اخلاق اور تہذیب تمدن کی خلاف ورزی کے بغیر کام چل سکتا ہے۔ شادی کے فائدے ایسے بدیہی ہیں اور ہر شخص اُن سے عملاً اس قدر واقفیت رکھتا ہے کہ اس جگہ اُن کی تشریح چنداں ضروری نہیں معلوم ہوتی۔ جو چیز فطرت، مذہب اور تمدن کی نظر میں ضروری ہے وہ یقیناً گوناگوں فوائد پر مبنی ہے۔

(صوفی)

مسمیریزم

(۱) یہ عمل روحانی قوت کا نتیجہ ہے (۲) یہ ایک حیوانی مقناطیسی قوت کا نتیجہ ہے جو عامل کی ذات سے قائم ہوتی ہے (۳) یہ فقط عصبی حرکت و سکون پر مبنی ہے جس سے فزیالوجی کے اصول پر بحث ہو سکتی ہے کچھ ہوا اس فن کے عاملوں نے اپنی تحقیق سے یہ بات ثابت کی ہے کہ شخص معمول کو بیہوشی کی حالت میں عامل جو کچھ کہتا ہے اس پر ویسی ہی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر اسے یوں کہا جائے کہ تمھارے ہاتھ پر ترخم لگ گیا اور خون نہ نکلا تو جھٹ اس کے ہاتھ سے خون نکل آتا ہے۔ یا اگر کوئی کڑوی چیز اسے کھلا کر کہا جائے کہ یہ فلاں میٹھی چیز ہے تو وہ اس میٹھی چیز کا ذائقہ محسوس کرنے لگتا ہے۔ اور اسی طرح برعکس۔ اور اسکی علت وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ وہم کو انسانی طبیعت میں بڑا بھاری دخل ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کوئی لذیذ غذا کھا رہا ہو تو کھانے کے اثنا میں وہ اس لذت کو محسوس کرتا جاتا ہے اور اس کی طبیعت خوش ہوتی ہے۔ اور اگر اُس سے کہدیا جائے کہ اس غذا کے برتن میں کتے نے منہ ڈال کر کچھ کھایا تھا، اس میں چوہا مرگیا تھا تو فی الفور اُس کی لذت اور خوشی کدورت سے مبدل ہو جائیگی اور ممکن ہے کہ قے کر ڈالے۔ چنانچہ یہ بارہا تجربہ میں آچکا ہے اور اگر اس سے یہ بات نہ تبلائی جاتی تو اثر اس کی طبیعت پر ہرگز ظاہر نہ ہوتا۔ اسی طرح شخص معمول مذکورہ بالا مثالوں میں چونکہ فلاں میٹھی چیز کے ذائقہ سے آگاہ ہے۔ اور اس کا شعور اس کو پہلے سے حاصل ہے یا وہ زخم اور جریان خون کی کیفیت کا شعور رکھتا ہے اور یہ شعور اس کے اعصاب دماغ میں موجود ہوتا ہے اس لئے یاد دلانے پر اعصاب فی الفور اس کیفیت متذکرہ سے متاثر ہو جاتے ہیں اور اثر مطلوبہ معمول پر ظاہر ہونے لگتا ہے۔

(صوفی)

ارض مقدس

جزیرۃ العرب دنیا کی دوسری قوموں کے نزدیک ایک خشک، بنجر بے آب و گیاہ صحرا، ریگستان اور کوہستان ہے لیکن اسلام

کے نزدیک یہی اُس کی سب سے بڑی دولت، یہی اُس کی سب سے بڑی متاع، یہی اُس کا سب سے بڑا خزانہ ہے، جسپر وہ اپنی ہر دولت نثار، اپنی ہر متاع قربان، اور اپنا ہر خزانہ نچھاور کرنے کو طیار رہے۔ جزیرۃ العرب کیا ہے؟ پیغمبروں کا مولد، انبیاء کا مسکن رسولوں کا وطن، اسلام کی زندگی کا سرچشمہ، قرآن کا مہبط، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولد و مدفن، صحابۂ کرام کی کوششوں کا جولانگاہ، ائمہ اور بزرگوں کی خوابگاہ! وہ حجاز ہی کی سرزمین تھی۔ جہاں آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دنیا کی زمین پر قدم رکھا، اور کعبۃ اللہ عرش الٰہی کا اس عالم مادی میں سایہ اور تمثال بنا اور اسلیے وہ دنیا کے آخری پیغام سننے والوں کا قبلہ اور مرکز بنا۔ عراق وہ سرزمین ہے جہاں سے نوح کا طوفان اٹھا، یہ وہ مقام ہے جہاں "مسلم اوّل" ابراہیم خلیل اللہ نے وجود پاکر آذر کا بتخانہ اور نمرود کا دار الغرور توڑا۔ اور اس طرح یہ اسلام کا پہلا گھر ہے، جہاں مسلمانوں کا پہلا گھرانا آباد ہوا۔ یہی وہ سرزمین ہے جہاں یونس نے گنہگاروں کو اپنی دردناک آواز سے پکار کر اُن کے دلوں کو متاثر اور آنکھوں کو اشکبار کیا۔

شام زمین کا وہ گوشہ ہے جہاں لایزالی رحمت کے چشمے بار بار اُبلتے رہے اور ہدایت الٰہی کی بجلیاں دمبدم کوندتی رہیں۔ ابراہیم خلیل اللہ کا دار الہجرۃ، اُن کے مقدس سیاحت کی منزل، اور اُن کے جسد اطہر کی خوابگاہ، اور اُن کے نسل اسحٰق کے ہزاروں پیغمبروں کا مولد و مدفن ہے۔ یہیں وہ بیت المقدس ہے جو داؤدؑ و سلیمانؑ کی تعمیر، انبیاء کا مذبح، معراج محمدی کی پہلی منزل، مسلمانوں کا ششماہہ قبلۂ اول اور اسلام کا تیسرا حرم ہے۔ آگے بڑھ کر بحر میت کا کنارہ لوطؑ کا خیمہ گاہ ہے۔ بحر احمر کے کنارہ مدین کی زمین شعیبؑ کا وطن اور حضرت موسیٰؑ کی ہجرت گاہ ہے۔ اسی کے قریب حضرت ایوبؑ کا خیمہ تھا۔ اس کے بعد تبوک کے قریب ثمود کا مسکن اور حضرت صالحؑ کی وحی کا مہبط تھا۔ یمن قبیلۂ عاد کی یادگار اور حضرت ہودؑ کی نبوت کا مقام تھا۔ حجاز کو کیا کہوں کہ اُس کا ذرہ ذرہ اسلام کے آسمان کا ستارہ اور اُس کی گلی گلی جبریل امین کی منزل، اور چالیس کروڑ قلوب کا مرکز و مرجع ہے، جسطرف دن میں پانچ بار لاکھوں پیشانیاں گرتی اور اُٹھتی ہیں۔ یہی وہ "وادی غیر ذی زرع" ہے جہاں ایک مقدس باپ نے اپنے ایک مقدس بیٹے کو خدا کے نام پر بھینٹ چڑھایا، جہاں ایک مقدس شوہر نے اپنی عفیف بیوی اور اکلوتے بچے کو صحرائے بے نام و نشان میں چھوڑ کر خدا کے حکم کی بجاآوری کی۔ یہی وہ مقام اقدس ہے جہاں ایک بزرگ باپ نے معمار اور ایک فرمانبردار بیٹے نے مزدور بن کر خدا کا پہلا گھر بنایا۔ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ اس کی شان اور إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ اسی کی خبر ہے۔ یہیں ایک تپسی کی چٹان پر کھڑے ہوکر ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ نے مل کر نسل انسانی کی بھلائی کے لئے بنی اُمّیؐ کے ظہور کی دعا مانگی تھی ربنا وابعث فیهم رسولا منهم یتلوا علیهم ایاتك ویعلمهم الكتب والحكمة ویزكیهم انك انت العزیز الحكیم (بقرہ) وہ نبی اُمی جب ظاہر ہوا تو شہر مکہ اُسکا مولد، اور مدینہ اُس کا مدفن ہوا۔ یہی وہ شہر ہے جہاں ہدایت کا آخری سرچشمہ اُبلا۔ یہیں وہ بلد امین ہے جس کی خدائے عزیز نے قسم کھائی۔ یہیں وہ حرم ہے جس کو خدا نے امن کا گھر اور مخلوق کا مرجع بنایا وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا۔ غرض اس سرزمین کا کونسا گوشہ ہے جو ہماری عقیدت گاہ نہیں۔ جہاں شہدائے اسلام کے خون کے قطرے نہیں گرے۔ جہاں اسلام کے اولیاء اور اماموں کا مدفن نہیں۔ جہاں اسلام کی سیزدہ صد سالہ عزت و وقار کا خزانہ دفن نہیں۔ یہی وہ حد و دیں جہاں اسلام کی پہلی تاریخ بنی۔ جہاں اسلام کی تہذیب و تمدن کی مشعلیں روشن ہوئیں حجاز خلافت راشدہ کا گہوارہ، شام خلافت بنی امیہ کا گھر اور عراق خلافت عباسیہ کا مہد ہے۔ یہی وہ آبادیاں ہیں جہاں علوم اسلامیہ کی ترتیب و تدوین ہوئی بصرہ حسن بصریؒ کا مرقد اور علم کلام کا مولد۔ کوفہ علی مرتضیٰ اسد اللہ الغالب کی شہادتگاہ، اور آہ! یہیں فرات کے کنارے خانوادۂ نبوت کا مقدم کارواں لٹا تھا۔ حسینؓ کا مشہد، علی اصغرؓ و علی اکبرؓ کا مقتل، عباسؓ کی شہادت گاہ ہے یعنی بہتر مقدس نفوس کے خون کا فوارہ یہیں بہا تھا۔ الحاصل اسلام کی تاریخ کا خلاصہ اور مسلمانوں کی دولت کا گنج گراں مایہ اسی جزیرۂ عرب کے کھنڈروں، صحراؤں، بگیتانوں اور ویرانوں میں مدفون ہے۔

چپہ چپہ یہ ہے یاں گوہر یکتا تہ خاک
دفن ہوگا نہ کہیں ایسا خزانہ ہرگز

اس تفصیل کے بعد دنیا کے ہر منصف مزاج سے اپیل ہے کہ فیصلہ کرے کہ اس ارض مقدس کی امانت دنیا کی کس قوم کے سپرد ہونی چاہئے؟ یہود آگے بڑھینگے لیکن اُن سے کہدیا جائیگا کہ بابل اور شہر یروشلم کے سوا تم کو جزیرۂ عرب کے اس وسیع حدود میں سے اور کس کا دعویٰ ہے؟ اور پھر تم عیسیٰ روح اللہ کے انکار سے یروشلم کی امانت کے مستحق نہ رہے،

عیسائی آگے بڑھینگے اُن سے کہا جائیگا کہ تم نے مسیح کی بشارت کی قدر نہ جانی اور آخری پیغام کی تکذیب کی اس لئے یہ امانت اُن فرزندان ابراہیم کا حصہ ہے جو نسل ابراہیم کے ہر پیغمبر کو برابر کی عقیدت اور احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں اور لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ جن کا اعلان ہے، کہ وہی یہود و نصاریٰ کے دو بلاکوں کے درمیان عدل و انصاف کا توازن قائم رکھ سکتے ہیں۔

توراۃ کی زبان میں جزیرۃ العرب کا نام ارض مقدس ہے۔ خدا نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ تو دائیں بائیں آگے پیچھے دیکھ۔ یہ ساری زمین میں تجھ کو اور تیری نسل کو ابدالآباد کے لئے دیتا ہوں، فرمایا کہ تیری نسل کو بڑھاؤنگا اور اسکو برکت دونگا، اور وہ اس ساری زمین کی مالک ہوگی۔ اگر تو ریگ کے ذروں کو اور آسمان کے تاروں کو گن سکتا ہے تو اپنی نسل کو گن سکیگا۔

(معارف)

معلومات

براکین یعنی کوہ آتش فشاں

علمائے علم ارض (جیالوجی) کے پاس یہ امر محقق ہو چکا ہے کہ کرۂ ارض شدید گرم اور پگھلے ہوئے مادہ سے بنا ہے جس کے اوپر کا قشر یعنی پپڑی سرد ہو گئی ہے جسپر ہم ساکن ہیں اور جسکا دل بمقابلہ اس کے نصف قطر کے کچھ ایسا زیادہ نہیں ہے۔ ایسی صورت میں کچھ بعید نہیں کہ اُس کی اندرونی حرارت اور حالات کے علامات ظاہر اور نمودار ہوتے رہیں۔ جہاں کہیں براکین (برکان کی جمع) یعنی کوہ آتش فشاں ہیں وہاں پگھلا ہوا ارضی مادہ اور پتھر اکثر ان پہاڑوں میں سے بذریعہ سوراخوں کے اُبل کر باہر نکلتا ہے۔ اور ایسے سوراخ قشر ارض میں جابجا موجود ہیں۔ انھی کو براکین یا جوالا مکھی کہتے ہیں۔ اور اس قشر یا پپڑی کے ایک وسیع حصہ میں شدید و خفیف حرکات اکثر محسوس ہوتے رہتے ہیں۔ جن کا ماخذ و منشاء کوئی اضطرابی طاقت ہے جو زمین کے اندر واقع ہے۔

برکانی پہاڑ جلے ہوئے مواد اور راکھ کے ایک مخروطی ڈھیر پر مشتمل ہے جو کسی مرکزی دہانہ کے گرد جمع ہوا ہے۔ یہ مواد اور راکھ اس دہانہ سے بڑے زور سے ہوا میں پھینکے جاتے ہیں اور اس دہانہ کے اطراف میں جمع ہوتے ہیں۔ اگر ہوا تیز چلتی ہو تو یہ مواد پہاڑ کی دوسری جانب بھی زیادہ جمع ہوگا۔ یہیں اور یہاں اجزا بعض اوقات ہوا میں بہت بلند ہو کر چلتی ہوا کے ساتھ میلوں دور جاکر سطح زمین پر پھیلا دئے جاتے ہیں۔ بعض صورتوں میں اس مواد اور راکھ کو ہوا دہانہ سے صدہا میل کے فاصلہ پر لے جاتی ہے۔ اور زمین اور سمندروں کے وسیع سطحوں پر اسکو پھیلا دیتی ہے۔ لاوے کے بڑے بڑے ٹکڑے جن کو اصطلاح علم ارض میں برکانی بم کہتے ہیں اکثر ہوا میں بہت بلند ہو کر اسی پہاڑ کے قرب و نواح میں اُتر آتے ہیں اور لاوے کے سیلاب کبھی جوش زدہ ہو کر یا تو اس راکھ اور پتھر کے ڈھیر کو چیر کر دھنس جاتے ہیں یا کاسہ یعنی فم دہانہ کے کنارہ سے اُبل کر باہر نکلتے ہیں۔ اور آس پاس کے ملک کو پاٹ دیتے ہیں۔

کبھی ایک ہی دہانہ سے پے در پے انتہابات ظہور میں آتے ہیں لیکن بعض اوقات اس پہاڑ کے پہلو میں دوسرے چھوٹے دہانے کھلتے ہیں اور انتہاب پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ چھوٹے مخروط اور دہانے اکثر بڑے پہاڑ کے شدید انتہاب اور کثیر مواد کے اخراج کی وجہ سے چھپ کر مدفون ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ایک سلسلہ مخروطوں کا اکثر ایک خط مستقیم میں نظر آتا ہے۔ جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ قشر زمین میں کوئی شگاف پیدا ہو گیا ہے جسپر یہ سب واقع ہیں۔

ان براکین کے اندرونی حصے میں لاوے کی چھوٹی بڑی رگیں سنظر آتی ہیں جو اس پہاڑ کے جسم میں ہر طرف دوڑی ہوئی ہیں اور جو بعض اوقات دوسرے قسم کے مواد کے تہوں میں دھنسی ہوئی نظر آتی ہیں اور بعض اوقات دوسری رگوں کو کاٹ کر آگے بڑھی ہیں جو ان سے قبل بنی تھیں۔

جب پگھلا ہوا لاوا کسی پہاڑ کے جسم میں زور سے داخل ہوتا ہے تو کچھ حصہ اُس کا ممکن ہے کہ حالت سیالی میں ایسی درزوں اور شگافوں میں دھنس جائے۔ جو آگے سے موجود نہیں۔ یا یہ کہ کسی اندر سے دھکیلنے والی قوت کا نتیجہ ہو۔ ایسی رگوں کو اصطلاح علم ارض میں ڈیک یعنی دیوار کہتے ہیں۔ جب ان رگوں کا مادہ سرد ہو جاتا ہے تو یہ سلیں بجسم اور سنجمد پتھر بن جاتی ہیں۔ اور سفے الحقیقت دیوار یا پشتہ کا کام دیتی ہیں۔ یعنی پہاڑ کے مختلف حصوں کو باہم جکڑ دیتی ہیں اور بیچ کے پھیلے اور پولے اجزا کو باہم وصل کر دیتی ہیں۔

زمین کے اندر سے جو مادہ بذریعہ ان آتش فشاں پہاڑوں کے باہر نکل کر زمین کی سطح پر پھیلتا ہے اُس کی مقدار بہت زیادہ ہے۔ چنانچہ براکین مشہورہ کے حالات سے اس کی حقیقت ظاہر ہوگی۔

صفحہ ارض پر ان کی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ گو یہ ظاہری علامات کسی اندرونی حالت کی ہیں جو تمام کرۂ ارض کے شامل ہیں لیکن ان کا وجود پانی کے بڑے قطعات اور سمندروں کے قریب میں ایک گمان پیدا کرتا ہے کہ شاید پانی وہ عامل ہو جو ان کے ہیجان کا باعث ہوتا ہے۔ بہت گرم پانی کا بخار اور اس کا شدید دباؤ ممکن ہے کہ وہ طاقت ہو جس کی مدد سے یہ آتشیں سلیں زمین کے اندر سے نکلتی ہوں۔ اور یہی طاقت راکھ کے گھنے ابروں اور براکینی اجزا کے غبار اور ٹکڑوں کو ہوا میں اُڑاتی ہو۔ چونکہ اکثر پتھروں میں پانی نفوذ کرتا ہے اور ان میں شگاف اور درزیں بھی اکثر ہوا کرتی ہیں تو احتمال قوی ہے کہ پانی ان راستوں سے زمین کے اندر اُترتا ہے۔

تمام براکین بظاہر مواد کی چھوٹی مقداروں سے وجود میں آئے ہیں جو زمین کے اندر سے وقتاً فوقتاً نکل کر اُن پر جمتا گیا ہے اور اُن کی جسامت اور بلندی میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔ فاصلہ ان زمانوں کا جو بعض اوقات بیسیوں سال اور بعض اوقات صدیاں ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جتنی مابینی زمانہ دو انتہابوں کا زیادہ ہو تو مواد کی مقدار بھی زیادہ ہوتی ہے۔ جس سے پہاڑ کا جسم بڑھتا ہے۔ بڑے بڑے انتہاب جن سے کثیر مواد پگھلا ہوا باہر نکلتا ہے شاذ و نادر واقع ہوتے ہیں اور جن پہاڑوں میں اکثر انتہاب ہوا کرتا ہے اُن میں سے مواد بھی کمتر خارج ہوتا ہے۔

کم سرمایہ والوں کیلئے وسائل معاش

موقع کی تاک

کم سرمایہ والوں کے لئے ایک بہترین صورت معاش کی یہ ہے کہ ہر وقت موقع کی جستجو میں رہیں اور فائدہ کی کسی صورت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ مثلاً فرض کیجئے کہ سردی کا موسم شروع ہوا ہے۔ لوگ اپنے اور اپنے بچوں کے لئے لباس سرمائی کی فکر میں ہیں۔ موزے، ہنسیان، سویٹر وغیرہ خریدنا چاہتے ہیں۔ تمھیں چاہئے کہ موسم سرما آنے سے ہی لوگوں کی ان ضروریات کا خیال رکھو اور جس قدر رقم لگا سکو اُسے فوراً صرف کرکے مال منگاؤ۔ ایسے مواقع پر کم سرمایہ والے کے لئے کامیابی کی صرف یہی صورت ہے کہ بازار میں سب سے پہلے اُس کا مال پہنچ جائے۔ اس سے دو مقصد حاصل ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ مقابلہ نہ ہونے کی وجہ سے نفع خاطر خواہ ملے گا۔ دوسرے مال جلد نکل جائے گا۔ اور وہی روپیہ کسی دوسرے کام میں لگانے کا موقع مل جائے گا۔ اسی طرح دیگر موسموں کی ضروریات اور اُن میں لوگوں کے جذبات کا خیال رکھیں مثلاً گرمیوں میں چھتری، اور بارانی بارشوں کے موسم میں خصوصیت کے ساتھ زیادہ فروخت ہوگی۔ کیوڑہ، گلاب، بید مشک پنکھے، اور اسی طرح کی چیزیں موسم گرما میں ہاتھوں ہاتھ نکلتی ہیں۔

صرف موسمی تغیرات ہی سے فائدہ نہ اٹھاؤ، بلکہ ہر نئے کام سے ہر نئی تحریک سے گورنمنٹ اور پبلک کی ہر نئی اسکیم سے فائدہ اٹھاؤ۔ مثلاً ملک میں سودیشی مال کی تحریک پیدا ہوئی، اب تمھیں چاہئے کہ سب سے پہلے ایسی سودیشی اشیاء جن کی مانگ ہو، فوراً مہیا کردو۔ فرض کرو کہ گورنمنٹ کوئی عمارت بنانا چاہتی ہے، اب تم ہاتھ پر ہاتھ رکھکر نہ بیٹھو۔ اور اس عمارت کی تعمیر میں تم جو کچھ حصہ لے سکتے ہو اُسکے لئے کمربستہ ہو جاؤ۔ مثال کے طور پر یوں سمجھو کہ گورنمنٹ نے نئی دہلی آباد کرنی چاہی۔ اس موقع پر وہ لوگ کافی فائدہ اُٹھا سکے جو مواقع کے منتظر رہتے ہیں۔ گورنمنٹ نے ملک کے کسی حصہ میں نہر نکالنی چاہی۔ اب تم اس موقع سے فائدہ اُٹھاؤ۔ کہیں کوئی بڑا ملکی جلسہ قرار پایا ہے، تم اس کے پنڈال وغیرہ کے لئے سامان بہم پہنچا کر سیکڑوں روپیہ پیدا کرلو۔ اسی طرح جب جلسے کے بعد روپوں کا مال کوڑیوں میں فروخت ہونے لگے، تم اُسکی خریداری میں سبقت کرو۔ کوئی انگریز ولایت کو جانے لگے تو اُس کا فرنیچر ارزاں قیمت پر مول لے کر اچھے داموں پر بیچو۔ گھاس کا کوئی کھیت، کابلی ہاؤس کے جانور، عدالتوں کی ردی، اور دیگر اشیا جب نیلام ہوں، تو فوراً موقع پر پہنچو اور مال کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اور خرید لینے کے بعد کافی منافع لے کر فروخت کرو۔ اسی اصول کے پابند رہ کر فصلی پیداوار کی خرید و فروخت کا خیال رکھو۔ اور اپنی بساط کے مطابق فصل کی چیزیں خرید کر کے مناسب موقع پر فروخت کرو۔ فصل کی چیزیں عموماً پیداوار کے وقت نہایت ارزاں ملتی ہیں اور چند روز کے بعد نہایت گراں ہو جاتی ہیں۔ اناج کے لئے بے شک بڑے سرمایہ کی ضرورت ہے لیکن گڑ، دھنیا، ہلدی، مرچ لہسن، پیاز وغیرہ کی خرید و فروخت تھوڑے سرمایہ سے بھی ممکن ہے۔ اسی طرح روپے کی اُلٹ پھیر میں کافی منافع ہوتا ہے اور چند سال میں راس المال غیر معمولی ترقی کر جاتا ہے۔ ان تمام صورتوں میں نہ تعلیم کی ضرورت، نہ پورا وقت درکار ہے۔ آدمی دیگر مستقل مشاغل ملازمت، دوکانداری وغیرہ کے ساتھ بھی اس کاروبار کر سکتا ہے۔ البتہ ان کاموں میں ایک مستعد، سرگرم اور وقت حاضر اور موقع شناس دماغ کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔

سن کی نواڑ

سوت کی نواڑ تو عام طور پر استعمال ہوتی ہے اور کسی گذشتہ اشاعت میں اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لیکن اب خیال پیدا ہوا ہے کہ اگر سوت کی طرح سن کی نواڑ تیار کی جائے تو نہایت ارزاں اور مقبول عام ثابت ہو۔ اس کے بننے کا طریقہ تقریباً وہی ہے جو سوت کی نواڑ کا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں سوت صرف ہوتا ہے اور اس میں سوت کی جگہ سُتلی خرچ کی جائے گی۔ سُتلی باریک اور ہموار ہونی چاہیے جیسی عموماً پیکٹ باندھنے میں استعمال کی جاتی ہے۔ اور اُسکی ترکیب یہ ہے کہ سن کو بٹنے اور اینٹھنے کے بعد پتنگ کی ڈور کے مانند مانجھ لیا جائے۔ مزید نفاست اور خوشنمائی کے لئے سُتلی کو کسی پکے رنگ میں رنگ لیا جائے۔ بہرحال سُتلی کی نواڑ نہایت خوب صورت، پائدار، اور ارزاں تیار ہوگی۔ اور چند روز میں اس کا رواج عام ہو جائے گا۔ اور جو لوگ سوت کی نواڑ گراں ہونے کے باعث استعمال نہیں کر سکتے، وہ بڑے شوق سے اسے خریدیں گے۔ کیونکہ اس طرح لوگ بار بار باندھ خریدنے اور چارپائی بُنوانے کی زحمت سے بچ جائیں گے۔

سوالات

مذہبی

(۱۰۵۹) میں پچھلے گناہوں سے کشمکش سا رہو چکا ہوں۔ ہونے سے پہلے میرے چند اشخاص کے حقوق اور روپیہ وغیرہ لے کر واپس نہیں دیا۔ اب علماء کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ کہ اُن حقوق اور روپیہ کے ادا کرنے کا کیا کفارہ ادا کروں۔ نیز رشوت میں دلالی کی ہے۔ اس کا کیا کفارہ ہے۔ (ابو سعد اختر)

(۱۰۶۰) ایک عورت بالغہ اور ایک نابالغہ کے جنازہ کی نماز ایک وقت میں جبکہ زلطیانی کا خوف ہے اور نہ بے حرمتی جنازہ کا خطرہ اور نہ جہاد کا وقت ہے جائز ہے یا نہیں؟ جواب مستند مدلل حوالۂ کتاب ہونا ضروری ہے۔

ایم محمد قاسم
الحیدرآباد

طبی

(۱۰۶۱) ایک شخص فربہ اندام ہیں۔ ایسی دوا یا نسخہ درکار ہے جس سے آوار کا بھدا پن دور ہو جائے۔ (۱۱)

(۱۰۶۲) پہلے کمر میں درد تھا۔ پھر ٹانگوں میں ہوا۔ اس کے بعد دونوں شانوں کی ہڈیوں سے تین چار انگل نیچے چمک معلوم ہوئی۔ اور اب متواتر رہتی ہے۔ اور دونوں شانوں، گدی، پیشانی وغیرہ میں سخت درد رہتا ہے۔ پانچ سات دن کے بعد ایسا دورہ ہوتا ہے کہ مریض جاں بلب ہو جاتا ہے۔ گردن کو پشت کی طرف بار بار کھینچنے سے ذرا تسکین معلوم ہوتی ہے، ورنہ گردن کا ہلانا مشکل ہو جاتا ہے۔ نام مرض اور نسخہ یا تیار دوا مطلوب ہے۔ (۱۲)

(۱۰۶۳) ایک شخص اول الفلونزا میں مبتلا ہوا۔ اس میں وہ بچ گیا لیکن سرد چیزوں کے استعمال کی وجہ سے اُسکو نزلہ کی شکایت ہو گئی ہے۔ کھانا ہے۔ غذا ہضم نہیں ہوتی۔ عمر ۳۲ سال ہے۔ نسخہ درکار ہے۔ (۱۳)

متفرق

(۱۰۶۴) کلکتہ کے جس قدر فرم ہائے متعلقہ مسینری، بائسیکل، الکٹرک اور ہر قسم کی مشین مثل کاٹن، کاٹل پریس، ریشن، روبز، آیرل برس ایل انجن، گیس انجن وغیرہ اور نیز بمبئی کے حسب قدر فرمیں ہوں، اُن کے مفصل پتے درکار ہیں۔ (ایم۔ امام الدین)

(۱۰۶۵) ایسی کتاب جس میں رسّی بٹنے کی مشین اور کھٹن نکالنے کی مشین معہ تصویر ہو اور ہر پرزہ علیحدہ علیحدہ ہو پتہ مطلوب ہے۔ (۱۴)

جوابات

(۱۰۲۷) کالی زیری۔ ابٹہ ہلدی۔ کاکڑا سینگھی۔ ہموزن ملاکر سرکہ انگوری میں پیس کر ضما دکریں۔ (ڈاکٹر سید عبداللہ فتاح)

(۱۰۲۸) دواخانہ ہاشمی دہلی سے حسن افزا منگا کر استعمال کیجئے (حکیم محمد ظہیر علی)

(۱۰۲۹) دواخانہ ہاشمی دہلی سے خط و کتابت کیجئے۔ (″)

(۱۰۳۰) حبوب منقط اعلیٰ اس مرض کیلئے بہت مفید ہیں۔ دواخانہ ہاشمی دہلی سے طلب کیجئے۔ (″)

(۱۰۳۱) انجیر کا پانی پاؤ بھر لیکر ایک بوتل سرکہ انگوری میں بھگو دیں۔ جب انجیر پھول جاویں۔ ایک دو دانے کھا کر اُس پر سے دو گھونٹ سرکہ کے پی لیا کریں۔ مجرب ہے۔ (ڈاکٹر عبدالرشاہ)

(۱۰۳۲) کسی مقامی طبیب یا ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ (″)

(۱۰۳۳) دور کا طبیب اس قسم کے امراض کا علاج نہیں کر سکتا۔ تاوقتیکہ مرض تشخیص نہ ہو۔ دوا کیا تجویز کیجا سکتی ہے (″)

(۱۰۳۴) اطریفل اسطوخودوس ۵ ماشہ روزانہ سوتے وقت کھایا کریں اور روح دماغ دواخانہ ہاشمی دہلی سے منگا کر بالوں میں ملا کریں۔ (حکیم محمد ظہیر علی)

(۱۰۳۵) معجون سورنجان کھلا دیں اور روغن موم کی مالش کریں۔ انشاء اللہ آرام ہو جائے گا۔ (″)

(۱۰۳۶) شب کو زرد کاغذ کو پانی میں بھگو دیں۔ اور صبح کو جب اچھی طرح گل جائے تو اُسے پر لگا دیں۔ دن میں دو چار مرتبہ لگانا چاہئے۔ انشاء اللہ تین چار یوم میں صاف ہو جائینگے۔ (″)

(۱۰۳۸) غنچہ دہن دواخانہ ہاشمی دہلی سے منگا کر استعمال کریں۔ (″)

(۱۰۴۳) دواخانہ نئی زندگی صدر نوشہرہ سے مل سکتا ہے۔ (ڈاکٹر عبداللہ شاہ)

(۱۰۴۹) ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مہتمم سے خط و کتابت کریں۔ (″)

(۱۰۵۲) تینوں کتابیں منیجر دواخانہ نئی زندگی صدر نوشہرہ سے مل سکتی ہیں (″)

(۱۰۵۳) بحر العلوم دواخانہ نئی زندگی صدر نوشہرہ سے طلب کیجئے (″)

(۱۰۵۵) رجسٹرار صاحب پنجاب یونیورسٹی سے ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر پراسپکٹس منگا لیں۔ (″)

(۱۰۵۶) انتخاب لاجواب ہفتہ وار کا نمونہ پیسہ اخبار لاہور منگا کر دیکھیں۔ (″)

(۱۰۵۸) ذخیرہ صنعت و حرفت کی آٹھوں جلدیں خواجہ ڈپو دہلی سے طلب کریں۔ (فیاض)

انشائے لطیف

نا اُمیدی

(از جناب لطیف احمد صاحب)

انسان کا دل منبع ہے جذبات کا اور خواہشوں کا۔ جذبات کی حد مقرر کرنا دشوار ہے لیکن خواہشوں کی انتہا اُن کے پورے ہونے تک ختم ہو جاتی ہے۔ مگر خواہشات کا سلسلہ طویل ہے۔ اور ایک خواہش کے بعد دوسری خواہش اس طرح نمودار ہوتی ہے جیسے زنجیر کی ایک کڑی کے بعد دوسری کڑی۔ یہی جذبات اور خواہشوں کا متواتر ایک دوسرے کے بعد پیدا ہوتے رہنا انسانی حیات میں کشمکش اور حرکت کا باعث ہوتا ہے اگر ایک خواہش پوری ہونے کے بعد دوسری پیدا نہ ہو تو نہ صرف انسانی زندگی سست اور ساکن ہو جائے بلکہ انسانی کوششیں بند اور انسانی ترقی رک جائے۔ اور انسان جہاں اس کی پہلی خواہش پوری ہو وہیں تابع ہو کر بیٹھ رہے۔ لیکن ایک آرزو بر آمنہ کے ساتھ ہی ابھی اس کا لطف اُٹھانے کا اور اپنی حرکت کو روک کر ذرا دم لینے کا موقع بھی نہیں ملتا کہ فوراً ہی ایک اور آرزو سابقہ آرزو کی جگہ لے کر دل میں گدگدی پیدا کرتی ہے اور محنت کے مائے انسان کو اس طرح بے چین کرتی ہے کہ وہ اسی طرح کمر باندھے دوسری کشمکش میں اپنے آپ کو ڈال دیتا ہے اور پھر اپنی کوششوں کو تازہ دم کر کے اس نئی خواہش کے حاصل کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے۔ یہ دَوڑ انسان کی زندگی بھر ہوتی ہے سوائے اُس آخری وقت کے جبکہ موت اور اپنے قریبی انجام کا خیال ان خواہشوں کو اُبھرنے نہیں دیتا اور وہیں دل ہی کے اندر ان کا دم گھوٹ دیتا ہے۔

ہر خواہش جو دل میں پیدا ہوتی ہے اس کے دو انجام ہوتے ہیں یا تو وہ خاطر خواہ پوری ہو یا نہ ہو۔ اگر ایک خواہش پیدا ہو جاتی ہے تو چاہتے کہ اُس کے پورا ہونے پر دل کو خوشی اور راحت میسر ہو، لیکن ایسا نہیں ہوتا اور بیقرار دل کو آرام نہیں ملتا خواہش کے پورا ہوتے ہی شعاع مطلوب سے ایک قسم کی سیری مائل بہ نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور ایک اور تازہ خواہش نئے تیر و پیکان سے پیراستہ دل کو چھیدنا شروع کر دیتی ہے۔ فوراً انسانی قوی دوسری طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اور اس سابقہ خواہش کا پورا ہونا بالکل بے مزہ اور ادنیٰ معلوم ہوتا ہے۔ ایک خواہش کے بعد دوسری خواہش کے وجود میں آنے کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔ اور یہی انسان کو محنت کرنے، مصائب جھیلنے اور اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالنے پر تحریک اور تحریص کرتا ہے۔ یہی اس کی کوششوں کو برابر جاری اور برقرار رکھتا ہے اور یہی اُسکی زندگی کی مصروفیت کا سبب ہے۔

لیکن اس دوڑ میں سرگرم رکھنے والی صرف امید ہے۔ اگر اس اُمید میں ذرا سا بھی تزلزل ہو جاتا ہے تو کوششیں ادھوری رہ جاتی ہیں۔ دل برداشتہ ہونے سے حرکت بند ہو جاتی ہے اور آخر وہ حالتِ سکون پیش آتی ہے جس میں ہاتھ پر ہاتھ رکھکر یا تو کسی غائبانہ امداد کی توقع کرنی پڑتی ہے یا خوشی سے اپنی بدقسمتی پر آنسو بہانے کی نوبت آتی ہے۔ یہ آخری حالت انسان کی نہایت اضطرابی حالت ہے اور اُسی کا نام نا اُمیدی رکھا گیا ہے۔ جب کسی وقت انسان اس حالت میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کے لئے دُنیا میں خوشی کے راستے سب طرف سے بند ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اُمید جو خوشی کی بشیر ہے اپنی آمد و رفت موقوف کر دیتی ہے اور زندگی کا ایک ایک لمحہ گزارنا مشکل اور وبال ہو جاتا ہے۔ قوتِ تخیلہ بھی جس کا عمل اُمید کے ماتحت ہو کوئی دور و نزدیک۔ راحت اس کے لئے پیش نہیں کر سکتی۔ کوئی سامان اُس کو اپنے دل کے مسرور کرنے کا نظر نہیں آتا۔ اس نا اُمیدی کا سیلاب جب ایک بھیانک سامنے سے آتا ہوا دکھلتا ہے تو التجا کے ساتھ مایوسانہ لہجہ میں دفعتہً پکار اُٹھتا ہے ؎

سنبھلنے دے ذرا اے نا اُمیدی کیا قیامت ہے ۔۔۔ کہ دامانِ خیالِ یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

بہت سے ایسے لوگوں کو جنہوں نے خودکشی کر کے دنیا کے مصائب سے نجات پائی ہے بعض لوگ بزدل اور کمزور بتلایا کرتے ہیں لیکن یہ بزدل بتلانے والے جو اکثر عالباً اُس حالت سے آگاہ نہیں ہوتے اور نہ اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں جو نا اُمیدی کی حالت ہے اگر یہ الزام لگانے والے اپنے دلیر دلوں میں کسی ایسے شخص کی حالت کا تصور کریں گے جسکی ایک بھی آرزو پوری ہونے کی کوئی صورت نہ ہو، جس کو اُمید کی دُھارس بندھانے والا چہرہ کسی طرف نظر نہ آتا ہو، جسے در و دیوار سے مایوسی کی آوازیں آتی ہوں، جس سے ہمدردی ظاہر کرنے والی کوئی زبان نہ ہو تو وہ دیکھینگے کہ وہ ایسا شخص ہے جسکی حالت حقیقی طور پر قابلِ رحم ہے۔ زندگی اس کے لئے بے مزہ ہے۔ دُنیا میں وہ رہتا ہے مگر دنیا سے اُسکو بہت کم دلبستگی ہے۔ جاننے پہچاننے والے اُس سے انجان بنتے ہیں اور کوئی متنفس نہیں کہ اس کے درد کا شریک ہو۔ ایک ایسے شخص کی زندگی یقیناً کوئی زندگی نہیں ہے۔ اور وہ اپنی زندگی پر موت کو ترجیح دیتا ہے۔ اور یہی خیال جب اس کے دل و دماغ پر چھا جاتا ہے تو وہ بار بار زبان سے کہتا ہے "زندگی! یہ زندگی زندہ رہنے کے قابل نہیں" اور آخر وہ ایسے دیوانہ وار فعل کا مرتکب ہوتا ہے جسے صرف اسکی حالت اور ان کا دل جائز سمجھ سکتا ہے۔

اے وہ لوگو! جن کے دل و من مرادوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اے وہ لوگو! جن کی آرزوئیں کامیابی کے چشمے سے سیراب ہیں۔ تم خوش ہو! تمہارے دل مسرور ہیں۔ تمہارے چہرے بشاش اور متبسم ہیں۔ تمہارے لبوں پر تبسم ہے۔ اس لئے کہ تمہارے دل کا غنچہ اُس نا اُمیدی کے مُرجھا دینے والے جھونکے سے محفوظ ہے جسکی ایک ہی لپٹ اعضا کو نڈھال، چہرہ کو زرد، ہاتھ پر ہاتھ رکھوا کر بٹھا دیتی ہے۔ جو دل میں سوزش اور پژمردگی پیدا کرتی ہے جس سے دل کے بخارات سرد آہوں کی صورت میں نکلتے ہیں۔ خدا کا شکر کرو اور اس مسرت کے وقت کو غنیمت سمجھو اور خدا کرے کہ تم اس بادِ سموم سے ہمیشہ امن میں رہو جس کے جھونکے مسرور سے مسرور دل کو افسردہ اور پژمردہ بنا دیتے

ہیں لیکن اُن مجروح دلوں پر نہ ہنسو جن کو نا امیدی نے خستہ بنا رکھا ہے۔ وہ لوگ جن کی زندگی اُن کے لئے وبال ہے اور جو اس وسیع دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتے جو اُن کے مُرجھائے ہوئے دل کو خندہ شگفتہ کرے، وہ جنھیں سہارا دینے والی اُس پاس کوئی چیز نہیں۔ وہ جو مایوسی کے اس درجہ تک پہنچ گئے ہیں کہ جنھیں انسانی ہمدردی کا کوئی ثبوت نہ ملا اور اس بیکسی کی حالت میں وہ خدا پر بھی بھروسہ نہ اُمل کر کے اُسکی رحمت سے دل شکستہ ہو گئے ہیں۔ اے کامیابی کے تاج پہننے والو! تم ایسی مخلوق پر ہنسو نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کی غیرت اور حمیت نے موت سے بیخوف بنا دیا ہے۔ جو اپنے ارادوں میں ایسے مستحکم ہیں کہ اپنی آرزوؤں پر اپنی جانیں قربان کرنا اپنی نجات سمجھتے ہیں۔ یہ ایسے غیرت دار دل رکھنے والے ہیں کہ کسی کے بار احسان اور مرہون منت ہونے کو اپنی زندگی سے بدتر جانتے ہیں۔ بہرحال اے دنیا کی مسرت سے فیضیاب ہونے والو! تم اپنے لوگوں سے ہمدردی کرو۔ ان پر رحم کرو یا کم از کم ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔

اے وہ لوگو! جنکے ساتھ دنیا کی امیدیں وابستہ ہیں۔ اے وہ کہ تم سے توقعات رکھنے والے تمھاری طرف آس باندھے تک رہے ہیں۔ اے وہ کہ تم دوسروں کی مُرادوں کو سرسبز کرنے والے ہو۔ کیا تم اندازہ نہیں لگا سکتے کہ تمھارے دست نگر، محتاج اور امیدوار لوگوں کی خوشی تمھاری ذات پر منحصر ہے اور ان کی دل کی شگفتگی کی اُمید اور کلی مُرجھا کر ان کی زندگی کو کس قدر وبالِ جان کر دے گی۔ اگر وہ تمھارے تئیں اپنی امیدوں کے خلاف برگشتہ دیکھینگے۔ مایوسی کی گرم لپٹ اس غنچۂ دل پر جو مسرت کا مخزن ہے کیا اثر کرے گی جس کی تروتازگی حیات کے لئے لابدی ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ جن لوگوں کے دل افسردہ، مجروح اور مایوس ہیں، زندگی اُن کے لئے کوئی راحت نہیں رکھتی۔ صرف تنفس ان کے لئے عذاب ہے۔ اور وہ اپنا آرام سوائے اس صورت کے کسی اور چیز میں نہیں دیکھتے کہ جلد جلد اس دُنیا کو خیرباد کہہ کر اس عذاب سے نجات پائیں۔

پس اے دلوں کی مراد بر لانے والو! دیکھنا تم ایسے بڑے گناہ کے مرتکب ہونا کہ اُس دل کو مایوس کرو جس نے اپنی خوشی اور راحت کو تم پر چھوڑ رکھا ہے۔ اے لوگو! اگر تمھارے سینوں میں دل اور دلوں میں احساس ہے تو کسی اُمیدوار دل کو نا امید نہ کرنا۔ سب کی بندھی ہوئی آس کو دانستہ یا نادانستہ طور پر یا اپنی بے پروائی سے خاک میں نہ ملا دینا۔ تمھارا ایک ادنیٰ فعل دوسرے کی خوشی پر بہت بڑا اثر ڈال سکتا ہے۔ پس اس امر کا خیال رکھنا کہ ایسا گناہ عظیم تم سے کبھی سرزد نہ ہو کہ وہ امیدوار جو ایک اُمید لئے تمھارے در پر آتا ہے اور خدا نے تمھیں اس اُمید کے پورا کرنے کی مقدرت بھی دی ہے ایسا نہ ہو کہ وہ دل شکستہ تمھارے پاس سے مایوس جائے۔ تم دوسروں کی کارپردآری کرو۔ خدا تمھاری کارپردآری کرے گا۔ اپنی زندگی کے طرزِ عمل میں اس بات کا ضرور خیال رکھنا کہ تم کبھی دل رکھتے ہو۔ تمھارے دل میں بھی آرزوئیں اور اُمنگیں پیدا ہوئی ہیں اور ہونگی۔ اور تمھارے دل بھی کم و بیش اُمیدوں کا سرچشمہ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تمھیں بھی وہ دن دیکھنا پڑے جو آج تمھارے تغافل اور لاپرواہی سے دوسروں کو نصیب ہوا ہے۔ خدا نہ کرے کہ تمھارے شاد اور خرم دل نا امیدی کی تلخی سے آگاہ ہوں۔

کون ہے وہ شخص جو اُس دل کی بے کلی سے آگاہ ہے۔ جبکی تمناؤں کا خون زمانہ کے دستِ تظلم نے کیا ہے اور جس پر نا امیدی اپنی تاریک گھٹا سے احاطہ کئے ہوئے ہے۔ جب وہ اپنے ایسے ہمجنسوں کو جو بعض باتوں میں اس کے برابر اور بہت سی باتوں میں اُس سے کم ہیں کامیابیوں سے سرخرو دیکھتا ہے، تو جو رنج اُس کے دل کو کاٹتا ہے اور جو حسرت اُسکے سینہ میں پیدا ہوتی ہے وہ ایسی ہے کہ اس کی تکلیف اور اس کے مزے سے کوئی نہیں کہہ سکتا (سوائے اُس مظلوم دل کے) کہ میں آگاہ ہوں۔

ہائے محرومی! تیری شکایت کس سے کیجائے؟ اور تجھے کیا کہہ کر الزام لگایا جائے انسانی کوشش کو ہمیشہ کامیاب ہونا چاہئے۔ مگر اُس وقت جب وہ بالائی طاقت جسے بعض تقدیر سے اور بعض اتفاق سے تعبیر کرتے ہیں، ان کے موافق ہو۔ اور اگر نہیں تو اے محرومی تقدیر! آ۔ آ۔ میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے۔ اور چل جہاں تک تو مجھے لے جا سکتی ہے لیکن دیکھ۔ میری ایک حد مقرر ہے۔ اس سے زیادہ دور تو مجھے نہیں لے جا سکتی۔ موت کے سمندر کے کنارہ پر پہنچکر میں تجھ سے بالکل آزاد ہوں اور تیرا تسلط جب چاہے مجھ سے آزادی حاصل کر سکتا ہے۔

بیوی کا انتخاب

آماجد اکا آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا ہونا اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ عورت مرد کی مونس و رفیق ہونے کے لئے بنائی گئی ہے۔ پس یہ رفیق طریق جس قدر اچھا ہو اُسی قدر مرد کی خوش قسمتی سمجھو۔ کیونکہ ؎

زن نیک و خوش سیرت و پارسا کند مرد درویش را پادشاہ

یہ بتا سکنا کہ آیا فلاں شخص شادی کر کے تباہ ہو جائیگا یا سنبھل جائیگا بہت زیادہ اسکی بیوی پر منحصر ہے۔ دُنیا میں کوئی چیز ایک نیک زوجہ سے افضل اور نہ کوئی چیز ایک بُری بیوی سے بدتر ہے۔

ایک دفعہ امریکہ کے نامور موحد اڈیسن صاحب کو ان کے ایک دوست نے صلاح دی کہ امور خانہ داری کو جو بوجود نوکروں کے، ایک بڑی تعداد کے اُلجھے پڑے تھے سنوارنے کیلئے شادی کر لیں۔ باوجودنہایت شرمیلے آدمی ہونیکے صاحب موصوف نے اس صلاح کو بہت پسند فرمایا اور کہا کہ کیا تم کوئی ایسی خاتون بتلا سکتے ہو جس کو میں اپنا شریک بنا سکوں دوست نے جواب میں لاپروائی سے کہا کہ کوئی عورت ہو۔

لیکن ہماری رائے میں کوئی شخص جو ایسی صلاح پر کام کرے واقعی قابل رحم ہے کیونکہ جو کچھ کہ ڈانا مڑی نے بیمار شیرت کہا تھا وہی شادی کی نسبت بھی کہا جا سکتا ہے۔ یعنی "میں دیکھتی ہوں کہ تمھارے غار میں جانوروں کے گھسنے کے نشان ہیں لیکن باہر آنے کے نہیں" کسی کو اپنی زندگی کا رفیق بنانے سے پہلے انتخاب میں نہایت احتیاط برتو۔ کیونکہ تب پچھتائے ہوت کیا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ تاہم یہ بتلا دینا بھی مناسب ہے کہ ایک ایسی بیوی کا تلاش کرنا بھی جو بہت اوصاف موصوف ہو ایک امید موہوم ہے خواہ وہ متلاشی اپنے آپ میں مستقل

ذیل اشتہار دینے والے کی طرح اسکے شوہر بننے کی قابلیت ہی کیوں نہ پاتا ہو۔

ایک اخبار میں مفصلہ ذیل اشتہار چھپا "ایک نوجوان کو جو ابھی دنیا میں داخل ہوا ہے ایک سترہ سالہ بیوی کی ضرورت ہے جو ذی عصمت، تعلیم یافتہ اور کم از کم پانچ ہزار روپیہ کی جائداد کی مالکہ ہو۔ قوی الجثہ اور مضبوط الاعضا ہو۔ اور قد میں جوتے اُتار کر پانچ فٹ چار انچ ہو۔ بہت لحیم شحیم نہ ہو۔ اور نہ بہت دُبلی پتلی ہو۔ حسین ہو اور اپنے حسن پر مغرور نہ ہو۔ بدمزاج نہ ہو اور نہ ہمیشہ چپ چاپ نظر آتی ہو۔ سخاوت پسند ہو اور قیمتی لباس کی حد سے زیادہ شوقین نہ ہو۔ اگرچہ صاف ستھری رہنے کی عادی ہو۔ شوہر سے دل سے محبت کرنے والی ہو۔ اور اس کے راز کسی سے کہنے والی نہ ہو۔ کفایت شعار بھی ہو۔ اور اگر کوئی مصیبت آپڑے تو اُسے خوشی سے سہنے کی طاقت رکھتی ہو۔ کوئی خاتون جو مذکورہ بالا اوصاف سے متصف ہو اور شادی کی خواہش رکھتی ہو تو ا۔ ب۔ معرفت ا۔ ش سے خط کتابت کرے۔

نوٹ۔ درخواست کنندہ کا دعویٰ ہے کہ وہ مذکورہ بالا صفات کو بیوی کے خاوند بننے کی قابلیت رکھتا ہے اور ایسی خاتون کا مستحق ہے"!

بات میں بات نکل آتی ہے۔ وہ ہی کہاوت ہے کہ ایک بڑا میاں نے اپنے نوکر سے کہا کہ سایہ میں سے ایک گائے جوان، اچھیل، خوبصورت، سرخ رنگ، مضبوط جسم والی اور بیس روپے سے کم قیمت کی خرید لاوے۔ نیز یہ کہ دودھ آٹھ سیر سے کم نہ دیتی ہو۔ نوکر نے ادب سے عرض کیا کہ حضور ایسی گائے کے لئے تو میلے میں جانے سے درگاہ رب العالمین میں دعا کرنا بہتر ہے۔

جو لوگ روپیہ کے لالچ سے امیر خاندانوں میں شادیاں کرتے ہیں۔ وہ دراصل اپنے آپ کو اپنی بیوی کے ہاتھ بیچ دیتے ہیں۔ ہم دراصل انسانی خوشی کا غلط اندازہ کرتے ہیں۔ جو چیز انسان کو خوش بنا سکتی ہے وہ قناعت ہے دولت نہیں۔ ایک شخص جو ایک کروڑپتی کا مہمان تھا ایک دن اپنے میزبان سے کہنے لگا کہ جناب آپ نہایت خوش قسمت آدمی ہونگے۔ اس نے استعجاب سے پوچھا۔ خوش۔ کیا تمھاری مراد خوشی ہے۔ میرے خیال میں تو ہم کو اپنی باتوں کے سلسلہ ہی کو بدل دینا چاہئے۔ کسی کا قول ہے کہ جس شخص کی بیوی اپنے ساتھ ایک بہت بڑا جہیز لاتی ہے۔ اُس کو ہمیشہ ذلت سے دیکھتی ہے۔

ایسی بیوی منتخب کر جو اپنی ذات سے تیرے لئے دولت ہو۔ نہ کہ ایسی جو اپنے ساتھ دولت لائے۔ ایک شخص نے نہایت فخریہ کہا کہ میری تمام عزت دولت میرے لئے میری بیوی نے اپنی کفایت شعاری، خوش خلقی اور لیاقت سے کمائی ہے۔ جس کو سُنکر اُس کے دوست نے آہ سرد بھری اور کہا کہ میری عزت اور دولت سب میری بیوی نے اپنی فضول خرچی، بدخلقی اور نالائقی سے ڈبو دی ہے"! وہ عورت جو اپنے ساتھ ایک بہت بڑا جہیز لاتی ہے اور بعض وقت تو وہ دُنیا کی طرف سے اس قدر لاعلم ہوتی ہے۔ جیسی لوئس شانزدہم کے دربار کی ایک عورت تھی۔ جس نے یہ سُنکر کہ لوگوں کو روٹی نہیں ملتی یہ کہا تو پھر وہ کیک بسکٹ کیوں نہیں کھاتے۔

(ماخوذ)

ناظرین دین و دُنیا سے التماس ہے

کہ براہِ کرم ذیل کا جواب دیں

(۱) جب سے آپ دین و دُنیا کے خریدار ہیں آپکو اس سے کیا فائدہ پہنچا؟

(۲) آپکو رسالہ میں کونسے مضامین زیادہ پسند ہیں؟

(۳) کیا آپکے خیال میں کوئی ایسی بات ہے جس سے یہ رسالہ اور زیادہ کامیاب اور مقبول عام ہو سکے

(نوٹ) تمام جوابات کا خلاصہ رسالہ میں درج کیا جائے گا۔

خاکسار ایڈیٹر "دین و دنیا" دہلی

صنف نازک کیلئے

وقت کی قدر

(از مسز محمد سخاوت اللہ خاں)

پیاری بہنو! وقت دراصل عمر کا ایک حصہ ہے۔ جو کہ سیکنڈ، منٹ، گھنٹے، دنوں مہینوں اور برسوں وغیرہ پر تقسیم کیا گیا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ عمر کیا چیز ہے۔ انسان کے اس وارفانی میں قیام زندگی کا دورانِ تمام عمر ہے۔ مثلاً ایک شخص اس دنیا میں پیدا ہوکر پچاس برس زندہ رہا تو گویا اُس نے پچاس برس کی عمر پائی۔ اس لئے وقت انسان کی عمر یا قیام زندگی کا ایک جزو قرار پایا۔ اب قدرتاً غور کرنا چاہئے کہ اپنی زندگی ہر ایک متنفس کو کس قدر پیاری ہے کہ وہ اُس کو کسی طرح گھٹانا نہیں چاہتا بلکہ بڑھانے ہی کی کوشش کیا کرتا ہے۔ گو کہ در اصل کوئی شخص اپنی زندگی کو بڑھا یا گھٹا نہیں سکتا۔ مگر تاہم جو اسباب اُس کی زندگی کو منقطع کرنے کے لاحق ہوجاتے ہیں تو وہ اُن کے رفع کرنے کی کوشش جان توڑ ضرور ہی کرتا ہے۔ مثلاً اگر کسی کو پھانسی کا حکم ملے یا کوئی مہلک عارضہ ملاحق ہو یا دشمن اُس کی جان کا خواہاں ہو تو وہ حتی الامکان ان آفات سے نجات حاصل کرنے کی ضرور کوشش کریگا۔ دوسرے الفاظ میں اس سے نجات حاصل کرنا گویا عمر کا بڑھانا ہے۔ چونکہ دنیا دار الاسباب ہے اور انسان عالم الغیب نہیں ہے اسواسطے اُسکو معلوم نہیں کہ آیا اُس کی زندگی ابھی ختم ہوئی یا نہیں۔ اس لئے وہ ان آفات کے دفعیہ کی کوشش کرتا ہے اور فی الواقعی کرنا بھی چاہئے۔ پھر اگر اُسکی عمر ختم ہوگئی ہے تو وہ اُس میں کامیاب نہیں ہوتا ورنہ ضرور ہی کامیابی حاصل کرکے اپنی عمر کو بڑھا لیتا یا اُن آفات سے نجات حاصل کرلیتا ہے اور عمر کو بڑھانے یا جان کو بچانے کے واسطے دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کو وہ خوشی سے قربان کرنے کے واسطے تیار نہ ہو۔ تو اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ قیام زندگی سے زیادہ انسان کو کوئی چیز پیاری نہیں ہے۔ اور چونکہ وقت قیام زندگی کا ایک جزو ہے اس لئے وقت سے زیادہ پیاری اور قیمتی چیز دنیا میں کوئی نہیں ہوسکتی۔

پیاری بہنو! اب ہم اس پیارے اور قیمتی چیز یعنی وقت کے دوسرے پہلو پر نظر غور ڈالتے ہیں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک بے بہا پونجی ہے جو کہ خالق حقیقی نے ہر ایک انسان کو خزانۂ غیب سے عطا فرمائی ہے۔ یہ وہ قدرتی پونجی ہے جو ہر ایک متنفس کو بلا استثنا عطا کی گئی ہے۔ جس کو نہ تو چور چُرا سکتا ہے اور نہ بادشاہ ضبط کرسکتا ہے

بہنو! اگر ذرا دیر بھی نظر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دولت بھی وقت ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ دنیا میں دولت حاصل کرنے کے پانچ طریقے ہیں۔ تجارت۔ حرفت۔ کاشتکاری۔ ملازمت اور گدائی۔ ان میں سے ہر ایک طریقہ پر دولت حاصل کرنے کے واسطے وقت کی ضرورت ہے۔ اگر وقت نہو تو کچھ بھی نہیں ہوسکتا تو گویا ہر طریقہ پر دولت حاصل کرنے کا ذریعہ وقت ہی قرار پایا۔ یا دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ وقت ہی سے دولت پیدا ہوسکتی ہے تو وہ چیز جو دولت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے کسقدر قابل قدر ہونا چاہئے۔

بہنو! اب اگر ہم ذرا اور بھی نظر غور سے وقت کو ملاحظہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ابھی تک ہم کو وقت کی نسبت معلوم ہوا صرف یہی قیمت وقت کی نہیں ہے بلکہ وہ اس سے بھی بیش بہا قیمتی ہے۔ دیکھئے اگر ہم اس پیارے وقت کو خدا کی یاد اُس کے احکام کے مطابق صرف کریں تو ہم کو قرب خالق ارض و سما بھی حاصل ہوسکتا ہے۔ جو کہ سب سے بڑی نعمت ہے اور اس نعمت کو حاصل کرنے کے واسطے خدائے تعالیٰ نے انسان کو ہی اشرف المخلوقات بنا کر اس دنیا میں بھیجا ہے۔ جیسا کہ وہ خود اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے "نہیں پیدا کیا ہم نے جن اور انسان کو مگر واسطے عبادت کے" چونکہ خداوند کریم کو اپنی تمام مخلوقات خصوصاً بنی آدم سے نہایت محبت ہے اسلئے اُن کو بتا دیا کہ اس وقت جیسی قیمتی چیز سے تم وہ چیز حاصل کرو جو سب سے زیادہ قیمتی ہے۔ یعنی قربِ خلاق کونین مکاں قرب معلوم ہوگیا کہ وقت وہ چیز ہے کہ اگر اس کو یاد الٰہی میں صرف کیا جائے تو قربت محبوب حقیقی حاصل ہوسکتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ روپیہ سے بھی انسان دنیا میں بہت کچھ نیک نامی اور خوشنودی خالق عزوجل حاصل کرسکتا ہے۔ اگر وہ اس کو خدا کی راہ میں صرف کرے۔

مگر بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مال کو حاصل کرنے کا ذریعہ بھی وقت ہی تھا۔ اس لئے کہ وہ مال نہیں بلکہ در اصل وقت ہی کا صرف کرنا ہے جو کہ اُس نے اس مال کو حاصل کرنے میں صرف کیا تھا۔ علاوہ ازیں وقت کے ایک نقد پونجی ہونے کا یہ بھی ثبوت ہوسکتا ہے کہ جس طرح دولت کو ہم اچھے یا بُرے کاموں میں صرف کرکے اچھائی یا بُرائی حاصل کرسکتے ہیں اُسی طرح وقت کو بھی نیک یا بد کاموں میں صرف کرکے نیکی یا بدی حاصل کرسکتے ہیں۔

بہنو! میں پیشتر عرض کرچکی ہوں کہ وقت کی دولت کو چور نہیں چُرا سکتا۔ یہ درست ہے مگر تاہم اس کے تلف ہوجانے کے بھی اسباب ضرور ہیں جن کو ہمیں ہر وقت مدنظر رکھنا نہایت ہی ضروری ہے۔ یعنی امراض کاہلی، عیش پسندی، لہو و لعب، صحبت بد وغیرہ۔ لہذا ان امراض بد سے بچنے کے واسطے قواعد حفظان صحت کی پابندی اور اکل و شرب میں احتیاط سے کام لینا لازمی ہے۔ کاہلی و عیش پسندی وغیرہ بدعادات سے سخت پرہیز لازمی ہے کہ یہ اسباب وقت کو ضائع کرنے یا انسانی بربادی کے ہیں۔

بیوی

(از جناب ع۔ ر۔ صاحبہ)

گو یہ چار حرفوں کا لفظ ہے۔ مگر اس میں بہت کچھ ذمہ داریاں پوشیدہ ہیں جن بیبیوں نے اس لفظ کے معنی پر غور کیا ہوگا وہی اچھی طرح جانتی ہوں گی کہ بیوی کے معنی کیا ہوئے۔ یوں تو سب عورتیں بیوی بن جاتی ہیں۔ مگر بعض محض نام کی بیوی

ہوتی ہیں اور اتنا نہیں جانتیں کہ بیوی کے فرض ہیں کیا۔

پیاری بہنو! عورت ذات کو بیوی ہونے کے بعد کا زمانہ بہت ہی ہمت اور صبر استقلال سے گذارنا چاہیے۔ عورت کی طبیعت کا پورا امتحان اسی زمانہ میں ہوتا ہے۔ اگر عورت اس جگہ کامیاب ہوگئی تو اُس نے زندگی بھر کا امتحان پاس کیا۔ دنیا کے بہت سے آفات رنج و غم سے آزاد ہوگئی۔ بیاہ کے بعد بعض لڑکیاں تھوڑے ہی دنوں میں مصیبت کی تصویر ہو جاتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ وہ بیچاریاں ایک دم سیدھی سادھی زندگی سے ایسی دشوار زندگی میں قدم رکھتی ہیں جو اُن کے ہوش و حواس صبر و قرار سب کچھ رخصت کر دیتی ہے۔ یہ ناعاقبت اندیشی اس سے گھبرا کر اُکتا جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر میں ایک دو باتیں لکھتی ہوں۔ جب تک کہ عورت لڑکی ہے یعنی کواری۔ اُس کو اپنے ماں باپ، بھائی بہن دوسرے عزیزوں سے واسطہ رہتا ہے۔ ماں باپ کی اگر کوئی خطا ہو جاتی ہے اسپر اس طرح خفا ہوتے ہیں۔ کیوں تم بھول گئیں۔ کوئی بات کان لگا کر نہیں سنتیں۔ خیر جب بھول گئیں تو اب اسکو پورا کرلو۔ اگر یہی خطا بیوی بننے کے بعد سرزد ہوئی تو یوں کہا جاتا ہے کہ وہ کام تم نے کیوں نہیں پورا کیا۔ تم کس واسطے آئی ہو۔ میرا کام کرنے کے لئے۔ یا ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھنے کے لئے۔ اب دیکھئے لڑکی اور بیوی میں کیا فرق ہوگیا۔ وہ الفاظ کیسے ہیں اور یہ کیسے۔ بیچاری لڑکی جب بیوی ہونے کے بعد ایسے الفاظ سنتی ہے تو اس کا دل سخت رنجیدہ ہو جاتا ہے اور سخت سراسیمگی کی حالت میں وہ خیال کرتی ہے کہ یا اللہ یہ کیا ماجرا ہے۔ یہی خطا ماں باپ کے ہاں ہوتی تھی تو انھوں نے تو ایسا کبھی نہیں کہا۔

بیوی بننے کے بعد بہنیں آرام و خوشی، راحت و بے فکری سے زندگی بسر کرنا چاہتی ہیں تو ان باتوں پر ضرور عمل کرنا چاہئے۔

(۱) لڑکی کو بیوی ہونے کے بعد اچھی طرح یہ خیال دلنشین کرلینا چاہئے کہ اب مجھ کو اپنی طبیعت کا مطلق اختیار نہیں ہے۔ میں اب بالکل بے حس ہوں بغیر دوسرے کی مدد کے حرکت کرنا ناممکن ہے۔

(۲) بیوی ہونے کے بعد شوہر کو سچا رفیق غمگسار اور محسن خیال کرلینا چاہئے۔

(۳) بعض مردوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب مزاج درست ہوتا ہے یا خوشی کے وقت بیوی سے ایسے ایسے شیریں الفاظ کہدیتے ہیں کہ گویا وہ صرف بیوی کے لئے ہیں ایسے شیریں الفاظ سنکر بیوی خوشی سے نہ پھول جائے۔ ہاں شکر کرنا ضرور ہے۔ میرے خیال میں ہر ایک لڑکی مندرجہ بالا باتوں پر عمل کرکے بیوی ہونیکے بعد از حد خوشی و آرام سے گذاریگی۔

کفایت شعاری

(از جناب مولوی امداد حسین صاحب)

ہو وطن بہنوں سے اک عرض ضروری ہے مری — تم کفایت خرچ کرتیں نہیں یہ ہے بُرا
بیشتر ایسے مصارف ہیں جو ہیں بالکل فضول — جس سے آیندہ بجز نقصاں نہیں کچھ فائدہ

شادیوں میں یا کسی تقریب میں بہر نمود — لاکھ یا دو لاکھ گر تم نے اُٹھا ڈالے تو کیا
بسکہ ہو تم لوگ پابند رسوم مہملات — جن سے بربادی کا ہے جاری برابر سلسلہ
جن سے حاصل کچھ نہیں نقصان ہا ہے بیحساب — کوئی عاقل خوش نہیں جن سے نہ راضی کبریا
وہ قواعد کر گئے ہیں مضبوط تم کہ اب — غیر ممکن ہے کسی سے جلد اُن کا ٹوٹنا
رابطہ ہے عقل سے اُن کو نہ مذہب سے لگاؤ — کب تمہارے ایسے فعلوں کے ہے ماخذ کا پتا
پھر فرائض میں ہیں داخل وہ رسوم مہملات — اُن کی پابندی پہنچتی تم کو زیبا ہے سدا
گر خدا کا حکم ٹل جائے تو ٹل جائے، مگر — غیر ممکن ہے بدلنا آپ کے قانون کا
کچھ سُنیں ہم یہ زوائد آ گئے کس طرح سے — یہ مزخرف باتیں کیونکر پا گئیں نشو و نما
کیا اسی کی مذہب اسلام میں تعلیم تھی؟ — یا صحیفہ تم نے پایا کوئی منسوخ اُن کے سوا
کچھ بھی سوچو تو کہ یہ باتیں ہیں کیسی لغویات — عقل نے کیونکر تمہاری ان کو رکھا ہے روا
باز آؤ بھی کہیں اب ایسے لغویات سے — خیر ہے کچھ تم جو یوں ہو رشمن عقل رسا
جب کہا جاتا ہے مردوں سے کہ تم کیوں کر دو — صاف کہدیتے ہیں وہ اسمیں ہماری کیا خطا
عورتیں سنتی نہیں ہم نے بہت ان سے کہا — فرض سے تم ہو مکرر ہیں اُن کو یہ رسوم ناروا
کوششیں کرکے تھکے ہم کچھ نہ چارہ ہو سکا — آج تک اصلاح کو کوئی بھی نہ اُن کی کر سکا
ہے تباہی ہر طرح کی ایسے رسموں کے سبب — دین کا نقصان جدا ہے اسمیں دنیا کا جدا
جو مہذب قوم ہے ہنستی ہے ان باتوں پہ — اور سمجھتی ہے جہالت سے ہے یہ آفت بپا
سخت ہوتا ہے تاسف سُن کے ان باتوں کو آہ — ہیں تمہارے سر سب الزامات رسم ناروا
ایسی باتوں کو کر رتم ترک گر عاقل ہو تم — داغ لگتا ہے تمہاری عقل و دانش کو ذرا
خوف ہے آیندہ نسلوں کی تباہی کا بہت — دیکھا دیکھی وہ تمہاری ہونگی ان میں مبتلا
اپنی بدنامی ہے اس میں اور بربادی زر — عقل کی آنکھوں سے گر دیکھو تو چل جائے پتا
وہ روپے جو صرف اسمیں ہوتے ہیں فوت و ضائع — پیارے بچوں کی کرو تعلیم میں تو ہے روا
میں نے دیکھا ہے کہ جن کے مکتبوں میں بیشتر — مُنہ کھلا تھا کیسہ ہائے درہم و دینار کا
تھی یہ محتاجی کہ دولت تھی نہ باقی نام کو — وقت جب آیا انھیں اطفال کی تعلیم کا
دولتیں وافر ہوں پاس اپنے تو ہو جائز بھی خرچ — قرض لے لے کر یہ رسمیں ہوتی ہیں کس واسطے ادا
کیوں تمہارے پڑھنے لکھنے کا ہے مردوں کو خیال — تاکہ تم کو علم کی تحصیل سے ہو فائدہ
علم جب آئیگا بدلیں گے خیالات کہن — خود کروگی جس ضرورت کا تم اپنی بر طلا
فہم و سنجیدگی آ ئے گی عقلوں میں بھلا — صاف کھلجائے گا تم پر نیک و بد کا مدعا
استیازی قوتیں آجائینگی تم میں سوا — آپ تم سمجھو گی اس کو کیا ہے اچھا کیا بُرا
اس سمجھنے پر کہ یہ عادت نہیں ہرگز بھلی — کیا ضرورت ہے کہ پھر عادی رہیں گے سدا
لکھنے پڑھنے پر بھی تم سمجھیں نہ یہ باتیں اگر — اور نہ کی اصلاح اپنی اپنے ہاتھوں سے ذرا
پھر غرض تعلیم سے جو تھی وہ کب پوری ہوئی — کیا اثر تعلیم کا بہنوں مری! تم پر ہوا
جلد تم سے دور ہوں ایسے رسوم لغویات — ہے دُعا میری کہ پورا ہو اثر تعلیم کا
جب عمل بھی علم پر ہوگا تمہارا اس طرح — ہے اثر تعلیم کا اُس دم یہ سمجھا جائیگا

وہ مبارک ہیں جو بہنیں غور بھی اسپر کریں
ٹال دیں اتنا نہ کہہ کر بک گیا امداد کیا

ترکِ دُنیا

(۱)

مولوی حامد علی صاحب کو خدا عرصۂ دراز تک صحیح سلامت اور اُن کے فیوض سے مسلمانوں کو بہرہ اندوز رکھے۔ سوانح کے واقعات نہایت عبرت انگیز ہیں و درحقیقت اس قابل ہیں کہ مسلمان اُن سے سبق حاصل کریں۔ مولوی صاحب کے والد ماجد بڑی زمیندار اور ذی علم بزرگ تھے۔ علمائے باعمل میں اُن کا شمار تھا۔ خدا نے اُنھیں پچاسی پچھتر سال کی عمر عطا کی اور اس تمام مدت میں مولوی حامد علی کے سوا اُن کے ہاں کوئی لڑکی لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ اور اس لحاظ سے مولوی صاحب اپنے والدین کے حد درجہ عزیز تھے وہ ظاہر ہے۔ مولوی حامد علی صاحب کے والد مولوی ماجد علی صاحب دینیات کے ایک مدرسہ میں پڑھاتے تھے۔ پچیس روپئے ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ کرایہ کے مکان میں رہتے تھے اور اگرچہ اُن کو یہ واہ نہ تھی لیکن درحقیقت بڑی عسرت کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے کیونکہ اس رقم میں سے دو روپئے ماہوار مکان کا کرایہ۔ اور پانچ روپئے ماہوار خاندان کی بیواؤں کی امداد کے لئے جب نکلتے تھے تو صرف اٹھارہ روپئے بچتے تھے۔ اور اس رقم سے حیطۂ گمان و واقعات مستبعد ہے وہ نکل ہر ہے۔ مولوی حامد علی بڑے ذہین طباع اور چست و مستعد تھے۔ بچپن کی زیر نگرانی انھوں نے مولہ سترہ سال کی عمر میں عربی کی تمام درسی کتابیں ختم کر لیں۔ قرآن بھی حفظ کر لیا اور پھر دہلی کے مدرسہ عربیہ میں داخل ہو گئے تین سال کی مدت میں طب کی اعلیٰ سند اور اس کے ساتھ ہی ایک تجربی تمغہ بھی حاصل کیا۔ اُنکی عمر اکیس بائیس سال کی تھی کہ رشتہ کے ایک ماموں کی لڑکی سے شادی ہو گئی۔ مولوی حامد علی کے خسر منشی افتخار حسین ریٹائرڈ تحصیلدار اور اپنی برادری میں بڑے رسوخ رکھتے تھے۔ برادری رسم بازی میں مکانی اور نام شرعی جیز میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ مولوی حامد علی کے والد کچھ تو اپنی فطرتی سادگی کی وجہ سے اور کچھ بیوی کے لحاظ سے خاموش رہے ورنہ انھیں ایک ایسے گھر میں رشتہ منظور نہیں تھا جہاں آتشبازیوں اور رسومِ دنیا کی خدا کا نام لیا جاتا ہو۔ اور جہاں "زر" کے سوا کوئی مقصود بلکہ کوئی موجود نہ ہو۔ بہرحال کسی طرح بھی ہوں لیکن منشی افتخار حسین کھاتے پیتے آدمی تھے اور اُنھوں نے اپنی بیٹی کو نئی ہزار روپئے کا جہیز دیا اور جہیز کے علاوہ پندرہ روپئے ماہوار پانداں کے نام سے تنخواہ بھی مقرر کر دی۔

(۲)

مولوی حامد علی صاحب نے دہلی سے فارغ التحصیل ہو کر اپنے وطن میں مطب شروع کیا لیکن جیسا کہ مستقبل ہے اب اگر کچھ کامیابی نہیں ہوئی سسرال کا اجلاس دیکھ کر اُن کے دل میں دولت کے حصول کا جذبہ پیدا ہو گیا تھا اور بڑی خاموشی کے ساتھ اندر ہی اندر پرورش پا رہا تھا۔ اسلئے مطب سے اُن کا دل اُچاٹ ہو گیا اور جس مدرسہ میں اُن کے والد ملازم تھے وہاں پندرہ روپئے ماہوار کی جگہ خالی ہوئی یہ اُنھوں نے فوراً ملازمت اختیار کر لی۔ یہ مدرسی نہ تھی بلکہ مدرسہ کا حساب کتاب رکھنے کے متعلق ایک منشی کی جگہ تھی۔ بہرحال اس ملازمت سے اتنا فائدہ ہوا کہ مولوی حامد علی اور اُن کی بیوی آرام سے رہنے لگے

ان حالات پر دو سال گزرے تھے کہ مولوی حامد علی کے والد بزرگوار نے انتقال کیا اور اس حادثہ کے چھ ماہ بعد اُن کی والدہ ماجدہ راہی ملک بقا ہوئیں۔ ان حوادث کے بعد مولوی صاحب بالکل اپنے خسر کی سرپرستی میں آ گئے اور کرایہ کا مکان چھوڑ کر اپنی سسرال میں اقامت اختیار کر لی۔ منشی افتخار حسین کو یہ کسی طرح گوارا نہ تھا کہ اُن کی بیٹی عسرت کی حالت میں زندگی بسر کرے۔ اس لئے اُنھوں نے مولوی حامد علی کو اپنے ڈھب پر لانے کی کوشش کی پہلے اُنکو سمجھایا کہ تمھارے والد نے تمھیں تباہ کرنے کے لئے عربی تعلیم دلوائی ورنہ آج تم محنت میں ایک گریجوائٹ ہو سکتے تھے اور میونسپلٹی میں کم از کم ہیڈ کلرک اور چند سال کے بعد سکریٹری ہو جاتے لیکن اب تعلیم کا وقت نہیں اسلئے دولت حاصل کرنے اور روپیہ کمانے کے دیگر وسائل اختیار کرنے چاہئیں۔ مولوی حامد علی اپنے خسر کے لکچر اور اپنی خوشدامن کے طعنے سُنکر اس وجہ مشتعل ہو گئے تھے کہ ایک ایک پیسہ کے لئے ہمیشہ دانت پیس کر خوشامد کرنا اُن پر گراں تھا اس لئے بدقسمتی سے اب تک اس کا موقع نہیں ملا تھا۔ آخر کار منشی افتخار حسین نے اُنھیں ایک بڑے سوداگر کے ہاں پچیس روپئے ماہوار پر ملازم رکھوا دیا۔ اور ملازمت کے بعد اُن کے خسر اور خوشدامن کی ہمیشہ یہ تاکید رہتی تھی کہ اپنے ہاتھ پاؤں بچا کر جتنا روپیہ سکو پیدا کرنے لو نواب سوداگر کا مال اپنے لئے شیر مادر اور میراث جدِ امجد سمجھو۔ مولوی صاحب نے اپنے ہوا خواہوں کے مشورے کو بیکار نہیں جانے دیا اور ملازمت پر ایک مہینہ گذرتے ہی ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا چنانچہ وہ مہینے میں پچاس ساٹھ روپئے کی رقم اِدھر سے اُدھر کر دیتے تھے۔

(۳)

مولوی صاحب چونکہ نہایت ذہین اور ہوشمند تھے چند روز میں وہ اپنے کام پر ایسے حاوی ہو گئے اور اپنے فرائض اس تابلیت کے ساتھ انجام دینے کہ سوداگر کو اُن پر کامل اعتماد ہو گیا اور رفتہ رفتہ اُس نے اُنھیں اپنے کل کاروبار کا نگہبر بنا دیا۔ اب اُن کو ناجائز فوائد کا بہترین موقع حاصل تھا۔ یہ اپنے ذہن کی جولانیوں سے آمدنی کے نئے نئے پہلو نکالتے تھے جن سے سوداگر کچھ اپنے اعتماد کے باعث اور کچھ اپنی فطری سادہ لوحی کی بنا پر بالکل ناواقف رہتا تھا۔ بہرحال دو سال کے عرصہ میں مولوی صاحب نے کئی ہزار روپیہ کھینچ لیا۔ اب وہ اپنے خسر اور خوشدامن اور بیوی کی نگاہ میں بہت زیادہ عزت اور محبوبیت رکھتے تھے۔ منشی افتخار حسین نے اپنے پڑوس میں ایک مکان اُنھیں خرید کر دیا جس نے رفتہ رفتہ ایک خوبصورت محل کی صورت اختیار کر لی اور مولوی صاحب نہایت اطمینان کی زندگی بسر کرنے لگے۔ اُن کو یقین تھا کہ اگر اُن کے والد زندہ رہتے تو یہ فاضح البالی کبھی میسر نہیں ہو سکتی تھی اور اس لئے وہ اپنے آپ کو بال بال منشی افتخار حسین کا اسیرِ منت اور رہینِ احسان پاتے تھے۔ انسانی عقل و ذہن کا تعاقد ہے کہ اگر اسے تبلک کاموں میں لگایا جائے تو ذرا شقوں سے باز رہتا ہے اور اگر چور کو کاموں میں مصروف کر دیا جائے تو اس کے سانے ابلیس کی مکاریاں ہیچ ثابت ہوتی ہیں اور اس بنا پر مولوی صاحب کو ایک کی تعلیم و تربیت یا تحریص و ترغیب کی حاجت نہیں تھی وہ دنیا گیری اور زر کشی کے پورے ماہر ہو گئے تھے اور فوائد کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے بلکہ خود اپنی طبع وقاد سے فوائد کے مواقع پیدا کرتے تھے۔ مولوی صاحب اس عہد زرین کے مزے لوٹ رہے تھے کہ اسی اثنا میں ایک مزدرت سے اُن کو آفاقی

بمبئی کا سفر کیا اور وہی ریل راستہ میں لائن سے اُتر گئی۔ مولوی صاحب نے مختلف مقامات پر تار دئے خود بمبئی کا سفر کیا لیکن سوداگر کا کچھ سراغ نہ لگا اور بالآخر سب یہ سمجھکر کہ مرحوم ریل کے حادثہ کا شکار ہوا صبر کرکے بیٹھ رہے۔ اس سانحہ سے مولوی صاحب کو گونہ تشویش پیدا ہوئی کہ شاید اب اُن کی ملازمت باقی نہ رہ سکیگی لیکن تقدیر نے آوازدی کہ اب تمھارے لئے پہلے سے زیادہ کامیابی کے مواقع پیدا ہوگئے ہیں۔ سوداگر نے ایک بیوہ اور دو کمسن بچے چھوڑے۔ اُس کے قبضہ میں اعزہ میں کوئی اس قابل نہ تھا جو کاروبار کو دیکھ بھال سکتا۔ آخر کار سوداگر کی بیوی نے مولوی صاحب کو بُلا کر تمام کام اُن کے سپرد کیا اور رو رو کر اُن سے درخواست کی کہ وہ اپنے آپ کو ملازم نہ سمجھیں بلکہ ان یتیم اور لاوارث بچوں کا سرپرست خیال کریں۔ مولوی صاحب نے اپنی مالکہ کو یقین دلایا کہ وہ ایک دردمند دل اپنے پہلو میں رکھتے ہیں۔ وہ ان بچوں کی فائدہ رسانی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرینگے اور نہایت ایمان و دیانت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیں گے۔

(۴)

سوداگر کی موت، اُس کی بیوی کی منتوں اور اُس کے بچوں کی بے بسی سے مولوی صاحب کے دل میں ہمدردی اور نیکی کے جذبات مطلقاً پیدا نہیں ہوئے۔ چونکہ شیطان اب خون کے ساتھ ساتھ اُن کی رگ رگ میں دوڑتا پھرتا تھا اس لیئے وہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اُٹھانے کی تدابیر سوچنے لگے۔ دیر تک اُن کے دماغ پر یہ خیال مستولی رہا کہ سوداگر کی بیوی سے ناجائز تعلقات پیدا کرکے تمام جائداد پر قبضہ حاصل کیا جائے۔ لیکن اُنھیں اندیشہ ہوا کہ شاید محلہ کے خدائی فوجدار اس مقصد میں کامیابی نہ ہونے دیں اسلئے اُنھوں نے دوسری تجویز پر غور کیا کہ سوداگر کی بیوی کو سبز باغ دکھا کر نکاح پر آمادہ کیا جائے لیکن اُنہیں بھی قباحتیں نظر آئیں کیونکہ منشی افتخار حسین جو آفتِ روزگار اور بلائے بے درمان تھے ناخوش ہوکر اینٹ سے اینٹ بجا دیتے۔ الغرض مولوی صاحب کو سب سے بہتر یہی صورت نظر آئی کہ مخفی طور پر بدستور دستِ غیب کا طریقہ جاری رکھیں اور کوئی ایسی نئی بات اختیار نہ کریں جو پبلک میں بدگمانی اور رشک و حسد کے اشتعال کا باعث ہو۔ چنانچہ اُنھوں نے اپنے قدیم طریقوں کو قائم رکھا۔ اب مولوی صاحب کے اقتدار میں بہت اضافہ ہوگیا تھا۔ سوداگر مرحوم کی گاڑی اُن کے استعمال میں تھی۔ اور تمام کاروبار کو وہ ایک مالک کی حیثیت سے انجام دیتے تھے۔ رفتہ رفتہ تمام شہر میں اُن کو پورا رسوخ ہوگیا اور عمائدین شہر کی صفوں میں اُن کو جگہ ملنے لگی۔ مولوی صاحب نہایت بیش قیمت لباس پہنتے تھے اپنے نو تعمیر مکان کو انھوں نے خوب آراستہ کر رکھا تھا۔ گاڑی گھوڑا بھی مکان کے متصل ہی رہتا تھا۔ لاوارث بیوی اور اُس کے بچوں کو وہ سو روپئے ماہوار دیا کرتے تھے۔ اسی حال پر دو سال گزرے تھے کہ مولوی صاحب نے تقریباً پچاس ہزار روپئے نقد جمع کرلئے۔ اب اُن کی حالت اپنے خسر سے بہت بہتر تھی۔ اُجلا خرچ، اندر باہر نوکر، خوراک اور پوشاک امیرانہ، ہر ہفتے نذر و نیاز، ہر مہینے دعوت، ہر سال جشن، غرض نہایت عیش کی زندگی وہ بسر کر رہے تھے۔ آخر کار اُنھوں نے اپنے خسر کے مشورہ سے اس رقم کو ایک گاؤں کی خریداری میں لگا دیا۔ اب مولوی صاحب کی مالی حالت ایسی اچھی ہوگئی تھی کہ اُنھیں اپنے خسر سے خائف رہنے اور اُن کی ناخوشی سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ چنانچہ وہ بے دھڑک بائیسکوپ، تھیٹر اور ناچ رنگ میں شریک ہونے لگے تھے اور جیسا کہ ان حرکات کا لازمی نتیجہ ہے چند روز میں ایک حسن فروش سے اُنھیں لگاؤ ہوگیا۔

(۵)

اس تعلق طبع کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ "مال طیب" جو یتیموں کے حلقوم پر چھری پھیر کر حاصل کیا جاتا تھا اب گھر کی جگہ بازار کے ایک کمرہ میں پہنچتا تھا۔ اور اس اصول کے مطابق کہ شباب پرستی کا دوسرا قدم "مے نوشی" ہے، مولوی صاحب کبھی کبھی "آب انگور" کے چند گھونٹ بھی نوش فرما جاتے تھے۔ یہ غنیمت تھا کہ یہ کافر اُن کے منہ کو ابھی ایسی نہیں لگی تھی کہ چھوٹنا محال ہو۔ افتخار حسین اور اُن کی بیوی سوادی صاحب کے ان حالات سے اچھی طرح واقف تھے لیکن زور اور روپیہ کا کوئی موقع باقی نہیں رہا تھا اسلئے خاموشی کے سوا چارہ کار نہ تھا۔ مولوی صاحب کبھی کبھی تمام رات گھر سے غیر حاضر رہتے تھے اور اُن کی بیوی تمام شب اس سوچ میں گزار دیتی تھی کہ اس دولتمندی سے تو وہ فلاکس کا زمانہ کہیں بہتر تھا جب اُن کا دل شوہر کی طرف سے شادماں اور اُس کی محبت سے مالا مال تھا۔ حسب معمول ایک روز شب کو مولوی صاحب اپنی محبوبہ کے ساتھ تھیٹر گئے ہوئے تھے۔ ایک بجے ڈرامہ ختم ہوا۔ انھوں نے ایک تانگہ کرایہ کیا (ایسے موقع پر پردہ کوچ مین کے لحاظ سے گاڑی استعمال نہیں کرتے تھے) اور اپنی دل نواز جاں ستاں کو اُس کے بالاخانہ تک پہنچا کر اور تانگہ کو وہیں چھوڑ کر آہستہ آہستہ اپنے مکان کی طرف روانہ ہوئے۔ ابھی وہ چند قدم چلے تھے کہ بازار کے اختتام پر سڑک کے کنارہ سے آواز آئی "او حرام خور اپنے گناہوں سے باز آ"۔ مولوی صاحب نے اپنے گرد و پیش نظر دوڑائی۔ ایک شخص کو سڑک کے کنارے بیٹھا ہوا دیکھا۔ چاندنی پھیلی ہوئی تھی اور فضا خاموش تھی۔ یہ شخص کوئی فقیر معلوم ہوتا تھا۔ مولوی صاحب کو ان الفاظ کا مخاطب اپنے سوا اور کوئی نظر نہ آیا تو فقیر کے پاس گئے اور کہا "تم کس سے کہہ رہے ہو"۔ فقیر نے کہا "میں ایک نمک حرام سے، ایک محسن کش سے، ایک یتیموں کا مال کھانے والے سے، ایک حرام کار سے کہہ رہا ہوں کہ بس بہت عیش کرچکا۔ اب گناہوں سے باز آ۔ موت کو یاد کر۔ اور اگر خدا پر ایمان رکھتا ہے تو خدا سے ڈر"۔ یہ الفاظ مولوی صاحب کے دل میں تیر و نشتر بن کر اُتر گئے۔ گویا اُن کو اُن ہی کی سرگذشت سُنائی جا رہی تھی۔ اُنھوں نے اُس شخص سے مخاطب ہوکر کانپتی ہوئی آواز میں کہا "کیوں صاحب گناہوں سے باز آنے اور توبہ کرنے کی کیا صورت ہے؟" جواب ملا کہ جس کا مال غصب کیا ہے اُسے واپس کر، آئندہ کبھی کسی گناہ میں مبتلا نہ ہو، موت کا دھیان کر، عقبیٰ کی فکر کر، خدا کا ذکر کر۔"

(۶)

مولوی صاحب اس گفتگو سے بے حد متاثر ہوئے اور اگرچہ شیطان نے ہر قدم پر اُن کو دھوکا دیا اور ان اثرات کو دور کرنا چاہا لیکن وقت کی بات ہے کہ توبہ کا خیال اُن کے دل سے جُدا نہ ہوا۔ مکان پر پہنچکر اُنھوں نے سو جانے کی کوشش کی۔ آنکھیں

بند کیں، کروٹیں بدلیں، لیکن دل میں جو کانٹے کھٹک رہے تھے اُنھوں نے سونے نہ دیا۔ آخر خیالات کو یکسو کرنے کے لئے انھوں نے کتب بینی کا ارادہ کیا۔ خوابگاہ کے پاس ہی ایک چھوٹے سے کمرہ میں لائبریری تھی۔ جس میں زیادہ تر مولانا ماجد علی مرحوم کی کتابیں تھیں۔ مولوی صاحب نے ایک الماری کھول کر بے ارادہ ایک کتاب نکالی۔ اور اپنے پلنگ پر آکر مطالعہ کرنا چاہا۔ اتفاق سے کتاب تذکرۃ الاولیا تھی اور کھلی اُس جگہ جہاں حضرت فضیل بن عیاض رح کا تذکرہ تھا۔ حضرت نے بھی یکایک توبہ کی تھی۔ پہلے آپ قزاقوں کے سرگروہ تھے اور صحرا میں اسی مقصد سے خیمہ زن رہتے تھے۔ ایک دن آپنے کسی شخص کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سُنا۔ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ (کیا ایمان لانے والوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ خدا کے ذکر سے اُن کے دل ڈر جائیں) اور سنتے ہی دل و دماغ پر عرفان کی بجلیاں چمکنے لگیں۔ فوراً تائب ہوگئے حضرت فضیل کے حالات نے مولوی صاحب کے دل میں اور بھی آگ لگا دی۔ اب ہم بچ چکے تھے۔ لشکر کے بیدار کن جھونکے چلنے لگے تھے۔ رات کی تاریکی رخصت ہو رہی تھی۔ یکایک قریب کی مسجد سے اذان کی زہرہ گداز آواز آئی۔ مولوی صاحب بیقرار و تفکر سے چونک پڑے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ خیال نے عملی صورت اختیار کی۔ انھوں نے فوراً غسل کیا، کپڑے بدلے، اور کمال خضوع و خشوع کے ساتھ فریضۂ سحر ادا کیا۔ رو رو کر خدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہے تھے کہ یکایک اُنگلی میں ہیرے کی انگوٹھی پر نظر پڑی اور حافظہ نے یاد دلایا کہ یہ بڑی چالاکی کے ساتھ انھوں نے سوداگر کی بیوی سے حاصل کی تھی۔ اس خیال کے آتے ہی دوسری چیزوں پر توجہ ہونے لگی اور حافظہ ہر چیز کی سرگذشت کہ وہ کن ناپاک وسائل سے ملکیت میں آئی ہے سُنانے لگا۔ آخر کار مولوی صاحب نے محسوس کیا کہ اُن کا گھر اور گھر کی ہر چیز مال حرام سے حاصل کی گئی ہے اور یہ خیال آتے ہی اُن کو ایسا معلوم ہوا گویا وہ دوزخ کے ایک حصہ میں ہیں۔

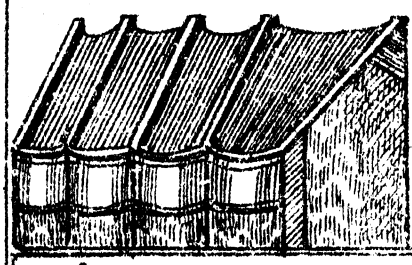
(۷)

رفتہ رفتہ مولوی صاحب کے دماغ پر یہ خیال اس درجہ مسلط ہوا کہ وہ ظاہری آنکھوں سے مکان اور اُس کے سامان کو جلتا ہوا دیکھنے لگے اور شور کرنے لگے کہ اس مکان میں آگ لگی ہوئی ہے۔ مسلمانو اس سے دور بھاگو۔ پھر اپنی پوشاک کا احساس ہوا کہ یہ بھی مال حرام ہے اور اُن کو نظر آیا کہ وہ بھی مشتعل ہے۔ اُنھوں نے اپنا ستر چھپا لیا اور تمام کپڑے اُتار کر پھینک دئے۔ سب اُن کو سمجھاتے تھے لیکن وہ ہر باری کہتے تھے کہ یہ مکان نہیں دوزخ ہے۔ یہ سامان نہیں آگ کے شعلے ہیں۔ یہ کپڑے نہیں۔ آتشیں شرارے ہیں۔ آخر وہ اسی جنون کی حالت میں مکان سے باہر نکل گئے اور اُنھیں خیال پیدا ہوا کہ کسی سے پاک کپڑے مانگ کر تن پوشی کریں۔ وہ اپنے حسن کے ہاں جانا فضول سمجھتے تھے کیونکہ وہ سرتاپا حرام تھے۔ اُنھیں خیال آیا کہ مکان کے قریب ہی ایک بزرگ شاہ صاحب رہتے ہیں۔ اُن کے ہزاروں مرید ہیں اُن کے ہاں کسی چیز کا ناجائز اور حرام ہونا محال ہے۔ پس اُن سے کوئی کپڑا مانگ لینا چاہئے۔ چنانچہ مولوی صاحب نے اُن کی خدمت میں سب سرگذشت عرض کرکے خواہش کی کہ کوئی ایسا کپڑا دیجئے جس کے پاک ہونے کا آپ کو یقین ہو۔ یہ عالم دیکھ کر شاہ صاحب حواس باختہ ہوگئے اور ایسے مرعوب ہوئے کہ اپنا حال کسی تصنع کے بغیر سُنانے لگے کہ بھائی میری زندگی مکر و فریب سے بھری ہوئی ہے۔ جو پاکی تم ڈھونڈ رہے ہو اُسکا ایک شمہ میرے ہاں نہیں۔ میرا کوئی لقمہ اور میرے لباس کا کوئی تار وجہ حلال سے نہیں۔ آخر مولوی صاحب یوسف ہو کر ایک بڑے دیندار عالم کے پاس گئے جو اسی محلہ میں رہتے تھے اور وہ بھی ان کی سچی کیفیت سے ایسے متاثر ہوئے کہ اپنی ہر پوشیدہ سیاہ کارانہ زندگی کا کچا چٹھا سُنا کر کہنے لگے کہ میرے پاس کوئی ایسا کپڑا نہیں جس کے متعلق مجھے یقین ہو کہ وہ وجہ حلال سے حاصل کیا گیا ہے۔ الغرض مولوی صاحب محلہ میں چھ سات ایسے آدمیوں کے پاس گئے جن کے متشرع اور دیندار ہونے کا اُنھیں یقین تھا لیکن ہر جگہ اُن کو مایوسی ہوئی۔ محلہ میں ان واقعات نے ہنگامہ برپا کر رکھا تھا آخر کار ایک شکستہ مکان سے آواز آئی کہ "میاں ادھر آؤ" یہ ایک سن رسیدہ بیوہ تھی جو پانچ سال کے عرصہ میں اپنے خاوند و والدین اور تین لڑکوں کو سپرد خاک کرکے اپنے تمام وارثوں کو کھو بیٹھی تھی۔ اُس نے مولوی صاحب سے کہا کہ میرے دونوں پاؤں بخار میں مبتلا ہونے سے بیکار ہو گئے۔ تین تین دن فاقہ سے پڑی رہی اور خدا کا شکر ہے کہ ان اونچے اونچے مکان والوں کو جن کے پاس مال حلال کا ایک رومال بھی آج نہ نکلا کبھی میرے حال پر توجہ نہ ہوئی۔ خدا نے میرے کمزور بازوؤں میں توانائی دی اور میں چرخہ کات کر اپنی زندگی بسر کرنے لگی۔ اگر اس کو تم اکل حلال سمجھتے ہو تو گاڑھے کی یہ دو چادریں میرے پاس موجود ہیں۔ ان سے اپنی ستر پوشی کرو۔ یہ چادریں میں نے اپنے کفن کے لئے رکھی تھیں لیکن میں خوشی سے تمھیں دیتی ہوں کہ قیامت میں خدا مدد گار رہے۔ مولوی صاحب نے بڑی بی کا شکریہ ادا کرکے وہ چادریں لے لیں اور اُن سے اپنی تن پوشی کرکے مکان کو واپس آئے۔ بیوی کو فوراً اُن کے ماں باپ کے ہاں بھیجا اور مکانات میں قفل ڈال دیا اس کے بعد کچہری پہنچکر اپنی تمام جائداد منقولہ و غیر منقولہ سوداگر کے بیوی بچوں کے نام ہبہ کر دی۔

(۸)

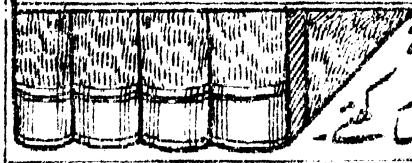
اس کے بعد مولوی صاحب سوداگر کی بیوی بچوں کے پاس پہنچے اور اُن سے رو رو کر تمام واقعات بیان کئے اور اپنی بد دیانتی کی معافی مانگی۔ اول تو تمام نقد و جنس واپس دے کر مولوی صاحب نے حیرت انگیز مثال قائم کی تھی دوسرے عورتیں عموماً نرم دل ہوتی ہیں۔ تیسرے یہ کہ سچائی زبردست اثر رکھتی ہے۔ سوداگر کی بیوی اور بچوں نے اُنھیں دل سے معاف کر دیا۔ ان کاموں سے فرصت پاکر مولوی صاحب نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تم فقر و فاقہ کی زندگی بسر کرو تو میرے ساتھ چلو۔ مولوی صاحب کی بیوی طیار تھیں لیکن اُن کے والدین نے اجازت نہ دی اور مولوی صاحب کو اپنے گھر سے نکلوا دیا۔ اب شام قریب تھی۔ مولوی صاحب کو خانۂ خدا کے سوا پناہ کی کوئی صورت نظر نہیں آئی۔ چنانچہ شہر کے کنارے ایک غیر آباد مسجد میں اُنھوں نے قیام اختیار کیا۔ تین شبانہ روز اس طرح گزرے کہ عبادت کے سوا کوئی کام نہیں کیا اور برابر روزہ پر روزہ رکھا لیکن اب ضعف سے حالت بہت نازک تھی اور غش پر غش آتے تھے۔ اسی حالت میں رات کو ۱۲ بجے ایک شخص دو نمکین روٹیاں اُن کے پاس لایا۔ مولوی صاحب دیکھتے ہیں تو وہی درویش ہے جس کی ملاقات سے اُن کا دل متاثر ہوا تھا۔ درویش نے

مولوی صاحب سے خواہش کی کہ وہ کچھ کھائیں لیکن مولوی صاحب نے انکار کیا اور کہا کہ میں اسے کیونکر اکل حلال سمجھوں - اکل حلال وہی ہے جو انسان قوت بازو سے پیدا کرے یا حالت معذوری میں اُسے خدا کے نیک بندوں سے پہنچے یا کوئی سچا مسلمان للہ تحفۃً اسے کچھ بھیجے - درویش نے کہا کہ تم کیونکر زندگی بسر کرنی چاہتے ہو؟ اور تم نے سفر کے لئے کیا صورت اختیار کی ہے؟ مولوی صاحب نے کہا کہ میں نے علم طب پڑھا ہے میں لوگوں کی خدمت گزاری کرونگا اور اس خدمت کے معاوضہ میں اگر وہ مجھے کچھ دینگے تو اُس سے گذر اوقات ہوگی اور اگر نہ دینگے تو فقر و فاقہ کے ساتھ زندگی بسر کرونگا - درویش نے کہا کہ خدا تم کو اس سے زیادہ نیکی کی توفیق دے - میں مسلمان ہوں اور نہایت خلوص کے ساتھ تمہارے لئے کھانا لایا ہوں اسے تناول کرو اور خدا کا شکر بجالاؤ - الغرض مولوی صاحب نے فقیر کے اصرار سے چند لقمے کھائے - دوسرے دن سے اُنکے پاس مریض آنے لگے جن کو غالباً اُسی درویش نے بھیجا تھا - رفتہ رفتہ مولوی صاحب کی بڑی شہرت ہوگئی - جو مریض آتا تھا وہ شفایاب ہوتا تھا - لوگ ہمیشہ کچھ نہ کچھ تحفے لے کر آتے تھے - کوئی نقد روپے دیتا تھا کوئی کپڑا لاتا تھا کوئی کھانے پینے کی چیزیں لے کر حاضر ہوتا تھا - مولوی صاحب کا معمول تھا کہ اللہ کی عبادت اور خلق اللہ کی خدمت کے سوا کوئی کام نہیں کرتے تھے - دو سال کی سچی ریاضت کے بعد مولوی صاحب کو ارادت کا خیال پیدا ہوا - اور ہندوستان کے ایک بہت بڑے بزرگ کے مرید ہوگئے اور اپنے پیر کی خدمت میں صرف تین ماہ رہ کر خرقۂ خلافت سے سرفراز ہوئے - جب مولوی صاحب اپنے وطن کو واپس آئے تو مخلوق کے رجوع کی کچھ انتہا نہ تھی - رفتہ رفتہ ہزاروں آدمی مولوی صاحب کے مرید ہوگئے سینکڑوں راستہ پر لگ گئے - ترک دنیا کے چند روز کے بعد مولوی صاحب کو معلوم ہوا کہ جس درویش نے اُن کو ملامت کی تھی وہ درحقیقت اُن کا آقا تھا جو ریل کے حادثہ میں ہلاک نہیں ہوا تھا بلکہ دماغ میں چوٹ آنے کی وجہ سے ایک سال تک اسپتال میں صاحب فراش رہا اور جب تندرست ہوکر اپنے وطن کو واپس ہوا تو اُس نے اپنے آپ کو مخفی رکھکر گھر کی حالت کا معائنہ کیا - مولوی صاحب کی بدولت کا تمام حال اُسے معلوم ہوا چونکہ تیر از کمان جستہ تھا - اس سے بہتر اور کوئی صورت اُسے نظر نہ آئی کہ مولوی صاحب کو غیرت دلاکر اپنی رقم واپس لے - چنانچہ اُس نے نہایت ہوشیاری کے ساتھ اپنا پارٹ ادا کیا - لیکن کامیابی کے بعد اُسے مولوی صاحب کے ساتھ بڑی ہمدردی پیدا ہوئی اور اُس نے لوگوں میں بہت جلد اُن کا فضل و کمال مشتہر کر دیا - بہرحال اب مولوی صاحب بہترین زندگی بسر کر رہے ہیں - لوگوں کی تمنا ہے کہ وہ کسی خدمت کا حکم دیں لیکن مولوی صاحب کبھی کسی سے کچھ نہیں لیتے - مطب کی آمدنی بھی بیواؤں، یتیموں اور محتاجوں کو تقسیم کر دیتے ہیں - اور مہینہ میں شاید دو تین روپے وہ اپنی ذات پر صرف کرتے ہوں گے فیا لیت اللہ کثیرا امثالہ
(خدا اُن کی طرح ہماری قوم میں اور لوگ بھی پیدا کرے) ٭



جرجی زیدان
اڈیٹر الہلال مصر
کے ۱۴ عربی ناول
مترجمہ

مولانا سید ظہور احمد صاحب وحشی
اڈیٹر رسالہ دین و دنیا دہلی



جو بہترین ہونے
میں اپنا جواب نہیں رکھتے

محبوبۂ کربلا

یہ جرجی زیدان کے مشہور ناول غادۃ کربلا کا نہایت دلچسپ اور سلیس ترجمہ ہے اس میں حضرت عدی صحابی کی لڑکی کلثمی یزید سے اپنے باپ کے خون کا انتقام لیتی ہے حسن و عشق کی سحر طرازیوں نے اس ناول کو اور بھی چار چاند لگا دیئے ہیں اس میں یزید ابن زیاد ابن سمرہ وغیرہ کی خفیہ اور علانیہ بدکاریوں اور خوفناک سازشوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے قیمت عمدہ

حجاج بن یوسف

اس میں خلیفہ عبدالملک کی طرف سے حجاج بن یوسف کا مکہ معظمہ پر حملہ حضرت عبداللہ ابن زبیر سے خوفناک لڑائی، مکہ معظمہ کا زبردست محاصرہ، بیت اللہ میں خونریزی اور قتل و غارت کی گرم بازاری اُس زمانہ کا انداز جنگ اور طرز معاشرت۔ ممبہ اور حسن و عشق کی کرشمہ سازیاں نہایت خوبی کے ساتھ دکھائی گئی ہیں۔ عمدہ

عروس مصر

یہ جرجی زیدان کے مقبول اور معرکۃ الآرا ناول "احمد ابن طولون" کا قابل دید ترجمہ ہے جس میں تیسری صدی ہجری کے واقعات، احمد بن طولون والی مصر کے دلچسپ حالات، قبطیوں کی معاشرت، سیاسی اور اجتماعی کیفیت پر خاص طور سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ ساتھ ہی عشق و محبت کی چاشنی بھی موجود ہے ترجمہ اس قدر سلیس ہے کہ بے اختیار منہ سے تعریف نکلتی ہے۔ قیمت علاوہ محصول عمدہ

عبدالرحمن ناصر

اس میں خلیفہ عبدالرحمن ناصر کے زمانہ کے حالات علماء وقت کا رویہ ارکان حکومت کے جوڑ توڑ خلیفہ کی منظور نظر زہرا کے حالات اُسکے عاشق سعید کی کارستانیاں سعید کی بہت زدہ عابدہ کا کمال نہایت دلچسپ انداز میں دکھائے گئے ہیں۔ قیمت فی جلد عمدہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے طلب فرمائیے

موسم سرما کے تین مہینے

امراض مردانہ کا علاج کرانیکے لیئے بہترین اوقات

ہر سال سینکڑوں مریض باقاعدہ علاج سے صحتیاب ہوتے ہیں، کیونکہ جب تک مریض کی عمر، مزاج، اور حالات مرض کے مطابق باقاعدہ علاج نہ کیا جائے پوری صحت نہیں ہوتی، اگر آپ اس بدترین اور انسان کو ناکارہ کر دینے والی بیماری کا باقاعدہ علاج کرانا چاہتے ہیں تو ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر فارم تشخیص مرض طلب کیجیئے، یا پوری تفصیل مرض لکھکر بھیجدیجیئے، یا مندرجہ ذیل ادویات سے حسب پسند دوا طلب فرما کر ہماری صداقت کا امتحان لیجیئے۔

جوب مقوی باہ صرف ایک درجن گولیاں بطور نمونہ منگوا لیجیئے، جو سرعت اور کمزوری کو شب اول ہی سے دور کرکے آپ کو ہر طرح سے کامیاب و بامراد بنائیں گی، نمونہ کی شیشی عہ۔ محصول ۵ر۔ شیشی کلاں عہ ۵۰ر

مفرح یوسفی ہندوستان بھر کی مفرح دوائیں اور فلک سیر معجونیں اسکا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ قیمتی ادویات مثل عنبر کستوری۔ زمرد۔ عقیق۔ زعفران۔ مروارید۔ سلاجیت، ابریشم، ورق طلا۔ ورق نقرہ وغیرہ سے مرکب ہے، دل۔ دماغ۔ معدہ۔ جگر کو قوت دینے کی خاص چیز ہے، امساک و باہ بڑھانے میں بے نظیر ہے۔ بھوک پیدا کرتی، اور دودھ گھی وغیرہ کو باقاعدہ ہضم کرتی ہے، طبیعت میں فرحت لاتی ہے، خوراک صرف نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک۔ قیمت ۴ تولہ کی ڈبیہ ۵ر۔ نمونہ کی ڈبیہ ۲ تولہ عہ۔ محصول صرف ۵ر

جوب دافع سرعت دو گنا سے لیکر چار گنا مدت قیام پیدا کرکے اس مرض و شرمندگی کو دور کرنے میں یہ گولیاں نہایت مجرب اور بے ضرر ہیں۔ نمونہ کی شیشی کی قیمت صرف دو روپے (عہ)

طلائے بنظیر نمبر ۲ ہمارے دواخانہ میں گیارہ قسم کے طلا موجود ہیں، لیکن عام کمزوریوں کو رفع کرنے اور بچپن کی غلط کاریوں و کثرت سے پیدا شدہ نقصانات کو دور کرنے میں یہ طلا سریع التاثیر ہے، قیمت فی شیشی دو روپے بارہ آنے (عہ) محصول ڈاک صرف ۵ر

دوا دافع جریان سینکڑوں نسخوں کو آزمانے اور بار بار تغیر و تبدل کرنے کے بعد یہ دوا جریان کا حکمی علاج ثابت ہوئی ہے خوراک صرف تین ماشہ۔ فی بوتل عہ۔ محصول ۸ر

ایک شرط

اگر کسی دوا کے نصف استعمال سے نصف فائدہ معلوم نہ ہو تو بقیہ نصف دوا واپس بھیجکر پوری قیمت واپس منگا لیجیئے۔ یہ کڑی شرط اس لیئے کی جاتی ہے، کیونکہ ادویہ مصدقہ و مجرب ہیں +

پتہ

مینجر دواخانہ ہندی و یونانی زیر سرپرستی جناب خادم الملک حکیم محمد یوسف حسن صاحب معتمد انجمن محققین اطبائے ہند

بازار بارود خانہ **لاہور**

ناظرین دین و دُنیا کے لیئے شمس العلماء محمد حسین صاحب آزاد دہلوی کی چار عجیب و غریب کتابیں

دربارِ اکبری

شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر اور اُس کے نورتن کا تاریخی افسانہ۔ دلچسپ حالات۔ رزم بزم، شادی و غم، ہندوستانی ہندو مسلمان حضرات کا ملاپ، معرکہ آرائیاں شانِ حکومت، آئین سلطنت، علمی چرچے۔ ملکی حالات، مذہبی واقعات غرض سبھی کچھ ہے، اگر اس کو عہد اکبری کی مکمل تاریخ کہا جائے تو ہرگز بیجا نہیں۔ پھر مولانا آزاد جیسے ادیب و محقق کے قلم سے نکلی ہوئی۔ بڑا سائز ضخامت ۴۸۸ صفحے۔ قیمت صرف

سخندانِ فارس

نگارستانِ فارس

یہ مولانا آزاد کے قلم سے نکلا ہوا فارسی زبان کے مشاہیر شعرا کا تذکرہ ہے، اور فارسی زبان کی عہد بعہد ترقیوں کو اُن کے کلام کے ساتھ ساتھ مورخانہ طرز لیے ہوئے "آبِ حیات" کے لفظوں میں ادا کیا ہے، خدائے سخن اُستاد رودکی سے لیکر خان آرزو تک کے حالات سے نگارستان کو سجایا گیا ہے، نہایت خوشخط، کاغذ اعلیٰ درجے کا۔ چھپائی لکھائی نہایت صاف دیدہ زیب۔ قیمت نئی جلد صرف تین روپے (۳)

آبِ حیات

ملک کے مشہور و معروف فسانہ نگار جناب سدرشن کی نہایت قابل قدر کتابیں

صبح وطن

یہ بارہ قومی اور ملکی دلچسپ اور قابل دید کہانیوں کا دلکش مجموعہ ہے، کہانیاں موثر اور پُر درد ہیں ملک و قوم کی دلدادہ فوراً طلب فرمائیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ

چندن

اسمیں جناب سدرشن کے لکھے ہوئے پورے پندرہ ادبی، اخلاقی اور مجلسی افسانے درج ہیں اور ہر فسانہ بطور خود نہایت دلچسپ اور نتیجہ خیز ہے پڑھنے والے اور سُننے والے دونوں نہایت خوش ہوتے اور اچھا سبق حاصل کرتے ہیں۔ ۳۰۴ صفحوں کی ضخامت۔ عمدہ سفید دبیز کاغذ۔ قیمت فی جلد صرف عہ

بیگناہ مجرم

فوراً طلب فرما کر ملاحظہ فرمائیے، یہ ایک نہایت پاکیزہ مذاق کا اخلاقی اور مجلسی ناول ہے جو دلکش بھی ہے دلفریب بھی، پر درد بھی عبرت انگیز بھی۔ قیمت فی جلد صرف عہ

چٹکیاں

دل میں اُتر جانے والے خیالات، روحانی اشارے، عبرت کی ٹھوکریں، درختوں، پتھروں اور چاند ستاروں کے پُر لطف لیکچر۔ نہایت مستانہ اور البیلی عبارت میں۔ بیحد دلفریب۔ بیحد موثر اور نہایت پُر لطف مضامین کا پُر لطف مجموعہ ایک جلد منگا کر ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت صرف چار آنے

تہذیب کے تازیانے

یہ بنگال کے نہایت مشہور پولیٹیکل ناول نویس بابو بنکم چندر چٹرجی کے عجیب و غریب دلکش مضامین، اثر ریز۔ قومی اور ملکی جذبات، اور نہایت مفید اور قیمتی خیالات کا بیش بہا مجموعہ ہے جسے جناب سدرشن نے اپنی مخصوص طرز میں ترجمہ فرما کر چھپوا دیا ہے۔ قابل دید و لائق قدر قیمت ۱۲

کنج عافیت

یہ بھی نہایت موثر مجلسی ناول ہے اور اس قابل ہے کہ آپ ملاحظہ فرما کر محظوظ ہوں یہ

قوم پرست

یہ بنگال کے نامور ناٹک نویس جناب بابو دوجیندر لال رائے صاحب کا ایک مشہور تاریخی ناٹک ہے۔ جسکو جناب سدرشن نے اُردو زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا ہے، ایک جلد فوراً طلب فرما کر مصنف کی جانکاہی اور مترجم کی عرق ریزی کی داد دیجئے۔ قیمت صرف ایکروپیہ

ناول بھی جناب سدرشن نے نہایت محنت کے ساتھ اپنے خاص انداز میں تحریر فرمایا ہے۔ قیمت بھی بہت کم یعنی فی جلد صرف ۶

محبت کا انتقام

ایک عجیب و غریب حیرت انگیز اور عبرت خیز تاریخی قابل دید ڈراما کاغذی اسٹیج پر۔ قیمت صرف عہ

مینیجر نظامیہ دار الاشاعت دہلی سے منگائیے

انرجی مجسٹریٹ

یہ جناب سدرشن کا لکھا ہوا ایک نہایت دلچسپ نتیجہ خیز اور لوٹن کبوتر بنا دینے والا مذاقیہ ڈراما ہے۔ قیمت ۴

فن سراغرسانی

مصنفہ

عالیجناب صاحب لالہ پارس داس صاحب ایس اعظم وآنریری مجسٹریٹ وخزانچی دہلی

یہ کتاب فنون سراغ رسانی کی سب سے پہلی جامع اور ضخیم کتاب ہے۔

یہ کتاب اس قدر معلومات پر مشتمل ہے کہ اُردو اور انگریزی میں ایسی کوئی کتاب نہیں

یہ کتاب ہندوستان کی پولیس میں ایک نئی روح پھونکدیگی۔

یہ کتاب جرائم اور جرائم پیشہ اشخاص کے سربستہ راز منکشف کردیگی۔

یہ کتاب پولیس کو سچے رہنما کا کام دیگی۔

یہ کتاب پولیس کے دامن سے بدنامی کا داغ دھو کر نیکنام بنائیگی۔

یہ کتاب ایک کانسٹیبل کو سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر پہنچائے گی۔

یہ کتاب سراغ رسانی کی انسائیکلو پیڈیا ہے۔

یہ کتاب محکمۂ خفیہ پولیس کی مشعل راہ ہے۔

یہ کتاب وکلاء کی کامیابی کا راز ہے۔

یہ کتاب ججوں اور مجسٹریٹوں کیلئے معاملہ فہمی اور روشن دماغی کا واحد ذریعہ ہے۔

یہ کتاب ڈاکٹروں کیلئے نہایت مفید ہے کیونکہ اسے پڑھکر وہ ڈاکٹری متعلقہ عدالت و پولیس وغیرہ سے حال کرسکتے ہیں۔

یہ کتاب پبلک کے لئے ایک بہترین رہنمائے زندگی ہے کیونکہ یہ انسان کو مکاندیش دنیا کی مکاریوں اور عیاریوں سے باخبر اور اُنسے محفوظ رہنے کیلئے تیار کرتی ہے

یہ کتاب فسانہ نگاروں کی روح ہے کیونکہ ہزارہا فسانے اور سچے پلاٹ اس سے بنائے جاسکتے ہیں

یہ کتاب لوگوں کو فن سراغ رسانی کیطرف توجہ دلائیگی اور امید ہے کہ دوسرے ممالک کی طرح ہمارے ملک میں بھی سراغ رساں پیدا ہونگے۔

یہ کتاب پولیس میں سراغ رسانی کا ذوق پیدا کریگی اُسے فرض منصبی سے آگاہ کریگی ہر مشکل میں آسان راہ بتائیگی اور آخر کار ہر معاملہ میں کامیابی کی آخری منزل پر پہنچائیگی۔

یہ کتاب موجودہ سراغ رسانوں کیلئے ایک ماہر اُستاد کا کام دیگی اور انھیں سراغ رسانی کے ایسے طریقے بتائیگی جو آجتک معلوم نہیں تھے۔

یہ کتاب عملی طور پر پڑھی جائیگی اور اُسکی ہدایتوں پر کماحقہ عمل کیا جائیگا تو ایک طرف پولیس کی کامیابی لازمی اور دُوسری طرف ارتکاب جرائم کی کمی یقینی ہے۔

یہ کتاب درحقیقت اسقدر مفید ہے کہ نہ صرف ہندوستانی ریاستوں کے ملازمین نہ صرف اہل پولیس بلکہ ہر محکمہ کے اُردو خوان حضرات کے پاس ضرور ہونی چاہیئے جسکی تقریباً ۱۰۰ صفحے قیمت سترہ مجلد میسر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت جامع مسجد دہلی

ابّا جان! آپ کی پیاری بیٹی

زنانہ بستہ پڑھے گی

ابا جان! آجکل تمام قومیں ترقی کر رہی ہیں لیکن مسلمان پستی میں پڑے ہیں ان کو ذرا بھی تعلیم نسواں کی طرف خیال نہیں ہے۔ دیکھئے دارالسلطنت دہلی میں ایک

زنانہ بستہ

خاص لڑکیوں کی تعلیم کے لئے چھپا ہے اس میں دس بے مثل کتابیں ہیں وہ

میں ضرور منگاؤں گی

(۱) بسم اللہ کی کتاب (۲) کہانیوں کی کتاب (۳) کھیل کی کتاب (۴) نماز کی کتاب (۵) کھانا پکانے کی کتاب (۶) تندرستی کی کتاب (۷) تہذیب کی کتاب (۸) پردہ کی کتاب (۹) خانہ داری کی کتاب (۱۰) کھیل کی کتاب۔ قیمت مجلد ایکروپیہ چار آنے معہ بستہ کے ایک روپیہ آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک۔

پتہ:۔ ایچ محمد یوسف خاں منیجر شہرت ایجنسی دہلی فراشخانہ

پیارے رشید دیکھو!

میں اب کیسی خوبصورت ہوگئی ہوں؛

میں نے دہلی سے پریمال صابون رجسٹرڈ جو خوبصورتی پیدا کرنے میں بمثل ہے منگا کر استعمال کیا تھا چند روزہ استعمال سے کالا رنگ کملایا ہوا چہرہ گلاب کی پتی کی مانند سُرخ اور مخمل کی طرح ملائم ہوجاتا ہے، چہرے کے ہر قسم کے داغ اور دھبے چھائیاں چند روز میں دور کردیتا ہے۔ فی بکس تین ٹکیہ مع صابون دانی (عدد) علاوہ محصول

زنانہ سنگھار بکس رجسٹرڈ

یہ بکس خاص مستورات کیلئے تیار کیا گیا ہے اس میں پانچ چیزیں اور انعام ہے۔ (۱) پریمال صابن ایک ٹکیہ (۲) پریمال بہار ہیر آئیل ۲ تولہ (۳) بال صفا صابن ایک ٹکیہ (۴) خوشبودار مسی ایک تولہ (۵) پان کی بہار ایک ڈبیا اور ۷ ماشہ سرمہ نور بصرمفت قیمت فی بکس علاوہ محصول (عدد)

حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نورتن پریمال منزل دہلی

۷۸۶

توحید کی کامنت سینسر نہیں ہے ہمارے

ممکن نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

مرحوم اخبار

توحید میرٹھ

جو مصوّر فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب کی ایڈیٹری میں شائع ہوتا تھا

اور جس میں حضرت خواجہ صاحب کے مستانہ اور البیلے مضامین کا بیش قیمت ذخیرہ موجود ہے۔ یہ وہی اخبار ہے جس کے ایک مضمون "کہو تکبیر" نے تمام ملک میں تہلکہ پیدا کر دیا تھا اور ایوانِ حکومت ایسا متزلزل ہوا کہ فوراً توحید کی وہ تمام کمال کاپیاں جنہیں "کہو تکبیر" والا مضمون شائع ہوا تھا بحق گورنمنٹ ضبط کر لی گئیں، مسجد کان پور کے انہدام کے متعلق اس کے پُر زور اور جوشیلے آرٹیکل مسلم قلوب کے لیے عجیب ہیجان آفریں ثابت ہوئے ہیں، اُسی اخبار توحید کے چند فائل نہایت سعی و محنت سے ہمنے مہیا کیے ہیں ناظرینِ دین و دنیا میں جو صاحب اس نایاب دولت کو لینا چاہیں فوراً طلب فرمالیں کیونکہ پھر کسی قیمت پر بھی ان فائلوں کا ملنا ممکن نہیں۔ قیمت صرف ۳ سے

مینیجر رسالہ دین و دُنیا دہلی سے منگائیے۔

نوٹ

حضرات کے پاس دین و دُنیا کے گزشتہ فائل موجود نہیں اور وہ اس سلسلہ کو مکمل کرنا چاہتے ہوں تو دین و دُنیا کی پہلی اور دوسری مکمل جلدیں چھ چھ روپے قیمت ادا کر کے مجلّد صورت میں فوراً حاصل کر لیں ورنہ کچھ دنوں کے بعد تین تین روپے میں بھی نہ مل سکینگی کیونکہ جلدیں زیادہ تعداد میں نہیں ہیں بلکہ گنتی اور محض گنتی کی رہ گئی ہیں۔

مینیجر رسالہ دین و دُنیا۔ دہلی

وفاداریوی

کیسی ہوتی ہے؟ سعادت مند اولاد کس کو کہتے ہیں، شوہر بیوی پر اور باپ
اولاد پر کیونکر ظلم کرتے ہیں، بُری صحبت کا آخری انجام کیا ہوتا ہے۔ صبر و رضا
کی کیا شان ہوتی ہے۔ کفر کے مقابلہ میں ایمان کیونکر فتح پاتا ہے، اتحاد اور
اتفاق کی برکتیں کیا چیز ہیں، موجودہ زمانہ کس رفتار پر چل رہا ہے، اور آئندہ
کیا ہونا چاہیئے؟ ان تمام باتوں کو جناب آغا محمد کاظم صاحب جوہر دہلوی
کے نئے طور امیٹک ناول **غافل باپ** میں ملاحظہ فرمایئے۔ اس
ناول کا پلاٹ نہایت پُر درد، عبرت انگیز اور سبق آموز ہونے کے علاوہ
بیحد دلچسپ ہے، یہ ناول اس قابل ہے کہ عورتیں اور بچے بھی اس کو پڑھکر
فائدہ اُٹھائیں، دہلی کی صاف ستھری عام فہم اُردو زبان، سفید کاغذ
عمدہ لکھائی اور نہایت صاف چھپائی، ضخامت سو صفحوں سے زیادہ اور
قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک وغیرہ صرف بارہ آنے (۱۲/)

مینیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

مصورِ غم علامہ راشد الخیری دہلوی کی تصانیف

صبح زندگی، شام زندگی، شب زندگی

ان تینوں کتابوں میں لڑکیوں کی تعلیم کے لیے ایک پر درد دلچسپ پیرایہ میں وہ تمام باتیں بیان کردی گئی ہیں جن کی پیدائش سے لیکر وفات تک ضرورت پڑ سکتی ہے۔

صبح زندگی

میں نسیمہ کے بچپن کا زمانہ دکھا کر یہ بتایا گیا ہے کہ پیدائش سے شادی تک لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کیونکر کرنی چاہیے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک وغیرہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔

شام زندگی

اس میں سسرال کے زمانہ کی مشکلات کو ایسے مؤثر طریقہ سے سمجھایا ہے کہ سعید لڑکیاں میکہ سے نکلنے کے بعد بھی خوش رہ سکتی ہیں۔ قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

شب زندگی

اس میں موت کے بعد کا بیان اور عالم بالا کا حال ہے نہایت مؤثر کتاب ہے۔ ضرور خریدیے کیونکہ اس کو پڑھکر آپ سرمایۂ آخرت اچھی طرح جمع کرسکیں گے۔ قیمت عہ علاوہ محصول وغیرہ۔

نوحۂ زندگی

بیوہ عورت کی زندگی اور اُس کے دردناک مصائب ایک پر درد اور دلچسپ قصہ کے پیرایہ میں۔ قابلِ دید کتاب ہے۔ قیمت بارہ آنے۔

سات روحوں کے اعمالنامے

موت اور مابعد الموت کی کیفیت، عالم ارواح کی سیر نہایت دلچسپ اور عبرتناک قصہ۔ قیمت ۶ر علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔

طوفانِ حیات

مسلمانوں کو تباہ کرنیوالی رسوم قبیحہ کی اصلاح قصہ کے پیرایہ میں قیمت عہ

عروسِ کربلا

کربلا کے تاریخی واقعات، شہادتِ امام علیہ السلام کی دل ہلا دینے والی داستان غازۂ کربلا کی طرز پر قیمت عہ

بنت الوقت

جدید تعلیمیافتہ عورتوں کی ناگفتہ بہ حالت کا خاکہ نئی روشنی کی تعلیم و تربیت کے جگر خراش اور افسوسناک نتائج۔ قیمت ۸ر

جوہرِ قدامت

آج سے پچاس برس پہلے عورتوں کی کیا حالت تھی عجیب قصہ۔ قیمت عہ

سرابِ مغرب

مغربی تمدن کے دھوکوں کا انکشاف۔ کورانہ تقلید فرنگ کے نقائص۔ ۸ر

موؤدہ

لڑکیوں کو ترکہ سے محروم کرنے کی مخالفت پر سوز اور عبرت خیز قصہ کے رنگ میں قیمت ۸ر

الزہراء

سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ زہرا کی نہایت دلکش اور پر سوز سوانحعمری۔ قیمت ۱۲ر

آفتاب دمشق

تثلیث و توحید کی آویزش۔ ہلال و صلیب کے مقابلے۔ اسلام و نصرانیت کے مقابلے۔ ناولیں عہ

تائید غیبی

اندلس میں مسلمانوں کے عروج و زوال کی مناظر اور سرفروشانہ کارنامے ۸ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

چار حسینوں کی تصویر

دہلی کے نامور قاری سرفراز حسین صاحب عزمی بی۔ اے سیاح امریکہ و جاپان

کی تصنیف سے حسب ذیل چار ناول اس قابل ہیں کہ ہر شخص ان کو پڑھکر فائدہ اٹھائے۔ ان میں حسینان بازاری کی پُراسرار زندگی پر نہایت خوبی کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے، اور ان کے خطرناک پھندوں کو پورے طور پر کھولکر رکھدیا ہے یہ چاروں ناول یوں تو ہر شخص کے لیئے دلچسپ اور مفید ہیں مگر نوجوان پارٹی کو خصوصیت کے ساتھ ان کا مطالعہ ضروری ہے۔

شاہد رعنا

یہ دہلی کی ایک ڈیرہ دار طوائف کی خود نوشت داستان عمری ہے۔ اس قدر دلچسپ اور عبرت انگیز کہ تعریف نہیں ہو سکتی۔ اس کا ایک ایک لفظ نہایت موثر اور قابل دید ہے۔

اس خاص موضوع پر اب تک ایسا دلچسپ، ایسا عبرتناک ایسا پُرتاثیر اور ایسا بے مثال کوئی ناول نہیں لکھا گیا۔ ایک اعلیٰ درجہ کی طوائف کی کتنی سچی تصویر پڑھا پہ تک کی حیرت انگیز تصویر کھینچنے میں مصنف نے انتہائی کمال دکھایا ہے۔ حسن بیان کا انداز بھی نرالا اور بیحد دلگداز ہے۔

قیمت فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک مقرر ہے۔

سعید سعادت

اس ناول میں ایک تعلیمیافتہ نوجوان اور ایک پارسی کے جذبات دلی کا سچا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ حسن و عشق کے معاملات پر نہایت لطیف بحث کی گئی ہے اور انجام اخلاقی طور پر کیا گیا ہے۔

سچے واقعات

ہونے کے سبب سے لفظ لفظ دلپر اثر کرنے میں اپنا جواب نہیں رکھتا کاش ہندوستان کا ہر نوجوان اس عجیب و غریب دلکش ناول کے مطالعہ سے فائدہ اٹھائے۔

قیمت فی جلد صرف آٹھ آنے محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

سزائے عیش

اسمیں دہلی کی ایک تعلیمیافتہ سلیقہ شعار اور خوبصورت طوائف کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ناچ رنگ حسن و عشق وصال و فراق ہر بات کا دلکش سین کھینچکر دکھایا گیا ہے۔

عاشق و معشوق کی پُرلطف خط و کتابت

قابل دید ہے، انجام کار دونوں کو راہ راست نصیب ہوتی ہے، یہی وہ کتاب ہے جس نے بہت سے بدنصیب لوگوں کو نیک بنا دیا ہے

قیمت فی جلد صرف آٹھ آنے محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

فلسفۂ حسن و عشق

اور آخر بحالت عاشقی پر فلسفیانہ انداز میں قابل قدر بحثیں کی گئی ہیں، لیکن پھر یہ اتنا لطیف و دلچسپ بنا کہ ہر شخص نہایت خوبی کے ساتھ سمجھتا چلا جاتا ہے۔

قصہ کی دلکشی اور طرز بیان کا عالم ہے کہ کتاب ہاتھ سے چھوڑنے پر دل کسی طرح دل راضی نہیں ہوتا۔

قیمت فی جلد صرف دس آنے علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی



پہلا حصہ

اس حصہ میں وہ دردناک حالات درج ہیں جو غدر ۱۸۵۷ء میں بہادر شاہ بادشاہ دہلی اور انکی بیگمات اور بچوں کو پیش آئے، واقعات استعد عبرت خیز کہ پڑھکر کلیجہ پاش پاش ہو جاتا ہے قیمت ایک روپیہ۔

دوسرا حصہ

اس حصہ میں حضرت خواجہ صاحب نے انگریزوں کے اُن مصائب کا حال تحریر فرمایا ہے جو غدر ۱۸۵۷ء میں انکو باغیوں کے ہاتھوں برداشت کرنے پڑی قیمت فی جلد صرف ۸ر

تیسرا حصہ

غدر دہلی کے تیسرے حصے میں خواجہ صاحب نے اُن خطوط کو بہیا فرما کر درج کیا ہے جو محاصرۂ دہلی کے متعلق انگریز افسروں نے افسران پنجاب کو لکھے تھے غدر کے حالات کی رپورٹ۔ قیمت ۴ر

چوتھا حصہ

اس حصہ میں اُس مقدمہ کی تفصیل ہے جو انگریزوں نے دہلی کے آخری مسلمان بادشاہ پر قائم کیا تھا اس میں بہادر شاہ کا جواب لو صفائی کے گواہوں کے بیانات۔ اسکا دیباچہ بھی قابل دید ہے۔ قیمت نجلد عہ

پانچواں حصہ

اسمیں وہ خط و کتابت درج ہے جو غدر کرنیوالوں اور بہادر شاہ بادشاہ کی درمیان ہوئی اور وہ خطوط اور فرمان جو بادشاہ کی طرف سے انکو بھیجے گئے تھے اور جنکو بعد فتح دہلی حلقہ دار انگریزوں نے گرفتار کیا۔ قیمت ۴ر

چھٹا حصہ

اسمیں غدر ۱۸۵۷ء کے اُن اخبارات کے مضامین ہیں جو دہلی وغیرہ میں چھپکر شائع ہوئے اور جنپر غدر کی آگ بھڑکانے کا الزام لگایا گیا تھا۔ عجیب کتاب ہے قیمت فی جلد ۴ر

ساتواں حصہ

سُنی سُنائی باتیں نہیں، بلکہ غدر کے چشمدید حالات مرزا نوشہ غالب کے قلم سے۔ جس میں غالب کی مشہور فارسی کتاب "دستنبو" کا ترجمہ بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲ر

آٹھواں حصہ

یہ حصہ عجیب و غریب ہے اور کہیں نایاب عکسی تصاویر کے ساتھ ہے اسمیں غدر کی کیفیت مرزا الٰہی بخش کی حکمت عملیاں۔ جنرل بدھن کی نظام شہزادوں کا قتل اور بادشاہ کی گرفتاری اور جلاوطنی وغیرہ کا مفصل بیان ہے۔ قیمت عدر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

میلاد نامہ

نئے رنگ کے قابل دید متعدد مولود شریف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس حالات اور ایک پاکیزہ بیان سے مزین کا پاک و پاکیزہ بیان۔ قیمت عدہ

محرم نامہ

شہادت کے جگر خراش کا مفصل بیان جنگ جمل و صفین کی پوری کیفیت شہادت امام حسین کا معتبر اور دردانگیز نظارہ۔ قیمت عدہ

یزید نامہ

سیر کربلا کے بعد کے واقعات حجاج بن یوسف کے مظالم کی مفصل المیہ کہانی کی بربادی۔ عجیب و غریب کتاب قیمت عدہ

طمانچہ بر رخسار یزید

اسپیل شرابی امیہ کی خبیث اور فرسٹناک سازشوں اور ریشہ دوانیوں کے حالات کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ نہایت دلچسپ قیمت عدہ

فاتحی دعوت اسلام

ان دلچسپ حیرت انگیز اور مخفی باتوں کا بیان جو اسلام کے مخالف فروش صحابی فاتحی نے اشاعت اسلام کیلئے اختیار کیے۔ قیمت تے

سفرنامہ مصر و شام و حجاز

حضرت خواجہ صاحب کے سفر حالات اسلامیہ کے عجیب و غریب حالات با تصویر نہایت رنجیب اور پر لطف کتاب ہے۔ قیمت

سی پارہ دل

منظوم بفطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی کے ادبی اور مذہبی قابل دید مضامین کا مجموعہ قیمت عدہ

آپ بیتی

حضرت خواجہ صاحب کی خود نوشت نہایت رنجیب اور قابل دید سوانح عمری قیمت

جگ بیتی

درد و غم کے پر سوز اور عبرت خیز مضامین الم انگیز قصوں کا دردبھرا البم قیمت

کرشن بیتی

ہندوؤں کے مشہور اوتار کرشن جی مہاراج کی قابل دید سوانح عمری خواجہ صاحب کے قلم سے

گیارہویں نامہ

گیارہویں شریف کی مفصل کتاب پڑھنے کے لیے خواجہ صاحب کی نادر اور رنجیب کتاب قیمت

اردو دعائیں

ہر موقع اور ہر محل کے لیے موثر اور مناسب دعاؤں کا مجموعہ جو حاصل و فات عدہ قیمت

بچوں کی کہانیاں

بچوں کے بہلانے کے لیے نہایت دلچسپ اور سبق آموز کہانیوں کا دلکش اور بالتصویر مجموعہ قیمت فی جلد صرف ۱۰ر

چٹکیاں اور گدگدیاں

حضرت خواجہ صاحب کی طرز یفا گرجھونچو جنیز مضامین کا قابل دید اور سینما ل مجموعہ جس کو پڑھ کر بے اختیار ہنسی آتی ہے۔ قیمت ۱۲ر

مرشد کو سجدہ عظیم

فرقان مجید احادیث حدیث اور اقوال بزرگان دین سے سجدہ تعظیم کا ثبوت قیمت ۸ر

روزنامچہ سفر ہندوستان

حضرت خواجہ صاحب کے سفر بمبئی دکا کھٹیا واڑ وغیرہ کے دلچسپ حالات قیمت ۱۲ر

مصورفطرت
حضرت خواجہ حسن نظامی
کی تصنیفات

کم ٹو موت

عشق دنیا کی بھول سے بچانے اور ہر وقت موت کو یاد دلانے والی نہایت دردانگیز اور قابل دید کتاب ہے۔ قیمت عدہ

مرگ نامہ

"کم ٹو موت" جیسی مشہور کتاب کا دوسرا قابل دید حصہ جو حضرت خواجہ صاحب نے حال ہی میں مرتب فرمایا ہے۔ قیمت ۶ر

جنی خلافت

اسلام کا انجام

طرزی کا گھر

فرنگی نامہ

قرآن پر ایک نظر

تعلیم القرآن

اقوال زریں کی مالا

آپ کی خطوط نویسی

گاندھی نامہ

مہاتما گاندھی کی ذات و صفات کا دلچسپ اور قابل دید تذکرہ قیمت ۸ر

سکھ قوم

اس میں سکھ قوم کے قدیم مذہبی اور رسم و رواج کا بیان ہے ۶ر

حلال خور

اس میں ہندوستان بھر کے حلال خور ذاتوں کے رسم و رواج وغیرہ درج ہیں ۸ر

داعی اسلام

اس کتاب میں ہر مسلمان کو داعی اسلام کا کام کرنے کی ترکیب اور تلقین کی گئی ہیں ۱۲ر

نے ورکا سلام

حضور سرور کائنات کی مدحت میں درد و سوز بھرا ہوا اسلام قیمت

غزنوی جہاد

سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر سترہ حملوں کا تذکرہ نہایت دلچسپ قیمت ۸ر

ہندو مذہب کی معلومات

یہ کتاب داعیان اسلام کی معلومات کے لیے خاص طور پر لکھی گئی ہے قیمت صرف ۸ر

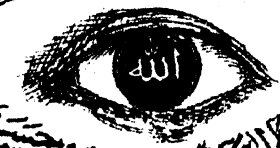
پتہ:- منیجر نظامی دہلی الاشاعت جامع مسجد دہلی

REGISTERED No. L. 1313

جلد ۳ نمبر ۱۱







ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ

چیست دُنیا؟

از خدا غافل بُدن

نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

مسلمانوں کو دینداری اور دُنیاداری کی صحیح تعلیم دینے والا ماہوار رسالہ

دین و دُنیا

جس کیساتھ حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب کا ماہوار رسالہ "پیر بھائی" بھی شامل ہے

نظامیہ دار الاشاعت دہلی سے شائع ہوتا ہے

اڈیٹر:- سیّد ظہور احمد شاہجہانپوری

ہر خریدار کو اختیار ہے کہ جب اُسکا جی چاہے، دیکھے ہوئے پرچے احتیاط سے واپس کر کے

اپنی ادا کردہ کُل قیمت ہم سے واپس لیلے

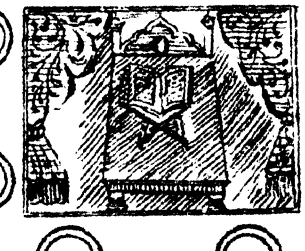
سالانہ قیمت اعلیٰ ایڈیشن للعہ

ششماہی قیمت (اعلیٰ ایڈیشن) عصہ

معمولی ایڈیشن۔ سالانہ قیمت ۵ر

ششماہی عہ، مع محصولڈاک وغیرہ





ماہ فروری سنہ ۱۹۲۴ء

سب سے پہلے

اپنی پیاری بیٹیوں۔ بہنوں اور بیویوں کو جس کتاب کو پڑھانا چاہو وہ

مصورِ فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی

کی نہایت مشہور و معروف اور مقبول عام تصنیف

"بیوی کی تعلیم"

ہے۔ اور اپنے رنگ میں اپنا نظیر نہیں رکھتی، ملک کے اکثر حصوں میں زنانہ مدرسوں کے نصاب تعلیم میں داخل ہے

اس کتاب میں

اکیس دلچسپ سبق ہیں

مقبولیت کا یہ حال ہے کہ تھوڑے ہی دنوں میں پانچ مرتبہ چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ شروع میں ہندوستان کی

سات مستند اور مشہور اہل الرائے

حضرات کے نہایت پُر لطف دیباچے شامل ہیں جن کو پڑھکر اس کتاب کی وقعت معلوم ہوتی ہے

"بیوی کی تعلیم"

دو سو سولہ ۲۱۶ کی عجیب و غریب کتاب ہے۔ عورتوں اور بچوں کی آسانی کے لحاظ سے اسکی کتابت بھی تعلیمی کورس کی طرز پر ہوئی ہے یعنی ہر لفظ جُدا جُدا ہے۔ قلم بھی مناسب ہے۔ چھپائی بھی نہایت صاف ہے +

قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنہ

محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔

اس کے بعد

عورتوں کے پڑھنے کیلئے

مصورِ فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی

مرحوم کی اہلیہ لیلےٰ خواجہ بانو صاحبہ کی مرتبہ کتاب

"بیوی کی تربیت"

نہایت مفید اور عجیب و غریب چیز ہے۔ خواجہ بانو صاحبہ نے عورتوں اور بچوں کے متعلق سولہ سوال شائع کیے تھے

اس کتاب میں

سولہ سوالات کے جوابات

جمع کر دیے گئے ہیں جو ہندوستان کی قابل عقدر اور تعلیمیافتہ خواتین نے لکھکر خواجہ بانو صاحبہ کو بھیجے تھے

یہ تمام سوالات نہایت اہم تھے

لیکن ہر جواب لکھنے والی خاتون نے ہر سوال کا جواب بھی نہایت قابلیت کیساتھ لکھا ہے

بیوی کی تربیت

"بیوی کی تعلیم" کے دوسرے حصّے کا نام ہے۔ ایک سو اٹھائیس صفحوں کی ضخامت ہے۔ اعلیٰ لکھائی اور صاف چھپائی تاکہ عورتوں اور بچوں کو پڑھنے میں تکلیف اور دقت محسوس نہ ہو +

قیمت فی جلد صرف ایک روپیہ

محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔

اخیر میں

ایک نہایت ضروری کتاب

مصورِ فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی

کی نہایت مفید۔ کارآمد اور دلکش تصنیف

"اولاد کی شادی"

اور پڑھا دیجیئے، اور بس۔ اس کے بعد اُن کی وہ تعلیم ختم ہو جاتی ہے جو ایک قابل ماں۔ لائق اور شریف بیٹی اور سلیقہ شعار بیوی کے لیئے لازمی ہے۔

بچوں کی شادی بیاہ

کے متعلق ایسی دلکش، ایسی مفید اور ایسی جامع کوئی کتاب آج تک نہیں لکھی گئی، ہر وقت۔ ہر گھر میں

اس کتاب کا موجود رہنا ضروری ہے

کیونکہ شادی بیاہ کے نازک معاملات میں اس کتاب سے بہتر مشورہ دینے والا کوئی نہیں مل سکتا

اولاد کی شادی

"بیوی کی تعلیم" کے تیسرے حصّہ کا نام ہے، جس کو پڑھ عورت اور مرد دونوں برابر فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ او دونوں کے لئے یکساں کارآمد ہے۔ ۱۲۰ صفحوں کی ضخا اعلےٰ لکھائی، عمدہ چھپائی۔ آخر میں ایک دلچسپ قص

قیمت فی جلد ایک روپیہ

محصول ڈاک بذمہ خریدار +

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے طلب فرمایئے

(رجسٹرڈ پبلشر۔ محمد انوار ہاشمی) مطبوعہ اقبال پرنٹنگ ورکس دہلی حویلی اعظم خاں

جلد ۳ فہرستِ مضامین رسالہ دین و دُنیا دہلی بابت ماہ فروری ۱۹۲۴ء نمبر ۱۲

حمد و نعت صـ۱
تفسیر قرآن صـ۲
شرح مثنوی مولانا روم صـ۳
شرح دیوان حافظ صـ۴
شرح گلستان صـ۵
اضطراب شوق صـ۶
صراط مستقیم صـ۶
سحر خیزی صـ۷
ہوجا صـ۹
نفس صـ۹
محبت میں صـ۹
صحت جسمانی صـ۱۰
جسمانی اور روحانی طاقت صـ۱۰

رسائل کی روح

مال اور اُسکا مصرف صـ۱۳
مجازیں حقیقت صـ۱۴
معمولی باتوں کے اہم نتائج صـ۱۵
تمنائے جوشش صـ۱۵

معلومات

چین اور علم حکمت صـ۱۶

کم سرمایہ والوں کیلئے

وسائل معاش

منی بیگ صـ۱۷
طلسمی پریس صـ۱۷
سُرخ روشنائی صـ۱۷
بوٹ شوز کے لیئے برائون پالش صـ۱۷

سوالات

مذہبی۔ طبی۔ متفرق صـ۱۸

جوابات

صـ۱۹

انشائے لطیف

کیف محبت صـ۲۰
تمہارا بچہ صـ۲۰
اس سے کسنے کہہ دیا صـ۲۱
تصور صـ۲۱
رخصت سرما صـ۲۲
گورستان کا منظر صـ۲۲

صنفِ نازک کیلئے

شوہر کی اطاعت صـ۲۳
اولاد کی تربیت صـ۲۳
جواہر ریزے صـ۲۴
اثمار نبوی صـ۲۴
خرامیدن کا (نقصہ) صـ۲۵

شمس العلماء مولانا شبلی کی آخری اور معرکۃ الآرا تصنیف

سیرۃ النبی ﷺ

جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات میں اب تک اُردو زبان کی بہت سی کتابیں مرتب ہو کر شائع ہو چکی ہیں لیکن علامہ شبلی مرحوم نے سیرۃ النبی کے مقدس نام سے جو سوانح عمری مرتب کی ہے اُس نے ثابت کر دیا کہ دوسری تمام کتابیں اس کے سامنے وہ مناسبت رکھتی ہیں جو آفتاب سے ذرّوں کو ہو سکتی ہے +

سیرۃ النبی کی دو ضخیم جلدیں علمی اور مذہبی حلقے نے اپنی مانند پر اعلےٰ درجہ کی لکھائی اور بہترین چھپائی کے ساتھ شائع ہوئی ہیں ان کو دیکھکر ہر شخص کو معلوم ہوتا ہے کہ بہترین سیرۃ النبی کی زیبا سیرۃ سوانح عمری صرف سیرۃ النبی ہے جو ہر حیثیت کو اور تحقیق کے ساتھ مرحوم و مغفور علامہ شبلی نعمانی کے پر زور قلم سے لکھی گئی ہے +

آنحضرت صلعم کی ولادت سے وفات تک کے تمام واقعات حالات

نہایت شرح و بسط کے ساتھ اس میں جمع کیئے گئے ہیں جو قیامت تک مسلمانوں کو علامہ شبلی کا ہمیشہ ممنون احسان رکھنے کے لیئے کافی ہیں۔ فوراً طلب کیجیئے۔ ایسا نہ ہو کسی مسلمان کا گھر اس متبرک کتاب سے خالی رہنا بیحد افسوسناک امر ہے قیمت جلد اوّل مجلد ۴ عہ۔ جلد دوم مجلد ۴ عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے طلب فرمایئے

سفر اور حضر دونوں میں مفید

اشرفی

حمائل شریف

حنا شدہ

نہایت خوشخط، نہایت صحیح اور نہایت خوشنما جس کے حاشیہ پر مولانا شاہ عبدالقادر کا مشہور اردو ترجمہ ہے

ہندوستان بھر میں آجتک کوئی حمائل ایسی خوشخط۔ اتنی صحیح اور اس قدر صاف اور عمدہ نہیں چھپ سکی۔ یہ وہی حمائل شریف ہے جس کی ہر غلطی پر

ایک اشرفی انعام

کا مدتوں تک اشتہار جاری رہا لیکن کوئی شخص بھی اس انعام کو حاصل نہ کرسکا۔ اور اسی لیئے یہ حمائل شریف اشرفی حمائل شریف مشہور ہوگئی۔

اس حمائل شریف کے خط کی تعریف اسی قدر کافی ہے کہ ملک کے مشہور خوشنویس

منشی محمد قاسم صاحب لودیانوی

کی لکھی ہوئی ہے، شروع میں فضائل درج ہیں اور آخر میں حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب دیوبندی رح کی عالمانہ تقریظ درج کی گئی ہے۔

اعلےٰ درجہ کا سفید چکنا کاغذ ہے، بہترین چرمی طلائی اور نقرئی جلدیں ہیں ۳۲۰ صفحوں کی ضخامت ہے۔

ھدیہ مجلد طلائی ۷ ؎ ۔ ھدیہ مجلد نقرئی ۸ ؎ علاوہ محصول۔

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

حکایات الصالحین فی احوال المتقین

خلفائے راشدین کے شیدائی اور اولیائے کاملین کے دلدادہ حضرات کے لیئے جو اُن پاک و پاکیزہ، مقدس و مطہر اور سعید و مبارک نفوس کے فیوض ظاہری و باطنی کی بیش بہا دولت سے مالا مال ہونا چاہتے اور اپنے دامانِ آرزو کو گلہائے مراد سے بھرنا چاہتے ہوں تو یہ عجیب و غریب کتاب ہے جس میں خلفائے کرام اور اولیائے عظام کے

نہایت معتبر اور مستند مکمل و مفصل حالات و واقعات سلیس و بامحاورہ اردو زبان میں

نہایت محنت اور خوبی کے ساتھ جمع کیئے گئے ہیں، ہر بزرگ (علیہ الرحمہ) کی

کرامات، کشف، تجلیات اور کمالات صوری و معنوی

کو نہایت عمدگی کے ساتھ کمال تحقیق و تدقیق کے بعد درج کیا گیا ہے اُن کے انوار روحانی اور فوق العادت اُمور کو بڑی چھان بین کے بعد تحریر کیا گیا ہے اس لیئے یہ مبارک کتاب اس قابل ہے کہ ہندوستان میں کسی مسلمان کا گھر اس نعمت عظمیٰ سے خالی نہ رہے اور ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت اس کے مطالعہ سے مستفیض و مستفید ہو۔

اور اپنے بزرگان دین کے قول و فعل اور طرز حیات سے کار آمد سبق حاصل کرے

بڑا سائز ۔ ۴۴۰ صفحوں کی ضخامت اور قیمت صرف ۱۲ ؎

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

مسلمانوں کی سچّی اور پاکیزہ تفریح

اگر اس زمانہ میں کچھ ہوسکتی ہے تو صرف یہ کہ ہر تفریح کے وقت وہ کتاب "تفریح الاحباب" فی مناقب الآل والاصحاب کا مطالعہ کریں، اس سے آنکھوں کی بھی تفریح ہوگی، دل کی بھی تفریح ہوگی، دماغ کی بھی تفریح ہوگی اور دین و ایمان کی بھی تفریح ہوگی، باغوں، بازاروں، سڑکوں اور جنگلوں میں پھر کر وہ دلچسپ اور سچّی تفریح حاصل نہیں ہوسکتی جو اس دینی بازار - مذہبی روڈ - ایمان پارک اور اسلام گارڈن کی پاک و پاکیزہ سیر سے نصیب ہوسکتی ہے۔ اس کتاب میں خلفائے اربعہ کے فضائل و مناقب، عشرۂ مبشرہ کے اوصاف و محامد، اہلبیت اطہارؑ کے پاک و پاکیزہ خصائل اور حسنین علیہما السّلام کے برگزیدہ خصائص درج ہیں، ایک کالم عربی، دوسرا سلیس بامحاورہ اُردو۔ ترجمہ صفحہ بصفحہ۔ ہر مسلمان کے پڑھنے۔ سُننے اور عمل کرنے کے قابل اور ہر گھر میں موجود رہنے کے لائق قیمت سے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

نجات کا اِنحصار

آئینِ قدرت اور شریعت اسلامیہ کی پابندی پر ہے، **دین و دُنیا** کی بھلائی احکام الٰہی کی تعمیل پر منحصر ہے۔ **فلاح دین و دُنیا** ایسی قابل عمل اور جامع کتاب ہے کہ دین و دُنیا کے تمام معاملات مفصل طور پر اس میں درج ہیں۔ کوئی دینی مسئلہ اور کوئی دُنیاوی معاملہ ایسا نہیں جس کے متعلق مستند اور صحیح حکم اور نیک مشورہ اس کتاب میں موجود نہ ہو۔ ہر قسم کی قیمتی دینی و دُنیاوی معلومات جلتی معلومات تجارتی معلومات۔ لین دین۔ نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد اور خطبات عیدین و جمعہ وغیرہ وغیرہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ درج ہیں + ہر چیز کے حرام و حلال ہونے کے متعلق معلومات، ترکہ کے متعلق معلومات۔ تجہیز و تکفین کے متعلق معلومات۔ قبر کے متعلق معلومات۔ حشر و نشر کے متعلق معلومات۔ زیارات قبور۔ میلاد شریف اور نذر و نیاز کے متعلق معلومات۔ عذاب و ثواب۔ پل صراط۔ جنّت۔ جہنّم۔ اعراف۔ میزان۔ اور ملائکہ کے متعلق معلومات۔ پیغمبروں کے متعلق معلومات، اولیاء اللہ کے متعلق معلومات، بزرگانِ دین کی ولادت و وفات۔ ہر قمری مہینے کی وجہ تسمیہ، ہر مہینے کے فضائل اور ہر مہینے کے صحیح اعمال اور ادعیہ، اعضائے انسانی کی تشریح۔ سر سے لیکر پاؤں تک کے امراض اور اُن کا علاج۔ زہروں کے متعلق معلومات۔ زہریلے جانوروں کا بیان اور اُن کے کاٹے ہوئے کا علاج اور ہزارہا باتیں مفصل موجود ہیں، ہر گھر میں بلکہ ہر مرد اور ہر عورت کے پاس اس کتاب کی ایک ایک جلد ہر وقت موجود رہنی چاہیئے۔ قیمت للعہ۔ مجلد صہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت۔ دہلی

دریا بہ حباب اندر

والی ضرب المثل اگر کسی چیز پر صادق آسکتی ہے تو وہ کتاب

فیضانِ قدسی

ہے

اگر آپ کی خواہش ہے کہ اپنی ہر قسم کی مرادوں، ہر قسم کی تمناؤں ہر قسم کی حسرتوں اور ہر قسم کے ارمانوں میں ہمیشہ کامیابی حاصل کریں ہر قسم کے جانی و مالی نقصانات سے محفوظ و مامون رہیں، آپکی تجارت آپکی زراعت، آپ کی صنعت، آپ کی ملازمت، اور آپ کی دولت ہمیشہ آپ کے لیئے فائدہ مند اور تمام آفات ارضی و سماوی سے بری رہے آپ کے حاکم آپ پر مہربان اور آپ کے خادم مطیع فرمان رہیں، اور

آپ کے مقدمات کا فیصلہ

آپ کے حسب منشاء ہو۔ دشمن دشمنی سے باز آئیں، دوست دوستی کو اور بھی چار چاند لگائیں، تو آپ فوراً مولانا بیدل علیہ الرحمہ کی کتاب

فیضانِ قدسی در فضائل آیۃ الکرسی

طلب فرما کر ملاحظہ فرمایئے جس میں آیۃ الکرسی شریف کے ہزارہا نہایت معتبر و مستند فضائل اور ہزارہا نہایت مجرب اور بے حد

سہل الحصول اعمال

درج ہیں، ہر معاملہ کے متعلق آیۃ الکرسی شریف کے استعمال کا صحیح طریقہ بھی درج ہے +

قیمت مجلد دس آنے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

سمرنا کا چاند

اگر آپ ناول پڑھتے ہیں؟

تو دُنیا کے مخرب اخلاق اور بیہودہ ناولوں کو چھوڑ کر "سمرنا کا چاند" دیکھئے کیونکہ یہ اُن سے زیادہ دلچسپ ہے، اُن سے زیادہ پر لطف ہے، اور پھر سب سے بڑھکر یہ بات ہے کہ شریف خاتونیں بھی اس کو پڑھتی اور اس سے فائدہ اُٹھاتی ہیں اور بغیر ختم کیے چھوڑنے کو کسی کا جی نہیں چاہتا۔

اگر آپ سیاسیات کے دلدادہ ہیں

تو آپ سمرنا کا چاند ملاحظہ فرمایئے، کیونکہ اس میں سیاسات حاضرہ پر بھی قصہ کے ضمن میں بہت کچھ روشنی ڈالی گئی ہے اور نہایت دلچسپ الفاظ میں اُس کے محاسن و معائب کو بیان کیا گیا ہے۔

اگر آپ تعلیم و تربیت پر شغف رکھتے ہیں

تو سمرنا کا چاند دیکھئے جس میں تعلیم و تربیت کے فوائد اور عدم تربیت کے نقصانات کو نہایت خوبی کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔

اگر آپ اُردو لٹریچر کا لطف اُٹھانا چاہیں

تو سمرنا کا چاند ملاحظہ فرمائیں جو علامہ راشد الخیری کی تازہ اور بہترین تصنیف ہے۔ قیمت بیعہ علاوہ محصول۔

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

حمائل شریف مترجم

خواص القرآن — فوائد القرآن — شان نزول — تعبیر القرآن — مع — فہرست آیات — تعبیر نامہ خواب — اسباب نزول — سلیس اردو ترجمہ

بترجمہ حکیم الامۃ حضرت مولانا حافظ قاری اشرف علی صاحب تھانوی

اوّل تو کلام خدا ہونے کی حیثیت سے، پھر جامع کمالات و منبع علم و فضل حضرت مولانا حافظ قاری اشرف علی صاحب تھانوی کے سلیس اُردو ترجمہ کی حیثیت سے یہ حمائل شریف اپنی آپ ہی نظیر ہے اور اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس کو ہر وقت اپنے پاس رکھے اور تلاوت کرے اور حکم الٰہی بجا لائے۔

اس میں سورتوں کے خواص، آیات کے نازل ہونے کے اسباب اور جگہ بجگہ نہایت مفید اور ضروری آیات کے فوائد خود مولانا ہی کی تفسیر سے اخذ کر کے درج کیے گئے ہیں، ترجمہ ایسا سلیس کہ پڑھتے ہی معانی و مطالب واضح ہو جاتے ہیں، تعبیر نامہ خواب اور تعبیر القرآن بھی عجیب و غریب چیز ہے

سفر میں نہایت مفید۔ حضر میں نہایت کارآمد۔ ھدایہ مجلد چرمی نقرئی صہ، رعایتی لاگت

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے طلب فرمائیے

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
اور وہ عورتیں جو شوہر والیاں ہیں مگر جو کہ تمہاری ہوچکی ہیں
كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ
اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو تم پر لازم کر دیا ہے اور ان کے سوا عورتیں تمہارے لیے حلال کر دی گئی ہیں
تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ
کہ تم اپنے مالوں کے ذریعہ (نکاح میں لانا) چاہو اس طرح پر کہ تم آزاد ہو، شہوت رانی کرنے والے نہ بنو، پھر جن
مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ
عورتوں سے تم نکاح کر کے فائدہ اٹھاؤ تو ان کے مہر جو کہ مقرر ہو چکے ہیں ادا کر دو، اور مقرر ہو جانے کے بعد
عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۭ
آپس میں تم پر کوئی گناہ نہیں،
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ
بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑے علم والے بڑی حکمت والے ہیں۔ اور جو شخص تم میں سے کسی وسعت
مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ
(اور گنجائش) نہ رکھتا ہو آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی
مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ
تو چاہیے کہ تمہاری مسلمان لونڈیوں سے جو کہ تمہاری ملکیت میں ہیں نکاح کر لے۔ اور تمہارے ایمان کی
اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوْهُنَّ
پوری حالت اللہ ہی کو معلوم ہے کہ تم سب آپس میں ایک دوسرے کے برابر ہو سو ان سے نکاح کر لو
بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
ان کے مالکوں کی اجازت کے اور ان کو مہر قاعدہ کے موافق دے دیا کرو اس طور پر
بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ
کہ وہ منکوحہ بنالی جائیں نہ تو علانیہ بدکاری کرنے والی ہوں اور نہ خفیہ آشنائی کرنے والی ہوں

شان نزول

والمحصنٰت الآیۃ غزوۂ اوطاس میں کفار کی بعض لڑائیوں کے لونڈی مسلمانوں کے قبضے میں آئیں،

منزل ۴

تو مسلمانوں نے مطابق شرع کے جائز ہونے کے ان سے صحبت کرنی چاہی لیکن ان کے شوہر دار ہونے کا اندیشہ دل میں تھا، اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ شوہر دار لونڈیاں حلال ہیں۔

۱۲

برگزیدہ نبیؐ کے برگزیدہ حالات

ہر مسلمان کے لیئے آنکھوں سے لگانے کے قابل مقدس و متبرک کتاب، سب سے پہلے اور سب سے آخری رسول کے پاک و پاکیزہ خصائص و خصائل کا دلکش مجموعہ، حضور سرور کائنات باعث آفرینش ارض و سماوات رحمۃ للعالمین خاتم النبیین سید المرسلین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات قدسیہ کا صاف و شفاف آئینہ، آپ کی عادات و اطوار کا قابل عمل گنجینہ معاشرت مصطفوی کا گرانبہا نمونہ۔ بانی اسلام کی پاک زندگی کا پاک اور معتبر و مستند مرقع۔ خود پڑھیئے، اپنے بچوں اور بچیوں کو پڑھایئے، اپنی معزز خاتونوں کو پڑھکر سنایئے، اس کو اپنی زندگی کا بھی رہنما بنایئے اور اپنے خاندان، اپنے ہمسایہ اور اپنے ہموطن مسلمانوں کو بھی اسپر عمل کرنے کی ترغیب دلایئے، اپنے غیر مسلم احباب اور زیر اثر حضرات کو بھی پیغمبر اسلام کی سادہ اور پاک زندگی اور ستودہ و برگزیدہ خصائل کا حال سنا کر اسلامی تبلیغ کا فرض بجا لایئے۔ قیمت فی جلد صرف ۱۲؍

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

انقلاب کا دوسرا ورق

مہاتما گاندھی نے جس سیاسی اور ذہنی اور معاشرتی انقلاب کی بنیاد ہندوستان میں رکھی تھی اس کی انقلابی کتاب تمام دنیا نے پڑھی مگر اب وہ کچھ دنوں سے بند پڑی تھی، ماہ ستمبر ۱۹۲۳ء میں دہلی کی اسپیشل کانگریس میں اس کتاب کو پھر کھولا گیا اور اسکے صدر

مولانا ابوالکلام آزاد

نے انقلاب کا دوسرا ورق پڑھکر سنایا، وہ انقلاب ہولناک ہے یا مسرت انگیز۔ خونریز ہے یا گلریز، اسکا حال پڑھنے ہی سے معلوم ہوگا۔ جس کو خواہش اس کے معلوم کرنے کی ہو وہ ہم سے انقلاب کا دوسرا ورق منگا کر دیکھے۔

قیمت صرف ۴؍

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

شاندار کارنامہ

جناب مولانا سید ظہور احمد صاحب وحشی شاہجہانپوری ایڈیٹر رسالہ دین و دنیا کا تازہ علمی اور مذہبی شاندار کارنامہ دیکھنا ہو تو

تفسیر سورۂ یٰسٓ

منگا کر ملاحظہ فرمایئے۔ جو حسن معانی کے اعتبار اور ادائے مطالب کے لحاظ سے آپ اپنی نظیر ہے۔ اسوقت عربی، فارسی اور اردو کی بیشمار تفسیریں ملک میں موجود ہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ ایسی جامعیت۔ ایسا حسن بیان۔ ایسی سلاست اور ایسی برجستگی کسی ایک کو بھی نصیب نہیں ہر آیت کا ترجمہ۔ شان نزول، معانی لغات، مطلب کی تصریح و تشریح اور نکات و روامز کو اس خوبی سے بیان فرمایا ہے کہ تعریف نہیں ہو سکتی

قیمت فی جلد صرف ۱۰؍

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

کلید مراد

(خدانخواستہ) آپ بے اولاد ہوں۔
(خدانخواستہ) آپ پر قرضہ کا بار ہو۔
(خدانخواستہ) آپ عسرت اور تنگی میں بسر کرتے ہوں
(خدانخواستہ) آپ کے حاکم آپ پر مہربان نہوں

یا آپ پیچیدہ معاملات میں الجھے ہوئے ہوں، یا کچھ خاص تمناؤں اور ارمانوں کا ہجوم اور مرادوں کا مجمع اپنے دل میں رکھتے ہوں تو فوراً **کلید مراد** منگا لیجیے

اس میں ہر امر کے متعلق پیغمبری دعائیں اور ان کا سلیس اردو ترجمہ موجود ہے یہ تمام دعائیں قرآن مجید اور حدیث شریف سے اخذ کی گئی ہیں اس لیے ان کی اجابت بھی مسلم ہے۔ ساتھ ہی مشایخ عظام کے منظوم شجرے اور ادعیہ مقبول بھی اس میں شامل ہیں شروع میں حضرت خواجہ صاحب کا دیباچہ ہے قیمت ۸ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

جواہرات

مسلمانوں کے لیے سب سے زیادہ قیمتی انمول گرانبہا جواہرات

وہ ہیں جو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدف دہن سے الفاظ کی صورت میں ڈھلکر برآمد ہوئے ہیں۔ یہ کتاب ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور اور مقدس کتاب "منبہات" کا بمثیل اردو ترجمہ اور احادیث شریف کا قیمتی مجموعہ ہے، جو

ہندوستانی مسلمانوں اور ان کے جگر گوشوں کیلیے

مرتب کرکے شائع کیا گیا ہے۔ اور اس قابل ہے کہ ہر مسلمان ان احادیث کو حفظ کرکے ان پر عمل کرے اور دین و دنیا میں فائدہ اٹھائے

قیمت فی جلد علاوہ محصول ڈاک صرف ۶ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

روح انجنیری

اُن لوگوں کے لیے جو فن انجنیری حاصل کرنا چاہتے ہیں یا حاصل کر رہے ہیں یہ کتاب نعمت غیر مترقبہ ہے جو نہایت خوبی کے ساتھ مرتب کی گئی ہے اور انجنیری کے متعلق تمام معمولی اور

غیر معمولی مسائل

کو سلیس اردو زبان میں سہل الحصول طریقے سے سمجھایا گیا ہے فوراً طلب فرمائیے۔ قیمت فی جلد صرف ۴ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

تعلیم موٹر



اگر آپ موٹر کے شوقین ہیں

تو فوراً تعلیم موٹر کی ایک جلد طلب فرمالیجیے، اس میں ہر قسم کے موٹر چلانے کے اصول و قواعد کو نہایت خوبی کے ساتھ بتایا گیا ہے اس کے مطالعہ سے ایک معمولی سمجھ والا شخص بھی چند روز میں اچھا تجربہ کار موٹر ڈرائیور بن جاتا ہے، موٹر کی تعلیم کے متعلق ابتک اردو زبان میں ایسی جامع اور آسان کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی۔ ۴ر فی جلد قیمت ہے اور محصول بذمہ خریدار۔

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دھلی

ایک خوراک مفت

کیوں؟

اس لیئے کہ

ہماری جبوب مقوی باہ ہر مزاج کے آدمی کو مفید ثابت ہو چکی ہیں۔

شباب اوّل

ہی سے کمزوری کو دور کر کے آپ کو ہر طرح سے کامیاب و بامراد بنا دیں گی، اس کو صحیح ثابت کرنیکے لیئے ایک خوراک آپ کو بلا قیمت بھیجی جائے گی۔

اس لیئے

آپ ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصول بھیجدیجئے یا عہ میں نمونہ کی شیشی طلب کیجیئے۔ محصول ڈاک ۵ر

مینجر ہندی و یونانی دواخانہ بازار بارود خانہ لاہور

مشہور عالم طبی کتاب

طب مخفی

مع

خلاصۃ المجربات

ہندوستان کے ایک سو سے زائد طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے مخفی نسخے اور معالجات کا شاندار ذخیرہ۔

سینکڑوں قدیم و جدید طبی کتب کے تسلیم شدہ صحیح نسخہ جات کی فارما کوپیا ایک لاکھ پرانے و نئے نسخہ جات کا انتخاب۔

اس کتاب میں تین ہزار کے قریب لاجواب مجربات ہیں

ہر ایک نسخہ کسی قیمت پر بھی دستیاب نہیں ہو سکتا تھا۔ سات سالہ محنت کا نہایت کارآمد اور بیش بہا نتیجہ۔

اس کتاب پر درجنوں اخبارات نے قیمتی ریویو لکھے ہیں اور سب کی متفقہ رائے ہے کہ مجربات کے عنوان پر اس سے بہتر کتاب آج تک تصنیف نہیں ہوئی کتاب کا نصف ایڈیشن "ایک ماہ میں فروخت" ہو گیا۔

لکھائی، چھپائی اور کاغذ بہترین۔ نسخہ جات عام فہم الفاظ میں درج ہیں اور تشریحی نوٹ بھی لکھے گئے ہیں۔

حجم تقریباً پانچسو صفحات

قیمت بلا جلد للعہ۔ مجلد للعہ۔ محصول ڈاک وغیرہ دس آنے (۱۰ر)

مینجر یوسفیہ کتب خانہ بازار بارود خانہ لاہور

فروری سنہ ۱۹۲۴ء ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۴۲ھ

نمبر ۱۱ رسالہ جلد ۳

دین و دنیا

حمد

(از جناب منشی سید نواب علی صاحب صولت لکھنوی)

پھر کس لیے زمانہ سرگرم جستجو ہے؟ جب جلوہ گروہ دلبر نزدیک رگ گلو ہے
آنکھیں ہوں جس سے روشن وہ ہے جمال اسکا قربان جسپہ دل ہو وہ شان گفتگو ہے
پہلو میں ڈھونڈھتی ہیں آنکھیں اسی کا جلوہ ناکام آرزو کو اسکی ہی آرزو ہے
بزم خیال اس کے جلوہ سے ہے منور اسکا خیال زیب ہر بزم آرزو ہے
اک خامشی میں اس کی پنہاں ہیں بھید لاکھوں
صولت وہ چپ نہیں ہے سرگرم گفتگو ہے

(از جناب ملک الکلام سید محمد لائق حسین صاحب قوی امروہوی)

اے کلکِ دوسر بصد روانی کر حمدِ خدا میں درفشانی
وہ مالک و صانع جہاں ہے خلاق زمین و آسماں ہے
غفار۔ قوی۔ رحیم۔ معبود ستار۔ سخی۔ کریم۔ مسجود
عالم۔ عادل۔ حکیم دانا کہتا ہے اسی کو اک زمانا
وہ غنچۂ و گل، جو دیکھے تو نے اس کی قدرت کے ہیں نمونے
ہیں نخل و ثمر نشانِ معبود پتے خود ہیں پتے کو موجود
بے عیب۔ بلا شریک ہے وہ لاریب کہ لا شریک ہے وہ
یہ مہر و مہ و نجوم رخشاں یہ فرشِ زمین و چرخ گرداں
یہ آب و ہوا و آتش و خاک یہ ہوش و حواس و فہم و ادراک
اس کا ہی پتا بتا رہے ہیں اس کی ہی ثنا سنا رہے ہیں
کہتے ہیں اسی کی سب کہانی کرتے ہیں اسی کی مدح خوانی
بے شکل ہے واحد و یگانہ وہ خالق و مالکِ زمانہ
یہ سچ ہے، ہر ایک شے میں وہ ہے لیکن ویسی نہیں کوئی شے ہے

نعت

(از جناب حاجی مولوی حکیم سید آل محمد صاحب اقدس امروہوی)

السلام اے پایہ ات بالاتر از عرش بریں
واصفت پست قدیر و خادمت روح الامیں
نازم سیدہ بیچ پیغمبر بشان رفعتت
در شب معراج بگذشتی ز سبع سبع ہفتیں
اسم پاکت زینت فصل سلیمان است و بس
سنگ خارا ہست بے نام تو شاہا ہر نگیں
در تمام عمر تو، از باعثِ طاعاتِ حق
یک ملک ماندہ معطل از کراماً کاتبیں
در ثنائے ذات پاکت خالق ارض و سما:-
گفت ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین
اے کہ ہستی بر سمائے معدلت بدر الدجے
اے کہ ہستی در بحارِ معرفت دُرِ ثمیں
بر زمیں قدرے ز روئے تو عرق افتادہ است
زیں جہت بشگفت در گلشن گلاب و یاسمیں
جسم پاک و طیب تو خلق شد از نورِ حق
زیں سبب بائے سرورِ دیں بودی از یوسف حسیں
اے کہ سبطین تو، سردارِ جوانانِ بہشت
دخترت خیر النساء خوشیت امیر المومنیں
جبہہ سائی می کند بر آستان روضہات
زائرت آلِ محمد یا شفیع المذنبیں!

تفسیر قرآن مجید

(گزشتہ سے پیوستہ)

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ:- اے لوگو! اپنے اُس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور اُن لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے پیدا کیا تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ یاں اُس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنا دیا اور آسمان سے پانی برسایا پھر اُس سے تمہارے لئے کھانے کے پھل نکالے۔ پس کسی کو خدا کا شریک نہ بناؤ اور ایسی حالت میں کہ تم جانتے ہو۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

ترجمہ:- اے لوگو! اپنے اُس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور اُن لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے پیدا کیا تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

تشریح الفاظ:- الناس - جمع انسان - اگرچہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ قرآن مجید میں جس جگہ الناس کو مخاطب کیا گیا ہے وہاں باشندگان مکہ مکرمہ مراد ہیں اور جس جگہ مؤمنین کو مخاطب کیا گیا ہو وہاں مہاجرین مدینہ منورہ سے مقصود ہوتے ہیں لیکن پروردگار عالم کے خطاب کو محدود کرنے کی ضرورت نہیں۔ ساری دنیا اُس کی مخاطب ہے جس اس آیت کریمہ میں یا ایھا الناس سے تمام روئے زمین کے انسان مخاطب ہیں۔ عبادت پرستش کرنا پوجنا۔ اپنی تمام قوتوں کو ایک ہستی کی اطاعت و فرمانبرداری میں لگا دینا۔ رب پروردگار۔ پرورش کرنے والا۔ تمام جزو کل کا تکمیل ہمیشہ کے لئے اور ہر وقت اور ہر حالت کے لئے خبر گیر۔ خلق۔ پیدا کرنا۔ عدم سے وجود میں لانا۔ ایسی چیز بنانا جس کی مثال پہلے سے موجود نہ ہو۔ لعل۔ شاید۔ امید ہے کہ۔ ممکن ہے۔ آئندہ کے لئے امید واری کو شامل۔ تقویٰ پرہیزگاری (پہلے کافی تشریح ہو چکی ہے)

تفسیر:- منافقین کے حالات۔ مقالات اور خیالات کی تشریح فرما کر لوگوں سے عام خطاب کیا جاتا ہے اور اُن کو احسانات بتا کر عبادت و عبادت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اس آیت کریمہ میں یا ایھا الناس کہہ کر تمام روئے زمین کے انسانوں کو اور اُن کے آنے والی نسلوں کو مخاطب کیا گیا ہے اور اپنے احسانات بتا کر اُن سے طاعت و پرستش کا لازمی حق طلب کیا گیا ہے۔ انسان میں کافر۔ مشرک۔ منافق۔ مؤمن سب شامل ہیں جسکے معنی میں کہ کافروں سے توحید باری اور تصدیق رسالت کی تاکید کیگئی ہے۔ گنہگاروں کی خوابیوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ منافقوں کو اخلاص کا حکم دیا گیا ہے۔ ارباب طاعت سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی طاعت و فرمانبرداری پر ثابت قدم رہیں۔

یہ انتہائی فصاحت و بلاغت ہے کہ لوگوں سے یہ نہیں فرمایا کہ میری پرستش کرو اور نہ یہ فرمایا کہ خدا کی پرستش کرو بلکہ یہ فرمایا کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس کا قدرتی طور پر یہ نتیجہ ہے کہ انسان کا ذہن اپنی مجبوری، بیکسی، کس مپرسی اور ساتھ ہی ایک دوسری ہستی کے مختار، کفیل اور نگران حال ہونے کی طرف منتقل ہوتا ہے اور وہ ایسی ذات یکتا کی عبادت کو فرض سمجھتا ہے جو اُس کی پرورش کر رہی ہے اور ہر لحظہ اُس کی ظاہری و باطنی اندرونی و بیرونی ضرورتوں کی کفیل ہے۔ جس کے احسانات صرف اسی حد تک نہیں کہ طرح طرح کی نعمتیں بہم پہنچائے بلکہ ان نعمتوں کو ہضم کرنا۔ اُن سے خون خالص بنانا۔ اُس خون کو رگوں کے ذریعہ سے تمام بدن میں پہنچانا۔ رطوبتیں پیدا کر کے ہر طرح کے نیس کو روکنا اور اعضا کی پرورش کرنا حرارت غریزی کو اُس کی حالت پر برقرار رکھنا نظام زندگی کو قائم رکھنا بھی اُس کی ربوبیت اور پرورش میں شامل ہے۔ اور پروردگار بھی وہ جس نے سب کو پیدا کیا اور صرف موجودہ نسلوں ہی کو نہیں بلکہ ان نسلوں سے پہلے جو لوگ کرۂ ارض پر آباد تھے اُن کو بھی عدم سے وجود میں لایا۔ اپنے خالق یکتا ہونے کی طرف توجہ دلائی گئی جس سے بڑھ کر اور کیا احسان ہو سکتا ہے اور اس سے زیادہ اور کونسی بات ہو سکتی ہے جسے دیکھ کر انسان جناب باری میں سر بسجود ہو جائے اور تعمیل احکام کے لئے سر نیاز و اطاعت جھکا دے۔ چنانچہ ارشاد ہوا کہ اُس خدا کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلوں کو پیدا کیا۔ سبحان اللہ کیسا عظیم الشان فیما بین ظاہر کیا گیا۔ عابد و معبود اور خالق و مخلوق میں جو نسبت اور رابطہ اور جو تعلق ہے وہ کسی میں بھی نہیں ہے۔ اگر انسان اپنی پیدائش پر غور کرے تو اُسے خالق کونین کی یکتائی مناسخ اور بے مثال قدرت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آیت مبارک میں اسی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے یعنی تم اُس خدا کی پرستش کرو جس نے تمہیں پیدا کیا۔ نیست سے ہست کیا۔ پہلے تم لاشے تھے۔ ہیچ تھے۔ اُس نے پہلے تمہیں نطفہ کی صورت دی۔ نطفہ کا خون بنا۔ خون نے انجماد کی شکل اختیار کی۔ خون منجمد سے لوتھڑا اطیار ہوا۔ لوتھڑے میں ہڈیاں۔ گوشت۔ گیس۔ پٹھے نمودار ہوئے اور پھر جنین صورت پذیر ہوا۔ اور ایک مکمل پیکر انسانی آغوش مادر میں آیا۔ پھر بچپن سے لڑکپن۔ لڑکپن سے آغاز جوانی۔ آغاز جوانی سے شباب۔ شباب سے ادھیڑ پھر بڑھاپا آیا اور ہر زمانہ زبان حال سے تمام مخلوق کی سطوت اور صناع کامل کی شان و عظمت کا اظہار کرتا رہا فتبارك الله احسن الخالقين پس ایسے خدا کی اور ایسے پروردگار کی جسنے ہزاروں طریح کے بعد انسان کو خلعت کی تکمیل اور زندگی کی دولت عطا کی پرستش فرض ہے۔ نہ کہ ان اشخاص و اشیاء کی جنہیں انسان کی خلعت۔ نفع و ضرر۔ مسرت و غم اور نقل و حرکت میں کوئی دخل ہے۔

عبادت کا حکم دیکر ساتھ ہی اسکی منفعت بھی بتا دی یعنی فرمایا کہ تم اپنے اُس پروردگار کی پرستش کرو جسنے تمہیں پیدا کیا "شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ" پرہیزگاری کمالات انسانی کا سب سے آخری درجہ ہے اور خدا کی سچی عبادت ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے انسان اس رتبہ عالی تک پہنچ سکتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم جسکا سلامت ہے کہ وہ عاقبی و دنیا میں جہاں انبیاء و مرسلین۔ شہداء و صدیقین اور اولیاء اللہ کی بڑی بڑی سلطنتیں ہونگی۔ کرامت و سروری کا تاج پرہیزگاروں کے سر پر ہوگا کیونکہ خدا کی جناب میں سب سے زیادہ برگزیدہ وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو لیکن اندیشہ تھا کہ بندگان کوتاہ نظر اور عابدان تنگ ظرف اپنی عبادت پر مغرور ہو جاتے یا وہ لوگ جو فخر خلعت نمائشی عبادت کرتے ہیں اپنے آپ کو پرہیزگار سمجھتے اسلئے یقینی الفاظ میں عبادت کی منفعت ظاہر نہیں کی گئی بلکہ ارشاد ہوا کہ شاید تم پرہیزگار ہو۔

شرح مثنوی مولانا رومؒ

(گذشتہ سے پیوستہ)

شمس تبریزی کہ نور مطلق ست آفتاب ست و ز انوار حق ست

ترجمہ: - حضرت شمس الدین تبریزی نور مطلق ہیں آفتاب ہیں اور انوار الٰہی کے آفتاب ہیں۔

مطلب: - اشعار سابق میں مولانا نے لفظ شمس سے آفتاب آسمانی آفتاب عشق آفتاب قدس مراد لیا ہے اور اب آخر میں اپنے مرشد گرامی حضرت مولانا شمس الدین تبریزیؒ کا تذکرہ کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ وہ نور مطلق ہیں یعنی دنیا کے تمام فانی تعلقات کو ترک کر کے اور فنا فی الذات کے مدارج سے گذر کر روح تجرد اور نور مجسم بن گئے ہیں اور نور بھی وہ جو انوار الٰہی اور پرتو حق سے روشن و تابندہ ہے

چوں حدیث روئے شمس الدین رسید شمس چارم آسماں سر بر کشید

ترجمہ: - جب حضرت شمس الدینؒ کے چہرہ مبارک کا بیان شروع ہوا تو چوتھے آسمان کا آفتاب روشن ہو گیا۔

مطلب: - اس آفتاب آسمانی کو اس آفتاب روحانی یعنی حضرت شمس الدینؒ سے کوئی نسبت نہیں آفتاب آسمانی کے انوار مادیات اور مجسمات کو منور کرتے ہیں اور روح و باطن سے اسے کوئی سروکار نہیں لیکن آفتاب روحانی یعنی مرشد مولانا کی شعاعیں عالم روحانی اور فضائے باطن کو مرتع نور بناتی ہیں۔ جب دونوں میں ایسا نمایاں اور روشن فرق مراتب موجود ہے تو ظاہر ہے کہ جب حضرت شمس الدینؒ کے انوار قدسی کا تذکرہ ہوگا تو اس کے سامنے آفتاب آسمانی کی ظاہری روشنی کی طرف کسی کو التفات نہ ہوگا

واجب آمد چونکہ بردم نام او شرح کردن رمزے از انعام او

ترجمہ: - جب میں نے اُن کا نام لیا ہے تو واجب ہے کہ اُنکے انعام کا حال بھی کچھ بیان کروں

لغات: - رمز - اشارہ مخفی بھید نکتہ - انعام نعمت کرنا - احسان - مہربانی - عنایت -

مطلب: - مرشد گرامی کا نام نامی زبان پر آگیا ہے تو یہ بات بھی نہایت ضروری ہے کہ اُن کے فضائل و محامد بھی بیان کئے جائیں اور اُنھوں نے جو احسانات کئے ہیں اور جن نعمتوں سے سرفراز فرمایا ہے اُس کا تذکرہ کیا جائے۔

این نفس جاں دانم برتافتہ بوے پیراہان یوسف یافتہ

ترجمہ: - اس وقت روح نے میرا دامن تھام لیا ہے - اور جس طرح حضرت یعقوبؑ کا دل حضرت یوسفؑ کے پیراہن کی خوشبو پاکر بیتاب ہو گیا تھا اُس طرح بیتاب ہو رہی ہے۔

مطلب: - حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کی مفارقت میں اس قدر روئے کہ بینائی کھو بیٹھے - جب حضرت یوسفؑ زندان کی صعوبتوں کے بعد عزیز مصر ہوئے اور اُن کے بھائی کنعان سے مصر پہنچے تو اُنھوں اپنے پدر بزرگوار کا حال معلوم ہوا - آپ نے فرمایا کہ میرا پیراہن اُن کے روئے مبارک پر ڈالدینا وہ بینا ہو جائینگے چنانچہ حضرت کا پیراہن ابھی کنعان سے بہت دور تھا کہ حضرت یعقوب پکار اُٹھے کہ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ (میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر تم مجھے دیوانہ نہ بتاؤ) محبوب فرزند کی خوشبو پاکر شوق اُلفت کی بنا پر تابی ظاہر ہے - پس مولانا فرماتے ہیں کہ پیر و مرشد کا نام سُنکر روح ایسی بے چین ہوئی ہے اور حصول نیاز کے دونوں سے اس طرح لبریز ہو گئی ہے جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشبوئے پیراہن سے بیتاب ہو گئے تھے۔

کز برائے حق صحبت سالہا باز گو رمزے ازاں خوش حالہا

ترجمہ: - آپ کو سالہا سال کی ہم نشینی کا واسطہ اُن خوشگوار حالات میں سے کچھ بیان کیجئے۔

لغات: - خوش حالہا - (اضافت مقلوب) حالہائے خوش -

مطلب: - روح بیتاب مولانا سے کہتی ہے کہ آپ نے برسوں پیر و مرشد کی خدمت میں رہکر فیوض و برکات کی دولت حاصل کی ہے اس ہم نشینی کا صدقہ اب آپ اُن خوشگوار حالات میں سے کچھ بیان فرمائیے - یہ بھی ہو سکتا ہے کہ روح اپنی سالہا سال کی ہم نشینی کا واسطہ دے - بعض شارحین نے "جان" سے جو پہلے شعر میں واقع ہوا ہے حضرت مولانا حسام الدین کو فرض کیا ہے جن کا تذکرہ مثنوی کے دیباچہ میں ہے گویا وہ مولانا سے اصرار کر رہے ہیں کہ حضرت مولانا شمس الدین کے کچھ حالات بیان کریں لیکن لفظ "جان" سے یہ مراد لینا محض تکلف معلوم ہوتا ہے -

تا زمین و آسماں خنداں شود عقل و روح و دیدہ صد چنداں شود

ترجمہ: - تاکہ آسمان و زمین (مسرت سے) ہنس پڑیں عقل - روح - اور بینائی سو گنی ہو جائے

مطلب: - روح کہتی ہے کہ آپ اپنے پیر و مرشد کے کمالات و فضائل کا ضرور تذکرہ کریں اس تذکرہ سے زمین کی مخلوق فیض شادمانی حاصل کریگی اور نہ صرف زمین کی مخلوق بلکہ آسمان کی مخلوق کو بھی خوشگوار تازگی حاصل ہوگی عقل اپنی ذکاوت و صفا میں سوگنی بڑھ جائے گی - روح کو بالیدگی اور ترقی میسر آئیگی اور قوت بینائی میں نمایاں اضافہ ہوگا جس سے حق بینی اور تاب تجلیات قدس نصیب ہوگی اور ایسا ہونا چاہئے کیونکہ اولیاء اللہ کے تذکرہ سے رحمت نازل ہوتی ہے ؛

شرح دیوان حافظ

(گذشتہ سے پیوستہ)

جز ایں قدر نتواں گفت در جمال تو عیب　　کہ خال مہر و وفا نیست روئے زیبا را

ترجمہ: - تیرے جمال میں اس کے سوا اور کوئی عیب نہیں بتا سکتے کہ خال مہر و وفا تیرے چہرہ پر محبت و وفا کا تل نہیں ہے۔

مطلب: - تیرے حسن و جمال میں کوئی عیب نہیں بتلایا جا سکتا بے عیب ہے۔ بے نقص ہے البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ چہرۂ زیبا پر مہر و وفا کا خال نہیں ہے۔ خال چہرہ پر حسن و خوبی کی علامت ہے اس لئے محبت و وفا کو خال سے تعبیر فرمایا۔ ورنہ صرف اسقدر کہنا ہے کہ محبوب میں سب کچھ ہے صرف مہر و وفا نہیں ہے۔

در آسماں چہ عجب گر بگفتۂ حافظ　　سماع زہرہ بر قص آورد مسیحا را

ترجمہ: - کیا تعجب ہے اگر زہرہ حافظ کے مقالات سے آسمان میں مسیحا پر عالم رقص طاری کر دے۔

لغات: - سماع سننا - اصطلاح صوفیہ میں قوالوں کی مجلس۔ قوالوں کا گانا گانا۔ رقص ناچنا - کیفیات سے قلب کا اتنا متاثر ہونا کہ اعضائے ظاہری سے اُسکا اثر نمایاں ہونے لگے۔ زہرہ - ایک ستارہ کا نام جو حسین عورت کی شکل رکھتا ہے - اسے ناہید - رقاصۂ فلک - لولی فلک مطربۂ فلک بھی کہتے ہیں - مسیحا - حضرت عیسٰے علیہ السلام۔

مطلب: - چونکہ عقیدۂ اہل سنت والجماعت کے مطابق خدا نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا اور وہ قیامت تک آسمان پر رہینگے اسلئے حضرت حافظ فرماتے ہیں کہ اگر زہرہ رقاصۂ فلک میرے اشعار گا کر حضرت مسیح کو وجد میں لے آئے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ان مطالب روحانی اور معانی لاثانی کا آوازہ روئے زمین سے گزر کر اوج آسمانی تک پہنچا ہے (تعلیق شعر اخیر)

ساقیا برخیز و در دہ جام را　　خاک بر سر کن غم ایام را

ترجمہ: - اے ساقی اٹھ اور جام دے - غم ایام کے سر پر خاک ڈال۔

مطلب: - دنیاوی تفکرات سے نجات حاصل کرنے کا واحد ذریعہ بیخودی ہے - اور یہ بیخودی جس شراب عرفان سے حاصل ہوتی ہے اُس کا ایک جام ساقیٔ معنے سے طلب کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دنیا کے فکر و غم کی پروا نہ کر دہ جام بھر کر دو جس کے سرور و نشاط اور کیف و خمار میں سب کچھ فراموش ہو جائے

ساغرے در کفم نہ تا رسہ　　بر کشم ایں دلق ارزق فام را

ترجمہ: - شراب کا پیالہ میری ہتھیلی پر رکھ دے تاکہ میں اس نیلگوں گدڑی کو جو ستر آثار بھیانک

لغات: - دلق گدڑی - فقر اکا لباس جسے صدہا پیوند لگا کر بناتے ہیں - ازرق (ہر وہ کپڑا جو پہلے اور رائے صبغہ بعد کو ہو - لوگ غلطی سے اسکے برعکس پڑھتے اور لکھتے ہیں) نیلگوں - نیلا - قام - صورت - رنگ

مطلب: - یہ ساقیٔ رسائی کی طرف خطاب ہے - فرماتے ہیں اے ساقی مجھے ساغر و مے دے کہ اُسے نوش کر کے ایسا بیخود و مست ہو جاؤں کہ اس آسمان نیلگوں کو جسمیں اگر وہ بیشمار طرح طرح کے آلام و افکار کا باعث ہیں سر سے اُتار پھینکوں یعنی اُس کا خیال بھی دل میں نہ آنے دوں۔

گرچہ بدنامیست نزد عاقلاں　　مانی خواہیم ننگ و نام را

ترجمہ: - اگرچہ عقلمندوں کے نزدیک بدنامی کی بات ہے لیکن میں ننگ و نام کا خواہاں نہیں

لغات: - ننگ و نام - نیکنامی - عزت - آبرو۔

مطلب: - یہ بادہ نوشی اور بادہ نوشی سے بیخودی اگرچہ عقلمندوں کے نزدیک بدنامی کی بات ہے لیکن مجھے ایسی نیکنامی کی خواہش نہیں جو ہزار ہا تعلقات اور رنج و غم کا باعث ہو - یہ مطلب اُس صورت میں ہے کہ شعر کو اشعار ماسبق سے مسلسل قرار دیا جائے۔ اگر شعر کو مستقل سمجھا جائے تو یہ مفہوم ہوگا کہ ننگ و نام کی پروا نہ کرنا عقلمندوں کے نزدیک بدنامی کی بات ہو لیکن مجھے ننگ و نام کی پروا نہیں

دود آہ سینہ سوزان من　　سوخت ایں افسردگان خام را

ترجمہ: - میرے جلتے ہوئے سینہ کے دود آہ نے ان افسردگان خام کو جلا دیا۔

مطلب: - افسردگان خام سے وہ بیدل مراد ہیں جو عشق کا دم بھرتے ہیں لیکن اُن کا عشق خام اور ناتمام ہے۔ یا زاہدان ظاہر پرست مراد ہیں جو اپنی ظاہر پرستی کی بنا پر خام اور ناقص عشق سے ناواقف ہونے کی وجہ سے افسردہ ہیں۔ پس فرماتے ہیں کہ میری آہوں کے دھوئیں نے جو جلتے ہوئے سینے سے نکلی تھیں اُن خام خیالوں اور بد مذاقوں کو جلا دیا - آگ کا یہ خاصہ ہے کہ وہ تمام خس و خاشاک کو جلا ڈالتی ہے اور یہ لوگ بھی سالک حق کے راستہ میں خس و خاشاک کی حیثیت رکھتے ہیں پس آتش عشق کی آگ نے اُن کو جلا کر منزل مقصود کی راہ صاف کر دی

محرم راز دل شیدائے من　　کس نمی بینم ز خاص و عام را

ترجمہ: - خاص و عام میں سے کوئی بھی مجھے اپنے دل شیدا کا محرم نظر نہیں آتا۔

لغات: - محرم - رازداں سے واقف - رازداں - شیدا - عاشق

مطلب: - عاشق کا محرم اسرار اور اتنا دانا ہونا مشکل ہو سکتا ہے جو اُسکی طرح درد و سوز اور جنون و ملال کی کیفیتوں سے آگاہ اور تڑپ کیف ہو اور عشق کے جذبات سے اچھی طرح آشنا اور متاثر ہو ایسے رازدانوں کا ملنا آسان نہیں پس محرم راز کے نہ ملنے سے بیچین ہو کر عاشق کہتا ہے کہ یہ کیا مصیبت ہے کہ میرے دل شیدا کا کوئی محرم نہیں ملتا نہ خواص میں کوئی ایسا دل ہوا اور نہ عوام میں جو میرے درد سے آشنا اور میری مصیبت سے آگاہ ہو۔

شرح گلستاں

(گذشتہ سے پیوستہ)

ملک پرسید کہ چہ می گوید۔ یکے از وزرائے نیک محضر گفت اے خداوند مہی گوید وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ملک را رحمت آمد و از سر خون او در گذشت

ترجمہ: بادشاہ نے پوچھا کہ کیا کہتا ہے؟ ایک نیک دل وزیر نے عرض کیا حضور یہی کہتا ہے کہ "غصہ کو پی جانے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے" بادشاہ کو ترس آگیا اور اس کے قتل سے درگذر کیا۔

لغات: ہ ۔ ضمیر (جمع وزیر) وزر ۔ بوجھ ۔ بوجھ اٹھانا ۔ وزیر بوجھ اٹھانے والا چونکہ وزیر بادشاہوں کی جانب سے ملکی انتظام کا بار اٹھاتے ہیں اسلئے اُن کو وزیر کہتے ہیں۔ محضر حضرت ۔ دل ۔ جائے حضور ۔ کاظم ۔ غصہ پی جانے والا غصہ کو ضبط کرنیوالا غیظ ۔ غصہ ۔ کاظمین ۔ (جمع کاظم) تحاتی ۔ معذرت ۔ معاف کرنے والا ۔ عافین (جمع عافی) ناس (جمع انسان) لوگ۔

مطلب: جس وقت قیدی بادشاہ کو گالیاں دے رہا تھا اور سخت سست کہہ رہا تھا بادشاہ ملا وزیر کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا کہ کیا کہہ رہا ہے۔ ایک نیک اور شریف الطبع وزیر نے عرض کیا کہ حضور قیدی اپنے خیال میں دعا اور معافی طلبگار ہے۔ اور قرآن پاک کے ان الفاظ "وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ" اشارہ کر رہا ہے الغرض وزیر نے ایسے مؤثر پیرایہ میں قیدی کا مدعا بیان کیا کہ بادشاہ کو اُس پر ترس آگیا اور اُس کا قصور معاف کر دیا۔

وزیر دیگر کہ ضد او بود گفت ابنائے جنس ما را نشاید و حضرت پادشاہان جز براستی سخن گفتن۔ ایں ملک را دشنام داد و ناسزا گفت

ترجمہ: دوسرے وزیر نے جو اس وزیر کے برعکس تھا کہا کہ ہمارے ہم جنسوں کو بادشاہوں کے حضور میں ایسے کہنے کا سوائے اور کہنا مناسب نہیں۔ اس قیدی نے تو بادشاہ کو گالیاں دیں اور نامناسب الفاظ کہے۔

لغات: ضد ۔ مخالف ۔ برعکس ۔ نقیض ۔ ابناء (جمع ابن) بیٹے ۔ ابنائے جنس جنس کے بیٹے ۔ ہم جنس ۔ ہم پیشہ ۔ ہم عصر ۔ حضرت ۔ حضور ۔ بارگاہ ۔ خدمت ۔ ناسزا ۔ وہ باتیں جو مناسب نہیں ۔ نامناسب۔

مطلب: دربار میں ایک وزیر اخلاق و صفات میں وزیر مذکور بالا کے برعکس تھا وہ نیک دل تھا ۔ یہ بدطینت ۔ وہ نرم دل تھا ۔ یہ سنگدل ۔ جب اس دوسرے وزیر نے دیکھا کہ بادشاہ کے دل پر وزیر سابق کی گفتگو کا اثر ہوا اور اُس نے قیدی کو معاف کر دیا تو اس کو ناگواری پیدا ہوئی اور بادشاہ کے حضور میں کہنے لگا کہ یہ بڑی بیجا بات ہے کہ وزرا بادشاہوں کو خلاف واقعہ اطلاع دیں حقیقت یہ ہے کہ اس قیدی نے حضور کی شان میں نہایت نامناسب الفاظ کہے اور وزیر نے حضور کو غلط اطلاع دی کہ وہ معافی کا خواستگار اور اپنے قصور پر شرمندہ ہے

ملک روئے ازیں سخن درہم کشید و گفت آں دروغ کہ رے گفت پسندیدہ تر آمد مرا ازیں راست کہ تو گفتی کہ رے آں درست مصلحتے بود و بنائے ایں بر خبث و خیانت۔ و خردمنداں گفتہ اند دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔

ترجمہ: بادشاہ کو یہ بات ناگوار ہوئی اور کہا کہ وہ جھوٹ بات جو اُس نے کہی مجھے اس سچی بات سے جو تو نے کہی زیادہ پسند آئی کیونکہ اُسکی بات مصلحت پر اور تیری بات خباثت اور خیانت پر مبنی تھی اور عقلمندوں کا مقولہ ہے کہ "فتنہ انگیز سچ سے مصلحت آمیز جھوٹ بہتر ہے"۔

لغات: خبث ۔ ناپاکی ۔ بدی ۔ بدطینتی ۔ خیانت ۔ امانت کے خلاف ۔ بددیانتی ۔ بددیانتی ۔ مصلحت آمیز جس میں مصلحت ہو ۔ فتنہ انگیز ۔ فتنہ اٹھانے والا۔

مطلب: دوسرے وزیر کی باتیں بادشاہ کو بہت ناپسند ہوئیں ۔ اس نے منہ پھیر لیا اور کہا کہ تجھے تو بری گفتگو کی نسبت ہے ۔ وزیر کی گفتگو نہ پسند آئی کیونکہ اُس نے جو کچھ کہا وہ نیک نیتی اور مصلحت پر مبنی تھا اور اُس نے جو کچھ کہا وہ خباثت اور بدنیتی اور خیانت کی آمیزش تھا سچی وہ بات نہیں کہنی چاہیئے جو فتنہ برپا کر دے بلکہ وہ جھوٹ بہتر ہے جو مصلحت انگیز ہو لیکن اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ اس مقولہ کے نقل کرنے سے حضرت سعدی کا یہ منشا نہیں کہ جھوٹ ہر جگہ جائز ہے جس کی طرف حضرت سعدی کی نگاہ ہے وہ صرف ایسے جھوٹ بولتے ہیں اور گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں شیخ ممدوح کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی مصیبت زدہ اور بیگناہ غلام ۔ اتفاق سے تمہارے ہاتھ آجائے تو اُس کو ظالم آقا کے ظلم سے بچانے کیلئے تم کو جھوٹ بولنا جائز ہے ۔ اسی طرح دوسرے مقامات میں شیخ ممدوح کے مقصد کو سمجھنا چاہیئے ۔

بیت

ہر کہ شاہ آں کند گدا او گوید ۔ حیف باشد کہ جز نکو گوید

ترجمہ: اگر بادشاہ کسی شخص کے قتل کرنے پر عمل کرتا ہو تو مناسب نہیں کہ وہ بجز نیکی کے سوا کچھ اور کہے۔

مطلب: جس شخص کو بادشاہ کی جانب سے اختیار حاصل ہو اور بادشاہ اُس کے مشورہ کے مطابق عمل کرتا ہو اُسے چاہیئے کہ بادشاہ سے ہمیشہ اچھی بات کہے اور اُس سے پسندیدہ مشورہ عرض کرے۔

اضطرابِ شوق

(از جناب مولوی ابو محمد مصلح ابو العلائی ایڈیٹر حسن و عشق)

قطرے دریا کے لیے بیتاب ہیں، ذرّے آفتاب کی تمنا میں سرگرداں ہیں، چکور چاند میں نگراں ہے، قمری سرو میں تلاش کرتی ہے، اور بلبل پھولوں میں ڈھونڈھتی ہے لیکن میں اسکی جستجو میں ہوں جو باعثِ ان قضا و قدر ہے۔

زلیخا کو حضرت یوسفؑ، مجنوں کو لیلیٰ، اور فرہاد کو شیریں سبارک ہو، راجہ نل کو دمن، دامق کو عذرا کا وصل نصیب ہو، لیکن مجھے تو اُسکی آرزو ہے جو ان کے پردے میں جلوہ گر رہا۔

ہرن دام سے گریز کرتا ہے، طائر پھندے سے بھاگتا ہے، قید ہی آزاد ہونا چاہتا ہے، لیکن میں اپنے صیاد کو ڈھونڈھتا ہوں اور اس کی زلف پر پیچ کا اسیر ہونا چاہتا ہوں، لیکن آہ! معلوم نہیں وہ مجھے کیوں بھول بیٹھا ہے۔

میں عبد ہوں، وہ میرا معبود ہے، میں مخلوق ہوں وہ میرا خالق ہے، میں ایجاد ہوں وہ میرا موجد ہے لیکن یہ کس منہ سے کہوں کہ میں طالب ہوں اور وہ میرا مطلوب ہے۔

وہ کہتا ہے کہ میں تمہارے دلمیں ہوں، لیکن آہ! کہ میں دل ہی نہیں رکھتا۔ وہ فرماتا ہے کہ میں تمہاری شہ رگ سے قریب ہوں۔ مگر حسرت! کہ میں اس سے کوسوں دور ہوں۔ اس کا ارشاد ہے کہ تمہارے ساتھ ہوں لیکن فریاد! کہ میں اُس کے ساتھ نہیں ہوں۔

وہ ہے اور ضرور ہے۔ اس سے کوئی جگہ خالی نہیں۔ لیکن آنکھیں اندھی ہیں عقل حیران ہے کیونکہ وہ جیسا آنکھوں سے محجوب ہے ویسا ہی عقل سے بھی مستور ہے۔

کاش میں اسکو اُسی کی آنکھوں سے دیکھوں، اور اسکو اسی سے مانگوں۔ اور اسکو اسی سے پاؤں۔

سنتا ہوں وہ عرش پر براجمان ہے۔ کوئی مجھے بتائے وہ عرش کہاں ہے؟ میں اس کے اردگرد دائیں بائیں اور بلندی و پستی میں اُسکو تلاش کرونگا۔

کیا مجھے یہ اونچا آسمان، یہ مسطح زمین، یہ سربفلک پہاڑ، یہ عمیق دریا کچھ بتا سکینگے۔ اگر نہیں تو پھر یہ میرے کس کام کے۔

میں کہوں گا اور ضرور کہونگا کہ مجھے کسی غیر سے کچھ کام نہیں۔ پھر مجھے یہ آسمان و زمین کیوں نظر آتے ہیں۔ مجھے یہ نظر فریب دنیا کیوں دھوکے دیتی ہے۔ میں کچھ نہیں دیکھنا چاہتا میں صرف اُسکے دیکھنے کی تمنا رکھتا ہوں جس کو کوئی نہیں دیکھتا۔

یہ سچی! کہ عقل جب مخلوق کو دیکھکر حیران ہے تو پھر خالق کے معاملہ میں کیا حال ہوگا یہ مانا کہ اُسی کی ذات محجوب نہیں یہ تسلیم کہ حجابات میں اور وہ قدیم ہے اور یہ ٹھیک ہے کہ اُسکا کوئی مکان نہیں۔ لیکن میں اسکو نہیں جانتا۔ میں دیکھونگا اور ضرور دیکھونگا۔ مجھے اسکی تلاش کسی خط کیواسطے نہیں اس لیے اس کا حاصل ہونا بھی محال نہیں۔ اور وہ مطلوب کل پھر مطلوب ہو سکتا ہے۔ اور اگر وہ مکین نہیں تو پھر یہ مکان کس کا ہے۔ بہرکیفیت میں اُس کو بامکان دیکھنا چاہتا ہوں۔

مانا کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ لیکن مجھے اُس کی معیّت کی کیفیت کیونکر معلوم ہو۔ مجھے جانتا ہے لیکن مجھے تو اپنی معرفت بھی حاصل نہیں، پھر اُس کی غایت معرفت اور میں! حاشا! کہ اسکے سوا کوئی اُس کا جاننے والا نہیں۔

اب کوئی کہدے کہ مجھ پر اب وہ رحم فرمائے میری عاجزی پر ترس کھائے۔ میں اب اس کے سمجھنے سے عاجز آ گیا ہوں اور مجھے اپنے عدم ادراک کا اقرار ہے۔

میں انسان ہوں مجھے اشرف المخلوقات کہتے ہیں۔ میں اُس کا نائب ہوں۔ لیکن آہ! کہ وہ درجہ جو حیوان کا آغاز ہے آج وہ ہماری انتہا ثابت ہو رہا ہے۔ اے کاش میں بہائم ہوتا، وہ اُس کے معاملہ میں ہمیشہ عاجز و حیران نظر آتا۔

تو پھر میں اب کیا کروں؟ کونسی تدبیر کروں، کس سے پوچھوں، کیا مایوس ہو جاؤں۔ اور یہ سمجھ لوں کہ وہ اب مجھے نہیں ملے گا۔

نہیں ہرگز نہیں۔ ایسا کبھی نہیں کرونگا۔ اچھا تو کیا پھر تلاش کروں، لیکن اسکا تو فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اس کو اب کہیں نہیں تلاش کرونگا۔ کیونکہ وہ میرے پاس ہے۔ میں اسے باہر نہیں ڈھونڈھونگا۔ کیونکہ وہ میرے گھر میں ہے، بلکہ میں اب اسکو کبھی نہیں تلاش کرونگا اور امید ہے کہ وہ اس سے مجھے مل جائیگا۔

کوئی اللہ بندہ مجھے اسکی تلاش ہے جس سے اپنی شان میں خود فرمایا ہے کہ میں اول بھی ہوں، آخر بھی، ظاہر بھی ہوں، باطن بھی، وہی جس نے لَمْ تَرَانِی کی صدا بلند کی تھی، وہی جس نے اَنْتُمْ بِرَبِّکُمْ کا دلکش دلنواز ترانہ سنایا تھا۔ وہی جس کی شان میں لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وارد ہے۔

اے کاش! وہی جو محدود و مقید نہیں، وہی جسکو محدود عقل احاطہ نہیں کر سکتی، اور وہی جسکی حقیقت کسی اسم و لفظ سے تعبیر نہیں ہو سکتی۔

میں اس کا ایک پتہ اور دیتا ہوں۔ وہ ہمارا ہی جیسا ہے۔ کیونکہ میں اُسی کی شکل پر ہوں اور وہ ہر رنگ و ہر صفت میں جلوہ گر ہے۔

جس طرح اُس کے اوصاف کی کوئی حد نہیں۔ اُسکے ناموں کی بھی انتہا نہیں لیکن مجھے اس نے اپنا اسم ذات اللہ بتایا ہے

آہ کہ آنکھیں پاکر کچھ نہیں دیکھتا۔ کان کو ہوتے سنائی نہیں دیتا۔ ہوش پاکر بیہوش ہو جاتا ہوں میں ہوں اور حسرت! کہ دریا میں رہ کر پیاسا رہا جاتا ہوں۔

فریاد! اگر اُس شاہد حقیقی کو اپنا جلوہ دکھانا منظور نہ ہو تو یہ کشف و شہود و مشاہدہ دنگا سیرے کسی کام کے نہیں۔

الغیاث! کہ وہی جو مطلوب الکل ہے مجھے اپنا طالب نہ گردانے تو ساری زندگی ہی وخسران میرے حصے میں ہے۔

صراطِ مستقیم

(از جناب صاحبزادی صاحبہ آنریبل فضل حق وکیل کلکتہ)

صراط مستقیم کے لفظی معنی ہیں سیدھا راستہ۔ گو یہ دو الفاظ عربی زبان کے ہیں لیکن ہر ایک مسلمان خواہ وہ خواندہ یا ناخواندہ اور خواہ صراط مستقیم کے لفظی معنوں سے واقف ہو یا نہ ہو ان دو لفظوں کو جاننا ضرور ہے۔ کیونکہ ہر ایک نماز میں وہ ان الفاظ کو دوہراتا ہے اور خدا سے یہ دعا مانگتا ہے (اھدنا الصراط المستقیم) "ہمیں سیدھا راستہ دکھا"۔ گویا خدا نے خود یہ پسند فرمایا ہے کہ ہر ایک مسلمان دن بھر میں بار بار بارگاہِ باری تعالےٰ

میں یہ عرض کرے کہ "مجکو سیدھا راستہ دکھا" پس ہر ایک مسلمان کو اس امر کے دریافت کرنے میں دلچسپی ہونی چاہئے کہ وہ صراط مستقیم یعنی سیدھا راستہ کیا ہے۔

۱۸۸۹ء میں سرسید احمد خاں رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے اجتہادات پر جو بعض مسائل سے متعلق تھے ایک مبسوط تنقیدات تحریر فرمایا تھا۔ ان میں سے ایک مسئلہ "صراط" کے متعلق تھا۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب کی پہلی رائے جو انہوں نے صراط کے متعلق اپنی کتاب "الاقتصاد فی الاعتقاد" میں بیان کی تھی وہ عام عقیدہ کے مطابق تھی کہ وہ ایک پل ہے جہنم کے اوپر تنا ہوا۔ تمام لوگ اس کو دیکھیں گے جب اس پر پہنچیں گے تو فرشتے انکو اس پر ٹھہرائیں گے تاکہ ان سے سوالات کئے جائیں۔

اسکے بعد جو رائے امام صاحب اپنی کتاب المقصود الاسنیٰ میں تحریر فرمائی ہے وہ بہت دلچسپ ہے وہ فرماتے ہیں کہ صراط مستقیم سے مراد وہ اخلاق متضادہ جو انسان میں ہیں ان میں توسط حقیقی اختیار کرنا۔ مثلاً سخاوت اور فضول خرچی میں۔ اور شجاعت اور جاہلانہ بہادری میں اور بزدلی میں۔ خرچ کرنے میں اور کنجوسی میں۔ تواضع میں اور تکبر اور نالائق مزاجی میں عفت اور بے حیائی میں۔

یہ سب اخلاق متضادہ ہیں اور ان کے دو سرے ہیں۔ ایک افراط دوسرا تفریط۔ اور یہ دونوں مذموم ہیں اور دونوں سروں کا جو بیچ ہے وہ توسط کی طرف مائل نہیں ہے نہ زیادتی کی طرف نہ کمی کی طرف۔ جیسے کہ وہ خط جو دھوپ اور چھاؤں میں فاصل ہے نہ تو اسکو دھوپ کہہ سکتے ہیں نہ چھاؤں میں۔

اسی تذکرہ میں پھر امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:۔

"انسان کا کمال یہ ہے کہ جہانتک ہو سکے فرشتوں کی شباہت پیدا کرے۔ جن میں اوصاف متضادہ جیسے کہ انسان میں ہیں نہیں ہیں۔ انسان ان اوصاف سے بالکلیہ علیحدہ نہیں ہو سکتا اسلئے اسکو حکم ہوا ہے کہ ایسا طریقہ اختیار کرے جو ان اوصاف سے علیحدہ ہو جانے کے مشابہ ہو گو کہ حقیقت میں علیحدہ ہونا نہ ہو اور وہ توسط ہے۔ جیسے کہ سمویا ہوا پانی نہ گرم ہے اور نہ سرد۔ اور عود کا رنگ نہ سفید ہے نہ سیاہ۔ پس کنجوسی اور فضول خرچی انسان کی دو صفتیں ہیں اور سخاوت اس میں توسط کا درجہ رکھتی ہے جسمیں نہ کنجوسی ہے اور نہ فضول خرچی پس صراط مستقیم وہ توسط حقیقی ہے جو بال سے بھی زیادہ باریک ہے، اور جو شخص کہ ان صفات متضادہ کے دونوں سروں سے نہ بچا۔ وجود ہونا چاہئے تو خواہ مخواہ ان دونوں سروں سے بچا بیچ میں ہوگا۔ مثلاً ایک لوہے کے حلقہ کو آگ میں لال کرکے رکھیں اور اس میں ایک چیونٹی کو ڈالدیں تو وہ اسکی گرمی سے بھاگے گی اور جو جگہ سب سے دور ہوگی وہاں ٹھہرے گی۔ پس بچ کر نکلنے کا سوا اور کوئی جگہ نہیں ملے گی اور وہی مرکز توسط حقیقی ہے کیونکہ اسکو ہر طرف سے نہایت درجہ کا بعد ہے۔ اور اس مرکز یا نقطہ کا عرض نہیں ہے۔ پس صراط مستقیم وہی توسط ہے دونوں سروں سے اور اس وسط کا مطلق عرض نہیں ہے اور وہاں سے بھی زیادہ باریک ہے۔ پھر جب خدا تعالیٰ قیامت میں اس صراط مستقیم کو متشکل کریگا تو جو کوئی اس دنیا میں صراط مستقیم پر ہوگا۔ (یعنے جس نے صفات متضادہ انسانی کے استعمال میں حتی المقدور توسط اختیار کیا ہوگا اور کسی جانب مائل نہ ہوا ہوگا) تو صراط مستقیم آخرت پر بھی سیدھا چلا جائے گا۔

ہم اس امر کی نسبت کہ صراط آخرت کونسی شے جسم و رزخ پر تنی ہوئی ہوگی۔ اس موقع پر اس سے زیادہ کہنا نہیں چاہتے کہ قرآن مجید سے یا کسی قابل وثوق حدیث سے یہ بات ثابت نہیں ہے البتہ ہم جناب امام صاحب کی تعریف صراط مستقیم میں اتنا اضافہ کرنا چاہتے ہیں کہ دونوں انسان کے متضادہ اوصاف میں بلکہ ہر ایک امر میں توسط اور اعتدال اختیار کرنا صراط مستقیم کے معنوں میں داخل ہے، اور یہی اعتدال و توسط فی کل الامور "سیدھا راستہ" ہے جس پر چلنے کی شب و روز دعا مانگنا خداوند تعالیٰ نے ہر ایک مسلمان کے لیے پسند فرمایا ہے اور خداوند تعالیٰ کے اس فرمان سے کہ (جسنے تمکو اُمت معتدل یعنی اعتدال پر رہنے والی بنایا ہے) اسکی تائید ہوتی ہے۔

ہمارے ایک فلاسفر شاعر نے صراط مستقیم کے انہی معنوں کو نہایت خوبصورتی سے ایک شعر میں بیان کر دیا ہے۔ ؎

رفت است و رفتیا نہ روی ہمہ ما تمام
ما را پُل صراط ہمیں جا گذشتہ ایم

سحر خیزی

(از علامہ ابوالفضل محمد احسان اللہ صاحب عباسی گورکھپوری)

ہندوستان کے جتنے شہر دریا پر ہیں ان کے ہندو باشندے طلوع آفتاب سے قبل دریا میں غسل کرتے ہیں اور کھلے میدان کی ہوا کھاتے ہوئے واپس آتے ہیں اور پھر اپنے کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں، سیر کا اٹھانا، ٹہلنا اور غسل کرنا دماغ کے لیے از حد مفید ہے اور اس لیے بہ نسبت مسلمانوں کے ہندو دماغی کام بہتر کرتے ہیں۔ مسلمان اپنے مذہب کے مطابق کاربند ہوں۔ طلوع آفتاب کے قبل اٹھیں پورا غسل کریں یا نیم غسل کریں (جسے وضو کہتے ہیں) اور ٹہلتے ہوئے مسجد کی طرف جائیں اور وہاں امام کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہوں، آنکھیں سجدہ کریں، بیٹھیں اور پھر کھڑے ہوں اور بار بار ایسا کریں تو انکی صحت پر ہندوؤں سے بھی زیادہ اچھا اثر پڑے لیکن جب گھڑی دن چڑھے تک یہ خواب غفلت میں پڑے رہے تو صحت جسم کو دنیا میں، ثواب آخرت سے عقبیٰ میں بہرہ رہے نہ دنیا کو ہو گئے نہ دین کے۔

صبح کا اٹھنا دماغ کو قوت دیتا ہے اور اعصاب کو مضبوط کرتا ہے، قلب کو فرحت بخشتا ہے، خون کو پاک کرتا ہے اور اسکے ساتھ ورزش یا مشی بھی شامل ہو جائے تو دوران خون بڑھنے سے خون صاف ہوتا ہے، جگر معدہ اور امعاء کے افعال بڑھ جاتے ہیں اور گردے، شانے کو بھی نفع پہنچتا ہے، اسی سے اطبائے یونانی و ہندوستانی و انگریزی سب اس امر میں متفق ہیں کہ دن نکلنے سے پہلے کھلے میدان کی ہوا کھانا تندرستی کے لیے بہترین نسخہ ہے۔

ایک مرتبہ علاج کے لیے میں دہلی گیا اور کئی ہفتے تک وہاں مقیم رہا۔ راستے میں ایک صاحب دل کا ساتھ ہوا اور جب تک میں نے دہلی نہیں چھوڑی ان کا ساتھ نہیں چھوٹا۔ ان کے فیض صحبت سے میں بلی ماروں سے مسجد جامع تک ہر روز صبح کے وقت تاروں کی چھاؤں میں ٹہلتا ہوا جاتا تھا۔ اور جماعت کے ساتھ فریضۂ سحری ادا کرتا تھا، نتیجہ یہ ہوا بیمار گیا تھا اور تندرست واپس آیا، تخمیناً چھ ماہ میں ہوئی مگر صحت ہو گئی۔ میں سمجھا کہ حکیم اجمل خاں کا نسخہ صحت کا باعث ہوا۔ لیکن برسوں کے بعد بمبئی کے سفر میں جس کا ذکر آگے آئے گا یہ معلوم ہوا کہ محض صبح خیزی اس حیرت افزا صحت کا باعث ہوئی تھی۔

دہلی سے واپس آنے کے کئی برس بعد جب سحر خیزی کی عادت جاتی رہی تو میرے مرض کا اعادہ ہوا، اور اس نے خطرناک صورت اختیار کی۔ مقامی اطبا اور ڈاکٹروں نے معذوری ظاہر کی تو ایک ڈاکٹر نے بمبئی سے سیلون تک مجھے جہاز پر سفر کرنے کی رائے دی اور کہا کہ شاید سمندر کی ہوا کچھ فائدہ پہنچائے۔ مجھے جلدی مرض خارش کے ساتھ تھا۔ پہلے فساد خون تجویز کیا گیا۔

لیکن خون کے دست جاتے رہے تو وہ بہتر سے بہتر حالت میں تھے۔ پھر جسم میں کیڑیاں تجویز کی گئیں اور ان کے مارنے کے لیے اتنی تیز دوا لگائی گئی کہ بجائے کیڑوں کے اُس نے چمڑہ جلا دیا اور جلد کی یہ حالت ہو گئی کہ ہاتھی کی کھال کی طرح وہ جا بجا دبیز، سیاہ اور نا ہموار ہو گئی اور کانے سانپ کی طرح اس میں چمک پیدا ہوئی۔ غنیمت تھا کہ ہاتھ پاؤں منہ اس بلا سے محفوظ رہے۔ اور میرے معالجوں اور تیمارداروں کے سوا دوسرا واقف نہ تھا کہ تہہ جامہ کیا ہے، ورنہ مجھے بھائیو! مخلوقات میں بھی کر لوگ تماشا دیکھنے آتے۔ اُسوقت سیکڑوں سیاہ داغ بدن پر تھے اور وہ پھیلتے جاتے تھے اور اندیشہ قوی تھا کہ سب داغ جب آپس میں ملجائینگے تو بدن لائق نہ رہے گا۔ بالکل سیاہ ہو جائیگا

پہلے مجھے سمندر کے نام سے اختلاج قلب ہوتا تھا، جہاز کی کشتی میں بھی سوار ہونا مشکل تھا۔ اب بفضلہ اس مرض میں کمی ہے، لیکن عرض زائل نہیں ہوا ہے اور اسی وجہ سے اب تک حج بیت اللہ کی نوبت نہیں آئی۔ اوائل عمر میں میں سفر مکہ کے لیے بمبئی تک ایک مرتبہ گیا اور نیت یہ تھی کہ علم حدیث کی تکمیل مکہ، مدینہ، یا مصر میں کروں اور ساتھ ہی فریضۂ حج بھی ادا کروں۔ سمندر کی صورت دیکھکر رائے بدل گئی اور گھر واپس آیا۔ اور پھر یہ قلبی اور دماغی مرض اگر اسے مرض کہیں تو روز بروز بڑھتا گیا، لیکن اب جو ڈاکٹر نے مجبور کیا تو پھر سمندر دیکھنے کی ہوس دل میں پیدا ہوئی۔ بمبئی تک پہنچا۔ بطور امتحان قلب ایک روز ایک فیری بوٹ پر میں چڑھا۔ واپسی کا محصول بھی چکا دیا، دن بھر جہاز میں رہنے کا ارادہ تھا لیکن بمشکل دو سو ہاتھ جہاز سے تک پہنچا تھا کہ بہت چھوٹ گئی۔ دو بجے صبح کو وہاں اُترا پلاؤ شام کو جب جہاز واپس آیا تو اُس میں بیٹھکر بمبئی واپس آ گیا۔

آخری چارۂ کار کی یہ صورت دیکھکر دفعتہً خیال آیا کہ بلدی امراض کے ماہر ڈاکٹر کے پاس چلنا چاہیئے۔ وہاں گیا تو معلوم ہوا کہ وہ ہندوستان میں گیا ہے۔ کاہنوں، نجومیوں کے قصے میں نے بہت سُنے تھے یہاں آنکھوں سے دیکھا کہ میرے جسم پر نظر ڈالتے ہی وہ ڈاکٹر بولا کہ تمہیں نہ جلدی مرض ہے اور نہ فساد خون ہے، ضعف دماغ سے اعصاب کمزور ہوئے اور کمزوری اعصاب سے خارش پیدا ہوئی۔ معالجوں کی سوزنِ تدبیر سے خارجی دواؤں نے تمہارے جسم کی کھال جلا دی ہے۔ کوئی دوا نہ کرو یہی تمہاری دوا ہے اور صحت جلد چاہتے ہو تو صرف ضعف دماغ کا علاج کرو اور دماغ سے کام لو۔ دماغ سے کام لینے کی حالت یہ تھی کہ میں بظاہر پیشۂ وکالت کرتا تھا۔ لیکن موکلوں سے الگ ہونے پر میرے اشغال کے مختلف صیغے تھے۔

(۱) اوقات اخبار کی اڈیٹری (۲) تالیفات و تصنیفات کتب کے مشاغل (۳) رفاہ عام کے بہت سے کام (۴) لکھے پڑھے لوگوں میں علمی طور پر تجارت کا شوق پیدا کرنا (۵) زبان عربی اور انگریزی کے لٹریچر میں کتب بینی سے ترقی کرنا (۶) فن انجنیری اور صیغۂ تعمیرات میں باوجود کم مائگی کے اعلیٰ درجہ کی دلچسپی لینا، کم و بیش سلسلہ ورش تدریس بھی جاری رکھنا۔ مجھے خود حیرت ہے۔ اتنے کام ایک ساتھ کیونکر انجام پاتے تھے۔ حیرت ہوئی کہ اعصاب ہی کے سر گئی، دماغ میں خلل نہیں آیا۔ ڈاکٹر سے میں نے اپنے مشاغل بیان کئے تو دماغ سے زائد کام لینا میری بیماری کا اُس نے اصل سبب بتایا۔

بالآخر سیلون کا ارادۂ سفر فسخ ہوا اور دماغ کا علاج۔ تقویات دماغ سے شروع ہوا، اور صحت میں حیرت انگیز ترقی ہونے لگی، اس کا سبب نہ صرف دواؤں کا کھانا تھا بلکہ زائد تر بیہ کا ٹھکانا تھا۔ اور یہ محض حسن اتفاق تھا۔ ڈاکٹر کی ہدایت نہ تھی۔ میرا دماغ اشغال کا عادی تھا، اور وہاں بالکل بے شغلی تھی، اس لیے دل بہلانے کے لیے میں نے یہ صورت نکالی کہ صبح اُٹھکر دو ڈیڑھ میل کے فاصلے پر سمندر کے کنارے پہنچتا تھا اور وہاں پانی میں دو ڈیڑھ فرلانگ چلا جاتا تھا۔ کنارہ عمیق نہ تھا اس لیے کوئی خطرہ نہ تھا۔ پانی سے میں نہیں ڈرتا تھا بلکہ پانی کے عمق اور کشتی کی حرکت سے ڈرتا تھا۔ پانی جب شانوں تک آ جاتا تو تیرتا ہوا ساحل تک واپس چلا آتا۔ روز کا یہی مشغلہ تھا۔ بڑی روز افزوں صحت سے میں سمجھا کہ سمندر کی آب و ہوا اس کا باعث ہے۔ ہوا میرے ساتھ نہیں آ سکتی تھی۔ پانی تو آ سکتا تھا۔ میں نے یہ انتظام کیا کہ کئی درجن بوتلوں میں سمندر کا پانی نہانے کے لیے وطن لاؤں، میں نے اپنے معالج ڈاکٹر سے ذکر کیا تو اُس نے کہا کہ سمندر کے پانی کو ازالۂ مرض سے کوئی تعلق نہیں ہے، تمہارا مرض ضعف دماغ سے ہے۔ طلوع آفتاب کے قبل کھلے میدان میں ٹہلنا بہترین علاج ہے اور نہانا بھی کچھ مفید ہے۔ میری دوائیں بھی اسی نتیجہ تک پہنچیں، لیکن بتدریج سحر خیزی نے ان دواؤں کے اثر کو ایسا بیتر کر دیا جیسا کہ باد موافق چلنے پر بادبان کشتی رفتار کشتی کو بڑھا دیتا ہے۔ نیتھور سنکر بمبئی سے دہلی میں آیا۔ جاڑے تک طلوع آفتاب کے قبل روزانہ آنا جانا یاد آیا اور یہ خیال ہوا کہ دہلی میں بھی تبدیل آب و ہوا یا معالجہ کا اتنا اثر نہ تھا، جتنا کہ سحر خیزی کا تھا۔ تحریر ختم ہوئی لیکن ایک بات اسکے متعلق لکھنے سے رہ گئی وہ بھی لکھے دیتا ہوں۔

ایک روز میں سمندر میں تیر رہا تھا کہ میری نظر ایک عمارت پر پڑی جو سمندر کے اندر دور تک چلی گئی تھی۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ امرا اور انگریزوں کے نہانے کے سمندر کا ایک حصہ دیواروں سے گھیر دیا گیا ہے۔ دوسرے دن میں وہیں پہنچا، داخلے کی فیس دربان کے حوالہ کی اور اندر داخل ہو گیا۔ منیجر نے نہایت تپاک سے میرا استقبال اور صدر دری ہدایتیں سنائیں، لیکن جب میں نے اپنا جسم برہنہ کیا تو حیرت اور خوف سے اسکا چہرہ متغیر ہو گیا۔ میں نے میری فیس فوراً واپس کی۔ وہ سمجھا کہ میرا مرض متعدی ہے۔ دوسرے نہانے والے اس میں مبتلا ہو جائیں گے۔ میں وہاں سے چلا آیا اور بر سبیل تذکرہ اپنے ڈاکٹر سے یہ واقعہ بیان کیا۔ ڈاکٹر مجھ سے بہت مانوس ہو گیا تھا۔ اُس نے فوراً ایک سرٹیفکٹ لکھ کر مجھے دیا کہ کل اسے منیجر کو دکھانا۔ تمہارا مرض متعدی نہیں ہے تم کو نہانے سے وہ روک نہیں سکتا۔ میں نے کہا "زر داد اور دل سرخ دیدن" اُس نے کہا دردسر کچھ نہیں۔ اب وہ تمہیں نہ روکے گا، میں نے کہا اگر آپ کی تحریر کا اُس نے خیال نہیں کیا تو کیا ہوگا؟ اُس نے کہا کہ میں جسٹس آف دی پیس ہوں۔ وہ نہ مانے گا تو گرفتار ہو کر میرے سامنے آئیگا۔ میں نے وہ تحریر تو جیب میں رکھ لی لیکن اُسے کام میں نہیں لایا مجھے بالطبع ہو کر کھلے میدان میں نہانا مجھے پسند آیا۔ نیسا عجیب و غریب اور خطرناک عارضہ تھا جسکی تشخیص سے بیسیوں ڈاکٹر عاجز آ چکے تھے لیکن اندر سحر خیزی اس کے دفع کرنے کا سبب ہوئی اگر علم طب کی کتابوں سے میں سحر خیزی کا بیان کرتا تو شاید ان واقعات کے بیان سے وہ بہتر ہوتا۔ میری بیتی سنکر ناظرین کو سحر خیزی کے فوائد

بخوبی معلوم ہو جائینگے، اور اس پر بھی جسے سحر خیزی کے فوائد کا یقین نہ آسکے وہ ایک روز دن نکلنے سے ایک گھنٹہ پہلے دریا، میدان یا مسجد میں ٹہلتا ہوا چلا جائے اور پھر چار پانچ روز تک مفرحات و مقویات کا استعمال کر کے جالینوس کے نسخوں سے سحر خیزی کا موازنہ اور مقابلہ کرے اور دیکھے کہ ٹہلنے میں زائد لطف ہے یا مفرحات کھانے میں فائد لطف ہے۔

یہاں تک دنیاوی فوائد بیان کیے گئے ہیں کیونکہ آسانی سے یہ سمجھ میں آسکتے ہیں۔ ان کے علاوہ سحر خیزی میں روحانی فوائد بھی ہیں جن کے متعلق صرف اتنا لکھنا کافی ہے کہ آخر شب یا اول صبح کی بیداری تزکیہ روح کے لیے لازم ہے۔ حافظ شیراز آخر شب میں اٹھکر ٹہلتے تھے اور قرآن پڑھتے تھے، وہ فرماتے کہ میں نے جو کچھ پایا اسی عمل سے پایا۔ ایک غزل کے مقطع میں کہتے ہیں ؎

صبح خیزی و سلامت طلبی چوں حافظ
ہر چہ کردم ہمہ از دولت قرآں کردم

ہوجا

(از مولانا نامی)

عالم تیرہ میں تو شمع شبستاں ہوجا
تیرہ روز فضا عالم رخشاں ہوجا

تیری ہستی سے ہو ابراز حقیقت روشن
گل نہ ہو گل سے تو تیر گلستاں ہوجا

بادہ کش جمع ہیں تم خم نہ عرفانی میں
ساغر آشام نہ بن ساقی ذیشاں ہوجا

زندگی تیرے لیے کاہش بیجا تو نہیں
صفت نکہت گل اب تو پریشاں ہوجا

راحت دل ہے ذرا غور سے سن بانگ سحر
اُفق خواب سے اُٹھ طیر تاباں ہوجا

ملت دین حنفی کا تجھی پر ہے مدار
نازش خلق ہو جاں قرآں ہوجا

مژدۂ گل سے ہوا اور گلستاں کو فروغ
جامۂ گل سے نکل روح گلستاں ہوجا

ہے تیرا کوکب اقبال چمکنے والا
تابش نور نگاہ عربستاں ہوجا

زمزمہ سنج ہے اب قوت ادراک تیری
رونق بزم ہو تاج سر ایماں ہوجا

ہے ترا دست جنوں سلسلہ جنبان ازل
عشق میں روکش صد قیس بیاباں ہوجا

کیوں سکندر کی طرح بادیہ پیما ہے تو
تشنۂ آب نہو چشمہ حیواں ہوجا

قدسی الاصل ہے تو تجھ پر خدا کی رحمت
پر تو ہر قدم سے مہ تاباں ہوجا

پر تو خورشید ہے شبنم کو فنا کی تعلیم
تو بھی رحمت میں فنا سوختہ ساماں ہوجا

نفس

(از مولوی غلام دستگیر صاحب صادق سلطوی)

از روئے لغت کسی شے کے وجود اور اس کی حقیقت کا نام نفس ہے۔ گو عادات مروجہ میں اس کے اور معنی بھی بے جاتے ہیں۔ جیسے کہ ایک گروہ کے نزدیک روح کو نفس کہتے ہیں، اور بعض مروت کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ ایک گروہ کا قول ہے کہ نفس عین شے ہے، لیکن نفس اور روح دونوں لطیف اشیاء میں سے ہیں پس نفس کی مخالفت سب عبادات کا اصل اور سبب مجاہدات کا کمال ہے اور بندہ ماسوا اس کے خدا رسیدہ نہیں ہو سکتا۔ باایں ہمہ موافقت نفس میں ہلاکت کا خدشہ ہے اور اسکی مخالفت آخرت کی نجات کے مد ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ساتھ ہی یہ بھی فرمایا اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ۔ جب تمہارے پاس رسول وہ چیز لایا جیسے تمہارے جی پسند نہیں کرتے تو تم نے تکبر کیا ایسا ہی اللہ کریم نے فرقان حمید میں حضرت یوسف علیہ السلام سے خبر دی ہے وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ اور نہیں پاک کرتا میں اپنے نفس کو۔ درحقیقت نفس برائی کا حکم کرنے والا ہے مگر جس پر میرے رب نے رحمت کی۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا بَصَّرَهٗ بِعُيُوْبِ نَفْسِهٖ جب اللہ بندہ کے لیے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اپنے نفس کے عیبوں سے آگاہ کر دیتا ہے، لیکن یہ صفات ہیں اور صفت کے لیے موصوف کی ضرورت ہے، کوئی صفت اپنے آپ قائم نہیں ہوتی اور موصوف کی معرفت تمام جوانب سے پہچاننے کے سوا معلوم نہیں ہوتی۔ اسکے پہچاننے کا راستہ انسانی صفات اور خصلتوں کا بیان کرنا ہے مشائخ میں سے ایک نے کہا ہے مَنْ جَهِلَ بِنَفْسِهٖ فَهُوَ بِالْغَيْرِ اَجْهَلُ جو اپنے نفس سے جاہل ہے وہ اس کے غیر سے جاہل تر ہے اسی لیے بندہ جب تک دنیا میں نفس سے خلاصی نہ پائے اور ارادہ کی تحقیق حاصل نہ کرے، جو روح کا قاعدہ ہے قربت اور معرفت کی حقیقت کو نہیں پہنچتا۔ پس جو دنیا میں اللہ کریم کو پہچانتا ہے اور غیروں سے نظر پھیر لیتا ہے، اور شریعت کے راستہ پر قیام کرتا ہے، وہ قیامت اور دوزخ اور پل صراط کو نہیں دیکھتا۔

محبت میں

(از جناب ہادی صاحب ہلوی)

چمک اٹھتے ہیں میرے داغ دل شب ہائے ہجراں میں
یہی دو چار تارے کام آتے ہیں مصیبت میں

مبارک تم کو ذوق کامرانی بزم عشرت میں
کہیں ٹوٹا نہ غم ہوں جی بہلتا ہے مصیبت میں

نہ اب دل ہے نہ دل میں داغ الفت کی ضیا باقی
کبھی ایک شمع روشن تھی شبستان محبت میں

پتہ ملتا نہیں کچھ دل کے اجزائے پریشاں کا
کہاں تک کوئی ڈھونڈھے ذرہ ہائے غربت میں

میری مایوسیاں رونق فزائے خلوت دل ہیں
یہ شمعیں جلوہ آرا ہیں شبستان محبت میں

رفیق رنج تنہائی ہے۔ میری پیکسی کیا ہے
خدا رکھے یہ اکثر ساتھ دیتی ہے مصیبت میں

سن او محو طرب ناآشنائے سوز ناکامی
ہزاروں نغمہ ہائے درد ہیں ساز مسرت میں

تمناؤں کی بربادی پہ اتنا سیخ و غم ہادی
ارے ناداں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے محبت میں

ناظرین دین و دنیا کی خدمت میں التماس ہے کہ آئندہ رسالہ بجائے یکم کے ہر ماہ کی دس تاریخ کو شائع ہوا کریگا اس لیے عدم وصولی کی شکایت سے پندرہ تاریخ کے بعد دفتر کو مطلع کیجئے۔

منیجر

صحت جسمانی

(از جناب ڈاکٹر محمد عثمان صاحب)

"تندرستی" جیسا کہ مشہور ہے "ہزار نعمت" ہے۔ یہی نعمت غیر مترقبہ ہر ادنیٰ و اعلیٰ امیر و غریب کی زندگی کا نصب العین ہے، اور غور سے دیکھا جائے تو انسانی زندگی کے تمام کام، دینی و دنیوی مقاصد بیشتر قیام صحت پر مبنی و منحصر ہیں۔ فی الحقیقت صحت و مسرت توام ہیں، اور چونکہ انسانی مسرتوں میں بہترین مسرت یہی ہے کہ انسان شخصی مقاصد سے قطع نظر کرکے اپنی زندگی کو بہبودیٔ خلائق اور مفاد عام کے لیے وقف کردے، اپنے سے زیادہ دوسروں کے کام آئے، ابنائے ملک و ملت کی خدمت کو حقیقی عظمت سمجھے، لہذا تحفظ صحت اور قیام تندرستی کی کوشش نہ صرف ایک شخصی ضرورت اور ذاتی مصلحت ہے بلکہ ایک اہم قومی اور اخلاقی فرض!

"لیکن کامل صحت اور حقیقی تندرستی کے لیے نہ صرف بدن کی تندرستی اور غور پر داخت ضروری ہے بلکہ خیالات کی پاکیزگی اور روح و ضمیر کی صحت بھی بخوبی حاصل ہونی چاہیے ایسی بے عیب اور کامل تندرستی (جس میں نہ صرف بدن کے کل پرزے اپنا اپنا کام اچھی طرح کرتے ہوں بلکہ دماغ صحیح ہو اور خیالات برائی اور بدی سے پاک ہوں، ارادے بے لوث اور روح منزہ ہو) آجکل کے زمانہ میں ناممکن الحصول نہیں تو کم از کم کمیاب و شاذ تو ضرور ہے۔

اگر صرف جسمانی تندرستی کو لیجیے تو ایک بظاہر تندرست و قوی جوان جس کے بدن میں طاقت بھری ہوئی ہے اور جو جوانی کے جوش میں مست ہے وہ بھی اپنی طاقت و جوانی کو ڈھلتی ہوئی عمر کے ساتھ دن بدن کمزوری اور ضعیفی سے قریب تر پاتا جاتا ہے، در اصل انسانی جسم کی ساخت و تراش ہی ایسی ہے کہ بالآخر اُس کو نیست و نابود ہو جانا لابد ہے۔ بالفاظ دیگر انسان دن بدن لمحہ بہ لمحہ مرتا جاتا ہے! حقیقتاً یہ بالکل صحیح ہے کہ ہمارے بدن کے بعض اجزا جن کو ہم چشم ظاہر بیں سے دیکھ نہیں سکتے روزاً مرتے جاتے ہیں، اور ہمارے بدن میں روز چند ایسے زہر (مواد فاسدہ) بنتے رہتے ہیں جن کا جلد سے جلد بدن سے خارج ہونا تحفظ صحت اور قیام تندرستی کے لیے نہایت ضروری ہے، اس قسم کے جسمانی مواد فاسدہ اور زہر یا تو بدن سے بتمامہ خارج ہی نہیں ہوتے یا اُن کا بیشتر حصہ جو خارج ہو جاتا ہے اُس کے خارج کرنے میں بدن اور نظام جسم کو جو طاقت اور کوشش عمل میں لانا پڑتی ہے اُس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نامعلوم طور پر رفتہ رفتہ ہماری جسمانی طاقت کم ہو جاتی ہے، حتے کہ بتدریج جسم بڑھاپے اور ضعیفی کی سرحد میں داخل ہو جاتا ہے۔

مندرجۂ بالا بیان سے ظاہر ہوگا کہ انسانی جسم کی طبعی ساخت و رفتار ہی اس امر کی متقاضی ہے کہ جسمانی قوت و طاقت ایک ناپائدار اور عارضی چیز ہے۔ اس عارضی و مستعار قبضہ پر پوری مقدرت حاصل کرنے کے لیے اور بھی ضروری ہے کہ اصول صحت و مبادیات تحفظ صحت پر بعزم و احتیاط عبور و عمل حاصل کیا جائے اور جو کچھ بھی صحت حاصل ہے اس کو قوانین صحت کی مدد سے قائم و محفوظ رکھا جائے اس میں ذرا شک و شبہ نہیں کہ اگر انسان حفظان صحت کے معمولی قواعد کی باحتیاط تمام پابندی کرے تو وہ اپنی عمر کے معتد بہ حصہ کو صحت و تندرستی کے ساتھ گزارنے پر قادر ہو سکتا ہے، عمر کے آخری اور کمزور سرحد میں داخل ہونے کے بعد شاید اس بات کی ضرورت محسوس ہو کہ جسمانی مشقت کم کردی جائے۔ مگر جسمانی کمزوری اور ضعیف قوئے کی اس آخری حالت میں بھی انسان نہایت سخت دماغی محنت، ضبط و استقلال فکر و عزم کا تحمل ہو سکتا ہے، یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کی دماغی مشقت و ارادی ریاضت محض جسمانی قوت اور عضلاتی طاقت کی نسبت بہت زیادہ مشکل چیز ہے جس کی تکمیل کے لیے عضلی قوت کی اتنی ضرورت نہیں جتنی دل و دماغ کی صحت اور ضمیر و روح کی بالیدگی کی۔ اس قسم کی اخلاقی قوت اور دماغی صحت کی مثالیں ہمارے ملک کے گذشتہ اور موجودہ مذہبی پیشواؤں، زاہدوں، عابدوں، اور سادھو مہاتماؤں میں مل سکتی ہیں جنہوں نے باوجود اپنی انتہائی جسمانی کمزوری اور ضعف قویٰ کے محیر العقول دماغی صحت، اور اخلاقی و روحانی تندرستی و ریاضت کا ثبوت دیا ہے۔

تندرستی کی تعریف:۔ الغرض تندرستی کے معنی یہی نہیں کہ جسمانی قوت و طاقت موجود ہو، منہ سُرخ ہو، ہڈی پھولے یا سینہ کشادہ اور جسم موٹا تازہ، بھاری بھرکم ہو جس طرح چوڑے چکلے ہاتھ پاؤں رکھنے والی، اچھے کپڑے پہنے موٹی صورت کا نام انسان نہیں ہو سکتا اسی طرح صرف جسم کی ظاہری قوت اور اعضاء کی بیرونی درستی پوری تندرستی نہیں کہی جاسکتی۔ حقیقی اور کامل تندرستی کے لیے ضروری ہے کہ انسانی جسم و اعضاء صحیح و تندرست حالت میں اپنا اپنا کام کرتے ہوں اور ساتھ ہی انسان کو بنانے والی چیز یعنی اُس کا دماغ، ضمیر، روح یا آتما یہ بھی صحیح و تندرست ہوں۔ اُس کے ارادے سچے ہوں، عزم بالجزم ہو، خیالات پاک اور اُمنگیں بے لوث ہوں، قوت ارادی ایسی قوی ہو کہ عمل صالح کی قوت اور اعمال بد سے ضمیر و اعضا کو محترز رکھنے کی مقدرت حاصل ہو۔ یہ ہے وہ اصلی و صحیح تندرستی جو بدن اور ضمیر دونوں کی مشترکہ قوت سے حاصل ہو سکتی ہے اور انسان چاہے تو قواعد حفظان صحت جسمانی اور مبادیات تزکیۂ روحانی پر عمل پیرا ہونے سے ان دونوں کو کم و بیش حاصل کرسکتا اور ایک حد تک قائم رکھ سکتا ہے۔

سطور بالا سے ظاہر ہوگا کہ ایک ایسا آدمی کامل تندرست نہیں کہا جاسکتا جو صرف دس میل روزانہ پیدل چل سکے، یا جو دس من بوجھ اُٹھا سکے یا دوران طاعون میں وبا سے محفوظ و بے اثر رہے، یا جو صرف دس گھنٹے روزانہ دماغی محنت یا نوشت و خواند کا تحمل ہو یا جو محض خیالات پر قابو رکھ سکے، حقیقی صحت اور کامل تندرستی جبھی ہو سکتی ہے کہ انسان میں دماغی محنت اور جسمانی ریاضت کی مختلف قوتیں مجموعی طور سے ہویدا ہوں، ایسی کامل تندرستی کے لیے کوئی نیا قانون یا مخصوص دستور و حد نہیں قائم کی جاسکتی۔ مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ اصلی صحت کے لیے ضروری ہے کہ جسمانی و عضوی صحت کے ساتھ ساتھ دماغی و اخلاقی قوت بھی زیادہ نہیں تو معمولی

حیثیت کی تو ہونی چاہیے۔ اسی جسمانی و دماغی قوت کا اجتماع صحت ہے۔

(۱) صحت ضمیر و تزکیہ روح:- ہمارے اور آپ کے مذہبی مقدس پیشواؤں نے صحتِ ضمیر اور تزکیۂ نفس کے متعلق جو نہایت زرین اصول مدون کیے ہیں وہ عملی طور پر اس طرف کافی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ چنانچہ صحت ضمیر اور بالیدگی روح کے لیے جملہ مذاہب نے جو قواعد مترتب کیے ہیں اُن کا لبِ لباب مندرجۂ ذیل اصول میں مجموعی طور پر موجود ہے۔

(۱) **تقیید:-** انسان اپنے قادرِ مطلق کو پہچانے، اُسی کو پوجے اور اُسی پر بھروسہ رکھے۔ اسی کا نام ایمان ہے۔

(۲) **صداقت:-** اپنے ہر کام اور ہر خیال میں سچائی اور راستی کو آگے رکھے۔

(۳) **خدمت خلق:-** خلق اللہ کی خدمت کو ذاتیات پر مقدم سمجھے، ایک دوسرے کی مدد کرے۔ تقریباً ہر مذہب نے اسی اصول پر اخلاقی تعلیم کا مدار رکھا ہے مزید تفصیل آپ اپنے مذہب کی مقدس کتب میں ضرور موجود پائینگے۔

(۲) اب جسمانی صحت کو لیجیے - اوپر تذکرہ ہو چکا ہے کہ انسانی بدن میں معمولی طور پر روزانہ بہت سی نقصان پہنچانے والی چیزیں **مواد فاسدہ یا سمیات** بنتے رہتے ہیں، جن کو خارج کرنے کے لیے بدن کی طاقت کم و بیش روزانہ صرف ہوتی ہے۔ یہ سمیات بدن میں کس طرح پیدا یا داخل ہو جاتے ہیں؟ ان میں سے کچھ حصہ تو ہماری غذا اکل و شرب کے ساتھ داخلِ بدن ہو جاتا ہے۔ کچھ حصہ داخل شدہ غذا کی تحلیل و انہضام میں بدن کے اندر غذا کے تفریدو تجزیہ، ٹوٹنے اور بدلنے سے حاصل ہوتا ہے۔ کچھ حصہ وہ ہے جو نہ غذا کے ساتھ جسم میں داخل ہوتا ہے نہ غذا کی تحلیل و تفریدو سے مترتب ہوتا ہے بلکہ جو خود ہمارے جسم کے عضلات اعضا راحشا، (دل، گردہ، پھیپھڑے، گوشت وغیرہ وغیرہ) طبعاً اپنی تحریک و عمل سے اپنی زندگی اور کام کی حالت میں پیدا کرتے رہتے ہیں۔ دراصل یہ عضوی فضلات ہیں جو اُسی طرح بن جاتے ہیں جس طرح آگ اور ایندھن سے راکھ پیدا ہوتی ہے۔ لیکن مندرجۂ بالا تینوں اقسام کے سمیات، فضلات و مواد فاسدہ سے زیادہ خطرناک، خوفناک قسم اور بڑی مقدار اُس زہر کی ہے جسے اصطلاح میں جراثیم کہتے ہیں۔ یہ ننھی ننھی ہستیاں (جنہیں ہماری آنکھ دیکھ بھی نہیں سکتی اور جو صرف مخصوص طاقت کے خوردبینی شیشہ کی مدد سے نظر آتی ہیں) مختلف صورت و شکل، انواع و خواص کے چھوٹے چھوٹے کیڑے ہیں جو آٹھوں دن انسانی جسم پر حملہ آور ہوتے رہتے ہیں اور بدن کے اندر داخل ہو کر ہمارے خون سے قوت و غذا حاصل کر کے پھیلنے اور بڑھنا چاہتے ہیں، ان کے نشتر و توزیع، استحالہ و عمل سے بیسیوں اقسام کے سمیات بن جاتے ہیں جو مختلف اقسام کے زہری تاثرات پیدا کر سکتے ہیں مگر قادرِ مطلق حکیم کامل تے (قربان جائیے اُس کی قدرت و صنعت پر) ہمارے خون میں ایسی طاقت اور مخفی قوت مضمر رکھی ہے کہ وہ تمام اقسام کے جراثیم، کیڑوں اور زہروں سے مقابلہ کر کے روزانہ بلکہ لمحہ بلمحہ تندرستی قائم رکھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ اگرچہ یہ جراثیمی باطل اور سمیات دن رات ہمارے جسم میں داخل ہو کر اندرونِ جسم بڑھتے اور پھیلتے رہتے ہیں۔ مگر اکثر ہماری صحت اُن سے محفوظ و مصئون رہتی ہے۔ بایں ہمہ ہمارے خون کی یہ طبعی قوت مقابلہ قدرت کے دیگر عطیات و خزائن کی طرح ابدی طور پر قائم و لازوال نہیں رہ سکتی اور ہمارا فرض ہے کہ حتے الوسع جراثیم اور دیگر سمیات کو اوّل تو بدن کے اندر داخل ہی نہ ہونے دیں، دوم یہ کہ داخل شدہ جراثیم و سمیات کو بدن سے بآسانی خارج و منقطع کرنے کی کوشش کریں اور اُن کے ساتھ مقابلہ کرنے کی مزید طاقت حاصل کرتے رہیں۔ (مشیر الاطبا)

جسمانی اور روحانی طاقت

لوگ جسمانی بیماریوں پر زیادہ توجہ کرتے ہیں، ان کے مہلک اثرات سے زیادہ خائف رہتے ہیں، بیماری سے نجات پانے کے لیے ڈاکٹروں اور طبیبوں کی جیبیں روپیوں، نوٹوں اور اشرفیوں سے بھرتے ہیں، اور یہ سب کچھ اس لیے کیا جاتا ہے کہ کسی طرح صحت حاصل ہو جائے اور انسان پھر اس طاقت سے فائدہ اُٹھا سکے جو بیماری کی وجہ سے زائل ہو گئی تھی، وہ جانتا ہے کہ جب تک وہ زندہ ہے بیماری اس کے ساتھ سایہ کی طرح لگی رہیگی۔ تاہم اس کی یہ دلی آرزو ہے کہ اُسے بیماری سے ہمیشہ کے لیے پیچھا چھڑانے میں پوری کامیابی حاصل ہو جائے۔ یہ آرزو زیادہ تر امیروں کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ مگر یہ خدا کی قدرت ہے کہ باوجود دولت و ثروت کی فراوانی کے وہ ڈاکٹروں اور طبیبوں کے زیادہ محتاج رہتے ہیں اور بسا اوقات مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کے مصداق ہوتے ہیں۔

مگر جسمانی بیماریوں کے مقابلہ میں اخلاقی بیماریوں کے ازالہ پر کوئی توجہ نہیں کی جاتی حالانکہ اخلاقی بیماریاں کسی فرد یا خاندان یا قوم کے لیے زیادہ تباہ کن اور مہلک ثابت ہوتی ہیں جسمانی بیماریوں کی طرح اخلاقی بیماریوں کی بھی بہت سی قسمیں ہیں۔ ممکن ہے کہ اطبا کے نزدیک اوّل الذکر کا تعلق آخر الذکر سے نہ ہو لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو انسان کے نظام جسمانی، صحت اور طاقت کا پورا انحصار اس کی اخلاقی صحت پر ہے۔ اخلاقی پہلو سے صرف وہی شخص تندرست اور توانا سمجھا جا سکتا ہے جو اپنی نفسانی خواہشات کے دبانے، جھوٹی اور عارضی اور سچی اور دائمی خوشی میں تمیز کرنے اپنے جذبات کو نیکی اور سچائی کی قوت کے تابع رکھنے اور اپنی زندگی کو قوانین قدرت کے مطابق بسر کرنے کی پوری اہلیت اور قدرت رکھتا ہو۔

اگر یہ کلیہ صحیح تسلیم کر لیا جائے کہ انسان کی صحت اس کی اخلاقی حالت سے وابستہ ہے اور ایک کا دوسرے سے وہی تعلق ہے جو جسم کا روح سے ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کتنے لوگ اخلاقی پہلو سے تندرست اور توانا قرار دیے جا سکتے ہیں اس کے جواب میں ہمیں زیادہ دیر تک غور و فکر کرنے کی ضرورت لاحق نہیں ہوگی طبقہ

متوسط اور طبقۂ امرا کے لاکھوں افراد میں جو دنیاوی خوشیوں کے اعتبار سے اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتے ہیں شاید ہی کوئی ایسا خدا کا بندہ ہو جو مذکورۂ بالا معیار میں پورا اُتر سکے۔ اگر ہمارا یہ جواب صحیح ہے (اور ہم کسی قدر وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے محترم ناظرین کو بھی اس جواب کی صحت میں کلام نہ ہوگا) تو کیا یہ نہایت تاسف کا مقام نہیں ہے کہ طبیب اور ڈاکٹر باوجود تشخیص امراض کے فن میں باکمال ہونے اور مسیحائی کا دعوے کرنے کے موذی اور مہلک امراض کو صفحۂ ہستی سے مٹانا تو درکنار اُن کے خوفناک اور ناگہانی حملوں کے دفعیہ میں اب تک کامیاب نہیں ہوئے؟ کیا یہ عجیب و غریب بات نہیں کہ طبی دنیا میں آئے دن کے حیرت انگیز انکشافات اور جراحی عملیات کے باوجود امراض کی تعداد میں حیرت انگیز سرعت کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے اور بنی نوع انسان کا بالخصوص وہ حصّہ جسے اپنے تمدن، اپنی تہذیب اور اپنی شائستگی پر ناز ہے۔ ان امراض کی بدولت ایک ایسی عبرت خیز اور المناک زندگی بسر کر رہا ہے جس کی صحیح تصویر دیکھنے کے لیے پتھر کا دل چاہیے؟ کیا ایسی زندگی جس کا حصار آن گنت آن دیکھے اور آن بوجھے دشمنوں سے ہر وقت محصور رہتی ہو قابلِ رشک خیال کی جا سکتی ہے؟

تعلیمیافتہ اصحاب غالباً اس مسلّمہ حقیقت سے بے خبر نہیں ہیں کہ حکیم مطلق نے انسان کے اندر اس قدر طاقت اور قوت کا مادہ ودیعت رکھا ہے جو کسی بیماری کے ابتدائی حملہ کی پوری روک تھام کر سکتی ہے۔ دراصل یہ طاقت سپہر کی طرح ہے جس پر بیماری کا وار ہرگز کارگر نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ ناعاقبت اندیش انسان ایک چھوٹی مسرت اور عارضی لذّت کے حصول کی خاطر اپنے نفسانی اور شہوانی جذبات کا غلام بن جاتا ہے اس لیے وہ بے اعتدالیوں کا مرتکب ہوتا ہے اور اگرچہ وہ دولت کی طاقت سے قدرت کی اس طاقت کو بحال رکھنا چاہتا ہے جس کے مقابلہ میں دنیا کے تمام خزائن کچھ حقیقت نہیں رکھتے لیکن کیا قدرت کا اٹل قانون جو شاہ اور گدا سب کے لیے یکساں واجب العمل ہے اوجیکی خلاف ورزی کی پاداش سے کوئی متنفس نہیں بچ سکتا۔ حرص اور تنگدل انسان کی تقریری یا طلائی تھیلیوں کی چمک سے مرعوب ہو سکتا ہے؟ کیا یہ احمق سمجھتا ہے کہ قدرت کا قانون جاگیرداروں اور امیروں کے لیے جدا ہے اور غریبوں کے لیے جُدا؟ کیا یہ نادان یہ خیال کرتا ہے کہ قدرت کا قانون جابروں اور ظالموں کی وحشیانہ اور ابلیسانی طاقت کو نظرانداز کر دیتا ہے اور کمزور اور بیکسوں کو اپنا تختۂ مشق بناتا ہے؟

کاش اسکو یہ معلوم ہو کہ خالق کے جس بیش عطیہ کی اس نے اپنے عمل اور کردار سے تحقیر کی۔ وہ نہ صرف اس سے چھین لیا جائیگا بلکہ ناسپاسی اور ناشکرگزاری کے جرم میں وہ انسانیت کے اعلیٰ درجہ سے حیوانیت کے اسفل ترین مقام میں اوندھے مُنھ گرا دیا جائیگا جو انسان خالق کی اس دی ہوئی قوت اور طاقت سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو جاتا ہے وہ بلا شبہ غضبِ الٰہی کا مورد ہوتا ہے شیطان اسے صراطِ مستقیم سے بہکاتا ہے اور اسے اپنی تاریخ پر نچاتا ہے شاید دنیادار اس ناچ کو پسند کریں اور ناچنے والوں کو بُرا نہ سمجھیں لیکن کوئی خُدا کے ان بندوں سے جو چشمِ بصیرت رکھتے ہیں پوچھے کہ اس ناچ کا کیا انجام ہوگا۔

یاد رکھو کہ اگر تم دنیا میں سچی راحت اور حقیقی طاقت حاصل کر سکتے ہو تو صرف اسی صورت میں کہ تم خالقِ اکبر کے عطیہ کی سچے دل سے قدر کرو یعنی اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اس ملکوتی طاقت سے کام لو جو اُس نے فطرتِ انسانی میں ودیعت رکھی ہے۔ یہ وہ طاقت ہے جس سے انسان سلطنت کا تختہ اُلٹ سکتا ہے۔ پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہلا سکتا ہے اور دنیا کو اپنی مُٹھی میں بند کر سکتا ہے بشرطیکہ اس طاقت کو احکامِ الٰہی کے مطابق استعمال کیا جائے خالق ذوالجلال نے یہ طاقت دنیا کے مصلحِ اعظم حضور سرورِ دوجہاں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشی تھی یہ طاقت ارشادِ خداوندی کے تابع ہی مسلمان اس سے تحیر خیز اور انقلاب آفریں کرشموں سے ناواقف نہیں ہیں حضورِ انور نے کفارِ عرب کی حکومت کا تختہ اُلٹ ڈالا۔ چند سال کے اندر دنیا کی کایا پلٹ دی، اور تمام عالم کو توحید کے نور سے منور کر دیا، آقا اور غلام ادنےٰ اور اعلیٰ، طاقتور اور کمزور سب ایک رنگ میں رنگے گئے اور سب ایک نشہ کے متوالے ہو گئے۔ کیا یہ کایا پلٹنے والی طاقت نفیس اور لذیذ ماکولات اور سرور انگیز مشروبات کے استعمال کا نتیجہ تھی؟ کیا یہ طاقت جبر اور استبداد سے حاصل کی گئی؟ کیا یہ طاقت ایک زبردست فوجی نظام سے پیدا کی گئی؟ اگر اس طاقت کا راز دریافت کرنا چاہتے ہو تو اس مقدس اور کامل انسان کی سیرت کا مطالعہ کرو جس کی زندگی کا ہر فعل دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانوں کے لیے مشعلِ ہدایت کا حکم رکھتا ہے۔

اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ معدہ کو پلاؤ اور قورمہ سے پُر رکھنے۔ برف لیمونیڈ اور سوڈا پینے اور "ملانک" استعمال کرنے سے تم اپنی جسمانی طاقت کا بیمہ کرا سکتے ہو تو تم دیدہ و دانستہ اپنے نفس کو دھوکا دے رہے ہو جن چیزوں کو تم اپنی صحت کے مدد و معاون سمجھتے ہو وہی تمہاری بیماریوں مصیبتوں اور پریشانیوں کا سرچشمہ ہیں حکیموں اور ڈاکٹروں کی دوا سے تمہیں چند دن کے لیے آرام ہو جائیگا لیکن تم حقیقی معنوں میں اُس وقت تک تندرست نہیں ہو سکتے جب تک کہ اخلاقی پہلو سے تمہاری صحت اچھی نہ ہو۔

کیا تم نے کبھی اس امر پر بھی غور کیا ہے کہ تم باوجود عمدہ غذا کھانے کے سدا بیمار رہتے ہو لیکن دیہات کے غریب باشندے سادی غذا کھاتے ہیں اور بالکل تندرست رہتے ہیں؟ وجہ جس یہ ہے کہ وہ خالق کی دی ہوئی قوت اور طاقت کو قوانین قدرت کی پابندی سے بحال رکھتے ہیں اور تم اسی طاقت کو قوانین قدرت کی خلاف ورزی سے کمزور اور ضائع کر دیتے ہو۔ دیہاتی کنوئیں کے ٹھنڈے پانی سے اپنی پیاس بجھاتا ہے۔ یہ ٹھنڈک ایسے معتدل درجہ کی ہوتی ہے کہ اس کا معدے اور جگر پر کوئی بُرا اثر نہیں پڑتا۔ اُسے پھر جلدی پیاس محسوس نہیں ہوتی۔ مگر تم پانی کی قدرتی ٹھنڈک کو ناکافی سمجھ کر مصنوعی طریقہ سے اُسے اور زیادہ ٹھنڈا کرنا چاہتے ہو اور اپنے عمل سے اس بات کا ثبوت دیتے ہو کہ قدرت نے تمہاری خواہش کا خیال نہیں رکھا۔ تم نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ ضرورت سے زیادہ ٹھنڈا پانی پینے سے تمہارا معدہ خراب ہو جائیگا۔ اگر تمہارے لیمپ کی چمنی گرم ہے تو تمہیں اس بات کا خاص طور پر خیال رہتا ہے کہ کہیں اس پر ٹھنڈے

پانی کا قطرہ نہ گرجائے کیونکہ قطرہ کے پڑتے ہی چمنی ٹوٹ جائیگی، مگر اپنے معدہ کی گرم چمنی پر تمہیں برفاب کا گلاس اُنڈیل دینے میں ذرا تامل نہیں ہوتا۔ دیہاتی موٹی روٹی دال اور چٹنی سے کھا کر عملاً خدا کی نعمت کا تمسخر اڑاتا ہے۔ مگر تمہاری یہ حالت ہے کہ اگر سالن میں ذرا گھی کم ہے یا تمہاری خواہش کے مطابق کھانا تیار نہیں ہوا تو تم اپنی بیوی کے لیے گھر میں قیامت برپا کر دیتے ہو۔ یا تو تمہارے غصہ کا نزلہ کسی پلیٹ پر گرے گا یا سہمے ہوئے بچوں پر۔ دیہاتی روزمرہ کے کاروبار میں اپنے جسمانی اعضا سے پورا کام لیتا ہے مگر تم اپنے جسمانی قوئے کو جان بوجھکر معطل اور بیکار رکھتے ہو تمخص اس لیے کہ محنت اور مشقت تمہارے نزدیک مزدوروں اور پیشہ وروں کے لیے مخصوص ہے۔ تمہیں شاید اپنی دماغی محنت پر ناز ہوگا لیکن کیا اتنی موٹی سی بات بھی تمہاری سمجھ میں نہیں آتی کہ انسان کی جسمانی کل صرف اسی صورت میں صفائی اور باقاعدگی سے چل سکتی ہے کہ اُس کے تمام پُرزے اپنی اپنی جگہ پر اچھی طرح سے کام کریں اگر تمہاری جسمانی طاقت تمہاری کاہلی اور عیش پسندی کی وجہ سے زائل ہو رہی ہے تو تمہاری دماغی حالت بھی بہت جلد خراب ہو جائیگی۔ اپنے گریبان میں منھ ڈالو تو تمہیں تسلیم کرنا پڑیگا کہ جو سچی راحت اور مسرت تمہارے دیہاتی بھائی کو حاصل ہے وہ تمہیں نصیب نہیں۔ حالانکہ تم اسکی بہ نسبت بہت زیادہ مالدار ہو۔ برخلاف اسکے تم مصنوعی زیست کرتے ہو۔ تمہاری ہر بات تصنع اور بناوٹ ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر باوجود ان تمام پابندیوں اور کمزوریوں کے تم اپنے اندر ایسی طاقت پیدا کرنے کی خواہش رکھتے ہو جسکی بدولت تم اپنوں اور بیگانوں کے دلوں پر اپنی عظمت کا سکہ جما سکو تو تمہیں پہلے اس امر کا فیصلہ کرنا پڑیگا کہ تم کونسی طاقت کے طالب ہو۔ حیوانی یا اخلاقی؟ اس سوال کا جواب دینے سے پہلے اس نکتہ کو پیش نظر رکھنا چاہیے کہ جب حیوانی طاقت حدِ اعتدال سے بڑھ جائے اور اُس سے انصاف اور سچائی کو گزند پہنچے تو اس پر وحشیانہ اور ظالمانہ طاقت کا اطلاق ہوتا ہے، ایسی طاقت ہمیشہ زوال پذیر ہوتی ہے۔ وہ ایک خاص درجہ پر پہنچکر خود بخود فنا ہو جاتی ہے جس شخص کو ایسی طاقت پر گھمنڈ ہوتا ہے وہ بارگاہ خداوندی میں دائمی ذلت اور لعنت کا مستوجب سمجھا جاتا ہے۔ دنیا کی فرعون صفت ہستیوں نے اپنے اپنے زمانہ میں حیوانی طاقت سے دنیا میں زلزلہ ڈالا، لیکن وہی طاقت اُن کی ہلاکت کا باعث ہوئی۔ برخلاف اس کے اخلاقی طاقت انسان کے لیے رحمت اور عظمت کا راستہ صاف کرتی ہے اور اسے ایسے اعلیٰ و ارفع مقام پر پہنچاتی ہے، جہاں جابر اور ظالم باوجود اپنی طاقت اور دولت کے نہیں پہنچ سکتے۔ عرب کے یتیم سے زیادہ بیکس اور محتاج کون شخص ہو سکتا تھا، لیکن اُس نے اپنی اخلاقی طاقت کی بدولت دنیا کا نقشہ بدل دیا، اور یہ اسی اخلاقی طاقت کے کرشمے تھے کہ قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں جو حیوانی طاقت کا مظہر تھیں حرفِ غلط کی طرح مٹ گئیں۔ مگر عرب کے یتیم کی سلطنت اب تک قائم ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک قائم رہیگی۔ دنیا کے کروڑوں مسلمان اسکے مبارک اور پاک نام کی حرمت اور عظمت قائم رکھنے کیلیے عظیم سے عظیم قربانی دینے پر ہر وقت آمادہ رہتے ہیں۔ فرزندان توحید اگر اپنی کھوئی ہوئی طاقت اور عظمت دوبارہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اخلاق اور اعمال حسنہ سے۔ جو مسلمان ابھی تک حیوانی طاقت کے دلدادہ ہیں وہ گویا ایک جھوٹے معبود کی پرستش کر رہے ہیں۔ (تبلیغ)

رسائل کی روح

مال اور اُسکا مصرف

مال کی ضرورت سے تو کم و بیش سب واقف ہیں کہ انسان کو مال کی حاجت کیا بلحاظ دنیا اور کیا بلحاظ عقبےٰ ہر حال میں ہے اور اسی واقفیت کا نتیجہ ہے کہ فی زمانہ ہر فرد بشر اس کی تحصیل کیطرف متوجہ ہے انسان کے اموال میں بعض تو ایسے ہیں کہ اُس کے کسب و اختیار کو اس میں دخل ہے جیسے زراعت، تجارت، صناعت وغیرہ اور بعض اموال ایسے بھی ہیں جن کے حصول میں کسب و اختیار کو دخل نہیں ہوتا جیسے عطایا، وراثت وغیرہ۔ اور ظاہر ہے کہ لوگ انہی طریقوں سے مال حاصل کرتے ہیں مگر اُس کے صرف کی تدبیر نہیں جانتے۔

اللہ پاک کا ارشاد ہے وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا۔ عباد الرحمان وہ لوگ ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو بیجا خرچ نہیں کرتے اور نہ برموقع خرچ کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں بلکہ ان کا خرچ ان دونوں کے درمیان ایک معیار پر رہتا ہے۔ حضرت صدیق اکبر حضرت عثمان غنی حضرت طلحہ بن عبداللہ حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم عشرہ مبشرہ سے ہیں۔ حضرت سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان حضرات کو دنیا ہی میں جنت کی بشارت دی ہے۔ یہ بزرگوار بہت مالدار تھے۔ ان کے اموال اور جائدادوں سے اسلام اور مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لانے کے وقت چالیس ہزار کے مالک تھے۔ آپ نے اپنا پورا سرمایہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر نثار فرما دیا یعنی اسلام کیلیے خرچ کر دیا۔ اگر مال نہ ہوتا تو یہ فضیلت کہاں دستیاب ہوتی۔

قصہ مختصر جو لوگ پس انداز رکھنا چاہتے ہیں اور ایسے افراد ہونے بھی چاہئیں بلکہ ہر ہر منزل کو اسکی ضرورت ہے کیونکہ انسان پر بعض اوقات ایسے بھی آجاتے ہیں کہ ان میں وہ کسی قسم کا کسب نہیں کر سکتا مثلاً بیماری وغیرہ۔ اگر کچھ پس انداز نہ رہے تو احتیاج کے وقت کسی کے دست نگر ہونے یا قرض لینے کی نوبت آتی ہے۔

اس میں جو تکالیف اور مضرتیں ہیں اُن سے آپ حضرات خوب واقف ہیں ان اعتبارات سے اپنی جائز آمدنی کا کچھ حصہ پس انداز کرنا خالی از مصلحت نہیں ہے۔ مگر ایسا مال ایک ہی صورت میں رکھنا مناسب نہیں۔ مثلاً صرف نقد روپیہ رکھا جائے یا زیور گھڑوا دیا جائے یا زراعت شروع کی جائے بلکہ اس بارہ میں حکماء نے یہ مشورہ دیا ہے کہ مختلف چیزوں کا ذخیرہ رکھیں۔ زیور بھی ہو، روپیہ بھی، مکان بھی ہو مویشی بھی، اسپ سواری بھی ہو غلہ بھی، اثاث البیت بھی ہو ملبوس بھی، آراضی بھی ہو اور دیگر جائدادیں بھی۔ غرض مال ہر جنس کے مختلف شکلوں میں رہنا چاہیے، اس میں مصلحت یہ ہے کہ اگر کوئی آفت سماوی یا ارضی کسی جنس پر آجائے تو دوسری چیز محفوظ رہے۔

اس کے بعد یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جو کچھ مال پس انداز ہے وہ تنہا اپنی ذات کے لیے نہیں ہے بلکہ دیگر مستحقین کے حقوق اس میں شامل ہیں جس طرح ماہانہ آمدنی تنہا اپنے لیے مخصوص نہیں تھی بلکہ اس میں اہل و عیال کے اخراجات خورونوش و ملبوس وغیرہ شریک تھے۔

پس اندازِ مال کا ایک مصرف تو وہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق دیا جائے۔ جیسے زکوٰۃ صدقات، نذور۔ زکوٰۃ کے احکام تو آپ پچھلے وعظوں میں سُن چکے ہیں کہ مال کا چالیسواں حصہ دینا چاہیے۔ صدقات میں صدقۂ فطر ہے جو کھاتے پیتے لوگوں پر واجب ہے۔ نیز کوئی بلا آجائے تو اُس کے دفعیہ کے لیے یا کوئی کام خوشی کا ہو تو اُس کے شکریہ میں صدقات دیے جاتے ہیں یہ صدقات (سوائے صدقۂ فطر کے) واجب نہیں ہیں اُن کا ادا کرنا مستحبات سے ہے۔

نذور وہ ہیں کہ اللہ پاک کی جناب میں یہ عرض کیا جائے کہ یا الٰہا! اگر میرا فلاں کام نکل جائے یا مسافر صحیح سلامت آجائے وغیرہ تو میں اتنا مال تیری راہ میں دونگا۔ نذور اُس کام کے پورا ہونے پر واجب ہوتی ہیں۔ زکوٰۃ و صدقات و نذور کی ادائگی نہایت رغبت و طیبِ خاطر سے ہونی چاہیئے۔ اور محض اللہ پاک کی خاطر دینا چاہیے۔ اور زیادہ تر ایسے فقراء کو دیا جائے جو باوصف فقر و فاقہ کسی سے مانگتے نہیں اور پوشیدہ طور پر دینا مناسب ہے۔

جو مال جمع رہتا ہے اُس کا ایک مصرف یہ بھی ہے کہ بطور رشتہ دار یا رکے دیا جائے۔ جیسے ہدایا و تحفے وغیرہ۔ بزرگان دین اور قرون اولےٰ میں اس کی مثالیں بکثرت ملیں گی اور فی زمانہ بھی ایسے افراد موجود ہیں۔ غرض مالدار لوگوں کو اس میں ضرور حصہ لینا چاہیے۔ اس سے باہمی محبت و آشتی پیدا ہوتی ہے۔ اس کی ادائگی بھی خفیہ طور پر ہی مناسب ہے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ جو کچھ دیا گیا وہ بالکل معمولی چیز ہے اور اس کا سلسلہ کسی نہ کسی طریقہ سے جاری رکھنا چاہیے اور ایسے لوگوں کو دیا جائے جو سلوک کے قابل ہوں ورنہ نااہل لوگوں کے پاس ہدیہ و تحفہ بھیجنا دراصل اس کو ضائع کرنا ہے۔

کبھی مال کو دیگر امورِ خارجیہ کی خاطر بھی خرچ کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً کوئی جائز نفع حاصل کرنے یا کسی تکلیف کو دفع کرنے کے لیے میدانِ زندگی کا رستے کرنے کے لیے انسان کو مختلف مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اور کبھی ظالم لوگوں یا اہلِ فساد کا تسلط یا غلبہ حاصل ہو جاتا ہے تو اپنی آبرو یا جان کے بچانے یا اپنے حقوق کی حفاظت کی خاطر مال خرچ کرنا ایک دانشمندی کی بات ہے کیونکہ مال جان اور آبرو کا صدقہ ہے۔ اس موقع پر چاہیے کہ مسلک اعتدال اختیار کرے مگر چونکہ نوالوں یا فسادیوں پر طمع بھی غالب ہوتی ہے اس لیے اگر کسی ضرورت سے کچھ زیادہ بھی خرچ کرے تو عقل اس کو مانع نہیں بلکہ ہر آئندہ ترین مصلحت ہے۔

یہ ہے سب بابت مال اور اس کا انتظام کہ ہر مالدار شخص کو ان آداب کے پیشِ نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

(واعظ)

مجاز میں حقیقت

(از مولانا سلیم)

چہرے سے نقاب اپنے ہٹا دے مرے گلفام ۱ پھر دیکھ کہ کس طرح چمکتا ہے لبِ بام
مہتاب سے جاتی ہے بدل تیرہ شامِ آسیب میں مدہم ہوئے نوچہ رخ سے اجرام
بجلی سی ابھی کوند سے لگتی ہے فضا میں
اک نور کا دریا نظر آتا ہے ہوا میں

شانوں پہ ذرا چھوڑ دے بل کھائے ہوئے بال ۲ پھر دیکھ کہ کیا حسن کا بجھتا ہے نیا جال
ہوتے ہیں ہر اک پیچ کے تری راہ میں پامال ۔ نافوں کا نہیں رہتا ہے دنیا میں کہیں کال
خوشبو کی ہے رَو دوڑتی اطراف جہاں میں
جس طرح ہوا چلتی ہے گلزار جناں میں

کر چشمِ فسوں ساز کو آمادہ ادا پر ۳ پھر دیکھ کہ پریاں تری ہوتی ہیں مسخر
سجدے میں ترے سامنے گرتے ہیں فسوں گر کھلتے ہیں اشاروں میں ترے حسن کے دفتر
شہرت ہے تری پھیلتی جادو نظروں میں
ہوتی ہے قیامت سی ہر اک عشوہ گروں میں

لا اپنے لبوں پر تو ذرا رنگِ تبسم ۴ پھر دیکھ کہ کوثر میں بھی ہوتا ہے ملاطم
مُردوں کو سُناتے ہیں ملک زمزمۂ قُم ہوتے ہیں سرافیل کے بھی ہوش دخود گم
دنیا کو کبھی بادۂ کوثر ہیں پلاتے
خم بھر کے کبھی آبِ بقا میں ہیں لنڈھاتے

رکھ سامنے آئینہ ذرا اے بُتِ خوشرنگ ۵ پھر دیکھ کہ ہوتا ہے وہ جلوے سے ترے دنگ
ہو جائے مقابل جو ترے حُسن کا نیرنگ تاروں کی تجلی بھی ٹھہرتی نہیں پاسنگ
چشمہ تری شوخی کا گر اک بار اُبل جائے
آغوش سے آئینہ کے سیماب نکل جائے

جنبش میں تو لا اپنے قدِ جلوہ فگن کو ۶ پھر دیکھ کہ آتی ہے حیا سرو و چمن کو
بھولے گا ابھی کبک دری اپنے چلن کو یاد آئیگی یہ چال نہ آہوئے ختن کو
شوخی ہے تری چال میں مستی بھی ادا بھی
ہر نقشِ قدم پر ترے جھکتی ہے ہوا بھی

ہستی ہے تری حسن کا بے تھاہ سمندر ۷ ہر ذرہ ترے جسم کا ہے چشمۂ خاور
رگ رگ میں تری روشنیاں بستی ہیں مضطر رکھے گا نہاں پردے میں کب تک رخِ انور
گیتی پہ نظر ڈال ذرا ناز ادا سے
آتی ہے ندا فی کی ہے صدا ارض و سما سے

ملبوسِ مجازی میں تو اب تک ہے ضیا پاش ۸ لازم ہے کہ اب رازِ حقیقت کو کرے فاش
دیکھیں تجھے بے پردہ ادائے حسنِ ازل کاش باقی نہ رہے صورت و معنی میں یہ پرخاش
دھوکا جو نظر کا ہے وہ اُٹھ جائے نظر سے
قطرہ کا کھلا رشتہ ہوتا ہے گہر سے

اے حسنِ جہاں سوز دکھا جلوۂ عریاں ۹ تارے بھی ترے شوق کے ہیں پیرہن چاک
ہے نورِ سحر دھن میں تری چاک گریباں ہے بادِ صبا بھی تری منزل میں شتاباں
گل کھول کہ آنکھیں تری آمد کو ہیں تکتے
مرغانِ چمن یاد میں ہیں تیری چہکتے

میں قطرۂ شبنم ہوں تو خورشید درخشاں ۱۰ یہ قطرہ ترے نور کے چشمے میں ہو پنہاں
میں دستۂ خاشاک ہوں تو شعلۂ عریاں کر صورتِ گلدستہ تو اس دستہ کو خنداں
گل ہو کے مری شمعِ رخِ صبح دکھائے
ہستی مری مٹ کر تری ہستی میں سمائے

(الناظر)

معمولی باتوں کے اہم نتائج

(۱) ایک نوجوان نہایت بے فکری اور اطمینان سے اپنے دفتر کی طرف جا رہا ہے راستہ میں ایک جگہ ایسی آتی ہے جہاں دو راستے ہو گئے ہیں اور دونوں اس کے دفتر تک پہنچتے ہیں کبھی وہ داہنے راستہ سے جاتا ہے اور کبھی بائیں راستہ سے۔ آج وہ حسب معمول دفتر جا رہا ہے بظاہر اس میں کوئی اہمیت نہیں کہ وہ کس راستہ کو اختیار کرے۔ مگر حقیقت میں آج اس کے مستقبل کا مدار اسی معمولی بات پر ہے کیونکہ اگر وہ داہنا راستہ اختیار کریگا تو نہایت آرام سے دفتر پہنچ جائیگا اور راستہ میں کوئی مصیبت نہ پیش آئیگی لیکن اگر وہ بائیں راستہ پر جائیگا تو اسے ایک نوجوان لڑکی ملیگی جس کی ایک تبسم آمیز نگاہ اُس کا شکار کر لے گی۔ پہلے اس سے گفتگو ہوگی۔ پھر ملاقات کا مقام اور وقت مقرر کیا جائیگا۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ ان دونوں میں محبت بڑھنے لگے گی، اُسے اپنی محبوبہ کی فرمائشیں پوری کرنے کے لیے روپیہ کی ضرورت ہوگی جب اُسے کوئی قرض نہ دیگا تو وہ مجبور ہو کر دفتر میں ایک جعل کر کے سرکاری روپیہ اپنی ضروریات میں صرف کریگا۔ تھوڑے دنوں میں اس کا جعل کھل جائیگا، وہ پکڑا جائیگا اور وہ سزا کی رسوائی سے خودکشی کر لے گا۔

اس کے والدین اس کی ذات سے کس قدر توقعات وابستہ تھیں، انہوں نے اسکی تعلیم و تربیت میں کتنی دولت صرف کی تھی لیکن یہ تمام کوششیں رائگاں ثابت ہوئیں، تمام توقعات پر پانی پھر گیا، کیونکہ اس نے بجائے داہنی طرف کے بائیں طرف کا راستہ اختیار کیا۔

(۲) ایک نوجوان مدرسہ میں تعلیم پاتا ہے، اس کے والدین چاہتے ہیں کہ وہ علم ہندسہ میں کمال حاصل کرے، اس کو کسی خاص فن سے ذوق نہ تھا، مگر اُس نے اپنے والدین کے منشا کے مطابق علم ہندسہ کو حاصل کرنا شروع کیا۔ ایک روز وہ قبل از وقت مدرسہ سے نکلا، چند دوستوں کے ساتھ اُسے تفریح کے لیے کہیں جانا تھا۔ وہ راستہ پر چل رہا تھا، اس نے دیکھا کہ ایک گاڑی آ رہی ہے جس کو دو گھوڑے کھینچ رہے ہیں گھوڑے نہایت دُبلے ہیں اور گاڑی بہت وزنی ہے، وہ اُسے کھینچ نہیں سکتے اور آہستہ آہستہ چل رہے ہیں۔ گاڑی والے کو غصہ آیا اور اس نے گھوڑے کو کوڑا مارا، گھوڑا کود کر اسی طرف آیا جس طرف وہ چل رہا تھا۔ وہ سڑک کی دوسری طرف ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ سامنے سے مدرسہ کا مہتمم آ رہا ہے چونکہ وہ مدرسہ کی مخصوص وردی میں نہ تھا اس لیے مہتمم کے خوف سے پاس کی ایک گلی میں چھپ گیا۔ وہاں دیکھا کہ اس کا باپ اپنے چند دوستوں کے ساتھ عدالت میں مقدمہ کی ایک کارروائی سننے کے لیے جا رہا ہے مجبوراً اس کو بھی باپ کے ساتھ عدالت جانا پڑا چونکہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ نہ جا سکا اس لیے اسکو بڑا رنج ہوا، جب وہ عدالت میں پہنچا اور اُس نے وکیلوں کی تقریریں سُنیں تو فن خطابت اور تقریر کی سحر کاریاں دیکھکر اس کو قانون سیکھنے کا شوق پیدا ہو گیا اور اس نے اس میں اس قدر زبردست محنت کی کہ وہ وکیل ہو گیا۔ لاکھوں روپیہ اس نے کمائے اور بڑی عزت و شہرت حاصل کی، غور سے دیکھیے تو اس کا سبب صرف گاڑی والے کا اپنے گھوڑے کو کوڑے مارنا تھا، نہ وہ کوڑا مارتا، نہ وہ نوجوان راستہ بدلتا، نہ اس کو مدرسہ کا مہتمم نظر آتا نہ وہ اس کے خوف سے گلی میں جاتا نہ اس کا باپ ملتا اور نہ وہ اُسکے ساتھ عدالت میں جاتا نہ اس کے دل میں قانون کا شوق پیدا ہوتا، اور نہ وہ قانون دانی میں یہ مرتبہ حاصل کرتا۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص سے ایک فعل واقع ہوتا ہے جس کا اثر صرف اُسی شخص کے مستقبل پر نہیں پڑتا بلکہ اچھے یا بُرے نتائج سے ایک عظیم الشان جماعت متاثر ہو جاتی ہے مثلاً راستہ پر ایک گاڑی جا رہی ہے جس میں ایک نوجوان ایک عورت کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے، باہم محبت آمیز باتیں ہو رہی ہیں۔ یہ دونوں اپنی باتوں میں اس قدر منہمک ہیں کہ انہیں کسی کا خیال نہیں ہے، اتفاق سے اسی وقت سامنے سے اس عورت کا شوہر آ رہا ہے، جو اس قدر مزاج ہے کہ اگر دونوں کو دیکھ لے تو فوراً ہلاک کر دے۔ ایک دوسرا شخص سڑک کے کنارے کنارے نارنگی چھیلتا ہوا آ رہا ہے اور اس عورت کے شوہر سے متصادم ہو جاتا ہے یہ دونوں لڑنے لگتے ہیں اور گاڑی گزر جاتی ہے، نہ وہ عورت اپنے شوہر کو دیکھتی ہے نہ اُس کا شوہر اپنی بیوی کو غیر کی معیت میں دیکھتا ہے اور اس طرح یہ مجرم عورت نجات پا جاتی ہے لیکن واقعہ اسی حد تک محدود نہیں رہتا، جہاں اس شخص نے نارنگی چھیلی تھی اس کے سامنے سلطنت کے وزیر اعظم کا مکان تھا، وہ ایوان پارلیمنٹ میں جانے والا ہے، سواری اس کے لینے کے لیے آتی ہے، وزیر اعظم کا دماغ ایک نہایت ہی اہم سیاسی مسئلہ کے سوچنے میں مصروف ہے اور رات بھر کے غور و فکر کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ بغیر جنگ کیے ہوئے مقصد حاصل نہیں ہو سکتا اور چونکہ اس مسئلہ کا انحصار صرف اس کی رائے پر تھا اس لیے آج اعلان جنگ بالکل یقینی تھا، وہ اپنے خیال میں منہمک گھر سے باہر نکلتا ہے اور جب وہ اپنے موٹر کے قریب پہنچتا ہے تو اس کا پاؤں اُسی نارنگی کے چھلکے پر پڑتا ہے، چونکہ سڑک پختہ ہے، اس لیے اس کا پاؤں پھسل جاتا ہے اور وہ زمین پر گر کر بیہوش ہو جاتا ہے، اب بجائے ایوان حکومت کی طرف جانے کے اُسے لوگ گھر لے جاتے ہیں، چونکہ سر میں سخت چوٹ آئی ہے اس لیے وہ عرصہ تک بیمار رہتا ہے اور آخر میں وہ مر جاتا ہے۔ بظاہر نارنگی کا چھلکا نہایت بے حقیقت چیز ہے لیکن محض اسی کی وجہ سے دنیا جنگ کے مصائب سے محفوظ رہی۔ (نگار)

تمنائے جوش

دنوں کو شام الم بنا دے، شبوں کو خورد خواب کر دے
تجھے قسم حُسن دوست تجھکو نظر ملا کر خراب کر دے

نقاب اُلٹ رُخ گلستاں سے دنوں میں ہو اُجالا
شعاع ذروں پہ مہر عالم فروز واں آفتاب کر دے

خطاؤں سے اُس نویدِ لی کی ہمیشہ لازم ہے درگزر کر
جسے ستم پیشہ نگہ ملے ہی ستم تیر استہ ہاب کر دے

لطف مجھ سے کلام فرما سیاہ آنکھو کو دیکھ گردش
الم کی جانسوز نے کو راحت کی آتشیں کا رباب کر دے

کھلے ہوئے ہیں فلک پہ تارے تجھے قسم انکی سادگی کی
مری شب تار کو بھی یارب کبھی شب ماہتاب کر دے

مجھے حقیقت سے آشنا کر دلوں کو تسکین دینے والے
دیار غم کا ہر ایک کانٹا مری نظر میں گلاب کر دے

چمن کی جانب جو فصل گل میں کبھی وہ مست شباب آئے
کلی کلی جام بنکے چٹکے ہوا کو خوشبو شراب کر دے

حریم جاناں میں باریابی کا جوش اگر تجھکو ولولہ ہو
جگا دے غفلت سے آج خودی کو خرد کو مصروف خواب کر دے

(نگار)

معلومات

چین اور علم حکمت

چین دنیا کے نہایت قدیم مہذب ملکوں میں شمار کیا جاتا ہے پانچ ہزار سال کی تاریخی روایتیں وہاں موجود ہیں اس کے علم ادب، علوم و فنون لطیفہ اور علم تعمیر نے اقوام دنیا میں بہت اونچا رتبہ حاصل کیا ہے لیکن فن حکمت میں اُس نے کیا ترقی کی۔ اس کے متعلق ہماری معلومات بہت محدود ہیں تاہم یہ وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ چین نے زندگی کے دوسرے شعبوں میں جو ترقیاں کی ہیں اُن کے دیکھتے ہوئے اس کا علم حکمت مغربی معیار کے اعتبار سے ابھی بالکل ابتدائی حالت میں ہے۔

دواسازی

چین میں کہیں معدنی یا نباتاتی تیزاب تیار نہیں کئے جاتے، پارہ، چاندی تانبا، سونا، جست یا سیسے وغیرہ معدنی اشیاء کی کوئی کیمیائی ترکیب رائج نہیں، نباتاتوں کے عروق کھینچنے کا رواج بھی نہیں ہے۔ وہاں کسی قسم کا تجربہ مستعمل نہیں۔ جڑی بوٹیوں کی جڑیں، ڈنٹھل اور پتیاں خشک کرکے رکھ لیجاتی ہیں، مختلف نوع کے کیڑے مکوڑے بھی طبی استعمال میں لائے جاتے ہیں، ان کے سفوف گولیاں، اندرونی پلاسٹر خارجی طور پر مستعمل ہیں۔ یہ اطباء چین کی حقیقی وجمع مفاصل یا کسی اور قسم کے درد کے ازالہ کے لیے مرہم، عناد یا رغنوں کا استعمال نہیں کرتے۔

غیر مرکب ادویات

سونا:۔ اس کے بہت پتلے ورق بنا کر جاں بلب مریضوں کو سنبھالنے کے لیے اندرونی طور پر استعمال کرتے ہیں۔

چاندی:۔ چاندی کا ایک ٹکڑا لیکر اُسے بھٹی میں ڈالتے ہیں، جب وہ سُرخ ہو جاتا ہے تو اُسے ایک پیالے پانی میں بجھا دیتے ہیں۔ یہ پانی مفرح اور سکون بخش سمجھا جاتا ہے اور لڑکوں کو پلایا جاتا ہے جنہیں مرگی کی شکایت ہوتی ہے۔ مگر اس سے کوئی کیمیائی ادویات نہیں تیار کی جاتیں۔

تانبا۔ تانبے کے ایک ٹکڑے کو آگ میں سُرخ کرکے سرکے میں بجھاتے ہیں۔ اس طرح ٹوپٹ دینے کے بعد تانبے کا سفوف بنا لیتے ہیں، اور اُسے زخم اور چوٹ یا آماس کی اصلاح کے لیے خارجی طور پر استعمال کرتے ہیں۔

پارہ:۔ اس مفید شے کا اندرونی استعمال کسی شکل میں رائج نہیں ہے۔ اُسے زخموں پر اصلی حالت میں لگاتے ہیں۔

سیسہ:۔ اسے بھی سفوف بنا کر خارجی استعمال میں لاتے ہیں۔ اندرونی استعمال رائج نہیں۔

جست:۔ اس دھات کا چین میں اندرونی یا خارجی کوئی استعمال نہیں ہوتا۔

مرکب ادویات

ووکنگ:۔ یہ ایک قسم کا کیڑا ہے جو "ڈے شوان" صوبہ میں پایا جاتا ہے۔ اس کا سفوف بنا کر استعمال کرتے ہیں۔ یہ بہت زہریلی دوا ہے۔ یہ زخموں کا زہر ملا پن رفع کرنے کے لیے خارجی طور پر کام میں آتی ہے۔ بعض اوقات صفائی خون کے لیے بہت قلیل مقدار میں اندرونی استعمال میں بھی لائی جاتی ہے۔

کیانگ جان:۔ یہ ریشم کا کیڑا ہے۔ اسے چند دوسری بوٹیوں کے ساتھ گاڑھا بنا کر عنشی یا عشہ کے مریضوں کو پلاتے ہیں۔ زخم کو دھونے کے لیے بھی اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

پان میاؤ:۔ یہ اکثر سوکھے گوبریلے سے مشابہ ہے۔ پہاڑوں پر پایا جاتا ہے۔ اس کے سر اور ٹانگوں کو الگ کرکے اس کے دھڑ کا سفوف بناتے ہیں، اوجن لوگوں کو پاگل کتے نے کاٹ لیا ہو اُنہیں کھلاتے ہیں۔ یہ مالیخولیا کی اکسیر دوا سمجھی جاتی ہے اسقاط حمل کیلیے بھی اس کا استعمال کرتے ہیں۔ زخم اور آماس دھونے کے لیے اسے خارجی طور پر کام میں لاتے ہیں۔

ہئی ما۔ یا دریائی گھوڑا۔ یہ جڑی بڑی جھیلوں میں ملتی ہے۔ اسے اُبال کر اس کا جوشاندہ جسم سے غلیظ مادہ کو رفع کرنے کے لیے پلایا جاتا ہے۔

دوکو۔ یا عناصر خمسہ۔ یہ کیڑے کسی بڑے بیت الخلا سے جمع کیے جاتے ہیں۔ انہیں اُبال کر ان کی ٹکیاں بنائی جاتی ہیں، اور سوء ہضم یا قولنج کی شکایتوں میں دی جاتی ہیں۔ یہ عجیب دوا کمزور آدمیوں کے لیے بہت مقوی سمجھی جاتی ہے۔

لوکو۔ یا ہرن کا سینگ:۔ اسے تراشکر باریک بنا لیتے ہیں اور تب اُسے اُبالتے ہیں۔ یہ کاڑھا چیچک کے مریضوں کے جسم سے مادۂ فاسد جذب کرنے کے لیے اندرونی طور پر مستعمل ہوتا ہے۔

لورنگ۔ یا ہرن کا نرم سینگ:۔ ہرن کی سینگیں ہر برسات میں گر جاتی ہیں۔ نئی سینگیں جو نکلتی ہیں وہ بہت بیش قیمت سمجھی جاتی ہیں۔ چھ سات روپئے تولہ پر بکتی ہیں۔ یہ عام طور پر برما اور تبت سے لائی جاتی ہیں۔ یہ نرم سینگ تراشی جاتی ہیں اور کئی گھنٹوں تک شراب میں تر کرنے کے بعد اُسے گرم کرکے خشک کر لیتے ہیں۔ اُس کا سفوف بنا کر کمزور اور عسرت خون کے مریضوں کو کھلاتے ہیں۔ یہ چین کی دنیائے طب میں نہایت مقوی دوا سمجھی جاتی ہے۔

سنیکا:۔ یہ کیڑے پہاڑوں پر پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں اُبال کر ان کا شوربہ اعصابی امراض میں پلاتے ہیں۔ اس سے زخموں کو صاف بھی کرتے ہیں۔

چونچی یا بچھو:۔ اس خوفناک کیڑے کا شوربہ یا جوشاندہ جذام، کچھوی اور دوسرے خون کے امراض میں دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں خون کو جسم سے خارج کر دینے کی خاصیت ہے۔

شونگ ٹن:۔ یہ بھالو کا زہرہ ہے۔ ملیریا بخار کی شکایت میں اس کا اندرونی استعمال کیا جاتا ہے۔

شیہ سیانگ۔ یا مشک۔ یہ دوا چین میں انسان اور نیز حیوانات کے امراض میں بکثرت مستعمل ہوتی ہے، بخار یا اندرونی حرارت کے مریضوں کو اسے اصلی صورت میں اندرونی استعمال کے لیے دیتے ہیں زنانہ درد کے لیے اس کا استعمال عام طور پر ہوتا ہے۔ تھوڑی سی مشک درد کے مقام پر رکھکر اس میں آگ لگا دیتے ہیں۔ اس سے مٹر کے برابر ایک چھوٹا سا چھالا پڑ جاتا ہے۔ کبھی کبھی آشوب چشم کی شکایت میں اس سے کلائیوں پر پھوڑا پیدا کرتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

کم سرمایہ والوں کیلیے
وسائل معاش

منی بیگ جو حضرات علم سے بے بہرہ اور بیکار ہیں اُن کے منی بیگ بنانا خاصی آمدنی کا ذریعہ ہوسکتا ہے مضبوط اور خاکی رنگ کی کرمچ کے تہ ہونے والے منی بیگ بنائے جائیں اور اپنے متعلقین کی پرورش کی جائے

یہ منی بیگ نہایت قلیل لاگت میں تیار ہوسکتے ہیں غالباً چھ یا سات پیسے فی منی بیگ لاگت آتی ہے اور چار آنے فی منی بیگ کے حساب سے سوداگروں کے ہاتھ سینکڑوں کی تعداد میں فروخت ہوسکتے ہیں۔ ورنہ عام طور پر خورد فروشی کی حالت میں چھ آنے فی عدد کے حساب سے فروخت ہوسکتے ہیں۔ خوبی یہ کہ یہ منی بیگ مروجہ ولایتی اور چمڑے کے منی بیگوں سے بہت زیادہ پائدار ہوتے ہیں۔ ایک شخص آسانی سے ایک دن میں دو درجن منی بیگ تیار کرسکتا ہے بشرطیکہ ایک سینے کی مشین اُسکے پاس موجود ہو۔ اس طرح اگر نصف لاگت بھی مان لی جائے تو تین روپے فی کس یومیہ مزدوری کہیں نہیں گئی۔

یہ بیگ عموماً ہر بڑے شہر میں تیار ہوتے اور فروخت ہوتے ہیں۔ آپ ایکے بنانے والوں سے ملکر اس کام کو ایک دو دن میں بخوبی حاصل کرسکتے ہیں۔ اگر بفرض محال اسکے بنانے کی ترکیب حاصل کرنے میں آپ کو دقت معلوم ہوتی ہو تو آسان ترکیب اس کے حاصل کرلینے کی ہم عرض کیے دیتے ہیں۔ وہ یہ کہ صرف چار یا چھ آنے خرچ کرکے بازار سے ان تھم کا ایک منی بیگ خرید کر اُسکو باحتیاط اُدھیڑ ڈالیے اس ترکیب سے اُس کی تراش اور سلائی وغیرہ کا اچھی طرح حال معلوم ہو جائیگا اور آپ اُسی سائز پر باسانی تیار کرسکیں گے۔ بٹن۔ فیتہ۔ اور کرمچ وغیرہ سب چیزیں بازار میں مل سکتی ہیں۔

ہیکٹوگراف یعنی طلسمی پریس ناخواندہ اور کم علم آدمی اس پریس کو بنا بنا کر اگر تجارت کرے تو بہت جلد مصائب افلاس سے نجات حاصل کرسکتا ہے۔ بنا بھی چند روپے اور لاگت بھی بہت قلیل۔ یعنی صرف ڈیڑھ روپے اور قیمت پانچ روپے سے دس روپے تک اس پریس میں ہر زبان اور ہر علم کے ضروری سو پچاس کاغذ چھاپ لیے جاسکتے ہیں اور پریس خراب نہیں ہوتا۔ یہی وہ طلسمی پریس ہے جس نے سینکڑوں کو مالدار بنا دیا۔ اس کے بنانے کی ترکیب یہ ہے۔

۱۵ اونس پانی میں ۴ اونس جیلیٹین ۱۲ گھنٹے تک بھگو دیجب ملائم ہو جائے تو اس مرکب میں ۱۵ اونس گلیسرین ملا کر پانی کی بھاپ کے ذریعہ سے جس طرح کہ صابون پکایا جاتا ہے پکاؤ جب اس مرکب سے زیادہ تر پانی کی مقدار جل جائے تو نہایت ہوشیاری اور احتیاط سے نصف اونس کاربولک ایسڈ ملاؤ اور گرم حالت میں لکڑی یا ٹین کے ہموار بکس میں بھر دو سرد ہو کر قابل استعمال ہو جائیگا۔

یہ تو پریس بنانے کی ترکیب تھی جو بیان کی گئی اب اس پر کاپی جمانے اور چھاپنے اور اس کی مخصوص سیاہی بنانے کی ترکیب بھی ناظرین دین و دنیا کی آگاہی کے لیے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ پہلے اس پریس کی مخصوص سیاہی بنانے کی ترکیب لیجیے۔ کیونکہ بجائے خود صرف یہی سیاہی ایک بے مایہ شخص کے لیے وسیلۂ معاش ہوسکتی ہے۔ خواہ پریس تیار کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

اس سیاہی کو سو داگر خرید خرید کر پریس خریدنے والوں کے ہاتھ فروخت کرنے کے لیے کافی مقدار میں رکھتے ہیں۔

ہیکٹوگراف سرخ روشنائی بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایلکوحل ایک حصہ پانی ۱۰ حصے اور اینی لن سرخ رنگ ۱ حصے کو باہم ملا لیا جائے۔

دیگر۔ ہیکٹوگراف نیلی سیاہی:۔ اس طرح بنیگی کہ اینی لن نیلا رنگ ایک ڈرام، ایسی ٹک ایسڈ ۶ قطرے۔ گلیسرین ۲۵ قطرے۔ اسپرٹ ایک ڈرام پانی سوا اونس کو باہم آمیز کرلیا جائے۔ اس سیاہی میں علاوہ نیلے رنگ کے دوسرے رنگ بھی (جسکی ضرورت ہو) شامل ہوسکتے ہیں۔

پریس کے استعمال کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ معمولی سادے کاغذ پر اس ہیکٹوگراف سیاہی سے لکھکر اس پریس پر اس طرح چسپاں کردو کہ تمام لکھے ہوئے حرف اس پریس کی سطح پر آجائیں۔ چند منٹ کے بعد یہ کاغذ اُتار کر پھینک دو اور جس قدر کاغذ چھاپنے منظور ہوں نئی دیگر پریس کی سطح پر جما جما کر یکے بعد دیگرے چھاپ لو۔

اس کے بعد پریس پر سے اس تحریر کو مشکیلے اسپنج کو پانی میں بھگو کر تحریر پر پھیر دو، تمام حروف مٹ جائینگے۔ اگر پریس کے حرفوں پر ہائڈروکلورک ایسڈ اسپنج سے لگا کر سرد پانی سے دھو دیا جائے تو بہتر صفائی ہوتی ہے اور دوغ دھبہ نہیں رہتا۔

ھدایت:۔ یہ یاد رکھنے کے قابل بات ہے کہ پریس پر کاپی جمانے کو تیار کرنے کے لیے مندرجہ بالا سیاہی کا ڈھبی استعمال کی جائے۔ ورنہ حروف کند ہو رہیں گے۔

بوٹ وشوز کے لیے براؤن پالش یہ کام زمانہ کی رفتار کو دیکھتے ہوئے جبکہ انگریزی بوٹ وشوز کا عام طور پر استعمال ہو رہا ہے نہایت موزوں ہے۔ ہزارہا جنٹلمین اس کے ہر وقت خواہشمند رہتے ہیں۔ ملک میں ہزارہا طریقوں سے یہ پالش بنایا گیا لیکن کارآمد دو تین طریقے ہی ثابت ہوئے جس کی وجہ سے اکثر حضرات مالدار بن گئے۔ اس کے تیار کی اصلی ترکیب ناظرین دین و دنیا کے لیے ہم ذیل میں درج کیے دیتے ہیں۔ جو نہایت قلیل لاگت میں کافی مقدار میں تیار ہوسکتا ہے۔ اور اس کو فروخت کرکے ایک کم مایہ شخص بھی خاصی آمدنی پیدا کرسکتا ہے۔

۱۵ حصے زرد موم کو ۱۲ حصے تارپین کے تیل کے ہمراہ آمیز کرو اور ۱۲ حصے صابون کو ۱ حصے پانی میں حل کرکے حل شدہ موم میں ملا دو اور اس تمام مرکب کو اُس وقت تک ہلاتے رہو جب تک کہ سرد نہ ہو جائے۔ آخر میں براؤن رنگ تھوڑی مقدار ایلکوحل میں حل کرکے اس میں شامل کردو اور ڈبوں میں بھر رکھو + (ب[illegible])

سوالات مذہبی

(۱۰۶۶) بزرگوں کے گھٹنوں کو جھک کر ہاتھ لگانا شرع شریف میں جائز ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو ثبوت قرآن و حدیث سے دیں۔ (۲۷/ح)

(۱۰۶۷) زید چشتیہ خاندان میں مرید ہے۔ پیر صاحب کا وصال ہو چکا ہے طلب راہ حق کے واسطے دوسرے خاندان یا دوسرے شیخ سے بعیت کر سکتا ہے یا نہیں؟ (۱۲/ق)

(۱۰۶۸) نماز جمعہ کے بعد چار رکعت فرض پڑھنا جائز ہیں یا نہیں؟ جن کے نزدیک جائز نہیں وہ ظہر کی دو سنت بھی پڑھتے ہیں یا نہیں؟ اگر وہ پڑھتے ہیں تو ایسا کیوں کرتے ہیں کیا اس کے لیے کوئی خاص حکم ہے یا جمعہ میں داخل ہیں؟ (۴۰/ق)

(۱۰۶۹) ایک لڑکی جس کی عمر اس وقت ۱۴ سال کی ہے وہ اپنے والدین کے انتقال کے بعد (جبکہ ۳ یا ۵ سال کا عرصہ ہوا) اپنے نانا کے گھر رہتی تھی۔ تین سال بعد اُسکی شادی کا پیغام آیا اور بلا اُس کے چچا و دادا کے (جو ۵۰ کوس دور رہتے) لڑکی کی شادی اُسکے نانا کے گھر کر دی گئی۔ بعد شادی ہو جانے کے اُسکے دادا چچا جہاں تھے کسی کو بھیجکر اجازت طلب کی گئی۔ ایسا نکاح جائز ہے یا نہیں؟ جواب مستند درکار ہے۔ (۳۷/ح)

طبی

(۱۰۷۰) نصف زبان کا حصہ سفید ہو گیا ہے، اور اکثر چھالے زبان پر پڑ جاتے ہیں۔ گرم چیزوں سے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھٹکری مفید ہوتی ہے لیکن برائے چند ے۔ اس لیے کوئی مجرب اور زود اثر نسخہ درکار ہے (۱۹/الف)

(۱۰۷۱) عمر ۲۵ سال ہے سر کے بال سفید ہوتے چلے جاتے ہیں نسخہ درکار ہے (۱۲۶/م)

(۱۰۷۲) تین ماہ سے میرے ایک کان میں پیپ نکلتی ہے اور کان کے اندر مختلف آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ اکثر حکیموں اور ڈاکٹروں کی علاج کیا مگر فائدہ نہیں ہوا۔ مجرب نسخہ مطلوب ہے۔ (۱۲۵/الف)

(۱۰۷۳) ایک لڑکے کے پیدائشی بال سفید ہیں اور بدن جھورا ہے بہت دیر میں کسی چیز پر نظر جمتی ہے۔ بال سیاہ کرنے والا مقوی نظر نسخہ مطلوب ہے۔ (محمد رحیم الدین۔ خریدار)

(۱۰۷۴) امراض مردان کے متعلق بہترین اور عمدہ دوائیں کہاں سے ملسکتی ہیں؟ (ایک خریدار)

(۱۰۷۵) عرصہ ۸ سال سے سر سے بھوں بکثرت نکلتی ہے، اور بال گر پڑتے ہیں اور اکثر بال قبل از وقت سفید ہو گئے ہیں مجرب نسخہ درکار ہے (۱۰/ل)

(۱۰۷۶) ایک خاتون کی آنکھیں عرصہ سے خراب ہیں۔ شکایت یہ ہے کہ بعض اوقات آنکھیں بہت زیادہ سُرخ ہو جاتی ہیں اور درد ہونے لگتا ہے اور جب یہ حالت موقوف ہو جاتی ہے تو قسم میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ عمر ۱۳ یا ۱۴ سال ہے۔ مجرب نسخہ درکار ہے۔ (۲۷/ح)

(۱۰۷۷) طبی اصول سے حلوائے بیضۂ مرغ بنانے کی ترکیب مطلوب ہے (۵۰/ح)

(۱۰۷۸) ایک شخص کے سر میں سردی میں گھٹنے اور تلوے گرم رہتے ہیں اور موسم گرما میں سر درد، غلبۂ صفرا کی مالیخولیا سے قدرے افاقہ معلوم ہوتا ہے کوئی مجرب نسخہ درکار ہے۔ (۱۰۳/ح)

متفرق

(۱۰۷۹) ایک مدرسہ اور مسجد کی تعمیر کے واسطے جو کہ سنہ ۱۳۴۱ھ میں تیار ہوئے علیحدہ علیحدہ تاریخ ہجری مطلوب ہے۔ (۱۹/ح)

(۱۰۸۰) حضرت دین پناہ صاحب جنکی خانقاہ۔ دائرۂ دین پناہ۔ تحصیل سیگ ضلع ڈیرہ غازی خاں میں ہیں اُن کے مفصل حالات اگر کسی صاحب کے پاس لکھے ہوئے ہیں تو مطلع فرمائیں۔ (انور اختر) خریدار

(۱۰۸۱) دیوان حسرت موہانی کا انگریزی میں ترجمہ ہوا ہے وہ کہاں اور کس قیمت پر مل سکتا ہے۔ (۱۲۶/م)

(۱۰۸۲) کسی ایسی کتاب اردو یا انگریزی جس میں عیسائیوں کے تمام رسم و رواج علی الخصوص رسوم متعلق ازدواج بخوبی مفصل طور پر معلوم ہو سکیں مطلوب ہے۔ (۱۲۶/م)

(۱۰۸۳) رسالہ کلید رحمت مصنفہ مولوی عبدالحمید صاحب غازیپوری و کتاب صداقت اسلام مصنفہ یہ عبدالسبحان صاحب کہاں سے اور کس قیمت پر مل سکتی ہے۔ (۳۱۶/الف)

(۱۰۸۴) مجموعہ خطب عربی مطبوعہ مطبع انصاری کہاں سے اور کس قیمت پر ملیگا؟ (عبدالمجید خریدار)

(۱۰۸۵) بچوں کو انگریزی اردو سکھانے کے لیے کم خرچ اور بہترین مدرسہ کا کس جگہ ہے؟ (۲۳۰/ح)

(۱۰۸۶) ۱۳۳۰ھ کا تاریخی نام ناظرین رسالہ میں کوئی صاحب تحریر فرمائیں گے (۲۷/ب)

(۱۰۸۷) مبلغ دو سو روپے سے تجارت کرنا چاہتا ہوں کوئی صاحب برائے مہربانی مفید مشورہ سے آگاہ فرمائیں کہ کونسا کام شروع کیا جائے کہ بغیر دوکان کے گھر پر کر سکوں۔ (۱۴۱/ح)

(۱۰۸۸) ایک کتاب جو کہ امروہہ کے ایک مولوی صاحب نے لکھی ہے جس کے اندر تمام خاندانوں کے شجرے ہیں اس کا پتہ اور قیمت مطلوب ہے۔ (۱۵/ن)

(۱۰۸۹) میں ایک عیالدار شخص ہوں۔ قوت بینائی کمزور ہوگئی ہے کوئی کام دستکاری کی قسم سے کرنا چاہتا ہوں جس میں سرمایہ کم لگے اور وہ کام ایسا ہو کہ ہر جگہ اس کی قدر ہو۔ امید کہ ناظرین رسالہ اس طرف توجہ فرمائینگے (محمد امین خریدار)

(۱۰۹۰) ماہواری رسالہ نقاد جو آگرہ سے زیر ایڈیٹری دلگیر شائع ہوتا تھا اور اب بند ہوگیا ہے اس کے متعرق پرچے یا سالانہ جلدیں کہاں سے اور کس قیمت پر دستیاب ہو سکتے ہیں؟ (۴۸۳/ع)

(۱۰۹۱) پروفیسر مرزا سجاد بیگ صاحب کا پتہ مطلوب ہے۔ (۱۵۱/م)

(۱۰۹۲) ہندوستان۔ مصر۔ شام اور عرب میں سے کن کن مقام پر تفسیر کی بہترین تعلیم دی جاتی ہے۔ پتہ مطلوب ہے۔ (۴۱۷/م)

(۱۰۹۳) ہندوستان کے اردو رسائل میں سے شیر الاشاعت رسائل کے نام اور ان کے صحیح صحیح تخمینی تعداد اشاعت مطلوب ہے۔ (″)

(۱۰۹۴) سائنس اور اسلام۔ ازالۃ الاوہام مصنفہ مولوی رحمت اللہ صاحب کہاں سے اور کس قیمت پر ملیں گی (رحیم الدین خریدار)

(۱۰۹۵) مرحومہ۔ ز۔ خ۔ نشی صاحبہ کی تصانیف نظم و نثر کیا کیا ہیں اور کہاں اور کس قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہیں؟ (۱۹۱/الف)

(۱۰۹۶) ایڈیٹر یتیم کے برتنوں کے بنے کے مقامات کے پتہ درکار ہیں۔ (خدا بخش)

(۱۰۹۷) ترکی زبان سیکھنے کی کتابیں کہاں سے اور کس قیمت پر مل سکتی ہیں؟ (۲۷/ح) خریدار

(۱۰۹۸) مصوری کہاں اور کن شرائط پر سکھائی جاتی ہے؟ (۲۷/ح)

(۱۰۹۹) مجھے دوا کی گولیاں اور قرص بنانے کی مشین درکار ہے۔ کوئی صاحب یہ تحریر فرمائیں کہ وہ کہاں سے اور کس قیمت پر مل سکتی ہے؟ (۵۱/ح)

(۱۱۰۰) سوا لاکھ مرتبہ شیطان وصحت نمائے ازدواج اگر کسی صاحب کے پاس ہو تو اطلاع دیں۔ (فیروز الدین شفائی)

(۱۱۰۱) بندوق کی چلی ہوئی گولیاں کس قیمت پر اور کہاں سے مل سکتی ہیں؟ (۴۰۵/ع)

(۱۱۰۲) لکڑی کے کھلونوں کا پتہ مطلوب ہے جو کہ جاپان ٹھہرا دو ہوشیارپور میں بنتے ہیں؟ (کامل دین خریدار)

(۱۱۰۳) ممالک غیر کے ڈاک ٹکٹوں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لیے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:۔ ۸۴/ معرفت دین و دنیا دہلی (۸۴/)

(۱۱۰۴) اردو انگریزی ناول اور دیگر کتابیں ہر آفر وخت موجود ہیں فہرست پتہ ذیل سے منگائیں:۔ ۸۴/ دین و دنیا دہلی۔ (۸۴/)

جوابات

(۱۰۲۴) کسی کو دینی بہن کہہ دینے سے شرعاً بہن نہیں ہو جاتی قرآن مجید میں ارشاد خداوندی دیکھو ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ الخ اور پاک معشوق کی اسلام میں کوئی حقیقت نہیں شارع علیہ السلام کی جانب سے نامحرم کے ساتھ نشست و برخاست تک بالکل ناجائز ہے۔ بلکہ جناب ابوبکر صدیقؓ کے طرز عمل سے تو اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ آنجناب نے اپنی صاحبزادی حضرت ام المؤمنین جناب عائشہ صدیقہ رضؓ کو تنہائی میں اپنے پاس سے یہ ارشاد فرما کر اٹھا دیا تھا کہ جب دوسرے آدمی بیٹھے ہوئے ہوں تو اس وقت آکر نہ بیٹھنا۔ افسوس کہ روشنی والے اسلامی پردہ کے دشمن ہیں۔ مگر ساری ایمانی اور قوی کمزوریاں مردوں کی آنکھوں سے پردہ کے اٹھ جانے سے رونما ہوئی ہیں۔ قولہ تعالے:۔ "وقل للمومنت یغضضن الخ سورہ نور پ ۱۸ ع ۴" پس جس مسلہ عورت کے ساتھ نکاح جائز ہو سکے اسکو دینی بہن یا ہم بیعت ہونے کی بنا پر شارع علیہ السلام کی جانب سے ہرگز اس امر کی اجازت نہیں ہے کہ وہ اپنا چہرہ تک بھی اس نامحرم دینی بھائی یا ہم بیعت کے سامنے ظاہر کر سکے۔ کیونکہ ماں بہن بیٹی باپ بھائی بیٹا وغیرہ الفاظ کہنے سے کسی شخص کی شان اصلی محرمات کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتی اور نہ مانع نکاح ہو سکتی ہے۔ رہا یک معشوق یہ وسوسہ شیطانی ہے اہل اسلام کا کوئی معشوق سوائے ذات جناب احدیت اور جناب نبوت علیہ التحیۃ کے ہو نہیں سکتا شیخ بھی بالواسطہ اور بالعرض ہے لیکن شیخ کو بھی اصل مقصود سمجھ لینا بھی توحید تصوف کے منافی اور مفتضا دہے۔ کیونکہ یہ خدشہ بھی مانع ترقی ہے۔ اب رہا مسئلہ حقوق کا تفصیل سے قطع نظر کر کے یہ کہا جا سکتا ہے کہ حقوق اسلام کے بجائے وسعت و تعمیم اخوت مومنین و مسلمین و موحدات مسلمات میں قائم فرما دیئے ہیں وہی حقوق کافی ہیں۔ تمثیلاً محض دو احادیث پر اکتفا کیا جاتا ہے:۔ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ اور لا یومن احدکم حتے یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ + (محمد رحیم الدین عفا عنہ)

(۷۸۲) میرے پاس ایک کتاب (دو سو صفحے والی) متعلقہ انڈیا و تمام ریاست ہائے ہند کے روپی ٹکٹوں کے جاننے انڈین و یورپین سٹیمپ دنیز اینڈ آکشنرز کے پتے دینے ہوئے ہیں برائے فروخت چاہیں صاحب کو ضرورت ہو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

پتہ:۔ بابو شہاب الدین کلرک بیلس بین لائن ڈویژن۔ ہیڈ آفس ملتان چھاؤنی۔

(۱۰۶۱) آواز کشا ہاشمی دواخانہ دہلی سے منگوا کر استعمال کرائیں۔ (حکیم محمد ظہیر علی)

(۱۰۶۳) نافع معدہ و نفس کشا دواخانہ ہاشمی دہلی سے منگا کر استعمال کریں جلد فائدہ ہوگا۔ (۷)

انشائے لطیف

کیف محبت

(از تماشائی بریلوی)

متاعِ جان و مال کو اپنی زلف مشکبار کی ایک اور صرف ایک جنبش صبر سوز سے برباد کر دینے والی لطیف انجمنِ ہستی!!! تیری نگاہ بادہ ریز سے مخمور و بیخود ہو کر میں گردشِ آسمانی، تسلسلِ شب و روز کو بھی یا تو موسم بھی فراموش کر چکا تھا، میری دنیا تخیل پر ایک شاہانہ ادا عالی حسینہ قابض تھی اور میرا عالمِ ذہنی بھی صرف اُسی کے زیرِ نگین تھا۔

میں بے اختیار تھا، اور لذّت و سرشاری سے معمور۔ خلوتِ ناز کی عالمِ خواب میں شباب آرائیاں وہ بے حجابیاں! ع

کوئی میرے دل سے پوچھے تیرے تیرِ نیم کش کو

دفورِ شوق میں چشمِ مشاہدہ واکرتا اور سٹ سٹ جاتا اور فنا ہو جاتا۔

تیرے تبسمِ پیہم کی صاعقہ ریزی، اور تیری نگاہ غلط انداز کے علی التواتر حملوں نے میرا قافلہ لوٹ لیا اور جلا کر خاکِ سیاہ کر ڈالا۔

میں بندہ محبت ہوں میرا دین و ایمان لفظ "محبت" میں مضمر ہے، اور تو سبیلِ صہبائے الفت کی سحر انگیز ساقیہ!! محبت کے جامِ زمردیں پیالے پلا کر مجھکو اپنا دیوانہ و متوالا بنالے۔

میں جنسِ محبت کا خریدار ہوں، اور تو بازارِ محبت کی ملکہ، میری جان و ایمان قبول کرے، میرا نقدِ دل محکومِ مشتاق پر پرکھ لے، اور ہاں! تیرے ایک بیساختہ تبسم کی قسم! تو سراپا ناز بن جا اور مجھ کو اپنا نادار دربانے گلشنِ عشق کی کنجوں میں آرام کرنے والی حسین دیوی! تو رشتۂ محبت میں گلہائے بوقلموں گوندھ رہی ہے، میں بھی تیرے روبرو سرِ تسلیم خم کرتا ہوں، اپنی نگاہ و غلط انداز کا واسطہ ایک رنگین ہار مجھے بھی عنایت ہو۔

اتفاقاتِ زمانہ کہوں، اپنی سیہ بختی تصور کروں، یا فلکِ کجرفتار کی تفرقہ پردازی سمجھوں، بہرحال جو کچھ بھی ہو، میں تیری نزہت بار اور روح پرور خلوت کدہ سے دور پڑا ہوں، ہاں! کوسوں دُور۔

تارِ موئیم کی سفید سیاہ پردوں پر تیری نرم و گداز انگلیوں کی سبکرامی، موسمِ سرما کی طویل راتوں میں، گھنٹوں وہ رازونیاز کی باتیں، تیری پرکیف آنکھیں جو نیم خوابی کی حالت میں ہر لحظہ آمادہ جراحت رہا کرتی ہیں، تیرے اندازِ بائے بے حجابانہ جو تمام کائنات کی لرزشِ حیات سوخت کرنے کے مکتفی ہیں، تیرے تمام نرم سفید اعضا و دستانے جنکا گداز آغوش تیرے عاشقِ جانباز کے پامال دل کا ضامن تھا، اور ہزارہا چھوٹے چھوٹے واقعات جو میرے ذہن میں تیری پیاری تصویر کے نقش و نگار بنے ہیں۔ مجھے خوب یاد ہیں، اور مجھکو حشر تک آتشِ زیرِ پا بنائے رکھینگے۔

کیا میرا یہ زبردست جذبۂ الفت، اور میری صبح و مسا کی یادگاری سب بے اثر و بے سود ہے، کیا تو اپنے ساری زلفوں کے سنوارنے اور زرق برق ملبوسات کے انتخاب میں اسدرجہ محو ہے کہ میری یاد بھی، میرا خیال بھی تیرے ذہن سے اُتر گیا نہیں میں اس جانکاہ و روح فرسا تخیل سے کانپنے لگتا ہوں، اور میرا دل اس کی مخالفت کرتا ہے، باوجود انتہائی انہماک کے کبھی نہ کبھی تو ایک آہ سرد (میری یاد میں) تیرے خفتہ ذہن کو وا کرتی ہوگی۔ مقصدِ دلی، آرزوئے روح و تمنائے قلبی اگر کچھ ہے تو بس اس قدر کہ میری طرح تو بھی ایک خلشِ پیہم سے چین نہ پائے۔

ای ضیاءِ سحر و نورِ صادق! کیا تو نہیں واقف کہ میرے جذبات کسدرجہ صحیح اور اظہارِ محبت کس درجہ حقیقت سے قریب ہے، لیکن میں تجھے ذرا سی تکلیف دینا چاہتا ہوں تو بے پاؤں اس سحر رواں کے حسین کرہ میں داخل ہونا اور اس خوش اسلوبی سے میرا حالِ دل عرض کرنا کہ نرگسیں آنکھیں چمکنے لگیں اور وہ مسکرا کر اپنی گردن نیچی کرے اور اس کی بلوریں پیشانی درہائے آبدار سے مزین ہو چلے۔

تمہارا بچّہ

اماں میں صبح اُٹھوں گا۔ تم سوتی ہوگی۔ میں تمہارے دل میں سما جاؤنگا۔ تم اُٹھوگی مجھے ڈھونڈوگی، ناراض ہوگی اور کہوگی کیا شریر بچہ ہے۔ صبح ہی صبح کھیلنے نکل گیا میں دل ہی دل میں ہنسوں گا۔

تم گھر کا کام کاج کروگی کھانے کے وقت تم مجھکو تلاش کروگی میں نہ ملوں گا تم کو غصہ آئے گا۔ تمہارا چہرہ سُرخ ہو جائے گا۔ مگر تم کو یہ خبر نہ ہوگی تمہارا بچہ تمہارے چہرہ پر سرخی بن کر جھلک رہا ہے۔

جب ابا آئینگے تم ابا کو دیکھکر مسکراؤگی۔ ابا سے میری شکایت کروگی۔ کہوگی تمہارا بچہ آج کھیلنے نکل گیا۔ میں یہ سب کچھ سنوں گا۔ مگر تم کو یہ خبر نہ ہوگی کہ تمہارا بچہ مسکراہٹ بنکر تمہارے لبوں پر نمایاں تھا۔

تم دوپہر کو سو جاؤگی۔ خواب دیکھوگی کہ میں کہیں کھو گیا ہوں۔ تم مجھ کو خواب میں تلاش کروگی، میں ہنسوں گا مگر تم کو یہ پتہ نہ ہوگا کہ تمہارا بچہ نیند بنکر تمہاری آنکھوں میں سمایا ہوا ہے۔ میں تم کو نہیں ملوں گا۔ تم کو اس سے صدمہ ہوگا۔ تم خواب میں رو دوگی۔ میں یہ سب کچھ دیکھتا رہوں گا۔ آخر کار خواب میں تمہاری آنکھ سے آنسو گرے گا۔ میں آنسو بنکر بستر پر گر جاؤنگا۔ اور پھر تمہارا ہی بچہ بن جاؤنگا۔ تم اُٹھوگی ناراض ہوگی کہ بچے کہاں چلا گیا تھا۔ میں مسکرا دوں گا۔ تم مجھے چھاتی سے لگا لوگی۔

شوکت علی فہمی
میرٹھی

خریدارانِ رسالہ ترسیلِ زر و خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیں، اور نام و پتہ صاف لکھیں ورنہ دفتر تعمیلِ ارشاد سے معذور رہے۔

منیجر

اُس سے کس نے کہدیا؟

وہ نادرۂ حسن شباب کے کس بل میں جھومتی جھامتی مستِ رفتار ہوتی ہے تو سیکڑوں دل خود بخود پامال ناز و انداز ہو جاتے ہیں، لیکن اُس ستم پیکر کو اپنی ستانا ادا کے انہماک و استغراق سے اتنی کہاں فرصت کہ یہ معلوم کرنے کی پروا کرے کہ اس کی نگاہ فتاں نے کتنوں کو رقص ذبح میں مبتلا کر دیا اور کتنے اُس کو للچائی نظروں سے دیکھا کئے۔

دنیا کو جھنجٹ کی شور و شغب میں اغراض و مقاصد کی تگ و دو کرنے والوں کے ہجوم میں اس نے ہمیشہ دیکھا اور وہ بھی اس طرح کہ محبوب حسن سے آنکھ میں رہا کہ وہ بیباکانہ انداز سے بے غل و غش، اپنی ناز آفرینیوں اور کافرمائیوں کا جلوہ بے پروا دکھاتی، قصر ہوش و حواس منہدم کرتی چلی جاتی، نگاہ غلط انداز اکثر اس کے نازک خو بصورت پیروں کے بلاگرداں رہتی، اور شاہدان قدرت کو بغیر موقعۂ تحسین دیتی۔

دھڑکتے دل کو سنبھالتے ہاتھوں سے دبا کے میں نے بے محابا استفادۂ نظارہ کی جرأت کی وہ بت ٹھکرا اپنی کمسنی اور الھڑ پنے کے پیروں کی ٹھمکیوں سے ہزاروں فتنے جگاتی، محشر بپا کرتی نکلی میں نے جھجکتی نظروں سے اُس کے سنہری بھرے بھرے رخساروں کو دیکھا، اُس بُت تنازلے اچانک میری بزدل نظروں کا مقابلہ کیا اور فوراً میری طرف سے گھونگٹ کھینچ لیا میں بیشک اس پر مرتا ہوں لیکن ہائے اُس سے کس نے کہدیا؟

اب وہ ستم آئیں جب کبھی مجھ دیوانے غیب کے سامنے سے گزرتی ہے تو اسی طرح ایک ذرا سی جھلک دکھا کے اپنے حسن و ملیح کو چھپا لیتی ہے اور مجھے اس سے زیادہ تڑپا دیتی ہے لیکن ہے تعجب کہ اُس سے کس نے کہدیا ہے اور دوسرے اس کی اس فراخدلی سے بے جھجک اکتساب فیض کرتے اور میرے زخموں پر نمک پاشی کا باعث ہوتے ہیں۔

تو کیا اپنی ہر امنگ کو، اپنی ہر تمنا کو اس طرح گھوٹنا چاہیے کہ بے نیازی کی تڑپ سے دل بیچین نہو اور کیا اسقدر احتیاط نفس کیا جائے کہ کوئی کسک نہو؟

محمد ظفر

تصوّر

دل ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
بیٹھے رہیں تصور جاناں کئے ہوئے

سنتے ہیں کہ عاشق نامراد فرہاد کو جو قُلزم کوہ بے ستون میں اکیلے بیٹھ کے شیریں کے یاد کرنے اور شیریں کے خیالی پیکر سے گفتگو کرنے میں آتا تھا کبھی خود شیریں کی صحبت میں نہ آیا۔ ہم کو بھی جن دلربا صورتوں سے لگاؤ ہے اُن کے تصور کے ہر وقت تازہ رکھنے میں جو مزہ آتا ہے خود ان سے مل کر نہیں آتا۔

اسکی کیا وجہ ہے کہ جو خوبیاں تمہارے تصور اور تمہارے خیالوں میں خود تم میں نہیں؟ کیا اس واسطے کہ تم بے مہر و تغافل شعار ہو؟ یا اس لیے کہ تم ہم پر ظلم کرتے ہو تم ہم کو ستاتے ہو؟ نہیں ایسا تو نہیں، کاش یہی بات ہوتی تو پھر تمہاری ان بیوفائیوں اور تغافل صبر ازما کے تصور میں ہمیں کیوں لطف آتا ہے؟ ہم نے تو ایسا ستم آشنا دل پایا ہے کہ تمہاری بے مہریوں، کج خلقیوں اور لاپروائیوں کو بھی یاد کر کر کے مزے لیا کرتا ہے، تمہارے ظلم و ستم سے گھبراتے ہوتے تو پھر اُسی ظلم و ستم کے تصور سے بہلنے کی کیا وجہ ہو سکتی تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ کرم ہو یا ستم، نظر لطف ہو یا تغافل، وفا ہو یا جفا غرض کوئی ہو جس چیز سے دل کو کسی قسم کا لگاؤ ہو اس کے تذکرہ اور اس کے تصور میں جو کیفیت و لطف ہے خود اُس میں نہیں۔

سچ پوچھو تو جو لطف ہم نے اکثر اوقات تمہارے تصور سے اور تمہاری عنایتیں اور محبتیں یاد کر کے اٹھایا ہے، خود تم سے اور تمہاری صحبت سے نہ اٹھا سکے، وقت غربت اور بادیہ پیمائی کی صعوبت میں تم جب کبھی یاد آگئے ہو۔ آہ! کیا کہیں کہ ہمارے مہجور دل کو کیسی تشفی اور تمہاری الفت آمیز باتوں کے تصور سے کیسی تسکین ہو گئی ہے؟ تمہارے تصور ہی کی کشش نے اس قدر بے چین کیا کہ ہم ترقی کی صدہا تمناؤں اور شفقت کے ہزاروں ارمانوں پر پانی پھیر کر بس ایک تمنا مابدۂ الفت دل میں لیے ہوئے وطن سے آئے مگر سچ کہدیں، برا نہ ماننا، یہاں آ کے تم میں وہ بات نہ پائی جو تمہارے تصور میں تھی۔

مگر کیا وجہ ہے کہ کسی چیز یا کسی شخص کے تصور میں جو لذت و کیفیت ہے خود اس میں نہیں، بادی النظر میں یہ امر قطعی عقل و فطرت کے برعکس نظر آتا ہے، عقل یہی فیصلہ کرے گی کہ جس چیز کے خیال و تصور میں لطف ہے، خود اس میں کہاں تک نہ ہوگا؟ بلکہ ذکر و تصور سے بدرجہا زیادہ لطف اس شے کے حصول میں ہونا چاہیے لیکن نہیں، یہ قیاس کی غلطی ہے، جسے تجربہ اور روزمرہ کے مشاہدہ نے غلط ثابت کر دیا ہے۔

عیش کا تصور، خود عیش سے زیادہ کیوں بامزہ ہوتا ہے؟ اس کو تاریخ اور واقعات عالم اچھی طرح بتا رہے ہیں کہ عیش میں اکثر خلل پڑ جاتا ہے اور کمبخت آسمان بیشتر ایسی ناگہانی افتادیں ڈال دیتا ہے جس سے رنگ میں بھنگ اور سارا نشہ ہرن ہو جاتا ہے بڑے بڑے جشنوں میں زیادہ تر یہی دیکھا گیا ہے کہ کچھ نہ کچھ آفت ایسی نازل ہوئی جس نے سارا مزہ کرکرا کر دیا۔

جن صحبتوں میں داد عیش دی جا رہی تھی اور نہایت ہی بیفکری سے رنگ رلیاں منائی جا رہی تھیں ان کا خاتمہ تم نے بارہا دیکھا ہوگا کہ کیسی بدمزگی پر ہوا؟ جو بڑے بڑے امیر گھرانے دنیا کے مزے اُڑا کے بگڑ گئے اور جو رونق دار شہر ہر طرح کی دلچسپیوں کے کرشمے دکھا کے اُجڑ گئے جو سریر آرا و دبدبہ و تمکنت قومیں اپنے جلال و جبروت کا تماشہ دکھا کے حوادث زمانہ کی نذر ہو گئیں اور جو متمکن بالشان و طاقتور سلطنتیں عظمت و شوکت کے جلوے پیش نظر کر کے تباہ و برباد ہو گئیں، جو سر فلک پہاڑ مغرورانہ انداز سے سر اٹھائے ہوئے تھے پیوند زمیں ہو گئے اور جو عالیشان عمارتیں کہ دنیا میں اپنا جواب نہیں رکھتی تھیں خاک میں مل گئیں۔ اُن سے قطع نظر کر کے جس صحبت سینہ میں کل شب ہی کو ہو حق ہو رہی تھی اور دار محن

کے تمام تفکرات پر لات مار کر بادہ عیش کے جام پر جام لنڈھائے جا رہے تھے صبح کو اسکا انجام جا کر دیکھو جبکہ رات بھر کی روئی ہوئی شمع کے آنسو خشک ہو گئے ہوں شب بھر کے جاگے ہوئے تاروں کی آنکھیں خمار آلود ہو رہی ہوں، اور یہ مست حریفان صحبت ایسے پڑے ہوئے ہوں کہ کسی کو سر و پا کی خبر نہ ہو تو صاف نظر آجائیگا کہ عیش و عشرت کا انجام کیا ہوتا ہے اور کیا ہوتا رہا ہے؟

اسی انجام عشرت کو نباض فطرت مرزا نوشہ نے جن چبھتے تلے اور خوبصورت الفاظ میں دکھایا ہے ان سے بہتر الفاظ آج تک ہماری شاعری اور ہمارے لٹریچر کو نصیب نہ ہو سکے۔ فرماتے ہیں ؎

اے تازہ واردانِ بساطِ ہوائے دل — زنہار اگر تمہیں ہوس نائی نوش ہے
دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو — میری سنو جو گوشِ نصیحت نیوش ہے
ساقی بہ جلوہ دشمن ایمان و آگہی — مطرب بہ نغمہ رہزن تمکین و ہوش ہے
یا شب کو دیکھتے تھے کہ ہر گوشۂ بساط — دامانِ باغباں و کفِ گل فروش ہے
لطفِ خرامِ ساقی و ذوقِ صدائے چنگ — یہ جنتِ نگاہ وہ فردوسِ گوش ہے
یا صبحدم جو دیکھئے آکر تو بزم میں — نے وہ سرور و سوز نہ جوش و خروش ہے

داغِ فراقِ صحبتِ شب کی جلی ہوئی
ایک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

کچھ انہی پر منحصر نہیں، دنیا میں ہزاروں واقعات ایسے ہو چکے ہیں جو با دازِ بلند پکار رہے ہیں کہ عیش کی صحبتیں شاذ و نادر ہی عیش و عشرت پر ختم ہوتی ہیں مگر ذکرِ عیش میں ایسے خلل اور صدمہ کا اندیشہ نہیں ہے۔ خدا رکھے؟ کسی کی یاد اور کسی کے تصور کا وہ دلکش عالم ہے کہ اس میں آکے دنیا کی تمام مصیبتیں اور تکلیفیں فکریں اور پریشانیاں بھی پر لطف بجاتی ہیں۔ یہاں حسرتناک افسانہ بھی مزہ دیتا ہے اور داستانِ غم میں بھی اسی قدر لطف آتا ہے جس قدر کہ عیش و عشرت کی کہانی میں۔

ہر عیش اور ہر راحت کے بعد ایک خمار ہے مگر اس ناگوار اور تکلیف دہ خمیازہ عیش سے، اگر خالی ہے تو صرف ذکرِ عیش۔ جس سے جب تک چاہئے لطف اٹھائیے۔ نہ طبیعت بے کیف ہوگی، اور نہ دل افسردہ ہوگا، ہی خمار صحبت عیش ہے جس کی وجہ سے انسان اکثر وفورِ طرب و شادمانی سے اُکتا جاتا ہے، لیکن ذکرِ عیش اور کسی کے تصور میں یہ بات نہیں۔ آپ چاہیں کتنے ہی زمانہ تک عیش و عشرت اور شادمانی و مسرت کے خیال میں محو رہیں دل نہیں گھبرائیگا اور جی چاہے جسقدر عرصہ تک بیٹھے ہوئے، تصورِ جاناں میں مستغرق رہیں، جی نہیں اُکتائے گا بلکہ طبیعت کا بار بار تقاضا یہی ہوگا ؎

جی چاہتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
بیٹھے رہیں، تصورِ جاناں کئے ہوئے

(ماخوذ)

رخصتِ سرما

ہیں نکلتی سردیوں کے وہ نظر فریب منظر — کہ پلٹتا مہرتاباں بھی سوئے شمال آیا
کبھی جاتی ہے نظر میں کہ ہے تازگی پہ نیچر — یہ بدل رہا ہے موسم کہ پلٹ رہی ہے کایا

نظر آگیا کہ سرما کا شباب ڈھل چکا ہے — نظر آتی برف ورنہ سر کوہ کیوں پگھلتی؟
جو تھما ہوا تھا پانی وہ سرک کے بہ چلا ہے — جو ندی جمی ہوئی تھی وہ ذرا ذرا ہے چلتی!

نہ صبا میں ہے وہ خنکی نہ نسیم میں ہے ٹھنڈک — کہ دل و جگر کو لگتی ہے یہ خوشگوار ایسی
نہ وہ کڑکڑاتا جاڑا نہ وہ سردیاں ہیں بیشک — یہ بسنت کی ہوا ہے یا رت بہار ایسی

نہ چمن کے رہنے والو کی وہ زرد و روئیاں ہیں — کہ اُتر رہا ہے تن سے جو لباس تھا خزانی
نہ بدن کی لاغری ہے نہ وہ رُخ کی زردیاں ہیں — کہ ہر اک شجر کا جوڑا نظر آرہا ہے دھانی

کہیں پھولتی ہے سرسوں کہیں پھوٹتا ہے سبزہ — نئی کونپلیں نکلتی ہیں کہیں کسی شجر سے
وہ کب آئیگا چمن میں مجھے جس کی ہے تمنا؟ — کہیں کر رہی ہے بلبل یہ سوال برگ تر سے

گل و غنچہ سے بھریگا وہ چمن کے جیب و داماں — ہے انہی تیاریوں میں ابھی باغبان قدرت
بس پردہ ہو رہے ہیں جو بہار کے یہ ساماں — دل دیں کو لوٹ لیگا وہ دکھا کے شان قدرت

نکل آئے فصل گل کے وہ طیور گھونسلوں سے — کوئی دن میں گونج اٹھینگے بہار کے ترانے
مگر آہ! جس چمن کا میں ہوں عندلیب نالاں — ہوئیں مدتیں کہ اُس میں نہ کبھی بہار آئی

گورستان کا منظر

آ اے دل رازِ حقیقت کی تفہیم دل میں اور اسرارِ انجام ہستی کی دیکھنے والی بصارت آنکھ میں لیکر آ اور دیکھ کہ یہ گورستان کا حسرتناک منظر زبان حال سے دنیائے ناپائدار کی بلند صدائیں لگا رہا ہے۔ یہ سنگ مرمر کے اُجلے اُجلے سپید مزار حیات انسانی کی بے ثباتی کا نوحہ گا رہے ہیں۔ یہ کچی پکی قبروں کے بسانے والے جو اپنے گھروں سے منہ موڑ کر اور اپنے عزیزوں کو چھوڑ کر بیخبر غفلت کے عالم میں پڑے ہیں، مگر عبرت حاصل کرنیوالی نگاہوں کو صاف نظر آرہے ہیں کہ اے ان فنا ہو جانیوالی زیست پر شاداں رہنے والو! اس بے بنیاد کی اصلیت ہم ہیں۔ دیکھو اور عبرت پکڑو۔ خاکی جسم کے استقبال کو دستِ اجل ہر دم دراز ہے اور اُس کبھی فنا ہو نیوالی دنیا کے دروازے بند ہوئے ہیں وہاں کے بسنے والے ہم سے بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ آؤ آؤ سیاں آگے تم بھی رسو۔ بسو!!

(ماخوذ از اخبار توحید مرحوم)

صنفِ نازک کیلئے

شوہر کی اطاعت

(از ص۔ ب صاحبہ)

جب حضرت آدم بہشت میں تنہائی سے گھبرانے اور ملول ہونے لگے تو اُن کی دلبستگی اور خوشی کے لیے خدا نے حضرت حوا کو پیدا کیا جو سب عورتوں میں پہلی عورت تھیں اور جن کو تمام دنیا کی اماں ہونے کا شرف حاصل ہے جس سے ظاہر ہے کہ عورت کا پیدا کیا جانا زیادہ تر مرد ہی کی خوشدلی کے واسطے تھا۔ عورت کو چاہیے کہ خاوند کو ہر طرح راضی و خوشنود رکھے اور محبت سے اس کی اطاعت کرے۔ نیک سیرت اور پاکدامن بیبیوں کو چاہیے کہ اپنے شوہروں کی دلسے خیر خواہ اور اطاعت گزار رہیں۔ ان کے حکم کو جتے الوسع مانیں، خوشی خوشی اسکی تعمیل کریں جس سے نہ صرف شوہر خوش ہونگے بلکہ خدا بھی خوش ہوگا۔ کیونکہ خدا کا بھی یہی حکم ہے کہ عورتیں راضی رکھیں اپنے شوہروں کو اپنی خدمت گزاری، شیریں کلامی، خندہ روئی، خوش اخلاقی نیک کرداری اور پسندیدہ چال چلن سے۔ ناخوش نہ کریں۔ نیک کردار اور فرمانبردار بیبیوں کو خدا خوشخبری دیتا ہے کہ وہ دنیا میں اپنے شوہروں کے ساتھ جس طرح خوش و خرم ہیں اسی طرح بہشت میں داخل ہوں گے اور خوش و خرم رہینگی۔ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز حضرت خاتون جنت کے پاس تشریف لائے اور ان کو ملول دیکھکر حال دریافت کیا۔ عرض کی کہ حضرت علیؑ آج مجھ سے خفا ہیں، ارشاد فرمایا اے جانِ پدر جس طرح ممکن ہو بہت جلد ان کو راضی کرو اور ان کی ناخوشی سے ڈرو کیونکہ شوہر کی ناخوشی اس کی بی بی کے حق میں خدا کی سخت ناراضمندی کا باعث ہے، خاوند کی نافرمانی عورت کے حق میں بُری بلا ہے۔ حضرت ایوبؑ بڑے دولتمند اور صاحب اولاد پیغمبر تھے، جب خدا نے ان کا امتحان لینا چاہا تو ان کو بالکل مفلس کر دیا اور ان کی اولاد کو بھی اُٹھا لیا اس پر بھی سے خدا کا شکر کرتے رہے اور عبادت سے بھی غافل نہ ہوئے پھر ان کو ایسی سخت بیماری ہوئی کہ تمام جسم سڑ گیا اور کیڑے پڑ گئے اور ایسی بدبو پھیلی کہ تمام عزیزوں دوستوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا اور بستی کے لوگوں نے عاجز ہوکر ان کو آبادی سے نکال دیا ایسی حالت میں بھی آپ نے صبر و شکر کے ساتھ خدا کی عبادت کی اس مصیبت اور بیکسی کے وقت آپ کی نیک محجوز بیوی نے آپ کا ساتھ نہ چھوڑا، آپ کی خدمت و اطاعت کھلانے پلانے اور ہر ضرورت کے رفع کرنے میں نہایت محبت و الفت کا برتاؤ کیا اور ایک منٹ بھی آپ سے جدا نہ ہوئیں ان کے دل میں وہ جوش و نسبت تھا کہ کبھی کسی قسم کی کراہیت و حقارت اور بیزاری پیدا نہ ہوئی بلکہ ہمیشہ حضرت ہی کے ساتھ کھاتی پیتی تھیں۔ نیک بیبیاں اپنے شوہروں کیساتھ سچی محبت رکھتی ہیں، ان سے بڑھکر کسی اور کو نہیں سمجھتیں اور مصیبت و تکلیف اذدواجی کے وقت اپنے آپ کو وفادار ثابت کرتی ہیں عیش و آرام میں تو سب ہی شریک حال رہتے ہیں۔

جو عورت اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرے وہ چاہے کیسی شریف زادی کیوں نہ ہو اس کی صحبت سے ضرور بچنا چاہیئے، شوہر کا ہر وقت ادب اور لحاظ کرنا چاہیئے! کبھی ناشائستہ لفظ منہ سے نہ نکالنا چاہیئے، ہر شوہر کے احکام کی خوشی خوشی تعمیل کرنی چاہیئے۔ شوہروں کی اطاعت اور فرمانبرداری سے ہرگز غفلت نہ کرنی چاہیئے۔ وہ عورتیں بڑی کمبخت ہیں جو ایسی نعمت کو ہاتھ سے کھو دیتی ہیں۔

(عصمت)

اولاد کی تربیت

تربیت اولاد کی سب سے بڑی ذمہ داری ماں باپ پر عائد ہوتی ہے، اسلیے اُن کو چند خاص اصول کا پابند رہنا نہایت ضروری ہے۔ سب سے بڑی چیز جس کا بچے کی تربیت پر اثر پڑتا ہے ماں باپ کا اتحاد و اتفاق ہے۔ یہ اتحاد صرف محبت سے پیدا ہوتا ہے، اور محبت ادب و احترام کا نتیجہ ہوتی ہے لیکن یہ ادب و احترام اُسی وقت قائم رہ سکتا ہے جب عورت مرد کی فضیلت کا اعتراف کرتی رہے اسلیے جب تک مرد کی فضیلت اور اُس کا اثر عورت پر قائم نہ رہے بچوں کی کامل تربیت ناممکن ہے۔ لیکن اس اتحاد و اتفاق کے بعد بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق ماں باپ سے، سب سے بڑی غلطی جو ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ بچے کو اپنی ذات سے جُدا نہیں سمجھتے بلکہ اپنا ایک عکس یا پرتو خیال کرتے ہیں اس بنا پر وہ اُس کو اُسی اصول پر تعلیم و تربیت دیتے ہیں جس کے مطابق اُنہوں نے خود تعلیم و تربیت پائی ہے، ایک تاجر اپنے بچہ کو تجارت کی تعلیم دیتا ہے، زمیندار اُس کو زمینداری کا فن سکھاتا ہے، فلسفی اُس کو فلاسفر بنانا چاہتا ہے، لیکن اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کو اپنے پیشے میں کامیابی نہیں ہوتی۔ مثلاً ایک تاجر کو تجارت میں فروغ حاصل نہیں ہوتا اس لیے وہ اپنے بچوں کے لیے تجارت پسند نہیں کرتا۔ اور دوسرے فن یا پیشے کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن درحقیقت یہ اصول تربیت نہایت مضر ہے، بچہ ماں باپ کے مانند نہیں ہوتا بلکہ اُس کی ایک مستقل ہستی ہوتی ہے اُسکے احساسات اور جذبات مستقل ہوتے ہیں۔ اُس کا طبعی مذاق الگ ہوتا ہے، اس بنا پر یہ ممکن ہے کہ ماں باپ نے جو تعلیم و تربیت حاصل کی ہے وہ اُس کے لیے موزوں نہ ہو۔ بس بچے کی تعلیم و تربیت کا پہلا اصول یہ ہے کہ اُسکی ذات کو ایک مستقل چیز تسلیم کیا جائے اور اُس کے مستقل جذبات اور احساسات اور طبعی مذاق کے موافق اُس کو تعلیم و تربیت دی جائے۔ بعض لوگ بچوں کو اپنی حالت کے برعکس تعلیم و تربیت دیتے ہیں مثلاً جن لوگوں کے ساتھ بچپن میں اُن کے ماں باپ نے سختی کی تھی، وہ بچوں کے ساتھ نہایت نرمی سے پیش آتے ہیں اور جن لوگوں کے ساتھ ماں باپ نے نرمی اختیار کی تھی وہ بچوں پر سختی کرتے ہیں لیکن اس طرز تربیت کا اثر بچوں پر نہایت مضر پڑتا ہے۔ بچوں کو تعلیم و تربیت میں اپنی حالت کا لحاظ کرنا بالکل لغو چیز ہے۔ خود بچوں کی حالت کا لحاظ کرنا چاہیے۔ اگر سختی کا موقع ہے

اُس حالت میں نرمی نہایت مضر ہوگی۔ اور اگر نرمی کی ضرورت ہے تو سختی کا نہایت بُرا اثر پڑے گا۔

کامل نگہداشت کے بعد یہ ناممکن ہے کہ بچوں سے فروگذاشتیں نہ ہوں، لیکن اس معاملہ میں باپ ماں کو اُنکا مواخذہ نہایت احتیاط سے کرنا چاہئے، سب سے زیادہ قابل لحاظ بات یہ ہے کہ بچے کے سامنے اُس کی گذشتہ فروگذاشتوں کا ذکر بار بار نہ کیا جائے کیونکہ اس سے وہ ڈھیٹ اور شوخ چشم ہو جاتا ہے، اور بعض حالتوں میں باپ ماں سے بغض و عناد پیدا کر لیتا ہے، تاہم ہر غلطی کی اصلاح بھی عین وقت پر ضروری ہے، اسکا بہترین طریقہ یہ ہے کہ لڑکے کے جرم پر باپ ماں کے چہرے پر ناراضی کا جو اثر طاری ہوتا ہے اُسکی زبان حال سے ذریعہ اصلاح بتایا جائے، بچہ فطرۃً باپ ماں کے تمام حرکات و سکنات کا مطالعہ کرتا رہتا ہے اور رنج و غم کی حالت میں اُن پر جذبات کا جو اثر پڑتا ہے اُس سے واقف ہوتا ہے۔ اس لیے جب حالت جرم میں وہ باپ ماں کا چہرہ بدلا ہوا پاتا ہے تو اُسکو خود بخود عبرت ہوتی ہے، اور وہ در پردہ اپنی اصلاح کی کوشش کرتا ہے لیکن صرف یہ خاموش طریقہ کافی نہیں ہے، بلکہ اس کے ساتھ اخلاق کی خوبیاں اور عادات ذمیمہ کی برائیاں بھی اُن کے ذہن نشین کرتے رہنا چاہئے۔ (خلاصہ)

جواہر ریزے

"لوگوں سے نرمی کے ساتھ پیش آؤ"

"بُرائی کو نرمی کے ساتھ دور کرو"

"عفو کی عادت اختیار کرو اور نیکی کی ہدایت کرتے رہو، اور جاہلوں سے سابقہ پڑے تو کنارہ کش ہو جاؤ"

"لوگوں کو اپنے پروردگار کے راستہ کی طرف بلاؤ تو حکمت و نیک نصائح کے ذریعہ سے اور اگر بحث کرو تو شائستہ و پسندیدہ طریقہ سے"

"میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے"

"خوبیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں"

(قرآن حکیم)

"اے عائشہ! مسکینوں کو بے نیل مرام واپس نہ کرنا۔ گو چھوارے کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہو۔ مسکینوں سے محبت رکھو اور اُن کو اپنے پاس جگہ دیا کرو"

"عائشہ! خن گن کر نہ دیا کرو۔ ورنہ خدا تم کو بھی گن گن کر دیگا"

"عائشہ! نرمی چاہئے خدائے عزوجل نرمی پسند کرتا ہے"

"عائشہ! معمولی گناہوں سے بھی بچا کرو۔ خدا کے یہاں ان کی بھی پرسش ہوگی"

(پیغمبر اسلام)

"آدمی کو بدگمانی سے اُسی وقت کام لینا چاہئے جبوقت عقل کام نہ کر سکے"

"بُرائی جب حرکت میں آتی ہے اور ظہور پذیر نہیں ہوتی تو گھبراہٹ پیدا کرتی ہے اور جب ظاہر ہو جاتی ہے تو رنج کا اثر لاتی ہے"

"انسان کی آرائشیں تین ہیں، بردباری، محبت، آزادی"

"جب کسی کام کا ارادہ کرو تو خود آرائی مت کرو"

"کسی چیز سے محبت، تمہاری اور اُسکی برائیوں میں پردہ ہے، اور تمہاری عداوت تمہاری اور اُسکی بھلائیوں میں پردہ ہے" (افلاطون)

"بدکار کی تعظیم کرنا اُسکی بدکاری میں مدد کرنا ہے، کنجوس سے سوال کرنا ابرو کھونی۔ جاہل کو سمجھانا اسکے جہل کو بڑھانا، بے عقل کو تعلیم دینا عمر کو ضائع کرنا اور ناشکرے کے ساتھ احسان کرنا نعمت کا خون کرنا ہے، اس لیے ان کاموں میں سے جب کسی کام کا ارادہ کرو تو عمل سے پہلے موقعہ و محل کی جستجو لازمی ہے"

"کسی چیز کے حاصل کرنے پر اس قدر توجہ ہونی چاہئے جسقدر کہ اپنے حاصل کیئے ہوئے کو عمدہ طور سے کام میں لانے پر" (سقراط)

"زنانخانہ عورتوں کے لیے بجائے قید خانہ ہونے کے ایک آزادی کی جگہ ہے۔ جہاں خود شوہر نامحرم سمجھا جاتا ہے" (جان دیون پورٹ)

"انسانی ترقی تین طاقتوں کی مساویانہ پرورش پر منحصر ہے جسمانی، دماغی اور روحانی" (اسٹال)

"اچھی بیوی سے بڑھکر کوئی رحمت اور بری سے سخت تر کوئی زحمت نہیں" (سمونیڈس)

"دنیا میں سب سے زیادہ خوش نصیب وہ شخص ہے جسکی رفیقہ حیات باعصمت اور نیک طینت ہو"

"عورت اپنے شوہر اولاد اور اسرار دنیوی کی ملکہ ہے جس کے سامنے دنیا زانو اور (لوتھر) تاج شاہی سر جھکا سکتے ہیں" (سکن)

"عورت افکار کو کم کرنے اور مصیبت میں ساتھ دینے کیلیے پیدا ہوئی ہے" (بولڈ)

"مرد خدا کے درخت ہیں اور عورتیں خدا کے پھول" (ٹیلی سن)

"جسکی رفیقہ زندگی عقل و ہوش رکھتی ہو اُس شخص سے دنیا میں کوئی زیادہ خوش نصیب نہیں" (ٹیلی سن)

"عورت ہماری خوشی اور غم میں مبارک حصہ دار ہے" (کاوپر)

"عورت برکت دینے کے لیے بنائی گئی ہے" (برڈ)

ایثار نبوی (صلعم) (حور)

(از ابو نعیم نشتر جالندھری)

پیکر اُنس و محبت تھے وہ محبوب خدا — صاحب حلم و تواضع تھے وہ عالی فطرت
مرحبا صورت حسنے کہ ہوں یوسف حیراں — حبذا سیرت علیا کہ کریں غیر صفت
یوں تو اولاد پہ وہ جان چھڑکتے تھے مگر — بالخصوص آپ کو زہرا سے بہت تھی الفت
ان کے آنے پہ محبت سے کھڑے ہو جاتے — بوسہ پیشانی پہ دیتے تھے بہ طور شفقت
حسن اخلاق کے زیور سے مزین کر کے — حق نے ایثار کا پہنایا نبی کو خلعت
حاضر خدمت اقدس ہوئیں اکثر زہرا — عرض کی ہاتھ ہے تنگ اور ہوں وقف عسرت
اب کے غزوے میں کنیزیں تو بہت آئی ہیں — ایک مجھ کو بھی عنایت ہو برائے خدمت
ہوا ارشاد کہ دے چکے سب بدر کے لوگ — حق یتیموں کا زیادہ تھا تمہاری نسبت
یہ ہے ایثار محمد کی اک ادنے سی مثال — نکتہ ہیں آنکھ کو دیتی ہے جو درس حیرت

(تہذیب)

فہمیدہ

(۱)

منشی عبدالجلیل صاحب اوسط درجہ کے تعلیمیافتہ اور پولیس آفس میں سکنڈ کلرک تھے۔ منشی روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی تھی اور آرام سے اپنی زندگی بسر کرتے تھے۔ منشی صاحب کی پہلی بیوی شادی کے بعد سال زندہ رہیں اور دو برس کی ایک لڑکی چھوڑ کر راہی ملک بقا ہوئیں۔ لڑکی بڑی خوبصورت اور بھولی بھالی تھی۔ ماں کے مرنے کے بعد دادی نے اُسے کلیجے سے لگایا اور باوجود پیرانہ سالی اُسکی پرورش میں اس قدر اہتمام کیا کہ وہ اپنی ماں کو بھول گئی۔ اس حادثہ پر دو سال گزرے تھے کہ منشی صاحب نے دوسری شادی کی۔ سال بھر کے بعد ان بیوی سے بھی ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ منشی صاحب نے پہلی لڑکی کا نام فہمیدہ رکھا تھا اور اُسی قافیہ پر اس لڑکی کا نام نمیدہ رکھا۔ جس دن یہ لڑکی پیدا ہوئی اُسی دن رات کو منشی صاحب کی والدہ ماجدہ نے دو ماہ کی علالت کے بعد وفات پائی اور اُنکی وفات سے غریب فہمیدہ بے یار و مددگار رہ گئی۔ منشی صاحب کی دوسری بیوی نہ صرف مزاج کی تیز تھیں بلکہ اپنی جہالت۔ اور اس وجہ سے کہ اُنھوں نے ناداری اور تنگدلی کے آغوش میں تربیت پائی تھی بد باطن بھی تھیں۔ جب تک حمیدہ پیدا نہیں ہوئی اُس وقت تک اُن کی فطری اور اخلاقی خوبیاں چھپی ہوئی تھیں لیکن اس کے بعد ہی وہ ظاہر ہوئیں۔ وہ بچے جن کو قدرت محبت کی نگاہوں سے محروم کر دیتی ہے جن کو ہر لحظہ عتاب غیر شفقانہ اور غصہ نا منصفانہ سے سابقہ پڑتا ہے اپنے تمام اخلاقی اوصاف کھو بیٹھتے ہیں۔ اور یہی نقصان ہے جو سوتیلی ماں سے فہمیدہ کو پہنچا۔ شرافت اور امارت کے جوہر اُس کی ذات سے مفقود ہو گئے۔ اور وہ تمام عادتیں اُس میں پیدا ہونے لگیں جو رذیلوں اور نوکروں میں پائی جاتی ہیں۔ یہ ننھی بچی خواہ تندرست ہو خواہ بیمار لیکن اٹھارہ گھنٹہ روزانہ چارپائی سے دور رکھی جاتی تھی۔ چھوٹی بہن کو کھلانا اور اُس کے اتفاقی رو جانے پر بھجانا میں آٹھ دس بار بدمزاج ماں کے سانوئے اور سخت پنجہ سے طمانچے کھانا۔ اور اپنی بساط کے مطابق گھر کے تمام کاموں میں حصہ لینا اُس کے مشاغل شبانہ روزی تھے۔ گویا ایک لونڈی نے اُسنے آنے والی بیگم کی خدمت گزاری کے لئے پیدا کیا تھا۔ منشی عبدالجلیل اپنی بیوی سے اس قدر مرعوب متاثر تھے کہ گویا فہمیدہ کے لئے مہر پدری کو بالکل کھو بیٹھے تھے۔ وہ حمیدہ کو پیروں کھلاتے تھے لیکن فہمیدہ اُن کی شفقت آمیز نگاہوں کو ترستی تھی۔ منشی عبدالجلیل کی بیوی نے کبھی فہمیدہ کو نیا کپڑا پہنا کر نہیں دیا بلکہ ہمیشہ اپنے اور منشی صاحب کے پرانے کپڑے کاٹ کر اُس کے کپڑے بناتی تھیں۔ اسکے برخلاف حمیدہ کے لئے بہتر سے بہتر کپڑے بنتے تھے۔ منشی صاحب کی آنکھیں ایسی سحر بھیں کہ وہ ان باتوں کو گویا دیکھتے ہی نہ تھے اور کبھی اُن کے دل میں یہ احساس پیدا نہ ہوتا تھا کہ آخر فہمیدہ بھی اُن کی لڑکی ہے اور اپنے محبت کرنے والوں کو کھو کر صرف باپ کی شفقت پر اپنی تمام ہستیوں کا انحصار رکھتی ہے۔ بچے ہمیشہ ماں باپ کے طرز عمل سے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ فہمیدہ نے جب ماں باپ کے برتاؤ فہمیدہ کے ساتھ دیکھے تو وہ بھی اُسے ذلیل سمجھنے لگی اور ہمیشہ اُسے ایسے الفاظ اور ایسے انداز کے ساتھ مخاطب کرتی تھی جو نوکروں کے ساتھ مخصوص ہے۔

(۲)

جب حمیدہ چار برس پانچ ماہ کی ہوئی تو ماں باپ نے بڑی دھوم سے اُس کی بسم اللہ کی لیکن یہ تاریخ ایک دن غریب فہمیدہ کی عمر بد بھی گزری تھی اور کسی کو احساس نہیں ہوا کہ اُس کی بسم اللہ بھی ہونی چاہئے۔ البتہ آسمان کی بلندیوں سے ایک ارمانوں بھری روح نے اپنی بچی کو غم کی آنکھوں سے دیکھ کر آنسو بہا لئے تھے۔ جب حمیدہ کی بسم اللہ ہوئی تو فہمیدہ تقریباً ۹ برس کی تھی۔ اور اس اصول کے مطابق کہ مصیبت سب سے بڑی معلم ہے اپنی عمر سے کہیں زیادہ عقل و فہم اور تمیز و احساس کی قوت رکھتی تھی۔ حمیدہ کے لئے ایک معلم ملازم رکھا گیا جو مکان کے مردانہ حصہ میں تعلیم دیتا تھا۔ فہمیدہ نے جو نوشت و خواند سے قدرتاً دلچسپی رکھتی تھی ڈرتے ڈرتے باپ سے خواہش کی کہ اُسے بھی حمیدہ کے ساتھ پڑھنے کی اجازت مل جائے۔ منشی صاحب اگرچہ بیوی سے بہت ڈرتے تھے لیکن معصوم آنکھوں کو پُرآب دیکھ کر ضبط نہ کر سکے اور اُسے بھی معلم کے سپرد کر دیا۔ منشی صاحب کی بیوی نے بہت کہا کہ کام میں حرج ہوگا۔ ننھے بچے کو کون سنبھالے گا لیکن صدا کی قدرت کہ منشی صاحب پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوا اور فہمیدہ بدستور پڑھتی رہی۔ کچھ تو اس وجہ سے کہ فہمیدہ حمیدہ سے عمر میں بڑی تھی اور کچھ اپنی قدرتی ذہانت کی وجہ سے فہمیدہ نے چھ ماہ کے عرصہ میں بہت کچھ پڑھ لیا۔ معلم صاحب جن اتفاق سے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے نہایت موزوں تھے۔ فہمیدہ کو وہ ہیں اور شوقین دیکھ کر اور خاص کر اسکے سمیر دماغ ہونے کے بہت متاثر ہوئے اور بڑی محنت اور توجہ صرف کی۔ ابھی ایک سال بھی نہیں گزرا تھا کہ فہمیدہ دارو پڑھنے میں مشاق ہو گئی جو چاہتی بے تکلف کہہ لیتی۔ صدہا الفاظ فارسی زبان کے بھی اُسے یاد ہو گئے۔ قرآن شریف بھی اُس نے ختم کر لیا۔ اس کے برخلاف حمیدہ ابھی عام کا پارہ بھی ختم نہیں کر سکی تھی۔ منشی صاحب کی بیوی کو فہمیدہ کی ترقی اور حمیدہ کی پستی دیکھکر ٹارٹیک پیدا ہوا۔ اور تو کچھ بن نہ پڑی آنوئے مولوی صاحب کو موقوف کرا دیا اور فہمیدہ کی تعلیم بند کر دی۔ حاسد اور بے وقوف عورت کی ناعاقبت اندیشی سے حمیدہ بالکل جاہل رہ گئی نہ وہ قرآن پڑھ سکتی تھی نہ دینی مسائل سے واقف تھی نہ اُس نے اخلاقی تعلیم و تربیت حاصل کی تھی۔ ماں کی طرح نہایت بدمزاج سست۔ تنگ دل۔ پست خیال اور بدزبان تھی۔ چونکہ صورت میں بھی ماں کے مشابہ تھی اس لئے صورت اور سیرت دونوں لحاظ سے اس قابل نہ تھی کہ بیٹوں کی مائیں اُس کے اندر کوئی کشش محسوس کرتیں لیکن فہمیدہ حُسن ظاہری اور حُسن باطنی دونوں سے متصف تھی اور اسلئے برادری کے ہر گھر میں اُس کا تذکرہ تھا اور لوگ اس کی تمنا رکھتے تھے کہ ایسی خوبصورت اور تعلیم یافتہ ہونہار لڑکی اُن کے بیٹے کی دلہن بن کر آئے۔

(۳)

مولوی صاحب کی علیحدگی سے فہمیدہ کو بہت افسوس ہوا لیکن مجبور اور بے بس تھی۔ تاہم اُس نے اپنے تعلیمی سلسلہ کو منقطع نہیں کیا۔ وہ بہت سویرے اُٹھتی تھی۔ فجر کی نماز پڑھ کر ایک پارہ کی تلاوت ضرور کرتی تھی جس سے اُسے کلام مجید خوب یاد ہو گیا تھا۔ اس کے بعد وہ لکھتی پڑھتی تھی۔ جو کتاب ملتی اُسے اول سے آخر تک پڑھ ڈالتی تھی۔ خوشخط کتابوں کو نقل کرتی تھی۔ کتاب میں جو مشکل الفاظ آتے تھے اُنھیں ایک کاپی پر لکھ لیتی تھی اور اُن کو اپنے والد یا کسی اور سے دریافت کرتی تھی۔ اس نے رفتہ رفتہ وہ تمام کتابیں پڑھ ڈالیں جو اُس کے گھر میں موجود تھیں۔ اس کوشش کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُسے نوشت و خواند میں غیر معمولی قابلیت حاصل ہو گئی۔ جس سے اُس کی گفتگو اور اخلاقی حالت پر نمایاں اثر پڑا۔

منشی صاحب کو اسکا موقع کبھی نہیں ملا کہ وہ بیٹی کی اس قابلیت کا اندازہ کر سکیں۔ وہ صبح کو آٹھ بجے سو کر اُٹھتے تھے۔ حوائج ضروری اور کھانے پینے سے فرصت پاتے پاتے دفتر کا وقت آجاتا تھا۔ دفتر سے واپس آکر وہ کھانا کھاتے تھے اور پھر شب کے ۱۲ بجے تک مردانہ میں نشست رکھتے تھے منشی صاحب کے گھر میں فہمیدہ کے سوا کوئی شخص علی الصباح اُٹھنے کی عادت نہیں رکھتا تھا اور نہ نماز

کا پابند تھا۔ اور یہ صرف اُستاد کی تعلیم و تربیت کا اثر تھا کہ وہ اسقدر ریا بندی کے ساتھ پانچوں وقت کی نماز پڑھتی تھی۔ اور اُسے بہت سویرے اُٹھنے کی عادت پڑ گئی تھی۔ لیکن فہمیدہ کی یہ تمام نیکیاں اور خوبیاں ظالم اور بدمزاج ماں کے خوف میں دبی ہوئی تھیں۔ تعلیم و تربیت نے اُس میں جو سلیقہ اور روشن خیالی پیدا کر دی تھی اُسے عملی صورت میں آنے کا کوئی موقع میسر نہ تھا۔ وہ اپنے گھر میں ہر طرح کی بدسلیقگی اور بدتمیزی محسوس کرتی تھی۔ چھوٹے بھائی بہن کی بُری تربیت اُس کے پیشِ نظر تھی لیکن اصلاح کا ارادہ کرنا اُسکے لئے ایک جرم کی حیثیت رکھتا تھا۔

(۴)

فہمیدہ سولہ سال کی ہوئی تھی کہ برادری سے پیام آنے لگے لیکن منشی صاحب کو اُن کی بیوی نے صلاح دی تھی کہ دونوں لڑکیوں کی شادیاں ایک وقت میں کرنی چاہئے۔ وہ ہمیشہ اسی فکر میں رہتی تھیں کہ فہمیدہ کو اچھا گھر نہ ملے اور حمیدہ اسیر گھرانہ میں بیاہ کر جائے۔ اور آخر کار اس کوشش میں وہ کامیاب ہو گئیں۔ بڑی مشکل یہ تھی کہ فہمیدہ کی موجودگی میں حمیدہ کو کوئی نہیں پوچھتا تھا۔ اسلئے اُنھوں نے فیصلہ کیا کہ پہلے فہمیدہ کی شادی ہو جانی چاہئے اور چونکہ وہ اُسے دیدہ و دانستہ بڑے گھر جیسا بیاہنا چاہتی تھیں اسلئے اچھے اچھے پیاموں کو رد کر کے اُنھوں نے ایک نہایت غریب مفلوک الحال اور برادری میں سب سے کم رتبہ گھر کو پسند کیا۔ منشی صاحب اپنی بیوی کے ایسے محکوم تھے اور اُن کی نسبت ایسا حسن خیال رکھتے تھے کہ انھوں نے اپنی مرحومہ بیوی کی یادگار کے ساتھ ان تمام بدسلوکیوں کو گوارا کر لیا جس جگہ فہمیدہ کی بات چیت پختہ ہوئی تھی اُس گھر میں صرف دو شخص تھے۔ ایک بیوہ ماں اور ایک اُسکا نوجوان بیٹا محمد شفیع نام جسنے مڈل کلاس تک انگریزی پڑھ کر باپ کے انتقال اور افلاس کی وجہ سے تعلیم چھوڑ دی تھی اور اب میونسپلٹی میں بارہ روپے ماہوار پر ملازم تھا۔ ظاہر ہے کہ فہمیدہ جیسی خوبصورت اور نیک سیرت لڑکی کے لئے یہ گھر موزوں نہ تھا لیکن جف القلم بما ھو کائن (نوشتۂ تقدیر میں تبدیل ناممکن ہے) سوتیلی ماں کی عنایتوں سے وہ اس جہنم میں دھکیل دی گئی۔ فہمیدہ اب اٹھارہ سال کی تھی۔ اپنے نیک و بد کو خوب سمجھتی تھی اور اس لئے قدرتاً اُسے بہت مغموم ہونا چاہئے تھا لیکن وہ خراب رنجیدہ نہ تھی۔ اسکے دو سبب تھے اول یہ کہ وہ جن تکالیف و مصائب کے ساتھ زندگی بسر کر رہی تھی اُس کے لحاظ سے وہ یہ سمجھتی تھی کہ ایک تکلیف سے نکل کر دوسری تکلیف میں مبتلا ہو رہی ہے۔ دوسرے یہ کہ اُس کے مذہبی مطالعہ نے اُسے تقدیر پر شاکر و صابر کر دیا تھا اور اُسے یقین تھا کہ وہی ہوتا ہے جو مشیت کو منظور ہے اور مشیت کو کوئی ایسی بات منظور نہیں جو بندوں کے حق میں بُری ہو۔ بہرحال سال بھر کی گفت و شنید اور آمد و رفت کے بعد فہمیدہ کی شادی ہو گئی۔ منشی صاحب اب ہنڈکلاس تھے۔ کافی تنخواہ پاتے تھے لیکن اُنھوں نے بیٹی کو اتنا جہیز نہیں دیا جتنا وہ دے سکتے تھے اور اس کا باعث بھی وہی اُن کی بیوی کا رشک و حسد اور خبث باطن تھا۔ فہمیدہ کو میکے سے کچھ نہیں ملا تھا تو سسرال میں بھی ایک محبت کرنے والی ساس اور غریب مگر نیک مزاج شوہر کے سوا اُس کے لئے کچھ نہ تھا۔ فہمیدہ کی شادی کو صرف چھ ماہ گزرے تھے کہ حمیدہ کا بھی نصیب جاگا اور مرزا نصیر الدین کے اکلوتے بیٹے بشیر الدین کے ساتھ اُس کی شادی ہو گئی۔ مرزا صاحب شہر کے خوشحال لوگوں میں شمار کئے جاتے تھے۔ اندر باہر نوکر چاکر۔ اُجلا خوبصورت اسیر ٹھاٹھ۔ دو گاؤں کے زمیندار لیکن ساتھ ہی پچاس ہزار کے قرضدار تھے۔

(۵)

حمیدہ کی شادی میں منشی صاحب نے گھر پھونک کر تماشا دیکھا۔ جو کچھ نقد و جنس گھر میں موجود تھا وہ صرف کیا اور ایک ہزار کے مقروض ہو گئے۔ فہمیدہ اب ماں باپ کے بوجھ سے آزاد تھی اور اسلئے اس کے خیالات میں پہلے سے زیادہ وسعت پیدا ہو گئی تھی لیکن اُسے یہ امتیاز بہت ناگوار گزرا۔ فہمیدہ کی شادی میں منشی صاحب نے مشکل سے ایک ہزار روپیہ صرف کیا ہوگا لیکن حمیدہ کی شادی میں اُنھوں نے چار ہزار روپیہ صرف کیا۔ حمیدہ کی شادی کو صرف تین ماہ گزرے تھے کہ فہمیدہ اپنی اور اُس کی حیثیت میں نمایاں فرق محسوس کرنے لگی۔ حمیدہ کے تیور ہمیشہ باوقار خدمتگار عورتیں آتی تھیں۔ ماں باپ بھی اُس کی خاطر مدارات میں کمی نہیں کرتے تھے۔ فہمیدہ کو یہ باتیں نصیب نہیں تھیں۔ بشیر الدین کی جو آؤ بھگت ہوتی تھی اُس سے غریب محمد شفیع بالکل محروم تھا۔ فہمیدہ کے لئے یہ باتیں اب تیر و نشتر کا کام دیتی تھیں۔ یہ فرق مراتب برادری میں بھی قائم تھا۔ حمیدہ کو ہر شخص عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ لیکن فہمیدہ کو ہر موقع پر ذلت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ اس امتیاز کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس نے تقریبوں اور محفلوں میں جانا چھوڑ دیا۔ میکے میں بھی وہ اپنی دلشکنی کے خیال سے بہت کم آتی تھی۔ وہ تمام تمام رات اس غور و فکر میں بیدار رہتی تھی کہ آخر کیونکر ترقی حاصل کی جائے عزت و زر کے ساتھ روپیہ پیدا کرنے اور بڑا آدمی بن جانے کی کیا تدبیریں ہیں۔ آخر کئی ماہ کے سوچ بچار کے بعد اُس نے یہ رائے قائم کی کہ موجودہ حالت کو جلد سے جلد بدل دینا ضروری ہے۔ اور سب سے بہتر یہ ہے کہ تجارت کی جائے۔ چنانچہ یہ بات طے کر کے اُس نے شب کو اپنے شوہر سے حسب ذیل گفتگو کی:-

فہمیدہ - آج میرا جی چاہتا ہے کہ تم کو خوب ہنساؤں۔

محمد شفیع - ضرور

فہمیدہ - لیکن پہلے یہ وعدہ کرو کہ میں جو کچھ پوچھونگی اُسکا صحیح صحیح جواب دوگے۔

محمد شفیع - انشاء اللہ

فہمیدہ - جب تم نوکری پر جاتے ہو تو راستہ میں بڑے بڑے خوبصورت محل اور عالیشان مکان ملتے ہونگے

محمد شفیع - ہاں بیسیوں سے۔

فہمیدہ - کیا تمہارے دل میں یہ خیال گزرتا ہے کہ ان میں سے ایک کا مالک میں بھی ہوتا؟

محمد شفیع - کبھی نہیں۔

فہمیدہ - شوہر کی پست ہمتی اور حقیر احساس سے متاثر ہو کر دیر تک خاموش رہی اور پھر کہنے لگی:-

"نہ سہی لیکن کوئی عالیشان مکان تمہارے قبضہ میں ہو تو تمہیں خوشی ضرور ہوگی۔ اور تم اُسے اپنے لئے باعث عزت تو ضرور سمجھو گے؟

محمد شفیع - ہاں یہ تو ہے۔

فہمیدہ - اچھا یہ بتاؤ کہ جب تم نوکری پر جاتے ہوگے تو تمہیں راستہ میں وہ لوگ بھی ملتے ہونگے جو تمہاری طرح پیدل نہیں ہوتے بلکہ وہ خوبصورت ٹم ٹموں، فٹنوں، اور موٹروں پر سوار ہوتے ہیں کیا ان لوگوں کو دیکھ کر تمہارے دل میں یہ خیال نہیں گزرتا کہ اُن کی طرح تمہارے پاس بھی کوئی ٹم ٹم۔ فٹن، یا موٹر ہو؟

محمد شفیع - میرے دل میں یہ خیال کیونکر گزر سکتا ہے جب میں بارہ روپے ماہوار کماتا ہوں

اور جانتا ہوں کہ آجکل ایک سائیس کی تنخواہ اس سے زیادہ ہوتی ہے۔

فہمیدہ - تھوڑی دیر کے لئے اس بارہ روپے کی رقم کو بھول جاؤ اور پھر میں تم سے پوچھتی ہوں کہ کیا تمہارے دل میں یہ ارمان نہیں کہ ایک اچھی سواری تمہاری ملکیت میں ہو؟

محمد شفیع - کیوں نہیں

فہمیدہ - اور سنو تو سہی۔ جب تم لوگوں کو اچھے اچھے قیمتی کپڑے پہنتے دیکھتے ہو گے تو تمہارے دل میں یہ خیال ضرور آتا ہوگا کہ ہم نے بھی ایسے کپڑے پہنے ہوتے؟

(۶)

محمد شفیع (مسکرا کر) تمہارے ان سب سوالوں کا میرے پاس صرف ایک جواب ہے اور وہ یہ کہ جب تم مجھے مل گئیں تو گویا دنیا کی تمام مسرتیں مجھے حاصل ہو گئیں۔

فہمیدہ - (تبسم کا جواب تبسم سے دے کر) "اچھا یوں سہی۔ گویا میں تمہیں سب سے زیادہ عزیز ہوں"

محمد شفیع - ہاں، اپنی جان سے بھی زیادہ۔

فہمیدہ - پھر تمہارے دل میں کبھی یہ خیال نہیں گزرتا کہ مجھے قیمتی زیوروں اور خوبصورت لباس سے آراستہ دیکھو

محمد شفیع - کیوں نہیں ہوتا ایک خیال ہے کہ ہر وقت میرے دل میں رہتا ہے۔

فہمیدہ - کیا سچ کہتے ہو؟

محمد شفیع - خدا کی قسم۔

فہمیدہ - دیکھو دنیا کے سب کام خیال سے شروع ہوتے ہیں۔ میرے دل میں خیال آتا ہے کہ نماز پڑھوں۔ اٹھتی ہوں۔ وضو کرتی ہوں اور نماز پڑھنے لگتی ہوں۔ لیکن اب میں تم سے پوچھتی ہوں کہ تمہارے دل میں جو خیال ہر وقت رہتا ہے اُس کے لئے تم نے کوئی قدم آگے بڑھایا؟

محمد شفیع - قدم کیونکر آگے بڑھاؤں۔ میں بازار سے واقف ہوں۔ بزازہ اور صرافہ کا راستہ میں نے دیکھا ہے لیکن اتنی مقدرت نہیں کہ اُدھر کا رخ کروں۔

فہمیدہ - اچھا پھر مقدرت کیونکر پیدا ہوگی؟

محمد شفیع - یہ بات خدا کے اختیار میں ہے میرے اختیار میں نہیں۔

فہمیدہ - تو کیا خدا پر تمہیں اتنا بھروسہ ہے؟

محمد شفیع - بیشک۔

فہمیدہ - خدا پر بھروسہ ہے تو روزانہ نوکری پر کیوں جاتے ہو گھر میں کیوں نہیں بیٹھ رہتے۔

محمد شفیع - بھروسہ کا یہ مطلب نہیں کہ گھر میں بیٹھ رہوں۔ انسان کو چاہئے کہ اپنی طرف سے کوشش میں کمی نہ کرے۔ لیکن اُسکے نتیجہ کو خدا کی مہربانی پر منحصر سمجھے۔

فہمیدہ - (خوب ہنسکر) پھر آپ نے میرے لئے کیا کوشش کی؟

محمد شفیع - جو کچھ میرے امکان میں ہے کوشش کر رہا ہوں۔

فہمیدہ - میرے خیال میں تو ایسا نہیں ہے۔

محمد شفیع - (چونک کر) یہ کیونکر؟

فہمیدہ - میری شادی سے پہلے بھی آپ بارہ روپے کی نوکری کرتے تھے اور اب بھی ہیں پھر آپ نے میرے لئے کوشش کیا کی؟

محمد شفیع کو اس قدر گفتگو کے بعد اپنی مجبوری اور درماندگی کا ایسا برہ راست احساس ہوا کہ وہ بالکل خاموش ہو گیا اور عرصہ تک فکر و تحیر میں غرق رہا۔ اب رات کافی آچکی تھی دونوں [illegible]

(۷)

یہ پہلا موقع تھا کہ محمد شفیع کے دل میں احساس پیدا ہوا اور اُس کا ذہن اس سوال کی طرف منتقل ہوا کہ موجودہ حالت کو بدلنا اور وجود و ہستی سے انجزا بھی ممکن ہے۔ دوسرے دن جب وہ اپنی نوکری پر گیا تو اُس کے دل اور اُس کی نگاہوں میں نمایاں امتیاز تھا وہ ہر بلند مکان کو اس نظر سے دیکھتا تھا کہ ایک ایسا مکان میرے قبضہ میں بھی ہونا چاہئے۔ وہ ہر موٹر اور ہر گاڑی کو بار بار اس خیال سے دیکھتا تھا کہ اس کا مالک میں بھی ہو سکتا ہوں۔ آج فرائض متعلقہ میں اُس کا جی نہیں لگتا ہر لمحہ اُسے یہ محسوس ہوتا تھا کہ قدرت نے مجھے اس سے بہتر اور معزز تر کاموں کیلئے پیدا کیا ہے جب وہ کام کر کے ۵ بجے اپنے گھر کو واپس ہوا تو راستہ میں اُسے یہ خیال آیا کہ آج میں نے ۸ گھنٹے دفتر میں بسر کئے ان کا معاوضہ مجھ آنے ملا۔ فی گھنٹہ تین پیسے۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ مزدور کماتا ہے اسی قسم کے اندوہگین خیالات میں غرق گھر پہنچا اور جب شب کو تنہائی ہوئی تو میاں بیوی میں کل کی باقی ماندہ داستان پھر چھڑی۔

محمد شفیع - تمہاری کل کی گفتگو نے مجھ میں ایک نئی روح پھونک دی۔

فہمیدہ - کچھ عمل ہو تو یقین آئے۔ خیالی طور پر تو تم عرصہ سے خود ہی بہت کچھ چاہتے ہو۔

محمد شفیع - آج تمام دن اسی غور و فکر میں گزرا کہ کیا کروں۔ کیونکہ موجودہ حالت کو بدل دوں لیکن کوئی تدبیر سمجھ میں نہیں آتی۔

فہمیدہ - (مسکرا کر) تمہاری سمجھ میں نہ آئے لیکن میں تو خوب غور کر چکی ہوں (آہ بھر کر) میں تو پہلے دن سے اسی سوچ بچار میں ہوں۔

محمد شفیع - پھر تم مجھے بتاؤ کہ تم نے کیا سوچا ہے؟

فہمیدہ - میں سب کچھ بتاؤں گی لیکن پہلے اس بات کی قسم کھاؤ اور پکا وعدہ کرو کہ میں جو کچھ کہونگی تم اُس پر عمل کرو گے خواہ وہ تم کو کیسا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

محمد شفیع نے قسم کھائی اور فہمیدہ کو یقین دلایا کہ وہ اُس کے کہنے پر عمل کریگا۔

فہمیدہ - سنئے صاحب، دنیا میں صرف چار صورتیں ہیں جن کی بدولت آدمی کچھ کما سکتا ہے یعنی زراعت[۱] صنعت[۲] و حرفت - ملازمت[۳] - تجارت[۴] - اب زراعت آپ سے ہو نہیں سکتی۔ صنعت و حرفت سے آپ واقف نہیں اور اگر واقف ہونا چاہیں تو بڑی مدت چاہئے اور پھر شاید یہ بھی خیال ہو کہ برادری میں ہیچ ہو گی۔ ملازمت بری چیز نہیں لیکن آپکی تعلیم بہت کم ہے اور اس لئے ترقی کی کوئی امید نہیں یہاں بارہ روپے ملتے ہیں بہت دوڑ دھوپ کیجئے تو دوسری جگہ بیس مل جائینگے لیکن ظاہر ہے کہ بیس پچیس روپے کی آمدنی میں ہماری خواہشیں پوری نہیں ہو سکتیں تب لامحالہ تجارت[۴] میرے ہاتھ آتی ہے تجارت کرنی چاہئے

محمد شفیع - سبحان اللہ تجارت کا آیا کہنا لیکن شاید تم نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ تجارت کیلئے روپیہ کا کیا ہو

فہمیدہ - (مسکرا کر) میں اس پر خوب غور کر چکی ہوں۔ سنا کیجئے۔ یہ ضروری نہیں کہ تجارت کیلئے روپیہ چاہئے۔ سیکڑوں تجارت کیلئے روپیہ اتنا ضروری ہے جس قدر حوصلہ محنت مشقت کی عادت اور مستعدی درکار ہے۔ میں نے سینکڑوں دولتمند دل کی سوانحعمریاں پڑھی ہیں اور آپ چاہے جس بڑے تاجر کی ابتدائی حالت معلوم کیجئے وہ ضرور مفلس و نادار ہوگا۔ میں تو جانتی ہوں کہ لوگ محض سوچنے سے تجارت کیلئے روپیہ ضروری سمجھنے لگے ہیں کہ وہ جس تاجر کو دیکھتے ہیں وہ راتوں رات روپوں میں کھیلتا ہے روزانہ سیکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں کا لین دین کرتا ہے۔ یہ سنکر دیہاتی تمامتر حیرت بن کر کہتا ہے کہ روپے کے بغیر تجارت نہیں ہو سکتی۔ میری رائے میں ان لوگوں کی حالت اُس سادہ لوح کی سی ہے جو

گھر میں بھولے بھولے خوبصورت بچوں کو کھیلتا ہوا دیکھ کر کہنے لگے کہ جب تک بچے نہوں اُسوقت تک شادی نہیں ہوسکتی حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ پہلے شادی ہوتی ہے اور پھر خدا بچے دیتا ہے۔

(۸)

بہت دنوں تک یہاں یہی گفتگو ہوتی رہی اور بالآخر فہمیدہ نے اپنے شوہر سے کہا کہ تم اپنا مکان فروخت کرو۔ میرا سارا زیور اور جہیز فروخت کردو اور ان سب چیزوں سے جو کچھ روپیہ حاصل ہو اُسے لیکر بمبئی یا کلکتہ چل دو۔ لیکن اپنے اس ارادہ سے کسی متنفس کو آگاہ نہ کرو۔ پردیس میں پہنچکر جبتک ترقی حاصل نہ ہو اُسوقت تک کسی سے خط وکتابت نہ کرو اور نہ کسی کو اپنے حال سے اطلاع دو۔ محمد شفیع نے ان سب باتوں کو منظور کیا۔ پہلے فہمیدہ کا جہیز اور زیور فروخت ہوا جس سے ساڑھے پانچ سو کی رقم حاصل ہوئی پھر ایک ہندو کو مکان بکا گیا پھر اُنکی رائے بدلگئی اور اُنھوں نے مردست دہلی کو اپنی کوششوں کی جولانگاہ بنانے کا فیصلہ کیا۔ روانگی سے پہلے فہمیدہ میکے گئی۔ دروداوار سے ملکر روئی۔ باپ کو پھر ثرثل تکلی باندھ کر دیکھا وہاں سے واپس کرماں کی قبر پر گئی اور پھر اپنے شوہر اور ساس کے ہمراہ نہایت خاموشی اور اخفا کے ساتھ دہلی کو روانہ ہوگئی۔ دہلی پہنچکر پہلے تو یہ کنبہ سرائے میں ٹھہرا لیکن دوستوں نے محمد شفیع نے ایک مکان چھ روپئے ماہوار کرایہ پر لے لیا۔ روپیہ بنک میں جمع کردیا اور خویش کی ہدایت کے مطابق دہلی کے بازاروں میں گشت کرنے لگا۔ فہمیدہ نے نہ تو تجارت کی تھی نہ اُسکے خاندان میں کوئی تاجر تھا۔ صرف یہ بات تھی کہ وہ نہایت ذہین تھی اور دس سال تک باختر تمکی کتابوں کا مطالعہ کرتی رہی تھی۔ یہ مرد اساس نے کہ تجربہ کار ہوگئی تھی۔ اُس نے غور کیا کہ اگر بساط خانہ کی دوکان کھولی جائے تو چیزیں آدھی سے زیادہ نقد اور ادھار کی رہتی ہیں۔ جوتے اور کپڑے کی نجارت سے اُسوقت لوگوں کو سہولت ہوتی ہے جب انہیں کپڑا بہت بہتر چکا ہو۔ پیش اس چیز کی تجارت زیادہ کامیاب ہوگی جسکی حاجت زیادہ ہو۔ غلہ اور جنسکے بغیر انسان ایک دن بھی آرام نہیں پاسکتا یعنی اناج کی تجارت۔ یہ خیال آتے ہی اُس نے اپنے شوہر سے کہا کہ تم فی الفور اچھے سے قریب پر دوکان لیکر آٹے کی فروخت کا کام شروع کردو۔ آٹے کی دوکان کیلئے یہ ضروری نہ تھا کہ وہ چاندنی چوک وغیرہ میں جہاں کرایہ بہت زیادہ ہے کھولی جائے کیونکہ آٹے کے خریدار ہر گلی کوچہ میں موجود تھے پھر قوم ہر درجہ اور ہر حیثیت کے لوگوں کو اُسکی ضرورت تھی۔ بہرحال محمد شفیع نے آٹے کی دوکان کھولدی اِدھر فہمیدہ نے یہ سوچکر کہ گھر میں دن بھر ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھنا ٹھیک نہیں بلکہ کچھ کام کرنا چاہئے یہ تجویز کیا کہ زنانہ کپڑوں کی سلائی ہمسایہ عورتوں کو شروع کردی جائے۔ وہ کپڑوں کی قطع وبرید اور سینے پرونے میں خوب مشاق تھی لیکن حیران تھی کہ لوگوں کو کیونکر اطلاع دے۔ آخر اُس نے کئی دن کے غور وفکر کے بعد اشتہار کا فیصلہ کیا اور محمد شفیع نے ایک۔ اشتہا چھپوا کر شہر میں تقسیم کردیا۔ چونکہ نئی بات تھی لوگوں کو ذرہ مفت میں تو جہ پیدا ہوئی اور کام آنے لگا۔ فہمیدہ نے کام میں رات دن ایک کردیا۔ دوسرے ہفتہ اُس نے قسط پر سلائی کی مشین بھی منگالی اور باقاعدہ کام کرنے لگی۔ محمد شفیع کی ماں کھانا پکاتی تھیں اور بچوں کو بھی کچھ نہ کچھ مدد دیتی تھیں۔ غرض ایک سال اسی حالت میں کہ یہاں بیوی دونوں محنت وشقت میں مصروف ہے اور نہایت کفایت شعاری کے ساتھ زندگی بسر کررہے ہیں صرف کاگذرنے پر حساب کیا گیا تو دائم ہوا کہ بچت پانچ سو کی ہوئی اور اخراجات مصارف نکال کر ڈھائی ہزار روپئے کی بچت ہوئی

(۹)

دوسرے سال فہمیدہ نے محمد شفیع سے کہا کہ اب تم خود آٹا پیسنے کی مشین خریدکر لاؤ اور اپنا آٹا بیچکر فروخت کرو۔ محمد شفیع آنکھ بند کرکے فہمیدہ کے کہنے کی تعمیل کرتا تھا چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا اور مشین کی خرید اسی جبتقدر روپیہ بچا اُس سے فہمیدہ نے گیہوں خرید کر لئے کیونکہ فصل کا موقع تھا اور بھاؤ اچھا تھا۔ مشین قائم ہوتے ہی کثرت سے گیہوں پیسے جانے کیلئے آنے لگے اور چونکہ اپنا آٹا پیسنے کا موقع نہیں ملا اسلئے فہمیدہ کو دوسری مشینوں کے پسے ہوئے آٹے کی فروخت برابر جاری رکھنی پڑی اور چونکہ گیہوں کی خریداری میں روپیہ پھنس گیا تھا اس لئے دوسری مشین کی خریداری کا موقع نہیں ملا لیکن فہمیدہ کا ستارہ اوج پر تھا یکایک گرانی شروع ہوئی اور آٹا چار سیر کا فروخت ہونے لگا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے سال فہمیدہ کو تمام مصارف نکال کر دس ہزار کا منافع ہوا۔ کاروبار کا تیسرا سال شروع کرتے ہی فہمیدہ نے ایک مشین اور خرید لی۔ اور آٹے کے ساتھ میدہ۔ سوجی۔ گھی اور شکر کی فروخت کا بھی انتظام کیا۔ اسال ان تمام اشیاء کی تجارت کامیاب رہی اس لئے فہمیدہ کے کاروبار میں بھی خاطرخواہ فائدہ ہوا۔ اسی جدوجہد پر پانچ سال کی زمانہ گذرا تھا کہ فہمیدہ ایک لاکھ روپئے کی آدمی تھی۔ اب اُس کا ارادہ تھا کہ کاروبار کی صورت بدل دے اسلئے پچھتر ہزار روپیہ تو بنک میں جمع تھا اور پچیس ہزار روپیہ کاروبار میں لگا ہوا تھا اس قدر کامیابی حاصل کرنیکے بعد فہمیدہ نے ایک دن محمد شفیع سے کہا کہ خدا نے ہم کو ہمارے ارادوں میں امید سے بڑھکر کامیاب کیا۔ ابتک ہم نے اپنی خواہشوں کو روکا اور اپنے جذبات کو ضبط کیا پانچ سال کا حساب موجود ہے۔ اس میں ہر ایک پیسہ بھی ایسا نہیں ہے جسے ضرورت سے زیادہ کہا جاسکے۔ ہم نے ابتک کبھی نہیں سو روپئے ماہوار سے زیادہ اپنے کھانے پینے اور پہننے میں صرف نہیں کیا خدا محمد رفیع کو زندہ رکھے اسکی ولادت میں بھی جو کچھ خرچ ہوا وہ اسی تیس روپئے کے اندر ہے لیکن اب ہم سے ضبط نہیں ہوسکتا اب تیں اچھے سے اچھا پہنونگا، قیمتی سے قیمتی زیور استعمال کرونگی۔ بہتر سے بہتر کھاؤنگی اور اسیطرح کہ تم بھی ایسا ہی کروگے۔ محمد شفیع نے جواب دیا میں تو تابع فرمان ہوں جو کہو گی کرونگا۔ چنانچہ اُسی دن فہمیدہ نے بہت سا روپیہ صرف کرکے محمد شفیع اور اپنی والدہ اور اپنے لئے اچھے اچھے کپڑے طلب کئے اور اپنا پہلا کچھ زیور جو اسوقت بنوایا تھا اُسنے محمد شفیع سے کہا کہ پانچ سال تک جو چیز کام میں لیا اپنے وطن۔ اپنے گھر اور اپنے باپ کو فراموش رکھا لیکن اب میں چاہتی ہوں کہ ایکدفعہ پھر اپنے وطن کو دیکھ آؤں لہذا تم ایک ہفتہ کیلئے مجھے وطن میں پہنچاؤ لیکن اپنے منیجر صاحب کو بھی ساتھ لے چلو۔

(۱۰)

فہمیدہ نے وطن پہنچکر ہوٹل میں قیام کیا۔ اور منیجر کو بھیجکر اپنے والد اور بھائی بہن وغیرہ کے حالات دریافت کئے۔ معلوم ہوا کہ منشی صاحب ابھی پنشن نہیں لینے پائے تھے کہ ایک بدمزاج سپرنٹنڈنٹ سے شکر رنجی ہوجانیکی بنا پر معطل ہوگئے۔ حمیدہ کی شادی میں جو قرض ہوگیا تھا اُس کا سود اس قدر بڑھا کہ آخر مکان مسکونہ فروخت کردینا پڑا۔ حمیدہ اپنی بدمزاجی اور شوہر کی آوارگی کے باعث ہمیشہ کیلئے میکہ آبیٹھی۔ مرزا نصیرالدین کا انتقال ہوگیا۔ بشیرالدین کا چال چلن خراب دیکھکر سسرال جانیسے انکار کردیا آخر کار بھی ڈگمگاتی ہوئی اور ردی ہفتہ میں لگی تمام جائداد جسمیں کہ مکان مسکونہ تک بلام ہونے والا ہے۔ فہمیدہ پانچ سال کے عرصہ میں مقدمہ وتحقیقات کی متواتر پیروی کرتی رہی۔ اپنے باپ کی مصیبت اور سوتیلے بھائی بہن کی تکلیف سے اُسکا دل بھر آیا لیکن اُسنے ضبط سے کام لیا۔ محمد شفیع سے آکر کہا کہ فوراً دہلی جاکر روپیہ بلاؤ اور اس معاملہ میں شریک ہوکر جسطرح ممکن ہو اس جائداد کو میرے نام سے خریدلاؤ۔ محمد شفیع نے ایسا ہی کیا اور تمام جائداد منیجر نے فہمیدہ بیگم کے نام سے خرید لی۔ چند روز کے بعد فہمیدہ بیگم کی ہدایات کے مطابق منشی عبدالجلیل کو پچاس روپئے ماہوار پر جائداد کا منتظم مقرر کیا۔ فہمیدہ بیگم چند روز وطن میں قیام کرکے پھر دہلی واپس گئی۔ اور ایک سال اور بدستور کاروبار کیا۔ مشین وغیرہ اور کافی منافع حاصل کرکے محمد شفیع نے اپنا کارخانہ فہمیدہ کی خواہش کے مطابق فروخت کردیا اور پچاس ہزار روپیہ لیکر اپنے وطن کو سراجعت کی۔ مرزا نصیرالدین کی عالیشان مکان کی سرمت اور سجاوٹ وغیرہ پہلے سے کردی گئی تھی۔ فہمیدہ بیگم نے اسی میں قیام اختیار کیا۔ ابھی محمد شفیع نے اپنے آپکو مخفی رکھا۔ ایکدن فہمیدہ نے منشی عبدالجلیل کو بس پردہ طلب کیا۔ منشی صاحب نہایت احترام وادب کے ساتھ اپنی مالکہ کے سامنے حاضر ہوئے۔ پہلے فہمیدہ علاقہ کے متعلق سلسلہ تحصیل گفتگو رہی پھر اُسنے منشی صاحب سے پراسیوٹ

مُفت! بالکل مُفت!! مُفت!!!

ایک کارڈ لکھ دینے پر

چالیس صفحہ کی خوشخط لکھی ہوئی ایک کتاب

(۱) امراض مردانہ کے متعلق جدید تحقیقات اور

(۲) ہندوستان کی بے زبان عورتیں

بھیجدی جاتی ہے جس کے مفید مضامین سے فائدہ اُٹھانا

ہر ہندوستانی مرد و عورت کا فرض ہے نام و پتہ خوشخط لکھنا چاہیئے

مینیجر یوسفیہ کتبخانہ

بازار بارود خانہ لاہور

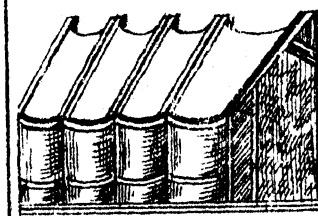
حضرت خواجہ حسن نظامی کی ایڈیٹری میں

میرٹھ سے اجبار توحید نکلا تو اس شان سے نکلا کہ ہر نظر اُس کے ظاہری اور ہر دل و دماغ اُسکے باطنی حسن و جمال کا فریفتہ ہوگیا، اس کے مستانہ مضامین، البیلی باتیں، موہنی مورت نے سب کو موہ لیا۔ لیکن اہل اقتدار و حکومت کی نگاہیں اُسکی صداقت و صافگوئی کے نور کی تاب نہ لاسکیں اور اُس کے مضمون "کہو تکبیر" کو دیکھتے ہی تمام کاپیوں کو ضبط کرلیا گیا اور ہمیشہ کیلیے توحید کو خاموش کردینے کے ذرائع عمل میں لائے جانے لگے۔ کان پور کی مسجد منہدم ہوئی تو توحید نے حمایت توحید کا فرض جس خوبی سے ادا کیا وہ اُسی کا کام تھا، اُس کے جوشیلے اور ہیجان آفریں آرٹیکل دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں، غرض نتیجہ وہی ہوا جو ہونا تھا یعنی اُسکی زندگی جلد اور قبل از وقت ختم ہوگئی اور ناظرین کلیجہ تھام کر رہ گئے۔ ہمنے ناظرین دین و دُنیا کے لیئے اُسی مرحوم اخبار توحید کے چند فائل نہایت سعی و محنت سے مرتب کیئے ہیں لہٰذا فوراً طلب فرمالیجیئے ورنہ پھر کسی قیمت پر بھی ان مرصع فائلوں کا دستیاب ہونا ممکن نہیں۔ قیمت صرف تین روپے۔ علاوہ محصول۔

منیجر رسالہ دین و دُنیا دہلی

ہے جواہر کو ہمارے جستجوئے جوہری

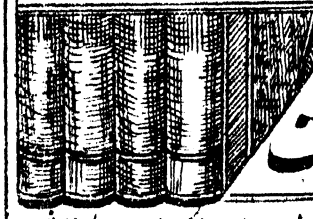
ناظرین دین و دُنیا کے سامنے یہ عرض کرنا تو عبث ہے کہ دین و دُنیا کے مضامین کس قدر مفید کس قدر کارآمد اور کس قدر شاندار ہوتے ہیں کیونکہ اسکا اندازہ تو ہم سے زیادہ وہ خود ہی کیئے ہوئے ہیں، تفسیر قرآن مجید اور مثنوی مولانا رومؒ دیوان حافظؒ و گلستاں کی قابل دید اور مسلسل شائع ہونیوالی شرحوں کے علاوہ دوسرے دینی اور دُنیاوی مضامین بھی بطور خود نہایت مفید اور قیمتی معلومات سے لبریز شائع ہوتے ہیں، دین و دُنیا کا ہر نمبر دینی و دُنیاوی فوائد و معلومات کی انسائکلوپیڈیا اور ایک دوسرے سے وابستہ ہے، اور اسلیئے اگر ایک پرچہ بھی نہو تو بہت سے نایاب ذخیرہ کی کمی ہوجانی لازمی ہے، اسی خیال سے ہمنے رسالۂ دین و دنیا کے گزشتہ فائل مہیا کرکے مجلد کرالیے ہیں تاکہ وہ حضرات جو نئے خریدار ہیں یا وہ لوگ جو کسی وجہ سے اپنے پرچے جمع کرکے فائل نہ بنا سکے محروم نہ رہیں اور فوراً ان جلدوں کو منگا کر سلسلہ کو مکمل کرلیں۔ فائل بہت کم ہیں اس لیئے منگانے میں بیصبری سے کام لیجیئے۔ قیمت جلد اوّل ۲؎۔ جلد دوم ۲؎ جلد سوم ۲؎۔ منیجر رسالہ دین و دُنیا دہلی



جرجی زیدان اڈیٹر الہلال مصر کے ۱۴ عربی ناول مترجمہ

مولانا سیّد ظہور احمد صاحب وحشی

اڈیٹر رسالہ دین و دنیا دہلی



پر رسالہ دین و دنیا کے

خریداروں کو رعایت

محبوبۂ کربلا جرجی زیدان کے مشہور ناول عادۃً کربلا کا نہایت دلچسپ ممتع ترجمہ ہے اسمیں حجر بن عدی صحابی کی لڑکی معلّٰی یزید سے اپنے باپ کے خون کا انتقام لیتی ہے۔ حسن و عشق کی سحر طرازیوں نے اس ناول کو اور بھی چار چاند لگا دیے ہیں اس میں یزید ابن زیاد شمر وغیرہ کی خفیہ اور علانیہ بدکاریوں اور خوفناک سازشوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصلی قیمت ۱۲ عہ۔ رعایتی قیمت ۱۲

سفاک حجاج بن یوسف اس میں خلیفہ عبد الملک کی طرف سے حجاج بن یوسف کا مکہ معظمہ پر حملہ، حضرت عبد اللہ ابن زبیر سے خوفناک لڑائی مکہ معظمہ کا زبردست محاصرہ، بیت اللہ میں خونریزی، قتل و غارت کی گرم بازاری۔ اُس زمانہ کا انداز جنگ اور طرز معاشرت۔ سمیہ اور حسن کے عشق کی کرشمہ سازیاں۔ اصلی قیمت ۱۲ عہ۔ رعایتی ۱۰ار

عروس مصر یہ جرجی زیدان کے مقبول اور محرکہ الآرا ناول "احمد بن طولون" کا قابل دید ترجمہ ہے جسمیں تیسری صدی ہجری کے واقعات، احمد بن طولون والی مصر کے دلچسپ حالات، قبطیوں کی معاشرت، سیاسی اور اجتماعی کیفیت پر خاص طور سے روشنی ڈالی گئی ہے، ساتھ ہی عشق و محبت کی چاشنی موجود ہے، ترجمہ اس قدر سلیس ہے کہ بے اختیار مُنہ سے تعریف نکلتی ہے۔ اصلی قیمت ۱۲ عہ۔ رعایتی ۱۰ عہ۔

عبد الرحمٰن ناصر اس میں خلیفہ عبد الرحمٰن ناصر کے زمانہ کے حالات علمائے وقت کا رد و بدل، ارکان حکومت کے جوڑ توڑ خلیفہ کی منظور نظر زہرا کے حالات، اُسکے عاشق سعید کی کارستانیاں، محبت زدہ عابدہ کا کمال نہایت دلچسپ انداز میں دکھائے گئے ہیں۔ قیمت اصلی ۱۲ عہ۔ رعایتی ۱۰ عہ۔ محصول وغیرہ ہر کتاب کا بذمہ خریدار۔

منیجر نظامیہ دار الاشاعت دہلی

جو لوگ طبیب ہیں

اُن کے لیئے اور

جو لوگ طب پڑھتے ہیں

اُن کے لیئے اور

جو لوگ فن طب سے دلچسپی رکھتے ہیں

اُن کے لیئے اگر کوئی بات سب سے زیادہ ضروری اور لازمی ہے تو یہ ہی کہ وہ جناب مستطاب حکیم محمد شریف خان دہلوی جیسے نامور اور مشہور طبیب کی تصنیفات سے فائدہ اُٹھائیں اور اُن کی بیمثل و بے مثال تصنیف

علاج الامراض

کو خصوصیت کے ساتھ ہر وقت اپنے پاس رکھیں، کیونکہ یہی وہ کتاب ہے جسنے حکیم محمود خاں کو اپنے وقت کا ارسطو بنایا، حکیم عبد المجید خاں کو آسمان شہرت پر چمکایا، حکیم وصل خاں نے اسی کتاب کی بدولت نام پایا اور حکیم اجمل خاں کو اسی نے مسیح الملک کا خطاب دلوایا۔ اب اس کو از سر نو سفید دبیز چکنے کاغذ اور بڑے سائز پر نہایت خوشخط چھاپا گیا ہے، اور حکیم اجمل خاں صاحب کی اجازت سے بہت سے اُن کے خاندانی صدہا نسخے اضافہ کیئے گئے ہیں طبیہ کالج کے پرنسپل اور پروفیسروں نے اسکی تصحیح کی ہے، فارسی کی نہایت سلیس زبان اور عام فہم طرز بیان۔ سر سے پاؤں تک تمام امراض کی تشریح۔ تمام امراض کے مکمل معالجات۔ پرہیز اور تمام ہدایات مفصل درج ہیں، اُردو زبان میں بعض حضرات نے "علاج الامراض" کے ترجمے شائع کیئے ہیں لیکن وہ پھر ترجمے ہیں اور اصل کتاب میں جو خوبیاں ہیں وہ اُن ترجموں میں پیدا نہ ہو سکیں اس لیئے ضرورت ہے کہ اصل کتاب سے فائدہ اُٹھایا جائے، یہ کتاب چونکہ عام فائدہ کی ہے لہٰذا ہر شخص کا فرض ہے کہ اس کو خرید کر فائدہ حاصل کرے۔ قیمت فی جلد ۱۰ عہ۔ مجلد ۱۲ عہ۔

منیجر نظامیہ دار الاشاعت دہلی

خزانہ گم شدہ

ہندوستان کیوں محتاج ہو گیا ؟ اسلئے کہ صنعت و حرفت کو چھوڑ دیا
ہندوستان کی فارغ البالی کیوں مٹ گئی ؟ اسلئے کہ صنعت و حرفت معدوم ہو گئی
ہندوستان کی دولت کہاں گئی۔ ؟ جہاں صنعت و حرفت کے قدم پہنچے

اگر ہندوستان کی فلاح منظور ہو

تو فوراً ذیل کی آٹھ کتابیں ہمسے طلب فرمائیے کیونکہ یہی وہ کتابیں ہیں جو ہندوستانیوں کے افلاس و بے زری کو دور کر کے اُن کو عیش و مسرت اور مال و دولت واپس دے سکتی ہیں

ان کتابوں میں دولت و ثروت کا شاندار ذخیرہ اور ہماری دولتمندی کی لہریں بھری ہوئی ہیں !

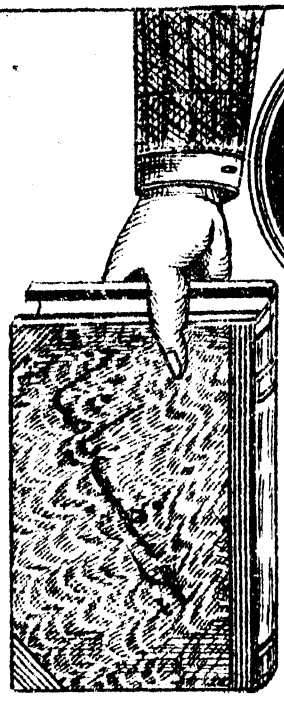
اِن میں کیا ہے

گھڑی سازی۔ فوٹوگرافی۔ رنگ سازی۔ رنگریزی۔ طلمع سازی۔ موم بتی بنانا۔ دباغت مصنوعی جواہرات بنانا شیشہ اور چینی کا سامان بنانا۔ ادویہ سازی سیمنٹ۔ پالش وارنش پارچمنٹ، واٹر پروف، ہر قسم کا کاغذ۔ ہر قسم کے روغن، ہر قسم کی آتشبازی، ہر قسم کی مشینیں، ہر قسم کی سیاہیاں، چرمی سامان، کاغذی اشیاء۔ مہر کی لاکھ۔ بلاٹنگ پیپر وغیرہ تیار کرنا اور سینکڑوں قسم کے مجربات درج ہیں، قیمت عہ حصۂ دوم عہ۔ سوم عہ۔ چہارم عہ۔ پنجم عہ ششم عہ ہفتم ۱۴ ہشتم ۱۲

آٹھوں حصّوں کی مجموعی قیمت صرف آٹھ روپے

ان کتابوں میں ہر صنعت نہایت صحیح اور آسان طریقہ سے بیان کی گئی ہے، اس لیئے فوراً طلب فرمائیے اور فائدہ اُٹھائیے ۔

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی



مشورہ

جب آپ اپنی تمام ضروریات اور فرائض کو پورا کر چکیں تو اپنے جسم، اپنے دماغ اور اپنی طبیعت کو آرام پہنچائیں تاکہ زندگی صحت کے ساتھ بسر ہو اور روزمرہ کی محنت اور کسلمندی کا کوئی اثر آپ کی تندرستی کے لیئے نقصان دہ ثابت نہ ہو اس لیئے طبیعت کو آرام پہنچانے کا ذریعہ سب سے بہتر اور عمدہ صرف کتب بینی ہے مگر کتاب وہ ہو جو اخلاق، معاشرت، تمدن اور زندگی کو خراب کرنے والی نہ ہو، جس کے پڑھنے سے نہ جی گھبرائے، نہ طبیعت اُکتائے، دلفریب ہو، دلکش ہو، مفید ہو اور پر لطف ہو اسی غرض سے ہم آپ کی خدمت میں ایک نئی اور دلچسپ کتاب

یوسف پاشا

کا نام پیش کرتے ہیں، یہ ایک مشہور ترکی شہزادہ یوسف پاشا کے حیرت انگیز کارناموں کا آئینہ ہے، ایک نہایت حسین، پری جمال

مسیحی ملکہ

کا عشق اور اُس کی تحیر خیز کرشمہ سازیاں، ڈاکوؤں کا ایک پراسرار اور خوفناک قلعہ اور یوسف پاشا کے ہاتھ سے اُس کی تباہی، جنگ و جدل کا خوفناک مرقع اور کشت و خون کے لرزا دینے والے مناظر اس میں نہایت خوبی سے دکھائے گئے ہیں انکے

عشق و محبت کا نتیجہ

مصائب و تکالیف کے بعد نہایت خوشگوار معلوم ہوتا ہے۔ قیمت فی جلد عہ۔

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

دربار اکبری

شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر اور اُس کے نورتن کا تاریخی افسانہ دلچسپ حالات رزم بزم شادی و غم ہندو مسلم اتحاد ۔ مرکز آمائیاں ۔ شان حکومت ۔ آئین سلطنت ۔ عمدہ چھپائی بڑا سائز ۴۴۸ صفحے قیمت صرف

آب حیات

مشاہیر شعراء اردو کی سوانح عمری نیز اردو زبان کی عہد بعہد ترقی کی تاریخ ، مشرقی شاعری کی آخری جھلک اور آخری بہار کا دلسوز افسانہ ۔ ۵۵۲ صفحات عمدہ ٹہائی عمدہ کاغذ قیمت

نگارستان فارس

یہ مولانا آزاد کے قلم سے نکلا ہوا فارسی زبان کے مشاہیر شعراء کا تذکرہ ہے ۔ فارسی زبان کی عہد بعہد ترقیوں کو اُن کے کلام کے ساتھ ساتھ مورخانہ طرز لیئے ہوئے آبحیات کے انداز میں ادا کیا ہے ۔ خدا آسخن رود کی سے لیکر خان آرزو تک کے حالات ۔ قیمت تین روپے

سیر ایران

مشرقی زبانوں کے محقق مولانا آزاد نے ایران تک تحقیق کا دامن بچھا دیا تھا ۔ وہاں سے واپسی کے بعد مولانا نے اپنے سفر کے حالات خود بیان فرمائے ہیں اور رائی سے پربت تک روشنی ڈالی ہے ۔ قابل دید کتاب ہے ۔ قیمت عہ

سخندان فارس

فارسی زبان کی ایک مکمل تاریخ ، جسمیں مختلف زبانوں کے مقابلہ سے قوموں کے باہمی رشتوں کے مٹے ہوئے سُراغ نکالے گئے ہیں ، نیز پہلوی اور سنسکرت کے الفاظ کا مقابلہ کرکے تاریخی نتائج نکالے گئے ہیں ۔ قیمت فی جلد

جانورستان

مولانا نے یہ کتاب جانوروں کے ظاہر و باطن پر لکھی ہے جس میں درندوں ۔ پرندوں ۔ چرندوں سب کو پالنے اور سدھارنے کے طریقے بیان فرمائے گئے ہیں ۔ قیمت

دیوان ذوق

مغل شہنشاہی کے آخری چراغ ابوظفر محمد بہادر شاہ کے اُستاد خاقانی ہند ملک الشعراء حضرت ذوق کا مکمل کلام اور پوری سوانح عمری ۔ مرتبہ حضرت شمس العلماء مولانا آزاد دہلوی قیمت

آموزگار فارسی

فارسی زبان جو خاصکر ایرانی بولتے ہیں کھانے والی اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں ہے ۔ ایک ایک مفہوم کے سینکڑوں الفاظ اور جملے درج ہیں قیمت

بیاض آزاد

مشاہیر شعرائے ہند کے کلام کا انتخاب ، وہ بھی مولانا آزاد جیسے سخن سنج کا کیا ہوا ۔ نہایت خوش خط شنگرفی چھپائی جلی قلم ۔ قیمت ایک روپیہ

قند پارسی

ایران کی موجودہ فارسی کی تعلیم ۔ نئے محاورے ، نیا ڈنگ ۔ نیا اُٹھان ۔ نیا انداز ۔ و ۔ با محل نئی طرز ہر تحریر کی ضروری گفتگو اور معاملات قیمت

تذکرۂ علما

اس کتاب میں مولانا آزاد نے ملک ہند کے ۴۰ علمائے مشاہیر کا تذکرہ لکھا ہے ۔ شروع میں حضرت مولانا حسن نظامی کا دیباچہ بھی شامل ہے ۔ قیمت فی جلد صرف

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

نظم آزاد

مولانا کی ایک قابل دید نظم قیمت

نیرنگ خیال

بہترین اور پُر آمد تصنیف

نصیحت کا کرنپول

لڑکیوں کے قصہ کے پیرایہ میں ہر قسم کی مناسب اور ضروری تعلیم

خاصانِ خدا

میں

حضرت قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین سراج الملۃ والدین حضرت سلطان الاولیاء برہان الاصفیاء سلطان المشائخ، محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ کا جس قدر مرتبہ ہے وہ ظاہر ہے اور اعادہ کی چنداں ضرورت نہیں

اُن کی حیات بابرکات کے معتبر و مستند مکمل و مفصل حالات اور مقدس ملفوظات دیکھنے ہوں تو فوراً کتاب "در نظامی" اُردو طلب فرمائیے۔ بڑی تقطیع ۱۶۰ صفحے۔ عمدہ کاغذ۔ عمدہ لکھائی چھپائی۔

قیمت علاوہ محصول وغیرہ صرف ایک روپیہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

پیغمبر آخر الزماںؐ کی زبان

یعنی

عربی

آسانی کے ساتھ سیکھنی منظور ہو یا اپنے بچوں کو پڑھانی مقصود ہو تو

مرقاۃ العربیہ

حصۂ اول

کی ایک جلد فوراً طلب فرمالیجیے۔ جس میں قواعد عربی کیساتھ ساتھ الفاظ پھر اُن کے جملے بنا کر دکھائے ہیں۔ پھر اُردو کے جملے لکھکر عربی بنوائی گئی ہے اور ۴۰ سبقوں پر کتاب کو ختم کیا ہے۔ مبتدیوں کے لیئے بے مثل کتاب ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

مصورِ غم مولانا راشد الخیری کی کتابیں

صبح زندگی شامِ زندگی شبِ زندگی

ان تینوں کتابوں میں لڑکیوں کی تعلیم کے لیئے ایک پُر درد و دلچسپ پیرایہ میں وہ تمام باتیں بیان کردی گئی ہیں جن کی پیدائش سے لیکر وفات تک ضرورت پڑتی ہے۔

صبح زندگی میں نسیمہ کے بچپن کا زمانہ دکھا کر یہ بتایا گیا ہے کہ پیدائش سے شادی تک لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کیونکر کی جائے۔ عہ

شامِ زندگی اس میں سسرال کے زمانہ کی مشکلات کو ایسے موثر طریقہ سے سمجھایا ہے کہ سعید لڑکیاں میکہ سے نکلنے کے بعد بھی خوش رہ سکتی ہیں۔ قیمت عہ

شبِ زندگی اس میں موت کے بعد کا بیان اور عالم بالا کا حال ہے نہایت مؤثر کتاب ہے، ضرور خریدیے کیونکہ اسکو پڑھکر آپ سرمایۂ آخرت بھی جمع کرسکینگے۔ قیمت عہ۔ علاوہ محصول

نوحۂ زندگی بیوہ عورت کی زندگی اور اُس کے دردناک مصائب۔ ایک پُر درد اور دلچسپ قصہ کے پیرایہ میں۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

سات روحوں کے اعمالنامے موت اور مابعد الموت کی کیفیت عالم ارواح کی سیر نہایت دلچسپ عبرتناک قصہ۔ قیمت چھ آنے (۶ر)

طوفانِ حیا مسلمانوں کو تباہ کرنے والی رسوم قبیحہ کی اصلاح قصہ کے پیرایہ میں۔ قیمت عہ

عروس کربلا کربلا کے تاریخی واقعات۔ شہادت امام کی دل ہلا دینے والی داستان۔ عادۃ کربلا کی طرز پر قیمت عہ

بنت الوقت جدید یعنی یافتہ عورتوں کی ناگفتہ بہ حالت کا خاکہ نئی روشنی کی تعلیم و تربیت کے نتائج قیمت ۸ر

جوہرِ قدامت آج سے پچاس برس پہلے عورتوں کی کیا حالت تھی۔ عجیب قصہ۔ قیمت عہ

سرابِ مغرب مغربی تمدن کے دھوکوں کا انکشاف۔ قیمت ۸ر

موودہ لڑکیوں کو ترکہ سے محروم کرنے کی مخالفت۔ پُرسوز اور عبرت انگیز رنگ میں۔ قیمت ۸ر

آفتابِ دمشق ہلال و صلیب کے مقابلے۔ اسلام و نصرانیت کی معرکے۔ عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

حسن کی دیویاں

دہلی کی نامور قاری سرفراز حسین صاحب عزمی بی۔ اے

سیاح امریکہ و جاپان و انگلستان

کی تصنیف سے حسب ذیل چار ناول اس قابل ہیں کہ ہر شخص ان کو پڑھکر فائدہ اٹھائے ان میں حسینانِ بازاری کی پُر اسرار زندگی پر نہایت خوبی کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے، اور اُن کے خطرناک پھندوں کو اچھی طرح کھولکر رکھدیا ہے یہ چاروں ناول یونتو ہر شخص کے لیئے دلچسپ اور مفید ہیں مگر نوجوان پارٹی کو خصوصیت کے ساتھ ان کا مطالعہ ضروری ہے۔

شاہد رعنا

دہلی کی ایک ڈیرہ دار طوائف کی خود نوشت نہایت دلچسپ سوانح عمری۔ اس قدر دلچسپ اور عبرت انگیز کہ تعریف نہیں ہوسکتی، اسکا ہر لفظ نہایت موثر اور قابل دید ہے۔ اس خاص موضوع پر اب تک ایسا دلچسپ اور پُر تاثیر کوئی ناول نہیں لکھا گیا۔ قیمت فی جلد عہ

سعید

اس ناول میں ایک تعلیمیافتہ نوجوان اور ایک پاتر کے جذبات دلی کا سچا خاکہ کھینچا گیا ہے، حسن و عشق کے معاملات پر نہایت لطیف بحث ہے اور انجام اخلاقی فلاح پر ہے، سچے واقعات کی وجہ سے بیحد پُر اثر اور قابل قدر ہے قیمت صرف آٹھ آنے۔

سعادت

اسمیں دہلی کی ایک تعلیمیافتہ سلیقہ شعار اور خوبصورت طوائف کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے، ناچ رنگ حسن و عشق وصال و فراق ہر بات کا دلکش سین کھینچکر دکھایا گیا ہے۔ عاشق و معشوق کی پُر لطف خط و کتابت قابل دید ہے، انجام کار دونوں کو راہ راست نصیب ہوتی ہے۔ قیمت آٹھ آنے

سزائے عیش

سلسلۃ الطوائف کا یہ آخری ناول ہے جو حال ہی میں طبع ہو کر شائع ہوا ہے۔ مصنف ممدوح کا زور قلم اسمیں خاص طور پر لائق مدح و ستائش ہے، فلسفۂ حسن و عشق پر قابل دید فلسفیانہ بحث کی گئی ہے نہایت دلکش اور دلسوز ناول ہے قیمت فی جلد دس آنے۔

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

ایک شوب میں پچاس صفحے لکھتا ہوں

ناظرین دین و دنیا سے عرض ہے



کہ میں کوئی تاجر یا کاروباری آدمی نہیں ہوں، ملازمت پیشہ ہوں بدقسمتی سے آمدنی کم اور خرچ زیادہ ہے، عرصہ سے اس فکر میں تھا کہ آمدنی بڑھانے کی کوئی صورت نکالوں اور کسی کاروبار کی سلسلہ جنبانی کروں، لیکن سرمایہ نہونے سے مجبور رہا آخر بمشکل تن پیٹ کاٹکر کچھ روپیہ جمع کرکے میں نے کاروبار شروع کیا ہے اور اُس کی صورت یہ ہے کہ میں ڈور ڈھوپ کرکے دہلی کے بڑے سوداگروں سے ایسا مال لاتا ہوں جو نہایت عمدہ ہو اور نہایت سستا ہو اور سرمایہ کم ہونیکی وجہ سے اُس مال کو اونے پونے بیچکر فوراً دوسرا مال خرید لیتا ہوں، اب مجھے دوستوں نے صلاح دی ہے کہ اشتہار کے ذریعہ سے یہی مال بیچنا چاہیئے چنانچہ آج میں اشتہار کے ذریعہ سے تقدیر آزمائی کرتا ہوں اس وقت میرے پاس تین درجن قلم بکاؤ ہیں، یہ قلم یعنی فاؤنٹن سلف فلنگ پن نہایت پائدار خوبصورت اور روشنائی اپنے آپ بھر لینے والی ہیں روشنائی اس طرح بھر لیتے ہیں جیسے قلم میں شوب لیا جاتا ہے، اور اس طرح ایک شوب سے کئی کئی ہفتے لکھتے رہیئے، یہ بڑی کارآمد چیز ہے بازار میں بڑے بڑے سوداگروں کے ہاں ان صفات کا قلم دس بارہ روپے کو ملتا ہے، لیکن جو قلم مجھے اتفاق سے ملگئے ہیں وہ ابھی بازار میں عام طور پر نہیں پھیلے ہیں،

ایسے عمدہ قلم دیکھکر

میرا جی للچایا کہ خوب نفع سے بیچوں لیکن پھر سوچا کہ غریب آدمی کو زیادہ نفع ہضم نہ ہوگا، بس اتنا نفع لیکر جتنا دال میں نمک ہوتا ہے فروخت کرتا ہوں، اگر اس قلم کو دیکھکر ہر شخص یہ کہے کہ قلم آپ کو مفت مل گیا ہے تو رکھیئے اور اگر دُنیا میں کوئی شخص گراں بتائے تو فوراً واپس کر دیجیئے اور اپنے دام منگا لیجیئے +

محرروں، وکلاء۔ طالب علموں، مصنفوں اور تمام لکھنے پڑھنے والوں کے لیے بے حد کارآمد ہے۔

قلم کی قیمت مع محصول ڈاک دو روپے آٹھ آنے

مقصود خان کھڑکی تفضل حسین ۱۸۷۸ دہلی

صبح وطن

یہ بارہ قومی اور ملکی دلچسپ اور قابل دید کہانیوں کا دلکش مجموعہ ہے۔ کہانیاں موثر اور پُر درد ہیں ملک و ملت کے دلدادہ فوراً طلب فرمائیں قیمت عہ

بیگناہ مجرم

فوراً طلب فرما کر ملاحظہ فرمایئے یہ ایک نہایت پاکیزہ مذاق کا اخلاقی اور مجلسی ناول ہے۔ دلکش بھی ہے۔ دلسوز بھی اور عبرت انگیز بھی قیمت عہ

چندن

اس میں جناب سدرشن کے لکھے ہوئے پورے پندرہ ادبی اخلاقی اور مجلسی فسانے درج ہیں، اور ہر فسانہ بطور خود نہایت دلچسپ اور نتیجہ خیز ہے۔ پڑھنے والے اور سننے والے دونوں نہایت خوش ہوتے اور اچھا سبق حاصل کرتے ہیں۔ ۳۰۴ صفحوں کی ضخامت۔ عمدہ سفید چکنا کاغذ شروع میں حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب کا دلچسپ دیباچہ شامل ہے

قیمت فی جلد صرف نغیر علاوہ محصول

چٹکیاں

دل میں اُتر جانیوالے خیالات، روحانی اشارے، عبرت کی ٹھوکریں، درختوں، پتھروں، اور چاند ستارے کے پُر لطف لیکچر، نہایت مستانہ اور البیلی عبارت میں بیحد دلفریب، بیحد مؤثر اور نہایت پُر لطف مضامین کا پر لطف مجموعہ، ایک جلد منگا کر ضرور ملاحظہ فرمایئے۔ نہایت فرحت ہوتی ہے

قیمت فی جلد علاوہ محصول صرف چار آنے

تہذیب کے تازیانے

یہ بنگال کے نہایت مشہور پولیٹکل ناول نویس بابو بنکم چندر چٹرجی کے عجیب و غریب دلکش مضامین، اثر ریز قومی اور ملکی جذبات اور نہایت مفید اور قیمتی خیالات کا بیش بہا مجموعہ ہے جسے ملک کے مشہور و معروف فسانہ نگار جناب سدرشن نے اپنے مخصوص رنگ میں ترجمہ فرما کر چھپوا دیا ہے۔

قیمت فی جلد صرف ۱۲؍

قوم پرست

یہ بنگال کے نامور ناٹک نویس جناب بابو دویجیندر لال رائے صاحب کا ایک مشہور تاریخی ناٹک ہے، جس کو جناب سدرشن نے اُردو زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا ہے، ایک جلد فوراً طلب فرما کر مصنف کی جانکاہی اور مترجم کی عرق ریزی کی داد دیجیئے۔ قیمت

صرف ایکروپیہ عہ

محبت کا انتقام

ایک عجیب و غریب حیرت انگیز اور عبرت خیز تاریخی قابل دید ڈراما کاغذی اسٹیج پر قیمت صرف عہ

آتشزدگی مجسٹریٹ

جناب سدرشن کا لکھا ہوا ایک نہایت دلچسپ نتیجہ خیز اور لوٹن کبوتر بنا دینے والا مذاقیہ ڈراما قیمت ۴؍

منجانب نظامیہ

دارالاشاعت دہلی

تمام سرکاری حکام اور کاروباری حضرات کا پسند فرمودہ اور نہایت پسندیدگی کا آلہ

وقت بچانے کا آلہ

صرف پندرہ منٹ میں سو کاغذ چھاپ دینے والا نہایت عمدہ
نہایت سہل الحصول اور نہایت سستا چھاپہ خانہ جو ملک کے تمام
کاروباری لوگوں کے لیئے ایک بیش بہا نعمت بن رہا ہے

میرٹھ کی شاندار ایجاد

جسپر مائش نوچندی میرٹھ سنہ ۱۹۱۰ عیسوی میں تمغہ مل چکا ہے۔

یہ پریس طلسمی پریس کے نام سے تمام ملک میں شہرت حاصل کر چکا ہے، اس میں حکمنامے۔ وکالت نامے، امتحان کے پرچے۔ اشتہارات۔ خطوط۔ لیبل وغیرہ وغیرہ جن کی متعدد نقلیں درکار ہوں آسانی سے طبع ہو سکتے ہیں

مزید خصوصیات

(۱) طلسمی پریس کیلیئے کسی خاص قلم۔ سیاہی اور کاغذ کی ضرورت نہیں، ہر شخص جس زبان میں چاہے اپنے قلم سے لکھکر یا ٹائپ رائٹر کا (نمبر ملکیہ وہ کاپنگ فیتہ سے ہو) بجنسہ فوراً چھاپ سکتا ہے (۲) اسپر صرف ۵ منٹ میں تو نقلیں طبع ہو جاتی ہیں (۳) اسپر بار بار سیاہی لگانے کی ضرورت نہیں، صرف ایک مرتبہ کی سیاہی سو نقلوں کیلیئے کافی ہوتی ہے (۴) یہ اس قدر آسان ہے کہ معمولی خواندہ شخص بھی پہلے ہی دن آسانی سے کام کر سکتا ہے (۵) ایک ہی وقت میں مختلف رنگ چھپ سکتے ہیں

گارنٹی یا اقرار

خریداری سے تین سال تک ہم بلا معاوضہ اور اس کے بعد قلیل معاوضہ ادا کرنے پر پریس کو درست کر دینے پر تیار ہیں ؛

مختلف سائز اور قیمت

کارڈ سائز ۳×۵ انچ للغہ۔ لیٹر سائز ۴×۷ انچ۔ ۷ے۔ نوٹ پیپر ۷×۱۰ انچ۔ ۱۲ے
فلسکیپ ۸×۱۳ انچ ۱۷ے۔ بینک پیپر ۹×۱۲ انچ۔ ۹ے
کتاب کا دو صفحہ ۱۳×۱۴ ۵ے۔ ڈبل فلسکیپ ۱۶×۱۳ للغہ ۵ے
چوصفحہ ۲۰×۲۶ یعنی ۱۳×۲۰ انچ۔ ۵۰ے

نوٹ (۱) حق تاجرانہ ایک درجن کی خریداری پر فیصدی ۱۰
(۲) سرکاری حکام کے علاوہ ہر شخص کو فرمائش کے ساتھ
کچھ زرپیشگی ارسال کرنا ضروریات سے ہے۔

منیجر طلسمی پریس نمبر ۱۰۔ محلہ خیر نگر میرٹھ

مقدمہ قرآن مجید

حضرت مولانا مولوی محمود الحسن صاحب شیخ الہند اسیر مالٹا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نظربندی مالٹا کے زمانہ میں یہ مقدمہ تصنیف فرما کر اور قرآن شریف کی خدمت بجالا کر مسلمانوں پر جو احسانِ عظیم فرمایا ہے وہ نہایت قیمتی ہے۔ اس کے پڑھنے سے کلام مجید کی پوری پوری عظمت و حقیقت معلوم ہوتی ہے، اور یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ ترجمۂ قرآن شریف کر لینا ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے، یہ بے حد مفید و کارآمد کتاب ہے، زبان سلیس صاف اور عام فہم ہے۔ قرآنی نکات کو اور ترجمہ کی مشکلات کو اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ اس سے بہتر ناممکن ہے۔ قیمت فی جلد صرف ۸ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

خطبہ صدارت اسیر مالٹا

حضرت مولانا حسین احمد صاحب (اسیر مالٹا دکراچی) کا علم و فضل فہم و ذکا، زہد و تقوے، حب الوطنی اور درد اسلامی محتاج تشریح نہیں، البتہ یہ عرض کر دینا نامناسب نہ ہوگا کہ ایسے عالم و فاضل متقی و پرہیزگار کی تقریر و تحریر میں روایت و درایت کی مطلقاً ضرورت نہیں۔

بلا تامّل

اس نایاب کتاب کے مطالعہ کے بعد ہر مسلم و مومن خلافت اسلامیہ کے ہر شعبے سے بخوبی واقف ہو سکتا ہے۔

یہ خطبات اس قابل ہیں کہ ہر مسلمان ان کے مطالعہ سے مستفیض و مستفید ہو کیونکہ اس میں اسلام اور خلافت اسلامیہ کے متعلق جو کچھ بحث کی گئی ہے وہ بطور خود نہایت قیمتی ہے۔ قیمت فی جلد چودہ آنے۔

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

جہنّم کی بربادی

مہذب ظرافت کا پُرلطف نمونہ۔ کرۂ مریخ کا حال۔ شیاطین کی دلچسپ کانفرنس۔ واقعات حاضرہ پر دلکش بحث، سیاست موجودہ کے متعلق عجیب و غریب خیالات۔ شیاطین کے قابلِ دید ریزولیوشن، کانفرنس کا دلچسپ فیصلہ ظرافت پیرائے میں ملکی حالات و واقعات پر گہری نظر۔ اپنی طرز کی بالکل انوکھی اور لاجواب و بمثال کتاب۔ قیمت ۶ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

سفرنامۂ اسیر مالٹا

حیات محمود — سوانح شیخ الہند

یہ اسیر مالٹا حضرت مولانا مولوی محمود الحسن (شیخ الہند) کی سوانح عمری ہے جسکو اسیر مالٹا

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدظلہ

نے بدوران مقدمہ کراچی جیل میں بحالت نظربندی نہایت وضاحت کے ساتھ مرتب کیا ہے اور اپنے چشم دید حالات اس خوبی کیساتھ سلیس اردو میں تحریر فرمائے ہیں کہ جواب نہیں ہو سکتا

مولانا کے جذبات اسلامی و محسوسات اسلامی

اور سیاسی خیالات کی شان و رفعت دیکھنی ہو تو فوراً طلب فرمایئے قیمت عہ

آج ہی "منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی" سے منگا لیجیے۔

ہر ہندو اور مسلمان گھر میں ایک

بہت بڑا اور بہت چھوٹا شفاخانہ

قائم ہونا ضروری ہے

بیماری کو آتے دیر نہیں لگتی، اس لیئے نہ معلوم کس وقت اور کس قسم مرض حملہ کر بیٹھے، پھر اُس مقام پر کوئی حکیم یا ڈاکٹر موجود ہو یا نہ ہو اور حکیم یا ڈاکٹر ہو بھی تو اُس کے مجوزہ نسخہ کا اُسی وقت تیار ہو جانا کب یقینی ہے۔ لہٰذا حفظ ماتقدم کے لحاظ سے ایسے شفاخانہ کی ہر گھر میں ضرورت ہے جس میں ہر بڑے سے بڑے اور چھوٹے سے چھوٹے مرض کی دوا ہر وقت موجود رہے اور شفاخانہ بھی نہایت مختصر ہو جو زیادہ جگہ نہ گھیرے۔ اگر کسی غریب کو

جنگل میں سانپ نے ڈس لیا

تو اُس وقت ڈاکٹر اور دوا کا ملنا نہ صرف مشکل بلکہ محال ہے۔ اس لیئے موت سے بچنے کے لیئے ایسے شفاخانہ کی ضرورت ہی جو زیادہ سے زیادہ جیب میں رہ سکے اور کسی کو اُسکا بار گراں بھی نہ گزرے۔

بچہ کوٹھے سے گر پڑا

سر پھٹ گیا۔ خون بہہ رہا ہے، گھر میں اس وقت کوئی مرد نہیں، پردہ نشین ماں حیران ہو رہی ہے کہ کیا کرے، اگر گھر میں شفاخانہ ہوتا تو اُس کو اتنی پریشانی نہ ہوتی اور وہ اپنے زخمی بچہ کا فوراً علاج کر لیتی۔

ایک خوبصورت پردہ نشین

پندرہ سالہ خاتون باورچیخانہ میں بیٹھی کھانا پکا رہی تھی، شوہر باہر گیا ہوا تھا۔ آگ کی چنگاری پر ڈوپٹہ کا آنچل جا پڑا۔ بیچاری کو خبر نہ ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی ہی دیر میں تمام کپڑوں میں آگ لگ گئی اور جبتک اُسنے گھبرا کر کپڑے اُتارے جگہ جگہ سے

بیچاری کا جسم جل گیا

اب کیا ہو، دوا کون لائے، اس لیئے ضرورت ہے کہ ہر مسلمان اور ہر ہندو ایک شیشی "کافی شافی" کی ہر وقت اپنے پاس رکھے یہ سب سے بڑا اور سب سے چھوٹا دواخانہ اور شفاخانہ ہے کیونکہ کم سے کم ۵۰ امراض کو دور کرتا ہے اور چھوٹا اسلیئے کہ صرف ایک چھوٹی سی شیشی ہے جو صرف ایک روپیہ میں اس پتہ سے ملتی ہے۔

منیجر دواخانہ ہاشمی دہلی

دس روپیہ فیس کے بدلے

اگر آپ کی آنکھوں میں کچھ خرابی ہے، بینائی کمزور ہو گئی ہے، جالا پڑ گیا ہے، پانی بھرا آتا ہے، خارش رہتی ہے، موتیا بند کے آثار ہیں اور اسی قسم کی کوئی تکلیف ہے تو آنکھوں کے کسی مشہور ڈاکٹر کے پاس جا کر محض آنکھ کا معائنہ کرنے کی دس روپے فیس نہ دیجئے

پہلے ہمارا بنایا ہوا

علوی سرمہ

جس میں بینظیر بوٹیاں بھی ہیں، اس لیئے اسکا دوسرا نام بوٹیوں کا سرمہ ہے موتیوں اور بوٹیوں اور دیگر قیمتی اجزا سے تیار ہوتا ہے، تین روز استعمال کر کے دیکھئے آپکو خود ہی معلوم ہو جائیگا کہ ہندوستانی بوٹیاں تاثیر میں کیسی کیسی لاجواب ہوتی ہیں کہ صرف تین دن سرمہ لگانے میں آپ کو فائدہ اتنا بڑا معلوم ہوگا کہ پھر آپ کو انگریزی ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔

بوٹیوں کا سرمہ آنکھ کے ہر مرض کی دوا ہے، بوٹیوں کا سرمہ تندرست آنکھ کی قوت قائم رکھتا ہے اور بڑھاتا ہے، بوٹیوں کا سرمہ کسی حال میں آنکھ کو مضر نہیں۔ قیمت ایک ماشہ جو ایک مہینہ کو کافی ہے صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک۔

حافظ محمد یعقوب گنگوہ (سہارنپور)

رسالہ

سوز و ساز

دہلی

صرف اُن لوگوں کو خریدنا چاہیئے

جو دین اور مذہب پر فریفتہ ہیں اور دینی باتوں کے دلدادہ۔
جو علمی دُنیا کی سیر کرنی چاہتے ہیں اور حصولِ علم کے متمنی ہیں،
جو ادبی، تاریخی اور اخلاقی و تمدنی معلومات کے جویا ہیں،
جو سیاسیات سے خاص طور پر دلچسپی لیتے ہیں،
جو معیشت و معاشرت کی فکر میں مبتلا ہیں،
جو طبِ یونانی اور ڈاکٹری سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہیں۔
جو باقاعدہ شاعر بننا چاہتے ہیں، جو اعلیٰ انشاپرداز بننا پسند کرتے ہیں
جو تصوف کے گرویدہ ہیں اور جو بہترین ماہوار رسالہ کے متلاشی ہیں
سالانہ قیمت ۴؎۔ نمونہ کے لیئے ۴؎ کے ٹکٹ آنے چاہیئیں۔

منیجر رسالہ سوز و ساز دہلی

دار السلطنت دہلی کا ہنسنے ہنسانے والا ہفتہ وار

اخبار ظریف پنچ

دہلی

اگر آپ نے نہیں دیکھا تو آپ لطف و تفریح کے مفہوم و معانی سے واقف نہیں ہو سکتے، اور جب لطف ہی نہیں، تو زندگی ہیچ، فلہٰذا فوراً سے پیشتر اور پیشتر سے پہلے قانونِ مسرت کی پہلی دفعہ پر عمل کیجیئے یعنی آج ہی ظریف پنچ کے خریدار ہو کر سالانہ ٹیکس یعنی دو دم یا پنجروپے (۵؎) ادا کر دیجیئے۔

منیجر ظریف پنچ دہلی

یہ کیا ہے؟

انسانی معاشرت کا مجموعہ، زندگی کا دستور العمل، عالم کی ترقی و تنزل کا آغاز و انجام، ہر ایک کے اسباب اور اُس کے اثرات، تمدنی، سیاسی اور مذہبی سوالات پر بحث جو لوگوں کے آرام و آسائش اور ملک کی خوش قسمتی پر خلل انداز ہوا کرتے ہیں، رعایا میں سے خاص لوگوں یا اُن کے لیڈروں کے رنگ ڈھنگ کا بیان اُن کے چال چلن کے اثر کا ذکر۔ مناظر جنگی کی صاف صاف تفصیلات۔ ملک کی قسمت یا دھوم دھام۔ صنعتوں اور صناعوں کی دیکھ بھال۔ ملک کی تجارتیں اور پیداوار اُس کی قومی زندگی کے تمام بناؤ سنگار۔ رزمیہ نظموں اور فلسفہ کے کمالات یعنی علم تاریخ اور اُس میں ایک کتاب

سیر الخلفا

دریا بہ حباب اندر

کی مصداق ہے

جسکے پہلے سلسلہ یعنی سیرۃ الصدیق میں اسلام کے چلتے پھرتے جسم شریعت کا سراپا ایمان کا نمونہ، ایقان کی دلیل، طریقت کے امام، حقیقت کے آئینہ، معرفت کے دریا خدا کی بندگی کے رکن رکین یعنی

خلیفۂ اوّل ابوبکر الصدیق کا تذکرہ

جسکا نام (سیرۃ الصدیق) ہے، اسمیں شریعت کی عمارت بلند کرنے والے کا دین اسلام ہی کے نقطۂ نظر سے ذکر نہیں بلکہ وہ تفصیلات بھی ہیں جو اُنکی شخصیت سے متعلق، اُن کی دہ زارانہ زندگی اور طرز معاشرت کا خاکہ ہیں۔

علامہ جلال الدین السیوطی کی تاریخ الخلفا کے اُردو ترجمہ کا سلسلہ نمبر ایک ہے جنکی جسطرح مفسر ہونے کی حیثیت سے اہمیت شہرۂ آفاق ہے، ویسی ہی مورخ ہونے کی حیثیت سے۔ اُن کی تاریخ ابن الاثیر اور جریر الطبری کی طرح ضخیم اور مکرر بیانات سے طولانی نہیں اور نہ تاریخ ابو الفدا کی طرح کیموں پر مشتمل ہے بلکہ المسعودی کی طرح تمام باتوں پر مشتمل ابو الفدا کی طرح ملخص یا مختصر۔ اسپر طرہ یہ کہ السیوطی اصل تاریخ الخلفاء ہی کے مولف کا دو جزو سے زائد تیاذکرہ۔ علم حدیث کی تمام اصطلاحات حاشیہ پر حدیثوں کے راویوں کی لائف اور ریمارکس یعنی اسماء الرجال اور ہزار ہا دیگر فوائد ضرور یہ بھی شامل ہیں۔ قیمت فی جلد صرف ۴؎ علاوہ محصول۔

منیجر نظامیہ دار الاشاعت دہلی



پہلا حصہ

اس حصہ میں وہ دردناک حالات درج ہیں جو غدر ۱۸۵۷ء میں بہادر شاہ بادشاہ دہلی اور انکی بیگمات اور بچوں کو پیش آئے، واقعات اسقدر عبرت خیز کہ پڑھکر کلیجہ پاش پاش ہوجاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

دوسرا حصہ

اس حصہ میں حضرت خواجہ صاحب نے انگریزوں کے اُن مصائب کا حال تحریر فرمایا ہے جو غدر ۱۸۵۷ء میں اُنکو باغیوں کے ہاتھوں برداشت کرنے پڑی قیمت فی جلد صرف ۸ر

تیسرا حصہ

غدر دہلی کے تیسرے حصے میں خواجہ صاحب نے اُن خطوط کو مہیا فرماکر درج کیا ہے جو محاصرۂ دہلی کے متعلق انگریز افسروں نے افسران پنجاب کو لکھے تھے غدر کے حالات کی رپورٹ۔ قیمت ۴ر

چوتھا حصہ

اس حصہ میں اُس مقدمہ کی تفصیل ہے جو انگریزوں نے دہلی کے آخری مسلمان بادشاہ پر قائم کیا تھا اس میں بہادر شاہ کا جواب لوصفائی کے گواہوں کے بیانات۔ اسکا دیباچہ بھی قابل دید ہے۔ قیمت فی جلد عہ

پانچواں حصہ

اسمیں وہ خط و کتابت درج ہے جو غدر کے خیالوں اور بہادر شاہ بادشاہ کے درمیان ہوئی اور وہ خطوط اور فرمان جو بادشاہ کی طرف سے انکو بھیجے گئے تھے اور جنکو بعد فتح قلعہ سے انگریزوں نے گرفتار کیا۔ قیمت ۴ر

چھٹا حصہ

اسمیں غدر ۱۸۵۷ء کے اُن اخبارات کے مضامین ہیں جو دہلی وغیرہ میں چھپکر شائع ہوئے اور جنپر غدر کی آگ بھڑکانے کا الزام لگایا گیا تھا۔ عجیب کتاب ہے قیمت فی جلد ۴ر

ساتواں حصہ

سُنی سُنائی باتیں نہیں، بلکہ غدر کے چشمدید حالات مرزا نوشہ غالب کے قلم سے۔ جس میں غالب کی مشہور فارسی کتاب "دستنبو" کا ترجمہ بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲ر

آٹھواں حصہ

یہ حصہ عجیب و غریب ہے اور کئی نایاب علمی تصاویر کے ساتھ ہے اسمیں غدر کی کیفیت مرزا الٰہی بخش کی حکمت عملیاں۔ جنرل ہڈسن کا مظالم شہزادوں کا قتل اور بادشاہ کی گرفتاری اور جلاوطنی وغیرہ کا مفصل بیان ہے۔ قیمت عہ

مینجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

میلاد نامہ

نئے رنگ کا قابل دید تذکرہ مولود شریف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس حالات اور آپ کے پاکیزہ اخلاق کا پاک و پاکیزہ بیان۔ قیمت عہ

محرم نامہ

خلافت کے جھگڑوں کا مفصل بیان جنگ جمل صفین کی پوری کیفیت شہادت امام حسین رضی کا معتبر اور دردانگیز نظارہ۔ قیمت عہ

یزید نامہ

سیر کربلا کے بعد کے واقعات حجاج بن یوسف کے مظالم کی تفصیل اہلبیت کی بربادی۔ عجیب و غریب کتاب قیمت عہ

طمانچہ بر رخسار یزید

اسیران شہر بنی امیہ کی خفیہ اور فرمناک سیاحتوں اور یزیدلینڈ کے حالات کو لے کر یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ نہایت دلچسپ قیمت عہ

فاطمی دعوت اسلام

ان دلچسپ حیرت انگیز اور مخفی طاقتوں کا بیان جو اسلام کے مخالف فروغ حضور صاحبی فاطمی اشاعت اسلام کیلئے اختیار کیے۔ قیمت ۱۲

سفر نامہ مصر شام و بغداد

حضرت خواجہ صاحب کے سفر بلاد اسلامیہ کے عجیب و غریب حالات باتصویر نہایت دلچسپ اور پر لطف کتاب ہے۔ قیمت ۸

سی پارۂ دل

مصنوعہ حضرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی کے ادبی اور مذہبی قابل دید مضامین کا مجموعہ قیمت عہ

آپ بیتی

حضرت خواجہ صاحب کی خود نوشت نہایت دلچسپ اور قابل دید سوانح عمری قیمت عہ

جنگ بیتی

درد و غم کے پرسوز اور عبرت خیز مضامین الم انگیز قصوں کا درد بھرا ہوا مجموعہ قیمت ۱۰

کرشن بیتی

ہندوؤں کے مشہور اوتار کرشن جی مہاراج کی قابل دید سوانح عمری خواجہ صاحب کے قلم سے ہے

گیارہویں نامہ

گیارہویں شریف کی محفلوں میں پڑھنے کے لئے خواجہ صاحب کی نادر اور عجیب کتاب قیمت ۱۲

اردو دعائیں

ہر موقع اور ہر محل کے لیے موثر اور مناسب دعاؤں کا مجموعہ جو خاص و عام میں مقبول ہے۔ قیمت ۸

بچوں کی کہانیاں

بچوں کے بہلانے کے لیے نہایت دلچسپ اور سبق آموز کہانیوں کا دلکش اور باتصویر مجموعہ قیمت فی جلد صرف ۱۰

چٹکیاں اور گدگدیاں

حضرت خواجہ صاحب کی ظریفانہ مگر سنجیدہ خیز مضامین کا قابل دید اور بے مثال مجموعہ جس کو پڑھ کر بے اختیار ہنسی آتی ہے۔ قیمت ۱۲

ظرافت نمبر

تسلیم جیس

معلومات یورپ

روزنامچہ سفر ہندوستان

حضرت خواجہ صاحب کے یورپین ممالک کے حالات

قیمت ۱۲

حضرت خواجہ حسن نظامی

مصور فطرت

کی تصنیفات

کم ٹو موت

عشق دنیا کی بھول سے بچانے اور ہر وقت موت کو یاد دلانے والی نہایت دردانگیز اور قابل دید کتاب ہے۔ قیمت عہ

مرگ نامہ

"کم ٹو موت" جیسی مشہور کتاب کا دوسرا قابل دید حصہ جو حضرت خواجہ صاحب نے حال ہی میں مرتب فرمایا ہے۔ قیمت ۶

فرشتہ موت

لڑائی کا گھر

اسلام کا انجام

جنی طرافت

قرآن کی سچی تفسیر

تعلیم القرآن

انعام قرآنی کا راز

آثار خطاطی

گاندھی نامہ

مہاتما گاندھی کی ذات و صفات کا دلچسپ اور قابل دید تذکرہ قیمت ۸

سکھ قوم

اس سکھ قوم کے مذہبی حالات اور رسم و رواج کا بیان ہے ۶

حلال خور

اس میں ہندوستان بھر کے حلال خور طبقوں کے مذہبی تعصب رسم و رواج وغیرہ ۸

داعی اسلام

اس کتاب میں ہر مسلمان کو داعی اسلام کا کام کرنے کی ترکیبیں تحقیق تائی ہیں ۱۲

نئے دور کا اسلام

حضور سرور کائنات کی نبوت میں درود و سود بھرا ہوا اسلام قیمت ایک آنہ

غزنوی جہاد

سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر سترہ حملوں کا تذکرہ قابل دید قیمت ۸

ہندو مذہب کی معلومات

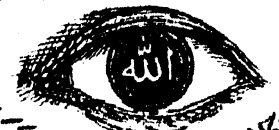
یہ کتاب داعیان اسلام کی معلومات کے لیے خاص طور پر لکھی گئی ہے قیمت صرف ۸

پتہ:- منیجر نظامیہ دارالاشاعت جامع مسجد دہلی

Registered No. L. 1313







ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ

چیست دُنیا؟

از خدا غافل بُدن

نے تماشِ دلفریبِ دُختر زند و زن

مسلمانوں کو دینداری اور دُنیاداری کی صحیح تعلیم دینے والا ماہوار رسالہ

دین و دُنیا

جس کیساتھ حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب کا ماہوار رسالہ "پیر بھائی" بھی شامل ہے

بطنامیہ دار الاشاعت دہلی سے شائع ہوتا ہے

اڈیٹر:- سیّد ظہور احمد شاہجہانپوری

ہر خریدار کو اختیار ہے کہ جب اُسکا جی چاہے، دیکھے ہوئے پرچے احتیاط سے واپس کر کے

اپنی ادا کردہ کُل قیمت ہم سے واپس لیلے

سالانہ قیمت اعلیٰ ایڈیشن للعہ

ششماہی قیمت (اعلیٰ ایڈیشن) عصام

معمولی ایڈیشن۔ سالانہ قیمت ۴ عہ

ششماہی عہ، مع محصولڈاک وغیرہ





ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء

سب سے پہلے

اپنی پیاری بیٹیوں۔ بہنوں اور بیویوں کو جس کتاب کو پڑھانا چاہئے وہ

مصورِ فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی

کی نہایت مشہور و معروف اور مقبول عام تصنیف

"بیوی کی تعلیم"

ہے۔ اور اپنے رنگ میں اپنا نظیر نہیں رکھتی، ملک کے اکثر حصوں میں زنانہ مدرسوں کے نصاب تعلیم میں داخل ہے

اس کتاب میں

اکیس دلچسپ سبق ہیں

مقبولیت کا یہ حال ہے کہ تھوڑے ہی دنوں میں پانچ مرتبہ چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ شروع میں ہندوستان کی

سات مستند اور مشہور اہل الرائے

حضرات کے نہایت پُرلطف دیباچے شامل ہیں

جن کو پڑھکر اس کتاب کی وقعت معلوم ہوتی ہے

"بیوی کی تعلیم"

دو سو ۲۱۶ سولہ کی عجیب و غریب کتاب ہے۔ عورتوں اور بچوں کی آسانی کے لحاظ سے اسکی کتابت بھی تعلیمی کورس کی طرز پر ہوئی ہے یعنی ہر لفظ جُدا جُدا ہے۔ قلم بھی مناسب ہے۔ چھپائی بھی نہایت صاف ہے +

قیمت فی جلد ایک روپیہ چار آنہ

محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔

اس کے بعد

عورتوں کے پڑھنے کیلئے

مصورِ فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی

کی کی اہلیہ لیلےٰ خواجہ بانو صاحبہ کی مرتبہ کتاب

"بیوی کی تربیت"

نہایت مفید اور عجیب و غریب چیز ہے۔ خواجہ بانو صاحبہ نے عورتوں اور بچوں کے متعلق سولہ ۱۶ سوال شائع کیے تھے

اس کتاب میں

سولہ ۱۶ سوالات کے جوابات

جمع کر دیے گئے ہیں جو ہندوستان کی قابل قدر اور تعلیمیافتہ خواتین نے لکھکر خواجہ بانو صاحبہ کو بھیجے تھے

یہ تمام سوالات نہایت اہم تھے

لیکن ہر جواب لکھنے والی خاتون نے ہر سوال کا جواب بھی نہایت قابلیت کیساتھ لکھا ہے

بیوی کی تربیت

"بیوی کی تعلیم" کے دوسرے حصے کا نام ہے۔ ایک سو اٹھائیس صفحوں کی ضخامت ہے۔ اعلیٰ لکھائی اور صاف چھپائی تاکہ عورتوں اور بچوں کو پڑھنے میں تکلیف اور دقت محسوس نہ ہو +

قیمت فی جلد صرف ایک روپیہ

محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔

اس کے بعد

ایک نہایت ضروری کتاب

مصورِ فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی

کی نہایت مفید۔ کارآمد اور دلکش تصنیف

"اولاد کی شادی"

اور پڑھا دیجئے، اور بس۔ اس کے بعد اُن کی وہ تعلیم ختم ہو جاتی ہے جو ایک قابل ماں۔ لائق اور شریف بیٹی اور سلیقہ شعار بیوی کے لیئے لازمی ہے۔

بچوں کی شادی بیاہ

کے متعلق ایسی دلکش، ایسی مفید اور ایسی جامع کوئی کتاب آج تک نہیں لکھی گئی، ہر وقت۔ ہر گھر میں

اس کتاب کا موجود رہنا ضروری ہے

کیونکہ شادی بیاہ کے نازک معاملات میں اس کتاب سے بہتر مشورہ دینے والا کوئی نہیں مل سکتا

اولاد کی شادی

"بیوی کی تعلیم" کے تیسرے حصہ کا نام ہے، جس کو پڑھکر عورت اور مرد دونوں برابر فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اور دونوں کے لئے یکساں کارآمد ہے۔ ۱۲۰ صفحوں کی ضخامت اعلےٰ لکھائی عمدہ چھپائی۔ آخر میں ایک دلچسپ قصہ۔

قیمت فی جلد ایک روپیہ

محصول ڈاک بذمہ خریدار +

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے طلب فرمایئے

(پرنٹر و پبلشر۔ محمد انوار ہاشمی) مطبوعہ اقبال پرنٹنگ ورکس دہلی حویلی اعظم خاں

جلد ۳ | فہرستِ مضامین رسالہ دین و دنیا دہلی بابت ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء | نمبر ۱۲

حمد و نعت صـ۱
تفسیر قرآن مجید صـ۲
شرح مثنوی مولانا رومؒ صـ۳
شرح دیوان حافظؒ صـ۴
شرح گلستان صـ۵
تلاوت قرآن مجید صـ۶
مسئلہ سود صـ۶
آفتاب صداقت صـ۸
بلند ہمتی صـ۸
طلب علم صـ۹
کرامات اولیاء صـ۱۰
بھوت جہات صـ۱۰
غم کوئی چیز نہیں صـ۱۱
نزع کا عالم میں ہے دشمن ایمان آجکل صـ۱۲

رسائل کی روح

بچوں کی جسمانی تربیت صـ۱۳
مذہب صـ۱۳
نجات حقیقی صـ۱۴
سعی ناکام دعا صـ۱۴
دلفریب شکست صـ۱۴
انسانی فطرت صـ۱۴
موجودہ صوفی صـ۱۵
صرف و نحو صـ۱۵
غصہ صـ۱۵
عورت کی فطرت صـ۱۵
خوش مزاجی صـ۱۵

معلومات

مکھی صـ۱۶
قوت نگاہ صـ۱۶
چاند صـ۱۶ آنکھ کان صـ۱۶
سرخ بادل صـ۱۶
پانی کے اندر روشنی صـ۱۶

کم سرمایہ والوں کیلئے وسائل معاش

ٹین کا کام صـ۱۷
ٹین کے بٹن صـ۱۷
چیڑ کے بکس صـ۱۷
پرانی بوتلیں صـ۱۷

سوال و جواب

مذہبی، طبی و متفرق صـ۱۸ تا ۱۹

انشائے لطیف

خصوصیات سعدی صـ۲۰
سرشار محبت صـ۲۱
بہار ہے بہار ہے بہار ہے صـ۲۲
غرور حسن صـ۲۲

صنف نازک کیلئے

عالم ارواح سے عورتوں کی صدا صـ۲۳
محروم وراثت لڑکیاں صـ۲۴

بنت فطرت

رسالہ دین و دُنیا کا مخصوص قصہ صـ۲۸

توجہ پر

حضرات کے لیئے میرٹھ سے اخبار توحید کا اجراء

ہوا تو اس شان سے ہوا کہ ہر نظر اُسکے ظاہری اور ہر دل و دماغ اُسکے باطنی حسن و جمال کا گرویدہ ہوگیا، اُسکے مستانہ مضامین البیلی باتیں اور موہنی صورت نے سب کو موہ لیا لیکن اہل اقتدار و حکومت کی نگاہ زیادہ اُسکی صاف گوئی اور صداقت کے جہانسوز نور کی تاب نہ لاسکیں اور اُسکے مضمون "کہو تکبیر" کو دیکھتے ہی تمام کاپیاں ضبط کرلیگئیں۔ کان پور کی مسجد منہدم ہوئی تو توحید نے حمایت توحید کا فرض جس خوبی سے ادا کیا وہ اُسی کا کام تھا اُسکے جوشیلے اور ہیجان آفریں آرٹیکل دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں غرض جو دیدی ہوا جو جھاڑا یعنی قبل از وقت اخبار توحید کی زندگی ختم ہوگئی اور ناظرین کلچھ تھا کر رہ گئی، ہمنے ناظرین دین و دُنیا کے لیئے اُسی اخبار توحید کے چند فائل مرتب کیئے ہیں لہذا فوراً طلب فرمالیجیئے ورنہ پھر کسی قیمت پر بھی ان صفحہ فائلوں کا دستیاب ہونا ممکن نہیں قیمت سے

مینیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

دین و دنیا کی دولت

ناظرین دین و دنیا کے سامنے

یہ عرض کرنا تو فضول ہے کہ دین و دُنیا کے مضامین کس قدر مفید کارآمد اور شاندار ہوتے ہیں کیونکہ اسکا اندازہ تو جسے زیادہ وہ خود ہی کیے ہوئے ہیں تفسیر قرآن مجید اور مثنوی مولانا رومؒ۔ دیوان حافظ و گلستان کی قابل دید اور مسلسل شائع ہونیوالی شرحوں کے علاوہ دوسرے دینی اور دُنیاوی مضامین بھی بطرز خود نہایت قیمتی اور مفید معلومات سے لبریز شائع ہوتے ہیں دین و دُنیا کا ہر نمبر دینی و دُنیاوی فوائد و معلومات کی انسائیکلوپیڈیا ہے اور ایک دوسرے سے وابستہ ہے اور اس لیے اگر ایک پرچہ بھی نہ ہو تو بہت سی دقتیں اور نایابی نہ چیزہ میں کی ہو جاتی لازمی ہے۔ اسی خیال کے ہمنے رسالہ دین و دنیا کے گزشتہ فائل مہیا کرکے مجلد کرالیے ہیں تاکہ وہ حضرات جو نئے خریدار ہیں یا وہ لوگ جو کسی وجہ سے اپنے پرچے ترتیب کے ساتھ جمع کرکے فائل نہ بنا سکے محروم نہ رہیں اور فوراً ان جلدوں کو منگا کر اپنی سلسلہ کی تکمیل کرلیں، فائلوں کی تعداد بہت کم ہے اسلیئے یہ دین و دُنیا کی دولت حاصل کرنے میں دیر ہرگز نہ کرنی چاہیئے، اور دوسرا کسی خطوط لکھنے میں بے صبری سے کام لینا ضروری ہے

قیمت جلد اول تا دوم شش سوم صـ

مینیجر نظامیہ دارالاشاعت۔ دہلی

قابل قدر اسلامی مذہبی کتابیں

دریا بحباب اندر

دل میں اگر کسی چیز پر صادق آسکتی ہے تو یہ کتاب "فیضان قدسی" چند الفاظ کی خوبی ہے کہ جتنی ہر قسم [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

روح انجینیری

وہ حضرات جو موٹر کے شوقین ہیں

فن انجینیری کی تعلیم کے متعلق یہ کتاب اپنا آپ جواب ہے۔ تمام مشکل سے مشکل مسائل کو نہایت سہولت اور آسانی کے ساتھ سمجھایا گیا ہے۔ بڑے بڑے ماہرین فن انجینیری کی رائے ہے کہ فن انجینیری کے طلبہ کے لیئے یہ کتاب نہایت ضروری اور بے حد مفید ہے۔ اس لیئے اگر آپ بھی فن انجینیری سے دلچسپی رکھتے ہیں تو فوراً ایک جلد "روح انجینیری" کی طلب فرما کر ثواب اٹھائیے

قیمت فی جلد صرف ۱۰
عہ علاوہ محصول ڈاک مقررہ

تعلیم موٹر

اُن لوگوں کیلیئے جو موٹر کے شوقین ہیں

سب سے زیادہ ضروری یہ امر ہے کہ وہ فوراً ایک جلد تعلیم موٹر کی طلب فرمائیں جس میں ہر قسم کے موٹر، اُن کے پُرزوں اور تمام ضروری امور کو نہایت خوبی کے ساتھ سمجھایا گیا ہے اور ایک معمولی سمجھ کا آدمی بھی اس کو دیکھکر نہایت آسانی کے ساتھ موٹر ڈرائیوری کر سکتا ہے۔ اس موضوع پر اُردو زبان میں ابتک ایسی جامع اور مکمل اور آسان کتاب شائع نہیں ہوئی۔ قیمت عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

بہشت بہشت

ہندوستان جو آج افلاس و غربت و ذلت کی وجہ سے جہنم سے بدتر ہو رہا ہے اگر آپ اسی ہندوستان کو عیش و آرام کا بہشت بنانا چاہتے ہیں تو حسب ذیل آٹھ کتابیں فوراً طلب فرمائیے۔ یہی وہ کتابیں ہیں جو ہندوستانیوں کے افلاس و بے زری کو دور کر کے اُن کو مال و دولت اور عیش و مسرت دیکر بہشت کا لطف دکھا سکتی ہیں۔

ان کتابوں میں کیا ہے؟

گھڑی سازی۔ فوٹوگرافی۔ نگاری۔ رنگریزی۔ شمع سازی۔ موم بتی بنانا۔ دباغت مصنوعی جواہرات بنانا۔ شیشہ اور چینی کا سامان بنانا۔ اردیہ سازی۔ پالش وارنش، پارچمنٹ۔ واٹر پروف۔ ہر قسم کا کاغذ ہر قسم کے روغن۔ ہر قسم کی آتشبازی۔ ہر قسم کی مشینیں۔ ہر قسم کی سیاہیاں۔ چرمی سامان۔ کاغذی اشیاء۔ مہر کی لاکھ۔ بلاٹنگ پیپر تیار کرنا۔ اور ہزارہا قسم کے تجربات درج ہیں۔

قیمت حصہ اول عہ دوم عہ سوم عہ چہارم عہ پنجم عہ ششم عہ ہفتم عہ ہشتم ۱۲ر

آٹھوں حصوں کی مجموعی قیمت صرف آٹھ روپے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

انجام زندگی

دہلی کی ایک محترم خاتون کی قابل دید نہایت دلچسپ اور نتیجہ خیز تصنیف

جس نے شائع ہوتے ہی ملک سے خراج تحسین وصول کرنا شروع کر دیا ایک نہایت دلکش۔ دلسوز اور عبرت انگیز قصہ۔ دہلی کی سلیس با محاورہ پُرلطف ٹکسالی [illegible] اور وہ بھی ایک شریف اور تعلیم یافتہ خاتون کے قلم سے [illegible] اور کارآمد

قیمت فی جلد صرف آٹھ آنے (علاوہ محصول ڈاک وغیرہ۔ فوراً منگائیے۔

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

علم مجلسی

نہ تو انسان کبھی کسی جلسہ میں عزت نہیں پا سکتا۔ اگر [illegible] ہے۔ اگر آپکی خواہش ہے کہ ہزارہا آدمیوں کی مجمع میں آپ بلا تکان گھنٹوں تقریر کر سکیں اور حاضرین آپ کے ایک ایک لفظ کو گھنٹوں مزہ لیں۔ اور اُن کی خواہش ہو کہ آپ کی تقریر، اور گفتگو کا سلسلہ برابر جاری رہے تو آپ فوراً کتاب علم مجلسی منگائیے یہ کتاب آپ کو جادو بیاں، شیریں زباں۔ ادیب۔ گویا اور مقرر بنا دیگی

علم مجلسی کتاب اس قدر مقبول ہوئی کہ چند روز ہی میں پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ قیمت عہ۔ حصہ دوم ۸ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

یوسف پاشا

جب تمام فرائض دینی و دُنیاوی کا فارغ ہو کر آپ اپنے دل و دماغ کو آرام پہنچانا چاہیں تو سب سے بہتر ذریعہ تفریح یہ ہے کہ آپ کتب بینی فرمائیں لیکن کتاب وہ ہونی چاہیئے جو اخلاق، معاشرت، تمدن اور زندگی کو خراب کرنیوالی نہ ہو جس کے پڑھنے سے نہ جی گھبرائے نہ طبیعت اُکتائے، دلفریب ہو۔ دلکش ہو مفید ہو اور پُر لطف ہو، اس غرض سے ہم آپکو **یوسف پاشا** پڑھنے کا مشورہ دیتے ہیں یہ ایک مشہور و معروف نہایت حسین و پرجمال مصری ملکہ کے عشق اور ایک نامور

ترکی شہزادہ

کی دلیری اور بہادری کی عجیب و غریب داستان ہے۔ ڈاکوؤں کے ایک پُراسرار قلعہ کی یوسف پاشا کے ہاتھ سے تباہی، جنگ و جدل کے خوفناک مناظر اور **عشق و محبت** کی حیرت انگیز کرشمہ سازیاں، غرض ہر بات دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت فی جلد صرف ۱ عہ علاوہ محصول ڈاک

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

سمرنا کا چاند

کیسا روشن اور کتنا دلفریب ہے، اُس کی خوبی اور دلربائی دیکھنی ہو تو آپ آج ہی نظامیہ دارالاشاعت دہلی سے بےمثیل و بےمثال ناول سمرنا کا چاند منگا لیجئے

اگر آپ ملکی معاملات کے دلدادہ ہیں

تو سمرنا کا چاند منگا کر ملاحظہ فرمایئے کیونکہ اسمیں قصہ کے ضمن میں سیاسیات حاضرہ پر بھی بہت کچھ روشنی ڈالی گئی ہے اور ہر پہلو پر بحث کی گئی ہے۔

اگر آپ تعلیم و تربیت پر فریفتہ ہیں

تو "سمرنا کا چاند" دیکھئے جسمیں تعلیم و تربیت کے فوائد و نقائص پر بحث موجود ہیں

اگر آپ اُردو لٹریچر کا لطف اُٹھانا چاہتے ہیں

تو علامہ شہید الخیری کی تازہ تصنیف "سمرنا کا چاند" ۱ عہ میں خریدیے

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار

عربی ناول اُردو میں

جنکو مولانا سید ظہور احمد صاحب وحشی ایڈیٹر دین و دُنیا نے ترجمہ کیا ہے

محبوبۂ کربلا جرجی زیدان کے مشہور ناول غادۃ کربلا کا نہایت دلچسپ و بےمثیل ترجمہ جسمیں حجر بن عدی صحابی کی لڑکی کی یزید سے اپنے باپ کے خون کا انتقام لینے کا حسن و عشق کی سحر طرازیاں ۳ نہایت پُرلطف میں۔ اعلیٰ قیمت ۱ عہ رعایتی ۱۲ ار

سیف بن یزدجاج اسمیں خلیفہ عبدالملک کی طرف سے حجاج بن یوسف کا مکہ معظمہ پر حملہ حضرت عبداللہ ابن زبیر سے خوفناک لڑائی مکہ معظمہ کا زبردست محاصرہ بیت اللہ میں خونریزی قتل و غارت کی گرم بازاری اور حسن و سمیہ کے عشق کی داستان ہے قیمت ۱ عہ رعایتی دس آنے (۱۰ ار)

عروس مصر "احمد ابن طولون" کا قابل دید ترجمہ۔ قابل دید ناول۔ تیسری صدی ہجری کے عجیب و غریب واقعات۔ قیمت ۱ عہ رعایتی ۱ عہ

عبدالرحمن ناصر:۔ خلیفہ عبدالرحمن ناصر کا عہد۔ علما، وقت کا رویہ۔ ارکان حکومت کے جوڑ توڑ اور حسن و عشق کی کرشمہ سازیاں۔ قیمت ۱ عہ رعایتی ۱ عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت۔ دہلی

حسین ہستیوں کا انقلاب

پیدا ہو جانا کوئی معمولی بات نہیں ہے، یہ ستمگر فرقہ کہلاتا ہے خصوصاً حسینان بازار کی طبیعتوں میں انقلاب پیدا ہونا ضرور دشوار ہے۔ اس کے متعلق قاری سرفراز حسین صاحب عرشی بی اے پلیڈر امریکہ جاپان و انگلستان کے حسب ذیل پانچ ناول عجیب و غریب اور نہایت دلچسپ ہیں جنمیں صحیح واقعات اور حقیقی جذبات کو بے نقاب کیا گیا ہے:۔

شاہد رعنا:۔ دہلی کی ایک ڈیرہ دار طوائف کی خود نوشت نہایت دلچسپ سوانح عمری بےحد دلچسپ اور عبرت انگیز۔ ہر لفظ نہایت موثر اور دلکش۔ نہایت قابل قدر ناول قیمت ۱ عہ

سعادت:۔ اسمیں دہلی کی ایک تعلیمیافتہ سلیقہ شعار۔ خوبصورت طوائف کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ عجیب و غریب کتاب ہے۔ انجام نہایت حیرت انگیز۔ قیمت ۸ ر

سعید:۔ ایک تعلیمیافتہ نوجوان اور ایک پاتر کے جذبات حسن و عشق کی معاملات پر دلچسپ واقعات ۸ ر

سزائے عیش:۔ ایک نہایت دلکش اور دلسوز قابل دید ناول۔ قیمت ۱۰

انجام عیش:۔ سلسلۂ طوائف کا آخری اور تازہ ترین نتیجہ خیز قابل قدر اور لائق دید بےمثل و بےمثال ناول جو حال ہی میں چھپا ہے۔ قیمت صرف ۱۱ ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت۔ دہلی

مارچ سنہ ۱۹۲۴ء — رجب المرجب سنہ ۱۳۴۱ھ

جلد ۳ — رسالہ — نمبر ۱۲

دین و دُنیا

حمد

(از ہز اکسلنسی مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنت جی سی۔آئی۔ای حیدرآباد)

کہتا ہے کون اسکو کہ وہ بے نمود ہے — ہے سب نمود اس کی وہی اک وجود ہے
روز الست حق نے یہ تعلیم دی مجھے — ہستی و بود میری عدم کی نمود ہے
درد و جگر سے میرے ہی یہ آسماں بنا — روز ازل سے ورد مرا یا وُدود ہے
کیا جانے اس کو کوئی کہ یہ کس کی شان ہے — یہ رنگ چرخ کا جو ازل سے کبود ہے
عارف ہے گر تو چشم بصیرت سے دیکھ لے — ہر برگ اور ذرّے میں اُسکی نمود ہے
موجود ہو کے رہتا ہے آنکھوں سے وہ نہاں — عین الوجود پردہ عدیم الوجود ہے
جام جہاں نما ہے کہ پہلو میں دل مرا — ہر ایک کے ضمیر کی مجھ پر کشود ہے
بازار دہر میں ہے مشیت کا انتظام — ناشاد کیوں ہو شاد زیاں ہے نہ سود ہے

(از جناب سید اولاد حسین صاحب سجاد)

صورت نہاں ہے تیری جلوہ عیاں ہے تیرا — پردے کا تو کہیں ہے ظاہر سماں ہے تیرا
تیری ہی مملکت میں بکتی ہے جنس ہستی — از ماہ تا ماہی سکہ رواں ہے تیرا
گونگے بھی پڑھ رہے ہیں کلمہ تری ثنا کا — واصف زبان دل سے ہر بے زباں ہے تیرا
اس طرح پاس ہے تو جیسے جبیں سے ابرو — آنکھوں کے پردے میں بھی جلوہ نہاں ہے تیرا
بلبل کے چہچہوں میں دلکش صدا ہے تیری — کوکو میں فمریوں کے شور و فغاں ہے تیرا
تجھسے وجود قائم پست و بلند کا ہے — ہے یہ زمین تیری یہ آسماں ہے تیرا
مجھکو بھی تو بُلا لے قرب وصال دیکر — میں کیوں زمین پر ہوں جب آسماں ہے تیرا

پھل ہر اک شاخ کو ہر پھول کو بو دیتا ہے — خضر کو آب بقا بیدِ وضو دیتا ہے
کس سے ملتا ہے یہ سب دین ہے تیری مالک — کون دیتا ہے ۔ جسے دیتا ہے تو دیتا ہے

(*)

نعت

(از جناب مولوی عبد المالک صاحب فسر مال ریاست بہاولپور)

اندماناہا آرزوئے آستانت داشتیم — غم عشقت یا رسول اللہ در دل کاشتیم
اے متاع دولت و دنیا تفو بر تو تفو — کیمیائے خاک صحنش را بلب برداشتیم
اے رسول اللہ بگیری دست ما اُفتادگاں — بہر تو از زندو زن خویش و وطن بگذاشتیم
از سیہ روئی نیم لائق کہ آیم در حضور — لیک درگاہ ترا ملجائے امت یافتیم
یا رسول اللہ طلب کن در حریم روضات — بر امید لطف تو دست دعا برداشتیم
چشم ما روشن شدہ از کحل ما زاغ البصر — بارگاہت را رفیع از عرش دکرسی یافتیم
تا نہد شوق زیارت در حریم دل قدم — خانۂ دل را بصد تزئین و زیب آراستیم
در پئے عشق نبیؐ ہوش و خرد را باختیم — ہر چہ باداباد ما کشتی در آب انداختیم

(از جناب محمد ظفر اللہ صاحب ظفر نجیب آبادی تلمیذ حضرت مؤلف دبیر)

خلاق ازل خود ہی شہید ہے جناب اُن کا — جو منکر حضرت ہیں ہے خانہ خراب اُن کا
اللہ کے پیارے ہیں محبوب الٰہی ہیں — شیدا ہے دل و جاں سے ہر ایک جناب اُن کا
ہیں ختم رُسل بانی تخلیق دو عالم کے — اس امر پہ شاہد ہے لولاک خطاب اُن کا
ایمان سے کہتا ہوں خالق کی قسم کھا کر — دیدار الٰہی ہے دیدار جناب اُن کا
یوسف سے حسیں لاکھوں دنیا میں ہوئے لیکن — دیکھا نہ سُنا ہم نے عالم میں جواب اُن کا
سجدے میں جھکے سارے افلاک کے کل قدسی — معراج میں چہرے سے اُٹھتے ہی نقاب اُن کا
پائینگے سب آزادی دوزخ کے شراروں سے — برسے گا کرم کا جب محشر میں سحاب اُن کا
کہتا ہے خدا ان سے جو عاصی امت ہیں — تیرے ہی حوالہ ہے محشر میں حساب اُن کا
بوجہل سے کہتے تھے شیدائے نبی ہر دم — برباد نہیں تجھکو کردے نہ عتاب اُن کا
زائر کی طرح لاکھوں رہتے ہیں کھڑے در پر — اے بادِ صبا تو ہی سرکا دے نقاب اُن کا
اللہ کے پیارے ہیں ۔ ہم کیوں نہ ظفر مانیں — فرمان خداوندی ہے حکم جناب اُن کا

تفسیر قرآن مجید

(گذشتہ سے پیوستہ)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ:- اے لوگو اپنے اُس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور اُن لوگوں کو جو تم سے پہلے تھے پیدا کیا تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔ (ہاں اُس پروردگار کی عبادت کرو) جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنا دیا اور آسمان سے پانی برسایا پھر اُس پانی سے تمہارے کھانے کے لیے پھل نکالے پس کسی کو خدا کا شریک نہ بناؤ اور ایسی حالت میں کہ تم جانتے ہو۔

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ کی تفسیر گزشتہ رسالہ میں درج ہو چکی ہے)

تشریح الفاظ:- ارض:- زمین۔ وہ تمام حصّہ دنیا جو پانی کے علاوہ ہے اور جو بنی آدم کا مسکن ہے۔ اور جسے ربع مسکوں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ خدا کی شان اور صنعت کاملہ ہے کہ اُس نے زمین کو ہماری سکونت اور چلنے پھرنے کے لیے ہموار کر دیا ہے۔ اُسے سمندر کی سطح سے بلند بنایا، جا بجا پہاڑ قائم کیے، پہاڑوں سے چشمے جاری فرمائے، طرح طرح کے درخت اُگائے اور طبقاتِ ارضی کو ایسا نظام بخشا جو انسان کے آرام و آسائش اور تہذیب و تمدن کے لیے نہایت موزوں ہے۔ فراش:- فرش۔ بچھونا۔ ہر وہ چیز جو سخر ہو جائے۔ سماء:- آسمان وہ چیز جو اوپر نظر اُٹھانے سے ہم کو نظر آتی ہے۔ آسمان بھی قدرتِ کاملہ کی صناعی کا بہترین نمونہ ہے۔ آفتاب کی روشنی، ماہتاب کی نور افگنی، ستاروں کی تابشیں، سیاروں کی گردشیں اُس کی شان و عظمت کی حیرت انگیز شانیں پیش کر رہی ہیں، اور اربابِ حکمت کو ان مصنوعات باری تے حیرت کے سمندر میں غرق کر رکھا ہے۔ اور باوجود دعوئے ہمہ دانی وہ آج تک ان کی تہ کو نہیں پہنچ سکے۔ چنانچہ حکمائے حال و ماضی آسمانوں کے متعلق زمین آسمان کا اختلاف رکھتے ہیں۔ حکمائے قدیم کرۂ ارضی، کرۂ مائی، کرۂ ہوائی اور کرۂ آتش کو یکے بعد دیگرے پیاز کے چھلکوں کی طرح باہم پیوستہ بتاتے ہیں اور پھر اُن کے اوپر نو آسمان تسلیم کرتے ہیں۔ علمائے دین ان میں سے سات کو آسمان آٹھویں کو عرش اور نویں کو کرسی کہتے ہیں۔ حکمائے قدیم زمین کو ساکن اور آسمان کو مع اُس کے ستاروں کے زمین کے گرد گھومتا ہوا خیال کرتے ہیں۔ لیکن حکمائے جدید کا مذہب اس کے برعکس ہے، وہ

ہوا اور پانی کی وساطت سے باہم مرکب ہوتے ہیں اور پھر ان سے تیسری صورت تجویز کریں مذہب اُن سے کوئی تعرض نہیں کرتا۔ بناء:- تعمیر۔ پناہ۔ چھت۔ ثمرات:- (جمع ثمر) پھل۔ رزق:- روزی، اشیائے خوردنی۔ انداد:- (جمع ند) ہمسر۔ شریک برابر کا مخالف۔

تفسیر:- کیا فصاحت و بلاغت حسن ترتیب اور تقاضائے فطرت کی واقفیت ہے کہ پہلے مخاطب کو خود اُس کی ذات کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اُس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔ اپنی طرف متوجہ ہونے کے بعد یہ بات قدرتی ہے کہ انسان کو اپنے آباؤ اجداد کا خیال پیدا ہوگا اور نفس اُسے مغالطہ میں ڈالے گا کہ مجھے تیرے ماں باپ نے پیدا کیا ہے۔ پس دفع دخل مقدر کے طور پر یہ بھی بتا دیا کہ تم کو بھی پیدا کیا اور تمہارے آباؤ اجداد سے پہلے کے لوگوں کو بھی پیدا کیا۔ اپنے بعد متفکر انسان کی نگاہیں زمین کی طرف جھک جاتی ہیں پس اُسے زمین کی طرف ملتفت کر کے اپنا احسان جتایا اور فرمایا کہ زمین کو تمہارے لیے بست اور مسخر کر دیا، تمہارا فرش بنا دیا۔ زمین کے مطالعہ سے فرصت پا کر انسان نے سر اُٹھایا تو اُسے آسمان نظر آیا اور فوراً قدرت کاملہ کا فرشتہ پکارا کہ خدا نے تمہارے لیے آسمان کو چھت اور پناہ بنایا ہے ؎

غم دنیا سے پائی بھی جو فرصت سر اُٹھائی کی ۔۔۔ فلک کا دیکھنا تدبیر تیرے یاد آنے کی

زمین و آسمان کے بعد صنفِ انسان کو اُنکے فوائد بتائے، بلندی سے پانی کا برسنا، اُسی پانی سے طرح طرح کے پودوں کا اُگنا بیوہ دار درختوں کا سیراب ہونا، فصلوں کی تیاری اور ان سب سے رزق زمین اُس کی شان و عظمت کی حیرت انگیز شانیں پیش کر رہی ہیں، اور اربابِ حکمت کو ان مصنوعات کے عارضی مہمان انسان کی ضیافتیں ایسی نعمتیں ہیں جنکی شکر گزاری کے بارے وہ کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتا اور زبانِ حال سے کہہ رہا ہے کہ ؎

اے خدا قربانِ احسانت شوم ۔۔۔ ایں چہ احسان ہست قربانت شوم

ان آیات کریمہ میں پہلے خدائے کریم نے بندوں کو اپنی عبادت کا حکم دیا، اور عبادت کے ذریعہ سے اُنکو اختصاصِ قربِ خداوندی کی طرف رہنمائی کی، دوسرے پروردگارِ عالم نے منکرین کو بتایا کہ اُن کو مکلف پیدا کیا گیا، اُنکا اور اُن کے بزرگوں کا آفریدگار خدا ہے اُسی نے زمین کو اسطرح پیدا کیا کہ وہ انسان کے رہنے سہنے میں کام آسکے۔ آسمان کو اسطرح بنایا کہ اُسکی تاثیرات سے زمین کی چیزوں پر نشو و نما کا عمدہ اثر پڑتا ہے۔ بارش سے ہر طرح کا اناج اور پھل وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور ان تمام نعمتوں ؎

شرح مثنوی مولینا روم

(گذشتہ سے پیوستہ)

گفتم اے دور اوفتادہ از حبیب ہمچو بیماری کہ دور است از طبیب

ترجمہ:- میں نے کہا کہ اے دوست سے جدا تیری حالت اُس بیمار کی سی ہے جو طبیب سے دور ہو۔

مطلب:- مولانا روح سے مخاطب ہیں اور ایسے الفاظ کے ساتھ مخاطب ہیں جس سے اسکی حالت بھی ظاہر ہو رہی ہے یعنی وہ اپنے محبوب سے جدا اور دور پڑی ہوئی ہے جس طرح کوئی بیمار طبیب سے دور ہو۔

لا تکلفنی فانی فی الفنا کلت افہامی فلا احصی ثنا

ترجمہ:- مجھے مجبور نہ کر کیونکہ میں عالم فنا میں ہوں۔ میری سمجھ (کی زبان) کند ہو گئی ہے پس میں تعریف نہیں بیان کر سکتا۔

لغات:- تکلیف = مجبور کرنا۔ کل = کند ہو جانا۔ افہام = سمجھانا۔ احصا = شمار کرنا ثنا = تعریف۔

مطلب:- مولانا روح سے کہتے ہیں کہ تو مجھے حضرت محمد ﷺ کی توصیف و ثنا پر مجبور نہ کر کیونکہ وہ فنا کی منزلوں سے عالم بقا میں جا پہنچے ہیں اور اُن کی روح سرمدی اور لم یزل ذات و صفات میں جذب ہو گئی ہے۔ لیکن میں عالم فانی میں ہوں۔ پس فانی کو قدرت نہیں کہ باقی کی تعریف کر سکے۔ اسی لیے میں دیکھتا ہوں کہ فہم و ادراک کی زبان کند ہو گئی ہے اور توصیف و ثنا کے لیے لب کشائی میرے لیے دشوار ہے۔ چونکہ مولانا نے "لا احصی ثنا" کا جملہ ارشاد کیا ہے اس لیے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے مرشد کی ثنا سے ذاتِ باری کی ثنا کی طرف متوجہ ہو گئے ہوں جیسا کہ حدیث شریف ہے اور سرورِ عالم نے خدا کی جناب میں سربسجود ہو کر فرمایا ہے لا احصی ثنآءً علیک کما اثنیت علیٰ نفسک۔ خداوندا مجھ سے ایسی تعریف نہیں بن پڑتی جیسی تو نے اپنی تعریف آپ کی ہے۔

کل شیٔ قالہ غیر المفیق ان تکلف او تصلف لا یلیق

ترجمہ:- جو شخص ہوش میں نہیں ہے وہ تکلف سے کہے یا لاف زنی کے طور پر کہے جو کچھ کہے گا نامناسب ہی ہوگا۔

لغات:- مفیق = جسے افاقہ ہو۔ صاحب ہوش۔ غیر المفیق = بیہوش۔ تکلف = بناوٹ کرنا۔ تصلف = لاف زنی کرنا۔

مطلب:- شہر یار کی تائید میں فرماتے ہیں کہ جب میں عالم فنا میں ہوں یعنی بیہوش ہوں اور عالم باقی کے لیے جس فہم و ادراک اور ہوش و حواس کی ضرورت ہے وہ مجھے میسر نہیں تو کیونکر زبان کھول سکتا ہوں ایسی حالت میں اگر میں کچھ کہوں گا تو محض تکلف اور تصنع ہوگا یا خواہ مخواہ لاف زنی ہوئی اور یہ بات کسی طرح مناسب نہیں۔

ہر چہ می گوئی موافق چوں نبود چوں تکلف نیک نالایق نمود

ترجمہ:- جو کچھ کہتا ہے چونکہ وہ واقع کے مطابق نہیں ہوتا اس لیے بناوٹ کی طرح نہایت نامناسب نظر آتا ہے۔

مطلب:- توضیح مطالب سابقہ کے لیے فرماتے ہیں کہ جس شخص کے ہوش و حواس بجا نہیں وہ جو کچھ کہتا ہے واقع کے مطابق نہیں ہوتا اور اس لیے بالکل نامناسب اور ناپسندیدہ ہوتا ہے اور جس طرح بناوٹ کی باتیں سننے کے قابل نہیں ہوتیں اسی طرح اُس کا کلام بھی لائق اعتنا نہیں سمجھا جاتا۔

من چہ گویم یک رگم ہشیار نیست شرح آں یارے کہ او را یار نیست

ترجمہ:- میں اُس یار بے مثال کی کیا تعریف کروں مجھے تو ذرا بھی ہوش نہیں ہے۔

مطلب:- میری ایک رگ بھی ہشیار نہیں یعنی سر سے پاؤں تک جسم بے خودی اور سراپا بے ہوشی ہوں۔ ایسی حالت میں اُس یار بے مثال کے متعلق کیونکر بیان کروں جو اپنے اوصاف میں یکتا اور اپنے حالات میں بے ہمتا ہے۔ اس بیت کو ذاتِ باری کے متعلق سمجھا جائے تو ظاہر ہے اور اگر مولینا شمس الدین تبریزی مراد لی جائے تو اُن کو بے نظیر اور بے ہمتا کہنا اس خیال سے درست ہوگا کہ وہ قطب الاقطاب فرد الافراد اور اپنے زمانہ میں یکتا اور بے مثال تھے۔

خود ثنا گفتن ز من ترک ثناست کیں دلیل ہستی و ہستی خطاست

ترجمہ:- میرا تعریف کرنا ہی گویا ترک تعریف ہے کیونکہ یہ ہستی کی دلیل ہے اور ہستی خطا ہے۔

مطلب:- منہ سے کچھ کہنے کے معنی میں الفاظ کو عدم سے وجود میں لانا اور نیست سے ہست کرنا۔ لیکن ہستی اربابِ معنی اور اہل تصوف کے نزدیک امرِ موہوم اور فنا فی ہے۔ اور ایسی فانی ہے کہ وجود و عدم میں کوئی فرق نہیں پس ثنا کہنا بھی نہ کہنے کی برابر ہوا۔ حاصل یہ ہے کہ خاموشی بہتر ہے اور ممدوح کی توصیف اُنتا میرے امکان سے باہر ہے۔

شرح ایں ہجران و ایں خون جگر ایں زماں بگزار تا وقتِ دگر

ترجمہ:- اس مفارقت اور اس خون جگر کا بیان اب کسی دوسرے وقت پر اٹھا رکھو۔

مطلب:- روح اصرار کر رہی ہے کہ حضرت پیر کے حالات سے مجھے تازگی اور شگفتگی عطا کیجیے لیکن مولانا اپنے عجز و قصور کا اعتراف کرتے ہیں لیکن جب جوش بہت زیادہ مصر ہوتی ہے تو فرماتے ہیں کہ توصیف و ثنا تو میں کیا کر سکتا ہوں البتہ اُن تکالیف کا کچھ حال بیان کرتا ہوں جو مفارقت اور جدائی کی وجہ سے میں برداشت کر رہا ہوں اور اُنے جگر خون ہو رہا ہے

شرح دیوان حافظؒ

(بسلسلۂ ماہِ گذشتہ)

یادلارامے مراخاطرخوش ست　　کزدلم یکبارہ برد آرام را

ترجمہ:۔ اُس محبوب کے ساتھ میرا دل خوش ہے جس نے ایک ہی دفعہ میں میرا آرام لے لیا۔

مطلب:۔ شعر مناسبات لفظی سے بھرا ہوا ہے محبوب دل کو آرام دینے والا ہے اور اُس نے دل سے آرام چھین لیا۔ گویا دنیائے عشق میں آرام کے وہ معنی نہیں جو عام طور پر سمجھے جاتے ہیں۔ عاشق کا آرام اسی میں ہے کہ وہ بے آرام ہو۔ بیتاب ہو اور ہر لحظہ محبوب کی یاد اُس کے دل میں چٹکیاں لیتی رہے۔ پس حافظ رح فرماتے ہیں کہ اُس لاآرام کے خیال میں میں مسرور و محو ہوں جسکی پہلی جلوہ آرائی اور ادائے دلربائی نے میرے دل کا آرام چھین لیا۔ خوشی کا سبب ظاہر ہے یعنی اُس نے آرام چھین کر اُس کے معاوضہ میں دل کو بیتابی و اضطراب کی جو دولت عطا کی ہے اُس سے بڑھکر اور کوئی شے عاشق کے لیے مایۂ مسرت نہیں ہو سکتی۔

نگردد یکبر سبرو اندر چمن　　ہر کہ دید آں سرو سیم اندام را

ترجمہ:۔ پھر کبھی باغ میں سرو کی طرف نظر نہ اُٹھائیگا جس نے اُس محبوب خوش قامت کو دیکھ لیا۔

لغات:۔ سرو = درخت مشہور۔ محبوب خوش قامت۔ سیم اندام = جس کا بدن چاندی کی طرح ہو۔ خوشنما۔ سفید۔ گورا۔

مطلب:۔ محبوب کے قد و قامت کی دلآویزی اور خوشنمائی کا یہ عالم ہے کہ اگر کوئی شخص ایک دفعہ اُسے دیکھ لے تو سرو باغ سے متنفر ہو جائے اور اس قدر متنفر ہو جائے کہ اُسکی طرف نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھے۔ مفہوم معنوی یہ ہے کہ جب دل کی آنکھیں شاہد معنی کی بے نقابی اور تجلیات قدس کے نظاروں سے مسرور ہو جاتی ہیں تو حسن مجازی کی طرف سے بے نیاز اور فانی جمال و خوبی سے دل متنفر ہو جاتا ہے۔

از سرِ دنیا گذشتی غم مخور　　خوش بخور ہم خوش بدار ایام را

ترجمہ:۔ تم دنیا سے گذر گئے غم نہ کھاؤ۔ اچھی طرح کھاؤ پیو اور خوش و وقت رہو۔

مطلب:۔ تمام مشکلات و مصائب کا سرچشمہ دنیا اور اُسکی محبت ہے جو شخص دنیا سے گزر گیا یا جس شخص نے دنیا کا خیال چھوڑ دیا اور شراب بیخودی سے اپنے آپ کو سرشار کر لیا اُس کے لیے کوئی غم باقی نہیں رہا اُسے چاہیے کہ مزے سے کھائے پیئے اور اپنے وقت کو خوشی کے ساتھ گزارے۔

صبر کن حافظ بسختی روز و شب　　عاقبت روزے بیابی کام را

ترجمہ:۔ اے حافظ سختی پر ہمیشہ صبر کرتے رہو ایک نہ ایک دن کامیاب ہو جاؤ گے۔

لغات:۔ کام = مقصد۔ مراد

مطلب:۔ عاشق کو چاہیے کہ اُسے رات دن صبح شام جو مشکلات اور ناگواریاں پیش آئیں اُن کو انگیز کرے، شدائد پر صبر کرتا رہے۔ اور کامیابی سے مایوس نہ ہو۔ ایک نہ ایک دن خدا اُس پر فضل کریگا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔

غزل

ما بر فتیم و تو دانی و دل غمخورما　　بخت بد تا بکجا می برد آب و خورما

ترجمہ:۔ ہم تو چلے اب تم جانو اور ہمارا غمگین دل جانے۔ دیکھیے بدقسمتی ہم کو کہاں کہاں لے جائیگی۔

لغات:۔ آب و خور = آب و دانہ۔

مطلب:۔ مشہور ہے کہ آب و دانہ آدمی کو لیے پھرتا ہے ؎

دو چیز آدمی را کشاند بزور　　یکے آب و دانہ دگر خاک گور

پس حضرت حافظ آب و دانہ کی اس کشمکش کو اپنی بدقسمتی کی طرف منسوب کرکے فرماتے ہیں کہ ہمارا بُرا نصیب دیکھیے ہمارا آب و دانہ کہاں لیجائیگا۔ یعنی ہماری قسمت میں خدا جانے کہاں کہاں ٹھوکریں لکھی ہیں بہرحال ہم تو جاتے ہیں۔ دل تمہارے سپرد ہے تم جانو اور یہ دل جانے (یا یہ مطلب ہے کہ اس مصیبت فراق کو تم جانتے ہو یا ہمارا غمگین دل جانتا ہے) بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ شاخ نبات (حافظ رح کی محبوبہ) شیراز سے بغداد چلی گئی تھی۔ حافظ صاحب نے اپنے آپ کو مسافر اور اُسے مقیم فرض کرکے یہ غزل کہی۔ واللہ اعلم۔ شعر کا مفہوم عام ہے اور اس تلمیح و تاویل کی کوئی ضرورت نہیں۔

از نثار مژہ چوں لطف تو در رہ گیرم　　قاصدے کز تو سلامے برساند برما

ترجمہ:۔ اگر کوئی قاصد تیری جانب سے مجھے سلام پہنچائے تو میں تیری لطف کی طرح اُسے موتیوں خیر مقدم کہوں

لغات:۔ نثار = وہ چیز جسے نثار کریں۔ نثار مژہ = پلکوں کی نچھاور۔ آنسو۔

مطلب:۔ اگر تیرا کوئی قاصد مجھے تیری طرف سے پیام پہنچائے تو میں اُس پر آنسوؤں کے موتی نثار کروں اور جس طرح تیری لطف موتیوں سے آراستہ ہے اسی طرح اُس قاصد کو بھی ان موتیوں سے آراستہ کروں کسی مہمان عزیز کو نثار کرنا اُسکی انتہائی آؤ بھگت ہے۔ عاشق کا سب سے بڑا خزانہ دُرہائے اشک ہیں پس وہ اس خزانہ کو اپنے محبوب کے قاصد پر نثار کرتا ہے۔ (یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قاصد محبوب کو دیکھکر عاشق کو بے انتہا مسرت حاصل ہو اور وہ آنسو مژگاں پر نمودار ہوں جو جوش مسرت میں نکلتے ہیں) +

شرح گلستاں

(گذشتہ سے پیوستہ)

برطاقِ ایوان فریدوں نوشتہ بود۔

ترجمہ:- ایوان فریدوں کے محراب پر لکھا تھا۔

لغات:- طاق - محراب - ایوان - محل - قصر - مکان وسیع و بلند۔ فریدوں - ایران کے مشہور بادشاہ کا نام۔

جہاں اے برادر نماند بکس دل اندر جہاں آفریں بند و بس

ترجمہ:- بھائی دنیا کو بقا نہیں صرف خدا سے دلبستگی پیدا کرو۔

مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت کہ بسیار کس چوں تو پرورد و کشت

ترجمہ:- ملک دنیا پر بھروسہ نہ کرو۔ کیونکہ اس نے تمہاری طرح بہت لوگوں کو پالا اور مار ڈالا۔

چو آہنگ رفتن کند جانِ پاک چہ بر تختِ مردن چہ بر دیبۂ خاک

ترجمہ:- جب موت کا وقت آجائے تو مرنے کے لئے تخت اور خاک دونوں برابر ہیں۔

لغات:- تکیہ کردن - پشت کردن - بھروسہ کرنا - آہنگ - ارادہ -

مطلب:- فرماتے ہیں کہ فارس کے اولوالعزم اور جلیل القدر بادشاہ فریدوں کے شاندار ایوان کے دروازہ پر لکھا تھا کہ یہ دنیا فانی ہے - اس پر بالکل اعتماد نہیں کرنا چاہئے اور فانی اشیا کی بجائے خدائے تعالے سے دلبستگی کی ہدایت کیگئی ہے - ان اشعار کے مناسب حال پھر سلطان محمود کی حکایت تحریر کی - چنانچہ فرماتے ہیں کہ خراسان کے ایک بادشاہ نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ سلطان محمود کے تمام اعضا منتشر اور ایک دوسرے سے جدا ہو گئے ہیں - سارا بدن خاک ہو چکا ہے لیکن اُسکی آنکھیں اور آنکھوں کی بینائی بدستور باقی ہے چنانچہ وہ بدستور عالم حیات کی طرح گردش کرتی ہیں ذرا ادھر اُدھر دیکھتی ہیں - خواب عجیب تھا - بادشاہ اس سے متاثر ہوا اور دربار کے علما فضلا کو جمع کر کے اُن کے روبرو بیان کیا - لوگوں نے غور کیا لیکن کوئی معقول تعبیر سمجھ میں نہیں آئی - ایک فقیر بھی حاضر دربار تھا اُسنے عرض کیا کہ سلطان محمود کی آنکھیں یہ دیکھنے کے لئے کھلی ہوئی ہیں کہ اُس کا ملک دوسروں کے قبضہ میں ہے - درحقیقت دنیا کی محبت مرنے کے بعد بھی دل سے دور نہیں ہوتی اور اسی لئے دنیائے تصوف کی پہلی منزل یہی ہے کہ سالک راہِ الٰہی جاہ و مال کا خیال دل سے دور کر دے -

ترجمہ:- خراسان کے ایک بادشاہ نے سلطان محمود سبکتگین کو خواب میں اسطرح دیکھا کہ اُسکا سارا بدن ریزہ ریزہ اور خاک ہو چکا ہے لیکن اُس کی آنکھیں بدستور حلقوں میں گردش کناں اور نگراں ہیں - تمام حکیم اس خواب کی تعبیر سے عاجز رہے لیکن ایک درویش نے کہا کہ اُسکا ملک دوسروں کے قبضہ میں ہے "

لغات:- وجود - جسم - اعضا - چشم خانہ - حلقۂ چشم - سائر - تمام باقی - کل - تاویل - کل بٹھانا - تعبیر -

مطلب:- شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ قصر فریدوں کے محراب کی عبارت پہلے نقل کی جس میں دنیا کی بے ثباتی اور خدائے تعالے سے دلبستگی کی ہدایت کیگئی ہے - ان اشعار کے مناسب حال پھر سلطان محمود کی حکایت تحریر کی - چنانچہ فرماتے ہیں کہ خراسان کے ایک بادشاہ نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ سلطان محمود کے تمام اعضا منتشر اور ایک دوسرے سے جدا ہو گئے ہیں - سارا بدن خاک ہو چکا ہے لیکن اُسکی آنکھیں اور آنکھوں کی بینائی بدستور باقی ہے چنانچہ وہ بدستور عالم حیات کی طرح گردش کرتی ہیں ذرا ادھر اُدھر دیکھتی ہیں - خواب عجیب تھا - بادشاہ اس سے متاثر ہوا اور دربار کے علما فضلا کو جمع کر کے اُن کے روبرو بیان کیا - لوگوں نے غور کیا لیکن کوئی معقول تعبیر سمجھ میں نہیں آئی - ایک فقیر بھی حاضر دربار تھا اُسنے عرض کیا کہ سلطان محمود کی آنکھیں یہ دیکھنے کے لئے کھلی ہوئی ہیں کہ اُس کا ملک دوسروں کے قبضہ میں ہے - درحقیقت دنیا کی محبت مرنے کے بعد بھی دل سے دور نہیں ہوتی اور اسی لئے دنیائے تصوف کی پہلی منزل یہی ہے کہ سالک راہِ الٰہی جاہ و مال کا خیال دل سے دور کر دے -

قطعہ

بس نامور بزیر زمیں دفن کردہ اند کز ہستیش بروی زمیں نشان نماند

ترجمہ:- بہت سے نامور زمین میں دفن ہیں جنکی ہستی کا نشان بھی روئے زمین پر باقی نہیں -

لغات:- نامور (اصل میں نام آور) نام لانیوالا - مشہور - بڑا آدمی - رئیس بادشاہ - (دوسرے مصرع میں زمین کے بعد لفظ پر زائد ہے)

مطلب:- انسان کو اس ارفانی کی زندگی پر ناز و فخر جائز نہیں - خدا جانے کتنے امیر اور بادشاہ اسمین دفن ہو چکے ہیں جنکی شان و عظمت کا اب کوئی نشان نہیں ملتا

حکایت

یکے از ملوک خراسان سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید کہ جملہ وجود او ریختہ بود و خاک شدہ مگر چشمانش کہ بجنبان در چشم خانہ ہمی گردید و نظری کردند - سائر حکما از تاویل آں فرد ماندند مگر درویشے کہ بجائے آورد و گفت ہنوز نگران ست کہ ملکش بادگران ست

تلاوت قرآن مجید

(نور الدین)

تلاوت قرآن کریم تمام عبادات سے افضل ہے علی الخصوص نماز میں کھڑے ہو کر جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میری امت کی عبادتوں میں سب سے افضل تلاوت قرآن ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جس شخص کو حق تعالےٰ نے نعمت قرآن عطا فرمائی ہو اور وہ سمجھے کہ اور کسی شخص کو اس سے بہتر کوئی چیز ملی ہے تو اس نے اس چیز کی تحقیر کی جسکی حق سبحانہ و تعالےٰ نے توقیر کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دلوں کو لوہے کیطرح زنگ لگ جاتا ہے، لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ زنگ کس چیز سے دور ہوتا ہے آپ نے فرمایا قرآن شریف کے پڑھنے سے اور موت کو یاد کرنے سے بلاشبہ تلاوت قرآن کریم کے فضائل بے شمار ہیں۔ مگر خوب یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن شریف سے مقصود اصلی فقط پڑھنا نہیں ہے بلکہ اُسپر عمل کرنا ہے۔ پڑھنا یاد رکھنے کے لئے ہے، اور یاد رکھنا عمل کرنے کے واسطے، جو لوگ پڑھتے ہیں، اور عمل نہیں کرتے ان کی مثل ایسی ہے جیسے کسی غلام کے پاس ایک مالک کا نامہ آئے اس میں اس غلام کی نسبت احکام لکھے ہوں۔ وہ غلام بیٹھے اور اُس نامہ کو خوش آوازی سے پڑھے اس کے حروف خوب صحت کے ساتھ نکالے۔ مگر جو احکام اس میں مندرج ہوں وہ بجا نہ لائے، کیا وہ غلام مستوجب عقوبت نہ ہوگا؟

حضرت عکومہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب مصحف مجید کھولتے تو انپر غشی طاری ہو جاتی اور فرماتے۔ ہوہ کلام ربی، غور کرو قرآن مجید کی عظمت کو کوئی شخص جان نہیں سکتا تاوقتیکہ وہ حق سبحانہ و تعالےٰ کی عظمت کو نہ پہچانے۔ تلاوت قرآن شروع کرنے سے پہلے خداوند تعالےٰ کی عظمت کہ یہ اسکا کلام ہے اپنے دلمیں حاضر کرلینا چاہئے، حضرت عامر بن عبداللہ وساوس کا گلہ و شکوہ کرتے تھے کسی نے پوچھا کیا دنیاوی وساوس ہوتے ہیں؟ فرمایا اگر میرے سینہ میں چھری ماریں تو نماز میں دنیوی خیال لانے سے یہ مجھے بہت آسان ہے۔ مجھے یہ خیال بہت رہا کرتا ہے کہ قیامت کے دن حق سبحانہ و تعالےٰ کے سامنے کیونکر کھڑا ہونگا؟ غور کرو سلف صالح اِس قسم کے خیالات کو بھی وساوس میں شمار کرتے تھے، حقیقت یہ ہے کہ جو آیت نماز میں پڑھی جائے اس کے معنوں کے سوا اور کسی بات کا خیال دلمیں نہ لانا چاہئے، جب دوسری بات کا خیال دلمیں آیا گو کہ وہ بات دین ہی کی کیوں نہ ہو وہ بھی وسواس ہے

اللھم ارحمنی بالقران - واجعلہ لی اماماً ونوراً وھدیً و رحمۃً - اللھم ذکرنی منہ ما نسیت - وعلمنی منہ ما جھلت - و ارزقنی تلاوتہ اناء اللیل واطراف النھار - واجعلہ لی حجۃً یا رب العالمین - اللھم انفعنی وارفعنی بالقرآن العظیم واھدنی بالآیات والذکر الحکیم وتقبل منی انک انت السمیع العلیم - و اغفرلی انک انت الغفور الکریم وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ؛

مسئلہ سود

اور مسلمانوں کے اسراف کا صحیح علاج

(از جناب مولانا مولوی طفیل احمد صاحب سکریٹری ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ)

مسئلہ سود کے متعلق میری چند تحریرات اخبارات میں اور کتابوں کی شکل میں شایع ہوئی ہیں، اور اُن کے متعلق ایک ہی قسم کے شکوک ظاہر کئے جا رہے ہیں اس لئے میں اختصار کے ساتھ اپنے مطلب کو واضح کر دینا چاہتا ہوں۔

۱۔ مسلمانوں کو سب سے زیادہ غلط فہمی صرف سود کے لفظ سے ہوتی ہے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے نزدیک روپیہ کی ہر قسم کی بڑھوتری کے لئے خواہ وہ ربوٰا (یوژری) ہو یا انٹرسٹ صرف سود کا ایک لفظ ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ربوٰا ہو یا یوژری دیگر مذاہب میں بھی اسی طرح ممنوع رہا ہے جسطرح سے کہ اسلام میں اور چونکہ پہلے زمانہ میں روپیہ صرف ذاتی ضروریات کے لئے لیا جاتا تھا اس لئے اُسپر بڑھوتری لینا ممنوع تھا۔ مگر صنعتی اور تجارتی ترقی سے یورپ میں اُدھار لیا ہوا روپیہ نفع آور کاموں میں لگنے لگا جس سے مدیوں زیادہ روپیہ پیدا کرکے نفع کا ایک جزو دائن کو دیدیتا ہے۔ یہی انٹرسٹ یا تجارتی سود ہے۔ جس کے لین دین سے اُن ممالک کو بہت نفع پہونچا اور بعد میں اُسکا رواج ہندوستان میں بھی ہوگیا اور اب اُسے جملہ اقوام دُنیا بجز مسلمانوں کے جائز قرار دیکر اُس سے نفع اٹھا رہی ہیں۔

۲۔ مگر ربوا ہو یا انٹرسٹ دونوں اُن لوگوں کے لئے یکساں مضر ہیں جو صرف سود دیتے ہیں اور لیتے نہیں جیسا کہ مسلمانوں کی حالت ہے۔ کیونکہ انٹرسٹ یعنی ارزاں شرح کا تجارتی سود بھی اُنہیں لوگوں کے لئے مفید ہے جو اُس کا لینا اور دینا دونوں جائز سمجھتے ہیں۔ مثلاً ایک سوداگر کچھ مال اُدھار لاتا ہے اور اُسپر بازاری شرح کا سُود ادا کرتا ہے مگر جب اُس کا مطالبہ کسی کے ذمہ ہوتا ہے تو تجارتی سود نہیں لیتا تو ایسی حالت میں وہ سراسر ٹوٹے میں رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان انٹرسٹ جیسی مفید چیز سے بھی متمتع نہیں ہوسکتے اور اسی وجہ سے اُن کے کاریگر کاشتکار اور دوکاندار دیگر اقوام کے سرمایہ داروں کے غلام ہیں۔

۳۔ بعض اصحاب تجویز کرتے ہیں کہ مسلمان عہد کریں کہ کبھی قرض نہ لیں گے مگر جب سے دُنیا قایم ہوئی ہے کوئی قوم اِسپر قادر نہیں ہوئی کہ قرض لینے سے بچ سکے۔ بالخصوص اِس زمانہ میں جبکہ کاروبار کا دارومدار اِسی پر ہے کہ تجارتی سود پر روپیہ لیکر کاروبار میں لگایا جائے۔ اپنے پاس روپیہ رُکے تو سود دیا جائے اور دوسرے کے پاس رُکے تو لیا جائے

بلکہ واقعہ یہ ہے کہ کم مقروض وہی لوگ ہیں جو اپنے پس انداز روپیہ کو نفع آور کاموں میں لگانے کے عادی ہیں۔ اس لئے قرض نہ لینے کا عہد بھی اگر کچھ پورا کر سکتے ہیں تو وہی لوگ جو تجارتی سود لیتے ہیں۔

۴۔ بعض اصحاب کو سخت اصرار ہے کہ مسلمان سادہ زندگی اختیار کریں۔ اِس کے لئے بیسوں برس سے مضامین لکھے جا رہے ہیں۔ وعظ اور تقریریں ہوتی ہیں مگر حالت یہ ہے کہ باوجود افلاس میں ترقی کرنے کے مسلمانوں کا اسراف بڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ اسراف اُسوقت تک کم نہیں ہو سکتا جب تک کہ مسلمان مثل دیگر اقوام کے روپیہ سے روپیہ پیدا کرنا نہ سیکھیں گے۔ وجہ یہ ہے کہ جب انسان محنت کرکے روپیہ پیدا کرتا ہے اور تکلیف اُٹھا کر کچھ پس انداز کرتا ہے تو وہ صرف اس لئے کہ اُس سے اچھے کھانے کھا کر اور پُرتکلف لباس پہنکر لُطف اُٹھائے۔ البتہ بعض لوگ عمدہ کھانے اور پہننے کے لُطف کو ملتوی کرکے روپیہ کو کسی ایسے کام میں لگاتے ہیں جس سے روپیہ بڑھے۔ ایسے لوگوں کو اپنا لُطف ملتوی کرنا ناگوار ضرور ہوتا ہے مگر رفتہ رفتہ روپیہ کو بڑھتا دیکھ کر اُنہیں اسقدر لطف آتا ہے کہ اُس کے لئے وہ ہر قسم کی تکالیف اُٹھانا گوارا کرتے ہیں۔ چنانچہ دیگر اقوام کے بیشتر افراد روپیہ سے روپیہ پیدا کرنیکا لطف جانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُن میں بڑے بڑے دولتمند لوگ اس قدر سادہ زندگی بسر کرتے ہیں کہ مُفلس مسلمان باوجود عمدہ کرنے اور حلف اٹھانے کے بھی اسپر قادر نہیں ہو سکتے۔ جن مقامات میں کارخانجات ہیں وہاں جاکر دیکھئے کہ بازاروں میں مٹھائی اور کباب کی دوکانوں کو کس قوم کے لوگ صاف کر جاتے ہیں؟ معلوم ہوگا کہ مسلمان۔ وہ کیوں اپنا کل روپیہ کھانے پینے حتیٰ کہ نشہ بازی میں صرف کر ڈالتے ہیں؟ صرف اس لئے کہ اُنہیں روپیہ کا استعمال بجز اس کے معلوم نہیں کہ اُسے چاٹ اور نمود و نمائش میں صرف کر دیں۔ اور اسی میں اُنہیں لطف آتا ہے اور وہ اِن چیزوں کو ہرگز نہ چھوڑیں گے جب تک کہ اُنھیں روپیہ سے روپیہ پیدا کرنے میں اِس سے زیادہ لطف نہ آنے لگے گا۔

۵۔ لیکن دقت یہ ہے کہ مسلمانوں کو اس خیال سے بھی تکلیف ہوتی ہے کہ روپیہ کی محبت اُن کے دلوں میں جاگزیں ہو جائے اور وہ دُنیا میں لالچی اور تنگ نظر خسیس اور لئیم کہلائیں۔ مگر اِس زمانہ میں ہم صریحاً دیکھ رہے ہیں کہ جن اقوام کو روپیہ پیدا کرنے میں انہماک ہے اُن کے افراد بیدریغ لاکھوں روپیہ قومی اور مذہبی کاموں میں دے ڈالتے ہیں۔ اُنہیں اقوام کے افراد اپنی زندگیاں وقف کرکے فقیرانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ برخلاف اِس کے سیر چشم اور فیاض دل مسلمانوں کے پاس لذیذ کھانوں اور پُرتکلف ساز و سامان سے اتنا بچتا ہی نہیں کہ وہ خیراتی اور نیک کاموں میں حصہ لے سکیں۔ اِن اُمور سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ جو لوگ روپیہ کو بڑھانے کی کوشش میں رہتے ہیں اُنہیں تو صرف تنہا روپیہ سے محبت ہوتی ہے مگر جو لوگ روپیہ کو صرف کر ڈالنا جانتے ہیں اُنہیں جائز لذائذ دُنیا سے عشق ہو جاتا ہے اور کھانے پر نظر پڑ جائے۔ تو اُن کی رال ٹپک پڑتی ہے۔ عمدہ کپڑا دیکھ لیں تو اُن کا دل للچا جاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اُنھیں اپنے جذبات پر قطعہ قدرت نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مدت العمر تنگدست اور فاقہ کش اور مقروض رہتے ہیں۔ اور اکثر اُن امور کا انجام گداگری ہوتا ہے۔

۶۔ بعض اصحاب سود کے نام سے چونک کر کہتے ہیں کہ کیا دُنیاوی ترقی کا انحصار صرف سود پر ہے؟ میں یہی کہتا ہوں کہ قوموں کی ترقی کا دارومدار سود خواری پر نہیں ہے مگر روپیہ کے کاروبار میں حصہ نہ لے سکنے کی وجہ سے مسلمان زندگی کے ایک اہم شعبہ یعنی تجارت سے خارج ہیں اور جو اس میں داخل ہیں وہ سرمایہ داروں کے غلام ہیں۔ اسوقت مسلمانوں کی حالت بالکل ایک ایسے شخص کی سی ہے جسکے خون میں کسی مہلک مرض کے جراثیم اثر کر گئے ہوں۔ اور جسکا جسم باوجود عمدہ سے عمدہ غذاؤں کے روز بروز سوکھتا جاتا ہو اور جسمانی قوت کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوتی ہو۔ ایسی حالت میں پہلی ضرورت یہ ہے کہ صحیح دوا کا استعمال کرکے اُس مرض کے جراثیم کو ہلاک کر دیا جائے تاکہ وہ شخص مرض سے پاک ہو جائے۔ مرض دور ہونے کے بعد اب یہ اُس کا کام ہے کہ وہ مقوی غذاؤں اور صحیح ورزشوں سے جسمانی قوت میں ترقی کرے اور دوسرے لوگوں کے ساتھ زندگی کی کشمکش اور دوڑ میں شریک ہو اور اسوقت ممکن ہے کہ دوسروں سے بازی لیجائے۔ مگر جب تک کہ اُس کے جسم میں سود خوفناک مرض کا جرثومہ لگا ہوا ہے اور روز بروز اُس کا خون خشک ہوتا جاتا ہے تب تک بہتر سے بہتر غذائیں اور عمدہ سے عمدہ ورزشیں اُسکی جان کو بہتر نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ پچاس سال سے مسلمان قومی ترقی کی تدبیروں کو اختیار کرکے اپنی قومی قوت کو بڑھانا چاہتے ہیں۔ مگر کوئی تدبیر ٹھیک نہیں بیٹھتی اور حالت روز بروز ابتر ہوتی جاتی ہے صرف اس لئے کہ اُن میں اس مرض کا مرض موجود ہے اور اُس کا تنہا علاج روپیہ کا کاروبار ہے اور بس۔

۷۔ انہیں امور کو میں نے تفصیل کے ساتھ اپنی کتابوں میں ظاہر کیا ہے جن میں سے "جواز سود" "تنازع روپیہ" اور "اسلامی اصلاح" اسی ہفتہ میں چھپ کر تیار ہو جائیگی جس میں روپیہ سے روپیہ پیدا کرنیکے طریقے بتائے گئے ہیں۔ جو صاحب چاہیں آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر یا بیرنگ بھیجنے کی اجازت دیکر مجھے بلا قیمت ایک یا دو کتابیں طلب کرلیں۔

آفتابِ صداقت

(از جناب مولانا زاہد القادری صاحب)

چھٹی صدی عیسوی میں جبکہ خدا کی زمین پر تمرد و سرکشی کا طوفان بپا تھا شرک و کفر کی تاریکی پھیلی ہوئی تھی مادہ پرستی اپنے جاہ و جلال سے شمع روحانیت کو گل کرنا چاہتی تھی اُفق حجاز سے آفتاب صداقت طلوع ہوا جس نے اپنی نورانی شعاعوں سے کفر و باطل کی تاریکیوں اور ہر قسم کی گمراہیوں کو فنا و معدوم کر دیا۔ جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

اُس کے جلوہ افروز ہوتے ہی دنیا کا گوشہ زمین کا ہر حصہ خیر و برکت اور حقانیت و صداقت سے جگمگا اُٹھا شیاطین کے تخت اُلٹ گئے اور مادہ پرستی و باطل نوازی مٹ گئی ارباب بصیرت نے اس مبارک سال کا نام "سنۃ الفتح و الابتہاج" رکھا۔

اے جلوۂ رسالت عزازا نبیاء اقرا باسم ربک پیغام ابتدائی

تاجدار عرب جب ایمان و ہدایت کی روشن شمع ہاتھ میں لیکر پرستاران باطل سے مخاطب ہوئے اور ان کو نغمۂ توحید سنایا تو اُن بدنصیبوں نے اس غیر مانوس صدا کو سُنکر آپ پر ظلم و ستم کرنا شروع کیا اور آپ کی تعلیمات مقدسہ کو نہایت بے دردی اور بد تہذیبی کے ساتھ ٹھکرا دیا۔ لیکن اُس منادی حق نے ان گمراہوں کی ستم آرائی اور استبداد نوازی کا کچھ خیال نہ کیا اور اپنی مبارک تعلیم کو جاری رکھا یہانتک کہ جو گردنیں مدتوں سے اصنام کے آگے جھکی ہوئی تھیں خدائے واحد اللہ کے آگے جھک گئیں اور جو قلوب صدیوں سے پتھروں اور جانوروں کی عظمت سے لبریز تھے رب الارباب جل بعدہٗ کی وحدانیت و جلالت سے معمور ہو گئے۔"

از فیض تو منور شد ذرہ ذرہ احمد
ممتاز نام تو شد محبوب کبریائی

پیغمبر اسلام نے دنیا کو اُصول مدنیت اور علوم حقائق سکھلائے خالق و مخلوق اور مالک و مملوک کے تعلقات ظاہر کئے اور اس حقیقت کو واضح کیا کہ ہر قسم کی عبادت اور بندگی اور تحمید و تقدیس صرف اُسی خدائے واحد کے لئے مختص ہے کہ جو تمام عالم کا خالق و مالک اور رزق دینے والا اور پالنے والا ہے۔ اُس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں نہ قابل پرستش۔ کیونکہ دُنیا کی تمام نعمتیں اُسی منعم حقیقی کی طرف سے ہیں اور ہر شے کی خلق و تربیت میں اُسی خالق اکبر کا تصرف ہے۔

"اسلام" کی یہ تعلیم آج تمام مذاہب کی تعلیمات میں سب سے زیادہ بہتر اور سب سے زیادہ اعلیٰ و افضل ہے اے وہ لوگو! جو عقل سلیم رکھتے ہو کذب و صداقت میں تمیز کرو اور باطل سے منہ موڑ کر حق کیطرف رجوع کرو۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

بلند ہمتی

(از محمد منظور فاضل الہ آبادی)

ہماری قومی پستی و تنزلی اور ادبار و زوال کے اسباب و علل تلاش کئے جائیں تو ایک بڑا سبب یہ بھی نکلیگا کہ ہم میں بلند ہمتی نہیں ہے، ہم اولوالعزم نہیں، اور ہم بہت پست ہمت ہیں، قوموں اور ملکوں کی ترقی و عروج کے حالات کتابوں میں پڑھ کر اور برائے العین دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ بلند ہمتی کا عروج و زوال سے چولی دامن کا ساتھ ہے قوموں اور ملکوں کی ترقی کا محور اصلی بلند ہمتی اور اولوالعزمی ہے، پست ہمت اقوام بحر ذلت و ادبار میں ڈوبتی ہیں اور دریائے جاہ و اقبال کے حقیقی شناور اُولوالعزم قومیں ہوتی ہیں، اُس شخص اُس قوم، اُس گروہ، اُس جماعت کو دُنیا میں رہنے کا کیا حق ہے جس کے خیالات پست، جس کے ارادے غیر مستقل، اور جن کی ہمتیں شکستہ، اور جو ہر حالت پر قانع، اور ہر ذلت کو برداشت کرنے والا ہو جو مصیبتوں میں گھبرا، اور مشکلوں میں پریشان ہو جاتا ہو جس کے اعتقادات اتنے بودے ہوں کہ بعض اوقات ناکامی سے خدا پر اپنے عقائد کے وجود سے منکر ہو جاتا ہو،

بلند ہمتی کے معنی بلند خیالی نہ سمجھے جائیں ورنہ ہم سے زیادہ بلند خیال اس وقت بھی دنیا میں کوئی نہیں، اگرچہ بلند ہمتی کا دارومدار بلند خیالی پر ضرور ہے لیکن وہ خیال جو صرف خیال ہی خیال ہو، جس کا عمل سے کوئی تعلق نہ ہو کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتا جسطرح شہد کے لذیذ کھانوں اور پُر لطف غذاؤں کے خیال سے سیر نہیں ہو سکتے اور ہم کو اُن کا خیال عام اس سے کہ وہ کیسا ہی قابل قدر کیوں نہ ہو فائدہ مند نہیں جب تک کہ ہم عملاً اُس کے مہیا اور تیار کرنے کی تدبیر نہ کریں، بلکہ بلند ہمتی کے معنی یہ ہیں کہ ہم اپنے بلند خیالات پر عمل پیرا ہوں، ہم ایک اعلیٰ مطمح نظر کے لئے کوشش کریں، ہماری جد و جہد کا پیش نظر بالاتر ہو، ہم اچھے اور مستحسن کاموں کے لئے سعی بلیغ کریں، ایسی سعی و کوشش کرنا کامی ہمارے بازوؤں کو شل، ارادوں کو پست، اور عزائم کو فسخ نہ کر دے، جس قدر مصیبتیں پڑیں جھیلیں، تمام مشکلوں کو حل کریں، بعض وجوہ سے اگر اپنے مقاصد میں ناکام رہیں تو اور زیادہ جہتی اور مستعدی سے کوشش کے لئے تیار ہوں، بلند ہمتی کا، کامیابی اور ناکامیابی سے کوئی تعلق نہیں ہے، ایک بلند ہمت شخص اگر اپنے مقاصد میں بعض وجوہ ناکام رہے تو یہ ہرگز اور کبھی نہیں کہا جا سکتا ہے کہ اس کو اولوالعزمی نے کچھ فائدہ نہیں پہونچایا اور اس کو

بلند ہمتی نقصان دہ ہوئی" سچ پوچھئے تو اُولوالعزمی کا سب سے پہلا زینہ یہی ہے کہ انسان ناکامی سے دل نہ توڑے اور بام کامیابی تک پہونچنے سے مایوس نہ ہو۔ ہم کو کتاب لاریب فیہ یہی سکھاتی ہے کہ ہم خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہوں، بقول حضرت مشتاق الہ آبادی

وجہ مایوسی ہوں کیا ناکامیاں! جلوۂ اُمید ہے ہمت فزا

ناکامی سے دل تنگ ہونا سب سے بڑی پست ہمتی ہے۔ اگر مایوس ہوکر اُس مقصد کے حاصل کرنے کی کوشش چھوڑ دیں تو کون کہہ سکتا ہے کہ ہم کبھی بھی اُس مقصد کو پالیں گے۔

بخلاف اس کے اگر ہم لگاتار کوشش کرتے رہیں تو لابُدی ہے کہ ایک نہ ایک دن ضرور بالضرور اپنے مقصد میں کامیاب ہونگے کیونکہ خدا کسی کی محنت رائگاں نہیں کرتا"، جو بات محال نظر آتی ہوگی وہی ممکن ہوتی دکھائی دیگی، اُسوقت ہنسنے والے مدّاح ہونگے اور روح کو ایک غیر محدود سرور و انبساط حاصل ہوگا۔

بلند ہمتی کے واسطے استقلال اور بلند خیالی ضروری ہے۔ یعنی بلند ہمت شخص کو مستقل مزاج اور بلند خیال ہونا لازمی ہے، مستقل مزاج اس لئے کہ خیالات عالیہ پر استقلال سے عمل پیرا ہوسکے۔ بلند خیال اسواسطے کہ خیالات عالیہ کی دماغ میں پرورش ہو، ورنہ ظاہر ہے کہ جو کچھ خیال ہی نہ کرسکتا ہو یا جس کے خیالات پست ہوں کیا کرسکتا ہے،

ہم (مسلمانوں) میں ذرا بھی کسی قسم کی بلند ہمتی نہیں ہے، ہم اگر کسی زمانہ میں اولوالعزمی میں فرد تھے تو آج پست ہمتی میں بے نظیر ہماری علمی بلند ہمتی کا یہ حال ہے کہ چند کتابوں کو پڑھ کر سند حاصل کرنا منتہائے اولوالعزمی ہے۔

ہم میں دنیاوی بلند ہمتی ہے نہ دینی، دینی اولوالعزمی کی یہ حالت ہے اگر تبلیغ مذہب کے لئے نکلے ہیں تو ہم پھولوں کی سیج چاہیں تو بیجا نہیں، لیکن اگر ہم کو راجپوتانہ بھیجا گیا ہے تو یو۔پی میں اگر کوئی خدمت کریں تو گناہ ہے۔ ملکانوں کو وعظ سنانے کے لئے جائیں تو اُن کو سوائے ایسے وعظ کے جسکو وہ خاک نہیں سمجھتے، سیدھے سادھے الفاظ میں توحید و رسالت، روزے نماز کی ہدایت کرنا ہمارے فرائض منصبی کے باہر ہے

ہماری دنیاوی بلند ہمتی کا یہ حال ہے کہ اہل حرفہ ہم ہیں لیکن تجارت سے فائدہ کوئی دوسرا اُٹھاتا ہے۔ بالفاظ دیگر ہم مزدور پیشہ ہیں صرف مزدوری سے مطلب، کسقدر تعجب انگیز کہ مثلاً بنارسی دوپٹوں اور ساڑیوں کے تمام کاریگر مسلمان ہیں لیکن دیکھو سوائے مزدوری کے مسلمانوں کا اس تجارت میں کوئی حصہ نہیں، برادران وطن کروڑوں روپے کی تجارت اسی کپڑے کی کرتے ہیں، غضب خدا کا! دیہہ ریزی کریں مسلمان اور فائدہ اُٹھائیں دوسرے، کیا وجہ ہے؟ کیا سبب ہے؟ صرف یہی بات ہے کہ مسلمان کوئی کام اعلیٰ پیمانے پر کرنے کا خیال بھی نہیں کرتے۔ اُن کو وہم و گمان سے ایسی ایسی عظیم الشان تجارتیں بالاتر ہیں۔

عزیزان من! آپ جو کام کرتے ہوں، کرتے رہیے، آپ اگر اہل حرفہ ہیں تو اسکو نہ چھوڑیے اور اگر آپ تجارت پیشہ ہیں تو یہی کیجئے اور آپ عالم ہیں دین کے خدمتگذار تو نہایت مستحسن کام ہے لیکن خدارا ہر کام بلند ہمتی اور اولوالعزمی سے کیجئے۔

ایک عقلمند کا قول ہے:۔ وہ شخص جو آسمان تک تیر پھینکنا چاہتا ہے اگر یہ نہ بھی ہو تو کسی بلند درخت کی چوٹی تک ضرور پہونچیگا بخلاف اُس کے جو کچھ کرنا ہی نہ چاہتا ہو۔ جیسا کہ ایک پرندہ اُڑنا نہ چاہتا ہو تو کیا اُمید کیجا سکتی ہے کہ وہ کسی چھپر تک بھی پہونچ سکیگا" نہایت حکیمانہ قول ہے ؎

خدائے آجتک اُس قوم کیحالت نہیں بدلی نہ ہوجسکو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

طلب علم

(راہگیر ے)

"طلب علم ایک منزل ہے جو اس بات کا فیصلہ کردیتی ہے کہ کون منزل مقصود تک پہنچے گا اور کون حرمان نصیب ہوگا۔ باکمال علما کی زندگی میں اول سے آخر تک یہ منزل ختم نہیں ہوتی۔ بقول کسے ؎

مہر تو در وجہ دم و عشق تو در رسم رم باشیر اندروں شد و با جان بدر شود"

"مطلب یہ نہ صرف موجودہ خیال کا ستیاناس کرتی ہے۔ بلکہ آیندہ حوصلوں اور امنگوں کا پیدا ہونا بھی بند کردیتی ہے"

"انسان جب کسی پریشانی میں مبتلا ہوتا ہے تو اس سے معمولی کام بھی نہیں ہوسکتے۔ لیکن طلب صادق میں یہ کرامات ہے کہ وہ پریشانی کو بھی حمیت کے قالب میں لے آتی ہے"

"افلاس انسان کے حوصلہ کو پست کرتا ہے اور دولتمندی قوائے دماغی کو کند اور سست کرنیوالی ہے۔ بقول شخصے ؎

بادہا خوردن و ہوشیار نشستن سہل است

چوں بدولت برسی مست نگردی مردی

"جس طرح افلاس میں مستقل مزاج رہنا دشوار ہے، اُسی طرح نشۂ دولت میں اپنے آپ کو سنبھالے رکھنا مشکل ہے۔"

"اگر یہ واقعات ثابت کردیں کہ علمائے سلف ثروت میں بھی ویسے ہی ثابت قدم طالب علم تھے جیسے افلاس میں، تو یہ کہا جائیگا کہ انہوں نے علم کے دو زبردست دشمنوں کو اپنی مردانہ ہمت سے زیر کرلیا تھا"

"ابوبکر جوزقی کی نسبت روایت ہے کہ انہوں نے طالب علمی میں ایک لاکھ درہم خرچ کئے۔ اور جس فن کو اتنا گراں خریدا اسکو کبھی سستا نہیں بیچا۔

یعنی اس کے ذریعہ سے دنیا نہیں کمائی"

"ابن الاعرابی کوفی نے ایک روز اپنے درس میں دو آدمیوں سے جو باہم باتیں کر رہے تھے، اُن کا وطن دریافت کیا۔ ایک نے اپنا وطن اسپیجاب (متصل سرحد چین) اور دوسرے نے ایلین بتلایا۔ یہ تھے اطلبوا العلم و لوکان بالصین کے عامل"

"دنیا میں شاید کوئی انسان ہوگا جو اس امر کا مدعی نہ ہو کہ وہ حق اور راستبازی دل و جان سے شیدا ہے۔ لیکن عمل (جو قول کی کسوٹی ہے) صاف کھرے اور کھوٹے کی حقیقت کھول دیتا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ حق پسندی جتنی بے بہا صفت ہے اسی قدر دشوار اور معرکہ خیز ہے۔ وہ شخص بے شک حق پرست ہو سکتا ہے، جو زر پرست کے خوف۔ منفعت کی امید اور عزیزوں کی محبت کو حق پر سے نثار کر دے"

"برہنہ شمشیر کے مقابلہ میں حق کو نہ چھوڑنا اتنا مشکل نہیں جتنا یہ مشکل ہے کہ انسان اپنے نفس کی برائیاں از راہ انصاف قبول کرلے"

"خدا تعالےٰ یزید کے شر کو دفع کر سکتا ہے۔ مگر یزید اس احکم الحاکمین کے قہر کو نہیں روک سکتا"

"ایک مومن کی زندگی میں اس کی دنیا داری عین دینداری ہے اور ایک مسلم کی دینداری عین دنیا داری ہے"

"اللہ تعالےٰ دولت ایمان عطا فرمائے تو چاہئے کہ اسکی حفاظت کرے اور اسکو جان زن و فرزند سے زیادہ عزیز رکھے"

کرامات اولیا

(احمد علی از کانپور)

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ہمسایہ میں ایک شخص شمعون نام آتش پرست رہتا تھا۔ جب وہ گرفتار مرض الموت ہوا تو یہ ادائے حق ہمسائگی آپ اُس کے بالین پر تشریف لے گئے اور اُسے تلقین ایمان کی۔ اُس نے تسلیم اسلام میں یہ شرط لگائی کہ ایک خط لکھدیجئے کہ خدا مجھ سے مواخذہ کس طرح کا کریگا۔ اور بزرگان معروف بصرہ کی گواہیاں ہوں تا کہ قیامت میں عذاب سے بریت اور عدم مواخذہ کی حجت نہ ہو۔

حضرت نے نظر بخدا ہو کر قبول فرمایا اور جملہ درد سر لیا۔ اُس نے مسلمان ہو کر وصیت کی کہ ہنگام دفن خط میرے ہاتھ میں دیجئو اور تقدیم وصیت میں تامل نہ کیجئو۔ چنانچہ شمعون ایسا ہی کار بند ہوئے۔ حضرت خواجہ اُسی اندیشہ و تردد میں شب کو سوئے۔ تو خواب میں شمعون کو تاج بر سر و حلہ بہشتی در بر شاداں و فرحاں مرغزار بہشت میں خراماں دیکھا۔ اُس نے حضرت کو دیکھتے ہی وہ خط واپس دیدیا کہ مجھ کو بعنایت آپ کے اب بباعث کثرت رحمت خدا کے اس کی حاجت نہیں۔ آپ نے بیدار ہو کر خط مذکور ہاتھ میں پایا۔

چھوت چھات

(عرفان علی رضوی)

اسلام نے اپنے حلقہ بگوشوں کو چھوت چھات کی دلدل میں پھنسنے کا راز رکھا ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ دیگر اقوام کے مقابل ہم خود کو ذلیل بنائے۔ نہ اسلام ایسے امور کی اجازت دیتا ہے۔ جو باعث ننگ و عار ہوں۔ کیا افسوس و حیرت کا مقام ہے کہ ہم مسلمان ہو کر اپنے افعال و اقوال سے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں اور اُس کے نورانی چہرہ کو گرد و غبار سے آلودہ کرتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ نوّے فیصدی مسلمان سفر میں دیگر ضروری اشیاء کے ساتھ لوٹا۔ ڈور نہیں رکھتے۔ ریل کے سفر میں تو اکثر اسٹیشنوں پر پانی سقہ سے بھی ملجاتا ہے۔ مگر دیگر سواریوں کے جانے والے خوب واقف ہیں کہ ان کو پانی کے واسطے عموماً اہل ہنود سے جن کے ادنےٰ طبقے کا آدمی بھی بغیر لوٹے ڈور کے سفر نہیں کرتا۔ استدعا کرنی پڑتی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کو اہل ہنود کس حقارت سے پانی دیتے ہیں۔ دو گز بلندی سے پانی چلو میں ڈالتے ہیں۔ طرّہ یہ کہ لوٹا پھر بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔ بغیر مٹی سے صاف کئے پاک نہیں ہو سکتا گویا ان کے نزدیک مسلمان ایسے نجس ہیں کہ ان کی ہوا سے بھی برتن ناپاک ہو جاتا ہے۔ ذیل کے واقعہ سے مسلمان عبرت پکڑیں۔

ایکمرتبہ ایک صاحب کسی شہر کو ریل پر جا رہے تھے۔ موسم گرما تھا۔ پیاس کی شدت سے بیتاب۔ راستہ کے ہر ایک کنواں کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے تھے مگر لوٹا رسی نہ ہونے کے باعث مجبور رہے۔ اتفاقاً ایک گاؤں میں کسی شخص کو پانی بھرتے دیکھا۔ ہشاش بشاش ٹرو سے اُتر کر دوڑے اور کہا "مہاراج تھوڑا سا پانی پلا دو" بدقسمتی سے وہ کنواں چماروں کا تھا۔ وہ بولا کہ مسلمانو تمکو اس سے غرض نہیں کہ کون چمار ہے۔ کون بھنگی۔ پانی مانگنے سے کام۔ شرمندہ ہو کر واپس آئے اور عہد کیا کہ آئندہ کبھی کسی ہندو سے پانی طلب نہ کرینگے۔

یہ واقعہ فرضی نہیں بلکہ ایک مسلمان کی سچی سرگذشت ہے جو بغرض عبرت ہدیہ ناظرین کی گئی۔ مسلمانو گریبان میں منہ ڈالو۔ اور اس مذموم و ذلیل فعل سے باز رہو۔ کیسے افسوس کا مقام ہے کہ خداوند کریم کلام پاک میں جس قوم کو انما المشرکون نجس کہہ کر پکارے۔ آج وہ ہم کو اُلٹا نجس ہی نہیں بلکہ ہماری مس شدہ ہوا تک کو نجس تصور کرے۔ اور ہم ان کے یہانکی ہر شے بلا کراہیت استعمال کریں۔ افسوس!

غم کوئی چیز نہیں

(از مصور فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب)

آدمی کو خدا کی سنوار عجب تراش خراش کا پُتلا بنا ہے۔ دُنیا میں آتا ہے یہاں کی چیزوں کو دیکھتا ہے تو اِن پر رائے زنی کرتا ہے۔ جو منہ میں آتا ہے۔ کہتا ہے لکھتا ہے۔ اور پھر اس کی ضد ہوتی ہے کہ جو میں نے سمجھا ہے۔ وہی درست ہے کوئی اس کے خلاف جنبش نہ کرے۔

فطرت پیدا ہوتی ہے۔ پیدا کرتی ہے۔ پیدا کیجاتی ہے۔ اور اس کی قوت انسانی ذہن کے ہاتھوں میں قید رہتی ہے۔ وہ بدلتی رہتی ہے کہ ہر حادث و مخلوق کا یہی خاصہ ہے۔ مگر ابن آدم ان قدرتی تبدیلیوں سے نتائج نکالتا ہے۔ اور انکو خواہ مخواہ اپنی زندگی میں شریک کرتا ہے۔

غم دراصل کوئی چیز نہیں تھا۔ لیکن انسان نے اسکو خود بخود گھڑ لیا اور حیات کی لذتوں کو آپ ہی کرکرا بنا لیا۔

فطرت کے تغیرات میں ازل سے یہ بات موجود ہے کہ وہ اشیائے عالم کو آدلتی بدلتی رہتی ہے۔ سورج نکلتا ہے۔ اور چھپ جاتا ہے۔ چاند چھوٹا نکلتا ہے بڑھتا ہے۔ پورا ہوتا ہے۔ پھر گھٹتا ہے۔ اور گھٹتے گھٹتے ناپید ہو جاتا ہے۔ دریا چڑھتے ہیں اور اُتر جاتے ہیں۔ سمندر جوش میں آتا ہے اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ گرمیاں آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں۔ سردیاں نمودار ہوتی ہیں۔ مگر باقی نہیں رہتیں۔ برسات برستی ہے پر ہمیشہ نہیں برستی۔ جھڑیوں غائب رہتی ہے۔ زمین سرسبز ہو کر خشک اور اجاڑ بھی ہوا کرتی ہے۔ باغ لہلہا کر تاراج بھی ہوا کرتے ہیں۔

یہ سب زمین کے اوپر ہوتا ہے۔ آدمی بھی زمین پر آباد ہے اس کے افراد تغیرات فطرت سے کیونکر بچ رہتے ان کو بھی یہ تبدیلی پیش آتی ہے۔ بچپن سے جوانی۔ جوانی سے بڑھاپا۔ بڑھاپے موت۔ تندرستی سے بیماری۔ فارغ البالی سے خستہ حالی۔ عروج سے زوال۔ زوال سے عروج۔ نیند سے بیداری۔ بیداری سے نیند۔ اسی طرح اور صدہا حالات ہیں جو زندگی کی ہنڈولے میں جھول رہے ہیں۔ کبھی اوپر آتے ہیں۔ کبھی نیچے جاتے ہیں۔

کبھی نہیں سُنا کہ سورج نے اپنے غروب ہونے۔ چاند نے گھٹنے بڑھنے۔ دریا نے سوکھنے۔ باغ نے مرجھانے پر غم کیا ہو۔ اگر کہو ان کی زبان نہیں ہے تو جانوروں کو دیکھو جو اپنے غصہ اور اپنی خوشی کو ظاہر کرنے پر قادر ہیں۔ اِن کے افراد میں جب یہ تغیرات ہوتے ہیں تو وہ کبھی غم نہیں کرتے یعنی ہم ان کو غمزدہ نہیں پاتے۔

چیونٹیاں پیروں میں روندی جاتی ہیں۔ ان کی لاشیں پڑی رہتی ہیں اور کوئی چیونٹی اس کی پرواہ نہیں کرتی۔ گھوڑے ہاتھی گدھے اونٹ بیل آدمیوں کی سواری میں آتے ہیں۔ اور ان پہ سخت محنت پڑتی ہے۔ مگر انھیں اسکا غم نہیں ہوتا۔ جانوروں کے بچے قدرتی موت سے مرجاتے ہیں۔ تو وہ کبھی ماتم نہیں کرتے۔ ہاں کوئی دشمن ہلاک کرے تو وہ انتقام یا حفاظت کے لئے غل مچاتے اور رحد و جہد کرتے ہیں۔

اِن مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں پہلے غم و الم کا نام و نشان نہ تھا آدمی نے اِس کو ایجاد کیا ہے۔ اور بچارا اپنی ایجاد کے ہاتھوں آجکل اکثر غمگین رہتا ہے۔ اگر کوئی آدمی بیمار ہو تو اس کے رشتہ دار اور دوست غم میں پڑ جاتے ہیں حالانکہ ان کا غم بیماری کو دور نہیں کرسکتا۔ نہ یہ غم کچھ اصلیت رکھتا ہے کیونکہ مرض مریض کی بے احتیاطی کے سبب آیا ہے۔ اور جسم انسان کا خاصہ ہے کہ وہ کبھی نہ کبھی بیمار ہو۔ ایک فطری خاصہ کے ظہور سے ہم لوگ خواہ مخواہ غم مول لیتے ہیں۔ غم کی جگہ مرض کے علاج اور آئندہ کی حفاظت کا خیال کرنا چاہئے اور ایک معدوم چیز کو جس سے کچھ نتیجہ نہیں دل سے نکال ڈالنا واجب ہے۔

کوئی آدمی مرجاتا ہے تو آدمیوں کو غم کا طوفان آجاتا ہے۔ مگر یہ غم نہ مردہ کو واپس لاسکتا ہے۔ نہ غم کرنے والوں کو کسی قسم کا فائدہ پہونچا سکتا ہے بلکہ ایک طرح سے ان غم کرنے والوں کو احمق بناتا ہے کہ قدرت کے مقررہ دستور اور قاعدہ کی تکمیل سے یہ لوگ رنجیدہ ہوتے ہیں اور بیکار رنجیدہ ہوتے ہیں۔

صبر کیا چیز ہے

یہ ایک فلسفہ غم کے بے اصل ثابت کرنے کا ہے۔ خدا نے فطرت کی زبان میں اس "تردید غم" کا نام صبر رکھا ہے۔ قرآن شریف میں بار بار اس کی تاکید ہے کہ صبر کرو۔ مطلب اسکا یہ ہے کہ غم کو اپنے وجود سمجھو اور عقل سے کام لیکر غم کے باعث حوادث کو لازم فطرت جانو۔ جب یہ سمجھ لوگے کہ حوادث کا ظاہر ہونا مقتضائے فطرت ہے تو اس میں تم کو رنج نہ ہوگا اور تم فضول غم میں اپنی زندگی کا قیمتی وقت برباد نہ کروگے۔

خیال کرو چیونٹیاں طلب معاش کے لئے قطار بنائے دوڑی چلی جاتی ہیں۔ راستہ میں کسی کا پاؤں ان پہ پڑتا ہے۔ اور بہت سی کچلی جاتی ہیں۔ مگر قطار اس حادثہ سے اپنی رفتار نہیں چھوڑتی وہ برابر چلتی رہتی ہے اور طلب معیشت کی سعی جاری رکھتی ہے۔ کچلے حصہ کی چیونٹیاں جب ان مردوں کے پاس آتی ہیں تو ان کو دیکھ کر سونگھ کر کترائی ہوئی چلی جاتی ہیں۔ کیا مجال کہ ایک سکنڈ بھی ٹھیریں اور اپنا وقت ضایع کریں۔

انسان دعویٰ کرتا ہے اشرف المخلوقات ہونے کا۔ ہمیشہ روتا ہے۔ عالم کہ حقیر حیوانوں سے بھی گیا گذرا۔ دنوں۔ مہینوں۔ برسوں۔ مرنے والا کا سوگ کرتا ہے اور اپنی زندگی کے فرائض کو چھوڑ بیٹھتا ہے۔

مرنے کی آیت

مسلمانوں کو جب کسی کے مرنے یا کسی بڑے حادثہ کی خبر ملتی ہے تو وہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جس کا مطلب

یہ ہے کہ ہم خدا کے ہیں - اور خدا ہی کے پاس ہم کو جانا ہے -

اِس آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ خدا بندوں کو تغیرات فطرت کا لزوم یاد دلاتا ہے اور کہتا ہے کہ جس حادثہ سے تم غمگین ہوئے ایک دن تم کو بھی یہ پیش آنا ہے - پھر اس کا غم کیا کرنا -

ہم سب خدا کے ہیں - اور خدا کی مشیت - فطرت کی نیرنگیاں دیکھ کر ایک دن آخر اسی کے پاس چلے جائیں گے -

اس آیت سے غم کے بے وجود ہونے کا خیال صاف مترشح ہوتا ہے - خدا بندوں کے غم کو غم نہیں سمجھتا - غم سمجھتا تو ماتم پرسی کی بات کہتا - اِس نے تو فطرت کا قاعدہ اس آیت میں کہدیا - جس سے ثابت ہوا کہ وہ اِس حادثہ کو قابل غم نہیں بلکہ سلوک الی اللہ کی مثال فرماتا ہے -

عقلمند وہ ہے جو کسی کے مرنے پہ وہمی غم پیدا نہیں کرتا - اور اس کی دلپہ اسکا کچھ اثر نہیں ہوتا - تم کو بھی چاہیئے کہ افسوس اور ماتم پرسی کو بھول جاؤ - اپنی اچھی بھلی جان کو خود ساختہ غم کا آزار نہ لگاؤ - مردے کی ہمدردی یہ نہیں ہے - اپنی اور اس کے وارثوں کی دشمنی ہے - تم ماتم پرسی کرکے کیوں ایسے الفاظ کہتے ہو - جس سے مرنے والے کی بادوازثوں کو تکلیف دے - خدا سے اسکی مغفرت کی دعا مانگو - مگر وہ بھی دلمیں زبان سے کہنے کی کچھ ضرورت نہیں -

ہندو بڈھے کی موت پر خوشی کرتے ہیں کہ اِس نے طبعی موت پائی - اور زندگی کا فرض پورا کیا - تم بھی کوشش کرو - کہ طبعی عمر پوری ہو - اور اس سے پہلے موت نہ آئے اور وہ تمہاری پرہیزگاری اور احتیاط پر منحصر ہے - غم سے تمہاری رفتار زندگی کو گہن لگ جاتا ہے - اسکو اپنے دل سے نکالدو اور کبھی اسکا خیال نہ کرو -

یہ کچھ مشکل نہیں ہے - خیال نے غم پیدا کیا تھا - خیال ہی اسکو فنا کرسکتا ہے - مفلسی بیماری یا دنیا کی کسی اور مصیبت سے بھی غمگین نہ ہو - کیونکہ یہ سب چیزیں لازمۂ فطرت ہیں جو ہر آدمی کو پیش آتی ہیں - تدبیر سے - عقل سے - توکل خدا سے ان مصیبتوں کو دور کرسکتے ہو - غم والم سے کچھ ہاتھ نہیں آتا -

کام سب سے بڑی چیز ہے

عمل سے محبت کرو - کام میں لگے رہو - جو ایسا کرتے ہیں ان کو غم کی فرصت نہیں ملتی غم ان کے پاس نہیں آتا - غم کو وہ نابود وجود تصور کرتے ہیں -

دنیا میں کام کرنے آئے ہو - تم کو زندگی ملی ہے جس میں تکلیف - بیماری بڑھاپا موت ہے - ان کی پرواہ نہ کرو اور کام کئے جاؤ -

پروفیسر [illegible] علامہ شبلی ایک جہاز میں سوار تھے - طوفان آیا - اور جہاز کے ڈوبنے کا خطرہ ہوا - بے وقوف غمگین تھے - اور عقلمند آرنلڈ کتاب دیکھ رہا تھا - شبلی نے کہا یہ وقت کتاب دیکھنے کا نہیں ہے - ہم سب مرتے ہیں آرنلڈ بولا - مرنے تک جتنا وقت ہے اس سے کام لے لوں - فکر اور غم کرونگا تو جہاز بچ نہیں سکتا - پھر کام کیوں چھوڑوں -

اے آدمیو! تم بھی اپنے جہاز زندگانی کو دنیا کے طوفانی سمندر میں ہر وقت ڈوبتا تصور کرو اور بے پروائی سے کام کرتے رہو - کہ وقت جاکر آیا نہیں کرتا ڈوبنے سے پہلے جو کچھ ہوسکے عمل کرلو -

غم کچھ نہیں ہے - ہے تو ایک خیال ہے - اور خیال ہمارے اختیار کا محکوم ہے اپنے اختیار سے خیال پر حکومت کرو - اور اسکو وہمی تکلیفوں سے محفوظ رکھو کہ ہر حاکم اپنی رعایا کی ذمہ داری رکھتا ہے - اور خدا کے سامنے اسکا اسکا جواب دینا ہوگا -

غم نے دماغوں کو معطل کردیا ہے - عقلیں اس کے ہاتھوں سے سراسیمہ ہیں غم کو نکالدو - اور اپنے دماغ وعقل کو بچالو -

مجھے اس کا غم نہیں ہے کہ تم میری بات دیر میں سمجھو گے یا نہیں مانوگے - کیونکہ عادت سے لاچار ہو - میں یہ غم کیوں کروں - غم کے وجود سے مجھے انکار ہے - میں عمل نتیجہ کے خیال سے نہیں کرتا - اپنا فرض سمجھتا ہوں اور یہ لکھ کر اسکو پورا کرتا ہوں کوئی مان لے تو بے غم - نہ مانے تو بے غم ؛

نزع کے عالم میں ہے افسوس ایماں آجکل

نام کے ہی رہ گئے ہیں بس مسلماں آجکل
نزع کے عالم میں ہے افسوس ایماں آجکل

اہل دولت مٹ رہے ہیں مغربی تقلید پر
جھونپڑوں ہی میں نظر آتا ہے ایماں آجکل

نادل انگلش ہوئے ہیں زیب دست نازنیں
طاق پر رکھا ہوا سمجھا ہے قرآں آجکل

باپ دادا کی کوئی عزت نہیں وقعت نہیں
تھامنی مشکل ہے دستار بزرگاں آجکل

دن بدن بڑھتی چلی جاتی ہے اب فکر معاش
دل سے گھٹتا جارہا ہے نور ایماں آجکل

داخل فیشن ہوئے ہیں چال اور مکر و فریب
پالسی پر منحصر ہے عہد و پیماں آجکل

حسن بے پردہ ہے فہمی شوق سوا بے پیچ
پارک گویا بنگیا ہے باغ رضواں آجکل

(شوکت علی فہمی میرٹھی)

دو آؤنس خالص دیسی تیل والا
یونانی خضاب
صرف تین منٹ میں بالونکو قدرتی سیاہ - ملایم اور چمکدار بنادیتا ہے - جلد پر دھبہ ہرگز نہیں آتا تیل کا ہونسے لگا جاتا ہے - یہ بالکل نئی ایجاد ہے - قیمت مکمل بکس یکروپیہ چار آنہ پیشگی قیمت والونکو محصول ڈاک معاف -
مینجر ایجنسی یونانی خضاب بیوپار گھر - پوسٹ بکس نمبر ۱۹ لاہور

رسائل کی روح

بچّوں کی جسمانی تربیت

(از مسٹر عبداللہ ابن یوسف علی بیرسٹرایٹ لا لکھنؤ)

جسمانی تربیت کے دو رخ ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی۔ بچوں کو کھیل کود کے ساتھ ہمیشہ سے طبعی انس رہا ہے اصل میں اس جذبہ کی تہ میں فطرت الٰہی کام کر رہی ہے۔ اور وہی ہر بچہ کو کھیل کود کیطرف مائل کرتی ہے۔ شروع زمانہ میں اس کھیل کا کوئی ضابطہ نہ تھا۔ ایک جگہ چند بچے اپنے اپنے طریق پر الگ الگ یا ملکر کھیلتے تھے۔ اور اُس کھیل کے اثرات کو و نتائج سے نہ وہ خود آگاہ تھے اور نہ اُن کے بڑے۔ مگر جب تہذیب و تمدن کی روشنی پھیلی اور مشاغل نے اپنی اپنی اہمیت کے مطابق نئے نئے کھیل نکالے تو یہ بات معلوم ہوئی کہ ہر ایک شغل کے مطابق کھیل بھی ہونا چاہئے اور اُسکا ایک ضابطہ بھی بنا چاہئے چنانچہ رفتہ رفتہ اس کا نظام عمل بنگیا۔ اور مفید اور نتیجہ خیز کاموں کے متعلق کھیل کود بھی مرتب ہوگئے۔ آج کھیل کے بہترین طریقے کنڈرگارٹن اور نالٹی سارے طریقے تربیت میں موجود ہیں جن میں کھیل اور کام دونوں فطری احکام کے مطابق ملے جلے ہوتے ہیں۔ چنانچہ بچہ یہاں پوری آزادی سے کھیلتا بھی ہے اور کام بھی کرتا ہے۔ بچوں کے فطری تقاضے ایک سے نہیں ہوتے ہی کا میلان خاطر کسی جانب ہے اور کسی کا کسی جانب دنیا کے بڑے بڑے جرنیل اور سپاہی بچپن ہی میں دلیرانہ کھیل کھیلکر اپنے مستقبل کی جانب اشارہ کردیتے تھے۔ مقنن اور واضعان قانون بچپن کے کھیل ہی میں اپنے فطری میلان کو ظاہر کرتے تھے اولیا اور انبیا بھی بچپن ہی میں روحانیت کیجانب ایک فطری رغبت کا اظہار کرتے تھے۔ اصل میں بچہ کے کھیل کو کھیل نہ سمجھئے بلکہ وہ اسکی فطرت کی ابتدائی صورت ہے۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ جسمانی تربیت کو اپنے نصاب سے کبھی خارج نہ کریں مگر ہر کھیل سے ایک غرض ضرور ہونی چاہئے ہندوستان میں مسلمانوں کا زوال اسوقت سے شروع ہوا جب سے اُن میں اجتماعی معاشرت کے خیال کو تنزل ہوا۔ اور انفرادی اغراض نے جماعت کے مقاصد کو لیمیٹ کردیا۔ کھیل ہو یا کام بہر صورت قوم کے ہر ایک فرد کا فرض ہے کہ اجتماعی نفع کو مقدم اور شخصی کو تاخر خیال کرے۔

کھیل کا فلسفہ یہ ہے کہ جو شخص جسم کا کمزور ہے وہ دماغ کا بھی ضعیف ہو یا بعد میں ہوجاتا ہے پس جب دماغی مشاغل کی وجہ سے دماغ پر زور پڑے تو اسکی قوت کا بدل جسمانی کھیل سے ہوجانا چاہئے۔ تعلیم کے ہر درجہ کے کھیل بھی اسی کے مناسب ہونا لازم ہے۔ اور اگرچہ کبھی کبھی اس شرط کو پورا کرنے کے بعد بھی ضعف دماغ ہوسکتا ہے۔ کھیل گھر میں بھی کھیل سکتے ہیں۔ بعض ورزشیں ضرور ایسی ہیں کہ باہر کھلے میدان میں جانے کی ضرورت نہیں پھر بھی باہر کے کھیل بہت مفید ہیں۔ بند ہوا میں کاربن زیادہ ہوتا ہے اور باہر آکسیجن کی مقدار کثیر ہوتی ہے جو کھیل کے لئے مفید ہے اس لئے کھلے میدان کی ورزش پھیپھڑوں کو مضبوط خون کی مقدار کو بڑھاتی اور صاف کرتی ہے۔ انفرادی کھیل کی بہ نسبت اجتماعی کھیل اور بند ہوا کی بہ نسبت میدانی کھیل زیادہ نتیجہ خیز اور نفع بخش ہے

قوم اور ملک کے بزرگوں سے مودبانہ التماس ہے کہ کھیل کو حقیر نہ سمجھیں اپنے بچوں اور لڑکوں کو مرغوب کھیلوں کی جانب ہمیشہ مائل رکھیں جیسا کہ میں عرض کرچکا ہوں بعض ورزشیں گھر میں بھی ممکن ہیں مگر اعضائے جسمانی کی صحیح تربیت و ترقیوت کے لئے میدان کی ورزشوں سے ہوتی ہے۔ دماغ اور اُس کی قوتوں کو آنکھ ناک کو یہیں فرحت نصیب ہوتی ہے۔ اس سے جسم مضبوط ہوتا ہے اور صحت درست ہوتی ہے پھر اگر مل جلکر کھیلیں تو ان کی بہت سی اخلاقی کمزوریاں دور ہوجاتی ہیں دراصل دوسرے کی جبلی کمزوریوں سے واقفیت ہوتی ہے۔ حریفوں پر فتح پانے سے دلمیں تکبر و غرور پیدا نہیں ہوتا بلکہ تعریف کرکے ان کی حوصلہ افزائی کرنے کی عادت ہوجاتی ہے اور انسان کی بڑی فضیلت یہ ہے کہ فتح سے مغرور نہ ہو۔ مغلوب کا دل بڑھایا جائے۔

مذہب مذہب کی سب سے بالائی منزل جس میں بانیت اور اسرار الٰہی کے سوا کچھ نہیں ایک بالاتر مقام ہے۔ اور سچ یہ ہے کہ اس کے خیال محض سے بھی انسان کا نفس امارہ مطمئن نہیں ہوتا۔ البتہ مذہب کی اخلاقی منزل کی کائنات زیادہ تسلی بخش ہے اور اگرچہ ہر ایک قوم و ملت کے عمل ضابطہ اخلاق الگ ہیں مگر کچھ صفتیں سب میں مشترک ہیں اس سلسلہ پر چلیں تو اہل مغرب اور اہل مشرق بھی باوجود اس بعد المشرقین کے کچھ اخلاقی خصوصیات آپس میں مشترک رکھتے ہیں۔ یہانتک تو خیریت ہے لیکن جب ہم اس سے آگے بڑھتے ہیں اور یہ جائزہ لینا شروع کرتے ہیں کہ اہل مشرق اُن اخلاقی خصوصیات کو کسطرح حاصل کرتے ہیں اور اہل مغرب کسطرح۔ تو دونوں طریقوں کا تفاوت دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ شاید قارئین کرام کو اس خیال میں ہم سے اختلاف نہ ہوگا کہ تقریباً ہر ایک مذہب کے ارکان عبادت بجائے خود عبادت نہیں بلکہ عبادت یا عبودیت تک پہونچانے کا زینہ ہے اور کسی نہ کسی طرح دنیاوی زندگی پر موثر ہیں۔ ہم اس بحث کو طول دینا نہیں چاہتے مختصر یہ کہ مذہب کا ایک بڑا مقصود حسن اخلاق ہے۔ یعنی انسان میں بلند خیالی۔ اخلاص مندی۔ ادب حق و صداقت سے محبت پیدا کرنا یہ تمام صفتیں ہر ایک آدمی میں ہونی چاہئیں خواہ وہ کسی درجہ کا ہو۔ اور اُس کے مشاغل زندگی کچھ ہی ہوں مگر ان صفات کو اہل مشرق محض ارکان مذہبی ادا کرکے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کی خارجی شان اور جلوہ آرائی کو وہ بڑی آب و تاب سے دنیا کو دکھلاتے ہیں۔ مگر اس امر کا فیصلہ کہ

اس طریقہ سے وہ ان اخلاقی صفات کو حقیقتاً اپنے میں پیدا کر سکتے ہیں یا نہیں ہماری قابلیت سے بہت زیادہ ہے قارئین کرام خود فیصلہ کرلیں اور خود ہی یہ بھی طے کرلیں کہ ارکان مذہبی کا مقصود حقیقی کیا ہے۔

دوسری طرف جب ہم اہل مغرب کے نظام عمل پر نظر ڈالتے ہیں تو ان کا طریقہ حصول بالکل مختلف ہے۔ وہ مقامات مقدسہ اور معابد کی تعظیم اور ادائگی ارکان کے ساتھ ایسی مجلسیں اور سوسائٹیں بھی قایم کرتے ہیں اور ایسے نظام بناتے ہیں جو انسان میں وہ اخلاقی صفات بالعمل پیدا کریں۔ (کانفرنس گزٹ)

نجات حقیقی

اصل میں دنیاوی زندگی کی کامیابی اور شاید عقبیٰ کی نجات بھی انسان کے طریقہ عمل پر منحصر ہے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ پیشہ ور جب تک اپنے کام کو اچھی طرح سے نہ سمجھے کامیاب ہو نہیں سکتا۔ ہر کام کے دو رُخ ہیں ایک وہ جس میں اوزار آلات۔ مال مسالا۔ ہنرمندی۔ مشاقی وغیرہ کے متعلق ہے۔ خواہ کوئی پیشہ ہو مگر اس کی تکمیل بغیر ان صفات کے غیر ممکن ہے۔ کام کا دوسرا رُخ عامیانہ نظر سے پوشیدہ ہے یہ اخلاقی۔ اور معاشرتی حسن سے۔ یعنی اس شخص کا اپنے گاہکوں سے یا عوام و خواص سے کیسا برتاؤ ہے۔ یہ مقبول یا معتمد علیہ سمجھا جاتا ہے یا نہیں۔ وعدہ کا سچا بات کا پکا۔ خوش معاملہ ہر دلعزیز ہے کہ نہیں۔ ہر ایک پیشہ کی کامیابی کا ان صفتوں پر بھی کچھ کم انحصار نہیں۔ اول الذکر صفات۔ علم و ہنر اور قوت عمل سے پیدا ہوتی رہتی ہے جنکی کوئی انتہا نہیں۔ آخر الذکر حصہ میں تعداد اور نوعیت کے لحاظ سے بہت تھوڑی اور سادہ باتوں کی ضرورت ہے۔ اور وہ ایسی ہیں کہ ہر ایک کام اور مشغلہ میں۔ ناگزیر ہیں۔ مگر کیا یہ صفتیں مذہبی ارکان کی ظاہری صورت سنوارنے سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ جبکہ قول و فعل پر اس کا کچھ بھی اثر نہ ہو؟ رائے ناقص میں یہ صفتیں عملی مشق سے پیدا ہوتی ہیں۔ جو بچپن سے شروع ہو کر بڑھاپے تک انسان کا پیچھا نہ چھوڑیں۔

سعی ناکام دعا

سعی ناکام دعا مقبول سے برگزیدہ تر ہے۔ کوششوں میں عظمت انسانی مضمر ہے لیکن دعا انسانیت کا ایک اعلان شکست ہے جس کے ذریعہ سے انسانی مجبوریوں کا راز اُن فرشتوں پر بھی منکشف ہو جاتا ہے جو کسی طرح اس انکشاف کے اہل نہیں۔ دست بدعا ہونا کارکنانِ قضا و قدر کے سامنے اپنی بے بسی اور ناچارگی کا اعتراف کرنا ہے انسانی رسائیوں کی ذمہ دار آدم کی نافرمانیاں نہیں بلکہ وہ بے تابیاں ہیں جنہوں نے اُنکو دعا کی ترغیب دی تھی۔ آدم اگر استقلال کے ساتھ اپنی سرتابیوں پر قایم رہتے فرشتے بھی اُن کی عظمت کو تسلیم کرلیتے اور شیطان بھی قائل ہو جاتا یہ صحیح ہے کہ خدا نے آدم کی گریہ وزاری سے متاثر ہو کر اُن کی لغزشوں کو نظر انداز کر دیا لیکن اس کے نتائج دنیا والوں کے لئے قابل فخر ہرگز نہیں۔ ایک خوددار انسان اُس شکست کو جو خود اس کی جدوجہد کا نتیجہ ہو اُس فتح سے بہتر سمجھتا ہے جو ارباب قضا و قدر کی امداد سے اُسے حاصل ہو سکے۔ شیطان آج انسان کی انھیں کی کا سیا ہوا پھندا پہنتا ہے۔

انسان کو سب دعائیں اگر مقبول ہو جائیں اُس کی شخصیت ہمیشہ کے لئے برباد ہو جائے۔ جس ہستی کو خدا برگزیدہ بنانا چاہتا ہے اُس کی دعاؤں کو ہمیشہ ناکام رکھتا ہے صرف اس غرض سے کہ اُسکی ناچارانہ خدا پرستی اُس کی خودپرستی اور خودداری کو برباد نہ کر سکے۔ اس کے علاوہ قدرت کی ستم ظریفیوں سے اکثر دعاؤں کے نتائج خطرناک ہو جاتے ہیں۔ ارباب حل و عقد جب یہ دیکھتے ہیں کہ انسان بے مایہ اور ناچار ہو گیا اُن کا ذوقِ تفریح ابھر آتا ہے۔ وہ انسانی بے بسی کا تماشہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ اکثر دعا کرنے والے کو وہ اسطرح مایوس کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ کے لئے دعاؤں سے خائف ہو جاتا ہے پھر اُس کی دستگیری کے لئے نہ کوششیں باقی رہتی ہیں اور نہ دعائیں۔ خدا کے فرشتے انسان کی اس ناچارگی پر مسرور ہوتے ہیں اور محض انتقاماً۔ اُنھیں وہ دن یاد آتا ہے جب انسان کو اُن پر نیابت الٰہی کے لئے ترجیح دی گئی تھی۔ انسان کی دیرینہ عظمت اُس سے متقاضی ہے کہ محض فرشتوں کی ضد میں وہ دعاؤں سے باز رہے۔

دلفریب شکست

وہ شکست جو دلفریبیوں سے معمور ہو اُس فتح سے برگزیدہ تر ہے جو لطافتوں سے محروم رہے۔ حسن محبت کو ایسی ہی شکست دیتا ہے۔ عورت کی فتوحات کا باعث اُس کی قوتیں نہیں بلکہ اُس کی وہ دلفریب کمزوریاں ہیں جن سے مرد خود مفتوح ہو جانا چاہتا ہے۔ مرد کی شکست کا راز خود اُس کے حق شکست میں مضمر ہے عورت صرف اُس صورت میں فاتح بننا چاہتی ہے جب وہ دیکھتی ہے کہ مرد طالب شکست ہے۔ اُس کے جور و تغافل کا یہی باعث ہوتا ہے۔ لیکن جب سمجھ لیتی ہے کہ اس کا محبوب شکستوں سے محفوظ رہنا چاہتا ہے وہ خود مفتوح بن جاتی ہے اور یہ کوشش کرتی ہے کہ اُسکا محبوب فاتح بنکر اُسے ابدی شکست دیدے۔ اس صورت میں اُس کی تمکنت نیاز سے بدل جاتی ہے اور اُس کا غرور نسوانی عجز و انکسار سے۔

انسانی فطرت

خدا انسانی فطرت سے واقف ہے وہ جانتا ہے کہ انسان مرعوب نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ اس کی حرص و طمع سے فائدہ اُٹھا کر اُسے مجبور اطاعت کیا جا سکتا ہے۔ یہی باعث ہے کہ ہر مذہب کی تعلیم و تلقین تمام تر اجر اعمال پر منحصر ہے محض غضب خداوندی اور اندیشہ عقوبت سے انسان ترک لذات پر مجبور نہیں ہو سکتا۔ جب تک اُسے یقین نہ ہو جائے کہ یہ دنیاوی لذتیں جنکے ترک پر مذہب اُسے مجبور کر رہا ہے عقبیٰ میں لطیف تر اور وسیع تر پیمانہ پر عطا کی جائیں گی۔ بہشت میں اگر حور کا وعدہ نہ کیا گیا ہوتا عقبیٰ کی تمام عقوبتوں کی دھمکیاں دنیا میں انسان کو حسن نسوانی سے بے نیاز نہیں کر سکتی تھیں۔ عورت کی دلفریبیوں کا یہ ایک عجیب کرشمہ ہے کہ خوف خدا اور وعدۂ حور دونوں اپنے متحدہ اثرات سے بھی انسان کو عورت سے علیحدہ نہ کر سکے۔

موجودہ صوفی

صوفی کی بد مزاقیاں اُس کی فریب کاریوں میں بھی نمایاں ہیں۔ اُس کی لذت پرستیاں کوئی حیلہ چاہتی نہیں اُس میں اس قدر جرأت نہ تھی کہ بیباکانہ انداز سے حسن کی پرستش کرتا اس لئے اُس نے مذہب کے پردے میں پناہ لی اور اپنی حیلہ سازیوں کو "طریقت" سے تعبیر کیا۔ اگر وہ فطرتاً بزدل اور بد مذاق نہ ہوتا اُسے مذہب سے زیادہ دلفریب حیلہ مل سکتا تھا۔ لیکن اُس کی بدنختیاں اُسے ہر قدم پر گمراہ کرتی رہیں وہ اُن ذرائع سے اور اُن مظاہر میں حسن کی متلاشی ہے جو ہر حیثیت سے حسن و لطافت سے بیگانہ ہیں۔ وہ حقیقت کو عمر بھر مجاز سمجھتا رہا اُسکی ناکامیوں کا یہی ایک بنیادی سبب ہے۔

لذت پرست انسان جسکو فطرت نے حسنِ خیال اور حسنِ عمل سے محروم کیا ہے جس میں نہ ذوقِ گناہ ہے اور نہ جرأت ارتکاب لیکن اس کے ساتھ ہی غیر دلچسپ گناہوں سے بھی مانوس رہنا چاہتا ہے وہ مجبوراً تصوف کیطرف مائل ہو جاتا ہے۔ تصوف خیالات کا ایک انداز لطیف تھا جسکو پیشہ ور صوفیوں نے رکاکت خیال اور کثافتِ عملی سے ہمیشہ کے لئے رسوا کر دیا۔

صرف و نحو

علماء ہر مسئلہ کو صرف و نحو سے سلجھانا چاہتے ہیں۔ یہی سلوک اُنہوں نے خدا کے ساتھ بھی کرنا چاہا لیکن وہ قادرِ مطلق تو انہیں اُس نے انسانی دماغ کو کامل شکست دیدی۔ وہ جانتا ہے کہ انسان فلسفہ و منطق کے ہر کلیہ سے اُسکو محصور کرنا چاہے گا اسی لئے تحفظ ماتقدم کے اصول پر اُس نے اپنی ذات میں تمام متضاد صفات مجتمع کر لیں تاکہ انسان کی عقل بے کار ہو جائے۔ اُس کی ہر منطق مجبور اس کا ہر فلسفہ لایعنی ثابت ہو

غصہ

رنج و غم کے پرتو سے خوبصورت چہرہ دل آویز ہو جاتا ہے لیکن غصہ ہر چہرہ کو بدنما بنا دیتا ہے خوبصورت انسان کا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ اُن تمام محسوسات سے دل و دماغ کو پاک و صاف رکھے جن سے حسن کی لطافتیں برباد ہوتی ہیں۔ کائنات حسن میں معیارِ اخلاق اور فلسفہ حیات عام اصولِ زندگی سے بالکل مختلف ہے۔ نفس کشی روح کی نشوونما کے لئے کتنی ہی ضروری کیوں نہ ہو لیکن انبساطِ حسن کی خود ہی دشمن ہے حسن کے فرائض خود اُسی تک محدود ہیں اُس کے لئے وہ تمام فرائض مذہبی حقیقتاً ممنوعات میں داخل ہیں جن سے اسکی دلفریبیوں کو صدمہ پہونچتا ہے۔

عورت کی فطرت

یہ مسئلہ ہے کہ تخلیق کائنات میں عورت کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا تھا۔ مقصدِ تخلیق صرف آدمؑ تھے حوا کو ان مراحل سے کوئی تعلق نہیں جنہوں نے مقاصد خلافت کی تکمیل کی۔ مرد ایک ہستی مطلق ہے۔ لیکن عورت محض ایک وجودِ اضافی۔ البتہ دنیا میں آنے کا باعث صرف عورت ہوئی۔ عورت کی یہ فطرت ہے کہ جس امر کی ممانعت کیجائے اُسکی طرف لامحالہ دوڑتی ہے۔ شجرِ ممنوع کیطرف پہلا قدم حوا نے بڑھایا ہوگا۔ آدمؑ کی محبت نے انھیں مجبور کر دیا کہ حوا پر نافرمانی کا الزام اور اُس کی سزا عائد نہ ہو۔ اسی لئے اُنہوں نے ارتکاب جرم میں تعجیل کی۔ شیطان علم النفس کا ماہر ہے اُس نے عورت کی نفسیات سے باخبر ہو کر شجرِ ممنوع کی ترغیب دی ہوگی۔ وہ جانتا تھا کہ عورت کو گمراہ کر دینے سے مرد خود بخود گمراہ ہو جائیگا۔

لیکن وہ گمراہیاں جنکی ذمہ دار حسن نسوانی کی لطافتیں ہوں اُن ہدایتوں سے بہتر ہیں جو بد مذاق انسانوں کے وعظ و تلقین سے حاصل ہو سکیں۔ (علیگڈھ میگزین)

خوش مزاجی

خوش مزاج آدمی صرف یہی نہیں کہ اپنی زندگی لطف سے گذارتے ہیں بلکہ وہ عمر بھی نسبتاً لمبی پاتے ہیں اور دوسروں کی نسبت زیادہ کامیاب زیادہ کارآمد ہوتے ہیں جسطرح ایک مشین کو بیجا رگڑ سے بچانے اور اسے باقاعدہ چلانے کے لئے اس کے کل پرزوں کو تیل دیا جاتا ہے۔ ویسے ہی انسانی جسم کی مشین کو بیجا خراش اور رگڑ سے محفوظ رکھنے کے لئے آدمی کے اندر خوش طبعی کا مادہ پیدا کیا گیا ہے جو اسکو آرام زندگی بسر کرنے میں مدد دیتا اور پیشتر وقت موت کے منہ میں جانے سے بچاتا ہے۔

سر یا جائلڈ کہا کرتی تھی کہ میں ہر ممکن طریقہ سے خوش رہنے کی کوشش کرتی ہوں میں اپنے کمرے کی کھڑکیوں میں منشور مثلثی لٹکائے رکھتی ہوں تاکہ سورج کی کرنیں اندر آتے وقت کمرہ قوس و قزح کے سے رنگوں سے معمور نظر آئے یہی اصلی فلسفہ ہے جو روحانی ادویہ میں سے سب سے زبردست اور جسمانی مقویات میں سب سے بہتر ہے۔

چیزوں کے روشن پہلو پر نظر کرنے کی عادت ایک بیش بہا نعمت ہے۔ میں کروڑوں روپوں کا مالک بننے کی بجائے شگفتہ طبعی اور زندہ دلی کے خزانے کا مالک بننا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ خواہ تمہیں کسی قسم کا کام کیوں نہ کرنا پڑتا ہو ہر جگہ خوش رہنا سیکھو۔ ہنسی کھیل کی محبت کسی اور چیز کی محبت کیطرح انسان خود اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی چیز ہے کہ اعلیٰ تعلیم بھی اس کے بغیر زندگی میں اسقدر مفید نہیں ہو سکتی جتنی کہ یہ اکیلی۔ یہ ایک ایسی دولت ہے جسکو جمع کرنا کسی کے احاطۂ طاقت سے باہر نہیں۔ خواہ تمہاری قسمت کتنی ہی بری کیوں نہ ہو اور تم اپنے کو کتنے ہی مصیبت زدہ کیوں نہ محسوس کرتے ہو اگر ذرا بھی خوش طبعی سے کام لو تو تمہیں یہ زندگی اس قدر بے لطف معلوم نہ ہوگی۔ تمہاری اداسی و پریشانی سب کافور ہو جائیگی۔ اگر دن بھر میں صرف ایک ہی دفعہ قہقہہ لگا کر ہنس لیا کرو تو تمہیں اپنا کام بہت ہی ہلکا معلوم ہونے لگیگا افسردہ دلی و اداسی نہ صرف دوسروں کو تم سے متنفر کرائے گی بلکہ خود تمہاری تکلیفوں کے بوجھ میں بھی زیادتی کریگی۔ کھل کھلا کر ہنسنا بسا اوقات فکر، تشویش، غم و اندوہ وغیرہ جیسی مصیبتوں کو جو آجکل اس کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ دور کر دیتا ہے۔ دنیا میں جو شخص مزاق کے مادہ سے بے بہرہ ہے جو ہنسی مزاق کا مطلب ہی نہیں سمجھ سکتا جو ہر گھڑی کے بعد ہنس لینے کا انتظام نہیں کر سکتا۔ وہ بہت ہی بدنصیب ہے اور لوگ اس کی صحبت سے بہت ہی جلد اُکتا جاتے ہیں۔

(ہمایوں)

معلومات

مکھی مئی اور جون کے مہینوں میں جو کہ گرم و مرطوب ہوتے ہیں۔ مکھیاں زیادہ تر گھوڑے کی لید۔ گوبر۔ باخانہ اور دیگر ہر قسم کے فضلات و غلاظت وغیرہ میں اپنے انڈے دیتی ہیں جو مختلف حالتوں سے گزر کر مکھیاں بنجاتے ہیں۔ ایک مکھی ایک دفعہ میں اوسطاً ۱۲۰ انڈے دیتی ہے۔ اور اپنی چند مہینوں کی زندگی میں پانچ چھ دفعہ انڈے دیتی ہے۔ جو مختلف حالتوں سے گزر کر ۱۵ دن کے اندر مکمل مکھیاں بن جاتے ہیں۔ ان کی افزائش اس تیزی سے بڑھتی ہے کہ محققین میں سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ تین مکھیاں مع اپنی نسلوں کے ایک مُردہ گھوڑے کو اتنی جلدی کھاتی ہیں۔ جتنی جلدی کہ شیر۔

قوت نگاہ زمین کے گول ہونے کی وجہ سے ہماری نظر محدود فاصلہ تک کام کرسکتی ہے اس خط کو جہاں ہماری نظر رُک جاتی ہے۔ اور زمین و آسمان سے ملی ہوئی معلوم ہوتی ہے افق کہتے ہیں۔

پانچ فیٹ بلند قد کا آدمی اپنے گرد ہر طرف ۲۹۰ میل سے زیادہ نہیں دیکھ سکتا۔ اور ایک ہوائی جہاز میں سے جو زمین سے ½ ۱ میل کی بلندی پر پرواز کر رہا ہو ہم اتنے بڑے میدان کی سیر کرسکتے ہیں جس کا قطر ۳۰۰ میل ہو۔ پس ہم اپنے گرد ہر طرف ۱۵۳ میل کا فاصلہ بخوبی دیکھ سکتے ہیں یعنی اگر کوئی پہاڑ یا مینار ہم کو ۱۵۳ میل سے نظر آئے تو وہ ½ ۱ میل بلند ہوگا۔

چاند چاند کا قطر دو ہزار ایکسو ساٹھ میل ہے۔ جو کہ دنیا سے قریباً چوبیس ہزار ۲۴۰۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ ساڑھے اُنتیس دن میں زمین کے گرد ایک پورا چکر لگاتا ہے۔

جسطرح آئینہ کسی چیز کو خود روشن نہیں کرسکتا بلکہ سورج سے حاصل کردہ روشنی کو پھینک کر روشن کرتا ہے۔ اسی طرح چاند بذات خود روشنی نہیں رکھتا بلکہ سورج سے روشنی پاکر اپنے عکس سے دنیا کو روشن کرتا ہے۔ اور ..... ہی وجہ ہے کہ اُسکی روشنی بھی ٹھنڈی ہوتی ہے۔ چاند دوربین کے ذریعہ سے دیکھنے میں بڑا دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔ اس کی سطح ناہموار ہے اور بڑے بڑے آتش فشاں پہاڑوں سے جنکی آتش فشانی اب بند ہوگئی ہے۔ اندازہ معلوم ہوتی ہے۔ پہاڑ جو چاند میں ہیں وہ قریباً ۲۳۰۰۰ فیٹ بلند ہیں۔

دھاتوں کو دوربین سے دیکھنے کا سب سے بہتر وقت وہ ہوتا ہے۔ جب چاند ہلال کی شکل میں نمودار ہو۔ جسطرح چاند سورج کا عکس زمین پر پھینکتا ہے اسیطرح زمین بھی سورج سے روشنی پاکر چاند کو منور کرتی ہے۔

بعض اوقات ہم چمکتے ہوئے ہلال اور اُس کے سروں کے درمیان میں چاند کے باقی ماندہ حصہ کا خاکہ دیکھتے ہیں۔ یہ ٹھیک اُسیوقت دکھائی دیتا ہے جب زمین سورج سے حاصل کردہ روشنی کا عکس چاند پر پھینکتی ہے۔

آنکھ کان آنکھ تمام آلات احساس میں زیادہ ضروری ہے، آنکھ سے ہم ان چیزوں کا احساس کرتے ہیں جنکا تعلق بصارت سے ہے، ابتدائے آفرینش میں انسان کو پہلے صرف چمک (Brightness) کا احساس ہوتا تھا، اور بعد ازاں وہ مختلف الوانوں کے احساس سے بھی لطف اندوز ہونے لگا، اصلی رنگ چار ہیں۔ یعنی سرخ، نیلا، سبز اور پیلا باقی دیگر رنگ انھیں کی آمیزش سے بنتے ہیں، آنکھ مثل ایک فوٹو کے کیمرے کے ہے، جیسے کیمرے میں کھولنے بند کرنے اور روشنی گھٹانے اور بڑھانے کے کل پُرزے ہوتے ہیں ویسے ہی آنکھ میں یہ سب کل پُرزے موجود ہیں کان سُننے کا آلہ ہے اس آلہ کے ذریعہ سے مختلف آوازوں وغیرہ کا احساس ہوتا ہے، جس طرح سے کہ آنکھ مثل ایک کیمرے کے ہے، اسی طرح کان بھی مثل ایک پیانو کے ہے، اور جس طرح پیانو کے اندر مختلف پردے، مختلف آوازوں کے لئے ہوتے ہیں، اسی طرح کان میں بھی گیارہ ہزار روزن ہیں، جن سے مختلف آوازیں سنائی دیتی ہیں، یہ تعجب کی بات ہے کہ کل اصوات نغمہ بھی گیارہ ہزار ہیں، لیکن انسان اب تک صرف نوّے پر قادر ہوا ہے، زبان اور ناک کو خداوند عالم نے معدہ اور دیگر اندرونی اعضاء کی حفاظت کے لئے پیدا کیا ہے، زبان سے مختلف ذائقوں کا احساس ہوتا ہے اور ناک سے خوشبو اور بدبو کا، علاوہ اس کے اعصاب بھی احساس کا ایک آلہ ہے سردی اور گرمی اور بوجھ یا وزن یا دباؤ کا احساس اس سے ہوتا ہے، (ماخوذ)

سرخ بادل مغربی عالموں نے یہ تحقیق کیا ہے کہ کرہ ہوا کا یہ خاصہ ہے کہ جب آفتاب کی روشنی اس سے گزرتی ہے تو وہ نیلے رنگ کی کرنوں کو زیادہ منتشر کر دیتا ہے۔ پس ان کی رائے کے مطابق صبح اور شام کو سرخ بادل نظر آنے کی وجہ ہے کہ ان وقتوں میں آفتاب کی اُن شعاعوں کو جو بادلوں تک پہونچتی ہیں ہوا کی بہت زیادہ موٹائی سے گزرنا ہوتا ہے۔ اس لئے بہت سی نیلی شعاعیں منتشر ہوجاتی ہیں اور لال شعاعیں بادلوں سے ہماری طرف منعکس ہوتی ہیں۔

پانی کے اندر روشنی حال ہی میں استیلین کا ایک ایسا لمپ ایجاد کیا گیا ہے، جو پانی کے نیچے روشن رہتا ہے اور اسکی حرارت اس قدر قوی ہوتی ہے کہ دبیز لوہے کی تختی کو شق کر دیتی ہے، زیر آب چلنے والی کشتیوں کو اس لمپ سے بڑی مدد ملیگی اور ان کی اصلاح و ترقی میں اسوجہ سے عظیم الشان اضافہ ہوسکے گا۔

کم سرمایہ والوں کے لیئے
وسائل معاش

تین کا کام تین کا کام ایک ہوتا ہے [illegible] کہ تین آدمی [illegible] ہیں کہ [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں

سوالات مذہبی

(۱۰۷۰) الف ایک بیوہ ب سے ناجائز تعلق رکھتا ہے۔ اور زنا کا مرتکب ہوتا ہے۔ ب الف اُس سے عقد کرنا چاہتا ہے۔ کیا اسکی ضرورت ہے۔ وہ مقررہ مدت کے لئے ناجائز تعلقات کو ترک کرے اور اسکے بعد اُسکو نکاح میں لائے۔ جواب مستند درکار ہے۔ کتابوں کا حوالہ ضرور دیا جائے۔ (۴/۱۰۲)

( ) بدلائل عقلی و نقلی از روئے قرآن و حدیث صحیح ثابت فرمائیں کہ اسلام آخری دین ہے اور اب نہ کوئی نیا رسول آسکتا ہے اور نہ کوئی نئی الہامی کتاب۔ نیز یہ کہ رسول اور نبی میں کیا فرق ہے۔ اگر کوئی ایسی کتاب ہو جسمیں ان سوالات کا مفصل جواب ہو تو اس کے پتہ اور اُسکی قیمت سے مطلع فرما کر مشکور فرمائیے۔ (۴۳/ی)

(۱۰۷۱) جمعہ فرض ہے یا واجب۔ اگر فرض ہے تو جو اہمیت فرضہ نماز پنجگانہ میں ہے وہ اس میں کیوں نہیں ہے۔ مثلاً نماز فرض ہر حالت میں پڑھنی چاہیئے۔ جمعہ میں یہ کیوں نہیں ہے۔ اگر واجب ہے تو باجماعت نماز جمعہ کیونکر روا رکھی گئی ہے۔ بحوالہ کتاب یا حدیث جواب دیا جائے۔ (۱۲۵/ب)

(۱۰۷۲) ایک موضع میں شاہی زمانہ سے مسجد ہے اور اُس میں برابر شاہی وقت سے لیکر اب تک نماز جمعہ پڑھی جاتی ہے حالانکہ یہ مسجد شاہی وقت میں عام بنی ہوئی تھی۔ بعد میں پختہ بنی۔ لیکن نماز جمعہ برابر ہوتی تھی۔ ایسے موضع کی مسجد میں از روئے شرع نماز جمعہ جائز ہے یا نہیں۔ (مردان علی خریدار)

(۱۰۷۳) ایک شخص از حد سودا خام ہے اور اُسکے گھر میں کاشتکاری بھی ہوتی ہے۔ اور کچھ ملازم بھی ہیں۔ ایسا شخص ہوائے کوکہتا ہے تو کیا اُسکی ہوائی ہوئی مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں

( ) (″)

(۱۰۷۴) پیشاب اور پائخانہ دھونے کے بعد مقام مخرج کو دھونے سے انسان پاک ہو جاتا ہے برخلاف اسکے کہ جب انسان کی منی نکلتی ہے تو مخرج کے مقام دھونے سے پاک نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ نہانے کی ضرورت پڑتی ہے اسکی کیا وجہ ہے۔ جواب مفصل دیا جائے۔ (″)

(۱۰۷۵) درویش ۱۵ فروری ۱۹۲۴ء صفحہ ۱۴ پر درج ہے کہ فرض نماز اگر تین چار رکعت والی ہو تو اُس کی پہلی دو رکعتوں اور اگر دو رکعت والی ہو۔ تو پوری نماز میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک واجب اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فرض ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کا پڑھنا واجب یا فرض ہو تو بقیہ ایک یا دو رکعت میں کیا پڑھنا چاہیئے۔ بقیہ دو رکعت تو کوئی شے نہ ٹھہری کیونکہ اسمیں فاتحہ کا پڑھنا فرض یا واجب نہیں۔ اور نہ ثنا پڑھی جاتی ہے، نہ کوئی صورت۔ پھر وہ دو رکعتیں کیا ہیں۔ یہ کہہ کر ٹالنا کہ وہ سنت ہے درست نہیں۔ کیونکہ یہ معاملہ فرض کا ہے جواب مستند درکار ہے۔

ایک شخص ابتدا سنت کسی وجہ سے نہیں کر سکتا تو کیا نماز فریضہ ادا ہو جائیگی اور بغیر فاتحہ یا سورہ کیسی ہو گی۔ کیونکہ بقیہ دو رکعت میں فاتحہ واجب یا فرض نہیں اور سورہ بھی اس میں نہیں ملائی جاتی پھر چار رکعتیں کیا ہیں۔ (۱۵۱/م)

طبی

(۱۰۷۹) میری ایک عزیز بہن عرصہ سے مرض ہسٹریا میں مبتلا ہیں۔ ایک معقول کم خرچ زود اثر نسخہ یا دوا مطلوب ہے۔ (۴/زنانہ)

(۱۰۸۰) زبان کے اگلے حصے میں عرصہ دو سال کا ہوا ایک معمولی دانہ نکلا تھا۔ اب وہ اُڑد کے دانہ کی برابر ہو گیا ہے۔ سپید رنگ ہے اور اُس میں درد بھی ہوتا ہے۔ آئندہ اُس کے بڑھنے کا اندیشہ ہے کھانا کھانے میں اور گفتگو کرنے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ کوئی صاحب مجرب نسخہ یا دوا تجویز فرمائیں۔ (۷۳/ع)

(۱۰۸۱) موسم سرما میں التفاقیہ اور گرما میں زیادہ تر پاؤں کے دونوں ٹخنوں اور پنڈلی کے نیچے کا حصہ ایکدم سرد ہو جاتا ہے اور تلوا میں سوزش رہا کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے طبیعت پریشان رہتی ہے۔ ٹخنہ دبانے یا پنڈلی کو مضبوط باندھنے سے کسی قدر تسکین ہو جاتی ہے۔ وقت معینہ پر نہیں سونے سے تمام جسم میں گرمی معلوم ہو کر بیچینی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب تک تمام جسم سرد نہ ہو جائے نیند نہیں آتی ہے۔ اور اگر نیند آتی بھی ہے تو دو تین بجے شب کے۔ کوئی ایسا نسخہ ہو جس سے تمام جلد رفع ہو جائیں۔ (۱۰۳/ع)

(۱۰۸۲) عرصہ ۴ سال سے بواسیر خونی ہے اور مسّے مثل انگور کے ہیں مقامی اطبا کے علاج سے خون بند ہو جاتا ہے۔ مگر گرم غذا یا کسی اور ذریعہ سے گرمی پہونچنے سے خون پھر آنے لگتا ہے۔ اطبا نے یہ تجویز کیا ہے کہ معدہ خراب ہے۔ مجرب نسخہ یا دوا درکار ہے۔ (۳۱۴/الف)

(۱۰۸۳) میری اہلیہ مرض سیلان الرحم میں مبتلا ہیں۔ مجرب نسخہ درکار ہے

(″)

متفرق

(۱۱۰۵) ہندوستان میں سب سے بڑا زنانہ ہسپتال کہاں ہے اور وہاں علاج کا کیا دستور ہے اور اُس میں تخمیناً کس قدر روپیہ خرچ ہوگا۔ (۴/سالانہ)

(۱۱۰۶) ہندوستان میں جن جن جگہوں پر عزغی خانہ ہے وہاں کا پتہ مطلوب ہے۔ (۴/سالانہ)

(۱۱۰۷) ہندوستان کی مکمل تاریخ جس میں سلاطین ماضیہ کے پورے کارنامے ہوں علاوہ تاریخ فرشتہ کے ہو۔ کہاں سے اور کس قیمت پر ملے گی۔ (خواجہ الدین)

(۱۱۰۸) فارسی کا ماہواری رسالہ جس کا کاغذ دبیز اور چھپائی عمدہ ہو اور جسکے اندر دلچسپ علمی اور ادبی مضامین چھپتے ہوں۔ اُسکا پتہ اور سالانہ قیمت معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ (خواجہ معین الدین)

(۱۱۰۹) چند نام تاریخی مردوں اور عورتوں کے ایسے تحریر فرمائیے جسمیں سنہ ۱۳۴۲ھ اور سنہ ۱۹۲۴ء نکلتے ہوں اور ناموں کے آخر میں لفظ رحمن اور خاتون شامل ہو (۲۸۹/م)

(۱۱۱۰) ایک ایسی کتاب کی ضرورت ہے جس میں شجرہ خاندان صدیقی بالتفصیل درج ہو۔ سنا ہے کہ امروہہ یا لکھنؤ سے شایع ہوا ہے۔ کیا کوئی صاحب بتا سکتے ہیں کہ وہ کس قیمت اور کس پتے سے مل سکتی ہے۔ (۱۵/ن)

(۱۱۱۲) ہڈی کی تجارت کرنے والوں کے پتے مطلوب ہیں (۵۰/ع)

(۱۱۱۳) سنگر مشین میں استعمال کرنے کے عمدہ رلیس تاجرانہ نرخ پر بکھاب کہاں سے مل سکتی ہیں (۵۰/ع)

(۱۱۱۴) امسال کی نیشنل کانگرس آف آل انڈیا جو کہ لوکنڈا میں ہوئی تھی جسکے پریزیڈنٹ صاحب علی برادرس تھے اُن کی تقریر لفظ بلفظ اُردو میں کہاں سے اور کس قیمت پر مل سکیگی۔ (۳/ع)

(۱۱۱۵) تاریخی نام سنہ ۱۳۴۲ھ جس میں نکلتے ہوں۔ اوّل میں لفظ عبد ہو اور اگر آخر میں نود و نہ نام باری تعالےٰ میں سے کوئی ہو تو بہت موزوں ہوگا۔ تحریر فرما کر مشکور فرمائیں۔ (۳۷۷/ع)

(۱۱۱۶) چاند گرہن کیا ہے اور اس کی حقیقت از روئے اسلام و دیگر مذاہب و سائنس کیا ہے۔ پورے طور پر معلوم کرنا چاہتا ہوں اور پھر یہ کہ خوف کا مقام یہ کیوں مانا گیا۔ اور عبادت کیوں تاکید ہے۔ (خیر خواہ)

(۱۱۱۷) واعظ کہاں سے نکلتا ہے۔ اور کب سے جاری ہے اور اس کی کیا قیمت ہے۔ (۱۵۱/م)

(۱۱۱۸) کیا اچھا ہو کہ آپ دیگر مسائل کا حوالہ دیتے رہیں منتظر شائع ہوں تو دنیا میں مدرج کرواکر۔ (۱۵/م)

جوابات

(۱۰۷۱) آپ ایک انار کابلی منگائیں اور اُس میں پاؤ بھر بہت باریک باریک کلیں، گاڑ کر ڈھائی سیر تلوں کے تیل میں چھوڑ دیں پچیس روز کے بعد بالوں کو لگائیں یقینی قادر مطلق آپ کی حسرت پوری ہوگی۔ (محمد سلطان خاں نظامی)

(۱۰۷۵) اوّل ہفتہ عشرہ تک شکر کے شربت سے سر دھویا کریں اور بجکے نسخہ مندرجہ ۱۰۷۱ بنا کر استعمال کریں۔ (ہ)

(۱۰۷۹) تاریخ مسجد۔ خوب تر قبلہ۔ خاسجد سیمی جو اور تاریخ مدرسہ سعید الخلائق ۱۳۴۱ھ ۱۳۴۱ھ

رت ہے۔ (ہ)

(۱۰۸۶) ظہور دے ریا اور ہجرت تیر رسول مقبول ۱۳۴۰ ۱۳۴۰

(۱۰۷۷) ہیضہ مرغ معدہ زردی و سفیدی۔ پاؤ سیر گھی میں جسمیں چھوٹی الائچی داغ کی ۵ عدد ہوئی بھون کر اور آدھ سیر شکر سفید ڈالکر خوب بھونیں اور اوپر سے مشک پھپھلی بھنبرا ۲ عدد عرق گلاب میں ملکر شامل کریں۔ اور اگر مغزیات اضافہ کرنا چاہیں تو صرف یہ ڈالیں مغز پستہ۔ مغز بادام مقشر۔ مغز اخروٹ۔ مغز چلغوزہ ۳ تولہ ۳ تولہ ۳ تولہ ۳ تولہ ورق طلا۔ ورق نقرہ۔ شامل کرکے کام میں لائیں۔ ایک تولہ سے ۵ تولہ تک کھا سکتے ہیں (حکیم محمد ظہیر علی)

(۱۰۷۰) دانہ الائچی سفید۔ طباشیر کپورہ۔ کاٹ سفید۔ زیرہ گلاب ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ ۶ ماشہ

ہمہ را باریک سائیدہ بزبان پاشند (حکیم محمد ظہیر علی)

(۱۰۷۲) اول دماغ کا شقیقہ کریں بعدہٗ کوڑی جلا کر کان میں ڈالیں۔ (حکیم محمد ظہیر علی)

(۱۰۷۴) دواخانہ ہاشمی دہلی سے طلب کیجئے۔ (ہ)

(۱۰۷۶) انوار العیون دواخانہ ہاشمی دہلی سے منگوا کر آنکھوں میں لگائیے۔ (ہ)

انشائے لطیف

خصوصیات سعدی

(ابوالفضل محمد احسان اللہ عباسی گورکھپوری)

شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمہ عالم تھے۔ صوفی تھے۔ بے ریا تھے۔ سیاح تھے۔ شاعر تھے۔ پیشوائے دین تھے۔ بہم صفت موصوف تھے لیکن محض ان صفات کی وجہ سے میرے دل میں اُن کی عزت نہیں ہے۔ بلکہ زائد ترین وجہ سے اُن کی وقعت ہے کہ اُن کے دل میں قوم کا درد تھا۔ اور وہ قوم کے مُصلح (یا مدعی) اور بچے بہی خواہ تھے۔ اس نقطۂ نظر سے کوئی شخص کلیات سعدی کا مطالعہ کرے تو سمجھ میں آجائیگا کہ میں جو کچھ کہتا ہوں بجا کہتا ہوں۔ اس خصوص میں اُس زمانہ میں کیا ماقبل اور مابعد کی کئی صدیوں میں اُن کا ثانی نظر نہیں آتا۔

سعدی جس زمانہ میں تھے وہ اہل اسلام کے لئے بدترین زمانہ تھا۔ اسلام کو تقریباً ساڑھے تیرہ صدیاں گزریں۔ اسلام تو بدو خلقت سے ہی لیکن آنحضرت محمد صلعم کے ذریعہ جس صورت خاص میں اسلام نمودار ہوا۔ اُسے ہجرت مدینہ سے شمار کریں تو تیرہ سو سال، مہینے شمسی سال سے اور ۱۳۴۱ سال ۶ ماہ قمری سال سے ہوتے ہیں۔ اور نزول وحی سے شمار کیا جائے تو تخمیناً ۱۳۱۵ سال شمسی ہوتے ہیں۔ جنگ بدر سے (کہ اسی وقت سے اہل اسلام آزاد اور حکمراں خیال کئے جاتے ہیں) اگر اسلام کی ملکی تاریخ کی ابتدا خیال کیجائے تو تیرہو سال شمسی میں دو ڈیڑھ برس کم ہونگے۔ اس تیرہ سو برس میں اسلام کے حصہ میں شیخ سعدی کا زمانہ بدترین زمانہ تھا۔ اور تصنیفات معیار سمجھے جائیں تو اس کا احساس جتنا سعدی کو تھا۔ دوسرے کسی مصنف یا مؤلف کو نہ تھا۔

ابتدا سے غور کیجئے۔ مدینہ سے کوفہ۔ کوفہ سے دمشق۔ دمشق سے بغداد۔ بغداد سے نیشاپور۔ خلافت یا سلطنت کا منتقل ہونا محض نتیجۂ خانہ جنگی تھا۔ مسلمانوں کی قومی حالت کو کوئی گزند نہیں پہنچا تھا۔ وہ اسطرح برابر بڑھتے رہے جسطرح درخت کے حصہ زیریں کی ٹہنیاں کاٹ دی جائیں تو اوپر کی شاخیں اور پھیلتی ہیں۔ ترکوں نے عربوں کی سلطنت کمزور کردی اور بالآخر مٹا دی لیکن مسلمانوں کی قوم پر کوئی اثر نہ پڑا۔ کیونکہ مسلمانوں کو نہان۔ ملک یا نسل سے بحث نہیں ہوتی۔ وہ ہم مذہب کو ہم قوم جانتے ہیں۔ اور مذہب ہی کو قومیت سمجھتے ہیں۔ ایشیا سے مسلمان نکالے گئے لیکن وہ معدودے چند تھے اور اُنھوں نے بھی بہت جلد اقصائے مغرب میں اپنے کارنامے دکھاکر تلافی مافات کرلی تھی۔ ممالک شرقی میں ترکوں کی کمزوری کا معاوضہ مسلم معلوں کے عروج سے بخوبی ہوگیا۔ ہندوستان میں سکھوں اور مرہٹوں کے عروج کے ساتھ مسلمانوں کا زوال جو شروع ہوا اس کا اثر ہندوستان تک محدود رہا جسکا شمار بلاد اسلام میں نہیں کیا جاتا۔ حال میں عام مسلمانوں کی حالت تمام بلاد اسلام میں بہت گر گئی تھی لیکن نہ اتنا جتنا کہ شیخ سعدی کے زمانہ میں کفار مغل کے تسلط کے وقت گری ہوئی تھی۔

سات صدی سے بھرکا ابتدائی حصہ ۶۰ سال تک نہایت بُرا مسلمانوں کے لئے تھا جبکہ کفار مغل تمام بلاد اسلام کے لئے بلائے بے درماں تھے۔ یہی زمانہ شیخ سعدی کا ہے۔ اس زمانہ میں مسلمانوں کی مذہبی اور اخلاقی خیالات بہت گری ہوئی تھے اور یہی وجہ تھی کہ کفار مغل اُن پر مسلط ہوگئے تھے۔ اُسوقت کے علماء کی کتابیں شیخ سعدی کی کتابوں کے ساتھ پڑھئے تو شیخ سعدی کا درجہ معلوم ہو کہ کتنا بلند ہے شیخ سعدی اپنی تصانیف میں صوفیوں۔ عالموں۔ رعایا سلاطین۔ امرا اور حکام کے لئے نصائح بیان کرتے ہیں اور اُن عیوب کی طرف توجہ دلاتے ہیں جن کی وجہ سے قوم کی حالت بگڑ گئی تھی۔ اور دیگر ہمعصر مصنفین اپنی کتابوں میں وہی پرانی باتیں لکھتے ہیں جو پہلے لکھی جاچکی ہیں گویا موجودہ حالت کی اُنھیں خبر نہیں تھی۔ اور نہ اپنی قوم کی پستی کا اُنھیں احساس تھا۔ سعدی کو قوم کی حالت زار پر افسوس تھا اور اس لئے وہ ہر جگہ اسی کا رونا روتے ہیں۔ محض مستعصم باللہ کے مرثیہ کی طرف میرا اشارہ نہیں ہے بلکہ میں تو سعدی کے کلیات کو شروع سے اخیر تک قومی مرثیہ خیال کرتا ہوں۔ سعدی نے گزشتہ زمانہ کے حالات پڑھ کر اور موجودہ زمانہ کی حالت کو اُن سے مقابلہ کرکے جو کچھ لکھا ہے۔ اس سے بہتر تحریر متقدمین کی بھی اس خصوص میں نہیں ہے۔ کیونکہ متقدمین کے سامنے قومی ادبار کا نقشہ نہ تھا جو شیخ سعدی کے سامنے تھا۔ اور اس لئے شیخ سعدی ایسے بہی خواہ قوم اور محب اسلام کو اپنی نظم و نثر میں اخلاق اسلام کی تعلیم کا بہترین موقع حاصل تھا۔

پندنامہ گلستاں اور بوستان شیخ سعدیؒ کی بہترین تصانیف ہیں۔ ہندوستان میں فارسی تعلیم کی ابتدا انھیں کتابوں سے ہوتی ہے۔ صدیوں کے مبلغ سے یہ باہر تھیں لیکن غرض یہ تھی کہ لڑکے فارسی زبان ایسے کتابوں سے سیکھیں جنکے مطالب اخلاق پر مبنی ہوں تو اچھا ہے۔ وہ مانوس ہوجائینگے تو سن شعور تک پہونچکر مطالب سمجھنے لگینگے۔ نتیجہ اس کا یہ تھا کہ ہندو مسلمان جب ایک ہی کتاب تمام ہندوستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک پڑھتے تھے تو ان کے خیالات اور اخلاق میں ہم آہنگی تھی اور گویا وہ ایک ہی یونیورسٹی کے طلبا تھے۔ ہندو اور مسلمانوں میں جو اختلاف روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ اس کا سبب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نصاب تعلیم ان کا اب ایک نہیں رہا۔ اور اس لئے ان کے خیالات میں تناسب اور توافق باقی نہیں رہا۔

کوئی خاص شعر میرے دعوے کی دلیل نہیں ہوسکتا۔ سلسلہ سے کلام پڑھا جائے تو سعدی کا درجہ ظاہر ہوگا۔ لیکن جب سعدی کی شاعری کا ذکر آگیا تو چند اشعار اُن کے بدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

از پند نامہ

کریما بخشائے برحال ما — کہ ہستم اسیر کمند ہوا
مکن تکیہ بر عمر ناپائدار — مباش ایمن از بازی روزگار
ورائے کرم در جہاں کار نیست — وزیں گرم تر ہیچ بازار نیست
یتیماں ز اموال بری خورند — بکیلان غم سیم و زر میخورند
تواضع ز گردن فرازان نکوست — گدا گر تواضع کند خوی اوست
مکن بر ضعیفان بچارہ زور — بیندیش آخر ز تنگی گور
اگر تندرستی ز سستی میال — کہ پیش خردمند ہیچ است مال
بہ از راستی در جہاں کار نیست — کہ در کلبس راستی عار نیست
دروغ اے برادر مگو زینہار — کہ کاذب بود خوار و بے اعتبار
منہ دل بریں دیر ناپائدار — ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار

از گلستاں

چو آہنگ رفتن کند جانِ پاک — چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک
خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر — زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند
بندۂ حلقہ بگوش ار نہ نوازی بروا — لطف کن لطف کہ ہنگامہ شود حلقہ بگوش
پادشاہے کہ طرح ظلم نکند — پائے دیوار ملک خویشی بکند
با رعیت صلح کن و ز جنگ خصم ایمن نشین — زانکہ شاہنشاہ عادل را رعیت لشکر است
روزگارم بشد بہ نادانی — من نکردم شما چند بکنید
ابلہی کو ز روز روشن شمع کافوری نہد — زود بینی کش بشب دعوی نباشد در چراغ
پنج بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد — زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ
مائے تو کہ ہر کرا بینی بزنی — یا بوم کہ ہر کجا نشینی بکنی
چناں کہ دست بدست آمدست ملک بما — بدستہائے دگر ہمچنیں بخواہد رفت
پند است ستمگر کہ جفا بر من کرد — بر گردن او بماند و بر ما بگذشت
اگر نمرد عدو — جائے شادمانی نیست — کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست
کجا خود شکر ایں نعمت گزارم — کہ زور مردم آزاری ندارم
بتمنائے گوشت مردن بہ — کہ تقاضائے زشت قصابان
ہر کہ نان از عمل خویش خورد — منت حاتم طائی نبرد
گر نہ بودی بالش آگندہ پر — خواب تواں کرد بجز زیر سر
نباید بستن اندر چیز کے دل — کہ دل برداشتن کاری ست مشکل
روئے طمع از خلق بہ پیچ از مردی — تسبیح ہزار دانہ بر دست بہ پیچ
علم چندان کہ بیشتر خوانی — چوں عمل در تو نیست نادانی
میاں دو کس جنگ چوں آتش است — سخن چینِ بدبخت ہیزم کش است

از بوستان

عدو زندہ سرگشتہ پیرامنت — بہ از خونِ او گشتہ در گردنت
میازار پروردۂ خویشتن — چو تیر تو دارد بہ تیرش مزن
نگویم چو جنگ آوری پائیدار — جو خشم آیدت عقل برجائے دار
نہ بر حکم شرع آب خوردن خطاست — وگر خون بفتوی بریزی رواست
مروت نباشد بر افتادہ زور — برد مرغ دون دانہ از پیش مور
گرفتیم عالم بہ مردی و زور — ولیکن نبردیم با خود بگور
چناں است در حشر ہی شرمساری — کہ ہر کہتری را بدانی کہ کیست
دراں دار ملک از خلل غم بود — کہ تدبیر شاہ از شباں کم بود
من از بینوائی نیم روئے زرد — غم بے نوایاں دلم خستہ کرد
ہمینت پسند است گر بشنوی — اگر غار کاری سمن ندروی
چو خواہد کہ ویراں شود عالمے — دہد ملک در پنجہ ظالمے
نخواہی کہ نفریں کنند از پست — نکو باش تا بد نگوید کسے
بقومی کہ نیکی پسند خدائے — دہد خسرو عادل نیک رائے
طمع کردہ بودم کہ کرماں خورم — کہ ناگہ بخوردند کرماں سرم
الا تا بغفلت نخسپی کہ نوم — حرام است بر چشم سالار قوم
چو نتواں عدو را بقوت شکست — بہ لعنت بباید در افتد بدست
در آرند بنیاد رویئں ز پائے — جواناں بہ شمشیر دیراں برائے
مترس از جوانان شمشیر زن — خدا کن ز پیران بسیار فن
چو بینی یتیمے سر افگندہ پیش — مدہ بوسہ بر روئے فرزند خویش
عدو را بالطاف گردن بہ بند — کہ نتواں بریدن بہ تیغ ایں کمند
درختے کہ پیوستہ بارش خوری — تحمل کن انگہ کہ خارش خوری

سرشار محبت

وہ ہاں وہ محبت کی متوالی جام جنوں کی سرشار حیران تھی پریشان تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ کیا ہو رہا ہے!

اس کے چمکدار اور نیلے نینوں کو بے خودی کے انداز سے ایک نظر دیکھتی تو پھر وہ نہیں جانتی تھی کہ اسکو کیا کرنا چاہیئے! اس کے چہرے پر ہاں اس کے حسین بھولے بھالے چہرے پر مد و جزر کا انقلاب نظر آتا تھا۔ وہ پہروں ٹکٹکی لگائے رہتی تھی حتیٰ کہ اس کی نظر کی پتلیاں تھک کر اس کی سیاہ آنکھوں میں بیچین نظر آنے لگیں! آہ — وہ وہاں کیا دیکھ رہی ہوگی؟! او خدا! تو ہی بتا کہ وہ وہاں کیا دیکھ رہی ہوگی!

اک پاک بے لوث محبت کی جولانیاں! ہاں یہ بالکل بجا۔ اسکی نیلی نیلی شوخ و چمکدار نینوں میں اس کے لئے کل کائنات پنہاں تھی۔ وہ تو پہلے

اُسکی خوبصورت آنکھ پر دیوانہ وار دل ہی دل میں نثار ہوتی جیسے کنول پر بھنبیری۔ پھر اس میں انتہائی محبت کی چمک اور جگہ جگہ نشانات پاکر بیخود ہو جاتی۔ اور اک چونک پڑنے والی ادا اور نسوانی حیا سے اسکی نظریں زمین کیطرف جھک جاتیں۔ پھر مچل کر اس محبت کی کرن بھرے دو کھلے کنول کو دیکھنے لگتی۔ بھلا وہ اس محبوب ادا دلفریب نیلاہٹ میں کیا دیکھ رہی ہو گی۔ آہ۔ کوئی اسکے معصوم اور خوگرِ الفت دل سے پوچھنا چاہئے!! اے اوحیت کی متوالی دیبی! سچ بتا تو ان دلفریب نیلاہٹ میں کیا دیکھ رہی ہے؟ کیا چرخ نیلی کی اوسٹ ان دو مرکز محبت کے کھلے ہوئے کنول میں تیرے لئے منقسم ہو گیا ہے؟ نہیں تو پھر سچ بتا کیا دیکھ رہی ہے؟

آہ! یہ نہ پوچھو نہ پوچھو یہ نہ پوچھو۔ اس کے لئے کائنات کی اتنی طاقت نہیں کہ سن سکے سمجھ سکے اور ..... اور ..... راز دار بن سکے! آہ

پہلے تو میں اس کی خوبصورتی دیکھ کر صناعِ قدرت کی تعریف میں محو ہوا کرتی ہوں۔ پھر آہ نہ پوچھو کہ کیا دیکھتی ہوں! ایک لطیف جذبہ اک آشکارا مگر پنہاں چمکدار کرنِ محبت! پھر اس محبت کے پردے میں اور میرے خدا مجھے تیرا جلوہ نظر آنے لگتا ہے!! اور پھر اس کے بعد میں محو و سرشار ہو کر طور پر موسیٰ کی طرح فرشِ خاک پر گر پڑی ہوں اور بس!۔

بہار ہے بہار ہے بہار ہے

(سید شفاعت حسین ریحانی)

صبا جنون فشار ہے لباس تار تار ہے — بہار ہے بہار ہے بہار ہے بہار ہے
ہوائے مشکبار ہے ملاذِ مرغزار ہے — کنارِ جوئبار ہے نگارِ طرحدار ہے
کہیں بنفشہ و سمن کہیں شقیق و نسترن — کہیں گلاب کی پھبن کہیں لہکتا ناز ہے
الٰہی آج زیبِ تن کیا گلوں کا پیرہن — عروسِ نوبہار چمن یہ کس کا انتظار ہے
نظارہ بخش کہکشاں ہے چاندنی کی پھول ہا — سما کا ٹکڑا بوستاں بنا ہے کیا بہار ہے
ڈوب۔ نخل تتلیاں بھنبھیریاں اور بلبلیں — بھرا ہے فیضِ گل کا خوان ہر کلیہ زیرہ خواہ ہے
شباب کی ترنگ ہے سمن برون کا سنگ ہے — نہ کچھ خیالِ ننگ ہے یہ حالِ دیندار ہے
حبیب کیا رقیب کیا قریب کیا غریب کیا — اریب کیا کیب کیا اک عالم خمار ہے
نخاں نواز موج ہے چکا وکوں کا شور ہے — نوا فگن چکور ہے ترانۂ ہزار ہے
اُدھر حمام و بازو کی لگی ہیں گھاتیں آڑ کی — اِدھر کلنگ و قاز کی مرتبہ قطار ہے
بنے جو برگِ گل سمک تہ کے نیچے کیا ہے تک — مثالِ شاخِ گل فلک پہ شاخِ قوچقا ہے
ہے آفتاب کا شرف ہو سعدِ نحس پر طرف — ہو سب کے دلمیں لا تخف سعید و نگار ہے
چڑھی ہے الست پہ ہر اک بلا پرست سے — بنایا آج مست ہے وہ صنع کردگار ہے

غرورِ حُسن

غرورِ حُسن اجازت مگر نہ داد اے گل
کہ پُرسشے بکنی عندلیبِ شیدا را

غرور ایک ایسی بدتر و زبوں خصلت ہے۔ کہ اعلیٰ سے اعلیٰ اور برتر سے برتر انسان کو عام نظروں میں حقیر۔ ذلیل اور انگشت نما بنا دیتی ہے۔ لوگ عموماً مغرور شخص سے ملنا جلنا تک پسند نہیں کرتے اور اسکو معیوب سمجھنے لگتے ہیں۔ حتیٰ کہ بادشاہوں میں بھی غرور ایک بدترین عیوب خیال کیا جاتا ہے۔ مگر خدا جانے یہ ظالم حُسن کیا چیز بنا ہے۔ کہ یہی غرور اگر کسی حسین میں ہو۔ تو ایک دل کش و شیریں ادا کہلانے لگتا ہے!

کتنی عجیب بات ہے۔ کہ بعض باتیں اور عادتیں حسینوں میں بھی بھونڈی اور معیوب محسوس ہوا کرتی ہیں۔ لیکن غرور اور حُسن کا کچھ ایسا تال میل ہے۔ گویا قدرت نے ایک کو دوسرے کا موضوع لہٗ قرار دیا ہے۔ یہی نہیں مصاحبتِ حسن سے غرور کی شان بڑھ جاتی ہے۔ بلکہ حُسن میں بھی اک آن پیدا ہو جاتی ہے حُسن میں غرور گھل مل کر سونے پر سہاگہ کا کام کرتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ کہ جس حسین میں غرورِ حُسن نہیں وہ اُس پھول کی مانند ہے۔ جسکے پہلو میں کوئی کانٹا نہیں۔

اگرچہ ایسے پھول کی نزاکت۔ اور نظر فریبی میں کچھ فرق نہیں ہوتا مگر جو شان جو خوبی اسکو کانٹوں کے ہونے حاصل ہو سکتی ہے وہ کہاں۔

لعل جیسی بے بہا چیز کی قیمت اس لئے کم نہیں ہو سکتی کہ وہ پہاڑوں کی دشوار گزار جگہ میں پیدا ہوتا اور کوہ کنی کسی محنتِ شاقہ برداشت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ اسوجہ سے اُس کی قدر و منزلت دوگنی اور چوگنی ہو جاتی ہے۔ ورنہ لعلِ بدخشاں اور معمولی سنگ ریزہ کو ہستانی میں کچھ بھی امتیاز نہ رہتا!

غرورِ حُسن! ہائے ظالم تو ایک ایسا خنجر ہے۔ جس کی کاٹ میں الدّت۔ ایسا درد ہے جس کی شدت میں کیفیت۔ ایسا تیر ہے جس کی خلش میں لطافت ایسا زہر ہے جس میں سراسر حلاوت۔ اور ایک ایسا ہلاہل ہے جسکو لوگ غلطی سے زہر کہتے ہیں۔ ورنہ تیرا ایک قطرہ سوامرت ساگر سے بہتر ہے

او غرورِ حُسن!! اور میٹھی چھری!! اپنے گرویدوں کے مار دینے اور جلا لینے والے جادو!! کچھ تجھے بھی معلوم ہے؟ دیکھ! تیری کشتے "کس نے بسی کے عالم میں تڑپ رہی ہیں۔ مگر اسپر بھی "قربان نگاہی تو شوم ناز تکا ہے" کی صدا بلند ہے۔

او تغافل کیش!! او تجاہل شعار!! او بیدرد قاتل!! تو اپنے کشتوں کا مداوا اپنے مجروحوں کا علاج ہمیشہ نمک سے کیا کرتا ہے۔ مگر اُنہوں نے اسی کا نام لطفِ حیات و بہارِ زندگی رکھ چھوڑا ہے۔ مگر ؎

تراغرور مرا عجز تا کجا ظالم — ہر ایک بات کی آخر کچھ انتہا بھی ہے

صنفِ نازک کیلئے

عالم ارواح سے عورتوں کی صدا

عالم فانی کے بسنے والو، تمہاری ناپائدار دنیا تم کو مبارک، ہمارا تمہارا ساتھ یہیں تک تھا، ہم چلے اور وہاں چلے جہاں سے آنا نہیں، چھوٹے، اور ایسے چھوٹے، کہ اب یہ صورت تم کو نظر نہ آئیگی۔ تمہاری عمریں چمنستان حیات میں سدا بہار پھول بنکر کھلیں، اور آسمان زندگی پر قمر چہار دہم ہو کر چمکیں،

بزمِ دنیا کے روشن فانوسوں، ہم نہیں ہیں، مگر ہماری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں، تم ہم کو بھول گئے مگر تمہاری یاد ہمارے دلسے نہیں جاتی، قدرت نے ہم کو وہ دل نہ دئے تھے، جو عارضی جذبات کا گھر ہوتے، ہماری طبیعتیں ایسی طبیعتیں نہ تھیں، جو ایک دفعہ ہاتھ پکڑ کر ساتھ چھوڑ دیتیں، یہ ٹوٹی پھوٹی قبریں اور ویران کھنڈر، جن میں تم اپنے ہاتھ سے ہم کو سلا گئے دیکھ رہے ہیں، کہ یہ مجروح دل جو ہمارے مردہ جسم میں موجود ہیں آجتک تمہارے خیال سے غافل نہیں ہوئے۔ دنیا ہم سے چھوٹ گئی، تمہاری صورتیں ہماری آنکھ سے اوجھل ہو چکیں، مگر! ہماری روحیں لذت و محبت سے اشنا! مرکر بھی درد فراق کو نہیں بھولیں،!

سرزمین ہندوستان، جو آج زندوں اور مردوں دونوں پر ناز کر رہی ہے، جس میں وہ وہ جواہرات مدفون ہیں جنکی روشنی تمام دنیا کو جگمگا گئی، ہمارے لئے نمونہ دوزخ تھی! ہم ازلی بدنصیب تھے، نامراد رہے اور ناشاد اُٹھے، قدرت کے انعام ہمارے واسطے مصیبتیں ہوئیں اور یہ دنیا جو تمہیں نصیب۔ اسکی دلچسپیاں، ہمارے لئے آفتیں چار دیواری کی حکومت پر راج کرنے والے بادشاہوں، بادِ بہاری کے ٹھنڈے جھونکے، جنھوں نے جنگلوں میں پھول اور باغوں میں کلیاں کھلائیں، ہمارے کلیجوں پر نشتر بنکر چبھے اور تیر ہو کر برسے، چاند مدتوں سر پر چمکا، تارے برسوں سامنے دمکے، مگر حسرت نصیب دل کی کلی قبر تک نہ کھلی، تمہیں سازگار، مگر ہماری لئے وبال جان تھی، وہ دنیائے ناپائدار، جس کے ارمانوں نے تادمِ واپسیں ساتھ نہ چھوڑا، عمریں اسیطرح بتیں سانس نکل گیا، مگر آرزوؤں کے کانٹے جیتے جی پہلوؤں سے نہ نکلے، ہم انسان تھے مگر کیسے انسان؟ کہ کبھی اطمینان کی مسکراہٹ ہمارے ہونٹوں پر نہ کھلی، رنج و الم کی گھٹائیں جھوم جھوم کر آئیں اور کھل کھل کر ہمارے دلوں پر برسیں مگر اس کی بوچھاڑ زبان تک نہ آئی، یہانتک، کہ دکھ بھری دنیا نے ہمیں ہمیشہ ہمیشہ کو رخصت کر دیا!!

ہماری رام کہانی تمہارے دل ہلا دیگی، وہ بیتا ہے جو تمہارے ہاتھوں ہمپر پڑی، دنیا، اور دنیا کے دھندے، فرصت دیں، تو سنلو، انصاف اور انصاف کی آنکھیں، اجازت دیں تو پڑھو، اور سوچو، کہ کیا کیا، اور کیسا کیا،

سرائے دنیا ابھی ہم سے کوسوں دور اور منزل مقصود میلوں پرے تھی، کہ قدرت کے انتظام نے، ہمارے آنے کا! مژدہ! تم تک پہونچا دیا، دنیا دار مہمان نوازوں، تم نے ہمارے آنیکی تیاریاں مہینوں پہلے کیں، محبت کے ہاتھ ہمارے لینے کو بڑھے، اور قدر دانی کی آنکھیں ہمپر پردلبسوں کی راہ دیکھنے لگیں، مگر! اے خودغرض انسانوں، وہ سب تمہارا دھوکا تھا تم جس چیز کے منتظر تھے وہ کچھ اور تھی، تم ان بیٹوں کے امیدوار تھے! جو! ظلم و ستم کے دسترخوان پر نفس پروری کے کھانے چنیں، اور ہمارے حقوق غصب کر کے ہم کو انسان سے حیوان بنا دیں،

ہمارا دنیا میں قدم دھرنا تھا، کہ تمہاری آرزوؤں پر پانی پھر گیا تھا، تمہارے ارمان دل کے دلیں رہے، اور جس گھر میں مہمان کی آمد کا غلغلہ بلند ہو رہا تھا وہاں سناٹا سا چھا گیا، سوچو، اور بتاؤ! ہمارے ننھے اور معصوم دلوں پر کیا گزری ہوگی؟ جب میزبان طوطے کی طرح دیدے بدل گئے جنسے اُمید شفقت تھی، وہ ہماری موت کا! انتظار کرنے لگے!!!

اب کوئی اگر ہمارا رفیق شفیق تھا تو، ماں کی گود، وہ گود! جس کے ہر پہلو سے بوئے محبت آتی تھی، وہ الفت بھری، نگاہیں، جنمیں مامتا کے سوا، کچھ نہ تھا۔

قیامت تک یاد رہیگا وہ وقت، جب وہ گود ہم سے چھوٹی، اور زمین نے اپنی آنکھیں ہمارے قدموں کے نیچے بچھائیں!

اسوقت کی ہماری زندگی عجیب زندگی تھی، تمدن ہم کو بتا رہا تھا کہ ہم اذل المخلوقات ہیں، ماباپوں کی آنکھیں ہم کو سبق دے رہی تھیں کہ بیٹے چمکتے ہوئے لال، اور، بیٹیاں بھاری پتھر،

اسپر بھی ہمارے صاف دل، اور پاک روحیں، تمہاری اطاعت سے منہ نہ موڑتیں، ہم گھر کے کام دھندوں میں لگے لپٹے رہتے، اور جہانتک ہمارے ہاتھ پاؤں مدد دیتے ہم تمہاری خدمت سے جی نہ چراتے،

یاد ہیں وہ دن، جب گرمی کے جلتے بھلتے دنوں میں ہم چولھے میں گھسے مار امار کھانا پکاتے، اور اس خیال سے کہ ابا جان کو دیر نہ ہو جائے۔ وقت سے پہلے لا رکھا، بھر بھر مٹھی روپے لینے والی مامائیں ٹک آنکھ چرا گئیں مگر ہماری آنکھ میں میل نہ آیا،

بزرگو، عزیزو، بھائیوں، اور بندو، اس محبت کا ثمر، اس خدمت کا اجر یہ ملا کہ

"ماکے گھر بیٹی، گود ڑ لپیٹی"

بہتر سے بہتر کھانے، اچھی سے اچھی چیزیں، بھائیوں کو ملیں اور ہمیں اُف نہ کی، ہم اپنی آنکھ سے دیکھتے رہے کہ بچا کھچا کھانا، ہمکو ملا، ہماری زبان پر شکایت نہ آئی، جو ہاتھ اُٹھا کر دے دیا وہ سر جھکا کر لے لیا،

بتاؤ! ہمارے دل کیا کہتے ہونگے، جب بے وجہ بے قصور بھائیوں نے ہمیں گھر کیاں، جھڑکیاں دیں، اور ہم دل مار کر بیٹھ گئے، وہ مائیں جنہوں نے دکھ سہہ کر، مصیبتیں بھر کر ہمیں پالا، پوسا، وہ بھی فرنٹ ہوگئیں کونوں میں دبک دبک کر ہم روئے اور اوڑھنیوں سے آنسو پونچھ پونچھ کر چپکے ہوگئے،

معزز! ماباپ کو وقت سدا رہنے والا نہ تھا، ہم تمہارے مہمان تھے، اور ہمارا اتنا ساتھ چند روز کا تھا، ہمیں ایک نئی دنیا بسانی، اور دوسرا گھر بھانا تھا، آخر وہ وقت آگیا، جب اس، ناپائدار دنیا نے، ہم کو تم سے جدا کیا مگر ہمارے دل دیکھو، اور اس فرمانبرداری کی داد دو، جسکے ہاتھ میں ہاتھ دیدیا اسکو سرکا سرتاج سمجھا اور روتے بلکتے تمہاری دہلیز سے رخصت ہوگئے،

اب ایک دوسری دنیا ہمارے سامنے تھی، مگر تجربہ کی آنکھوں سے نہ دیکھا اس کے خیال سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں، ہماری زندگی مصیبت ناک زندگی تھی، ساس نندوں کے برے ہمارے کلیجوں پر تھے، اور طعنوں کے تیر ہمارے سینوں پر!

افسوس! اے فانی! اور ناپائدار! دنیا! تجھ میں رہ کر کوئی گھڑی چین کی نہ گزری، جو ہاتھ اس امید پر بڑھے تھے، کہ ساتھ دیں گے، وہ نے وفا نکلے، تڑپ تڑپ کر عمریں کاٹیں، اور جل جل کر دن پورے کئے وہ چار دیواری جس میں ٹھنڈی اور میٹھی ہوا کے جھونکے بھول کر بھی پھٹکتے ہمارا مسکن ہوئی، اور وہ دو تین معصوم جو ابتدائی محبت کے یادگار تھے ہمارے رفیق،

بیکے کا زمانہ ایک خواب تھا، بھلا یا برا جیسا گزرا ایسا غنیمت بسسرال اس خواب کی تعبیر تھی، اور نکاح بلائے ناگہانی کی تصویر، قدرت کا نشانہ، جو کچھ ہو مگر تمہاری غرض ہمپر حکومت کرنی تھی، نت نئے ظلم توڑے اور طرح طرح کی مصیبتیں ڈھائیں۔ دنیا کی دلچسپیاں، قدرت کے انعام، ہمپر حرام ہوئے، اور ہمارے فرائض تمہاری خدمت ٹھہرے، اور ماحصل زندگی تمہاری اطاعت،

ہمنے کیا نہ کیا؟ تمہارے اشاروں پر آنکھیں بچھائیں، تمہاری بچوں کو پالا، اور جوان سی جان گھلا گھلا کر تمپر قربان کردی دنیا عالم خواب میں ہوتی اور ہم عالم اضطراب میں، عمر کی بہت سی راتیں آنکھوں میں گئیں، اور زندگی کے بہت سے دن بھلس بھلس کر گذرے،

آخر دل پھوڑا اور دنیا وبال ہوگئی، سنگدل شوہروں! تمہارے ظلموں نے ہمارے ہاتھ اُٹھوا دیئے، کہ الہ العالمین، اب ہم کو موت دے اور ان مصیبتوں سے نجات، ہماری دعائیں قبول ہوئیں، اور وہ قدرت جو تم سے زیادہ ہماری مددگار تھی ہماری حمایت پر اُٹھی اور ہمارا فیصلہ کردیا جن بچوں کے ساتھ جانیں لڑی ہوئی تھیں، جنکو آنکھ سے اوجھل کرنے کا دم بھر بھی دل روادار نہ تھا، انکو خدا کے سپرد کیا،

خواب غفلت میں سونے والو! خود غرضی کا پردہ اُٹھا کر دیکھو! آسمان و زمین کا ایک ایک کونہ تمہارے ظلموں پر روتا ہے اور سرزمین ہندوستان کا ایک ایک چپہ ہمارے صبر کی داد دے رہا ہے اب بہت نزدیک ہے وہ وقت جب اس زبردست شہنشاہ کا دربار تمہارے سامنے ہوگا جس کی بہترین مخلوق کو تم نے بدترین بنا دیا،

محروم وراثت لڑکیاں

رکھتی ہیں ماں باپ سے کتنی محبت لڑکیاں — کرتی ہیں اس مکان بھر انکی اطاعت لڑکیاں
لیکن انکو یہ صلہ ملتا ہے اس محنت کا حیف — بیٹھا ہوتی ہیں محروم وراثت لڑکیاں
صاف قرآن و حدیث مصطفےٰ میں ہے لکھا — یعنی ہیں ماں باپ کو ورثے میں دولت لڑکیاں
پھر نہیں محروم حق رکھتی ہیں ظالم کس لئے؟ — کیا غرض ہے روز جھیلیں رنج و زحمت لڑکیاں
اسقدر ارشاد ہے ان کو نہ دینا ہے گناہ — دادکی طالب ہوں روز قیامت لڑکیاں
اسقدر ظلم و ستم انپر جفا کاروں نے کی — پاتی ہیں ماں باپ کے ہاتھوں اذیت لڑکیاں
کافروں کی طرح تنے بھی رکھا محروم ارث — جنکی تقلید جہالت سے ہیں غارت لڑکیاں
کرتے ہو محروم تم ترکے سے ان کو بیقصور — اور رہ جاتی ہیں محروم وراثت لڑکیاں
کہتی ہیں بہتر تھا اسکے قتل کردیتے ہمیں — اُٹھ گئیں دنیا سے پا پا کر اذیت لڑکیاں
کرکے توبہ نہ آؤ حکم قرآں پر چلو — لے چلیں دنیا سے پر داغ حسرت لڑکیاں
حق ہمارا کاٹ کر دوزخ میں کہتے ہو ہمیں — اشک خونیں کیوں نہ روئیں قیامت لڑکیاں
زندگی بھر کوستی مُردی کو ہیں سر پیٹ کر — یاد کرتی ہیں جو ایام جہالت لڑکیاں
حق ادا ان کا کرو شرماؤ کچھ اللہ سے — ورنہ رکھیں گی تمہیں محروم جنت لڑکیاں
کیا جواب اس ظلم کا دوگے برو محشر تم — کرتی ہیں سطرح میت کی شکایت لڑکیاں
جسنے اپنی مہربانی سے تمہیں لڑکے دیئے — کھولتی ہیں بعد مرنے کے حقیقت لڑکیاں
کس لیے پھر لائق مہر و کرم لڑکے ہوئے — رہتی ہیں ہر دم شریک رنج و راحت لڑکیاں
کیا تمہارے واسطے لڑکے ہی نور چشم ہیں — حق تعالیٰ سے کرینگی جب شکایت لڑکیاں
بس چلو ظلم و ستم بیچاریوں پر کر چکے — کی اُسی جو دنے تم کو عنایت لڑکیاں
کیوں ہوئیں پھر مورد رنج و مصیبت لڑکیاں
کیا گھٹا دیتی ہیں آنکھوں کی بصارت لڑکیاں
بس بہت کچھ رہ چکیں محروم راحت لڑکیاں

بنت فطرت

(از جناب منشی محمد اکبر خانصاحب حیدری۔ اڈیٹر "تیجیر" دھلی)

(۱)

قضاوقدر کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو۔ نادر شاہ پرستین بیتے بیتے ہندوستان کا فاتح بن گیا۔ سیواجی ڈاکے ڈالتے ڈالتے "مہاراج" کا لقب اپنے نام کے ساتھ لگا بیٹھا۔ اور کرنل لیمبرٹ فرعونیت اور تعصب میں ڈوبی ہوئی ہستی۔ غریب ہندوستان اور اس کے باشندوں سے للہی بغض۔ کہنے والا مجسمہ۔ ایک چلتا پھرتا تعصب .... آخر ایک ہندوستانی رسالے کا کمان افسر بن ہی گیا۔ یہ رسالہ کسی سرحدی چھاؤنی میں مقیم تھا۔ "کلاس کمپنی" کی نئی ترتیب پر کرنل صاحب کی کمان میں دو سو افغانی جوان شامل کر دئے۔ بدنصیبی سے یہی ایک ایسی قوم تھی جس سے کرنل صاحب کو انتہائی درجے کی نفرت تھی اور اسی نفرت کا نتیجہ تھا کہ کرنل صاحب پر اس قوم کا رعب اور خوف طاری ہو گیا۔ اگر دوسرے ہندوستانیوں کے لئے کرنل صاحب شیر غراں تھے تو اس قوم کے لئے بھیگی بلی۔ اسی قوم کا ایک نوجوان بہرام خاں نہایت وجیہہ اور خوبصورت شخص کرنل صاحب نے اپنا "اردلی" بنانے کے لئے انتخاب کیا۔ جو کرنل صاحب کے بنگلے پر رہتا تھا۔ اور خانگی امور کی نگرانی اور دیکھ بھال کرتا تھا۔ تمام خانگی نوکر اس کے زیر اثر تھے۔ کرنل صاحب کی "نصف بہتر" عرصہ ہوا کہ اس جہان فانی کو خیرباد کہہ چکی تھی۔ باوجودیکہ کرنل صاحب۔ پھاؤڑی کی چراگھریزی سوسائٹی کی جان اور روح رواں تھے۔ اور ہر نوخیز حسین مس کرنل صاحب کو بے تکلف اپنے دوستوں میں شمار کرتی تھی۔ مگر پھر بھی کرنل صاحب کو دوسری بیوی میسر نہ ہوئی۔ جسکا سبب غالباً "روزالیمبرٹ" کا وجود تھا۔

(۲)

حسین "روزالیمبرٹ" کرنل لیمبرٹ کی اکلوتی بیٹی۔ نہایت لاڈ پیار اور خانہ نشین واقع ہوئی تھی باپ اور بیٹی کے مزاج میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ جسقدر تعصب اور بغض باپ کو ہندوستانیوں سے تھا۔ اسی قدر محبت سے بیٹی ہندوستانیوں کو پسند کرتی تھی۔ غالباً اسکی وجہ بھی کرنل ہی کی ذات تھی روزا کی ماں کو مرے ہوئے ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے تھے کہ روزا تمام تعلیمی مراحل طے کر کے ولایت سے ہندوستان آگئی۔ جب اس نے حسین اور نوخیز میسو کو اپنے بوڑھے باپ کے گرد پروانوں کیطرح رقصاں پایا تو وہ دونوں سے متنفر ہو کر خانہ نشین ہو گئی۔ نہ وہ بذات خود کبھی گھر سے باہر جاتی نہ بیرون اثرات بنگلے کی چار دیواری کے اندر آنے پاتے۔ کرنل نے بارہا روزا کو کلب اور ناچ وغیرہ کے لئے مدعو کیا مگر اسکی غیر

گوارہ نہ کیا کہ کہیں جائے اور بوڑھے باپ کی ہوس پرستیاں اور عشق بازیاں اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ باپ اور بیٹی کے درمیان ایک بیگانگی سی پیدا ہو گئی اور ایک دوسرے کی ہمدردیوں اور غمخواریوں سے بہت دور جا پڑا۔ عموماً کھانے پر بیٹی اور باپ یکجا ہو جاتے تھے۔ بسا اوقات جب کرنل باہر مدعو ہوتے تو روزا کو اکیلا ہی کھانا غم و غصہ کے ہمراہ زہر مار کرنا پڑتا دن بھر فرائض منصبی۔ ٹینس اور تفریحات اور رات کو آدھی آدھی رات تک۔ کلب ناچ اور تھیٹر وغیرہ کرنل کو گھر سے غیر حاضر رکھتے۔

(۳)

روزا کی ماں "سول سروس" کے ایک ذی عزت دولتمند باپ کی بیٹی تھی یہ تمام دولت روزا کی ماں ایک ناکام اور نامراد زندگی گزارنے کے بعد اپنی بیٹی کے نام وصیت کر گئی۔ اس لئے بوڑھا کرنل اپنی پوری تنخواہ اوباشیوں اور رغوشقتیوں کی نذر کر کے بسا اوقات روزا کے سامنے دست طلب دراز کرتا جو کبھی خالی نہ جاتا مگر اپنے بُرے اثرات دونوں کی طبیعت پر چھوڑ جاتا۔ ایک طرف تو روزا کرنل کو حقیر سمجھتی اور دوسری طرف وہ اُس سے خائف ہوتا۔ کرنل کی غیر حاضری میں روزا اپنا وقت عموماً مطالعہ کتب میں صرف کرتی۔ اُردو۔ فارسی۔ پشتو۔ معمولی طور سے بول لیتی تھی۔ جب گھر کی تنہائیوں سے گھبرا جاتی تو اکثر سرداروں کے زنانہ خانوں میں چلی جاتی۔ اُن کی عورتوں سے تبادلہ خیالات کرتی۔ اُن کے معصوم اور بھولے بھالے بچوں سے کھیلتی۔ مٹھائیاں۔ میوے وغیرہ تقسیم کرتی۔ اُن کے سیدھے سادھے طریق ماند و بود کا مطالعہ کرتی۔ اُن کے مذہب کے متعلق انگریزی میں جسقدر مواد ملسکا سب پڑھ گئی۔ کلام مجید کا مطالعہ نہایت عمیق نگاہ سے کیا۔ مسلمان عورتیں اُسکی اس زبردست واقفیت پر حیران ہوتیں وہ اُن کی حیرانی کو نہایت دلچسپی اور مسرت سے دیکھتی۔ اور بعض اوقات فرط مسرت سے چیخ اُٹھتی "ہم بھی مسلمان ہیں"

(۴)

کرنل کا اردلی بہرام خاں۔ ایک سرحدی ملک کا بیٹا تھا۔ جسکی ابتدائی تعلیم قرآن و حدیث اور دینیات کا مسئلہ ایک جید مُلّا کے زیر اثر تکمیل کو پہونچا تھا۔ ابھی پیشاور کے ایک مدرسہ میں اُردو اور فارسی وغیرہ کی تعلیم پا ہی رہا تھا کہ ایک فوجی عزیز کی زبانی جو اُسی رسالے میں جمعدار تھا۔ انگریزی فوج کی تعریفیں اور بہادریاں اُس کے کانوں میں پہونچیں۔ جنگجوئی کا ولولہ جو اُسکی فطرت کا جزو غالب تھا غالب آیا۔ اور وہ اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ کر اسی عزیز کی معیت سے رسالے میں بھرتی ہو گیا۔ ابھی اُسکی ملازمت تین ہی سال کی ہوئی تھی کہ کرنل اُسکی شخصی خوبیوں کا قائل اور معترف ہو گیا۔ چھوٹی چھوٹی سرحدی لڑائیوں میں جو شجاعت اور فرض شناسی اُس سے ظہور میں آئی وہ کرنل ایسے متعصب شخص پر اپنا سکہ جما کر رہی اور کرنل نے اُسے اپنا اردلی بنا لیا۔ یہاں اُسکی زندگی کا دوسرا دور کنول پر ظاہر ہوا۔ خانگی نوکروں کا قابو میں رکھنا۔ اُن سے اُن کے

فرائض کی تکمیل کرانا۔ غرض ہر انتظام بہرام کے ہاتھ میں تھا۔ کرنل کا تمام روپیہ پیسہ۔ بہرام کے ہاتھ میں رہتا۔ اُسی کے ہاتھوں خرچ ہوتا۔ کرنل اُسکی دیانت اور ایمانداری کا ہمیشہ مداح رہتا۔ بہرام ہی کی شخصیت تھی جہاں روزا اور کرنل دونوں متفق ہوجاتے تھے۔ یہی ایک شخص تھا جو دونوں سے خراجِ تحسین وصول کرلیتا تھا

(۵)

روزا کی تفریحات میں گھوڑے کی سواری بھی خاص طور سے شامل تھی۔ ہر روز صبح کو سواری کرنا اُسکا معمول تھا بہرام خاں عموماً محافظت کے خیال سے اُسکے ساتھ ساتھ دوسرے گھوڑے پر سوار جاتا۔ ابتدا ابتدا میں تو روزا اور بہرام کے درمیان بیگانگی رہی اور روزا ہمیشہ اُسکو "ارڈلی" کہہ کر بلاتی رہی رفتہ رفتہ جب ایک دوسرے سے زیادہ مانوس ہوئے تو "بہرام" کہا جانے لگا ایک دن روزا اور بہرام اسی طرح گھوڑوں پر سوار جا رہے تھے کہ روزا کا گھوڑا کسی چیز سے ڈر کر جھجکا کودا اور سرپٹ بھاگا۔ روزا جو اپنے عمیق خیالات میں ڈوبی ہوئی تھی گھوڑے کو سنبھال نہ سکی بلکہ گھوڑے سے گر پڑی اور بیہوش ہوگئی۔ بہرام نے فوراً اپنے گھوڑے سے کود کر روزا کو سنبھالا۔ اور ہوش میں لانے کی تدبیریں کرنے لگا۔ اُس نے کچھ پانی لاکر روزا کے مُنہ پر چھینٹے دیئے۔ جب روزا کو ہوش آیا تو اُس نے اپنا سر بہرام کے گھٹنے پر پایا۔ بہرام نے نرم آواز میں پوچھا "کہیں چوٹ تو نہیں آئی" روزا نے مسکرا کر کہا "نہیں اب میں اچھی ہوں"

(۶)

جو بیس گھنٹے کی یکجائی۔ دونوں کا خانگی انتظام میں لازم و ملزوم ہونا اُس اجنبیت اور بیگانگی کو قریب قریب مٹانے میں کامیاب ہوا جو روزا اور بہرام کے درمیان ہونی چاہیئے تھی۔ یہ تعلقات اپنی منازل تدریجی طے کرنے کے بعد عشق کے درجے پر پہنچ گئے۔ اور دونو نکو یہ احساس ہونے لگا کہ ہم ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ روزا ایک تعلیم یافتہ روشن خیال آزاد طبیعت کی خاتون تھی۔ اور اچھی طرح جانتی تھی کہ کرنل کو میرے انتخاب میں دست اندازی کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اور یہی وجہ تھی کہ اُس نے بہرام کو اتنی اجازت دی کہ وہ شرمیلی مگر محبت میں ڈوبی ہوئی نظروں سے روزا کی آنکھ بچا کر اُسے دیکھ لے۔ روزا کو بہرام کے جذبات کا اچھی طرح علم تھا۔ اور جب وہ بہرام کیطرف نہیں دیکھتی تھی وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ بہرام مجھے دیکھ رہا ہے۔ اگر روزا نے بہرام کے دل پر قابو حاصل کرلیا تھا تو ساتھ ہی بہرام کی محبت روزا کی رگ رگ میں سرایت کرگئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ جب گھوڑے سے گرنے کے بعد روزا کو ہوش آیا اور اُس نے اپنا سر بہرام کے زانو پر پایا تو وہ اپنی تمام بیچینی اور کرب کو جو گھوڑے پر سے گرنے کی وجہ سے پیدا ہوا تھا بھولنے لگی۔ وہ مُسکراتی ہوئی اُٹھ کر کپڑے جھاڑنے لگی۔ فرطِ محبت سے دو حسین آنکھیں خدا جانے کیا خیال کرکے جُھک گئیں اور لرزتے ہوئے ہونٹوں سے روزا نے کہا "معاف کیجئے آپ کو میری وجہ سے بہت تکلیف ہوئی"

(۷)

بہرام اِس حسین منظر سے کچھ ایسا مرعوب ہوا کہ طاقتِ گویائی خواب و خیال ہوگئی اُس نے کچھ جواب دینا چاہا مگر ہونٹوں نے بے وفائی کی۔ جذبات کی دُنیا میں ایک خاموش تلاطم پیدا ہوگیا۔ اور بہرام لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے اپنے گھوڑے کیطرف بڑھا۔ روزا نے بہرام کی اس پریشانی اور محویت کو اطمینان کی نگاہ سے دیکھا۔ اُس کے ایک ایک انداز کا مطالعہ کیا۔ جنس لطیف کی فطرت کے مطابق وہ اِس خاموش ہنگامے کو دیکھتی رہی۔ اِس پیکرِ محبوبہ۔ اِس فنا فی الجذبات ہستی نے خدا جانے اُسے کتنے پوشیدہ رازوں کا امین بنا دیا۔ اور وہ ایک کیف بیخودی سے مست ہوکر سبزہ زار کے ایک قطعہ پر بیٹھ گئی۔ جب بہرام نے اپنے گھوڑے کی راس پکڑی تو اُسے روزا کے مفرور گھوڑے کا خیال آیا اور اُس نے پھر مڑکر روزا کی جانب دیکھا۔ روزا نے مسکراتے ہوئے اُسے اپنی طرف آنیکا اشارہ کیا۔ بہرام گھوڑے کی راس پکڑی ہوئی روزا کے پاس آیا اور آنکھیں جُھکائے ہوئے مجرم محبت کی حیثیت سے کھڑا ہوگیا۔ روزا نے پوچھا بہرام کیا حال ہے۔ میں گھوڑے سے گری ہوں یا تم بہرام نے روزا کیطرف دیکھا اور مُسکرا دیا۔ روزا اِن بیوست ہوجانے والی نگاہوں کی تاب نہ لاکر اُٹھ کھڑی ہوئی اور کہا اب ہم بنگلے سے کتنی دور ہیں۔ بہرام نے کہا کوئی دو میل لیکن آپ میرے گھوڑے پر سوار ہوکر چلی جائیے میں پیدل آجاؤنگا۔

(۸)

روزا کے جانے کے بعد بہرام گم کردہ راہ مسافر کی حیثیت سے اپنے جذبات میں ڈوبا ہوا بنگلے پہنچا۔ تمام فرائضِ منصبی کو خیرباد کہہ کر سیدھا اپنے کمرے میں گیا اور بستر پر آہ سرد بھر کر پڑ گیا۔ اِس الم نصیب کو کیا معلوم تھا کہ ایک حسین ہستی ایک نازک دل۔ دو منتظر نہایت بے صبری سے اُسکا انتظار کر رہی ہیں۔ اُسے کیا خبر تھی کہ جسکو وہ اپنا سمجھ رہا ہے وہ درحقیقت اُسکا مریض ہے۔ اُس کے ذہن میں یہ خیال ہی نہ آیا تھا کہ جس مجسمہ کو وہ اپنی آغوشِ محبت میں لینے کے لئے اتنا بے چین ہو وہ ہر وقت اُسے اپنی آغوشِ تصور میں لئے پھرتا ہے۔ اُسے یہ علم ہی نہ تھا کہ جس طائرِ بلند پرواز کو وہ اپنی زد سے باہر سمجھ رہا ہے وہ درحقیقت اُسے اپنا ہم آشیاں بنانے پر تُلا ہوا ہے۔ وہ کبھی قائل ہی نہ ہوا تھا کہ جسے وہ "کافر ایمان دشمن" جانتا ہے وہ ایک مستحکم ایمان دوست بن سکتا ہے۔ اُسکی محدود نگاہیں۔ سحر حسن سے سحر رہتیں۔ وہ جذبات عشق کے عمیق تاثرات سے ناواقف تھا۔ اُس کے فنا فی الاسلام ہونے نے اُسے بتا دیا تھا کہ مذہب پرستی کیا شے ہے۔ مذہبیت یا تبدیلِ مذہب خیال۔ خواہ وہ اپنے لئے ہو یا روزا کے لئے اُس کے میدانِ تخیل میں جگہ نہ پا سکا۔ اس لئے اُسے اپنے دلکی مجنونانہ حالت پر حسرت اور تاسف ہونے لگا۔ اور وہ اِس درد کو بھی ماں سمجھ کر۔ دلپر جبر کرکے صبر کرنے کے لئے مجبور ہوا۔ اُس نے نوکری کو استعفیٰ دیکر جانیکا ارادہ کیا۔ مگر استعفیٰ منظور ہونے کے لئے بھی ایک خاص عرصے کی ضرورت تھی۔ اس لئے اُس نے اُسی دن کرنل سے پندرہ روز کی چھٹی مانگی جسکا جواب یہ ملا "تمہارے جانے سے روزا کو تکلیف ہوگی۔۔۔ ہم آج روزا سے پوچھیں گے"

(۹)

اُدھر تو بہرام دن بھر اپنے سیاہ خانے میں روزا سے بچنے کے لئے تجاویز پر تجاویز سوچتا رہا۔ اُدھر روز ا بہرام سے دو بدو گفتگو کرنے کے لئے بے تابانہ اُسکا انتظار کرتی رہی۔ شام کو چار بجے چائو پر کرنل نے بہرام کے چھٹی مانگنے کا واقعہ روزا سے بیان کیا اور کہا میں آج شام کو دو روز کے لئے چھاؤنی سے باہر جا رہا ہوں۔ اُس سے کہدینا کہ واپس آکر جواب دونگا۔ کرنل کے جانے کے بعد روزا نے بہرام کو بلوایا اور کرنل کا پیغام دیکر پوچھا۔ "بہرام خیر تو ہے چھٹی کی ضرورت کیا ہے۔ ..... آخر کیوں جانا چاہتے ہو۔ بہرام ان سوالوں کی نوعیت سے گھبرا گیا اور کچھ جواب نہ دیسکا۔ خاموش ہو کر سر جھکا لیا۔ روزا نے بڑھ کر بہرام کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ بہرام آج صبح سے تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ میں نے تمہیں کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا۔ مجھے اپنا دوست سمجھو اور صحیح صحیح بتاؤ واقعہ کیا ہے۔ بہرام کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے مگر زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکلا۔ روزا نے بہرام کا ہاتھ پکڑ کر ایک آرام کرسی پر بٹھایا اور خود دوسری کرسی پر بیٹھ گئی کچھ دیر تک دونوں اپنے اپنے خیالات میں گم رہے۔ آخر بہرام نے کہا "مس صاحب مجھے جانے دیجئے روزا نے جواب دیا۔ نہیں۔ پہلے تم بتاؤ کہ تمہارا حال کیا ہے اور تم خاموش کیوں ہو۔ جلد بتاؤ۔ مجھ سے تمہاری یہ حالت دیکھی نہیں جاتی۔

(۱۰)

بہرام ان خلاف توقع ہمدردی کے الفاظ کی تاب نہ لاکر اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور دیوانہ وار بیخود ہو کر روزا کے قدموں پر گر پڑا۔ روزا نے فوراً بہرام کا سر اپنے ہاتھوں سے اُٹھا لیا اور مسکرا کر کہا۔ بہرام ڈرو نہیں۔ گھبراؤ نہیں میں تمہاری دوست ہوں مجھے اپنا ہمراز بناؤ۔ اپنے دلکا راز مجھ سے کہو ..... بہرام نے بڑی مشکل سے اپنے مشتعل جذبات کو دبا کر کہا۔ مس صاحبہ میری شخصیت آپکا پاس ادب اور میرا مذہب مجھے اجازت نہیں دیتے کہ میں آپ کو اپنا ہمراز بناؤں یا اپنے دلی جذبات کا اظہار آپ پر کروں۔ اِس لئے بہترین عنایت جو آپ مجھ پر کر سکتی ہیں وہ یہی ہے کہ آپ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں اور جانے دیں ..... روزا نے نہایت سکون کے ساتھ کہا۔ بہرام تھوڑی دیر کے لئے۔ اپنی شخصیت۔ پاس ادب۔ اور مذہب بھول جاؤ اور بے تکلف مجھے اپنے دل کے راز سے آگاہ کرو۔ تمہارا راز میرا راز ہوگا ..... بہرام نے جواب دیا مس صاحبہ۔ آپ کی عنایت میں شک نہیں۔ میں سب کچھ بھول سکتا ہوں مگر میرا مذہب میری زندگی ہے۔ اس کو فراموش کرنا میرے لئے محال ہے۔ اور میرا مذہب مجھے یہ اجازت نہیں دیتا کہ میں اپنے جذبات کا اظہار آپ سے کروں۔ اس لئے مجھے معذور سمجھئے۔ اور خدا کے لئے مجھے جانے دیجئے۔

(۱۱)

روزا کچھ دیر تامل کے بعد بولی عزیز بہرام میں تمہارے ان جذبات کا احترام کرتی ہوں میرا مدعا تم نہیں سمجھے میں نہ تم سے تمہارا مطلب پوچھونگی نہ تم کو میدانِ معصیت میں گمراہ ہونے دونگی۔ مگر چونکہ میرا خیال ہے کہ تمہارے اس اضطراب کے پردے میں میری محبت ہے اِس لئے میں اپنا فرض سمجھتی ہوں کہ تمہاری بیچینی کا علاج کروں۔ اگر تم مجھ اپنا ہمراز بنانے کے لئے تیار نہیں ہو تو خیر میں تمہیں اپنا ہمراز بناتی ہوں۔ سنو اور غور سے سنو۔ مجھے تم سے بے انتہا محبت ہے اور میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر تم تیار رہو تو تمہارے ساتھ شادی کروں۔ میری ماں کی دولت میری اور تمہاری زندگی بھر کے لئے کافی ہے ..... بہرام مبہوت ہو کر روزا کے چہرے کیطرف دیکھتا رہا۔ پہلے تو اُسے خیال آیا کہ شاید میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ جب روزا کی سریلی آواز بلند ہوئی تو وہ اپنے خواب سے چونکا اور اُسکی زبان سے بے تکلف نکلا۔ مگر میرا مذہب اور آپ کے والد اسکی اجازت نہ دینگے۔ روزا نے مسکرا کر کہا میری ناقص العقل پیاری۔ مذہب کے مجنون گھبرا نہیں۔ میں تیرے لئے اپنا مذہب چھوڑ کر مسلمان بنجاؤنگی۔ رہا میرا باپ۔ اسی میری معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

(۱۲)

ابھی کرنل کو مکان چھوڑے ہوئے چند ہی گھنٹے ہوئے تھے کہ بہرام روزا کو ہمراہ لیکر ایک دوست کے مکان پر پہونچا۔ روزا کیلئے کچھ افغانی لباس مہیا کیا۔ چند ذی عزت حضرات جمع کئے گئے اور ایک قاضی صاحب نے جو مُلا اور مولوی ہونے کے باوجود بہرام کے اُستاد بھی تھے روزا کو مشرف بہ اسلام کرنے کے بعد طالب اور مطلوب ہر دو کی رضامندی لیکر نکاح پڑھا دیا۔ روزا مذہب اور عشق کی دولتوں سے مالا مال اور بہرام اپنی خوشی طالعی پر نہال بنگلے پہونچے۔ بہرام روزا کو لیکر سرحدی قبائل میں گم ہو جانا چاہتا تھا مگر روزا نے اس سے اپنا اختلاف ظاہر کیا اور سمجھایا کہ وہ ایسا کرنے سے اپنے آپ کو کئی جرائم کا مجرم بناتا ہے۔ اوّل تو یہ کہ بغیر استعفیٰ منظور ہوئے فوج سے چلا جانا اور وہ بھی ایسی حالت میں کہ پلٹن سرحدی جنگ کی علاقہ میں موجود ہو۔ جس کی سزا صرف یہ ہے کہ سپاہی مفرور کو گولی سے مار دیا جائے دوئم کرنل کا اردلی ہونے کی حیثیت سے بہت سی ذمہ داریاں اُس کے سر تھیں کرنل ایسے شخص سے روزا کو کھونیکے بعد یہ بعید نہ تھا کہ وہ الزامات کی ایک مکمل فہرست تیار کرا کر بہرام کو صفحۂ دنیا سے حرفِ غلط کیطرح مٹانے کی کوشش کرے۔ بہرام اپنی مسرتوں میں غرق ان سب پیش بینیوں کا منکر تھا۔ مگر روزا ذی ہوش روزا۔ ان سب پر غور کر چکی تھی۔ اس لئے فی الحال یہی طے ہوا کہ دونوں اُسی حیثیت سے گھر میں رہیں۔

(۱۳)

روزا اور بہرام کے نکاح کو ابھی چھ سات مہینے ہی ہوئے تھے کہ کرنل نے روزا پر شادی کرنے کے لئے زور دینا شروع کر دیا۔ غالباً اُسکی وجہ یا تو یہ تھی کہ کرنل روزا کی ذات کو اپنی خانہ آبادی میں ہارج سمجھتا تھا یا شاید روزا کی تنہائیوں کا علاج سمجھتا ہو۔ روزا دن دن بھر اپنے کمرے سے باہر نہ آتی۔ اِن تنہائیوں میں اُس نے روزہ اور نماز کے تمام مسائل طے کر ڈالے اور وہ اب ایک نہایت دیندار مسلم خاتون کیطرح زندگی بسر کرتی۔ رات کو جب بہرام اور وہ خلوت میں ہوتے تو بسا اوقات تمام تمام رات مذہبی مراحل طے کرنے میں گزر جاتی اور نکاح کے بعد ہی سے روزا نے کرنل سے ملنا جلنا بہت کم کر دیا تھا۔ بسا اوقات آٹھ آٹھ روز تک ایک دوسرے کی صورت نہ دیکھتے تھے۔ آخر ایک دن کرنل نے روزا کو بُلایا اور شادی کا مسئلہ پیش کیا۔ مگر روزا نے قطعی انکار کیا۔ کرنل نے دھمکایا۔

جو صدمہ عارضی طور پر فضل کو پہنچا ہے وہ روزا کو بہادر بنا کر دوہ شادی کرنے پر تیار ہو تو وہ ولایت اپنے عزیزوں میں واپس چلی جائے۔ روزا کے لئے یہ فیصلہ بہت ہی تکلیف دہ تھا کیونکہ اس کے لئے بہرام سے جدا ہونا روح کو جسم سے جدا کرنے کے برابر تھا۔ آخر اس تمام کشمکش کا نتیجہ یہ ہوا کہ روزا کو جہان اسمتھ کو انتخاب کرنے کے لئے پوری شب کی اجازت دے دی گئی۔

(۱۴)

جہان اسمتھ ہائڈ پین میڈیکل اسکول میں تھا۔ اور کرنل کی رسائی میں اکثر تھا۔ روزا سے پہلی ملاقات کے بعد وہ اکثر کرنل کو دیکھا تھا اور جب دونوں کو یہ معلوم ہوا کہ دونوں ہی ہندوستان سے آئے ہوئے ہیں تو ایک دوسرے سے زیادہ بے تکلف ہو گئے۔ اسمتھ بہت سادہ مزاج خاموش آدمی تھا جب روزا اور وہ تنہا گفتگو کے مسائل طے کر چکے تو اسمتھ روزا ہی کی گفتگو کرتی رہتی تھی۔ وہ جب اسمتھ سے آخر میں رخصت ہوئی تو اس کے دل میں اسمتھ کی عزت بہت بڑھ چکی تھی۔ اسمتھ کو بھی روزا سے ملنے کا بہت اشتیاق تھا۔ اسمتھ پہلی ہی ملاقات میں روزا کی شخصیت سے بہت متاثر ہوا تھا۔ اس کے بعد اسمتھ کرنل کے ساتھ روزا کے ہاں جانے لگا۔ روزا کے ہاں اسمتھ کی بہت عزت تھی۔ اسمتھ کرنل کے ساتھ جاتا تھا۔ اسمتھ کی آمد سے روزا کو بہت خوشی ہوتی تھی۔ اسمتھ کی آمد سے روزا کو بہت خوشی ہوتی تھی۔ اسمتھ کی آمد سے روزا کو بہت خوشی ہوتی تھی۔

(۱۵)

ابھی اسمتھ کو کرنل کی بیٹھک پر آتے ہوئے کچھ زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ تمام سوسائٹی میں یہ خبر گونج اٹھی کہ روزا اور اسمتھ کی نسبت ہو گئی ہے۔ اور بہت جلد شادی ہی ہو جائیگی۔ ظاہر ہے بہرام کو یہ خبر سن کر کتنا صدمہ ہوا ہوگا۔ اس کی تمام امیدوں پر اوس پڑ گئی۔ روزا کے ساتھ اس کی شادی کی تمام تجویزیں ختم ہو گئیں۔ روزا کی بے وفائی کا اس کو بہت رنج تھا۔ بہرام کو روزا سے بہت محبت تھی۔ بہرام کو روزا کی بے وفائی کا بہت رنج تھا۔ بہرام کو روزا سے بہت محبت تھی۔ بہرام کو روزا سے بہت محبت تھی۔

(۱۶)

اسمتھ آجکل بہت ہی پریشان تھا۔ روزا کے انکار نے اس کو جو ناقابل برداشت صدمہ پہنچایا تھا اس کو بھلانے کا ایک ہی ذریعہ تھا کہ وہ اس پلٹن سے تبدیل ہو کر روزا سے بہت دور ہو جائے۔ وہ اپنے عہدہ پر قائم رہا اور اس نے ضرور اکثر از واقعی ایڈنبرا ہی میں دفن رہا۔ کرنل جو اسمتھ کی تبدیلی کا ذمہ دار تھا اسمتھ کو جہاں بھیجنا چاہتا تھا۔ اسمتھ کو وہاں بھیجنے کا انتظام کر دیا۔ اسمتھ کو آجائو اور روزا سے اپنی شادی کی بات کی۔ اس نے روزا کے ساتھ اپنے تعلقات کی تمام داستان روزا کو سنا دی۔ روزا نے اسمتھ کی بہت عزت کی۔ اسمتھ کی بہت عزت کی۔ اسمتھ کی بہت عزت کی۔

(۱۷)

بہرام کی موت سے روزا کو ایسا کوئی بات نہ تھی جس کا وہ اس کی موت پر افسوس کرتی۔ وہ گھنٹوں بیہوش پڑی رہی اور بیہوشی میں خدا جانے کیا کیا بکتی رہی۔ بخار کی بڑھتی ہوئی تیزی اس کے ہوش و حواس کو باطل کر رہی تھی۔ ڈاکٹر اسمتھ اپنی پوری کوشش سے علاج میں مصروف تھا کہ ہی چیچک کی علامات روزا پر ظاہر ہونے لگیں۔ رفتہ رفتہ اس بیماری اور چیچک کے مرض کی تصدیق ہو گئی۔ روزا کو ہوش آیا تو اس نے ڈاکٹر اسمتھ کو دیکھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ڈاکٹر اسمتھ نے روزا کو تسلی د

حمائل شریف

حسن نوشتہ نہایت خوشخط۔ نہایت صحیح اور نہایت خوشنما

مترجمہ جناب مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

سفر میں بڑے بڑے قرآن مجید ساتھ رکھنا دشوار امر ہے اس لیے اگر آپ سفر میں رہتے ہوں تو اس قابل قدر حمائل شریف کی ایک، جلد فوراً طلب فرمالیجیے اس میں خواص القرآن بھی درج ہیں، آیات قرآنی کی شان نزول اور اسباب نزول بھی موجود ہیں، فہرست آیات بھی ہے، تعبیر القرآن بھی ہے اور تعبیر بارہ خواب بھی شامل ہے۔

حضر میں بھی اس حمائل شریف میں تلاوت کرنا بہتر ہے، کیونکہ بڑی تقطیع کے ضخیم ضخیم قرآن مجید آسانی کے ساتھ تلاوت نہیں کیے جاتے اور اُن کے اُٹھائے رکھنے، کھولنے اور بند کرنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے اس حمائل شریف کو منگا لینے سے نہ صرف اس تکلیف سے ہی نجات ہو جائے گی بلکہ وہ تمام تعلیمیں بھی حاصل ہو جائیں گی جو اس حمائل شریف میں موجود ہیں، اور کسی دوسرے قرآن میں مجموعی طور پر نہیں پائی جاتیں۔ اس لیے آج ہی طلب فرمائیے۔

ہدیہ مجلد جرمی چھپر رعایتی للعلماء

منیجر نظامیہ دار الاشاعت دہلی

الاستاذ نمبر

مجلہ

تکمیل

مجلہ علمیہ دار التصنیف دہلی کا ماہوار رسالہ جس میں اعلیٰ پایہ کے بحوث و دلنواز ادبی تاریخی اور مذہبی مضامین ہوتے ہیں اور بہتر قرطاس پر مارچ ۱۹۳۶ء سے شایع ہونا شروع ہوا ہے۔ رسالہ قیمت عمدہ رسشتہا ہی نمونہ کا پرچہ مفت کے ٹکٹ بھیجکر طلب کیجیے۔

منیجر تکمیل کٹرہ مہر پور دہلی

یہ کیا ہے

انسانی معاشرت کا مجموعہ، زندگی کا دستور العمل، عالم کی ترقی و تنزل کا آغاز و انجام ہر ایک کے اسباب اور اُس کے اثرات، تمدنی، سیاسی اور مذہبی سوالات پر بحث، جو لوگوں کے آرام و آسائش اور ملک کی خوش قسمتی پر حسن انداز ہوا کرتے ہیں۔ رعایا میں سے خاص لوگوں یا اُن کے لیڈروں کے رنگ ڈھنگ کا بیان، اُن کے چال چلن کے اثر کا ذکر۔ مناظر جنگی کی صاف صاف تفصیلات ملک کی قسمت یا دھوم دھام صنعتوں اور صناعوں کی دیکھ بھال، ملک کی تجارتیں اور پیداوار، اُسکی قومی زندگی کے تمام مناظر، روزمرہ نظموں اور فلسفہ کے کمالات یعنی علم تاریخ، اور اُس میں ایک کتاب

سیر الخلفا

کوزہ میں دریا

کی مصداق ہے

جس کے پہلے سلسلہ یعنی سیرۃ الصدیق میں اسلام کے چلتے پھرتے جسم شریعت کی سراپا تصویر کے نمونہ، ایقان کی دلیل طریقت کی امام حقیقت کی آئینہ معرفت کی دریا خدا کی بندگی کی کرن

خلیفہ اول ابوبکر الصدیق رضؓ کا تذکرہ

جس کا نام سیرۃ الصدیق ہے، جس میں شریعت کی عمارت بلند کرنے والے کا دین اسلام ہی کی نظر سے ذکر نہیں بلکہ وہ تفصیلات بھی ہیں جو اُن کی شخصیت سے متعلق ہیں، اور جو درحقیقت زندگی و طرز معاشرت کا خاکہ ہیں۔

علامہ جلال الدین السیوطی کی تاریخ الخلفا کے اُردو ترجمہ کا سلسلہ نمبر ایک ہے اور قیمت سیرۃ الصدیق کی فی جلد صرف عہ، علاوہ محصول ڈاک۔

دوسری جلد بھی تیار ہوگئی

جس میں

حضرت عمر الفاروق سے حضرت حسن بن علی تک حالات درج ہیں قیمت عہ

منیجر نظامیہ دار الاشاعت دہلی

آپ کا کتب خانہ

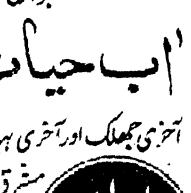
عموماً اور اُس

کتبخانہ کی الماری وہ خانہ

خصوصاً نہایت قیمتی اور شاندار ہے جس میں مشہور و معروف شمس العلماء مولانا محمد حسین صاحب آزاد دہلوی کی حسب ذیل کتابیں سجائی گئی ہوں۔



شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر اور اُس کے نورتن کا تاریخی افسانہ۔ دلچسپ حالات۔ رزم و بزم۔ شادی و غم۔ ہندو مسلم اتحاد۔ معرکہ آرائیاں۔ شان حکومت۔ آئین سلطنت علمی چرچے۔ مذہبی ذکر و اذکار۔ نہایت شاندار کتاب ہے بڑا سائز۔ ۸۴۸ صفحے۔ قیمت پانچ روپے (۵ر)



مشاہیر شعرائے اُردو کی سوانحعمری۔ نیز اُردو زبان کی عہد بعہد ترقیوں کی تاریخ۔ مشرقی شاعری کی آخری جھلک اور آخری بہار کا دلسوز افسانہ۔ ۵۵۲ صفحات۔ قیمت سے ر



مشرق کی زبانوں کے محقق نے ایران کی تحقیق کا دامن بھی بھرا تھا وہاں سے واپسی کے بعد اپنے سفر کے حالات خود بیان فرمائے ہیں۔ تصویر

نگارستان فارس

یہ مولانا آزاد کے قلم سے نکلا ہوا فارسی زبان کے مشاہیر شعراء کا تذکرہ ہے فارسی زبان کی عہد بعہد ترقیوں کو اُن کے کلام کے ساتھ ساتھ مورخانہ طرز سے آبحیات کی لکھیوں میں ادا کیا ہے۔ قیمت فی جلد صرف ۳ر

تذکرہ علماء: ۴۰ علماء مشاہیر کا قابل دید تذکرہ۔ قیمت ۵ر

قند پارسی: ایران کی موجودہ فارسی کی تعلیم۔ تمام نئے محاورات۔ قیمت ۱۱ر

آموزگار فارسی: نام سے ظاہر ہے ۱۲ر

نظم آزاد ۹ر۔ نیرنگ خیال ۹ر۔ نصیحت کا کرن پھول ۹ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت۔ دہلی

سلسلۂ شہرۂ آفاق افسانہ نگار جناب سدرشن کی قابل قدر کتابیں

چندن

اسیں جناب سدرشن کے لکھے ہوئے پندرہ ادبی اخلاقی و مجلسی فسانے ہیں اور ہر فسانہ بطور خود نہایت دلچسپ اور نتیجہ خیز ہر پڑھنے والے اور سُننے والے دونوں نہایت خوش ہوتے ہیں ۴۰۰ صفحوں کی ضخامت عمدہ سفید چکنا کاغذ شروع میں حضرت خواجہ حسن نظامی کا دلچسپ دیباچہ قیمت فی جلد صرف ۲ر

چٹکیاں

دلیل اُڑجانیوالے خیالات روحانی اشارے عبرت کی ٹھوکریں درختوں پتھروں اور چاند ستارہ کی پر لطف لیکچر۔ نہایت مستانہ اور البیلی عبارت میں بیحد دلفریب بیحد موثر اور نہایت پُر لطف مضامین کا پُر لطف مجموعہ ایک جلد ضرور منگائیے قیمت فی جلد علاوہ محصول ۴ر

تہذیب کے تازیانے

یہ بنگال کے نہایت مشہور پولیٹیکل ناول نویس بابو بنکم چندر چٹرجی کی عجیب و غریب دلکش مضامین، اثر ریز قومی اور ملکی جذبات اور نہایت مفید و قیمتی خیالات کا بیش بہا مجموعہ ہے جسے ملک کے مشہور و معروف فسانہ نگار جناب سدرشن نے ترجمہ فرمایا ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

محبت کا انتقام

ایک عجیب و غریب عبرت انگیز اور عبرت خیز تاریخی قابل دید ڈراما کا عنقریب اسٹیج پر۔ قیمت صرف ۱ر

صبح وطن

یہ بارہ قومی اور ملکی قابل دید کہانیوں کا دلکش مجموعہ ہے کہانیاں دلچسپ اور پُر درد ہیں فوراً طلب فرمایئے قیمت ۱ر

آنریبل مسٹر

جناب سدرشن کا ایک دلچسپ نتیجہ خیز ناٹک کبوتر تا بدیہ ۲ر ڈراما ۴ر

بیگناہ مجرم

ایک عجیب و غریب نہایت پاکیزہ مذاق کا اخلاقی ناول جو دلکش بھی ہے۔ دلسوز بھی اور عبرت انگیز بھی۔ قیمت صرف ۱ر

قوم پرمیشر

بنگال کی ناموز ڈرامانویس بابو دیجیندر لال رائے صاحب کے ایک مشہور ناٹک کا قابل دید ترجمہ فوراً منگا کر پڑھنے کے قابل۔ قیمت صرف ۱ر

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

ایک شوب میں پچاس صفحے لکھتا ہی



ناظرین دین و دُنیا سے عرض ہے

کہ میں کوئی تاجر یا کاروباری آدمی نہیں ہوں، ملازمت پیشہ ہوں، بدقسمتی سے آمدنی کم اور خرچ زیادہ ہے عرصہ سے اس فکر میں تھا کہ آمدنی بڑھانے کی کوئی صورت نکالوں اور کسی کاروبار کی سلسلہ جنبانی کروں لیکن سرمایہ نہ ہونے سے مجبور رہا آخر بمشکل تن پیٹ کاٹکر کچھ روپیہ جمع کرکے میں نے کاروبار شروع کیا ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ میں دوڑ دھوپ کرکے دہلی کے بڑے سوداگروں سے ایسا مال لاتا ہوں جو نہایت عمدہ ہو اور نہایت سستا ہو اور سرمایہ کم ہوجانے کی وجہ سے اُس مال کو اونے پونے بیچکر فوراً دوسرا مال خرید لیتا ہوں، اب مجھے دوستوں نے صلاح دی ہے کہ اشتہار کے ذریعہ سے بھی مال بیچنا چاہیئے چنانچہ آج میں اشتہار کے ذریعہ سے تقدیر آزمائی کرتا ہوں اس وقت میرے پاس تین درجن قلم بکاؤ ہیں۔ یہ قلم یعنی "فاؤنٹن سلف فلنگ پن" نہایت پائدار خوبصورت اور روشنائی اپنے آپ بھر لینے والے ہیں، روشنائی اس طرح بھر لیتے ہیں جیسے قلم میں سوئب لیا جاتا ہے اور اس طرح ایک شوب سے کئی کئی ہفتے لکھتے رہیئے، یہ بڑی کارآمد چیز ہی بازار میں بڑے سوداگروں کے ہاں ان صفات کا قلم دس بارہ روپے کو ملتا ہے لیکن جو قلم مجھے اتفاق سے مل گئے ہیں وہ ابھی بازار میں عام طور پر نہیں پھیلے ہیں۔

ایسے عمدہ قلم دیکھکر میرا جی للچایا

کہ خوب نفع سے بیچوں لیکن پھر سوچا کہ غریب آدمی کو زیادہ نفع مضم نہ ہوگا، پس اتنا نفع لیکر جتنا دال میں نمک ہوتا ہی فروخت کیا ہوں، اگر اس قلم کو دیکھکر ہر شخص یہ کہے کہ قلم آپکو مفت ملگیا کہ تو کہیئے، اور اگر دُنیا میں کوئی شخص گراں بتائے تو فوراً واپس کرکے اپنے دام منگا لیجیئے۔ محرروں۔ وکیلوں طالبعلموں مصنفوں اور تمام لکھنے پڑھنے والوں کیلیے بیحد کارآمد ہی۔ قیمت مع محصول ۲ عدد

ملنے کا پتہ :- مقصود خان کھڑکی فضل حسین ۱۸۷ دہلی

دس روپے فیس کے نہ دیجیئے

اگر آپ کی آنکھوں میں کچھ خرابی ہے، بینائی کمزور ہوگئی ہے جالا پڑگیا ہی پانی بھرا آتا ہی خارش رہتی ہی، موتیا بند کے آثار ہیں اور اسی قسم کی کوئی تکلیف ہے تو آنکھوں کے کسی مشہور ڈاکٹر کے پاس جاکر محض آنکھ کا معائنہ کرنے کی دس روپیہ فیس نہ دیجیئے پہلے ہمارا بنایا ہوا **علوی سرمہ** جسمیں بینظیر بوٹیاں بھی ہیں اسلیئے اسکا دوسرا نام بوٹیوں کا سرمہ ہی موتیوں اور بوٹیوں اور دیگر قیمتی اجزا سے تیار ہوتا ہے تین روز استعمال کرکے دیکھیئے، آپ کو خود ہی معلوم ہوجائیگا کہ ہندوستانی بوٹیاں تاثیر میں کیسی کیسی لاجواب ہوتی ہیں کہ صرف تین دن سرمہ لگانے میں آپکو اتنا بڑا فائدہ معلوم ہوگا کہ پھر آپکو انگریزی ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔

بوٹیوں کا سرمہ آنکھ کے ہر مرض کی دوا ہے بوٹیوں کا سرمہ تندرست آنکھ کی قوت قایم رکھتا ہے اور بڑھاتا ہے، بوٹیوں کا سرمہ کسی حال میں آنکھ کو مضر نہیں۔ قیمت ایک ماشہ جو ایک مہینہ کو کافی ہے ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک۔

پتہ حافظ محمد یعقوب۔ گنگوہ۔ (سہارنپور)

صدیق اکبرؓ

جناب رسالتمآبؐ کے یارِ غار اور خلیفۂ اوّل حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پدر بزرگوار۔ مسلمانوں کے تاجدار حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی مکمل و مفصل سوانح عمری۔ عالم شیرخوارگی طفلی شباب اور پیری کی تصویر، دربار خلافت کا مرقع آپ کی عادات و خصائل کا آئینہ۔ قیمت عہ

خدیجۃ الکبریٰؓ

جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرم محترم ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بابرکت زندگی کا بابرکت تذکرہ، جناب خاتون جنت فاطمۂ زہرا صلوات اللہ علیہا کی والدۂ ماجدہ کی قابل دید و دلچسپ آموز سوانح عمری۔ قیمت فی جلد صرف عہ علاوہ محصول ڈاک۔

سیرۃ الحسینؑ

رسول خدا کے لخت جگر، علی مرتضےٰ شیر خدا کے نور نظر، حضرت فاطمہؑ کے دل کے چین یعنی شہید کربلا امام حسینؑ کی مکمل سوانحعمری ولادت سے لیکر شہادت تک کے تمام واقعات۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت فی جلد عہ

سیرۃ صدیقہؓ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چہیتی بیوی، خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی لاڈلی صاحبزادی، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کی پاک و پاکیزہ زندگی کا صحیح ترین مرقع، ہر مسلمان کے لیے عموماً اور خواتین کے لیے خصوصاً نعمت غیر مترقبہ۔ قیمت فی جلد عہ

عائشہ صدیقہؓ

یہ بھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نہایت دلچسپ سوانحعمری ہے اور ایک دوسرے مصنف کے زور قلم اور تحقیق اور تفتیش کا نتیجہ ہے، اور تجلاتی ہے کہ "ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست"

سیرۃ آل عباس

[illegible] یہ کتاب اپنا مثل و نظیر نہیں رکھتی، خاندان عباسیہ کی [illegible] ہوم [illegible] سے تعلق رکھتی ہے قیمت عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

مولانا راشد الخیری دہلوی

صبح زندگی:- اس میں لڑکیوں کے بچپن کا زمانہ دکھا کر یہ بتایا گیا ہے کہ پیدائش سے شادی تک لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کیونکر کی جائے؟ قیمت عہ

شام زندگی اس میں سسرال کے زمانہ کی مشکلات کو ایسے طریقہ سے موثر طور پر سمجھایا گیا ہے کہ سعید لڑکیاں میکہ سے نکلنے کے بعد بھی خوش رہ سکتی ہیں۔ قیمت عہ

شب زندگی اس میں موت کے بعد کا بیان اور عالم بالا کا حال ہے، نہایت موثر کتاب ہے ضرور خریدیے۔ کیونکہ اس کو پڑھ کر آپ سرمایۂ آخرت بھی جمع کر سکینگے۔ قیمت عہ، علاوہ محصول

نوحۂ زندگی بیوہ عورت کی زندگی اور اس کے دردناک مصائب، ایک پُر درد، دلسوز اور المناک قصہ کے پیرایہ میں، قابل دید کتاب ہے، قیمت بارہ آنے (۱۲ر)

سات روحوں کے اعمالنامے موت اور مابعد الموت کی کیفیت عالم ارواح کی سیر۔ نہایت دلچسپ اور عبرتناک قصہ۔ قیمت چھ آنے (۶ر)

طوفان حیات مسلمانوں کو تباہ کرنے والی رسوم قبیحہ کی اصلاح قصہ کے پیرایہ میں۔ قیمت عہ

عروس کربلا کربلا کے تاریخی واقعات۔ شہادت امام کی دل ہلا دینے والی داستان۔ نادرہ کربلا کی طرز پر۔ قیمت عہ

بنت الوقت جدید تعلیمیافتہ عورتوں کی ناگفتہ بہ حالت کا خاکہ نئی روشنی کی تعلیم و تربیت کے نتائج۔ قیمت ۸ر

جوہر قدامت آج سے پچاس برس پہلے عورتوں کی کیا حالت اور کیفیت تھی ایک نہایت پر لطف۔ دلفریب اور دلچسپ قصہ کے پیرائے میں۔ قیمت عہ

سراب مغرب سفر یورپ تمدن کے دھوکوں کا انکشاف۔ دلکش اور دلچسپ قصہ۔ قیمت ۸ر

مودۂ فساد لڑکیوں کو ترک سے محروم کرنے کی مخالفت۔ نہایت پُرسوز اور عبرت انگیز رنگ میں۔ قیمت ۸ر

آفتاب دمشق [illegible] رم کا عہد۔ ہلال و صلیب کے مقابلے۔ اسلام و نصرانیت کے معرکے۔ قیمت عہ

منیجر نظامیہ دارالاشاعت دہلی

فہرست مرکبات دواخانہ ہاشمی دہلی

بسرپرستی عالیجناب افضل الحکماء مولٰنا مولوی حاجی حافظ حکیم محمد حنیف صاحب ہاشمی مدظلہٗ

زیر نگرانی فخر الاطبا جناب حکیم سید محمد ظہیر علی سہسوانی

وہ مرکبات جو مردوں کے لیئے مخصوص ہیں

مقوی بے نظیر صحت و تندرستی کی بقا سے تعلق ہے یہ دواخانہ ہاشمی کی خاص اور بے نظیر دوا ہے قیمتی جڑی بوٹیوں سے کمال محنت اور دردمندی کے ساتھ تیار کی جاتی ہے اور دنیا کی افضل دواؤں میں شمار کی جاتی ہے خواص میں اس کا جواب نہیں کہتی یہ دوا ہمیں بلکہ ایک خوش ذائقہ غذا ہے، ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے ہر مزاج والا استعمال کر سکتا ہے بعض اوقات بڑی بڑی قیمتی کشتے اس کے سامنے ہیچ ثابت ہو جاتے ہیں یعنی اس کی برابر فائدہ نہیں پہنچا سکتے، مگر شہادتاری ہے احتیاطی ہے کام دیا جائے تو اس دوا کی سینکڑوں واگذار میں خوبیاں گنائی جا سکتی ہیں مگر ہم صرف انہی حقیقت ہی کام لیکر صرف رہی ہیں بیان کرینگے جو ہزار ہا مرتبہ آزمانے پر درست ہوئی ہیں :- (۱) یہ دوا اعضاء رئیسہ دماغ اور جگر کی اور پرانی کمزوری کو رفع کرتی اور دیرپا قوت بخشتی ہے (۲) خون صاف پیدا کر کے بدن کو فربہ بناتی ہے (۳) مادہ باہ یعنی مرد یکے اور ورم کو بڑھاتی ہے (۴) جریان سرعت انزال کثرت احتلام کیلئے نہایت مفید ہے مادہ تولید کی غلظت و مولد ہے (۵) بغیر افیون کے نیند کے بھدرد م.....س.....ک اور نشاط افزا ہونے میں بہت کم ہوتی ہے (۶) یہ وہ مست میں خشکی پیدا نہیں ہونے دیتی، اور خوبی نمک و غلظ ادویہ میں بہت کم ہوتی ہے (۷) فوائد اعضاء مذکورہ پر زائل شدہ قوت کو پھر واپس لے آتی ہے جتنی جس قدر قوت کم ہوتی ہے اسی قدر بھر پیدا ہو جاتی ہے، (۸) مقوی اعصاب ہے (۹) مفرح ہے (۱۰) کاما اور نزلہ کو روکتی ہے (۱۱) قوت باصرہ کی مین ہے اور بینائی کو بڑھاتی ہے (۱۲) زیادتی پیشاب کو روکتی ہے (۱۳) اخلاط قلب دم پھیپھڑے اور مثانہ کو روکتی ہے (۱۴) دماغی کام کرنے والوں کی باطنی قوت کی نگہبان اور تندرستی کی محافظ ہے (۱۵) کولھے اور کمر اور جوڑوں کے درد کے لیئے اکسیر ہے (۱۶) ضعیف و کوفت جوڑوں کے موسم میں کمی سے محفوظ رہتی ہے (۱۷) خورد نور کی شہوت مرض سیلان الرحم میں مفید ہے (۱۸) نہایت معتدل ہے بے ضرر ہے نہ گرد کرتی ہے نہ خشکی ہر موسم میں ہر مزاج والے کے لیئے مفید ہے قیمت ۵ تولہ (۱۰) روپیہ کے لیئے) پتے علاوہ محصول۔

مقوی عالی قوت مردی پیدا کرنے اور جلق و جریان کے بیضور کی صحت بحال رکھنے کیلئے ایک نہایت بے نظیر اور عجیب چیز ہے ہزارہا یوس اسہال مریضوں کی حیثیت سے ثابت ہوئی ہے، اس کی خواص خاص یہ ہیں :- (۱) دماغ اعضاء رئیسہ کو بھی تقویت بخشتی ہے (۲) مادہ تولید کثرت پیدا کرتی ہے (۳) قوت باہ کو ترقی دیتی اور ہر قسم کی کمزوری زائل کرتی ہے (۴) [illegible] قوت اور سختی پیدا کرتی اور جوش کو برقرار رکھتی ہے (۵) نسل کی زائد شدہ قوت کا رفتہ رفتہ بدل پیدا کرتی ہے (۶) کثرت جماع اور غلط کاریوں کی وجہ سے گردہ مثانہ اور عضو خاص کو جو نقصانات پہنچتے ہیں ان سب کی بھرپور کرتی اور ٹوٹی ہوئی عزیمت کو باعتدال کشادہ کر کے نطفہ کے لیئے ہموار کرتی اور حالت جنابت کو ہضم پہنچا دیتی ہے (۷) ہر عضو کی کمزوری کیلئے مفید ہے (۸) تقویت دماغی بخشتی ہے [illegible] اعتدال کی تمام خرابیوں کا رفع کر دیتی ہے قیمت ۵ تولہ (۱۲ روپیہ کے لیئے)

مغلظ اعلیٰ عجیب و غریب دوا ہے [illegible] کو سکا استعمال ہر مزاج والے کے لیئے مفید ہے قیمت

کثرت احتلام اور دہات کی تمام شکایات کے لیئے نافع ہے، معدہ کو خیر معمولی قوت دیتا ہے۔ قیمت..... عہ

مقوی اعصاب کو قوت بخشنے اور غلط کاریوں کی اصلاح کرنے میں نہایت مجرب مفید ہے، اگر بے نظیر استعمال کرنے کے بعد اس دوا کی الش کی جائے تو بفضلہ تعالیٰ سالہا سال تک اعصاب کی قوت قائم رہے گی اکثر مشہور اطبا اپنے اپنے مطب پر اس دوا کو استعمال کرتے ہیں۔ قیمت ۵ تولہ علاوہ محصول وغیرہ عہ

بے نظیر عام طور سے جو طلا بنائے جاتے ہیں اُن میں یہ عام خرابی ہوتی ہے کہ ماتوان کو استعمال سے سخت تکلیف ہوتی ہے یا مضر مادہ کو عضو سے خارج ہونے کی دعوت دیتے ہیں کہ اکثر فائدہ نہیں ہوتا بے نظیر میں یہ دونوں نقص نہیں ہیں اجزاء اس طلا کی بھی وہی ہیں جو قوی سے قوی اور تیز سے تیز طلا میں علی العموم استعمال ہوتے ہیں مگر ان اجزاء کو اس طریقہ سے مدبر کر لیا گیا ہے کہ ان کی مضرت کافور ہو گئی ہے اور نفع ہی نفع باقی رہ گیا ہے۔ اسی وجہ سے یہ طلا ہر مزاج کے موافق ہے اور کسی مرض کو شدید تکلیف دیکر جلد غیرہ میں مبتلا نہیں کرتا۔ اگر غلط کاری کی وجہ سے عضو مخصوص بیکار ہو گیا ہو دیر میں پھول لگی ہوں، ہی ولا غرہ آگئی ہو بھی حالت کمزوری نہ سکا ہو یا کثرت اور کبر سنی کی وجہ کو صرف کمزوری ہو، عرضکہ اعصاب میں کسی وجہ سے بھی کوئی کمزوری کیوں نہ پیدا ہو گئی ہو اور کوئی نقص کیوں نہ آگیا ہو اس کے استعمال سے ہر طرح صحت ہو جائیگی۔ قیمت ۱۰ روپیہ

اکسیر احتلام اور دہات کی تمام شکایات کیلئے بے حد نافع ہے، معدہ کو غیر معمولی قوت دیتا ہے۔ عہ

نشاط یہ نام ہے دلیا ہی کام ہے۔ عرفین کی تمام حسین اس ایک گولی میں بند ہیں۔ قیمت بیشی عہ

نعم البدل دُنیاداری کی کثرت اور ناعاقبت اندیشانہ افراط و تفریط سے اعضاء رئیسہ کمزور ہو جاتے ہیں اور ایسے اشخاص کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب کبھی انفاق سے کوئی نئی دوا یا نسخہ دیکھتے ہیں تو فوراً اس کے استعمال کرنے کی خواہش ہوتی ہے اور آزمانے کے لیئے بیتاب رہتے ہیں۔ مرکب نعم البدل کا استعمال ان لوگوں کیلئے نہایت مفید ہے جو اس غرض سے کہ ان کا کام بگڑی ہوئی عادتوں کو رفتہ رفتہ پھر واپس لے آئے اور حسرت زدہ انسان ایک نئے ولولہ اور نئی امنگ محسوس کرنے لگتا ہے، اگر شب باشی کے بعد اسی کو ایک دن استعمال کر لیا جائے تو کسی قسم کا ضعف پیدا نہیں ہوتا اور بعد خواہ [illegible] اس کی کچھ زیادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشہ عہ

نوٹ طلائے بے نظیر کے استعمال کی مدت اس دوا کی عمر مخصوص پر ایک ہفتہ تک منحصر کی جاتی ہے اس سے پہلے نرم ہو جاتے ہیں اور دوسرے اثر کو جلد قبول کر لیتے ہیں۔ عہ یہ شیشہ قیمت دو تولہ کی شیشی ہے

تکمیہ مقعد :- قدمین کی کثرت کے بعد ایک ہفتہ تک [illegible] اور عضو مخصوص کو سینکا جاتا ہے اسکے بعد بے نظیر کا استعمال کیا جاتا ہے قیمت

مدر مسکن :- [illegible] اور شدید سوزاک کے لیئے بھی [illegible] سخت تکلیف دیتا ہے اور مادہ کو [illegible] کے بعد ہی [illegible] کے کارآمد ہونے سے تکلیف میں جلد کمی ہو جاتی ہے [illegible] قیمت

ادویہ کا استعمال غیر مفید اور بیکار ہے۔ سخت مضر ہے طبی اُصول کی رو سے جس قسم کی دوائیں مرض کو دینی چاہئیں، اُن کی تمام خوبیاں اس نسخہ میں موجود ہیں البتہ پرانے سونٹھ کو یہ دوا زیادہ مفید نہیں۔ قیمت عہ

تاخیر انسان کی فطرت ہے کہ وہ مسرت راحت کو زمانہ کا دیرینک قائم بنانا اور محنت و مصیبت کا جلد سے جلد گزر جانا دل سے چاہتا ہے۔ پس جو مسرت تمام مسرتوں کو بڑھکر اور جو لذت تمام لذتوں سے بالاتر ہو اُس کو دیرینک قائم رہنے کی اُسکی کچھ تمنا ہوگی، یہ دوا اسی تمنا کو پورا کرتی ہے، اور جو مسرتیں چند سکنڈ میں ختم ہو جاتی ہیں اُن کو گھنٹوں قابو سے باہر نہیں جانے دیتیں۔ اکسیر جادو اور عقل کو حیران کر دینے والی دوا ہے، پھر لطف یہ کہ یہ دوا تولید کو مجمد اور اعضائے رئیسہ کو قوی کرتی ہے جس مزاج کا آدمی جس موسم میں چاہے استعمال کرے، بالکل بے ضرر ہے۔ قیمت عہ

تسخیر نمبر ۱ :- صدا روپے کا نیلور اور کڑا ہو، ڈالیے، پھر نقد مقتدیوں اور خوشامدیوں میں مصروف رہئے یہ ایک طرف اور یہ دوا ایک طرف ہے دوا دے دے کہ آپ کو ایک دفعہ جو مسرت حاصل ہو وہ مسرت دوسرے کو چار پانچ گنہ حاصل ہو اور جب آپ کی طرف سے ایسا اظہار کا اظہار ہوگا تو ظاہر ہے کہ دوسرا شخص آپکا مطیع فرمان اور بندۂ بے دام ہو جائے گا، ××××××××××××××× ہے تشریح نہ پوچھیے، اور بنگ کر آزمائیے قیمت عہ

تسخیر نمبر ۲ :- اس دوا میں گویا دُنیا بھر کی لذتیں جمع کی ہوئی ہیں ×××××× دیوانہ بنا دیتی ہے ××× معلوم ہوتا ہے کہ ہم دُنیا میں نہیں فردوس میں ہیں ×××× یہی وہ چیز ہے کہ "کیئے دیا گیا جو آئیں کے سرکار بندے" ×××××× ہم مزید تشریح کی معافی چاہتے ہیں، جن صاحبوں کو ضرورت ہو منگا کر آزمائیں لیکن یہ دونوں دوائیں صرف اُن لوگوں کو بھیجی جائیں گی جو منگانے کا یقینی لائسنس نامی شناختی ثبوت پیش کریں قیمت عہ

انجاز اثر :- پرانے سے پرانے اور نئے سے نئے سوزاک کے دور کرنے میں یہ دوا عجیب الخواص ہے۔ بول الدم کے لیے اکسیر ہے۔ قرحہ بھرنے اور پیشاب کے روکنے میں مفید ہے، انا و ثعبہ پر دانے پڑنے میں، اگر دو سیر ہزار شاہی پانی ہے، رنگ گردہ و مثانہ میں بھی مفید ہے لیکن بالکل آغاز جوش میں سکا استعمال زیادہ کارآمد نہیں ہوتا، حمارۃ القیس مدر و مسکن کا استعمال مناسب ہے۔ قیمت تین تولہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ (دو روپے) (عہ)

پچکاری کی دوا :- پرانے سونٹھ میں نہایت مفید ہے، قرحہ کو مندمل کرتی ہے اور پیپ کو روکتی ہے، تین ماشہ دوا آدھ پاؤ پانی میں ملائی جاتی ہے۔ ۵ تولہ کی قیمت ۲ ار

حیات :- یہ دواخانہ ھاشمی کی خاص الخاص اور مایہ ناز دوا ہے اس کے استعمال سے اعضائے رئیسہ میں حیرت انگیز قوت پیدا ہوتی ہے، مادۂ تولید میں لجاجت اور قوت امساک پیدا کرنے میں عجیب لاثانی ہے باہ کی زائل شدہ قوتیں بازسرنو واپس آجاتی ہیں، اسکا خارج از استعمال تمام رگ پٹھوں کی خرابیوں کو دور کر دیتا ہے بہت سی بیش بہا و نایاب ادویہ سے مرکب ہے اور آج تک کسی شخص کو مضر ثابت نہیں ہوئی قیمت فی تولہ ۵ صد ہر دوا کا خرچ پیکنگ، اور محصول ڈاک وغیرہ خریدار کے ذمہ ہے دوا کی قیمت میں شامل نہیں ✦

عورتوں کے لیے مخصوص مرکبات

اُمید :- یہ گولیاں رحم کی تمام خرابیوں اور بانجھ پن کے نقائص دور کرکے صنف نازک کو اولاد کے قابل بناتی ہیں۔ جن عورتوں کو اسقاط حمل وغیرہ کی شکایت ہو اُن کے لیے بھی نہایت مفید ہیں یہ گولیاں بدرجۂ کمال مقوی رحم ہیں جو لوگ اولاد کی نعمت سے محروم ہیں اور آئندہ کے لیے مایوس ہو چکے ہیں وہ ہرگز مایوس نہ ہوں ان گولیوں کو منگا کر باقاعدہ استعمال کریں اور بھروسہ قدرت خدا کا تماشا دیکھیں، انشاء اللہ تعالیٰ امید جلد بخر مراد بار آور ہوگا۔ قیمت فی شیشی ۳ ے

شباب بکثرت دودھ ہونے سے، بچوں کو دودھ پلانے سے اور زیادتی عمر یا بے احتیاطی سے شباب کو نقصان پہنچتا ہے اور حسن و جمال کا چڑھا ہوا دریا اُتر جاتا ہے یہ دوا شباب کی محافظ ہے اور اسکا استعمال سے بہت جلد جوانی کی تر و تازگی واپس آجاتی ہے، دودھ پلانے سے یا دیگر وجوہ سے جو خرابی پیدا ہو جاتی ہے اُس کی نہایت خوبی سے تلافی ہو جاتی ہے زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں، ×××××× کو ضرورت ہو اور جو حسن رفتہ کی واپسی چاہتے ہوں وہ منگا کر آزمائیں۔ قیمت عہ

سیلان الرحم عورتوں کے شہور مرض سیلان الرحم کے لیے جس میں رحم سے سفید زرد یا مائل بسرخی رطوبت خارج ہوا کرتی ہے اور اعضائے رئیسہ اور بدن کو رفتہ رفتہ کمزور کرکے بالکل ناکارہ کر دیتی ہے دواخانہ ھاشمی کا یہ مرکب خاص الخاص اور نہایت مجرب ہے۔ چند روز کے باقاعدہ استعمال و پرہیز سے بفضلہ تعالیٰ تمام شکایات رفع ہو جاتی ہیں، خشکی وغیرہ نہیں کرتا، بالکل بے ضرر ہے مذی اور دودی کو روکتا اور جریان کو کھو دیتا ہے اسمیں قیمتی اجزاء شامل ہیں، اولاد خواہ مرد کے قصور سے نہ ہوتی ہو یا عورت کے دونوں کی بابت بفضلہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے، رطوبت خشک کرتا اور تنگی پیدا کرتا ہے۔ قیمت ۱ تولہ (مردوں کے لیے) عہ

شباب عورتوں کے مرض سیلان الرحم میں بیرونی استعمال کے لیے یہ دوا نہایت مفید ہے، چند روز کے استعمال سے تمام شکایات رفع ہو جاتی ہیں، ایک صاف و ملائم کپڑے کو پانی میں تر کرکے اور اس دوا میں آلودہ کرکے ... میں رکھ لیا جاتا ہے۔ قیمت ۵ تولہ کی ایک روپیہ (عہ)

معطّر :- بعض اندرونی شکایات سے ×××× غفونت پیدا ہو جاتی ہے جس سے نہ صرف زندگی کا لطف جاتا رہتا ہے بلکہ خط تک بدبودار پیدا ہو جاتے ہیں، یہ دوا اس نفرتی بدبو کو بہت جلد دور کر دیتی ہے اور ساتھ ہی بھر کی خرابیوں کو بھی رفع کرتی ہے نہایت مجرب اور مفید ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

دلربا :- یہ دوا پیسہ نہیں جو بازار میں فروخت ہوتی ہے۔ دانتوں کے لیے عجیب و غریب دوا ہے طبیعت دل کو ہر نظر دیکھکر تیار کی گئی ہے نہایت خوشبودار ہے، دانتوں کو موتی کی طرح چمکاتی ہے اور ہر قسم کی بو دار چیز کو دلربا بنا دیتی ہے صنف نازک کے لیے بہترین تحفہ ہے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸ر)

آواز کشا :- گلا بیٹھ جانے اور کھانسی کی وجہ سے، بار بار آپ سردی، ترشی وغیرہ کھانے پینے، دیر تک گانے بجانے اور چلانے اور زیادہ بلند تقریر کرنے سے آواز بیٹھ جاتی ہے اور بعض اوقات بات کرنی دشوار ہو جاتی ہے ایسی حالت میں اگر کہیں تقریر کرنے یا گانے کی نوبت ضرورت پڑ جائے تو امکان سے باہر ہوتا ہے، یہ دوا آواز کھولنے، اُسے سریلا اور جوش آواز میں عجیب و غریب ثابت ہوئی ہے اور ضرورت ہے کہ ہر گھر میں اور خاص کر قوالوں اور مقرروں کے پاس ہر وقت موجود رہے جو لوگ گانے سے دلچسپی رکھتے اور گلا صاف کرنا چاہتے ہیں اُن کے لیے یہ دوا بہت ہی مفید اور نہایت مفید ہے۔ قیمت عہ

حسن افزا :- بعض جلدی شکایتوں سے چہرا بدنما ہو جاتا ہے رنگ میں صفائی نہیں رہتی کسی طرح مہاسوں اور جھائیوں سے چہرہ کی دلربائی جاتی رہتی ہے لیکن حسن افزا کے استعمال سے یہ تمام شکایتیں دور ہو جاتی ہیں، چند روز میں رنگ نکھر کر گلاب کی پتیوں کو شرماتا ہے، لوگ رنگ صاف کرنے کے لیے مختلف طریقے صابون اور پوڈر استعمال کرتے ہیں لیکن بس کو سامنے وہ سب بیکار ہیں، اس عجیب و غریب مرکب کے استعمال سے تین باتیں پیدا ہوتی ہیں (۱) رنگ صاف ہوتا ہے (۲) جلد نرم ہوتی ہے (۳) خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ صنف نازک کے لیے اس کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ قیمت فی نکس ایک روپیہ (عہ)

گلگونہ :- یہ نہایت خوشبودار مرکب ہے، اس کے استعمال سے نہ صرف بدن کا میل اور کثافت دور ہوتی ہے بلکہ جلد خوشرنگ ہو جاتی ہے، گلگونہ کو بدن پر ملنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا سارا جسم تازہ پھولوں کے انبار میں چھپا ہوا ہے، یہ خوشبو غسل کرنے کے بعد بھی باقی رہتی ہے چند روز متواتر استعمال کرنے سے رنگ خوب نکھر آتا ہے اور بدن خوشبو سے بس جاتا ہے کوئی جلدی عارضہ قریب نہیں آتا۔ قیمت فی نکس یکروپیہ (عہ)

گوہر نما دانتوں اور مسوڑھوں کا درد دور کرتا ہے، خون نکلنا۔ کیڑا لگنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ ٹھنڈا پانی لگنا غرض دانتوں کی

جلد شکایتوں کے لیے مفید ہے علاوہ بریں دانتوں کو صاف کرتا ہے چمکاتا ہے اور موتی کی طرح آبدار کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی اکھ آنے (۸ر)

بچوں کیلئے مخصوص مرکبات

پسلی کی دوا پسلی لگنے سے بچوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور بعض حالت میں جان کے درپے ہو جاتی ہے، اجوائن الدین کو اسکا اتفاق ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ کیسی مصیبت کا سامنا ہوتا ہے، یہ دوا اس مرض کا تیر بہدف علاج ہے یہ دوا ان کو دودھ کیساتھ استعمال کرائی جاتی ہے اور موقع درد پر اسکا مادہ بھی کیا جاتا ہے، جرعہ اکسیر طریقہ سے اپنا اثر دکھاتی ہے اور بہت جلد بچہ تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

موتی جھالا :- یہ نہایت خوفناک مرض ہے، ہندوستان میں اکثر بچے اس مرض کے شکار رہتے ہیں، یہ دوا اس مرض کا بہترین علاج ہے، اسکی چند خوراکوں کے استعمال سے شفائے کلی ہو جاتی ہے۔ اکثر مریضوں پر تجربہ کیا جا چکا ہے اور پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر

سب کے لیے

نافع معدہ :- معدہ کے لیے اکسیر ہے، تمام اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے، بھوک بہت کھلاتا ہے، خصوصاً دائمی قبض کو نہایت نفع دیتا ہے، مغلظ اور مقوی دواؤں کو ہضم کے لیے معدہ کو تیار کرتا ہے اور ان دواؤں کو اضمحلات کا مصلح ہے، جو ان کے ساتھ میوا استعمال میں آتا ہے مفید ثابت ہوا ہے، نزلہ کو کم کرتا ہے، ریاح کو تحلیل کرتا ہے، گردہ میں گرمی پہنچاتا ہے، باہ کو قوت دیتا ہے، زیادتی پیشاب کو نافع ہے، دیوانگی بواسیر، دردِ قلب کو فائدہ مند ہے اسکی مداومت سے تندرستی قائم رہتی ہے، اور بہت سے امراض کی بنیاد مٹتی ہے، جن لوگوں کو ضعف معدہ، قبض، نزلہ، زکام یا بواسیر کی شکایت ہو، نزلہ کی وجہ سے بال سفید ہو گئے ہوں یا جو محفظ و مقوی ادویہ کا استعمال شروع کرنے والے ہوں وہ ضرور استعمال کریں۔ قیمت عہ

رافع قبض :- دائمی قبض کو جلد رفع کرنے میں بیحد مجرب و مفید ہے ریاح اور حبس کو دور کرتا ہے معدہ کو قوت پہنچاتا ہے، جریان وغیرہ کی وجہ سے جو قبض ہو جاتا ہے اُس کے لیے خصوصیت سے فائدہ مند ہے قیمت ۸ر

نفس کشا :- جو لوگ دمہ میں مبتلا ہیں، یا جنہوں نے دمہ کے مریض دیکھے ہیں صرف وہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ کیسا تکلیف دہ اور بیتاب کن مرض ہے اس میں دم لینا اور بات کرنا دشوار ہوتا ہے، ساری ساری رات مریض بیٹھکر گزار دیتا ہے۔ عام خیال ہے کہ دمہ کے مریض اچھے نہیں ہوتے اور یہ ایک حد تک صحیح ہے لیکن خدا کے فضل سے "نفس کشا" دمہ کی بہترین دوا ثابت ہوئی ہے اور اس کے چند روزہ استعمال سے مریض کو بالکل صحت ہو جاتی ہے، قیمت ۴ تولہ ۳ر

نئی زندگی :- یہ قرص موتی، جواہرات اور دیگر قیمتی اجزا سے تیار کی گئی ہیں اور مرض دق میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں، اس سے خشک سطوبات رفتہ رفتہ پھر اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہیں اور اگر قضا و قدر سے موت کا فیصلہ نہیں ہو چکا ہے تو مریض کو زندگی سے نا امید نہیں ہونا چاہیے، دق کے آخری درجہ میں اگرچہ علاج کارگر نہیں ہوتا لیکن اس قرص کے استعمال سے تسکین و تفریح ضرور پیدا ہو جاتی ہے اور مریض جھٹک زندہ رہتا ہے کرب و بیچینی سے محفوظ رہتا ہے، یہ ہمارے دواخانہ کی خاص دوا ہے جو دق کے علاوہ پرانی سنگرہنی میں بھی اکسیر ہے قیمت فی قرص عہ

تحلیل :- یہ عجیب غریب تحلیل اورام میں جادو کا اثر رکھتا ہے، کیسا ہی سخت ورم ہو اس دوا کے استعمال سے تحلیل ہو جاتا ہے، یہ دوا اس قابل ہے کہ ہمیشہ گھر میں رہے تاکہ ضرورت کے وقت فوراً کام لیا جا سکے قیمت ۳ تولہ ۱۲ر

مسہل :- یہ مرہم اُس وقت اپنی مسیحائی دکھاتا ہے جب ہر قسم کا علاج ناکام ہو چکا ہو اور کسی دوا سے افاقہ نہ ہوتا ہو، کیسا ہی زخم ہو اس دوا سے مندمل ہو جاتا ہے معمولی شکایتوں کو تو حیرت انگیز طریقہ سے دور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

محافظ معدہ :- اگر قراقرشکم، سوء ہضمی، قے وغیرہ کی شکایت رہتی ہو ریاح کی تکلیف ہو کھٹی ڈکاریں آتی ہوں، پیٹ میں درد رہتا ہو، اُبکائیاں آتی ہوں تو اسی نسخہ کو استعمال فرمائیے اس کی صرف ایک چمچی ان تمام شکایات کا برفی علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر

انوار العیون :- اگر دماغی سنت کی وجہ سے بینائی کمزور ہو گئی ہو کسی اور سبب سے ضعف بصر کی شکایت ہو، آنکھ میں جالا، پھولا، ناخنہ پیدا ہو گیا ہو یا کوئی اور شکایت ہو تو یہ سرمہ لگا کر استعمال کیجئے۔ قیمت ۶ ماشہ عہ

دافع عفونت :- کچھ انسان کے پسینے اور تمام جسم سے جو بدبو پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ صرف اُسے بلکہ دوسروں کو بھی تکلیف پہنچتی ہے، اس دوا کے استعمال چند روز میں یہ شکایت رفع ہو کر خوشگوار خوشبو آنے لگتی ہے، اگر غسل کے وقت معتدل کی جائے تو صابون کی بہت بچت ہوگی۔ قیمت فی بکس عہ

غنچہ دہن :- اُن لوگوں کیلئے جو گندہ دہنی کیوجہ سے پریشان ہیں یہ دوا عجیب نعمت ہے چند روز کے استعمال سے تمام شکایات کا قلع قمع ہو جاتا ہے اور مُنہ سے نہایت خوشگوار خوشبو آنے لگتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ

عفونت بغل :- بعض وجوہ سے اکثر لوگوں کی بغل سے بدبو آنے لگتی ہے اور خیال نہ کرنے سے پھنسیاں پیدا ہو کر پھیل جاتی ہیں، اور سخت تکلیف ہوتی ہے یہ دوا اس شکایت کو دور کرنے میں نہایت عجیب غریب اور زود اثر ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر

منیجر دواخانہ ہاشمی جامع مسجد دہلی

اگر آپ نے ابتک نہیں دیکھا تو آج ہی دہلی کے مشہور ہفتہ وار مذاقیہ اخبار **ظریف پنچ** کا نمونہ طلب فرمائیے پھر دیکھیے کیا مزا آتا ہے۔ سالانہ قیمت صرف دو کم پانچ روپے اور فی نمبر ایک آنہ

منیجر اخبار ظریف پنچ دہلی

مخزن شمائل شریف

مترجم مع تفسیر اردو

نمونہ مفت روانہ ہوگا

مترجمہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ حاشیہ پر جملہ احکام و مسائل قرآن و تعلیمات دین و آخر میں کتاب التفسیر جو تازہ ترین اول نمبر کے کاغذ پر

چھپکر تیار ہو گئی ہے

شرح مدح نبیہ حضرت رسول کریم ﷺ و صحابۂ کرام رضی عنہم کی کامل سوانح عمری اور بزرگان نقشبندیہ۔ سہروردیہ چشتیہ اور قادریہ کے جملہ اعمال قرآن و تعویذات و مضمون مسائل قرآن شامل ہیں۔

مخزن خاصہ

ھدایہ ۔ بڑی جلد ۱۰ھ۔ اول نمبر چرمی جلد ۱۰ھ۔ محصول نو آنے

جملہ چھ روپے نو آنے (۶/۹/-)

صرف

ایک کارڈ آنے پر

جملہ قسم کے

قرآن مجید خورد و کلاں کے نمونے مفت روانہ ہونگے

پتہ

نور محمد کارخانۂ تجارت

کٹڑہ بڑیاں کوچۂ نواب مرزا نمبر ۱۶ دہلی

تجارتی اُردو انسائیکلوپیڈیا

اُن لوگوں کے لئے

جو تاجر ہیں یا تاجر بننا چاہتے ہیں اور تجارت کا نقصان ہی

لیکن اُصول تجارت سے واقف نہیں نظامیہ دارالاشاعت نے بحث وصرف کثیر تجارت کی تعلیم کا سلسلہ کتب شائع کیا ہے جن میں چار کتابیں تیار ہیں اور تمام ملک اور دُنیائے تجارت میں خاص مقبولیت حاصل کر چکی ہیں، پانچویں زیر طبع ہے۔ اگر آپ بھی تجارت سے دلچسپی رکھتے ہیں تو فوراً ان کتابوں کو منگا کر فائدہ اُٹھائیے۔

تجارت کی پہلی اس میں ابتدائی تجارت کی تعلیم ہے، اور بتایا گیا ہے، کہ تجارت کیا اور کیونکر کی جائے تجارت کی حیرت انگیز منافع۔ تجارت شروع کرنے اور کامیاب ہونے کے طریقے، روپیہ پیدا کرنے اور کفایت سے خرچ کرنے کے بیش بہا اُصول اور ہزارہا نہایت ضروری باتیں درج ہیں۔ قیمت عہ۔ مجلد کی قیمت عہ۔

تجارت کی دوسری اس میں "فن اشتہار" کی تعلیم ہے اور اشتہارات کے ذریعہ سے ہر قسم کی جائز تجارت کو فروغ دینے کے نہایت کارآمد اُصول بیان کیے گئے ہیں، اشتہار کا مضمون بنانے، ڈزائن تجویز کرنے، عمدہ لکھوانے چھپوانے اور اُنکی اشاعت کے بہترین طریقے درج ہیں، قیمت عہ۔ مجلد عہ۔

تجارت کی تیسری اس میں "دوکانداری" کی تعلیم ہے۔ دوکان کیسی ہو؟ کہاں ہو؟ چیزیں کیسے آراستہ کی جائیں، مال کیونکر کفایت سے خریدا جائے، نفع کتنا لیا جائے؟ گاہکوں کو کیونکر خوش رکھا جائے، بکری اور نفع بڑھانے کے اُصول، قرضہ وصول کرنے کے طریقے وغیرہ نہایت خوبی سے درج کیے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲ر۔ مجلد کی قیمت عہ

تجارت کی چوتھی "مراسلات تجارت" کی تعلیم کے متعلق ہے اسمیں بتلایا گیا ہے کہ آپ کس طرح صرف ایک میز اور ایک کرسی بہم پہنچا کر ہزارہا روپیہ پیدا کر سکتے ہیں۔ قیمت عہ۔ مجلد عہ۔

تجارت کی پانچویں اس میں "فن بہی کھاتہ" کی تعلیم دی گئی ہے تمام رجسٹروں بہیوں اور یادداشتوں کے ہونے اُردو اور انگریزی میں دیکر اُن کی خانہ پُری کے طریقے نہایت آسانی اور کمال خوبی کے ساتھ بتائے گئے ہیں، دیسی اور بدیسی رجسٹروں کا فرق اور فوائد و نقائص کو خوب سمجھایا گیا ہے (زیر طبع ہے) قیمت عہ۔ مجلد عہ۔

منیجر نظامیہ دارالاشاعت۔ دہلی

تمام سرکاری حکام اور کاروباری حضرات کا پسندیدہ نہایت کارآمد و مفید

وقت بچانے کا آلہ

صرف پندرہ منٹ میں نقلوں کاغذ چھاپ دینے والا نہایت عمدہ نہایت سہل الحصول اور نہایت سستا چھاپہ خانہ جو ملک کے تمام کاروبار ی لوگوں کیلئے ایک بیش بہا نعمت ہے

میرٹھ کی شاندار ایجاد

جسپر نمائش نوچندی میرٹھ سے ۱۹۱۰ء عیسوی میں تمغہ مل چکا ہے! یہ پریس طلسمی پریس کے نام سے تمام ملک میں شہرت حاصل کر چکا ہے۔ اس میں حکنامے۔ وکالت نامے۔ امتحان کے پرچے۔ اشتہارات۔ خطوط۔ لیبل وغیرہ جن کی متعدد نقلیں درکار ہوں، آسانی سے چھپ سکتے ہیں۔

مزید خصوصیات

(۱) طلسمی پریس کے لیئے کسی خاص قلم سیاہی اور کاغذ کی ضرورت نہیں، ہر شخص جس زبان میں چاہے اپنے قلم سے لکھکر یا ٹائپ رائٹر کا (بشرطیکہ کاپنگ فیتہ سے ہو) بجنسہ فوراً چھاپ سکتا ہے۔ (۲) اسپر صرف ۱۵ منٹ میں نو نقلیں طبع ہو جاتی ہیں (۳) اسپر بار بار سیاہی لگانے کی ضرورت نہیں، ایک مرتبہ کی سیاہی نو نقلوں کیلئے کافی ہوتی ہے۔ (۴) یہ اسقدر آسان ہے کہ معمولی خواندہ شخص بھی پہلے ہی دن آسانی سے کام کر سکتا ہے۔ (۵) ایک ہی وقت میں مختلف رنگ بے تکلف چھپ سکتے ہیں۔

گارنٹی

خریداری کی تین سال تک ہم بلا معاوضہ اور اس کے بعد قلیل معاوضہ پر پریس کو درست کر دینے پر تیار ہیں

مختلف سائز اور قیمت

کارڈ سائز ۳×۵ انچ للعہ۔ لیٹر سائز ۴×۷ انچ ۶ر۔ نوٹ پیپر ۷×۱۰ انچ ۱۲ر عہ
فلسکیپ ۸×۱۳ انچ ۱۵ر عہ۔ بینک پیپر ۹×۱۲ انچ۔ ۱۷ر عہ
کتاب کا دو صفحہ ۱۳×۱۴ ۲۵ر عہ۔ ڈبل فلسکیپ ۱۳×۱۶ للعہ ۳۲ر
چو صفحہ ۲۰×۲۶ یعنی ۱۳×۲۰ انچ - ۵۰ر

نوٹ

(۱) حق تاجرانہ ایک درجن کی خریداری پر۔ فیصدی دس روپے (۱۰ر)
(۲) سرکاری حکام کے علاوہ ہر شخص کو فرمائش کیساتھ کچھ زرِ بیعانہ بھیجنا لازم ہے۔

منیجر طلسمی پریس۔ نمبر ۱۰۔ محلہ خیر نگر میرٹھ